ترجمہ اردو جلاء العیون

جلد اول و جلد دوم کامل

جسمیں تاریخی حالات بابرکات حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام
بروایات صحیحہ اثنا عشریہ درج ہیں تصنیف شریف
عمدۃ المحدثین آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے یہ کتاب
بزبان فارسی تھی جسکا ترجمہ عام فہم اردو زبان میں اسواسطے
نفع مومنین اثنا عشری کے تیسری مرتبہ

مطبع شاہی لکھنؤ میں بفرمائش سید ضمیر حسین تاجر کتب چوک لکھنؤ چھپا
اور
سید عبد الحسین تاجر کتب اثنا عشری لکھنؤ محلہ درگاہ سرداباغ نے شایع کیا

توثیق و تقریظ کتاب ہدایت انتساب اللہ مع المتون ترجمہ
جلاء العیون از جناب قدسی خطاب شرف العلماء العاملین
والفقہاء البارعین آیۃ اللہ فی العالمین عمدۃ المجتہدین الاعلام
والفقہاء الکرام کہف المومنین شرف المسلمین زبدۃ الفضلاء عمدۃ العلماء
قبلہ و کعبہ جناب مولوی السید مصطفی معروف بجناب میر آغا صاحب
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ الطاہرین
اخوان مومنین و شیعیان ائمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین پر مخفی نرہے
کہ رفیع المناصب جلیل المنازل والمراتب نخبۃ الاماثل الانجاب سلالۃ الاطیاب نجیب
لبیب ادیب سعید حسیب نسیب السید عبد الحسین صاحب زادہ توفیقاتہ
نے جو ترجمہ کتاب مستطاب جلاء العیون بزبان اردو لکھا ہے اوس ترجمۂ اردو کے
چند مقامات نظر حقیر سے گذرے اور اس نحیف نے اون مقامات کو
بعنوان خوب و اسلوب مرغوب و بطرز شائستہ و بائستہ و مقرون بہ صحت پایا
نفع اللہ بہ المؤمنین انہ خیر موفق و معین
نمقہ خادم الشریعۃ المصطفویۃ السید مصطفی المدعو بمیر آغا عفی عنہ

العبد سید محمد ہادی
سید مصطفی الرضا عمدہ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

یعنی خالق ارض و سموات کتاب مستطاب مشتمل بر تاریخ ولادت و وفات و فضائل و معجزات حضرت محمد مصطفیٰ و سیدۂ نساء فاطمہ زہرا و سرور اوصیاء علی مرتضیٰ تا حالات حضرت قائم آل محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم

اعنی

الموسوم

ترجمۂ اردو جلد اول

جلاء العیون

باسم

مصنفات خاتم المحدثین آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ سے نہایت نافع و معتبر کتاب ہے جس کا اردوئے معلیٰ میں بمحاورۂ اہل لکھنؤ بندۂ محتاج مغفرت رب قوی سید عبد الحسین بارہوی نے ترجمہ کیا اور

لکھنؤ مطبع شاہی میں بفرمایش سید صاحب حسین صاحب تاجر کتب چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین الصادع بالشرع المتین والدین المبین وعترتہ الغر المیامین مادارت السمٰوات حول الارضین اما بعد بندۂ گناہگار سید عبد الحسین بن عمدۃ الاطائب الاطاہر مجمع معالی و مفاخر قبلۂ کونین جناب سید صادق حسین مرحوم ومغفور متوطن قدیم قصبہ نگروری ضلع مظفر نگر معروف بمقام بارہا حال مقیم لکھنؤ خدمت مین برادران ایمانی واصدقاء روحانی کے عرض کرتا ہے کہ کتاب مستطاب جلاء العیون مصنفہ عالم ربانی جناب آخوند ملا محمد باقر مجلسی اصفہانی علیہ الرحمہ چونکہ مشتمل بر حالات حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام بزبان فارسی نہایت مستند ومعتبر تھی اور اکثر مومنین طالب تھے کہ اسکا ترجمہ اردو عام فہم کیا جاوے لہذا بامید ثواب وحسنات و باقیات الصالحات وحصول ذریعہ و وسیلۂ نجات اردو مین صاف صاف ترجمہ کرکے لفظاً لفظاً جناب حادی الفضائل الجلیلہ والفواضل النبیلہ مولوی مرزا محمد علی صاحب دام اللہ افضالہم کو سنا دیا اور حتی الامکان الفاظ غیر مانوسہ وغیر مستعملہ کو جو اہل علم کی زبان پر کم جاری ہین داخل نہین کیا۔ حضرات مومنین وشیعیان آل طہ ویٰسین سے توقع ہے کہ اسکے مطالعہ سے جب مستفیض ہون مجھ گناہگار کو دعاے خیر سے فراموش نکرین حق سبحانہ تعالے اسکا ثواب علی مر الدہور والایام وکر الشہور والاعوام عائد بروزگار فرخندہ آثار خریداران ذی ہمت واقتدار وشیعیان حضرت آئمہ اطہار سلام اللہ علیہم آناء اللیل واطراف النہار اور اس بندۂ گناہگار کے باقی رکھے۔ قدر دانان علم وہنر ومنصفان دادگر انصاف گستر سے گذارش ہے کہ مقام لغزش وخطا مین مواخذہ نفرمائین اور بذیل عفو بخشدین کہ راقم اپنی بے بضاعتی کا خود معترف ہے اللھم اجعلہ خالصاً لوجھک الکریم وتقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اب اسجگہ مناسب جانا کہ تیمناً وتبرکاً دیباچہ اصل کتاب بجنسہ بزبان فارسی مین درج کیا جائے کہ باعث برکت وعزت ہے

اصل دیباچہ کتاب مستطاب جلاء العیون بزبان فارسی

ستایش بمثل و انباز سزاوار خداوند بے نیازیست کہ تذکرۂ مصائب و استماع نوائب سربازان مسالک قرب و وصال و جانفشانان معارک اطاعت و امتثال خود را موجب جلای عیون ارباب ایمان و یقین گردانید و غبار فتنۂ اشرار را در نظر بادیہ پیمایان مراحل معرفت و اعتبار از کحل الجواهر البصار و آبروی عزت و افتخار بدرجات برتر نشانید و صلوات متوالیات و تحیات متواترات بر سید انبیا و نخبۂ اصفیا خلاصۂ ارباب محبت و بلا و نقاوۂ اصحاب محنت و ابتلا فرمان فرمای عوالم غیب و شهود و صدرنشین محفل قرب رحیم و دود شفیع درماندگان روز جزا ذخیرۂ تهیدستان عالم بقا محمد مصطفٰی و بر آل بیمثالش کہ بصیقل محبت و ولای خود آئینہ سینہ ہای مومنان را از زنگ شکوک و شبہات جلا دادہ قابل انعکاس گلرخان انجمن حسن و عقیدت ساختہ اند و در بوستان شجاعت گلہای رنگارنگ شہادت بنیان مشام جان مجرمان را بشمیم شفاعت نواختہ اند فصلوات اللہ علیہ و علیہم ابد الآبدین و لعنة اللہ علی اعدائہم و قاتلیہم و ظالمیہم الی یوم الدین اما بعد تشنہ لب زلال فیوض ربانی و آرزومند ادراک سعادت جاودانی محمد باقر بن محمد تقی عفی اللہ عن جرائمہما بر الواح ضمائر اخوان ایمانی و خلان روحانی تصویر و تقریر مینماید کہ چون بمقتضای اخبار متواترہ و آثار متکاثرہ تذکر و تذکیر گریستن و گریان گردانیدن و محزون ساختن بر بلایا و محن اہل بیت رسالت کہ از جمیع مقربان بارگاہ احدیت عظیم تر ست و نالہ و شیونہای این مصائب را ز ملائکۂ مقربان و انبیای مرسلان و شائستگان بندگان ارض و سما و مرغان ہوا و ماہیان دریا و وحشیان صحرا از ہمہ مصیبت بیشتر است و اعظم طاعات و اشرف قربات و سبب نیل سعادات و رفع درجات میگردد و اطلاع بر احوال سعادت مآل پیشوایان دین و مقربان رب العالمین موجب قوت ایمان و یقین میشود و در ہنگام نزول حوادث دوران و حدوث نوائب زمان تفکر در آلام و مصائب ایشان و راضی شدن بقضای ربانی و دفع وساوس شیطانی تاثیر عظیم دارد و آنچہ درین باب بعربی و فارسی در سلک تالیف در آوردہ اند بعضی ناقص و ناتمام است و بعضی را از کتب سیر و اخبار مخالفان اخذ نمودہ اند کہ اعتماد بران نمی شاید و بسا باشد کہ برای جمعی کہ مایۂ وافری از علم نداشتہ باشند ضرر عظیم نماید و موجب خلل در عقائد ایمانی ایشان گردد و این شکستہ در کتاب بحار الانوار آنچہ متعلق باحوال شریفہ ایشان است در چندین مجلدات استیفا کردہ ام و در کتاب حیات القلوب نیز اکثر آنہا بر وجہ اختصار مذکور است و چون از کتاب اول عوام را چندان انتفاعی نیست و تحصیل کتاب دوم بر اکثر مردم متعسر است لہذا

این قلیل البضاعت را با اختلال احوال و وفور اشتغال و هجوم هموم آلام و طریان عوارض و اسقام بخاطر فاتر رسید که کتابی چیزی درین باب بلغت فارسی تالیف نماید که مقصود بر ذکر ولادت و شهادت حضرت سید المرسلین و ائمهٔ طاهرین صلوات الله علیهم اجمعین بوده باشد بر وجهی نوشته شود که همه خلق را از آن بهره بوده باشد و بترجمهٔ الفاظ روایات معتبره اقتصار نموده مقید بحسن عبارات و تنوع استعارات نگردد و از غیر احادیث معتبره که از کتب افاضل محدثان امامیه رضوان الله علیهم اجمعین اخذ نموده چیزی نقل نماید تا مؤمنان بخواندن و شنیدن آن بثواب احیاء احادیث ائمهٔ دین علیهم السلام که اشرف طاعات و ارفع سعادات است فائز گردند و بمحزون گردیدن و گریستن بر مصائب جلیلهٔ برگزیدگان رب العالمین بدرجات مقربین برسند و بهره از مثوبات جزیلهٔ ایشان باین غریق بحر سیئات در حال حیات و بعد از وفات عائد گردد و چون ترتیب این ابواب مترجمة الفوائد بتالیف این کتاب شریفة المقاصد از برکات عهد دادن سلیمان ثانی بود که مرغ و ماهی در پناه معدلتش آرمیده اند و بمیامن تربیت خسرو قدردانی جلوه نموده که بفیض سحاب مکرمتش عروسان خلوت خانهٔ غیب به جلوه گاه ظهور خرامیده اعنی سلطان نشان و داور دارا دربان غرهٔ ناصیهٔ اقبال و لوا ناصرهٔ جاه و جلال موسس بنیان سلطنت و کامگاری مشید ارکان عظمت و بختیاری بانی مبانی مروت و انصاف ماحی مراسم جور و اعتساف گلدستهٔ چهار باغ عناصر و ارکان منتخب مجموعهٔ کون و مکان اعنی السلطان الافخم والخاقان الاکرم مالک بلاد الترک والدیلم مطوق رقاب العرب و العجم فرع الشجرة الطیبة النبویة غصن الدوحة العلیة العلویة معدن الجود و الامتنان منبع الفضل و الاحسان السلطان ابن السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان ابن الخاقان **السلطان سلیمان الموسوی** الصفوی بهادر خان خلد الله ملکه و ظلال جلاله علی مفارق اهل الایمان لهذا ناصیهٔ این نو رسیدهٔ گلشن قدس را باسم اقدس مطلع خورشید سعادت منور گردانیده و این تحفه را بدرگاه جهان پناه مرفوع داشته باوج عزت و کرامت رسانید چون مشتمل بر غرر اخبار آبای اطهار آن سلالهٔ اخیار و محتوی بر احوال شریفهٔ اجداد امجاد آن بدهٔ نتائج لیل و نهار است امید وصول بمنتهای درجهٔ عز و قبول دارد و عجز و قصور خود را مانع حصول این مأمول نمیداند چون اشک ریختن در مصائب پیشوایان دین موجب جلاء دیده هاے ظاهر و باطن مومنین میگردد آنرا به **جلاء العیون** مسمی گردانید و بر مقدمه و چهارده باب بعد مقربان بارگاه رب الارباب مرتب ساخت

وعلی الله توکلت فی جمیع اموری وهو حسبی ونعم الوکیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغازِ ترجمہ کتابِ مستطابِ جلاء العیون

مقدمہ۔ ثواب رونے و محزون و مہموم و مغموم رہنے کا مصائب حضرت رسالت پناہ و حضرات ائمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میں

ابن بابویہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے بسند ہائے معتبر حضرت امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہماری اُن مصیبتوں اور ظلموں کو جو دشمنوں سے پہنچے یاد کرکے روئے پس تحقیق کہ وہ شخص روز قیامت ہمارے ساتھ ہوگا ہمارے درجہ میں۔ اور جو شخص مجلس میں ہماری مصیبتوں کا ذکر کرے اور روئے اور رولائے نہ روئیگی آنکھ اُسکی جسدن تمام آنکھیں روتی ہونگی۔ اور جو شخص مجلس میں ہمارے ذکر کو زندہ کرے نہ مریگا دل اُس کا جسدن تمام دل مُردہ ہوجاوینگے۔ علی بن ابراہیم نے بسند حسن حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہماری مصیبتوں کو یاد کرے یا سُنے اور اُسکی آنکھ سے بقدر پرِ پشہ آنسو نکلے پس حقتعالیٰ گناہ اُسکے بخشدیگا ہر چند کہ مثل کفِ دریا ہوں۔ شیخ مفید و شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص مہموم و مغموم رہے اُن ستموں پر جو ہم پر گذرے پس جو سانس لیگا ثواب تسبیح کا اُسکے نامۂ عمل میں لکھا جائیگا اور مومن شیعہ کا غمگین رہنا عبادت ہے اور ہمارے بھید کو دشمنوں سے پوشیدہ رکھنا مثل جہادِ راہِ خدا ہے حضرت صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ اس حدیث کو آبِ طلا سے لکھنا چاہیے۔ ایضاً شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو کا نکلے ہمارے خون بہنے یا ہمارے حق کم ہوجانے یا ہمارے اور ہمارے تابعوں اور شیعوں کے حق ضائع ہوجانے پر پس حقتعالیٰ اُس شخص کو ہمیشہ بہشت میں جگہ دیگا اور صاحب نعمت کریگا۔ ایضاً شیخ مفید اور شیخ طوسی نے احمد بن یحییٰ سے روایت کی ہے اُسنے مخول بن ابراہیم سے اُسنے ربیع بن منذر سے اُسنے اپنے باپ منذر سے کہ حضرت امام حسینؑ سے میں نے سُنا فرماتے تھے جس شخص کی آنکھ سے ہم اہلبیت کی

مصیبت پر ایک قطرہ آنسو کا نکلے حق تعالیٰ اُسکو بہشتِ خلد مین جگہہ دیگا پس احمد بن یحیی نے
کہا کہ ایک رات جناب امام حسین علیہ السلام کو مین نے خواب مین دیکھا اور خدمت مین عرض
کی کہ مخول بن ابراہیم نے یہ روایت آپ سے اسطرح مجھ سے بیان کی ہے آیا آپ نے فرمایا ہے حضرت
نے فرمایا ہان پس احمد بن یحیی نے کہا کہ سند اس حدیث کی بلا واسطہ مین نے حاصل کی علی بن ابراہیم
وابن بابویہ وابن قولویہ وسید ابن طاوس رح نے بسندہاے صحیح حضرت امام زین العابدین ع سے
روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونے پر جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ
آنسو کا نکلے اور مُنھہ پر جاری ہو حق تعالیٰ بہشت مین اوسکے لیے غُرفہاے کرامت مہیا کریگا اور جس
مومن کی آنکھہ سے آنسو نکلکر رخسار پر جاری ہو اُن مصیبتون پر جو ہمپر دشمنون سے گذرین
حق تعالیٰ اوسکے لیے بہشت مین ایک مکان آراستہ اور خوشنما مہیا رکھے گا۔ اور دنیا مین
جس مومن کو بسبب ہماری محبت کے ایذا اور آزار پہونچے اور شدتِ مصیبت و آزار سے آنسو
اوسکے چہرے پر جاری ہون حق تعالیٰ ہر آزار کو اوس سے دور کریگا اور ہول قیامت اور اپنے
غضب اور آتش جہنم سے بیخوف کریگا۔ حمیری نے قرب الاسناد مین بسند صحیح روایت کی ہے کہ
حضرت صادق ع نے فضل بن یسار سے پوچھا آیا تم شیعہ مجلسون مین بیٹھکر ایک دوسرے سے
ذکر ہم اہلبیت کا کرتے ہو اُسنے عرض کی مین فدا ہون آپ پر بہت ایسا ہوتا ہے حضرت نے
فرمایا مین اُن مجلسون کو دوست رکھتا ہون۔ اے فضل خدا رحمت کرے اونپر جو احادیث
ہمارے ذکر کرتے اور ہمارے امر کو زندہ کرتے ہین اے فضل جو ہمکو یاد کرے یا ہمکو اور لوگ
اُسکے سامنے یاد کرین اور اوسکی آنکھہ سے بقدر پر مگس آنسو نکلے خدا گناہ اوسکے بخشدیگا۔ اگرچہ مثل
کف دریا ہون۔ اور اس حدیث کو ابن قولویہ اور برقی نے بھی بہت سی اسناد معتبر سے روایت
کیا ہے۔ ایضاً بسند معتبر حضرت صادق ع سے روایت کی ہے کہ جسکے سامنے ہمارا ذکر ہوا اور اوسکی
آنکھون سے آنسو جاری ہون حق تعالیٰ اوسکے مُنھہ اور بدن کو آتش جہنم پر حرام کریگا۔ ابن بابویہ نے
بسند حسن حضرت امام رضا ع سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ریان بن شبیب سے فرمایا کہ اگر تو
چاہتا ہے درجات عالیہ بہشت مین ہمارے ساتھ ہو پس ہمارے رنج واندوہ پر محزون ہو اور
ہماری خوشی پر خوش وشادمان ہو اور تجھہ مین ہو ولایت اور محبت ہماری تحقیق اگر کوئی شخص
پتھر کو دوست رکھے حق تعالیٰ اُسکو بھی پتھر کے ساتھ محشور کریگا۔ اور بسندہاے معتبر روایت کی
ہے کہ حضرت امیر المومنین ع نے فرمایا خدا نے نظر کی طرف اہل زمین کے اور انمین سے ہمکو پسند

کیا اور ہمارے واسطے چند شیعہ اختیار کیے کہ وہ ہماری مددگاری کریں وہ لوگ ہماری خوشی پر خوش ہوتے ہین اور ہمارے اندوہ پر اندوہگین ہوتے ہین اور مال اور جانون کو ہمارے لیے صرف کرتے ہین یہ لوگ ہمسے ہین اور انکی بازگشت ہماری طرف ہی سید ابن طاؤس ح نے روایت کی ہی کہ ائمہ طاہرین ع نے فرمایا ہی جو شخص ہماری مصیبت پر روئے اور سو آدمیون کو رولائے پس بہشت اوسکے لیے ہی اور جو شخص خود بھی روئے اور پچاس کو اپنے ساتھ رولائے بہشت اوسکے لیے ہی اور جو خود روئے اور بیس شخصون کو رولائے بہشت اوسکے لیے ہی اور جو آپ بھی روئے اور دس شخصون کو بھی رولائے بہشت اوسکے لیے ہی اور جو شخص آپ ہی روئے اور ایک ہی آدمی کو رولائے بہشت اوسکے لیے ہی اور جو آپ ہی تنہا مشغول بکا ہو بہشت اوسکے لیے ہی

باب پہلا ولادت و وفات اشرف کائنات و مخدوم اہل سموات و شفیع روز عرصات ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور بعض احوال کریمہ اور مناقب شریفۂ آنحضرتؐ کا بیان

اس باب مین چھ فصلین ہین فصل پہلی نسب شریف اور اسم مبارک اور کنیت اور القاب آنحضرتؐ مین - بنا بر مشہور نسب شریف حضرت رسولؐ یہ ہی - محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اود بن الیسع بن ہمیسع بن سلامان بن النبت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ بن ناخور بن شروع بن ارغو بن قالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور نسب مبارک مین اقوال دیگر بھی ہین کہ حیات القلوب مین ذکر کیے ہین اور مشہور تر یہ ہی کہ نام عبد المطلب کا شیبۃ الحمد ہی اور اسم شریف ہاشم عمرو اور اسم عبد مناف مغیرہ اور اسم قصی زید اور انکو مجمع بھی کہتے تھے اور اسم قریش نضر تھا اور ہر ایک انمین سے بسبب خاص اسامی مذکورہ سے مسمی ہوے اور کہتے ہین کہ ارغو اسم ہود تھا اور بعضے کہتے ہین کہ عابر اسم آنحضرت تھا اور اخنوخ اسم ادریس ہی اور والدۂ آنحضرت آمنہ بیٹی وہب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب کی تھین - ابن بابویہ نے بسند معتبر جابر انصاری رض سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا مین شبیہ ترین مردم ہون آدمؑ سے اور حضرت ابراہیم شبیہ ترین مردم تھے

مجھ سے خلق اور خلقت مین اور حق تعالےٰ نے میرے لیے عرش عظمت و جلال پر دس نام لکھے
اور صفت میری بیان کی اور ہر پیغمبر کی زبان سے خوشخبری اور بشارت میری پیدایش کی ہر ایکی
امت کو پہونچائی اور توریت اور انجیل مین میرے نام کو بہت جگہ یاد کیا۔ اپنا کلام مجھے تعلیم فرمایا اور
مجھے آسمان پر لے گیا اور میرا نام اپنے نام بزرگ سے مشتق فرمایا نام اُسکا محمود ہے اور نام میرا
محمد رکھا اور مجھے بہترین زمانے مین پیدا کیا۔ اور بہترین امت مین ظاہر کیا۔ توریت مین نام میرا
احید ہے اسلیے کہ بوجہ اقرار توحید و یگانہ پرستی خدا نے آتش جہنم کو میری امت پر حرام فرمایا۔ اور
انجیل مین مجھے بلفظ احمد یاد فرمایا اسلیے کہ مین آسمان پر محمود ہون اور میری امت حمد کرنے والی
ہے۔ اور زبور مین مجھے ماحی کہا اسوجہ سے کہ مین نے زمین سے بتون کی پرستش کو محو کیا۔ اور قرآن
مین میرا نام محمد رکھا۔ اس سبب سے کہ بروز قیامت کل امتین میری حمد و ستایش کرینگی کیونکہ سوا
میرے قیامت مین کوئی پیغمبر شفاعت نہ کریگا۔ مگر میری اجازت سے اور مجھے قیامت مین
حاشر کہین گے کیونکہ میری امت کا زمانہ حشر سے متصل ہے اور میرا موقف نام رکھا کیونکہ
مین لوگون کو خدا کے سامنے مقام حساب مین رکھونگا اور نام میرا عاقب رکھا اسلیے کہ مین سب
پیغمبرون کے بعد آیا اور بعد میرے کوئی پیغمبر نہین۔ مین ہون رسول رحمت اور رسول توبہ
اور رسول ملاحم یعنے لڑائیون کا اور مین ہون مقفی کہ پیچھے اور قفاے انبیا سے مبعوث ہوا
اور مین ہون قثم یعنے جامع کمالات۔ اور مجھپر میرے پروردگار نے رحم فرمایا اور کہا اے محمدؐ
مین نے ہر پیغمبر کو بزبان امت بھیجا اور ہر پیغمبر کو زمانہ خاص اور وقت معین کے لیے بھیجا
اور تجھے ہر سرخ و سیاہ پر مبعوث کیا اور تجھے مین نے یاری اور مددگاری دی اور خوف و ہیبت
سے جو تجھسے تیرے دشمنون کے دل مین ڈالی بجز تیرے اور کسی پیغمبر کے لیے مین نے ایسا نہین
کیا غنیمت کفار تجھپر حلال کی اور سواے تیرے اور کسی پر حلال نہ کی تھی بلکہ پیغمبران سابق
کو حکم دیا تھا کہ غنیمت کافرون کی جلادین اور تجھے اور تیری امت کو خزانہ اپنے خزانہاے عرش
سے عطا کیا کہ وہ سورہ فاتحۃ الکتاب اور آیات سورہ بقرہ ہین اور تیرے اور تیری امت
کے لیے تمام روے زمین کو محل سجدہ و نماز کیا برخلاف امتہاے گذشتہ کہ انکو حکم تھا اپنے
معبدون مین نماز کرین اور خاک زمین کو تیرے لیے مطہر یعنے پاک کنندہ کیا اور کلمۂ اللہ اکبر
تجھے اور تیری امت کے لیے عطا کیا اور تیرے ذکر کو اپنے ذکر سے متصل کیا کہ جسوقت تیری
امت مجھے بوحدانیت یاد کرے تجھے بہ پیغمبری یاد کرے پس طوبیٰ تجکو اور تیری امت کو مین نے دیا

حدیث معتبر میں روایت ہے کہ ایک گروہ یہود کا خدمت حضرت رسولؐ میں آیا اور سوال کیا کہ
کس سبب سے آپکا محمد و احمد و ابوالقاسم و بشیر و نذیر نام رکھا گیا فرمایا ابوالقاسم میرا اسلیے نام ہوا
کہ حق تعالیٰ قیامت میں بہشت و دوزخ کو میرے سبب سے تقسیم کریگا اور کافرون کو جو ایمان
نہین لائے جہنم مین بھیجے گا اور جو ایمان مجھپر لائے ہین اور میری پیغمبری کا اقرار کرتے ہین اونکو بہشت
مین داخل کریگا اور میرا داعی اسلیے نام رکھا کہ مین لوگون کو دین پروردگار کی طرف دعوت
کرتا ہون اور مجھے نذیر فرمایا اسلیے کہ نافرمانون کو مین آتش جہنم سے ڈراتا ہون اور مجھے بشیر کہا
اسلیے کہ اپنے مطیعون کو بشارت بہشت دیتا ہون۔ حدیث موثق مین روایت ہے کہ حسن بن فضال نے
حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کس سبب سے حضرت رسالت پناہؐ کی کنیت ابوالقاسم ہے
حضرت نے فرمایا کہ قاسم نام فرزند رسولؐ کا تھا حسن نے عرض کی یا حضرت آیا مجھے آپ قابل
زیادہ اس توضیح کے جانتے ہین۔ حضرت نے فرمایا ہان۔ مگر تو نہین جانتا کہ حضرت رسول صلعم نے
فرمایا مین اور علی دو باپ اس امت کے ہین۔ مین نے عرض کی سچ ہے۔ پھر فرمایا مگر تو نہین جانتا
کہ حضرت رسولؐ باپ اس امت کے ہین۔ مین نے عرض کی درست ہے۔ فرمایا تو نہین جانتا کہ حضرت
تقسیم کنندہ بہشت و دوزخ ہین۔ مین نے عرض کی بجا ہے۔ فرمایا پس پیغمبر تقسیم کنندہ بہشت
و دوزخ ہین اور اسی سبب سے خدا نے کنیت حضرت رسولؐ کی ابوالقاسم رکھی پھر حسن فضال
نے عرض کی پدر امت کے کیا معنے ہین۔ حضرت نے فرمایا یعنی شفقت حضرت رسولؐ کی جمیع امت
پر مانند شفقت پدری کے اولاد پر ہے اور علیؑ بہترین امت حضرت رسولؐ ہین اور اسی طرح شفقت
حضرت امیر المومنین علیؑ کی امت پر بعد حضرت رسولؐ کے مانند شفقت آنحضرتؐ تھی کیونکہ امیر المومنین علیؑ
علیؑ وصی اور جانشین اور امام اور پیشوا اس امت کے بعد ان حضرتؐ کے ہین۔ اسوجہ سے
حضرت رسولؐ نے فرمایا مین اور علی اس امت کے دو باپ ہین۔ ایک روز حضرت رسولؐ منبر
پر تشریف لے گئے اور فرمایا جو شخص کوئی قرض یا مال چھوڑ جاے پس مال اوسکے وارث کا ہے اور
اداے قرض اسکا مجھپر ہے اسی سبب سے آنحضرت کو نفوس امت سے اولویت ہوئی اور اسی
طرح جناب امیرؑ بعد آنحضرت اولی نفوس امت پر تھے حدیث موثق مین حضرت امام محمد باقرؑ
سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ کے دس نام تھے پانچ نام قرآن مین ہین اور وہ نام محمد و احمد و عبداللہ
و یس و نون ہین اور جو قرآن مین نہین ہین وہ فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر ہین۔ علی ابن ابراہیم
نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت کا مزمل اسواسطے نام رکھا کہ جسوقت وحی نازل ہوتی تھی ا

اسوقت حضرت جسم مبارک چادر سے چھپا لیتے تھے اور خطاب مدثر باعتبار رجعت آنحضرتؐ قبل قیامت ہے یعنی اے وہ شخص کہ کفن میں لپٹا ہوا ہے زندہ ہو اور بار دگر لوگون کو عذاب سے ڈراوے روایات کثیرہ میں وارد ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا حق تعالےٰ نے مجھے اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا اور میرے دو نام اپنے نامون سے مشتق کیے پس خداوند عرش محمود ہے اور مین محمد اور حق تعالیٰ علی اعلیٰ ہے اور امیر المومنین علی ہے ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کا نام صحف ابراہیم مین ماحی ہے اور توریت مین حاد اور انجیل مین احمد اور قرآن مین محمد لوگون نے پوچھا ماحی کس وجہ سے نام ہے حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا یعنی محو کرنے والا بتون اور قمار اور صورتون اور ہر معبود باطل کا۔ لیکن معنی حاد یعنی دشمنی کرنیوالا دشمنان خدا سے خواہ وہ یگانے ہون یا بیگانے معنے احمد کے یہ ہین کہ حق تعالےٰ نے جا بجا تعریف حضرت کی بوجہ افعال شایستہ و پسندیدہ فرمائی ہے اور محمد کی تاویل یہ ہے کہ خدا اور فرشتون اور جمیع پیغمبران و رسولان امتون نے تعریف حضرت فرمائی ہے اور درود حضرت پر بھیجا ہے اور نام حضرت کا عرش پر محمد رسول اللہ لکھا ہے اور صفار نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کے قرآن مین دس نام ہین محمد۔ احمد۔ عبد اللہ۔ طٰہٰ۔ یٰسین۔ نون۔ مزمل۔ مدثر۔ ذکر۔ رسول چنانچہ فرمایا ہے وما محمد الا رسول و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد و لما قام عبد اللہ کادوا یکونون علیہ لبدا و طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ و یٰس والقرآن الحکیم و نون والقلم وما یسطرون و یا ایہا المزمل و یا ایہا المدثر و انزلنا الیکم ذکرا رسولا حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ ذکر نام ہمارے آنحضرتؐ سے ہے اور ہم اہل ذکر ہین جیسا حق تعالےٰ نے قرآن مین حکم فرمایا ہے کہ جو کچھ نہ جانو اہل ذکر سے سوال کرو اور بعض علما نے قرآن مجید سے چارسو نام حضرت کے نکالے ہین اور مشہور یہ ہے کہ نام حضرتؐ کا توریت مین موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور زبور مین فارقلیط ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ انجیل مین فارقلیط ہے و لیکن اسماء اور القاب حضرت کے اکثر علما نے قرآن مجید سے استخراج کیے ہین علاوہ ان اسمائے مبارک کے جو نقل ہو چکے یہ ہین شاہد و شہید و مبشر و بشیر و نذیر و داعی و سراج و منیر و رحمۃ للعالمین و رسول اللہ و خاتم النبیین و نبی و امی و نور و نعمت و رؤف و رحیم و منذر و مذکر و نجم و شمس و حم و سما و تین

فصل دوسری ابتداے نور شریف حضرت رسولؐ کا بیان

بسند معتبر ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا مین اور علی ایک نور سے

فصل دوسری بیان ابتداء نور شریف

پیدا ہوے اور جانب راست عرش تسبیح خدا پیدایش حضرت آدم سے دو ہزار سال پہلے کرتے تھے
اور جب خدا نے حضرت آدم کو پیدا کیا اسوقت اوس نور کو پشت آدم مین جگہ دی اور جب بہشت
مین لے ہے وہ نور پشت آدم مین تھا اور جب نوح کشتی پر سوار ہوے وہ نور انکی پشت مین تھا
اور جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا وہ نور انمین تھا اور ہمیشہ حق تعالے ہمارے نور کو
اصلاب پاکیزہ سے رحمہائے مطہرہ مین منتقل فرماتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب تک وہ نور
پہونچا اسوقت اوس نور کے دو حصے کیے مجھے صلب عبد اللہ مین اور علی کو صلب ابوطالب مین
رکھا مجھے پیغمبری اور برکت دی اور علی کو فصاحت اور شجاعت میرے لیے دو نام اپنے نام
سے مشتق فرمائے پس خداوند صاحب عرش محمود ہے اور مین محمد اور خداوند بزرگوار علی اعلی ہے
اور میرا بھائی علی ہے میرے لیے رسالت و پیغمبری عطا ہوئی اور علی کے لیے وصایت و امامت
اور فیصلہ حکم بحق لوگون مین بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ محمدؐ و علیؑ دو نور نزدیک
حق تعالے کے تھے دو ہزار سال قبل ایجاد خلایق جب ملائکہ نے یہ دو نور دیکھے ایک کو اصل
پایا اور اوس سے ایک شعاع لامع و ساطع تھی کہ وہ اوسکی فرع تھی پس عرض کیا خداوندا یہ نور
کسکا ہے ارشاد جناب باری ہوا یہ نور میرے نور سے ہے اصل اسکی پیغمبری اور فرع اسکی امامت
ہے پیغمبری محمد سے ہے کہ وہ بندہ اور رسول میرا ہے اور امامت علی سے ہے کہ وہ حجت اور خلیفہ
میرا ہے اور اگر یہ نور نہوتے تو مین کوئی خلق پیدا نہ کرتا حدیث معتبر دیگر مین آنحضرت سے
منقول ہے کہ حقتعالی نے حضرت رسولؐ سے خطاب فرمایا کہ اے محمدؐ تجھے اور علی کو ایک نور سے
مین نے خلق کیا یعنے ایک روح بے بدن سے قبل پیدایش آسمان و زمین و عرش و دریا پس تم
دونون ہمیشہ تہلیل و تسبیح و تحمید کرتے رہے اور مجھے بوحدانیت و عظمت یاد کیا کیے اسلیے مین نے
تمھاری دونون روحون کو باہم جمع کر کے ایک کر دیا وہ روح بہ پاکی و بزرگواری و یگانگی مجھے یاد
کرتی رہی پس اوس روح کو دو قسم کیا اور اوس سے محمد و علی و حسن و حسین پیدا ہوے حقتعالی
نے فاطمہ کو نور تنہا سے خلق کیا اور اوس سے ایک روح بلا جسم کو پیدا کیا چنانچہ وہ نور
ہم اہلبیت مین جاری و ساری ہے حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ہمیشہ
حق تعالی واحد و منفرد و یگانگی مین تھا اور سوائے اوسکے کوئی نہ تھا پس محمد و علی و فاطمہ کو خلق
فرمایا اور بعد ہزار سال کے جمیع اشیاء کو پیدا کیا ان اشیاء کو انکی پیدایش پر گواہ کیا اور اطاعت
انکی جمیع مخلوقات پر واجب کی اور امور خلق انکے سپرد کیے اور یہ کوئی کام نہین کرتے مگر حکم خدا سے

اور کسی کام کا ارادہ نہین کرتے مگر مشیت الٰہی سے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہی کہ
حضرت رسول صلعم نے فرمایا بہشت فردوس مین ایک چشمہ ہی کہ شہد سے شیرین اور مسکہ سے نرم اور
برف سے خنک اور مشک سے زیادہ تر خوشبو ہی اور اوس چشمہ مین ایک طینت ہی کہ خداتعالی نے
مجھے اور میرے شیعون کو اوس طینت سے خلق کیا ہی اور جو اوس طینت سے نہین وہ ہمسے اور
ہمارے شیعون سے نہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ مین نے اپنے جد حضرت رسول صلعم سے
سنا ہی فرماتے تھے مین نور خدا سے پیدا ہوا ہون اور میرے اہلبیت میرے نور سے پیدا ہوے
ہین اور محبان اہلبیت نور اہلبیت سے پیدا ہوے ہین۔ باقی لوگ آتش جہنم سے ہین۔ ابو سعید خدری
سے بسند معتبر منقول ہی ایک شخص نے حضرت رسول صلعم سے قول حق تعالی کی تفسیر پوچھی۔ کہ شیطان
سے حق تعالی نے خطاب فرمایا جبکہ اوسنے سجدہ آدم سے انکار کیا۔ قولہ تعالے استکبرت ام
کنت من العالین کہ آیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند مرتبہ والون سے اوس شخص نے پوچھا وہ بلند مرتبہ
کون ہین جنکا مرتبہ ملائکہ سے بھی بلند ہی حضرت نے فرمایا مین اور علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین کیونکہ ہم سراپردہ عرش الٰہی مین تسبیح اور تہلیل کرتے تھے اور ملائکہ ہماری تسبیح سے تسبیح
کرتے تھے قبل دو ہزار سال پیدائش حضرت آدم کے جب حق تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور
فرشتون کو حکم دیا کہ سب سجدہ کرین سب فرشتون نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا اور سجدہ نکیا
اسوقت حق تعالی نے شیطان سے خطاب کیا کہ آیا تکبر کیا تو نے یا تو بلند مرتبہ والون سے تھا کہ
سجدۂ آدم کو کرین بغیر ان پانچ بزرگوارون کے جنکے نام سراپردۂ عرش پر لکھے ہین اور بحدیث معتبر مین
حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ حق تعالی نے حضرت رسول صلعم کو اوس
طینت سے پیدا کیا جو مثل موتی کے عرش کے نیچے تھی اور انکی زیادتی طینت سے علی بن ابی طالب
کو پیدا کیا اور زیادتی طینت علی سے ہم اہلبیت کو پیدا کیا اور ہماری زیادتی طینت سے قلوب شیعہ
کو ہمارے پیدا کیا اس سبب سے ہمارے شیعون کے قلوب ہماری طرف مائل و مشتاق ہین
اور ہمارے دل انکی طرف مہربان ہین مثل مہربانی پدر بفرزند اور ہم انکے لیے بہتر ہین سب سے اور
یہ ہمارے لیے بہتر ہین سب سے اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ حقتعالی
نے محمد و علی اور گیارہ امام کو انکی ذریت سے اپنے نور عظمت سے پیدا کیا یہ بزرگوار پرتو نور خدا
مین انکی تسبیح اور عبادت قبل پیدائش خلق کرتے تھے حدیث معتبر مین جناب صادق سے منقول
ہی کہ حقتعالی نے چودہ ہزار سال قبل پیدائش خلق چودہ نور پیدا کیے اور وہ نور ارواح ہمارے تھے

لوگون نے عرض کی یا ابن رسول اللہ کون وہ چودہ ارواح ہین۔ حضرت نے فرمایا محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور نو امام فرزندان حسینؑ سے کہ آخر امام اونکا حضرت قائمؑ ہین اور وہ غائب ہونگے اور بعد غائب ہونے کے پھر ظاہر ہونگے۔ دجال کو ہلاک اور زمین کو جور و ستم سے پاک کرینگے اور بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ سے لوگون نے پوچھا کسوجہ سے آپکی ذات سب پیغمبرون سے برتر اور افضل ہوئی۔ حالانکہ سب کے بعد آپ مبعوث ہوئے حضرت نے فرمایا اسلیئے کہ مین اونمین سے پہلا ہون جنھون نے اپنے پروردگار کا اقرار کیا اور پہلے جواب کہا جسوقت عہد و میثاق پیغمبرون سے حق تعالے نے لیا اور اونکو اونپر گواہ کیا اور کہا الست بربکم سبنے کہا ہان۔ پس فرمایا مین نے اون سب مین سے پہلے اقرار کیا اسوجہ سے مجھے سب پر سبقت ہے کہ سب سے پہلے مین نے اقرار اپنے پروردگار کا کیا۔ اور دوسری حدیث مین اون حضرت سے منقول ہے جب حق تعالے نے ارواح کو پیدا کیا تو سامنے اپنے رکھا اور خطاب کیا کہ تمھارا پروردگار کون ہے پہلے جسنے جواب دیا۔ رسول خداؐ اور امیر المومنین علی اور گیارہ فرزند اونکے تھے اور کہا پروردگار ہمارا تو ہی ہے۔ پھر حق تعالی نے علم اور دین اونپر واضح کیا بعد اسکے فرشتون سے حق تعالے نے کہا کہ یہ خزینہ دار ہمارے علم دین کے امین اور امین ہمارے تمام مخلوق پر ہین۔ میرے علوم کو انسے دریافت و استفسار کرو پھر فرزندان آدم سے خطاب کیا اور کہا اقرار کرو واسطے خدا کے اوسکی پروردگاری پر اور واسطے اس گروہ کے محبت اور ولایت اور فرمان برداری پر سبنے عرض کی اے پروردگار ہمنے اقرار کیا پھر حق تعالی نے ملائکہ سے ارشاد فرمایا گواہ رہو اور آئندہ یہ نہ کہو کہ ہم غافل تھے اونھون نے عرض کی ہم گواہ ہین جناب صادقؑ فرماتے ہین بخدا سوگند ہماری ولایت پر پیغمبرون کو تاکید فرمائی اور بروز الست اونسے عہد میثاق لیا۔ اور شیخ ابو الحسن بصری نے کتاب انوار تاریخ ولادت سید ابرار مین لکھا ہے اور بسند خود عبد اللہ بن عباس اور ایک جماعت صحابہ سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالی نے چاہا محمد صلعم کو پیدا کرے فرشتون سے کہا۔ مین چاہتا ہون ایک خلق پیدا کرون اور اونکو شرافت اور فضیلت جمیع خلائق پر دون اور اونکو بہترین اگلے اور پچھلون کا کرون اور شفیع روز قیامت کرون اور اگر اونکو نہ پیدا کرتا تو بہشت و دوزخ کو بھی پیدا نہ کرتا تمکو لازم ہے کہ اونکی منزلت کو پہچانو اور اونکو بوجہ اونکی کرامت اور میری عظمت کے بزرگ جانو۔ فرشتون نے کہا اے ہمارے آقا اور اے ہمارے سید بندون کو اپنے آقا پر اعتراض نہین ہوتا ہم سبنے سُنا اور اقرار کیا اور اطاعت کی۔ پس حق تعالی نے جب ارادہ

اور حاملان عرش کو حکم فرمایا کہ تربت نورانی حضرت رسول کو موضع ضریح مقدس سے اوٹھالین اوسوقت
جبرئیل اوس تربت کو آسمان پر لیگئے اور چشمہ سلسبیل مین غوطہ دیا یہان تک کہ مثل موتی سفید پاکیزہ
ہوئی اسیطرح ہر روز اوسکو ایک نہر مین نہرہاے بہشت کے اندر لیجاتے اور ملائکہ کو دکھلاتے تھے
فرشتے جب نور اور ضیا کو دیکھتے تحیت و تعظیم و سلام و اکرام کرتے اور جس صف مین کہ صفہاے ملائکہ
سے اوسکو دکھاتے وہ اوسکے فضل کا اقرار کرتے اور عرض کرتے کہ اگر ہمکو حکم سجدہ کا ہو
ہم سجدہ کرین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حق تعالی تھا اور کوئی چیز نہ تھی
پس پہلے جو چیز پیدا کی وہ نور اپنے حبیب محمد مصطفے صلعم کا تھا اوسکو چار سو چوبیس ہزار سال قبل پیدائش
آب و عرش و کرسی و آسمان و زمین و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملائکہ پیدا کیا۔ جب نور
حضرت پیغمبر کو پیدا کیا ہزار سال اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا رہا اور حمد و ثنا کرتا تھا اور حقتعالی نظر رحمت
اوس نور کی جانب رکھتا اور فرماتا تھا کہ توہی میرا مراد و مقصود خلق عالم سے ہے اور توہی برگزیدہ
خلق ہے۔ مین اپنی عزت اور جلال کی قسم کھاتا ہون کہ اگر تو نہوتا تو مین آسمان کو نہ پیدا کرتا جو تجھے دوست
رکھے مین اوسے دوست رکھتا ہون اور جو تجھے دشمن رکھے اور تیری پیروی نہ کرے۔ مین اوسے
دشمن رکھتا ہون نور حضرت کا چمکتا تھا اور شعاع بلند ہوتی تھی پھر حق تعالے نے اوس نور سے
بارہ حجاب پیدا کیے۔ حجاب قدرت و حجاب عظمت و حجاب عزت و حجاب ہیبت و حجاب جبروت
و حجاب رحمت و حجاب نبوت و حجاب کبریا و حجاب منزلت و حجاب رفعت و حجاب سعادت و حجاب
شفاعت۔ حق تعالی نے حکم فرمایا نور محمدی کو کہ حجاب قدرت مین داخل ہو وہ نور بارہ ہزار
سال اوس حجاب مین یہ تسبیح کہتا رہا۔ سبحان ربی الاعلی اور حجاب عظمت مین گیارہ ہزار سال
کہا کیا سبحان عالم السر والخفی اور حجاب عزت مین دس ہزار سال کہا کیا سبحان الملک المنان
اور حجاب ہیبت مین نو ہزار سال کہا کیا سبحان من ہو غنی لا یفتقر اور حجاب جبروت مین آٹھ ہزار
سال کہا کیا سبحان الکریم الاکرم اور حجاب رحمت مین سات ہزار سال کہا کیا سبحان رب العرش
العظیم اور حجاب نبوت مین چھ ہزار سال کہا کیا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون اور حجاب کبریا مین
پانچ ہزار سال کہا کیا سبحان العظیم الاعظم اور حجاب منزلت مین چار ہزار سال کہا کیا سبحان العلیم
الکبیر اور حجاب رفعت مین تین ہزار سال کہا کیا سبحان ذی الملک والملکوت اور حجاب سعادت
مین دو ہزار سال کہا کیا سبحان من یزیل الاشیاء ولا یزول اور حجاب شفاعت مین ایک ہزار سال کہا کیا
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالی نے نور محمدی سے

بیس دریائے نور پیدا کیئے اور ہر دریا مین ایک ایسا علم تھا کہ بغیر خدا کے کوئی نہ جانتا تھا پس حکم فرمایا نور حضرت کو کہ دریائے عزت اور دریائے صبر اور دریائے خشوع اور دریائے تواضع اور دریائے رضا اور دریائے وفا اور دریائے پرہیزگاری اور دریائے خشیت اور دریائے انابت اور دریائے عمل اور دریائے صدق اور دریائے امانت اور دریائے جود اور دریائے علم اور دریائے مزید اور دریائے ہدایت اور دریائے صیانت اور دریائے حیا اور دریائے حلم مین جا کے غرضکہ ان بیسون دریاؤن مین غوطہ کھایا جب آخر دریا سے باہر آیا حق تعالے نے وحی کی کہ اے حبیب میرے اور اے بہترین پیغمبران اور اے بہترین بندگان اے ابتدائے آفرینش اے آخر رسولان تو ہی شفیع روز جزا ہے۔ یہ سنکر نور شریف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اوٹھایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نور کے قطرے جبین مطہر سے گرے پس ہر قطرہ نور حضرت رسول سے ایک پیغمبر حق تعالے نے پیدا فرمایا وہ سب نور حضرت رسول کے نور پر طواف کرتے اور کہتے تھے سبحان من ھو عالم لا یجھل سبحان من ھو حلیم لا یعجل سبحان من ھو غنی لا یفتقر اوسوقت جناب احدیت سے سب کو ندا ہوئی آیا مجھے پہچانتے ہو اوسیوقت نور محمدی نے سب نورون سے پہلے جواب دیا انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک رب الارباب وملک الملوک آواز آئی کہ تو ہی برگزیدہ اور دوست میرا اور بہترین خلق میرا ہے اور امت تیری بہتر سب امتون سے ہی پھر اسکے نور حضرت سے ایک جوہر پیدا کیا اور اوسکو دو حصے کیا ایک حصہ کو بنظر ہیبت دیکھا وہ حصہ آب شیرین ہوا دوسرے حصہ کو بنظر شفقت دیکھا اور اوس سے عرش کو پیدا فرمایا۔ اور عرش کو پانی پر قرار دیا کرسی کو نور عرش سے پیدا کیا اور نور کرسی سے لوح کو پیدا کیا اور نور لوح سے قلم کو پیدا کیا قلم کو حکم دیا کہ لکھ میری توحید قلم اس کلام ملک علام کے سنتے ہی ہزار سال بیہوش رہا اور جب ہوش مین آیا کہا اے پروردگار کیا چیز لکھون فرمایا لکھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قلم نے جب یہ نام سُنا سجدہ کیا اور کہا سبحان اللہ الواحد القہار سبحان اللہ العظیم الاعظم پھر سر سجدہ سے اوٹھا کر شہادتین کو لکھا اور کہا اے پروردگار محمد کون ہے جسکے نام کو اپنے نام کے ساتھ اور اوسکی یاد کو اپنی یاد کے ساتھ تو نے نزدیک کیا حق تعالے نے وحی کی اے قلم اگر وہ نہوتا تو مین تجھے اور کسی مخلوق کو پیدا نہ کرتا مگر اوسی کے سبب سے یہ آفرینش ہوئی وہ ہی ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور روشن کرنے والا چراغ نور کا اور شفاعت کرنے والا اور دوست میرا ہے قلم نے

جلالت نام مبارک محمدی سے کہا السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نے جواب دیا
علیک السلام منی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اوسدن سے سلام کرنا سنت اور جواب سلام دینا واجب
ہوا پھر حق تعالے نے قلم کو حکم فرمایا کہ میری قضا و قدر کو لکھ اور جو کچھ مین پیدا کرنے والا ہون تا بہ
قیامت اوسکو بھی لکھ اوسوقت خدا نے چند فرشتے پیدا کیئے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجین
اور واسطے شیعون کے تا قیامت استغفار کرین۔ اسکے بعد خدا نے نور محمدی سے بہشت کو پیدا کیا
اور چار صفت سے اوسکو زینت بخشی۔ تعظیم و جلالت و امانت و سخاوت۔ اور بہشت کو دوستون
اور اہل طاعت آنحضرتؐ کے لیئے قرار دیا اور آسمانون کو پانی کے دھوین سے پیدا کیا اور اوسکے
کف سے زمین کو پیدا کیا اوسوقت زمین مانند کشتی کے حرکت مین تھی لہذا اوسکے استحکام اور قرار کے
واسطے پہاڑون کو پیدا کیا تب زمین قائم ہوئی۔ پھر ایک فرشتہ پیدا کیا کہ زمین کو اوسنے اوٹھایا اور
ایک بہت بڑا پتھر پیدا کیا کہ پانون اوس فرشتہ کے اوسپر ٹھہرے۔ اور ایک بہت بڑی گائے پیدا کی
اور اوس پتھر کو اوسپر ٹھہرایا اور ایک بہت بڑی مچھلی پیدا کی کہ اوسکی پیٹھ پر گائے کھڑی ہوئی اور
اوس مچھلی کو پانی پر ٹھہرایا اور پانی کو ہوا پر اور ہوا کو ظلمت پر اور جو کچھ ظلمت کے نیچے ہے
اوسے بغیر خدا کوئی نہین جانتا۔ پس عرش کو دو نور سے منور کیا ایک نور فضل۔ دوسرا
نور عدل۔ نور فضل سے عقل و حلم و سخاوت پیدا فرمائی اور عقل سے خوف و بیم اور علم سے رضا
و خوشنودی اور حلم سے مودت اور سخاوت سے محبت پیدا کی پس ان سب صفات کو طینت محمدؐ
اور اہلبیت آنحضرتؐ مین خمیر کیا بعد اسکے ارواح مومنین کو پیدا فرمایا بعد اسکے چاند سورج
ستارے رات دن روشنی سیاہی اور جمیع ملائکہ کو نور محمدی سے پیدا کیا بعد ازان اوس
نور کو تہتر ہزار سال عرش کے نیچے جگہ دی اسکے بعد ستر ہزار سال بہشت مین جگہ دی اوسکے بعد
ستر ہزار سال سدرۃ المنتہی مین ساکن فرمایا بعد اوسکے ایک آسمان سے دوسرے آسمان
کی جانب منتقل فرمایا یہانتک کہ آسمان اول تک پہونچا آسمان اول مین ساکن رہا یہان تک
کہ خدا نے چاہا کہ حضرت آدم کو پیدا فرمائے اوسوقت جبرئیل کو حکم کیا کہ زمین پر جا کر ایک قبضہ خاک
زمین سے بدن آدمؑ کے لیے لائے ابلیس لعین جبرئیل امین سے پہلے زمین پر آیا اور زمین سے
کہا۔ خدا چاہتا ہے تجھ سے ایک خلق پیدا کرے اور اوسے آگ سے عذاب کرے تجھے لازم
ہے جب ملائکہ آئین اونسے کہہ مین پناہ مانگتی ہون خدا سے کہ مجھسے کوئی چیز لیجائین کہ آگ مین
اوسکا حصہ ہو۔ جب جبرئیل نازل ہوے زمین نے پناہ مانگی جبرئیل پھر گئے اور عرض کی اے

پروردگار زمین نے مجھ سے پناہ مانگی پس مجھ کو رحم آیا اسی طرح میکائیل اور اسرافیل آئے اور واپس گئے اوسوقت حق تعالی نے عزرائیل کو بھیجا حسب معمول زمین نے خدا سے پناہ مانگی عزرائیل نے کہا مین بھی پناہ اپنے خدا سے مانگتا ہون کہ اوسکی نافرمانی کرون پس ایک قبضہ ہر قسم اور ہر رنگ سفید و سیاہ و سرخ و زرد و نرم و درشت زمین سے اوٹھایا اور اسی وجہ سے خلق اور رنگ فرزندان آدم کا مختلف ہوا اوسوقت حق تعالے نے عزرائیل کو وحی فرمائی کہ تو نے زمین پر کیون رحم نہ کیا جس طرح اورون نے رحم کیا۔ عزرائیل نے عرض کی اے پروردگار تیری اطاعت فرمانبرداری اوسپر رحم کرنے سے بہتر تھی۔ پس حق تعالی نے وحی فرمائی مین چاہتا ہون اس خاک سے ایک خلق پیدا کرون کہ پیغمبران و شایستگان و اشقیا و بدکار اومین ہون اور تجھے قابض ارواح ان سب کا مقرر کرون پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ وہ قبضہ سفید نورانی جس سے طینت پیغمبر آخر الزمانؐ اور اصل جمیع مخلوقات کی ہے حاضر کرے جبرئیل ملائکہ کروبیین و ملائکہ صافون و مسبحون کے ہمراہ قریب ضریح مقدس حضرت رسولؐ آئے اور ایک قبضہ خاک اوٹھا کر اوسکو آب تسنیم و تعظیم و تکریم و تکوین و رحمت و خوشنودی و عفو مین خمیر کیا پس سر مطہر حضرت رسولؐ کو ہدایت سے اور سینہ کو شفقت سے اور ہاتھون کو سخاوت سے اور دل کو صبر و یقین سے اور فرج یعنے شرمگاہ کو عفت سے اور پاؤن کو شرف سے اور نفس کو بوے خوش سے پیدا کیا پھر اوس طینت کو طینت آدم مین مخلوط کیا۔ جب حضرت آدمؑ کا جسم مبارک درست ہوا اوسوقت فرشتون کو حکم ہوا کہ مین ایک بشر مٹی سے پیدا کرتا ہون جب اوسکو درست کرون اور اومین روح پھونکون تو وہ روح داخل بدن ہو اوسوقت تم سب اوسکے قریب سجدہ کرو پس ملائکہ جسد مبارک آدمؑ کو بہشت مین لئے ہوئے منتظر حکم تھے کہ جسوقت وحی آئے اوسی وقت سجدہ کرین۔ پس روح کو حکم ہوا کہ بدن آدم مین داخل ہو۔ روح نے مکانِ تنگ دیکھ کر داخل ہونے سے پناہ مانگی۔ حکم ہوا کراہت سے اندر جا اور کراہت سے باہر آ۔ جسوقت روح آنکھون مین پہونچی حضرت آدم نے اپنے جسد مبارک کو دیکھا اور آواز تسبیح ملائکہ سنی جب روح دماغ مین پہونچی اوسوقت چھینک آئی پس حق تعالے نے گویائی عطا فرمائی حضرت آدمؑ نے کہا الحمد للہ اور یہ پہلا کلمہ ہے حضرت آدم نے جس سے کلام کیا حق تعالے نے وحی فرمائی کہ رحمک اللہ اے آدم واسطے رحمت کے تجھے مین نے پیدا کیا اور رحمت کو تیرے سبب سے لئے اور تیری اولاد کے لیے خلق کیا جبکہ مثل اسکے کلام کرین اسی سبب سے چھینکنے والے پر دعا کرنا سنت ہوا اور کوئی چیز شیطان پر گران زیادہ اس سے

نہین کر چھینکنے والے پر دعا کرین اوسوقت آدم نے آسمان کی طرف نظر کی دیکھا کہ عرش پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسمائے اہلبیت حضرت رسول کو بھی دیکھا کہ عرش پر لکھے ہین اور جب روح ساقِ مبارک تک پہونچی اور ہنوز پاؤن تک نہ پہونچی تھی حضرت آدمؑ نے چاہا کھڑے ہو جائین اور نہ کھڑے ہو سکے اسی سبب سے خدا نے فرمایا ہے کہ خلق الانسان من عجل یعنی پیدا ہوا ہے آدمی جلدی کرنے والا کامون مین۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ روح ایک سو سال آدم کے سر مین تھی اور سو سال سینہ مین اور سو سال پیٹھ مین اور سو سال رانون مین اور سو سال پنڈلیون مین اور سو سال پنجون مین جب ٹھیک کھڑے ہوئے اوسوقت خدا نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ سجدہ کرو اور یہ حکم بعد ظہر روز جمعہ تھا ملائکہ سجدے مین تھے کہ وقتِ عصر آدم نے عقب سے صدائے تسبیح و تہلیل و تقدیس الٰہی مانند صدائے مرغ سنی عرض کی اے پروردگار یہ کیا آواز ہے۔ حکم ہوا یہ تسبیح محمد عربی کی ہے کہ بہترین اولین و آخرین سے ہے سعادتمند وہ ہے جو اطاعت اوسکی کرے اور بدبخت اوسکے لئے ہے جو اوسکی نافرمانی کرے لے آدم لے میرے عہد کو اور نہ رکھ اوسکو مگر صلب ہائے پاکیزہ اور رحم ہائے طیبہ مین زنان عفیفہ کے اور پشتہائے پاکیزہ مردان پاک مین آدمؑ نے عرض کی بارِ الٰہا بسبب اس مولود سراپا مسعود کے رونق و شرف و حُسن و وقار کو میرے تو نے زیادہ کیا پھر حق تعالیٰ نے طینت پہلوئے آدم سے حوّا کو پیدا کیا۔ خواب نے حضرت آدم پر غلبہ کیا جب بیدار ہوئے اور حوّا کو اپنے پاس دیکھا کہا تو کون ہے۔ کہا مین حوّا ہون۔ حق تعالیٰ نے مجھے تمہارے لئے پیدا کیا ہے آدم نے کہا۔ کیا اچھی تیری خلقت ہے اوسوقت حق تعالیٰ نے آدم کو وحی فرمائی کہ یہ میری کنیز ہے اور تو میرا بندہ ہے اور مین نے تجھے بہشت کے لئے پیدا کیا ہے مجکو بہ پاکی یاد کر اور میری حمد و سپاس کر اے آدم مجھسے حوّا کی خواستگاری کر اور اوسکا مہر دے۔ آدم نے عرض کی۔ اے پروردگار مہر اوسکا کیا ہے حکم ہوا مہر اوسکا یہ ہے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر دس مرتبہ درود بھیج۔ پس حضرت آدم نے عرض کی۔ اے پروردگار ان نعمتون کے عوض جبتک زندہ ہون مین تیری حمد و سپاس کرونگا پس حوّا کو حضرت آدمؑ کے ساتھ تزویج کیا۔ قاضی خداوندِ عالمیان اور عقد کنندہ جبرئیل امین تھے اور ملائکہ مقربین گواہ ہوے ملائکہ عقب آدم کھڑے ہوے آدم نے کہا اے پروردگار ملائکہ کسلئے میرے پیچھے کھڑے ہین۔ حکم ہوا اسلئے کہ نور محمدیؐ کو دیکھین کہ اوس نور کو تیرے صلب مین مین نے منتقل کیا ہے آدم نے عرض کی۔ اے پروردگار اوس نور کو

میرے سامنے جگہ دے کہ ملائکہ میرے سامنے کھڑے رہین۔ پس ملائکہ برابر حضرت آدمؑ کے
صف بصف کھڑے ہوے آدمؑ نے عرض کی۔ نور محمدیؐ ایسے مقام پر ہے کہ مین بھی دیکھ
سکون حق تعالی نے اوس نور کو انگشت شہادت آدم مین جگہ دی اور نور علیؑ کو بیچ کی
اونگلی مین اور نور فاطمہؑ کو اوس اونگلی کے بعد اور نور حسنؑ کو اوسکے بعد اور نور حسینؑ کو
انگوٹھے مین ظاہر کیا اور ہمیشہ یہ سب نور حضرت آدمؑ سے مانند آفتاب درخشان ہو اور آسمان
و زمین و عرش و کرسی و سراپردہ ہاے عظمت و جلال ان انوار متبرکہ سے منور و روشن ہو گئے جب
حضرت آدمؑ کو منظور ہوتا تھا کہ حوا سے مقاربت کرین اونہین حکم وضو فرماتے اور کہتے خدا اس نور
کو تیری روزی کریگا اور یہ امانت و میثاق خدا ہے پس ہمیشہ وہ نور آدم کے ہمراہ تھا یہانتک کہ حضرت
حوا حاملہ ہوئین اور حضرت شیث رحم طاہرہ حضرت حوا مین تشریف لائے اور وہ نور پیشانی حضرت
حوا مین آیا پس ملائکہ حضرت حوا پاس آتے اور تہنیت و مبارکباد دیتے جب شیثؑ متولد ہوے
نور محمدی جبین شیثؑ مین چمکتا تھا جبرئیلؑ نے ایک پردہ حوا اور شیثؑ کے درمیان حائل کر کے
شیث کو پوشیدہ کر دیا جب حضرت شیث حد بلوغ کو پہونچے اوسوقت آدمؑ نے بلایا اور کہا اے
فرزند اب زمانہ میری مفارقت کا نزدیک ہے میرے قریب آکہ تجھسے عہد و پیمان لون جس طرح
حق تعالی نے مجھسے عہد لیا پھر آدمؑ نے سر مبارک بجانب آسمان بلند کیا اور حق تعالی نے مراد آدم
کی معلوم کر کے فرشتون کو حکم دیا کہ تسبیح و تقدیس ترک کر کے اپنے بال لپیٹین اور ساکنان بہشت نے
بحکم خدا غرفہاے بہشت سے جھانکنا شروع کیا اور صدائین دروازہ ہاے بہشت و نہر ہاے
بہشت کی موقوف ہوگئین اور سب کے سب آواز آدم کے منتظر ہوے اوسوقت حق تعالی نے وحی
فرمائی اے آدم کیا چاہتا ہے بیان کر آدمؑ نے عرض کی۔ اے خالق نفس و روشنی بخش
قمر و شمس مجھے تو نے جس طرح چاہا پیدا کیا اور میرے سپرد وہ نور مقدس کیا جسکی وجہ سے مین نے
کرامتین معائنہ کین۔ اب وہ نور میرے فرزند شیثؑ مین منتقل ہوا مین چاہتا ہون اوس سے
عہد و پیمان لون جس طرح تو نے مجھسے عہد لیا پس حکم ہوا کہ اے آدم اپنے فرزند شیث سے عہد لے
اور جبرئیل و ملائکہ کو گواہ کر پھر حق تعالے نے جبرئیل کو حکم فرمایا کہ زمین پر جا اور ستر ہزار
ملائکہ اپنے ہمراہ لیجا اور ہر ایک فرشتہ علم و تسبیح ہاتھ مین لیے تھا اور جبرئیل کے ہاتھ مین ایک
حریر اور ایک قلم تھا پس آدم سے مخاطب ہو کر کہا خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
کہ اپنے فرزند شیثؑ سے وہ عہد و پیمان لے اور لکھ مجھے اور میکائیلؑ اور جمیع ملائکہ کو گواہ کر

حضرت آدمؑ نے وہ نامہ لکھا اور جبرئیلؑ نے اوسپر مُہر کرکے شیثؑ کے سپرد کیا اور لباس سرخ پہنایا کہ نور آفتاب سے روشن اور خوش رنگ زیادہ تھا اور کسی کا سیا ہوا نہ تھا بلکہ خداوند عالم نے عطا فرمایا تھا کہ ہوا اور پیدا ہوگیا تھا پس نور محمدی ہمیشہ پیشانی شیثؑ مین چمکتا رہا یہان تک کہ شیثؑ نے محادلہ بیضا سے تزویج کیا اور حضرت جبرئیلؑ نے اوس حوریہ کا حضرت شیثؑ کے ساتھ عقد کیا اور جب اوس سے ہم بستر ہوئے انوشؑ حمل مین آئے اوس وقت منادی نے آسمان سے ندا کی کہ اے شیثؑ گوارا اور مبارک باد ہو کہ حق تعالی نے نور سید پیغمبرانؐ اور بہترین گذشتگان و آیندگان کو تیرے سپرد کیا جب انوشؑ حدّ بلوغ کو پہونچے شیثؑ نے عہد و پیمان لیا اور نور محمدی قینانؑ اون کے فرزند مین منتقل ہوا اور اونسے مہلائیلؑ اور اونسے الیاردؑ اور اونسے اخنوخؑ ہین کہ ادریسؑ ہین اور ادریسؑ سے متوشلخ مین اور متوشلخ سے لمک مین اور اونسے نوح علیہ السلام مین اور نوحؑ سے سام اور سام سے ارفخشد اور اونسے عابر اور اونسے قانع اور اونسے ارغو اور اون سے شارغ اور اونسے ناخور اور اونسے تارخ اور اون سے ابراہیم علیہ السلام اور اون سے اسمٰعیل علیہ السلام اور اون سے قیدار اور اون سے ہمیسع اور اون سے بنت اور اونسے یشجب اور اون سے ادو اور اون سے عدنان اور اونسے معد اور اونسے نزار اور اونسے مضر اور اونسے الیاسؑ اور اونسے مدرکہ اور اونسے خزیمہ اور اونسے کنانہ اور اونسے قصّی اور اونسے لوی اور اونسے غالب اور اونسے فہر اور اونسے عبد مناف اور اون سے ہاشمؑ ہین کہ اونکو عمرو العلا کہتے تھے منتقل ہوا اور نور حضرت رسولؐ ہمیشہ پیشانی حضرت ہاشمؑ مین اسقدر تابان و درخشان تھا کہ جب مسجد الحرام مین جاتے ہمیشہ روی انور سے روشنی آسمان پر جاتی ۔ اور اہل مکہ اس حال کے مشاہدہ سے تعجب کرتے اور جب آپ بطن عاتکہ سے متولد ہوے تو دو گیسو مانند گیسوہائے اسمٰعیلؑ سر اقدس پر تھے کہ نور اونکا جانب آسمان ساطع تھا اور قبائل عرب ہر طرف سے دیکھنے کو مکہ مین آتے کاہنون کو تشویش ہوئی بُت فضیلت حضرت رسول مین گویا ہوئے جس سنگ و کلوخ کی جانب گذر ہوتا بقدرت خدا گویا ہوتے اور کہتے کہ اے ہاشمؑ بشارت ہو عنقریب تمہاری ذریت سے ایک فرزند متولد ہوگا کہ نزدیک حق تعالیٰ گرامی ترین خلق و شریف ترین عالم ہوگا یعنی محمد مصطفےٰؐ کہ خاتم پیغمبرانؐ ہے اور جب ہاشمؑ اندھیرے مین جاتے روشنی نور محمدی ہر طرف چمکتی ۔ جب وقت وفات عبد منافؑ آیا ہاشمؑ سے عہد و پیمان لیا کہ نور حضرت رسالت کو نہ سونپے مگر رحمہاے پاکیزہ ترین زنان مسلمۂ صالحہ نجیبہ مین حضرت ہاشمؑ نے

قبول عہد فرمایا بادشاہان وقت آرزو کرتے تھے کہ ہم اپنی لڑکی ہاشمؑ کو دین اور مال و ہدایا بھیجتے کہ شاید ہاشمؑ راضی ہو جائیں اور حضرت ہاشمؑ ہر روز بجانب کعبہ آتے اور سات بار طواف کرتے اور پردہ ہائے کعبہ میں لپٹتے تھے جو شخص حضرت ہاشمؑ پاس آتا اوسکی بزرگی کرتے ننگون کو کپڑا پہناتے بھوکون کو کھانا کھلاتے محتاجون اور پریشانون کی حاجت روائی کرتے قرضداروں کا قرض ادا کرتے اور ہرگز دروازہ مہمانون اور مہمانداری سے بند نہ کرتے تھے اور جب ولیمہ یا اطعام فرماتے اسقدر کھانا پکواتے کہ آدمیون سے بچ رہتا اور وہ بچا ہوا وحشیون اور جانورون کو دیا جاتا۔ آوازہ کرم حضرت ہاشمؑ تمام جہان میں مشہور ہوا اور بادشاہی مکہ آپ پر مسلم ہوئی اور جمیع امور متعلق کعبہ مثل کلید برداری اور آب زمزم حاجیون کو دینا اور حجابت کعبہ اور مہمانداری حاجیون کی یہ سب کام حضرت ہاشمؑ سے متعلق ہوئے۔ اور علم حضرت نزارؑ و کمان حضرت اسمٰعیلؑ و پیراہن حضرت ابراہیمؑ و نعلین شیثؑ و انگوٹھی نوح صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ان سب کو میراث میں لیا۔ پس حضرت ہاشمؑ حاجیون کو بزرگ جانتے اور حاجت روائی حاجیون کی فرماتے۔ اور جب چاند ماہ ذی الحجہ کا نکلتا لوگون کو حکم کرتے کہ کعبہ معظمہ کے پاس جمع ہون پس خطبہ پڑھتے اور فرماتے تھے اے گروہ مردم تحقیق کہ تم امان یافتگان خدا اور ہمسایگان خانہ خدا ہو اور اس فصل میں زیارت کرنے والے خانہ خدا کے آتے ہین اور یہ لوگ مہمان خدا کے ہین لازم ہے کہ مہمانون کو اورون سے بزرگ جانو حق تعالیٰ نے تمکو اس کرامت سے مخصوص کیا ہے اور اب بہت جلد حاجی تمہاری طرف ژولیدہ مو گرد آلود ہر جانب سے آتے ہین یہ مہمان خدا کے ہین انکی طرفداری کرو انکو بزرگ رکھو تاکہ خدا تمکو بزرگ رکھے۔ اس نصیحت سے اکابر قریش بالہائے عظیم حاجیون کے لیئے لاتے اور حضرت ہاشمؑ حاجیون کے لیئے چمڑے کے حوض بنواتے اور آب زمزم سے بھرواتے ساتوین دن سے ضیافت حاجیون کی شروع ہوتی۔ منیٰ و عرفات میں کھانا بھجواتے اتفاقاً ایک سال مکہ میں قحط پڑا اور کچھ بھی موجود نہ تھا جس سے حاجیون کی دعوت کرین مگر کچھ اونٹ تھے اونکو شام میں بیچنے کو بھیجا اور بیچ ڈالا اور انکی قیمت جسقدر ملی سب حاجیون کی دعوت اور مہمانداری مین خرچ فرمائی اور ایک رات تک کا کھانا اپنے واسطے نہ رکھا اس سبب سے آوازہ کرم حضرت ہاشمؑ اطراف عالم میں پہونچا اور تمام جہان میں آپکی ہمت کا شہرہ ہوا اور جب یہ خبر نجاشی بادشاہ حبشہ اور قیصر بادشاہ روم کو پہونچی اُن لوگون نے نامے لکھے اور ہدیئے بھیجے اور خواہش والتماس کی

کہ جیسے ہماری لڑکیاں قبول کریں شاید نور محمدیؐ انکے شکم میں منتقل ہو اسلیئے کہ کاہنوں اور راہبوں اور عالموں نے انکو خبر دی تھی کہ وہ نور حضرت ہاشمؑ کی پیشانی میں ہے مگر حضرتؑ نے کسیکی لڑکی قبول نفرمائی اور اپنے عزیزوں میں سے جو لوگ حسب و نسب میں نجیب الطرفین تھے انمیں سے استدعا کی اور اپنی شادی فرمائی اور تین لڑکے پیدا ہوئے اسد و نضر و صیفی اور چار لڑکیاں صعصعہ و رقیہ و شفا و خلادہ مگروہ نور اسی طرح پیشانی حضرت ہاشمؑ میں تابان رہا اور اس سبب سے زیادہ محزون رہا کرتے ایک رات خانہ کعبہ کے گرد طواف کررہے تھے اور الحاح و زاری بارگاہ باری میں فرماتے اور دعا کرتے تھے کہ خداوندا مجھے ایسا فرزند عطا فرما جسمیں یہ نور منتقل ہو ناگاہ نیند نے غلبہ کیا اور آپ سو گئے اسوقت آواز ہاتف آئی کہ سلمی دختر عمرو کہ طاہر و پاکدامن گناہوں سے ہے اوسکی خواستگاری کرو اور مہر زیادہ دو کہ مثل اوسکے دوسری عورت نہ ملیگی اور اوس سے تمکو فرزند عطا ہوگا کہ اوس سے سید پیغمبرانؐ پیدا ہوگا۔ ہاشمؑ خائف و ترسان چونکے اور اپنے بھائی مطلب اور بھتیجوں کو جمع کیا اور انسے خواب بیان کیا عبد المطلبؑ نے کہا اے بھائی جس عورت کا تم نام لیتے ہو وہ قبیلہ بنی النجار سے ہے ہر چند کہ وہ صاحب عفت ہیں ولیکن تم ان لوگوں سے شرافت نسب میں افضل ہو اور تمام بادشاہ تمسے خواستگار ہیں اگر تمہارا قصد یہی ہے تو مجکو اجازت دو کہ تمہارے لیئے خطبہ کروں۔ ہاشمؑ نے کہا اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہے میں چاہتا ہوں تجارت کروں اور شام میں جاؤں اور اثنائے راہ میں اوس زن کریمہ کی خواستگاری کروں پس اسباب سفر مہیا کیا اور اپنے بھائی حضرت مطلبؑ و بھتیجوں کو ہمراہ لیا اور متوجہ مدینہ ہوئے نور محمدیؐ نے جو پیشانی حضرت ہاشمؑ میں ساطع تھا تمام مدینہ کو روشن اور تمام گھروں کو منور کردیا سب لوگ جمع ہوکر حاضر ہوئے اور کہا تم لوگ کون ہو ہرگز ہمنے تمسے بہتر و خوبصورت آدمی نہیں دیکھے خصوصًا یہ صاحب نور جسکے جمال نے تمام شہر کو روشن کردیا ہے مطلب نے کہا ہم اہل خانۂ خدا اور ہم ساکنان حرم حقتعالی ہیں ہم اولاد لوی بن غالب سے ہیں اور یہ صاحب نور روشن میرا بھائی ہاشم بن عبد مناف ہے ہم خواستگاری کو تمہارے پاس آئے ہیں اور تم لوگ جانتے ہو کہ اس میرے بھائی کی تمام بادشاہوں نے استدعا کی اور اسنے انکار کیا اب خواہش اور رغبت یہ ہے کہ سلمی کا کرے خطبہ سلمی کا باپ بھی ان لوگوں میں تھا اوسنے جواب دیا آپ لوگ صاحبان عزت و فخر و شرف و سعادت و فتوت وجود و کرم ہیں اور جس لڑکی کا آپ نے خطبہ فرمایا وہ میری دختر ہے اور خود مختار ہے وہ کل سے

اکابر زنان قبیلۂ بنی قینقاع کے ہمراہ گئی ہی اگر یہان تھوڑی دیر توقف فرمائیے عنایت ہوگی وگرنہ
اگر آپ جانا چاہتے ہین آپکو اختیار ہی اب فرمائیے کہ آپ مین وہ کون شخص ہی جسنے خواستگاری کی ہی کہا
یہ صاحب نور لامع و شعاع ساطع چراغ بیت اللہ الحرام مصباح ظلام صاحب جود و اکرام ہاشمؑ بن
عبد مناف ہے پدر سلمی نے کہا بہتر بہتر ہم بلند پایہ ہوئے سر ہمارا اوج رفعت پر پہونچا اب
ہماری رغبت انکی طرف زیادہ ہی بہ نسبت انکی رغبت کے جو ہماری طرف ہے ولیکن وہ دختر
خود مختار ہی مین آپکے ہمراہ چلونگا۔ اے بہترین زوار و فخر قبیلۂ نزار اسوقت آپ توقف فرمائین
پس پدر سلمی نے حضرت ہاشمؑ اور انکے اقارب کو بہ نہایت عزت و حرمت مہمان رکھا اور انواع
و اقسام کا ضیافت و دعوت مین اہتمام کیا۔ کچھ اونٹ اسی وقت ذبح کرکے متعدد خوان کھانے
کے حاضر کئیے جمیع مردمان مدینہ و قبیلۂ اوس و خزرج مشاہدۂ جمال حضرت ہاشمؑ کو حاضر ہوے
علمائے یہود نے جب حضرت ہاشمؑ کے جمال مبارک پر نظر کی جہان روشن انکی آنکھون مین تاریک
ہوا اسلئیے کہ اپنی کتابون یعنے توریت وغیرہ مین پڑھ چکے تھے کہ یہ علامت اور نور پیغمبر آخر الزمانؐ کا ہی
پس مشاہدۂ جمال نور محمدیؐ سے ملول و گریان ہوئے تمام اہل شہر نے پوچھنا شروع کیا کہ تمہارے
رونے کا کیا سبب ہے یہود نے کہا۔ یہ نور علامت اُس شخص کی ہی کہ بہت جلد ظاہر ہوگا اور خونریزیا
کریگا ملائکہ انکی مدد کرینگے اور تمھاری کتاب مین اُسکا نام ماحی ہی یہ نور وہی ہی کہ ظاہر ہوا ہی پس تمام
یہود اِس خبر کے سُننے سے رونے لگے اور سب نے دل مین حضرت ہاشمؑ کیطرف سے دشمنی ٹھان لی
اور اس روز سے نور محمدیؐ کے بجھانے کا قصد کیا جب دوسرا دن ہوا ہاشمؑ نے اپنے اصحاب
کو حکم دیا کہ جامہ ہائے فاخرہ پہنین اور خود سرون پر رکھین اور زرہین زیب بدن کرین اور علم نزار
کو بلند کرین یہ سنکر سب نے لباس ہائے فاخرہ پہنکر حضرت ہاشمؑ کو بیچ مین لیا جسطرح چاند ستارون کی
جھرمٹ مین ہوتا ہی اور اس شان و شوکت سے کہ غلام آگے آگے اور خدم و حشم پیچھے پیچھے روانہ بازار
قینقاع ہوئے اور پدر سلمی مع اکابر قوم و جماعت یہود ہمراہ خدمت مین چلے جب نزدیک بازار پہونچے
ساکنان شہر و اطراف نزدیک و دور جو وہان موجود تھے سب نے اپنے اپنے کام چھوڑ دیئے اور
محو نور جمال ہاشمؑ ہوے ہر طرف سے آکر ہجوم کرلیا اور سلمی بھی اوس گروہ مین محو جمال ہاشمؑ تھی ناگاہ
باپ نے اوس سے کہا مین تجھے بشارت دیتا ہون ایسے امر کی جو موجب سرور و شادی اور باعث
فخر و عزت ابدی ہو سلمی نے کہا وہ بشارت کونسی ہے باپ نے کہا یہ آفتاب اوج عزت و ماہ برج
شرافت جسے تو دیکھ رہی ہی تیری خواستگاری کو آیا ہے اور اطراف جہان مین کریم و سخی عفیف

مشہور ہے یہ سنکر سلمیٰ نے بکمال شرم و حیا سر جھکا لیا اور باپ نے فحوائے کلام سے رضامندی و خوشنودی سمجھ لی پس ہاشمؑ نے ایک جانب خیمہ حریر سرخ برپا کیا۔ گرد خیمہ سراپردہ کھینچا اور خیمہ مین رونق افروز ہوئے اہلِ شہر وغیرہ ہر طرف سے آکر جمع ہوئے اور حالات دریافت کرتے تھے جب حقیقت حال پر مطلع ہوئے شعلۂ حسد اُنکے سینون مین بھڑکنے لگا اسلیئے کہ سلمیٰ حسنؐ و جمال و عفت و آداب و سیرت خلق و کمال مین یکتائے زمان اور نادرۂ دوران تھی اوسوقت شیطان بصورت مرد پیر سلمیٰ پاس آیا اور کہا مین اصحاب ہاشمؑ سے ہون تجھے نصیحت کرنے آیا ہون۔ واضح ہو اگرچہ حسن و جمال اس مرد مین واقعی بہت ہے جیسے تو نے خود دیکھا ولیکن عورتون سے بہت کم راغب ہے اور جس عورت سے صحبت کرتا ہے دو مہینے سے زیادہ اسکو نہین رکھتا بکثرت عورتون سے معاشرت و صحبت کر کے انکو طلاق دیچکا ہے لڑائی مین شجاع نہین۔ بلکہ ڈرپوک ہے سلمیٰ نے کہا۔ اگر تو سچ کہتا ہے مین ہرگز اوس سے رغبت نہ کرونگی اگرچہ قلعہائے خیبر کو میرے لئے طلا سے بھردے پھر ابلیس لعین دوسرا لباس بدل کر اصحاب ہاشمؑ کی صورت بنکر سلمیٰ پاس آیا اور بہت کچھ برائیان مثل سابق بیان کین۔ پھر تیسری شکل بدلی اور اونھین جھوٹ باتون کو دوہرایا۔ جب پدر سلمیٰ آیا اور اُسے ملول و غمگین پایا پوچھا اے سلمیٰ آج تو اوداس اور چپ چپ کیون ہے یہ دن شادی و سرور و خوشی کا ہے کہ عزت و مکرمت ابدی تجھے میسر ہوئی سلمیٰ نے کہا اے بابا تمھارا ارادہ ہے کہ مجھے ایسے شخص سے تزویج کرو۔ جو عورتون سے رغبت نہین رکھتا لڑائیون مین ترسان و خائف ہے اور بکثرت عورتون کو طلاق دیچکا ہے باپ نے جب یہ سنا ہنسا اور کہا جن صفات کا تو نے ذکر کیا یہ شخص اُنسے متصف نہین۔ بلکہ جود و کرم و سخاوت و شجاعت مین یہ شخص ضرب المثل ہے اور کثرت مہمانداری و فراوانی گوشت و استخوان سے جو مہمانون کے واسطے مہیا کرتا ہے اوسے ہاشمؑ کہتے ہین اور ہرگز کسی عورت کو اوسنے طلاق نہین دیا شجاعت و جوانمردی مین مشہورِ آفاق ہے۔ خوشخوئی و خوش بیانی مین بےمثل ہے بیشک جسنے تجھسے اوسکی برائیان بیان کین وہ شیطان رجیم ہے۔ جب دوسرا دن ہوا اور سلمیٰ نے ہاشمؑ کو دیکھا محبت نورِ پیشانی انور سے بیتاب ہو کر قاصد سے کہلا بھیجا کہ آپ میری کل کے روز خواستگاری کرین اور میرا باپ جو مہر طلب کرے آپ اقرار کر لین مین اپنے مال سے آپکی کفالت کرونگی پس دوسرے دن ہاشمؑ مع اصحاب کبار خیمہ پدر سلمیٰ مین آئے ہاشمؑ و مطلبؑ اور چچیرے بھائی صدر مجلس مین بیٹھے مطلبؑ نے کہا اے اہلِ شرافت و کرامت ہم اہلبیت اللہ الحرام و صاحبانِ مشاعر عظام ہین ہماری طرف رجوع جمیع خلائق ہے اور تم خود ہماری

شرافت و بزرگواری جانتے ہو تم پر ظاہر ہے کہ نور باہرۂ محمدی حق تعالیٰ نے ہم سے مخصوص کیا ہے اور ہم فرزندان
لوی بن غالب ہیں اور وہ نور محمدی حضرت آدمؑ سے منتقل ہوتا ہوا ہمارے پدر عبد مناف تک پہونچا
اور انسے ہمارے بھائی ہاشم میں منتقل ہوا اور اب خدا نے ہمکو تمہاری طرف بھیجا ہے کہ ہاشمؑ کے
لیے تمہاری دختر کی خواستگاری کریں پس سلمی کے باپ اور چچا نے کہا البتہ تحیت و کرامت
تمہارے ہی لیئے ہے ہمنے تمہارا خطبہ قبول کیا اور تمہاری خواستگاری منظور کی و لیکن ہم عادت
قدیم سے مجبور ہیں کہ مہر گران امر ذیشان میں مقدم ہے اور اگرچہ عادت قدیم نہوتی تو ہم مہر گراں ذکر کرتے
مطلب نے کہا کہ ہم بعوض مہر ایکسو اونٹ سیاہ چشم سرخ مو دینگے پس ابلیس لعین جو کہ حاضرین میں
موجود تھا رونے لگا اور پدر سلمی پاس جا کر کہا مہر زیادہ مقرر کرو پدر سلمی نے کہا اے بزرگان قوم
کیا قدر میری بیٹی کی تمہارے نزدیک اسی درجہ ہے مطلبؑ نے کہا ہم ہزار مثقال طلا بھی دینگے
پھر شیطان نے اشارہ کیا کہ اور زیادہ چاہو۔ پدر سلمی نے کہا اے جوان ہمارے حق میں کمی
کی ہے مطلب نے کہا۔ ایک خروار عنبر اور دس جامۂ سفید مصری اور دس جامۂ عراقی ہمنے زیادہ کیئے پھر
شیطان نے کہا اور مانگو۔ پدر سلمی نے کہا آپکا ہم پر احسان ہے اور کرامت فرمایئے مطلبؑ نے کہا ہم پانچ لونڈیاں
بھی انکی خدمت کو دینگے۔ پھر شیطان نے اشارہ کیا کہ اور زیادہ چاہو پدر سلمی نے کہا آپ جو کچھ دینگے وہ
آپ ہی کا ہے۔ مطلبؑ نے کہا کہ دس اوقیہ مشک اور پانچ قدح کافور اور اضافہ کیا۔ پھر شیطان
نے چاہا کہ وسوسہ کرے۔ پدر سلمی نے آواز دی کہ اے پیر بدضمیر دور ہو تونے اس محفل میں مجھے
خجل کیا۔ پس مطلبؑ نے شیطان کو لعنت ملامت کر کے خیمہ سے باہر نکال دیا اور یہود بھی
ذلیل و خوار محفل سے اوٹھ گئے یہودیوں کے سردار نے پدر سلمی سے کہا کہ یہ مرد پیر حکیم و دانا ترین
شام و عراق ہے۔ اسکی تدبیر سے کیوں انکار کرتے ہو اور ہم رضامند نہیں ہیں کہ اپنی لڑکی دیتے ہو
اہل شہر کے اور کودو پس چار سو نفر یہود جو کہ وہاں موجود تھے سب نے تلواریں کھینچیں اور
سامنے آ کھڑے ہوئے سادات اہل حرم چالیس مرد تھے۔ انھوں نے بھی تلواریں کھینچیں مطلبؑ نے
سردار یہود پر حملہ کیا اور حضرت ہاشمؑ ابلیس لعین پر جھپٹے۔ ابلیس بھاگا حضرت ہاشمؑ نے تعاقب کیا
پہونچکر اسے زمین پر دے مارا۔ جب نور محمدی اوس پر چمکا ایک نعرہ کیا اور شل ہوا ہاتھ سے نکل گیا
جب ہاشمؑ نے مطلبؑ پر نظر کی دیکھا کہ رئیس یہود کو دو ٹکڑے کر دیا ہے غرضکہ ہاشمؑ اور صحابہ ہاشمؑ
نے بہت سے یہود حسود کو جہنم واصل کیا جب یہ خبر مدینہ میں پہونچی مرد و عورت دوڑے اور بہت یہودی
مارے گئے باقی کو ہزیمت ہوئی اور عداوت حضرت رسولؐ انکے دلوں میں محکم ہو گئی پس ہاشمؑ نے

فرمایا اب میرے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی۔ پدر سلمی نے مطلبؑ و ہاشمؑ سے التماس کیا کہ اب آپ ہاتھ اوٹھائیے اور شادی کو مبدل بماندہ نہ فرمائیے پس ہاشمؑ اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور اسباب ولیمہ مہیا کرکے جمیع حاضرین کو کھانا کھلایا۔ پدر سلمی نے سلمی سے کہا تو نے شجاعت ہاشمؑ کی دیکھی اگر مین نہ التماس کرتا تو ایک یہود کو زندہ نہ چھوڑتے سلمی نے کہا۔ اے پدر جو میرے حق مین بہتر اور مناسب معلوم ہو مجھے منظور ہے ملامت و شماتت حاسدین سے پروا نہ کرو پدر سلمی اہل حرم پاس آیا اور کہا اے صاحبو اندوہ و کینہ سینہ سے نکال ڈالو میری دختر ہدیہ ہے اور کسی چیز کی مین تمسے آرزو نہین رکھتا مطلبؑ نے کہا جو مین نے کہا ہے اوس سے زیادہ دونگا یہ کہکر ہاشمؑ سے مخاطب ہوے اور کہا اے برادر جو مین نے کہا اسپر تم راضی ہوے ہاشمؑ نے اقرار کیا اوسوقت آپس مین سب نے مصافحہ کیا اور پدر سلمی نے مال و زر و مشک و عنبر کا ڈھیر بشیار ہاشمؑ و مطلبؑ اور جمیع صحاب پر نثار کیا اور سب نے جانب مدینہ مراجعت کی اور زفاف غرۂ عبد مناف ہمراہ دُر صدف کرامت و عفاف مدینہ مین قرار پایا بعد مشاہدۂ مکارم اخلاق جو کچھ پدر سلمی نے ہاشمؑ سے بعوض مہر لیا تھا اوسکا دوگنا واپس دیا اور اوسی شب دُر شاہوار نطفۂ طیب عبد المطلب صدف رحم طاہرۂ سلمی مین منتقل ہوا اور نور محمدیؐ پیشانی نورانی سلمی سے ساطع ہوا۔ تمام اہل یثرب نے بسبب اوس کرامت عظمی کے سلمی کو تہنیت و مبارکباد دی۔ اوس نور سے حسن سلمی مضاعف ہوا زنان مدینہ معائنہ نور سے حیران و ششدر تھین جب سنگ و کلوخ و شجر پر گذر ہوتا تہنیت دیتے اور تحیت و اکرام کرتے اور ہمیشہ داہنی جانب سے آواز آتی کہ السلام علیک یا خیر البشر سلمی ان غرائب کو ہاشمؑ سے بیان کرتی اور لوگون سے پوشیدہ رکھتی یہانتک کہ ایک رات سنا کہ منادی ندا کرتا ہے تجھے بشارت ہو کہ حق تعالی نے فرزند بہترین اہل شہر و صحرا عنایت فرمایا جب سلمی نے یہ ندا سنی تو اوسدن سے حضرت ہاشمؑ سے ہم بستری نچاہی۔ ہاشمؑ چند روز مدینہ مین رہے بعد اسکے سلمی سے رخصت ہوئے اور کہا اے سلمی وہ امانت مین نے تیرے سپرد کی ہے جو حق تعالی نے آدمؑ کو سپرد کی تھی اور آدمؑ نے شیثؑ کو اسکے بعد اکابر دین اس نور مبین کو ایک دوسرے کے سپرد کرتے آئے ہین یہانتک کہ یہ نور بزرگوار مجھ تک پہونچا اور میری کرامت بسبب اس نور کے دوچند ہوئی اور اب اوس نور کو بحکم خدا مین نے تیرے سپرد کیا مین تجھسے عہد و پیمان لیتا ہون کہ اس نور کی نگھبانی و حفاظت کرنا اور اگر میرے پیچھے یہ فرزند پیدا ہو لازم ہے کہ اپنی آنکھون کا تارہ اور اپنی جان سے زیادہ اسکو عزیز رکھنا اگر ہوسکے تو ایسا انتظام کرنا کہ کوئی اُسے نہ دیکھے اسلئے

کہ اُسکے دشمن بہت ہین خصوصاً یہود کہ انکی عداوت پہلے ہی دن ظاہر ہو گئی اور اگر اس سفر سے
مین بخیریت واپس نہ آؤن یا تمکو خبر وفات میری پہونچے لازم ہے کہ اسکی حفاظت اور کرامت مین
تقصیر نکرنا اور جب یہ سن شباب پہونچے حرم خدا مین لیجانا اور اسکے چچاؤن سے علیحدہ نہ کرنا کہ خانۂ خدا
خانۂ عزت و نصرت ہمارا ہے سلمیٰ نے کہا کہ یہ سب باتین مین نے سُنین اور بجان و دل قبول کین
لیکن اپنی مفارقت سے تمنے میرے دل کو دردناک کیا خدا سے سوال ہے کہ جلد تم کو مجھ تک واپس
لائے پس ہاشم مع برادران و اقارب باہر تشریف لائے اور سبکے سامنے آکر کہا۔ اے بھائیو
موت وہ چیز ہے کہ جس سے کسیکو چارہ نہین۔ اور مین تمسے غائب ہوتا ہون نہ معلوم کہ پھرون یا نہ
پھرون لہذا تمکو وصیت کرتا ہون کہ آپس مین ایک دوسرے پر مشفق اور مہربان رہنا اور ایک
دوسرے سے جدا نہونا کہ بادشاہون اور رئیسون کے نزدیک باعث ذلت وخواری ہے بوجہ عزت و
دولت کے دشمن تمسے طمع رکھتے ہین اور برادر مطلب کو مین تمپر اپنا خلیفہ کرتا ہون اسلئے کہ وہ میرے
نزدیک عزیز ترین خلق ہین۔ اگر میری وصیت پر عمل کرو پس انکو اپنا پیشوا جانو اور اگر کلید داری
کعبہ و سقایت زمزم و علم جدم نزار اور جو کچھ کہ پیغمبرون سے مجکو ملا ہے سب انکے سپرد کروگے فیروزمند
و سعادتمند ہوگے اور دوسری وصیت تمکو یہ کرتا ہون کہ وہ فرزند جو شکم سلمیٰ مین ہے اوسکی شان عظیم
اور مرتبہ بزرگ ہوگا۔ کسی چیز مین میرے قول کی مخالفت نہ کرنا اون سبنے کہا ہمنے سنا اور اطاعت
آپکے قول اور ارشاد کی قبول کی۔ ولیکن ہمارے دلون کو اس وصیت سے آپ نے غمگین کیا
پس ہاشم بجانب شام روانہ ہوئے اور جب منزل مقصود پر پہونچے اور اسباب فروخت کیا
متاع مناسب خرید فرمائے اور تحف و ہدایا سلمیٰ کے واسطے خرید کرکے چاہا کہ بجانب مدینہ سفر کرین
ناگاہ بیمار ہوئے اور رفیقون سے چھوٹ گئے روز بروز مرض شدید ہوتا تھا اکثر رفقا اور غلامون سے
فرمایا کہ مین علامات مرگ مشاہدہ کرتا ہون اور گویا اس درد سے رہائی نہوگی تم لوگ مکہ پہونچاؤ
اور جب مدینہ مین پہونچو سلمیٰ سے میرا سلام کہو اور اوسکو تعزیت دو اور در بارۂ فرزند اوسکو وصیت
کرو کہ کوئی غم مجھے سوائے غم فرزند نہین پس بعد دو روز کے کہ آثار مرگ ظاہر ہوئے اور لشکر
موت متواتر پہونچے فرمایا مجھے بٹھاؤ اور دوات و کاغذ طلب کیا جب دوات و کاغذ حاضر کیا
بعد نام جناب مقدس ایزدی لکھا کہ یہ بندۂ ذلیل لکھتا ہے اوسوقت مین کہ جب فرمان مولا پہونچا
کل اسباب باندھے اور اس جہان فانی سے جانب عالم جاودانی کوچ کرے اما بعد یہ نامہ اوسوقت
مینے لکھا ہے کہ جب میری جان کشاکش مرگ مین تھی اور کسیکو اس سے چارہ نہین۔ وضع

ہو کیونکہ مین نے اپنا مال تمکو بھیجا ہی کہ آپس مین مساوی تقسیم کر لو اور وہ گرمیہ کہ تمسے دو میثاق اور نور عزت و شرف اسکے ہمراہ ہی یعنی سلمی اوسکو فراموش نہ کرنا اور مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ اسکے فرزند کے حق مین رعایت و احترام کرنا اور پیام میرا سلمی کو پہونچانا اور کہنا کہ آہ آہ مین تیرے قرب وصال سے سیر اور دیدار فرزند ارجمند سے بہرہ مند نہوا سلام اور رحمت خدا قیامت تک تجپر ہو کیس نامہ کو لپیٹا اور مُہر کرکے ہمراہیون کے سپرد کیا اور کہا مجھے لٹا دو جب لیٹے آسمان کی جانب نظر کی اور کہا اے رسول پروردگار بحق نور مصطفے جسکا مین حامل تھا مجھسے ملاقات کر جب یہ کہا تو ساتی عالم بقا کو رحلت فرمائی گویا چراغ روشن تھا اور بجھ گیا پس غسل و کفن دیکر بعض مواضع شام مین اوس معدن کرم و انعام کو دفن کیا اور جانب مکہ روانہ ہوئے جب مدینۂ طیبہ مین پہونچے صدا بنانہ واہاشماہ بلند ہوئی اُس آواز دردناک کے سُننے سے زنان و مردان مدینہ اپنے گھرون سے دوڑے سلمی اور پدر سلمی نے مع عزیزون کے غم ہاشم مین ہاتھ چاک کئے اور سلمی نے فریاد کی کہ واہاشماہ کرم و عزت و حرمت میری اور میرے فرزند کی تمھارے مرنے سے کون کریگا پس سلمی نے شمشیر ہاشم کھینچکر اشتران و اسپان ہاشم کو پے کیا اور ان سبکی قیمت اپنے مال سے دی اور وصی ہاشم عم سے کہا کہ مطلب سے میرا سلام کہو اور کہو مین تمھارے بھائی کے عہد و میثاق پر ہون اور اب انکے بعد دوسرے مرد مجھپر حرام ہین جب اموال و غلامان ہاشم مکہ مین پہونچے زنان مکہ نے بال کھولے گریبان چاک کیے اور مراسم تعزیت اسطرح ادا کیے کہ زمین و آسمان انپر روئے جب وصیت نامہ ہاشم کھولا گیا مصیبت و اندوہ از سر نو تازہ ہوا اور بموجب وصیت مطلب کو رئیس و پیشوا کیا علم اکرم نزار و کلید برداری کعبۂ معظمہ و سقایت زمزم و مہمانداری حاجیان حرم و کمان اسمعیل و نعلین شیث و پیراہن ابراہیم و انگشتری نوح اور تمام تبرکات انبیا سب مطلب کے سپرد کیا جب وقت وضع حمل سلمی قریب ہوا وہ کل دقت نہ پہونچی جو عورتون کو ہوتی ہے سلمی کو نہوئی ناگاہ آواز ہاتف آئی کہ اے زینت زنان بنی النجار اپنے فرزند ارجمند کو چھپا لینا اور لوگون سے پوشیدہ رکھنا کہ تمام مردمان عالم اُس سے سعادتمند ہونگے سلمی نے جب یہ صدائے ہاتف سنی دروازے بند کرکے پردے ڈالدیے اور کسیکو اپنے حال کی خبر نہ کی ناگاہ دیکھا ایک حجاب نور زمین سے آسمان تک حائل ہو گیا تاکہ شیطان پاس نہ آنے پائے پس شیبۂ حمد متولد ہوئے اور نور محمدی انکی جبین میں چمک رہا تھا بعد ایک ساعت کے متبسم ہوئے جب انکو گود مین لیا تو ایک سفید بال سر پر دکھائی دیا اسوجہ سے شیبۃ الحمد انکا نام ہوا۔ اور سلمی نے ایک

مہینہ لوگون سے مخفی رکھا اور کوئی مطلع نہوا بعد ایک مہینہ کے جب نانی قبیلہ کو معلوم ہوا
مبارکباد کو آئین اور غرائب احوال مولود مسعود سے متعجب ہوئین۔ جب دو مہینے کے ہوئے چلنے لگے
یہودیون نے دیکھکر حسد کیا اور بغض و کینہ سے بیتاب ہوگئے۔ اسلیے کہ علامت نور سے جانتے
تھے کہ یہ نور اوسی پیغمبر کا ہے جو انکو قتل اور انکے دین کو برطرف کریگا۔ اور جب سات برس عمر شریف
سے گذرے جوان باقوت و شوکت و صولت ہوے بارہاے گران اوٹھاتے اور اطفال کو
زمین سے اوٹھاکر دے مارتے تھے۔ اتفاقاً ایک شخص قبیلہ بنی الحارث سے ایک حاجت لیکر
حاضر ہوا اوس کی نظر ایک لڑکے پر پڑی جس کے چہرے سے نور چمکتا تھا اور لڑکون کے
ساتھ کھیل رہا تھا۔ پس وہ شخص قریب آیا اور تماشا دیکھنے لگا حسن صورت و خوبی سیرت شیبۃ الحمد
سے حیران ہوکر کہنے لگا کہ زہے سعادت مند وہ شخص جسکے شہر مین نور ہے شیبۃ الحمد کھیلتے جاتے
اور کہتے تھے کہ مین فرزند صاحب زمزم و صفا پسر ہاشم ہون اور یہ شرف میرا کافی ہے وہ شخص قریب
آیا اور کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے۔ فرمایا میرا نام شیبۃ الحمد پسر ہاشم پسر عبد مناف ہے
میرے باپ نے انتقال کیا چچاؤن نے مجھپر جفا کی مجھے مع والدہ و خالو یہان چھوڑدیا۔ اے
مرد پیر تیرا کہان سے آنا ہوا۔ اوسنے کہا مین مکہ سے آیا ہون۔ فرمایا جب مکہ واپس جانا اور فرزندان
عبد مناف سے ملاقات ہو میرا سلام کہنا اور کہنا ایک طفل یتیم کا پیام لایا ہون کہ باپ مرگیا ہے اور
چچاؤن نے اوسپر جفا کی ہے۔ اور کہنا کہ اے فرزندان عبد مناف بہت جلد وصیت ہاشم کی تمنے
بھلادی اور اوسکی نسل کو ضائع کیا۔ جو ہوا مکہ سے آتی ہے مین تمھاری بو اوس سے سونگھتا ہون
اور تمھاری آرزوے ملاقات مین بیتاب ہون۔ وہ مرد اس کلام سے گریان جانب مکہ روان
ہوا۔ جب مجلس اولاد عبد مناف مین پہونچا بعد تحیت سلام بیان کیا اے اکابر و اشراف اے
فرزندان عبد مناف تم اپنی عزت سے غافل ہوگئے اپنا چراغ ہدایت اورون کے گھرون مین
روشن کیا اسکے بعد پیغام شیبۃ الحمد پہونچایا اون لوگون نے جواب دیا ہم نجانتے تھے وہ اس مرتبہ کو
پہونچا ہے۔ اوس شخص نے کہا۔ بخدا اوسکی فصاحت کے سامنے فصحا گونگے اور عقلا اوس سے گفتگو
مین عاجز ہین۔ وہ خورشید اوج حسن و جمال اور نور دیدۂ اہل فضل و کمال ہے پس عبد المطلب
اوسی دن اوس مقام سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر تنہا مدینہ کی جانب روانہ ہوے اور بہت
جلد داخل مدینہ ہوے۔ ناگاہ شیبۃ الحمد کو دیکھا کہ لڑکون کے ساتھ کھیل رہے ہین مطلب نے نور
محمدی سے پہچانا اور دیکھا کہ بہت بڑا پتھر اوٹھایا اور کہا مین فرزند ہاشم ہون کہ مشہور بعزائم ہے

جب مطلبؑ نے یہ سُنا اونٹ کو بٹھایا اور کہا۔ اے میرے بھائی کے یادگار میرے پاس آ۔ پس شیبتہ الحمد دوڑے اور کہا آپ کون ہین کہ میرا دل آپ کی جانب مائل ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ آپ میرے چچاؤن مین سے ہین۔ کہا مین مطلبؑ تیرا چچا ہون۔ یہ کہا اور گود مین لیکر خوب پیار کیا اور رونے لگے۔ پس کہا اے فرزند تجھے منظور ہے کہ چچاؤن پاس تیرے شہر تجھے لے چلون کہا ہان اے چچا مجھے منظور ہے۔ پس مطلبؑ سوار ہوے اور شیبتہ الحمد کو اپنے پاس بٹھالیا اور جانب مکہ روانہ ہوے۔ شیبتہ الحمدؑ نے کہا۔ اے چچا جلد چلو مجھے خوف ہے کہ میری مان کے عزیز و اقارب مطلع نہو جائین ایسا نہو کہ قبیلہ اوس و خزرج آپس مین ملجائین اور مجکو بجانے دین مطلبؑ نے کہا اے جان عم کچھ غم نہین کہ حق تعالی کفایت شر فرمائیگا جب یہود مطلع ہوے کہ شیبتہ الحمد تنہا ہمراہ چچا جانب مکہ روانہ ہوے انکو طمع دامن گیر ہوئی اور ارادہ قتل کیا۔ انکے رؤسا مین سے ایک یہودی جسے دحیہ کہتے تھے اور اوسکے بیٹے کا نام لاطیہ تھا۔ وہ ایک روز ہمراہِ اطفال کھیل رہا تھا کہ شیبتہ الحمدؑ نے استخوان شتر اوٹھا کر لاطیہ کے سر پر مارا اور کہا اے فرزند یہودی تیری اجل نزدیک ہے اور بہت جلد تمھارے مکان خراب ہونگے جب یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی نہایت خشمناک ہوا اور یہ کینۂ جدید علاوہ اوس کینۂ قدیم کے اوسے ہوا جب یہ خبر سنی کہ شیبتہ الحمدؑ روانۂ مکہ ہوے اوسوقت اپنی قوم کو خبر دی کہ اے گروہ یہود آگاہ ہو جس لڑکے سے تم ڈرتے تھے وہ اپنے چچا کے ہمراہ گیا ہے لازم ہے کہ اوسکی خبر لو اور جس طرح ہوسکے مار ڈالو کہ اوسکے شر سے بے خوف ہو جاؤ پس شتر نفر یہود مُسلّح ہوکر روانہ ہوے۔ جب رات کو آواز سُم اسپان مُطلبؑ نے سنی کہا۔ اے فرزند برادر جنسے خوف تھا وہ آپہونچے۔ شیبتہ الحمدؑ نے کہا۔ اے چچا دوسری راہ چلو۔ مطلبؑ نے کہا اے پسر برادر تیرا نور پیشانی اون گمراہون کی راہ نمائی کریگا جدھر ہم جائین گے اودھر یہ پہونچین گے شیبتہ الحمدؑ نے کہا اے چچا میرا مُنہہ چھپالو شاید وہ نور مخفی ہو جائے۔ پس عبد المطلبؑ نے کپڑے کو تین تہ کرکے شیبتہ الحمدؑ کا مُنہہ ڈھانپا مگر وہ نور اوسی طرح روشن تھا اور مطلق فرق نہ تھا۔ مطلبؑ نے کہا اے پسر برادر یہ نور خورشید جمال نور خدا ہے خاک ڈالے سے کہین چھپتا ہے کوئی نہین اسکو چھپا سکتا تیری خدا کے نزدیک قدر و منزلت عظیم ہے۔ جس خدا نے یہ نور عطا کیا ہے وہی ہر بلا سے محفوظ بھی رکھے گا۔ جب یہود قریب پہونچے شیبتہ الحمدؑ نے کہا اے چچا آپ مجھے نیچے اوتار دیجئے اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیے جب زمین پر اوترے مُنہہ پر خاک

ملی اور سجدہ کیا اور عرض کی کہ اے پروردگار نور و ظلمت و گردانندۂ ہفت فلک با رفعت و قسمت کنندۂ روزی ہائے اُمت مین تجھ سے سوال کرتا ہون بحق شفیع روزجزا اور اس نور بزرگوار کے تصدق سے جو تو نے میرے سپرد فرمایا ہے کہ مجھے دشمنون کے مکر و شر سے محفوظ رکھ۔ ابھی دعا ختم نہوئی تھی کہ گروہ یہود آپہونچا اور سامنے صف آرا ہوا۔ ناگاہ بہ قدرت خدا خوف و مہابت شیبۃ الحمدؐ و مطلبؑ یہود کے دلون پر غالب ہوئی اور براہ خوشامد کہنے لگے اے بزرگواران نیکوکردار ہم آپ کو ضرر پہونچانے نہین آئے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ شیبۃ الحمدؐ کو اوسکی مان پاس واپس لے جائین کہ ہمارے شہر کا چراغ اور باعث برکت و نعمت ہے شیبۃ الحمدؐ نے جواب دیا کہ مین تمھاری دشمنی کو جانتا ہون۔ اسوقت جو قدرت الٰہی تمپر ظاہر ہوئی اب اس سے خوشامد کرنے لگے۔ پس یہود خائف و ناامید پھر گئے۔ جب تھوڑی دور پہونچے لاطیہ پسر دہیہ نے کہا تم نہین جانتے کہ یہ لوگ معدن سحر ہین اور ہمپر جادو کیا ہے۔ اب پیادہ چلو اور اونکو قتل کرو پس تلوارین کھینچکر پھر لوٹے اور جب نزدیک پہونچے مطلبؑ نے کہا اب مطلب اور مقصد تمھارا ظاہر اور جہاد مجتمے واجب ہوا۔ پس مطلبؑ نے کمان ہاتھ مین لی اور کئی تیرون سے جوانان یہود کو قتل کیا۔ یہود سب کے سب ایکبار حملہ آور ہوئے اور مطلبؑ نے بھی نام خدا لیکر اون پر حملہ کیا شیبۃ الحمدؐ تضرع و زاری بارگاہ باری مین کر رہے تھے ناگاہ گرد و غبار دور سے ظاہر ہوا گھوڑون کی ہنہناہٹ اور ہتھیارون کی کھڑکھڑاہٹ کان مین پہونچی۔ مطلبؑ نے دیکھا کہ سلمیٰ مع پدر و چار سو نفر شجاعان اوس و خزرج شیبۃ الحمدؐ کو لینے آئے ہین۔ جب سلمیٰ نے دیکھا کہ یہود مطلبؑ سے لڑ رہے ہین آواز دی اور کہا یہ کیا کر رہے ہے۔ پس لاطیہ بھاگا مطلبؑ نے کہا اے دشمن خدا کہان جاتا ہے یہ کہا اور دو ٹکڑے کیا یہ دیکھتے ہی شجاعان اوس و خزرج یہودون پر ٹوٹ پڑے اور ایک کو بھی زندہ نچھوڑا۔ اسکے بعد مطلبؑ سے مخاطب ہوئے اور مطلبؑ شمشیر برہنہ ہاتھ مین لئے تھے سلمیٰ نے بخوف قتل پسر اپنے قبائل کو لڑنے سے منع کیا اور مطلبؑ سے کہا تم کون ہو جو میرے بیٹے کو لیے جاتے ہو اور مجھسے میرے فرزند کو جدا کرتے ہو مطلبؑ نے کہا مین چاہتا ہون کہ اوسکے شرف و عزت کو زیادہ کرون اور رشتے مین اوسپر زیادہ مہربان ہون اُمیدوار ہون کہ حق تعالےٰ اوسکو صاحب حرم اور پیشوائے امم کرے مین اوسکا چچا مطلبؑ ہون پس سلمیٰ نے کہا خوش آمدی۔ اے مطلبؑ تمنے مجھے خبر کیون نکی اسلئے کہ اسکے باپ نے مجھسے وصیت کی تھی کہ اسکو جدا نکرنا۔ پھر سلمیٰ نے شیبۃ الحمدؐ سے کہا اے فرزند تجھے اختیار ہے

اگر تو چاہے چچا کے ساتھ جا اور اگر چاہے میرے ہمراہ چل۔ جب شیبۃ الحمدؐ نے یہ بات مان سے سنی سر نیچا کر لیا اور رونے لگے۔ کہا اے مادر مہربان تمھاری مخالفت سے مین خائف و ترسان ہون اور مین خانۂ کعبہ کی مجاورت چاہتا ہون اگر اجازت ہو تو جاؤن ورنہ واپس پھر چلون۔ سلمی نے رو رو کر کہا اے فرزند تیری خواہش کو مین نے اپنی خواہش پر اختیار کیا اور بضرورت تیرے درد مفارقت کو گوارا کیا امید ہے کہ ہمکو بھول نجانا اور اپنی خبر سے ہمکو نہ ترسانا۔ پس شیبۃ الحمدؐ کو گود مین لیا اور پیار کر کے وداع کیا۔ مُطلبؑ سے کہا اے فرزند عبد منافؑ وہ امانت جو تمھارے بھائی نے میرے سپرد کی تھی اب مین نے وہ امانت تمھارے سپرد کی لازم ہے کہ اسکی حفاظت کرنا اور جب بیاہنے کے دن آئین تو جو عورت عزت و شرف مین مناسب سمجھنا اوس سے بیاہ کر دینا۔ مطلبؑ نے کہا اے کریمۂ بزرگوار تو نے مجھپر کرم و احسان کیا جبتک زندہ ہون تیرے حق کو فراموش نکرونگا۔ پس شیبۃ الحمدؐ کو ہمراہ لیا اور جانب مکہ روانہ ہوئے۔ جب آفتاب جمال شیبۃ الحمدؐ اطراف مکہ سے طالع ہوا اور پرتو نور نے کوہ پائے مکۂ معظمہ کو روشن کیا۔ اوسوقت اہالیانِ مکہ کو تعجب ہوا اور اپنے اپنے گھرون سے باہر نکل آئے۔ جب مطلبؑ کو دیکھا اون سے پوچھا یہ کون ہے جسکو اپنے ساتھ لائے ہو۔ مطلبؑ نے از راہ مصلحت کہا کہ میرا غلام ہے اسوجہ سے شیبۃ الحمدؐ کو عبد المطلبؑ کہنے لگے پس مطلبؑ شیبۃ الحمدؐ کو اپنے مکان مین لے گئے اور مدت تک پوشیدہ رکھا۔ لوگ اونکے نور سے تعجب کرتے تھے یہ نجانتے تھے کہ وہ جدِ رسولؐ خدا ہین اور اونکا حکم مردمان قریش مین جاری ہوگا۔ ہر کام مین اوس نور سے برکت پاتے تھے اور ہر مصیبت و بلا مین اوس سے پناہ مانگتے تھے قحط و شدت مین متوسل بہ نور آنحضرتؐ ہوتے تھے اور حق سبحانہ تعالے دفع شدائد اونسے کرتا تھا اور اکثر معجزات باہرات اوس نور سے ظاہر ہوتے تھے

فصل تیسری بیان تاریخ ولادتِ باسعادت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

واضح ہو اجماع امامیہ اسپر ہے کہ ولادت باسعادت حضرت رسولؐ سترھوین ربیع الاول کو واقع ہوئی۔ اور مخالفین بارھوین کو جانتے ہین اور بہت کم مخالفین سے آٹھوین یا دسوین کے قائل ہین اور بعض ماہ رمضان مین کہتے ہین۔ محمد بن یعقوب کلینی رحؒ نے کہا ہے کہ ولادت حضرتؐ اوسوقت ہوئی جب بارہ راتین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اوس سال جب اصحاب الفیل بقصد خرابی کعبہ کو آئے اور ابابیل کی کنکریون سے ہلاک ہوئے بروز جمعہ وقتِ زوال۔ اور دوسری روایت مین نزدیک طلوع فجر چالیس سال قبل بعثت۔ اور والدۂ ماجدۂ حضرتؐ رسالت ایام تشریق مین

فصل تیسری بیان ولادت حضرتؐ

نزدیک حجرۂ وسطی منزل عبداللہ بن عبدالمطلبؑ میں حاملہ ہوئین اور ولادت آنحضرتؐ مکہ معظمہ
شعب ابو طالب خانۂ محمد بن یوسف میں جاتے ہوے جانب حجرۂ چپ واقع ہوئی۔ بعد اوسکے
اوس حجرہ کو اوس مکان سے خیزران نے نکال ڈالا اور وہ جگہ مسجد میں ملا دی کہ لوگ اوس
مقام متبرک پر نماز پڑھیں اس جگہ کلام کلینی رح ختم ہوا گویا تعین روز ولادت میں تقیہ فرمایا کہ
موافق مشہور روایت مخالفان بیان کیا اور کتاب عدد قویہ میں لکھا ہی کہ ولادت آنحضرتؐ نزدیک
طلوع صبح روز جمعہ سترھوین ربیع الاول کو بعد پچاسؐ روز ہلاک اصحاب فیل سے اور بقول دیگر بعد
پینتالیس۴۵ روز یا تیس روز کے واقع ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسی روز ہوئی مگر مشہور زیادہ تر
یہ ہے کہ اوسی سال ہوئی۔ اور مخالفین کہتے ہین کہ اوسی روز بروز دوشنبہ ہوئی اور کہتے ہین کہ سات
سال بادشاہی نوشیروان سے باقی تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمانۂ بادشاہی ہرمز فرزند نوشیروان
مین ہوئی اور شیخ طبرسی رح نے کہا ہے کہ بیالیس۴۲ سال ابتدائے پادشاہی نوشیروان سے گذرے
تھے اور موید اس قول کے مشہور وہ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین عہد بادشاہ عادل مین
متولد ہوا۔ اور کہتے ہین کہ آٹھوین شباط رومی کو ہوا اور بعضون نے کہا ہی غرۂ یا بیسوین۲۰ یا
اٹھائیسوین۲۸ نیسان ماہ رومی مطابق سترھوین۱۷ دی ماہ فرس کو کہ قمر منزل غفر مین طالع تھا ولادت
ہوئی اور ابو معشر نے کہا ہی کہ وقت طالع ولادت حضرتؐ بیسوین۲۰ درجہ جدی مین تھا اور زحل
و مشتری دونون عقرب مین اور مریخ اپنے برج مین اور آفتاب شرف برج حمل مین اور زہرہ و
عطارد شرف حوت مین اور قمر اول میزان اور راس جوزا مین اور ذنب قوس مین تھا اور آنحضرتؐ
اپنے گھر مین پیدا ہوئے پس اوس مکان کو حضرتؐ نے عقیل پسر ابیطالب کو بخشا اور عقیل نے
محمد بن یوسف برادر حجاج کے ہاتھ فروخت کیا اور اوسنے اپنے مکان مین شامل کیا جبکہ زمانہ
ہارون ہوا خیزران مادر ہارون نے وہ مکان محمد بن یوسف کے مکان سے علیحدہ کر دیا
اور اوسکی مسجد بنوا دی اور اب تک اوسی حال پر اوسی جگہ باقی ہی اور لوگ زیارت کو جاتے ہین
ابن بابویہ رح نے کہا ہے کہ اٹھارھوین جمادی الآخر شب جمعہ کو مادر آنحضرتؐ حاملہ ہوئین اور
پھر ابن بابویہ رح نے بسند معتبر آل ابو طالبؑ سے روایت کی ہی کہ عبدالمطلبؑ نے کہا ایک رات
مین حجرۂ اسمعیل مین سو رہا تھا ناگاہ ایک خواب عجیب مین نے دیکھا اور چونکہ راہ مین ایک کاہن یعنی نجومی
نے لرزتا مجھے پایا اور دیکھا کہ میری سر کے بال شانون پر پڑے ہین جب میری ایسی حالت متغیر دیکھی
اوس کاہن نے پوچھا اے بزرگ عرب کیا ہوا ہے جو رنگ اسقدر متغیر ہے آیا کوئی حادثہ حوادث

زمانہ سے پہونچا ہی ۔ مین نے کہا ہان آج کی رات مین حجرہ مین سو رہا تھا ناگاہ خواب مین دیکھا میری
پیٹھ سے ایک درخت اوگا اور اسقدر بلند ہوا کہ چوٹی اوس درخت کی آسمان تک پہونچی شاخین
مغرب و مشرق مین پھیل گئین اور ایک نور اوس سے ساطع ہوا کہ ستر درجہ بڑھکر نور آفتاب سے
تھا عرب و عجم کو دیکھا کہ اوس درخت کو سجدہ کر رہے ہین اور عظمت و نور اوس درخت کا بڑھتا
جاتا تھا ۔ ایک گروہ قریش نے چاہا اوس درخت کو اوکھاڑ ڈالین مگر جب نزدیک پہونچتے ہین
ایک جوان نہایت شکیل و جمیل انکو آکر گھیر لیتا اور پشت ہائے قریش کو شکست کرتا اور انکی آنکھون کو
نکال لیتا ہی اس اثنا مین مین نے ہاتھ بلند کیا اور چاہا کہ اوسکی شاخون مین سے ایک شاخ لیلون اوس
جوان نے مجھے آواز دی اور کہا تیرا اسمین حصہ نہین ۔ مین نے کہا درخت میرا ہے اور حصہ میرا نہین
اوس جوان نے کہا اسمین حصہ اوس گروہ کا ہے جو اسمین لٹکے ہوئے ہین مین ہراسان
اوس خواب سے چونکا اور اوٹھ کھڑا ہوا ۔ جب کاہن نے یہ خواب سنا اوسکا رنگ
متغیر ہوگیا اور کہا اگر سچ کہتے ہو تو ایک فرزند تمہارے صلب سے متولد ہوگا کہ مالک
مشرق و مغرب اور پیغمبر ہوگا پس عبدالمطلبؑ نے کہا اے ابوطالب کوشش کرو کہ وہ جوان
جسنے نصرت و مددگاری کی تم ہو ۔ پس ہمیشہ بعد بعثت حضرت رسالت ابوطالب اوس خواب کو
بیان کرتے اور کہتے تھے کہ واللہ وہ درخت ابوالقاسم امین تھا مؤلف فرماتے ہین کہ بظاہر
اوس جوان سے تعبیر امیرالمومنینؑ ہون ۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ جب مامون پر
وفور علم و فضل بعض منجمین سے ایک نجومی کا کہ نام اوسکا ایزدخواہ تھا ظاہر ہوا ۔ ایک روز اوس سے کہا
تو باوجود اس علم و عقل کے ہمارے پیغمبر کیلئے ایمان نہین لاتا اوسنے کہا کیونکر ایمان لاؤن حالانکہ
اونکا دروغ مجھپر ظاہر ہوگیا کیونکہ اونھون نے کہا ہی مین خاتم پیغمبران ہون اور اسکو مین دروغ
جانتا ہون اسلئے کہ جس طالع مین وہ پیدا ہوئے ہین جو اوس طالع مین پیدا ہو چاہیئے کہ وہ پیغمبر
نہو اوسوقت ایک حکیم موجود تھا اوسنے جواب دیا مین اوس طالع کی تاثیر سے جانتا ہون کہ وہ
سچے ہین اسلیے کہ حکماء نے اتفاق کیا ہی کہ طالع اونکا مشتری و عطارد و زہرہ و مریخ ہی اور جو اس
طالع مین متولد ہو لازم ہی کہ اوسی وقت مرجائے اور اگر جیتا بھی رہے سات تین روز سے پہلے
مرجائیگا ۔ اور وہ پیغمبر اوس طالع مین پیدا ہوا اور تریسٹھ سال زندہ رہا اور یہ علاوہ اونکی جمیع معجزات
سے ہے یہ سنکر اوس حکیم نے اقرار کیا اور مسلمان ہوا ۔ مامون نے اوسکا ایزدخواہ و ماشاءاللہ
نام رکھا پس نظر مشتری علامت علم و حکمت و زیرکی و دانشمندی و سیاست و ریاست آنحضرتؐ تھی

آور نظر عطارد نشان لطافت وظرافت وملاحت وفصاحت وحلاوت حضرتؐ تھی اور نظر زہرہ دلیل صباحت وشادی وبشاشت وحُسن وجمال وخوبی سیرت وخصال تھی اور نظر مریخ شجاعت وجلادت وقتال وقہر وغلبہ وجنگ وجدال آنحضرتؐ پر دال تھی پس حق تعالےٰ نے حضرت رسولؐ مین جمیع صفات جمع فرمائے۔ اور بعض منجمون نے کہا ہے کہ طالع پیغمبران سنبلہ ومیزان ہے اور طالع حضرت رسولؐ میزان تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ طالع آنحضرتؐ سماک رامح تھا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر عبداللہ ابن عباس او راونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب میرے باپ عبدالمطلب کے گھر عبداللہ پیدا ہوے اونکے چہرہ سے ایک نور مثل نور آفتاب چمکتا دیکھا اوسوقت میری باپ نے کہا اس پسر کی شان وشوکت بزرگ ہوگی پھر ایک رات مین نے خواب مین دیکھا کہ عبداللہ کی ناک سے ایک مرغ سفید باہر آیا اور اوڑ گیا یہانتک کہ مشرق ومغرب عالم مین پہونچا جب پھر اخانۂ کعبہ پر بیٹھا اوسوقت جمیع قریش نے اوسکو سجدہ کیا مین بحیرت اوس مرغ کو دیکھ رہا تھا ناگاہ ایک نور بلند ہوا اور اوسنے آسمان زمین ومشرق ومغرب کو گھیر لیا جب مین بیدار ہوا ایک کاہنہ بنی مخزوم سے پوچھا اوسنے کہا اے عباس اگر خواب تمھارا سچ ہے پس ضرور ہے پشت عبداللہ سے ایک فرزند متولد ہو کہ اہل مشرق ومغرب اوسکے تابع ہون۔ عباس نے کہا مین ہمیشہ اس خواب کے بعد عبداللہ کے مقدمہ مین منتظر رہا یہانتک کہ عبداللہ نے آمنہ سے عقد کیا اور آمنہ جمیلہ ترین زنان قریش سے تھین اور جب عبداللہ برحمت الٰہی واصل ہوے اور حضرت رسولؐ آمنہؑ سے متولد ہوئے مین نے دیکھا کہ نور حضرت رسولؐ کی دونون آنکھون کے درمیان ساطع تھا اور جب مین نے اونکو گود مین لیا بوے مشک آتی تھی اور مثل نافۂ مشک مین خوشبو ہو گیا پھر آمنہؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب مجھے دردِ زہ شدید ہوا جس مکان مین تھی وہان سے آوازین مین نے سُنین کہ آدمیون کی آوازون سے مشابہ نہ تھین اور ایک علم سندس بہشت کا مین نے دیکھا کہ چھڑ اوسکی یاقوت کی تھی جسنے آسمان وزمین کو گھیر لیا تھا اور ایک نور سر آنحضرتؐ سے ساطع ہوا اور اوسنے آسمان کو روشن کر دیا۔ قصرہائے شام کو مین نے دیکھا کہ وہ نور سے مانند شعلۂ آتش ہو گئے تھے اور اپنے گرد مین نے بہت سے جانور مثل اسفرود باز دیکھے اور شعیرۂ اسدیہ کو مین نے دیکھا کہ وہ مجھسے کہہ رہی ہے اے آمنہؑ دیکھنا تیرے اس فرزند سے کاہن اور بُت کسطرح ہلاک ہونگے۔ اور ایک جوان بلند کو مین نے دیکھا کہ سب سے بلند وخوشرو اور لباس پاکیزہ پہنے ہے مین نے جانا کہ عبدالمطلب ہین اوسنے آکر میرے فرزند کو اوٹھا لیا اور آب دہان اوسکے مُنھ مین ڈالا اور ہمراہ اوسکے ایک طشتِ طلا تھا کہ اوسکو زمرد سے مرصع کیا تھا اور کنگھی بھی

طلائی تھی۔ پس شکم فرزند کو شگافتہ کیا اور دل کو نکال کر چاک کیا۔ ایک نقطۂ سیاہ اوس دل منور سے
باہر نکال کر پھینک دیا پھر ایک تھیلی حریر سبز کی نکالی اور کھولی اوس تھیلی مین ایک گھانس
مثل زیرۂ سفید تھی اوس دل مقدس کو اوس سے مملو کیا اور پھر اپنی جگہ رکھدیا پھر ہاتھ
شکم مبارک پر پھیرا اور حضرتؐ سے باتین کین حضرتؐ نے بھی جواب دیے اور مجھے کچھ وہ باتین
سمجھائی ندین مگر اسیقدر کہ اوسنے کہا امان وحفظ وحمایت خدا مین رہ بتحقیق کہ تیرے دل کو
ایمان وعلم وحلم ویقین وعقل وشجاعت سے مین نے بھر دیا تو بہترین خلق ہے خوشا حال اوس کا
جو تیری متابعت کرے اور وائے اوسپر جو تیری مخالفت کرے پھر دوسری تھیلی حریر سفید کی نکالی
اور سنہرا اوس تھیلی کا کھول کر ایک انگوٹھی اوسمین سے نکالی اور درمیان دو کتف مبارک اوس سے
مہر کی کہ نقش اوٹھ آیا۔ اور کہا مجھے پروردگار نے حکم کیا ہے کہ تمھین روح القدس پھونکون یہ کہا او
پھونک دی پھر ایک پیراہن حضرتؐ کو پہنایا اور کہا یہ امان تیرے لیے آفتہاے دنیا سے ہے
اے عباس یہ سب مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا۔ عباس نے کہا مین نے کتف ہاے مبارک
کھولین اور نقش مہر کو پڑھا اور ہمیشہ اس حال کو مین پوشیدہ رکھتا تھا یہان تک کہ بھول گیا
جب بشرف اسلام مشرف ہوا حضرت رسولؐ نے مجھے یاد دلایا **ایضاً** بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتوین آسمان پر جاتا اور اخبار سماویہ کو سنتا تھا
جب حضرت عیسیٰؑ متولد ہوے شیطان تین آسمان سے منع کیا گیا اور چوتھے آسمان تک جاتا تھا
جب حضرت رسولؐ متولد ہوے شیطان سب آسمانون سے منع کیا گیا اور شیاطین کو بہ تیرہاے
شہاب دورہاے آسمان سے نکال دیا قریش نے کہا اہل کتاب ذکر کرتے تھے معلوم ہوتا ہے
دنیا آخر ہوئی اور قیامت نزدیک ہے اوسوقت عمر بن امیہ نے کہ داناترین اہل جاہلیت سے تھا
کہا دیکھو اگر ستارہ ہاے معروف جنسے لوگ ہدایت پاتے ہین اور اونسے زمانہ ہاے زمستان
وتابستان دریافت کرتے ہین اگر اونمین سے ایک گرے اوسوقت جانو وہ وقت ہے کہ جمیع خلائق
ہلاک ہوگی اور اگر وہ ستارے بدستور ہین اور علاوہ اونکے اور ظاہر ہوے ہین پس جانو کہ ایک
امر غریب حادث ہوا ہے۔ اور اوسدن کی صبح کو کہ جب حضرت متولد ہوے جو بت جہان جہان
تمام عالم مین تھے وہ سب کے سب منھ کے بھل گر پڑے اور ایوان کسری یعنی نوشیروان مین
زلزلہ ہوا۔ اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے دریاے ساوہ جسکی کفار پرستش کرتے تھے خشک
ہوگیا اور نزدیک کاشان وہی ہے کہ تنگ ہوگیا ہے۔ اور صحراے سماوہ جہان برسون کبھی کسی نے

پانی نہ دیکھا تھا اوسمین پانی جاری ہوگیا۔ اور آتشکدۂ فارس جو ہزار سال سے روشن تھا اوس رات کو بجھ گیا۔ ایک عالم نے داناترین مجوس سے اوس رات خواب مین دیکھا کہ ایک شتر سخت چند اسپان عربی کو کھینچ رہا ہے اور دجلہ سے گذر کر داخل بلاد مجوس ہوا۔ اور طاق کسری بیچ سے شگافتہ ہوکر دو حصہ ہوگیا اور آب دجلہ درمیان سے جدا ہوکر قصر کسری مین جاری ہوا۔ ایک نور جانب حجاز سے ظاہر ہوکر عالم مین منتشر ہوگیا اور پرواز کیا یہانتک کہ تا مشرق پہونچا اور ہر ایک بادشاہ کا تخت اوس رات اوندھا ہوگیا۔ جمیع بادشاہ اوسدن گونگے ہوگئے اور بات نکرسکتے تھے اور علم کاہنان برطرف اور سحر جادوگران باطل ہوگیا جو کاہن تھا وہ اپنے ہمزاد کو کھو بیٹھا۔ قبیلۂ قریش درمیان عرب بزرگ ہوگئے اور اونھین آل اللہ کہتے تھے اسلئے کہ یہ خانۂ خدا مین تھے۔ آمنہ کہتی ہین کہ جب میرا فرزند زمین پر آیا ہاتھون کو زمین پر رکھا اور سر بسوئے آسمان بلند کر کے اطراف آسمان پر نظر کی پھر اوس سے ایک نور ساطع ہوا کہ جمیع اشیا کو روشن کیا اور اوس نور کے سبب سے مین نے قصر ہائے شام دیکھے اور اوسی روشنی کے درمیان ایک آواز مین نے سُنی کہ کوئی کہتا ہے بہترین خلق تجھسے متولد ہوا۔ اوسکا محمدؐ نام رکھ۔ اور جب آنحضرتؐ کو عبدالمطلبؑ پاس لیگئے عبدالمطلبؑ نے گود مین لیا اور کہا مین حمد و شکر کرتا ہون اوس خدا کا جسنے مجھے یہ پسر خوشبو و خوشرو عطا فرمایا کہ گہوارہ مین جمیع اطفال پر سیادت و بزرگی رکھتا ہے پس ایک تعویز دیا جسمین ارکان کعبہ مندرج تھے اور چند شعر فضائل حضرتؐ مین ارشاد فرمائے اوسوقت شیطان نے اپنی اولاد کو آواز دی اور سب اوسکے پاس جمع ہوگئے سبنے کہا اے سردار تمکو کس چیز نے فکرمند کیا ہے۔ شیطان نے کہا وائے ہو تمپر اول شب سے اسوقت تک احوال آسمان و زمین کو مین متغیر دیکھتا ہون۔ معلوم ہوتا ہی کہ حادثۂ بزرگ زمین پر واقع ہوا ہے کہ جب عیسیٰ آسمان پر گئے ہین اوسوقت سے کوئی ایسا حادثہ نہین گذرا ہی پس جاؤ اور ڈھونڈھو کہ کونسا امر عجیب حادث ہوا ہی۔ یہ سنکر شیاطین متفرق ہوئے اور پھر آئے اور کہا ہمنے تو کچھ نہین پایا اوس ملعون نے کہا اسکا دریافت مجھی سے ہوگا۔ یہ کہکر دنیا مین آیا اور خوب تمام دنیا مین پھرا یہانتک کہ حرم مین پہونچا اور دیکھا ملائکہ اطراف حرم کو گھیرے ہوئے ہین جب فرشتون نے شیطان کو دیکھا للکارا۔ وہ ملعون پھر آیا اور مثل گنجشک چھوٹا بنکر کوہ حرا کیطرف سے داخل ہوا جبرئیل نے آواز دی کہ اے ملعون دور ہو۔ شیطان نے کہا اے جبرئیل ایک بات مین تمسے پوچھتا ہون بتاؤ تو کہ اس رات کو کیا حادثہ زمین پر گذرا ہی۔ جبرئیل نے کہا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بہترین پیغمبران گذشتگان ہین

آج کی رات پیدا ہوئے ہین۔ شیطان نے پوچھا آیا اونمین میرا حصہ ہی جبرئیل نے کہا نہین شیطان نے کہا اونکی امت مین میرا حصہ ہے جبرئیل نے کہا ہان۔ یہ سنکر شیطان نے کہا اب مین خوش ہوا اور دوسری حدیث مین روایت ہی کہ آمنہ نے کہا جب سے مجھے حمل ہوا اور رسولخدا میرے شکم مین تشریف لائے مطلق کوئی اثر حمل مجھ مین نہ تھا اور جو حالات عورتون کو حمل مین ہوتے ہین مجھے نہوے اور مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ تو حامل ہے بہترین خلق کی۔ اور جب وقت ولادت ہوا آسانی حضرتؐ متولد ہوے مجھے اور کوئی تکلیف نہوئی۔ اور پہلے اپنے دونون ہاتھ زمین پر رکھے پھر تشریف لائے ہاتف نے مجھے آواز دی کہ بہترین بشر تجھسے متولد ہو اوسکو شر ہر ظالم و ہر حاسد سے پناہ خدا مین رکھ اور بروایت دیگر کہا کہ جب اوسکو زمین پر رکھنا تو کہنا۔ اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد و کل خلق مارد یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد من قائم وقاعد پس حضرت ایک وزن اوسقدر پڑھتے تھے کہ اور بچے جسقدر ایک مہینے مین پڑھتے تھے۔ ایضاً لیث بن سعد سے روایت ہے کہ مین معاویہ پاس بیٹھا تھا اور کعب الاحبار بھی وہان حاضر تھا مین نے اوس سے پوچھا تمنے صفت ولادت حضرت رسالتؐ اپنی کتابون مین کس طرح دیکھی ہے آیا کوئی فضیلت عترت حضرتؐ رسول کی بھی اپنی کتب مین پائی ہے یہ سنکر کعب نے معاویہ کی طرف دیکھا کہ آیا وہ میرے بیان پر راضی ہے یا نہین اوسوقت حق تعالی نے زبان معاویہ پر جاری کیا اوسنے کہا اے ابو اسحق جو کچھ تو نے دیکھا ہی اور جو تجھے معلوم ہے بیان کر کعب نے کہا مین نے بہتر کتابین جو آسمان سے نازل ہوئی ہین اونمین دیکھا ہی اور صحف دانیال کو بھی پڑھا ہے اور اون سبمین ذکر ولادت آنحضرتؐ اور ولادت عترت آنحضرتؐ لکھا ہی بتحقیق کہ نام آنحضرتؐ کا تمام کتابون مین معروف ہے۔ اور کسی پیغمبر کی ولادت کے وقت بغیر عیسیٰؑ و احمدؐ ملائکہ نازل نہین ہوئے اور پردہ ہائے بہشت بغیر مریم و آمنہ اور کسی عورت کے لئے نہین گرے اور ملائکہ کسی عورت پاس وقت حمل سوائے مادر عیسیٰ و مادر احمدؐ موکل نہین ہوئے اور علامت حمل آنحضرتؐ وہ تھی کہ جس رات آمنہ حاملہ ہوئین منادی نے ساتون آسمانون پر آواز دی تمکو بشارت ہو کہ در شاہوار نطفہ خاتم انبیا در صدف عصمت و جلالت آمنہ مین ٹھہرا اور تمام زمین اور دریاؤن مین اس مژدہ مسرت افزا کی ندا دیگئی اور زمین پر کوئی چلنے والا اور کوئی پرند باقی نہ رہا جو ولادت شریف آنحضرتؐ پر مطلع نہوا ہو اور شب ولادت حضرت رسالتؐ ستر ہزار قصر یاقوت سرخ اور ستر ہزار قصر مروارید آبدار کے بنائے گئے اور اونکا قصر ہائے ولادت نام رکھا اور سب بہشتون کو آراستہ کیا اور ندا کی کہ شاد اور بالیدہ ہو جاؤ کہ تمھارے دوستون کا

پیغمبرؐ پیدا ہوا۔ پس بہشت ہنسا اور قیامت تک خندان رہیگا میں نے سنا ہی ایک مچھلی ماہیان دریا کے ہے کہ اوسکو طموسا کہتے ہین اور وہ مچھلیون کی سردار ہی اور سات لاکھ اوسکی دُمین ہین اور اوسکی پیٹھ پر سات سو گائے راہ چلتی ہین کہ ہر ایک گائے دنیا سی بڑی ہے اور ہر ایک گائی کے سات لاکھ سینگ زمرد سبز کے ہین اور اوس مچھلی کو اون گاؤن کے چلنے کی خبر بھی نہین ہوتی اوسدن وہ مچھلی ولادت باسعادت حضرت رسالت سی حرکت مین آئی اور اگر خدا اوسکو ساکن نکرتا تو یقیناً زمین کو اولٹ دیتی اور مین نے سنا ہے کہ اوس روز کوئی پہاڑ باقی نہ رہا جسنے دوسری پہاڑ کو بشارت ولادت آنحضرتؐ نہ دی ہو اور سبنے آواز بہ لا الہ الا اللہ بلند کی اور تمام پہاڑ نزدیک کوہ ابو قبیس واسطے کرامت حضرت رسالتؐ کی خاضع و خاشع ہوی اور تمام درختون نی اپنی اپنی شاخون اور میوون سے بشادی و سرور ولادت باسعادت حضرت رسالتؐ تقدیس حق تعالیٰ کی۔ اور درمیان زمین و آسمان ستر ستون انواع و اقسام سی نور کے نصب کیے کہ ایک دوسرے سے مشابہ نہ تھا اور روح حضرت آدمؑ کو بشارت ولادت آنحضرتؐ دی پس ستر درجہ حسن و ضیا ہوکا مضاعف ہوا اور اوسوقت تلخی مرگ اونسے برطرف ہوئی۔ حوض کوثر نے بہشت مین اضطراب کیا اور ستر ہزار قصر در و یاقوت بسبب شادی ولادت آنحضرتؐ حوض کوثر ذاوگل دیے شیطان کو زنجیرون سے باندھ دیا اور چالیس روز قلعہ مین قید رکھا عرش نے اوسکو چالیس روز پانی مین غرق رکھا سب بت سرنگون ہوگئے اور فریاد و واویلاہ اونکی بلند تھی اور ایک آواز کعبہ سے سنائی دی کہ اے آل قریش تمھاری طرف بشارت دینے والا ثواب کا اور ڈرانے والا عذاب سے آیا۔ اور اوسکے ہمراہ عزت ابدی و سود مندی بزرگ ہی وہ خاتم پیغمبران ہی اور ہمنے کتابون مین پڑھا ہے کہ عترت اوسکی اوسکی بعد بہترین خلائق ہے اور لوگ امان مین ہین عذاب خدا سے جبتک اونمین سے ایک بھی زمین پر راہ چلتا ہی۔ معاویہ نے کہا اے ابو اسحق عترت اوسکی کون ہے کعب نے کہا۔ فرزندان فاطمہؑ پس معاویہ ترش رو ہوا اور ہونٹ چبا کر ہاتھ داڑھی پر پھیرنے لگا کعب نے کہا مین نے صفت اون دو فرزند پیغمبرؐ کی جو شہید ہونگے پائی ہی اور وہ دو فاطمہؑ کی فرزند ہونگے اور اون دونون کو بدترین خلق خدا شہید کریگا۔ معاویہ نے کہا کون اونکو ماریگا کعب نے کہا ایک مرد قریش یہ سنتے ہی معاویہ بیتاب ہوا اور کہا یہان سی اوٹھ جا پس کعب اوٹھ کھڑا ہوا۔ ایضاً بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ فاطمہؑ بنت اسد مادر امیر المومنینؑ ابو طالبؑ پاس آئین اور ولادت حضرت رسالتؐ کی بشارت دیکر بہت عجائب و غرائب اوسکے بیان

گئیے۔ ابو طالبؑ نے کہا تیس۳۰ سال صبر کرو کہ تمھارے بھی ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ جمیع کمالات مین سوائے پیغمبری مثل اس فرزند کے ہوگا شیخ کلینی رحمہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ وقت ولادت حضرت رسالت فاطمہ بنت اسد آمنہ پاس موجود تھین ایک نے دوسرے سے کہا کیا دیکھتی ہو کہا کہ یہ نور ساطع جسنے مابین مشرق و مغرب کو گھیر لیا ہی پس یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ابو طالبؑ آئے اور انسے پوچھا تمھین کیون تعجب ہے فاطمہ نے اوس نور کا حال بیان کیا۔ ابو طالب نے کہا چاہتی ہو مین تمکو بشارت دون فاطمہ نے کہا ہان ابو طالبؑ نے کہا تمسے بھی ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ وصی اس فرزند کا ہوگا۔ ایضاً روایت کی ہی کہ ابو طالبؑ نے ساتوین روز آنحضرت کا عقیقہ کیا۔ اور آل ابیطالب کو بلایا انھون نے پوچھا یہ کھانا کیسا ہی۔ ابو طالب نے کہا یہ عقیقہ احمدؐ ہے اونھون نے کہا احمدؐ کیون اونکا نام رکھا ابو طالبؑ نے کہا اسلیے کہ اہل آسمان و زمین اوسکی ستایش کرینگے۔ ایضاً کلینی رحمہ اور شیخ طوسی رحمہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جس رات کو حضرت رسولؐ پیدا ہوئے اوسدن ایک عالم علمائے اہل کتاب سے مجلس قریش مین کہ اوسمین اشراف قریش جمع تھے حاضر ہوا اور اونمین ہشام اور ولید پسران مغیرہ و عاص بن ہشام و ابو وجزہ بن عمر بن امیہ و عتبہ بن ربیعہ بھی بیٹھے تھے اوس عالم نے کہا آیا اس رات کو تم مین کوئی فرزند پیدا ہوا ہی اونھون نے کہا نہین اوس عالم نے کہا ضرور پیدا ہوا ہوگا کہ نام اوسکا احمد ہی اور اوسمین ایک علامت بھی ہوگی بر رنگ خز کہ ویسا ہی مائل ہو ہلاک ہونا اہل کتاب کا خصوصاً یہود کا اوسکے ہاتھ سی ہوگا شاید وہ پیدا ہوا اور تم اوس سے مطلع نہو جب اوس مجلس سے اوٹھکر متفرق ہوے اور دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک فرزند عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر مین پیدا ہوا ہے پس عالم مذکور کو بلایا اور کہا ہان فرزند پیدا ہوا ہی اوس عالم نے پوچھا جب مین نے تمسے پوچھا تھا اوس سے پہلے پیدا ہوا ہے یا بعد اوسکے اونھون نے کہا پہلے پیدا ہوا ہی۔ اوس عالم نے کہا مجھے اوسکے پاس لیچلو کہ مین اوسے دیکھون جب آمنہ پاس گئے اور کہا اپنے فرزند کو باہر لاؤ کہ ہم بھی دیکھین آمنہ نے کہا واللہ میرا فرزند اور لڑکون کی طرح نہین پیدا ہوا بلکہ ہاتھون کو زمین پر رکھا اور سر جانب آسمان بلند کیا اور ایک ایسا نور اوس سے ساطع ہوا کہ مین نے قصرہائے بصرہ شام سی مشاہدہ کیئے اور ہاتف نے درمیان ہوا آواز دی کہ تمسے سید امت متولد ہوا پس کہہ اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد اور اوسکا محمدؐ نام رکھ۔ اوس عالم نے کہا اوسکو باہر لاؤ کہ مین بھی دیکھون جب آمنہ

حضرتؐ کو میری آنکھون سے پہلی مرتبہ سے زیادہ پوشیدہ کر دیا اور دوسری آواز مین نے سنی کہ محمدؐ کو
مشرق و مغرب مین پھراؤ اور روحانیان جن و انس و مرغان و درندگان عالم کو دکھلاؤ اور صفائے
آدمؑ و رقت نوحؑ و خلت ابراہیمؑ و زبان اسمٰعیلؑ و جمال یوسفؑ و بشارت یعقوبؑ و صدائے داؤدؑ و زہد
یحییٰؑ و کرم عیسیٰؑ اوسکو عطا کرو اور جب ابر ہٹا مین نے دیکھا کہ ایک حریر سفید ہاتھ مین لیے ہین
اور بہت مضبوط لپیٹا ہے اور سنا مین نے کہ کوئی کہتا ہی محمدؐ نے تمام دنیا کو اپنے قبضہ تصرف مین
لے لیا اور کوئی چیز نہین رہی مگر یہ کہ اوسکے قبضہ تصرف مین داخل ہو گئی اور تین مرد مین نے
دیکھے کہ گویا خورشید اونکے چہرون سے طالع تھا ایک ہاتھ مین ابریق نقرہ اور نافہ مشک تھا اور
دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد سبز تھا اور اُس طشت کے چار کونے تھے اور ہر جانب ایک
موتی نصب تھا اور کہنے والا کہتا تھا یہ دنیا ہی اسکو اے دوست خدا لے لے پس وسط اوسکا
لے لیا اوسوقت کسی نے کہا کہ کعبہ کو اختیار کیا اور تیسرے کے ہاتھ مین حریر سفید لپیٹا ہوا تھا
اوسکو کھولا اور انگوٹھی اوسمین سے باہر لائے کہ اوسکی چمک نے آنکھون مین چکا چوند ڈالدی
پس حضرتؐ کو سات مرتبہ اوس پانی سے دھویا جو اوس ابریق مین تھا۔ پھر اوس انگوٹھی سے
درمیان دو کتف مبارک مہر کی کہ نقش اوبھر آیا اور حضرتؐ سے کچھ کہا حضرتؐ نے جواب دیا
حضرتؐ کو اونھنے دعا دی اور ہر ایک نے ایک ایک ساعت حضرتؐ کو اپنے پرون مین لیا اور جسنے
کہ ان صفات مذکورہ سے حضرتؐ کو نسبت دی وہ رضوان خازن بہشت تھا بعد اسکے روانہ ہوا اور
جانب حضرتؐ ملتفت ہو کر کہا بشارت ہو تجھے اے مایۂ عزت دنیا و آخرت۔ اور بسند دیگر
روایت کی ہی کہ عبد المطلب شب ولادت آنحضرتؐ نزدیک کعبہ سو رہے تھے ناگاہ دیکھا خانہ
کعبہ نے مع جمیع ارکان زمین سے اوٹھکر جانب مقام ابراہیم سجدہ کیا بعد اسکے سیدھا ہوا اور کہا
اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفےٰ اور میرے پروردگار نے اب مجھے نجاستہای مشرکین و کافران
بیدین سے پاک کر دیا یہ سنکر بت کانپ اوٹھے اور منہ کے بھل گر پڑے ناگاہ دیکھا کہ تمام جانور
جانب کعبہ جمع ہوے اور کوہہاے مکہ جانب کعبہ مائل ہوے اور ایک ابر سفید دیکھا کہ متصل
حجرۂ آمنہ استادہ ہے مین جانب خانہ آمنہ دوڑا اور مین نے اونسے کہا
مین سوتا ہون یا جاگتا آمنہ نے کہا جاگتے ہو۔ مین نے کہا وہ نور جو تیری پیشانی مین تھا
کیا ہو گیا آمنہ نے کہا اوس فرزند مین ہے جو مجھسے متولد ہوا ہی اور کئی مرغ اوسکو مجھسے لیگئے ہین
اور میرے پاس نہین چھوڑتے۔ اور یہ ابر وقت ولادت مولود مسعود سے مجھپر سایہ افگن ہی مین نے

کہا میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ کہ مین بھی دیکھون - کہا تین روز تک تمھین دیکھنے نہ دینگے اوسوقت مین نے شمشیر کھینچی اور کہا میرے فرزند کو باہر لاؤ ورنہ تمکو مار ڈالونگا آمنہ نے کہا حجرہ مین ہے تم جاؤ اور وہ - حجرہ مین گیا اور چاہا داخل حجرہ ہون ایک آدمی باہر آیا اور کہا پھر جاؤ کہ کوئی فرزندان آدم اوسکو نہ دیکھ سکیگا جبتک کہ تمام ملائکہ اوسکی زیارت نہ کرلین اوسوقت مین کانپنے لگا اور پھر گیا - اور روایت مین ہے کہ حضرت ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ پیدا ہوے - عبد المطلب کہتے تھے کہ اس میرے فرزند کی شان عظیم و بزرگ ہے - حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ متولد ہوے بتہاے کعبہ منہ کے بل گر پڑے اور جب شام ہوئی آسمان سے آواز آئی کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اور تمام دنیا اوس رات کو روشن ہوگئی اور ہر سنگ و کلوخ و درخت ہنسا اور جو کچھ زمین و آسمان مین تھا سبنے تسبیح خدا کی شیطان بھاگا اور کہتا تھا کہ محمد بہترین جمیع امت و بہترین خلائق و گرامی ترین بندگان و بزرگترین عالمیان ہے شیخ طبرسی نے کتاب احتجاج مین حضرت امام موسی کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ شکم مادر سے زمین پر تشریف لائے بائین ہاتھ کو زمین پر رکھا اور داہنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند فرمایا اور لبہاے مبارک کو بکلمہ توحید حرکت دی اور دہان مبارک سے ایک ایسا نور ساطع ہوا کہ اہل مکہ نے قصرہاے بصرہ اور اطراف بصرہ کو شہر شام سے اور قصرہاے سرخ یمن اور اوسکے نواحی اور قصرہاے سفید اصطخر فارس اور اوسکے حوالی کو معائنہ کیا اور اوس شب دنیا روشن ہوگئی یہانتک کہ جن و انس و شیاطین خائف و ترسان ہوے اور کہا زمین پر کوئی امر غریب حادث ہوا ہے اور فرشتون کو دیکھتے کہ فوج فوج آتے جاتے اور تسبیح و تقدیس خدا کرتے تھے ستارے حرکت مین آکر درمیان ہوا گرتے اور یہ سب علامات ولادت آنحضرتؐ تھے شیطان نے چاہا کہ بوجہ مشاہدہ ان غرائب کے آسمان پر جائے اسلیے کہ تیسری آسمان پر اوسکی جگہ تھی اور وہان سے جمیع شیاطین ملائکہ کی باتون کو سنتے تھے - جب وہان واسطے دریافت حقیقت واقعہ گیا فرشتون نے بسبب ولادت حضرت رسالتؐ تیرہاے شہاب سے شیاطین کو مارا - ابن بابویہ وغیرہم نے روایت کی ہے کہ شب ولادت آنحضرتؐ ایوان کسری کانپنے لگا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے دریاے ساوہ خشک ہوگیا آتشکدہ فارس بجھ گیا اور ایک بہت بڑے عالم فارس نے خواب مین دیکھا کہ ایک شتر سخت نے چند اسپان عربی کو کھینچا یہانتک کہ دجلہ سے گذر کر بلاد عجم مین منتشر ہوگئے جب کسری نے یہ احوال غریب دیکھا تاج پہنکر تخت پر بیٹھا - امرا و ارکان دولت کو جمع کرکے اونھین مطلع کیا اثنائے گفتگو مین خط

پہونچا اوسمین مندرج تھا کہ آتشکدۂ فارس بجھ گیا پس غم واندوہ کسریٰ مضاعف ہوا اوسوقت
اوس عالم نے کہا۔ اے بادشاہ مین نے بھی ایک خواب عجیب وغریب دیکھا ہی اور اپنا خواب بیان کیا
بادشاہ نے کہا اس خواب کی تعبیر کیا ہی۔ عالم نے کہا تعبیر اوسکی یہ ہی کہ کوئی حادثہ جانب مغرب حادث
ہوا ہی پس کسریٰ نے نعمان بن منذر بادشاہ عرب کو نامہ لکھا کہ علما عرب سے ایک عالم کو میرے
پاس بھیجدے مین ایک مشکل مسئلہ کا اوس سے سوال کرونگا۔ جب نامہ نعمان پاس پہونچا اوسنے
عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو بھیجا جب عبدالمسیح آیا اور وقائع کو اوس سے بیان کیا اوسنے کہا مین
اس خواب کی تعبیر اور اس واقعہ کے اسرار پر مطلع نہین ہون۔ ولیکن میرا خالو سطیح شام مین
رہتا ہے وہ اس خواب کی تعبیر جانتا ہی کسریٰ نے کہا وہان جا اور اوس سے دریافت کرکے مجھسے
بیان کر۔ جب عبدالمسیح مجلس سطیح مین حاضر ہوا اوسوقت سطیح سکرات موت مین مبتلا تھا عبدالمسیح
نے سلام کیا اور جواب نہ سنا۔ اوسوقت عبدالمسیح نے چند شعر پڑھے جسکا مطلب یہ ہی۔ مین دور دور
سے مصیبت جھیل کر ایک بزرگ پاس سے آیا کہ تجھسے سوال کرون یہان اگر جواب سے ناامید ہوا
جب سطیح نے شعر سنے آنکھین کھولدین اور کہا عبدالمسیح اونٹ پر سوار سطیح پاس اوسوقت آیا جب
وہ قریب مرگ ہے۔ عبدالمسیح کو بادشاہ بنی ساسان نے بھیجا ہی کہ زلزلۂ ایوان کسریٰ اور آتشکدۂ
فارس کا بجھ جانا اور خواب دیکھنا ایک بہت بڑی عالم مجوس کا اور خشک ہوجانا دریاے ساوہ
کا مجھسے سوال کرے۔ اے عبدالمسیح جسوقت تلاوت قرآن بہت ہو اور ایک پیغمبر مبعوث ہو اور عصا
کو چک ہاتھ مین رکھتا ہو اور رودخانہ سماوہ پانی سے بھرجائے اور دریاے ساوہ خشک ہوجائے
ملک شام وعجم اونکے تصرف سے نکل جائے اور جسقدر کنگرے اونکے ایوان کے گرے ہین اوسقدر
پادشاہ بادشاہی کرچکین اوسوقت انکی پادشاہی جاتی رہیگی اور جو کچھ ہونیوالا ہے ہوکر
رہیگا یہ کہا اور مرگیا۔ یہ سنکر عبدالمسیح سوار ہوا اور بہت جلد پادشاہ عجم پاس پہونچا اور سطیح سے جو کچھ
سنا تھا بیان کیا۔ کسریٰ نے کہا جبتک چودہ آدمی ہم مین سے پادشاہی کرین اوسکو ایک
زمانہ چاہیے پس دس آدمیون نے چار سال کے اندر پادشاہی کی اور باقی چار سال کے اندر
تا امارت عثمان پادشاہی کرکے مستاصل ہوا اور سطیح سیل العرم مین متولد ہوا اور بادشاہی ذونواس
تک زندہ تھا اور زندگی اوسکی تین قرن سے زیادہ ہوئی کہ ہر قرن تیس سال کا یا اوس سے زیادہ ہوتا ہے
قطب راوندی نے روایت کی ہی کہ ابن عباس سے احوال سطیح دریافت کیا ابن عباس نے بیان
کیا حق تعالیٰ نے سطیح کو بغیر استخوان پیدا کیا تھا کہ خرمے کی لکڑیون پر اوسکو رکھکر جہان چاہتے

بیان خواب موبذان

وہان لیجاتے اور کوئی ہڈی اور پٹھا اُسکے بدن مین بغیر سر و گردن نہ تھا اور پاؤن سے چنبر گردن تک اُسکو لپیٹتے تھے جسطرح کپڑا لپیٹتے ہین اور کوئی عضو اُسکا بغیر زبان حرکت نہ کرتا تھا اور جب لوگون نے چاہا اُسکو مکہ مین لیجائین اوسوقت خرمے کی چھال سے کوئی چنبر بٹکر بنائی اور اُسپر اُسکو ڈال کر مکہ مین لائے اُسوقت چار آدمی قریش سے اُسکے پاس آئے اور کہا ہم تیرا علم و فضل سنکر تیرے پاس تیری زیارت کو آئے ہین ہمکو خبر دے کہ ہمارے زمانے مین اور بعد ہمارے کیا ہوگا۔ سطیح نے کہا اے گروہ عرب تمکو علم و فہم نہین تمھارے بعد ایک گروہ پیدا ہوگا وہ لوگ ہر علم تحصیل کرینگے بتون کو توڑینگے عجم کو مارینگے غنیمت طلب کرینگے۔ قریش نے کہا اے سطیح یہ لوگ کس جماعت سے ہونگے سطیح نے کہا بحق خانہ صاحب ارکان تمھارے بعد تمھاری اولاد سے ہونگے وہ خدا کو بیگانگی پرستش کرینگے اور ترک عبادت شیطان و اصنام کرینگے۔ قریش نے پوچھا کسکی نسل سے ہونگے۔ سطیح نے کہا نسل شریف ترین اشراف عبد مناف سے ہونگے۔ قریش نے کہا کس شہر سے وہ لوگ ہونگے سطیح نے کہا بحق خدا جو ہمیشہ باقی رہیگا تحقیق کہ اسی سرزمین سے ہونگے لوگون کو رشد و صلاح ہدایت اور اپنے معبود برحق کی عبادت کرینگے۔ سید ابن طاؤس نے بسند خود وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ کسریٰ نوشیروان نے دجلہ پر ایک دیوار بنائی تھی اور بہت روپیہ خرچ کیا تھا اور ایک طاق اُس جگہ اپنے لیے بنوایا تھا کہ کسی نے مثل اُسکے عمارت نہ دیکھی تھی اور وہ عمارت مجلس دیوان کسریٰ تھی کہ تاج پہنکر تخت پر اجلاس کرتا تھا اور تین سو ساٹھ ساحر اور کاہن منجم اُس مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور ان حاضرین مین ایک منجم عرب تھا جسکو سائب کہتے تھے اور باذان حاکم یمن نے اُسکو بھیجا تھا وہ اپنے احکام مین کم خطا کرتا تھا اور جو کوئی مشکل بادشاہ کو پیش آتی کاہنون اور ساحرون اور منجمون کو بلاتا اور اُنسے بیان کرکے اوس سے پوچھنا دریافت کرتا۔ جب حضرت رسولؐ پیدا ہوئے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب آنحضرتؐ مبعوث ہوئے اور کسریٰ صبح کو جاگا دیکھا کہ طاق بیچون بیچ سے ٹوٹ کر دجلہ مین جا پڑا ہے اور اوس قصر پر پانی جاری ہے اپنے دل مین کہا اب میری بادشاہی و سلطنت پر زوال آیا اور نہایت صدمہ ہوا منجمون اور کاہنون کو بلایا اور اس واقعہ کا حال اُنسے دریافت کیا اور حکم دیا کہ فکر و تفحص کرکے اس حادثہ کا سبب مجھسے بیان کرو اور سائب منجم بھی ان لوگون مین تھا جب دربار سے باہر آئے ہر ایک نے فکر کی مگر کچھ بھید نہ کھلا اور کہانت

بیان اخبار آنحضرتؐ از سطیح کاہن

وتنجوم وغیرہ کی راہون کو مسدود پایا دیکھا کہ سحر ساحران اور کہانت کاہنان اور احکام منجمان باطل
ہو گئے ہین۔ سائب اوس رات کو ایک ٹیلے پر بیٹھا تھا اور اس ماجرے سے حیران تھا ناگاہ ایک
برق مشاہدہ کی کہ حجاز کی طرف سے ساطع ہوئی اور پرواز کرکے مشرق تک پہونچی جب
صبح ہوئی اور اپنے پاؤن کے نیچے اوسکی نظر پڑی ایک باغ سبز اوسکو دکھائی دیا۔ سائب نے
کہا کہ جو کچھ مین نے دیکھا ہی اُسکا مقتضی یہی ہے کہ حجاز کی طرف سے ایک پادشاہ ظاہر ہوگا
کہ اوسکی پادشاہی مشرق و مغرب تک پہونچیگی اور ہر بادشاہ سے زیادہ اوسکی بادشاہی مین
زمین آباد ہوگی جب جمیع کاہن و منجم آپس مین بیٹھے سب نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے
سحر اور کہانت کا باطل ہونا اور ہمارے علم کی راہون کا مسدود ہونا بغیر حدوث امر عظیم آسمانی
نہین ہی۔ یہ بات ضرور ہی کہ یا تو کوئی پیغمبر مبعوث ہوا ہی یا مبعوث ہوگا اور پادشاہی پادشاہون
کی اوسکے سبب سے برطرف ہوگی۔ اب اگر ہم کسرے سے کہین تو وہ ہمکو مار ڈالیگا۔ مناسب ہی
کہ اوس سے پوشیدہ رکھین کہ اور قرینون سے اوسپر ظاہر ہو جاے۔ بعد اسکے کسرے پاس آے
اور اوس سے کہا ہمنے فکر و غور کے بعد یہ پایا ہی کہ بناے قصر و دیوار دجلہ ساعت نحس مین
واقع ہوئی اور حساب مین غلطی ہو گئی تھی اسوجہ سے منہدم ہو گیا ہے اب لازم ہے کہ
ساعت سعد مین اوسکو بنائین کہ پھر نہ گرے اوسکے ساعت نیک مین تعمیر امارت شروع کی اور چھ
مہینے مین تمام ہوئی مال و زر بیحساب خرچ کیا جب تعمیر عمارت سے فارغ ہوے ایک نیک
ساعت مقرر کرکے کسرے نے بام قصر پر جلوس کیا فرشہاے زنگار رنگ بچھاے انواع اقسام
کے پھول اپنے گرد رکھے اور جب مطمئن ہو کر بیٹھا قصر منہدم ہو کر دجلہ مین جا پڑا اور کسریٰ کو دریا
سے اوسوقت نکالا کہ جب ایک رمق جان باقی تھی اوسوقت کاہنون اور منجمون کو جمع کیا اور
قریب ایکسو نفر کے قتل کیے اور کہا مین نے اپنا تمکو مقرب کیا اور مال و زر بیحساب تمکو دیا اور تمنے
مجھسے دغا کی اور مجھے فریب دیا اُن منجمون نے کہا اے بادشاہ ہمنے حساب مثل منجمان سابق
غلط کیا تھا اور اب ہم دوسرا حساب کرتے ہین اور موافق اوس حساب کے قصر بنواتے ہین
بعد اسکے آٹھ مہینے تک بہت کچھ روپیہ خرچ کرکے پھر قصر تیار کیا اور کسریٰ کو جرأت نہوئی
کہ وہان بیٹھے پس سوار ہو کر داخل ہوا اور پھر قصر شق ہو کر پانی مین جا رہا اور کسرے غرق ہو گیا
مگر ایک رمق جان باقی تھی کہ اوسکو دریا سے نکالا کسرے نے منجمون کو بلاکے بہت ڈرایا
اور کہا مین تم سب کو قتل کرونگا اور تمھارے پیٹ کی آلایش و کثافت نکلوا ڈالونگا

حال سطیح

اور ہاتھیون کے پاؤن کے نیچے کچلوا ڈالونگا اگر تم لوگ سچ سچ بھید مجھ سے نہ بیان کروگے سب نے کہا اے بادشاہ اس دفعہ اب ہم سچ بیان کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب آپنے اپنا خواب ہمسے بیان کیا اسوقت ہم سبنے فکر کی مگر دروازہائے علم مسدود پائے لہذا ہمنے جانا کہ یہ سبب حادثۂ آسمانی یہ امور غریبہ صادر ہوئے ہین اور ضرور ہے کہ ایک پیغمبر مبعوث ہوا ہو یا مبعوث ہوگا اور اپنے خوف قتل سے ہمنے آپسے یہ بیان نکیا تھا۔ کسریٰ نے کہا کہ تمھارا بُرا ہو تمنے پہلے ہی مجھ سے کیون نہ کہا کہ مین اپنے کام کا بندوبست کرلیتا پس کسریٰ نے منجمون اور بیلے قصر سے ہاتھ اٹھایا اور باز رہا **فصل چوتھی** بیان وصایائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع وقایع کہ قریب انتقال آنحضرتؐ واقع ہوئے شیخ مفید و شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ اب زمانہ رحلت قریب ہے ہمیشہ خطبہائے بلیغ فرماتے اور لوگون کو اپنے احکام کی مخالفت اور اپنے بعد فتنہ و فساد کرنے سے منع فرماتے اور ڈراتے اور وصیت فرماتے تھے کہ میرے طریقہ اور سنت سے دست بردار نہونا اور دین خدا مین بدعت نہ کرنا۔ میری عترت و اہلبیت کی اطاعت و نصرت و حراست و متابعت کرنا اور انسے موافق رہنا مخالفت نہ کرنا۔ مرتد نہوجانا اور مکرر فرماتے تھے کہ ایہا الناس مین تمسے پہلے جاتا ہون اور تم حوض کوثر پر میرے پاس آؤگے اور مین تمسے سوال کرونگا کہ تمنے ان دو چیز بزرگ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جنکو مین تم مین چھوڑ آیا تھا یعنے کتاب خدا اور عترت و اہلبیت میرے۔ پس تم سوچو اور غور کرو کہ کسطرح ان دو چیزون سے برتاؤ کروگے۔ تحقیق کہ خداوند لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونون چیزین آپس مین جدا نہونگی جبتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئین۔ ان دو چیزون کو مین تم مین چھوڑے جاتا ہون۔ میرے اہلبیت پر سبقت نہ کرنا اور انسے پراگندہ نہونا اور انکے حق مین تقصیر نہ کرنا کہ ہلاک ہوجاؤگے۔ اور کوئی چیز انکو تعلیم نہ کرنا کہ یہ تمسے دانا تر ہین اور ایسا نہ ہو کہ میرے بعد میرے دین سے پھر جاؤ اور کافر ہوجاؤ۔ اور آپس مین ایک دوسرے پر شمشیر کھینچو پس مجھ سے یا علی سے ملاقات کرو لشکر مین مانند سیل تند و شدید کے ایہا الناس جاننا چاہیئے کہ علی بن ابی طالبؑ میرا چچازاد بھائی اور میرا وصی ہے وہ قتال تاویل قرآن پر کریگا جسطرح مین نے تنزیل قرآن پر قتال کیا اور اسیطرح کے کلام مجالس متعددہ مین فرماتے تھے بعد اسکے آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید کو امیر کیا اور ایک لشکر منافقان و اہل فتنہ وغیرہ سے اسکے لیے

ترتیب دیا اور حکم دیا کہ ہمراہ اکثر اصحاب جانب بلاد روم جسجگہ اُسکا باپ شہید ہوا تھا جائے اور غرض حضرت کی اس لشکر کے بھیجنے سے یہ تھی کہ مدینہ اہل فتنہ اور منافقون سے خالی ہوجائے اور کوئی علی بن ابی طالب سے مخالفت و منازعت نہ کرے اور امر خلافت جناب امیر علیہ السلام پر مستقر اور محکم ہوجائے۔ لوگون کو باہر جانے پر نہایت مبالغہ فرماتے تھے۔ اور اُسامہ کو حکم دیا کہ جُرف مین جاکے اور فرمایا وہان پہونچکر توقف کرے کہ لشکر وہان آکر جمع ہوجائے اور ایک جماعت کو مقرر فرمایا کہ لوگون کو نکالدین اور انکو تاخیر سے تہدید فرماتے تھے پس اُسی حالت مین حضرت رسولؐ پر وہ مرض موت طاری ہوا کہ جس سے بجوار رحمت الٰہی مراجعت فرمائی جب یہ حالت حضرتؐ نے مشاہدہ فرمائی۔ علی بن ابی طالبؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور متوجہ بقیع ہوئے اور اکثر اصحاب پیچھے پیچھے آتے تھے۔ پس حضرت نے کہا حق تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ مردگان بقیع پر استغفار کرون اور جب بقیع مین پہونچے ارشاد فرمایا کہ السلام علیکم اے اہل قبور تمکو وہ حالت گوارا ہو جسمین تمنے صبح کی اور اوس فتنہ و فساد سے نجات پائی جو لوگون کو درپیش ہی۔ تحقیق کہ مانند پارہ ہائے شب تار فساد و فتنہائے عظیم نے لوگون کی جانب رُخ کیا ہے یہ فرماکر عرصہ تک اہل بقیع کے لیے طلب آمرزش کی۔ اور جناب امیر علیہ السلام کی طرف دیکھکر فرمایا جبرئیل ہر سال مجھپر ایک دفعہ قرآن عرض کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ عرض کیا۔ گمان میرا یہ ہی کہ اسکی وجہ یہی ہی کہ میری وفات نزدیک ہی پھر فرمایا کہ یا علی حق تعالےٰ نے مجھے خزانہ ہائے دنیا پر مخیر فرمایا کہ مین چاہون ہمیشہ دنیا مین رہون یا بہشت مین۔ اور مین نے لقائے پروردگار کو اختیار کیا جب مین انتقال کرون تم میری شرمگاہ ڈھانک دینا کہ جسکی نظر پڑجائیگی وہ اندھا ہوجائیگا۔ یہ فرماکر بجانب منزل مبارک مراجعت فرمائی اور مرض حضرتؐ شدید ہوا۔ تیسرے روز مسجد مین اس صورت سے تشریف لائے کہ سر مبارک پر عصابہ بندھا تھا اور داہنا ہاتھ دوش مبارک جناب امیرؑ پر اور بایان ہاتھ فضل بن عباس کے کندھے پر تھا یہانتک کہ مسجد مین تشریف لاکر منبر پر گئے اور بیٹھے پس فرمایا اے گروہ مردم اب وہ وقت قریب ہی کہ مین تم مین سے غائب ہوجاؤن جس کسیکا مجھ سے وعدہ ہو وہ آئے اور اپنا وعدہ مجھ سے لے اور جس کسیکا مجھپر قرض ہو مجھ سے کہے اور طلب کرے اے گروہ مردم کسی متنفس اور خدا کے درمیان کوئی وسیلہ بجز عمل طاعت خدا نہین ہی کہ سبب سے کوئی امر خیر حاصل ہو یا کوئی شر اوس سے دفع ہو۔ ایہا الناس کوئی مدعی دعوی

نہ کرے کہ مین بغیر عمل رستگار ہونگا اور کوئی آرزومند آرزو نہ کرے کہ مین بغیر طاعت خدا رضائے آلہی
حاصل کر سکتا ہون۔ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے مجھے بحق بھیجا ہے کہ عذاب آلہی سے
نجات نہین ملتی مگر عمل نیک و رحمت حق تعالیٰ سے اور اگر مین معصیت کرون جہنم مین چلا جاؤنگا
خداوندا مین نے تیری رسالت پہونچا دی۔ پس منبر سے نیچے آئے اور لوگون کے ساتھ نماز
بسہولت ادا فرما کر ام سلمہؓ کے گھر مین تشریف لے گئے اور ایک یا دو روز وہان رہے پس عائشہ
نے اور عورتون کو راضی کیا اور حضرتؐ سے آکر کہا آپ میرے گھر مین چلین اور جب آنحضرتؐ
عائشہ کے گھر مین تشریف لے گئے مرض حضرتؐ شدید ہوا۔ بلال وقت نماز صبح حاضر ہوا اور
جب آیا تو اُسوقت حضرتؐ بیہوش تھے۔ جب بلال نے آواز نماز دی حضرتؐ کو خبر نہوئی
عائشہ نے کہا میرے باپ ابوبکر سے کہو کہ نمازیون کو نماز پڑھائین۔ اور حفصہ نے کہا
میرے باپ عمر سے کہو نماز پڑھائین۔ جب حضرت رسول نے یہ باتین سنین اور اونکے
اغراض فاسدہ پر مطلع ہوے ارشاد فرمایا ان باتون سے ہاتھ اٹھاؤ۔ تم مثل اُنھین عورتون
کے ہو جنھون نے چاہا یوسفؑ کو گمراہ کرین۔ اُسوقت حضرتؐ کو یاد آیا کہ مین نے تو ابوبکر اور
عمر کو حکم دیا تھا کہ ہمراہ لشکر اُسامہ جائین اور اب عائشہ اور حفصہ کی باتون سے معلوم ہوا
کہ یہ فتنہ و فساد کے لیے مدینہ مین پھر آے ہین اُس سبب سے حضرتؐ کو نہایت صدمہ
اور غم ہوا اور اُسی حالت شدت مرض مین اٹھے کہ مبادا ابوبکر یا عمر لوگون کو نماز پڑھائین
اور باعث شبہ و شک مردم ہو لہذا حضرت تشریف لیچلے اسطرح کہ ایک ہاتھ جناب امیر کے
دوش مبارک پر اور دوسرا ہاتھ فضل بن عباس کے کندھے پر ڈالے ہوے نہایت ضعف
و ناتوانی سے قدم اُٹھاتے مسجد تک پہونچے اور جب نزدیک محراب آئے دیکھا کہ ابوبکر نے
سبقت کی ہے اور محراب مین بجائے حضرتؐ نماز شروع کی ہے پس حضرت نے دست
مبارک سے اشارہ فرمایا کہ پیچھے کھڑا ہو اور خود داخل محراب ہوے اور لوگون کے ساتھ
بیٹھکر نماز کو پھر سے ادا فرمایا اور مطلق فعل ابوبکر پر جو کچھ کیا تھا اعتنا نفرمائی اور بعد سلام
نماز گھر مین تشریف لے گئے ابوبکر و عمر اور ایک جماعت مسلمانون کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا
مین نے تمکو حکم نہین دیا تھا کہ ہمراہ لشکر اُسامہ باہر چلے جاؤ۔ ان سبنے اقرار کیا کہ بیشک حضرتؐ نے
ہمکو یہ حکم دیا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا کس لیے میرے حکم کی اطاعت تمنے نہ کی۔ ابوبکر نے کہا مین گیا
اور اسلیے پھر آیا کہ اپنا عہد تازہ کرون۔ عمر نے کہا مین اسلیے نہ گیا کہ آپ کی بیماری کا حال

اور دون سے دریافت کرون اسوقت پھر حضرتؐ نے حکم دیا کہ لشکر اُسامہ کے ہمراہ باہر چلے جاؤ
اور فرمایا کہ بیزاری نفرین خدا اوسپر ہو جو لشکر اُسامہ سے تخلف کرے اس کلمہ کو تین دفعہ
حضرت نے فرمایا اور بیہوش ہوگئے اسلیے کہ آمد و رفت مسجد سے اوس حالت علالت مین اور
پھر مشاہدۂ احوال و اطوار ناپسندیدہ منافقین سے حضرتؐ کو نہایت صدمہ اور حزن و اندوہ
ہوا تھا اور نیت فاسد لوگون کی آپ سمجھ گئے تھے پھر حضرت کو غش آگیا اوسوقت مسلمان رونے
لگے اور آواز نوحہ و گریۂ زنان و فرزندان حضرت اور صداے غل و شور مردان و زنان مسلمانان
بلند ہوئی حضرتؐ نے چشم مبارک کھولکر اون لوگون کی طرف دیکھا اور کہا دوات اور کتف
گوسفند لاؤ کہ تمھارے لیے مین ایک نامہ لکھون کہ میرے بعد ہرگز گمراہ نہو۔ یہ سنکر
اصحاب مین سے ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا کہ دوات اور کتف گوسفند لاے عمر نے کہا
لوٹ آ کہ یہ مرد ہذیان کہتا ہے اور اسپر بیماری نے غلبہ کیا ہے ہمکو کتاب خدا کافی ہے
اس کلام سے جو لوگ وہان موجود تھے انمین اختلاف ہوا بعضون نے کہا قول قول عمر ہے اور
بعضون نے کہا قول قول پیغمبر ہے اور ایسی حالت مین مخالفت حضرتؐ کیونکر جائز ہے۔ دوسری دفعہ
پوچھا کہ جو کچھ آپ نے طلب فرمایا وہ ہم لائین حضرت نے فرمایا ان بیہودہ باتون کے بعد جو
مین نے تمسے سنین اب مجھے حاجت دوات و قلم نہین ولیکن مین تمسے وصیت کرتا ہون
کہ میرے اہلبیت سے نیک سلوک کرنا اور انسے روگردانی نکرنا **مؤلف فرماتے ہین** کہ حدیث
دوات و کاغذ صحیح بخاری و مسلم اور جمیع کتب معتبرۂ اہلسنت مین متعدد طریقون سے منقول ہے
اور اہلسنت نے ابن عباس سے اسطرح روایت کی ہے کہ ابن عباس اسقدر روے کہ
اونکے آنسوؤن سے سنگریزہ مسجد بھیگ گئے اور کہا کہ روز پنجشنبہ اور کون پنجشنبہ وہ دن جسدن
مرض حضرت رسولؐ پر شدید ہوا اور حکم دیا کہ دوات و کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے لیے ایک
وصیت لکھون کہ اسکے بعد ہرگز گمراہ نہو لوگون نے آپس مین قریب حضرت رسولؐ نزاع کی۔ عمر
نے کلام رسول خدا کو بہ ہذیان نسبت دی اور بروایت دیگر عمر نے کہا رسولؐ پر مرض کی
شدت ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے وہ ہمکو اور تمکو کافی ہے یہ سنکر لوگون نے آپس مین
اختلاف کیا بعضون نے کہا لانا چاہیے کہ رسول خدا تمھارے لیے ایک ایسی وصیت لکھین
کہ اوسکے بعد تم گمراہ نہو اور بعضون نے قول عمر پسند کیا اور جب حضرتؐ کے نزدیک آوازین
بلند ہوئین آپ نے دلتنگ ہو کر فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ ابن عباس کہتے تھے

واقعہ قرطاس

مصیبتوں اور بدترین مصیبت وہ تھی کہ پیغمبر کو تحریر وصیت سے مانع ہوئے اور آنحضرتؐ کے روبرو
آوازین بلند کین۔ مؤلف فرماتے ہین آیا بعد اس حدیث کے کسی عاقل کو گنجایش ہے کہ عمر کے
تارک الاسلام ہونے مین یا جو لوگ قائل باسلام عمر ہین اونمین شک کرے اگر کوئی بنیا جولاہا
وصیت کرنا چاہے اور کوئی اُسے مانع وصیت ہو لوگ اوسپر طعن و تشنیع کرینگے۔ نہ کہ رسولخداؐ
وصیت فرمانا چاہین اور وصیت بھی وہ وصیت جسمین صلاح جمیع امت ہو۔ اور جو منع
کرے اور اوس حالت علالت مین حضرت رسولؐ کو آزردہ کرے اور ہذیان کی نسبت آنحضرتؐ
کو دے پس مقام تصور ہے۔ اوس شخص کا حال کیا ہوگا۔ حالانکہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے حضرت اپنی خواہش نفس سے بات نہین کہتے
اور نہین ہے بات انکی مگر وحی کہ انکی طرف بھیجی گئی ہے۔ اور فرمایا ہے وہ لوگ کہ خدا اور رسول
کو آزار دیتے ہین۔ خدا اور رسول نے انپر دنیا اور آخرت مین نفرین کی ہے۔ اور کوئی آزار اس سے
بدتر ہوگا کہ ایسے بزرگوار اور مہربان اور شفیق پیغمبر کو اوس حالت مین جبکہ وہ دنیا سے انتقال
کرنیوالا ہے اور پھر اور کوئی منفعت اوس سے متصور نہین ہے اپنے کینہ ہاے دیرینہ کو ظاہر کرتا
اور اونکی اطاعت سے دست بردار ہون اور وہ حکم فرماے کہ ہمراہ لشکر اُسامہ جاؤ اور نہ جائین
اور وہ ارشاد فرمائے کہ دوات و کاغذ لاؤ کہ مین وصیت نامہ لکھون اور نہ لائین اس لیے
کہ مبادا آنحضرتؐ امر خلافت علی بن ابیطالبؑ کو واضح و ظاہر کرین اور ان سب حالات کو
حضرت جانتے تھے کہ بعد اُنکے اُنکا انتقام اہلبیتؑ سے لینگے پس نفرین خدا انپر ہوا اور انپر جوانکو
مسلمان جانین اور اونپر نفرین مین توقف کرین۔ تفصیل اسکی اپنی جگہ آئیگی انشاء اللہ تعالےٰ
سید ابن طاؤس نے کتاب طرائف مین حضرت امام موسی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ
جب مرض موت حضرت رسول شدید ہوا جناب امیرؑ کو طلب فرمایا اور سر مبارک دامان جناب
امیرؑ مین رکھکر بیہوش ہوگئے اور جب اذان نماز ہوئی عائشہ نے باہر جاکر عمر سے کہا جاؤ اور نماز پڑھاؤ
نماز پڑھاؤ عمر نے کہا تمھارے باپ نماز پڑھانے مین مجھ سے افضل و بہتر ہین عائشہ نے کہا یہ
سچ ہے و لیکن میرا باپ کاہل و سست ہے مین ڈرتی ہون کہین لوگ اونکو نماز نہ پڑھانے
دین مناسب ہے کہ تم جاؤ اور نماز پڑھاؤ۔ عمر نے کہا ابوبکر کو بلاؤ میرے ساتھ چلین اور آگے
کھڑے ہون مین انکی مدد کرونگا اور کوئی اونکو ممانعت نہ کرسکے گا۔ اسوقت موقع ہے اسلیے
کہ پیغمبر بیہوش ہین اور میرا گمان ہے کہ زندہ نہ رہین گے۔ اور علی مشغول بیمارداری ہین

وہ حضرت رسولؐ سے مفارقت نہ کرینگے۔ اس فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے اور جبتک حضرت کو ہوش آئے ابوبکر نماز پڑھاکر فارغ ہو جائین اسلیے کہ اگر حضرت کو ہوش آگیا تو بیشک علی کو نماز پڑھانے بھیجدینگے۔ اے عائشہ تمنے نہین سنا کہ کل رات کو رسولؐ نے علی سے کیا کیا راز کہے اور آخر مین کہا کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ پس ابوبکر مسجد مین لوگون کو نماز پڑھانے چلے پہلے لوگون نے انکار کیا جب ابوبکر نے کہا حضرت رسولؐ نے مجھے حکم فرمایا ہے اور انکے حکم سے مین نماز پڑھانے آیا ہون یہ کہا اور محراب مین جاکر کھڑے ہوے ہنوز تکبیر نہ کہی تھی کہ حضرت رسولؐ نے چشم مبارک کھول کر نماز کی خبر دریافت کی لوگون نے کہا۔ ابوبکر نماز پڑھانے گئے ہین۔ یہ سنتے ہی حضرت بہت خفا ہوے اور فضل بن عباس کو بلایا و بروایت دیگر ایک ہاتھ فضل بن عباس کے کندھے پر اور دوسرا ہاتھ جناب امیرؑ کے دوش مبارک پر رکھکر بکمال ضعف و نقاہت محراب تک پہونچے اور ابوبکر کو ہٹاکر بیٹھ گئے اور لوگون کو نماز پڑھائی پس حکم فرمایا کہ مجھے منبر پر لیچلو۔ لوگون نے حضرت کو منبر پر بٹھایا اسکے بعد پھر نوبت منبر پر تشریف لیجانے کی نہ آئی یہانتک کہ انتقال فرمایا۔ الغرض تمامی اہل مدینہ و مہاجر و انصار آخری زیارت حضرت رسولؐ کو مسجد مین حاضر ہوے یہانتک کہ دختران ناکدخدا اپنے اپنے گھرون سے مسجد مین چلی آئین تمام مرد و عورت روتے پیٹتے بعضے واویلاہ اور بعضے انا للہ کہتے تھے اور حضرت باواز ضعیف خطبہ پڑھ رہے تھے کبھی ضعف و ناتوانی سے خاموش ہو جاتے اور پھر خطبہ شروع فرماتے اثنائے خطبہ مین ارشاد فرمایا اے گروہ مہاجر و انصار اور جو شخص اسوقت یہان موجود ہے آدمیون اور جنات سب سے میرا خطاب ہے کہ جو کچھ مین تمسے کہتا ہون تم لوگ اُن لوگون کو جو یہان موجود نہین ہین پہونچا دو اور حق کو نہ چھپاؤ کہ مین اب جاتا ہون اور تم مین کتاب خدا چھوڑے جاتا ہون کہ جو منور بنور ہدایت ہے اور جس چیز کی امت محتاج ہو سب کا اُسمین بیان ہے اور وہ حجت خدا میری طرف سے تمپر ہے اور مین تم مین علم اکبر چھوڑے جاتا ہون کہ وہ نشان راہ دین اور نور ہدایت ہے اور وہ علی بن ابیطالب میرا وصی ہے۔ وہ ریسمان محکم خدا ہے لازم ہے تم سب اُس سے متمسک رہو۔ اور اوس سے پراگندہ نہو۔ نعمت خدا کو یاد کرو۔ وقتیکہ ہو جسوقت تم آپس مین ایک دوسرے کے دشمن تھے اوسوقت خدا نے تمھارے دلون مین محبت ڈالدی اور بسبب نعمت خدا آپس مین بھائی ہو گئے۔ ایہا الناس علی بن ابیطالب علم و حکمت خدا کا خزانہ ہے۔ جو شخص اسکو اس روز اور اسکے بعد بھی دوست رکھے۔ اوسپر واجب ہے

آخری خطبہ حضرت رسولؐ

کہ اوسنے عہدِ خدا کو وفا کیا۔ اور جو اوس سے اسدن یا بعد اسکے دشمنی کرے وہ قیامت
کے دن اندھا اور بہرا محشور ہوگا اور اوسکو خدا پر کوئی حجت نہوگی ایہا الناس کل روز قیامت
دنیا کے ہمراہ میرے پاس نہ آنا درانحالیکہ میرے اہلبیت آئین اُلجھے بال مٹی بھرے ہوئے
آزار کشیدہ ستم دیدہ خون اونکا تمھارے منھ کے سامنے بہتا ہوا تمھاری بیعتہاے ضلالت
اور مشورہاے جہالت کیوجہ سے اور اس سبب سے کہ تمنے اونکی نصرت و مددگاری نکی ہو
ایہا الناس۔ امامت و پیشوائی کے لیے کچھ لوگ ہین کہ اونکے لیے علامتین ہین اور حق تعالے
نے اونکی تعریف قرآن مجید مین بیان فرمائی ہے اور مین نے اونکو تمھارے لیے نامزد
کیا ہے اور جو کچھ اونکے حق مین کہنا ضرور تھا وہ مین نے تمکو پہونچایا ولیکن تم مین سے
مین ایک گروہِ نادان کو دیکھ رہا ہون کہ بعد میرے کافر اور میرے دین سے پھر گئے اور
تاویل کتاب خدا بجہل و بہ خواہشہاے نفس کرتے ہو دین مین بدعتین جاری کررہے ہو
اسلیئے کہ ہر سنت و حدیث اور جو بات قرآن کے خلاف ہے وہ باطل ہے اور قرآن پیشواے
راہ ہدایت ہے اور قرآن کے لیئے ایک راہنما ہے کہ وہ لوگون کو اپنی طرف بلاے گا اور جو شخص
قرآن کی تاویل اور تفسیر جانتا ہے وہ علی بن ابی طالبؑ وارث علم و حکمت ملک مناع محرم
راز نہان پیغمبر آخر الزمان ہے اور میری اور تمام پیغمبرون کی میراث اوس کے پاس ہے
ایہا الناس مین تمکو اپنے اہلبیت کے حق مین خدا کی قسم دیتا ہون کہ یہ ارکان دین اور چراغ
راہِ یقین و معدنِ علم رب العالمین ہین اور علی میرا بھائی اور میرا وارث اور میرا وزیر اور
میرا امین ہے اور بعد میرے وہ میرا خلیفہ ہے وہ بعد میرے میرے عہد پر وفا کریگا وہ سب سے
پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور سب کے بعد مجھسے جدا ہوگا اور بروز قیامت سب سے پہلے وہ
میرے پاس ہوگا پس یہ میرا حکم جو حاضر ہین وہ غیر حاضرون تک پہونچادین جو کوئی بغیر علی بن
ابیطالبؑ پیشواے جماعت ہو وہ کافر ہے ایہا الناس جسکا کوئی حق مجھپر ہو وہ آئے اور لے
اور جس کسی سے مین نے وعدہ کیا ہے وہ بعد میرے علی پاس جائے کہ وہ میرے وعدون کا ضامن
ہے پھر جناب امیر علیہ السلام سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ یا علی اکثر اس جماعت مین سے کافر ہوجائیگے
اور دین سے پھر جائینگے اور تلوارین ایک دوسرے پر کھینچینگے اور جب مین دنیا سے انتقال
کرجاؤنگا اوسوقت یہ حال جو مین نے بیان کیا تمپر ظاہر ہوجائیگا۔ یا علی جو تمسے لڑائی کرے
میری عمر تون یا میرے اصحاب مین سے اوسنے میری معصیت کی ہے اور جسنے میری معصیت کی

اونسے خدا کی معصیت کی اور مین اوس سے بیزار ہون اور تم بھی اوس سے بیزار رہنا جناب امیرؑ نے فرمایا۔ مین اوس سے بیزار رہونگا حضرت رسولؐ نے فرمایا خداوندا گواہ رہ بعد اسکے فرمایا یاعلی یہ لوگ آپس مین عہد و پیمان کر رہے ہین کہ میرے بعد تمپر ظلم و ستم کرین اور اس خیال باطل مین رات دن مبتلا ہین اور جس کسی کے دل مین یہ مکر و فریب ہو مین اوس سے بیزار ہون اور قرآن مین یہ آیہ اونکے حق مین نازل ہوا ہے۔ بیّت طائفۃ منہم غیر الذی تقول واللہ یکتب مایبیتون یعنی رات کو دن کرتے ہین ایک گروہ انمین سے بغیر اوسکے کہ تو کہتا ہے اور خدا لکھتا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ راتون کو صلاح و مشورہ کرتے ہین۔ سید ابن طاؤس نے حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وفات سرور کائنات ہوا اوسوقت انصار کو بلایا اور فرمایا اے گروہ انصار و یاوران احمد مختار میری مفارقت تمسے نزدیک ہے اور حق تعالیٰ نے مجھے اپنے جوار رحمت مین طلب کیا ہے اور اجابت دعوت حق لازم ہے تمنے میرے ہمراہ نیک طریقہ اختیار کیا اور جو کچھ کہ شرط نصرت و مددگاری تھی تم لوگ اوسکو بجالائے اور مہاجرین سے مال مین تمنے مضائقہ نہین کیا اور اپنی خیر و نیکی کو مسلمانون پر تمنے وسعت دی اور راہ خدا مین تمنے اپنی جانون سے دریغ نہ کیا اور حق تعالے بعوض اعمال پسندیدہ جزائے جزیل و ثواب جمیل تمکو عطا کریگا واضح ہو دو چیزین رہ گئی ہین کہ تمھارا کام اونکے ساتھ تمام ہوگا اور بغیر اوسکے کوئی عمل تمکو فائدہ نہ دیگا اور وہ دو چیزین آپس سے جُدا نہونگی اور وہ کتاب خدا اور اہلبیت میرے ہین پس کتاب خدا سے دست بردار نہونا کہ وہ حجت و برہان و گواہ عادل مسلمانون کی ہے اور جنھون نے اوسپر عمل نہین کیا وہ اونسے بروز قیامت مخاصمہ کریگی اور اونکے پائون کو صراط سے پھسلا دیگی اے گروہ انصار میری اعانت و نصرت کرو میرے اہلبیت کے حق مین کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ کتاب خدا اونسے جدا نہوگی جب تک کہ مجھپر حوض کوثر پر وارد نہون۔ جاننا چاہیے کہ اسلام مانند چھت کے ہے اور اوسکے کھمبے اطاعت اور متابعت امام کی ہے۔ اے گروہ مسلمانان ہرگز میرے اہلبیتؑ سے دست بردار نہونا کہ یہ چراغہائے راہ ہدایت اور معدن ہائے علم اور چشمہ ہائے حکمت ہین اونپر ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہین انمین کا پہلا علی بن ابی طالب ہے کہ وہ میرا وصی اور میرا امین اور میرا وارث ہے اور وہ مجھسے بمنزلہ ہارون ہے موسیٰ سے۔ اے گروہ انصار فاطمہؑ میری درگاہ حرمت ہے اور گھر اوسکا میرا گھر ہے جسنے اوسکی حرمت کو ضائع کیا اوسنے

انصار کو حضرت رسولؐ کی وصیت

حرمت خدا کو ضائع کیا پس حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ بہت روئے اور کہا اے مادر بزرگوار
تمھاری حرمت کو ضائع کیا اور تمھاری درگاہِ جلالت کی توقیر اور حرمت خدا کی رعایت نہ کی
پھر فرمایا کہ حضرت رسولؐ نے مہاجرین کو جمع کیا اور کہا۔ ایہا الناس حضرت رب العزت نے
مجھے بلایا ہے اور مین بہت جلد دعوت حق تعالےٰ قبول کرتا ہون اور مین مشتاق لقائے پروردگار
اور آرزومند ملاقات برادران یعنی پیغمبران گذشتہ ہوا ہون اور تمکو مانند بہائم بے سردار
نہین چھوڑتا ہون بلکہ تمھارے کام کو اپنے وصی یعنے علی کے سپرد کرتا ہون اور جو کچھ تمھارے
لیے ضرور ہے مین نے علی سے کہدیا ہے پس عمر نے اوٹھکر کہا کیا حضرت بحکم خدا اس وصیت کو آپنے
فرمایا کہ اپنی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا اے عمر بیٹھ جا مین نے بحکم خدا اور بحکم خود علی کو وصی کیا ہے
اور میرا حکم خدا کا حکم اور میری طاعت خدا کی طاعت اور میری معصیت خدا کی معصیت ہے
جسنے میرے وصی کی نافرمانی کی اوسنے میری نافرمانی کی اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی
نافرمانی کی۔ ولیکن تم اور تمھارا مصاحب ابوبکر اس حکم سے راضی نہین ہو یہ فرماکر حضرت نے
غضب آلود و خشمناک ہوکر اونکی طرف سے مُنھ پھیر لیا اور فرمایا ایہا الناس میری وصیت سنو جسنے میرا
ایمان اختیار کیا اور میری پیغمبری کی تصدیق کی مین اوسکو وصیت کرتا ہون کہ
ولایت اور اطاعت علیؑ کی قبول کرے اور تصدیق کرے کہ اوسکی ولایت میری ولایت اور میری ولایت
میرے پروردگار کی ولایت ہے مجھے جو کچھ لازم تھا تمسے کہدیا چاہیے کہ اس میری کلام کو حاضرین غیر حاضرین
تک پہونچا دین تحقیق کہ علی علم اعظم ہے جو اوس سے پیچھے رہگیا اور جسنے اوسپر سبقت کی اوسکی راہ جہنم کیطرف ہے
جو علی کو چھوڑ کر داہنے بائین بھٹکا پھرا وہ ہلاک اور گمراہ ہوگا۔ کلینی نے بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے
روایت کی ہے کہ فرمایا مینے اپنے والد بزرگوار حضرت صادقؑ سے پوچھا آیا ایسا نہ تھا کہ حضرت امیر المومنینؑ
کاتب وصیت نامہ رسول خدا تھے کہ حضرت رسولؐ نے اونکو سمجھا دیا اور جبرئیل و ملائکہ مقربین گواہ تھے حضرت
صادقؑ نے ایک لحظہ سکوت فرمایا اور بعد اسکے ارشاد کیا کہ ایسا ہی تھا جیسا تمنے بیان کیا ولیکن جب
وقت وفات حضرت رسولؐ ہوا جبرئیل جانب خداوند جلیل سے نامہ لکھکر مہر کرکے ہمراہ امینان خداوند عالمیان
و ملائکہ مقربان حاضر ہوے جبرئیل نے کہا یا محمد جو لوگ آپکے پاس ہین اونکو باہر کر دیجیے اور علی بن ابیطالبؑ
اپنے وصی کو اپنے پاس رہنے دیجیے کہ نامہ آسمانی مجھسے لے لین اور آپ مجھے گواہ کیجیے کہ علیؑ
نے نامہ لے لیا اور علی ضامن ہون کہ اوسمین جو کچھ لکھا ہے اوسپر عمل کرین پس حضرت نے حکم فرمایا
کہ بغیر علی بن ابیطالبؑ اور جو لوگ موجود ہین سبکو باہر کردین اور فاطمہ علیہا السلام پردہ مین

بیٹھی بیشک پس جبرئیلؑ نے کہا اے محمدؐ تمہارے پروردگار نے تمکو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ یہ نامہ وہ نامہ ہے جسکا شب معراج اور علاوہ اوسکے مین نے تمسے شرط اور عہد کیا تھا اور مین خود گواہ ہوا تھا اور ملائکہ کو تمپر گواہ کیا تھا باوجودیکہ مین خود واسطے گواہی کے کافی ہون جب حضرت رسولؐ نے یہ سُنا اعضاے بدن مبارک خوف الٰہی سے کانپنے لگے اور فرمایا اے جبرئیلؑ میرا پروردگار جمیع نقص سے سالم ہے اور اوسی سے سب سلامتی ہے اور اوسی کی طرف سب تحیت ہی۔ میرے پروردگار نے سچ فرمایا اور اپنے وعدہ کی وفا فرمائی وہ نامہ مجھے دو۔ جبرئیلؑ نے وہ نامہ حضرت کو دیا اور کہا کہ آپ جناب امیرؑ کو دیجئے جب حضرتؐ نے وہ نامہ جناب امیرؑ کو دیا فرمایا اے علی پڑھو جناب امیر علیہ السّلام نے حرف حرف آخر تک پڑھا۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ عہد میرے پروردگار کا مجھپر اور وہ شرط ہے کہ مجھ سے لی ہے اور یہ امانت اوسکی میرے پاس ہے اور مینے اوسکا حکم پہونچا دیا اور جو شرط خیرخواہی امت تھی اوسکی تعمیل اور اداے رسالت کردی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون میرے پدر و مادر آپ پر فدا ہون آپ نے تبلیغ رسالت اور خیرخواہی امت فرمادی اور جو کچھ آپ نے فرمایا مین اوسکی تصدیق کرتا ہون اور میری کان اور آنکھین اور گوشت اور خون گواہی دیتے ہین پس جبرئیلؑ نے کہا۔ مین بھی آپ دونون کے کلام پر منجملہ گواہان ہون۔ پس حضرت رسولؐ نے فرمایا اے علی میری وصیت تمنے قبول کی اور اوسکو سمجھ لیا اور واسطے میرے اور خدا کے ضامن ہوے جو کچھ اس عہد نامہ مین لکھا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا۔ ہان یا رسول اللہؐ میرے پدر و مادر آپ پر فدا ہون تعمیل اس حکمنامہ کی مجھپر ہے اور مین خدا سے امیدوار ہون کہ وہ میری نصرت و مدد فرمائے اور توفیق عطا کرے کہ مین اس نامہ پر عمل کرون حضرت رسولؐ نے فرمایا یا علیؑ مین چاہتا ہون تمپر کسی کو گواہ کرون کہ جب تم میرے پاس بروز قیامت آؤ تو وہ گواہی دین کہ مین نے حجت تمپر تمام کی۔ جناب امیر علیہ السلام نے کہا ہان آپ گواہ لین حضرت رسولؐ نے فرمایا جبرئیلؑ اور میکائیلؑ مع ملائکہ مقربان حاضر ہین اور میرے تمہارے درمیان گواہ ہین۔ جناب امیرؑ نے کہا اے ملائکہ گواہ رہو اور یا حضرت مین بھی انھین کو گواہ کرتا ہون میرے مان باپ آپ پر فدا ہون حضرت رسولؐ نے ملائکہ گواہ کیا اور منجملہ جمیع شرائط جس شرط پر جبرئیلؑ کو بحکم خداوند جلیل گواہ کیا یہ تھی کہ یا علی جو کچھ اس نامہ مین ہے

بیان عہد نامہ حضرت رسولؐ

اوسپر وفا کرو اور اس نامہ مین لکھا ہے کہ خدا اور رسول خداؐ کے دوست سے دوستی کرنا اور دشمن سے دشمنی اور بیزاری کرنا اور اپنے حق تلف ہو جانے اور خمس غصب ہو جانے اور ہتک حرمت ہونے پر صبر کرنا جناب امیرؑ نے کہا بہت اچھا یا رسول اللہؐ مین نے قبول کیا پس جناب امیرؑ فرماتے تھے مین قسم کھاتا ہون اوس پروردگار کی جسنے دانہ شگافتہ کیا اور خلائق کو پیدا کیا مین نے جبرئیل سے سُنا کہ حضرت سے کہتے تھے یا نبی اللہ علی کو آگاہ کرو کہ اونکی ہتک حرمت کرینگے اور اونکی حرمت خدا اور رسول کی حرمت ہے اور اونکی ریش مبارک کو اونکے خون سر سے خضاب کرینگے۔ پس جناب امیرؑ نے فرمایا جب جبرئیل سے مین نے یہ کلمہ سُنا بیہوش ہو کر منہ کے بھل گر پڑا اور مین نے کہا قبول کیا اور راضی ہوا ہر چند میری ہتک حرمت کرین اور سنتہاے رسولؐ کو ترک کرین اور قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرین اور کعبہ کو خراب کرین اور میری ڈاڑھی میرے خون سے رنگین کرین مین سب حال مین صبر کرونگا اور اپنے خدا سے امید اجر رکھونگا یہانتک کہ آپ کے پاس مظلوم آؤن اوسوقت حضرت رسولؐ نے فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ کو بلایا اور اونکو بھی مثل جناب امیرؑ آگاہ اور مطلع کیا اور انھون نے بھی مثل جناب امیرؑ قبول کیا۔ پس وصیت نامہ پر مہرہاے طلائی بہشت سے مہر کی کہ آگ اوس طلا تک نہ پہونچی تھی۔ اور نامہ جناب امیرؑ کے سپرد کیا۔ جب حضرت امام موسیٰؑ نے یہانتک بیان فرمایا راوی نے پوچھا اوس وصیت نامہ مین کیا لکھا تھا۔ حضرت نے کہا سنتہاے خدا و رسول خداؐ راوی نے پوچھا آیا اوس وصیت نامہ مین لکھا تھا کہ منافق غصب خلافت جناب امیرؑ کرینگے حضرت نے فرمایا ہان واللہ جو کچھ اون لوگون نے کیا سب اوس نامہ مین درج تھا مگر تو نے قول حق تعالیٰ نہین سُنا انا نحن نحی الموتیٰ ونکتب ما قدموا واثارھم وکل شیءٍ احصیناہ فی امام مبین یعنی زندہ کرتا ہون مردون کو اور لکھتا ہون جو کچھ اونھون نے آگے بھیجا ہے اور جو کچھ بعد اونکے اونکے حالات پر ہونے والا ہے اور سب چیزون کو مین نے احصا کیا ہے امام مبین یعنی لوح محفوظ یا امیر المومنینؑ مین۔ پس حضرت نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے جناب امیرؑ اور حضرت فاطمہؑ سے ارشاد فرمایا کہ آیا تم سمجھے جو کچھ مین نے تمسے بیان کیا اور تمنے قبول کیا کہ اوسپر عمل کروگے کہا ہان ہمنے قبول کیا جو حق قبول کرنیکا ہے اور ہم اوسپر صبر کرینگے جو ہمپر دشوار ہوگا اور ہمکو غصہ مین لائیگا۔ سید ابن طاؤس نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے وقت وفات مجھے بلایا اور مکان مین تخلیہ کر دیا اور

جبرئیل و میکائیل اوس مکان مین تھے اور مین اُنکی آواز سنتا تھا مگر اونکو دیکھتا نہ تھا پس
حضرت نے وصیت نامۂ الٰہی جبرئیل سے لیا اور مجھے دیا اور فرمایا کہ کھول کر پڑھو مین نے
سب پڑھا حضرت نے فرمایا۔ یہ نامہ جبرئیلؑ خداوند جلیل کی طرف سی تمھارے واسطے لائے ہین
جب مین نے پڑھا سب موافق وصیتِ رسول پایا کہ جو مجھسے وصیت کرچکے تھے۔ اور اوس وقت
حضرت میرے سینہ پر تکیہ فرمائے ہوئے تھے پس فرمایا میرے سامنے آؤ اور جبرئیلؑ نے حضرت
کا تکیہ اپنا سینہ کیا اور میکائیل داہنی جانب بیٹھے حضرتؐ نے فرمایا یا علی اپنی مٹھیان بند کرلو
پھر فرمایا۔ یا علی مین تمسے سامنے دو امینانِ پروردگار عالمیان یعنی جبرئیل و میکائیل کے
عہد لیتا ہون اور تمکو بحق دو بزرگوار یعنے جبرئیل و میکائیل قسم دیتا ہون کہ قبول کرو اور
عمل کرو جو کچھ اس وصیت نامہ مین لکھا ہی بصبر و شکیبائی و پرہیزگاری میری سنت اور میرے
طریقے پر نہ بطریقۂ بدعتِ ابوبکر و عمر۔ اور قبول کرو بہ نیت درست اور بہ دل قوی جو کہ خدا نے
تمکو عطا کیا ہے۔ پس اپنا دستِ مبارک میرے دونون ہاتھون کے درمیان داخل فرمایا
اور مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے دونون ہاتھون کے درمیان کوئی چیز گر پڑی پس حضرت نے
ارشاد فرمایا یا علی تمھارے دونون ہاتھون کے درمیان مین نے علم و حکمت ڈال دی
اور کوئی مسئلہ اور حکم تمپر مخفی نہوگا اور جب تمھارا وقتِ وفات آئے تم بھی اپنے وصی کو اسی طرح
وصیت کرنا پس جناب امیرؑ نے فرمایا کہ عنوان وصیت حضرت رسولؐ یہ تھا بسم اللہ
الرحمن الرحیم۔ یہ وصیت و عہد و پیمان محمدؐ بن عبداللہ بحکم الٰہی جانب وصایت بنام
علی بن ابی طالبؑ امیر مومنان ہے اور آخر وصیت نامہ مین لکھا تھا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ
و اسرافیل اس وصیت پر جو کہ محمدؐ نے علی کو کی ہے گواہ ہوئے اور علی نے اوس وصیت
کو قبول کیا اور ضامن ہوئے جو کچھ اوسمین لکھا ہی اوسپر عمل کرین۔ جسطرح ضامن ہوئے
یوشع بن نون واسطے موسیٰؑ بن عمران کے۔ اور شمعون بن حمون واسطے عیسیٰ بن مریم کے
اور جسطرح ضامن ہوئے اوصیا پہلے اونکے واسطے پیغمبرون کے۔ با وجودیکہ محمدؐ بہترین
پیغمبران اور علی بہترین اوصیا ہے اور محمدؐ نے علیؑ کو ولیِ امرِ خلافت کیا اور عہد کیا کہ بعد محمدؐ
کے کوئی پیغمبر نہوگا نہ واسطے علیؑ کے اور نہ واسطے اورون کے اور خدا اس سب پر گواہ ہے
پس حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ جب وصایائے حضرت رسولؐ تمام ہوئین فرمایا یا علی جواب
اپنا مہیا رکھو کہ کل بروز قیامت نزدیک حق تعالیٰ ادا کرنا ہوگا تحقیق کہ مین بروز قیامت تمپر حجت تمام

کرو انکا حلال و حرام و محکم و متشابہ کتاب خدا سے جسطرح بھیجا ہی اور جسطرح مین نے تمکو بفرائض و احکام امر کیا ہی اور نیکی کا حکم دیا ہے اور بدی سے منع کیا ہے اور اقامت حدود خدا اور نماز کا برپا رکھنا اور زکوۃ کا مستحقون کو دینا اور حج خانۂ کعبہ اور جہاد راہ خدا مین۔ پس یا علی تم کیا جواب دوگے جناب امیرؑ نے کہا۔ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مین اوس کرامت اور منزلت کا امید وار ہون جو آپ کو خدا کے نزدیک ہے اور اون نعمتون کا جو حق تعالےٰ نے آپ کو عنایت کی ہین کہ جو کچھ آپ نے فرمایا اوسکی بجا آوری پر میرا پروردگار میری مدد و نصرت کریگا اور آپ کی سنت اور طریقہ پر ثابت قدم رکھیگا۔ یا حضرت جب بروز قیامت مین آپ سے ملاقات کرون خدا سے امید وار ہون کہ کوئی تقصیر اور تفریط مین نے نہ کی ہو اور اثر خجالت آپ کی جبین مبین پر میری جانب سے ظاہر نہو۔ آپ پر سے میرا منہ اور میرے مان باپ کا منھ فدا ہو۔ بلکہ یا حضرت آپ مجھے اور میرے مان باپ کو اپنا مطیع اپنی وصیت اور طریقہ سنت مین پائینگے جبتک کہ زندہ ہون اور اسی طرح ہر ایک امام کو میرے فرزندون مین سے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جب کلام یہان تک پہونچا ایک شعلہ حسرت میرے سینہ مین بھڑکا اور اپنے کو سینۂ مبارک حضرتؐ پر مین نے گرا دیا اور اپنا منھ حضرتؐ کے منھ پر رکھکر نعرۂ فغان بلند کیا کہ واحسرتاہ اوس وحشت و تنہائی پر بعد آپ ایسے انیس کے میرے مان باپ آپ پر قربان۔ افسوس اوس حسرت اور وحشت پر آپکی دختر بزرگوار اور آپکے فرزندان بیقرار کے کہ ایک لحظہ بغیر آپ کے دیکھے اونکو آرام نہین اور افسوس اوس غم جانگداز اور اندوہ دور و دراز پر آپ ایسے دمساز کی مفارقت پر کہ بعد آپکے ہمارے گھر سے خبرہائی بارگاہ آسمانی منقطع ہوجائینگی نہ جبرئیل سے خبر اور نہ میکائیل سے اثر پائینگے۔ پس ہمارے حضرت رسول محبوب رب الارباب ہو کر بیہوش ہو گئے بیبیان اور بیٹیان حجرۂ طاہرہ مین آئین اور صدا سے نوحہ و زاری بلند ہوئی۔ مہاجرین و انصار باہر کھڑے نالۂ وامحمداہ واسیداہ آسمان تک پہونچاتے تھے۔ حضرتؐ نے چشم مبارک کھولکر جناب امیرؑ کو طلب فرمایا جب امیر المومنینؑ آئے حضرتؐ نے جناب امیر المومنینؑ کو اپنے سینہ سے لگایا اور کہا۔ اے برادر سمجھ خدا تجھے سمجھ دے اور تجھے توفیق رفیق عطا فرمائے اور تجھے بلند آواز کرے اے برادر جب مین دنیا سے رحلت کرون اور منافقین امت غدار مجھسے متفرق ہو کر قبل غسل و کفن مشغول غصب خلافت ہون تم اونکی طرف نہ جانا اور اونسے اپنا حق طلب نہ کرنا جبتک وہ خود تمکو بلانے نہ آئین اسلئے کہ یا علی تمھاری مثال

بیان قبول وصیت امام

کعبہ کی مثال ہے کہ وہ اپنی جگہ ثابت و قائم ہے مگر تمام لوگون کو لازم ہے کہ اطراف عالم سے کعبہ کیطرف آئین۔ اور یا علی تم علم ہدایت اور روشنی زمین و آسمان ہو۔ اے برادر بحق پروردگار عالم جسنے مجھے براستی بجانب خلق بھیجا ہے قسم کھاتا ہون کہ تیری امامت اور تیرے وجوب متابعت کا حکم مین نے سب کو پہونچا دیا اور سب سے اقرار اور بیعت مین نے لے لی اور سب نے بظاہر اظہار فرمانبرداری کیا اور مین جانتا ہون کہ اپنے عہد پر وفا نہ کرینگے۔ یا علی جب مین بجانب عالم بقا رحلت کرون اور میرے غسل اور نماز اور دفن سے فرصت ہو بیٹھو اور قرآن کو ترتیب جس طرح خدا نے بھیجا ہے جمع کرو اور جو کچھ مین نے تمکو حکم کیا ہے بجالاؤ اور ملامت خلق سے پروا نہ کرنا جور و ظلم امت سے صبر کرنا یہان تک کہ میرے پاس آؤ پس حضرت فاطمہؑ اور امام حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور باقی سب کو گھر سے باہر کر دیا۔ ام سلمہ کو حکم دیا کہ نزدیک دروازہ کے کھڑی ہون اور کسی کو دروازے پاس نہ آنے دین پس فرمایا۔ یا علیؑ میرے نزدیک آؤ کہ اب وقت وداع ہی پس اپنی نور دیدہ فاطمہؑ کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا اور دست مبارک سے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ایک ساعت بچشم حسرت و یاس دونون صاحبون کو دیکھا کئے اور اشک حسرت دیدۂ مبارک سے جاری تھے جب کہا چاہتے تھے کچھ کہین رقت مانع ہوتی تھی یہ دیکھکر تمام اہلبیت رونے لگے حضرت فاطمہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آپنے اپنے رونے سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور میرے جگر کو جلا دیا اور میرے سینہ پر حسرت مین آگ بھڑکا دی۔ اے سید پیغمبران۔ اے بہترین گذشتگان و آیندگان اے امین پروردگار عالمیان۔ اے رسول خداوند رحمٰن۔ اے حبیب منان آپکے بعد میرے فرزندون کی کون حمایت کریگا اور آپکی امت سے جو ذلت مجھے پہونچیگی اسوقت کون مدد کریگا کون اوس جور و بیداد امت سے جو علی کو کہ ناصر دین خدا ہے پہونچیگی فریاد رسی کرے گا کون بعد آپ کے وحی خدا سنے گا اور حکم خدا لوگون کو پہونچائے گا۔ یہ کہکر اپنے پدر بزرگوار کے سینہ سے لپٹ گئین منھ کے بوسے لینے لگین آنکھون سے آنسو جاری تھے نالۂ آہ جگر خراش آسمان تک بلند تھا حضرت رسولؐ نے امام حسنؑ و حسینؑ کو گود مین لیا اور ہر ایک کو وداع کیا صدائے الوداع الوداع و خروش الفراق الفراق زمین سے آسمان تک بلند ہوا پھر فاطمہ زہرا کا ہاتھ علی بن ابیطالب کے ہاتھ مین دیا اور فرمایا۔ یا علی یہ امانت خدا اور امانت رسول خدا ہے لازم ہے کہ حرمت خدا اور حرمت رسول خدا کی اوسکے حق مین رعایت کرنا اور مین جانتا ہون کہ رعایت کروگے یا علی مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ یہ بہترین زنان گذشتگان و آیندگان اہل بہشت ہے اور بخدا سوگند یہ مریم

خدا کے نزدیک بزرگ تر ہے اور بخدا سوگند کہ میری جان اس جگہ تک نہین پہونچی مگر یہ کہ حق تعالےٰ سے
اسکے اور تمھارے لیے مین نے سوال کیا جسمین تمھارے واسطے خیر ہے۔ اور جو کچھ مین نے مانگا وہ
خدا نے عطا فرمایا۔ یا علیؑ مین نے چند امور بامر جبرئیلؑ خداوند جلیل کی طرف سے تمسے فاطمہؑ سے کہے
ہین اور وہ تمسے کہیگی جو کچھ وہ کہے اُسپر عمل کرنا یا علیؑ واضح ہو کہ جس سے میری دختر فاطمہؑ راضی
ہو مین اُس سے راضی ہون اور اسی طرح پروردگار عالمیان اور ملائکہ زمین و آسمان اُس
سے خوشنود ہین جس سے فاطمہؑ خوشنود ہے یا علیؑ وائے اُسپر جو اوسپر ستم کرے اور عذاب جہنم
اوسکے لیے ہے جو اوسکا حق غصب کرے اور ہلاکت اوسکے لیے ہے جو اوسکی ہتک حرمت کرے
اور بُرا حال اوسکا جو اوسکے گھر کا دروازہ جلائے اور عذاب الیم اوسپر جو اُسکے دوست کو
اذیت پہونچائے۔ اور اسفل درکات جہنم اوسکے لیے ہے جو اوس سے نزاع و جنگ
کرے خداوندا مین اُن لوگون سے بیزار ہون اور وہ مجھسے بیزار ہین پھر حضرت رسولؐ نے
ابوبکر اور عمر اور اُن لوگون کے نام لیے جنسے یہ تمام افعال زشت و ظلم و جور صادر ہونگے
پس فاطمہؑ اور حسنینؑ کو آغوش مین لیا اور کہا۔ خداوندا مین انکے اور انکے شیعون کا دوست
اور یاور اور ضامن ہون کہ سب کے سب داخل بہشت ہونگے اور جو لوگ انسے دشمنی کرین یا انپر ظلم
یا انسے سبقت کرین یا انسے پیچھے رہجائین اور انکی متابعت و پیروی نہ کرین مین اونسے دشمنی
اور مخاصمت کرونگا اور مین ضامن ہون کہ انکے سب دشمن داخل جہنم ہونگے۔ پھر تین مرتبہ
فرمایا مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ مین اوس سے راضی نہونگا جب تک اے فاطمہؑ تو اوس سے
راضی نہوگی اور مین اوس سے خوشنود نہونگا جب تک کہ تو اوس سے خوشنود نہوگی۔ بعد اسکے
جناب امیرؑ سے خطاب فرمایا اور کہا یا علیؑ میرے بعد عائشہ اور حفصہ تمسے جدال اور نزاع اور
عداوت کرینگی اور عائشہ لشکر گران لیکر تمپر خروج کریگی اور عائشہ حفصہ کو اجازت دیگی کہ
تیرے لیے لشکر جمع کرے اور دونون آپس مین تیری عداوت پر یکسان ہونگی یا علیؑ اسوقت
تم کیا کروگے جناب امیرؑ نے کہا یا حضرتؐ اگر ایسا کرینگی تو پہلے کتاب خدا سے انپر حجت تمام کرونگا
اگر اوسکو قبول نہ کرینگی آپکی سنت اور جو کچھ کہ میری اطاعت کے وجوب مین آپ نے فرمایا اور
میرے حق کے بارے مین ارشاد ہوا ہے اُس سے انپر حجت لاؤنگا اگر اوسکو بھی نہ مانینگی۔ خدا
اور رسولؐ خدا کو انپر گواہ کرکے انسے قتال کرونگا حضرت رسولؐ نے ارشاد فرمایا۔ یا علیؑ انسے لڑنا
اور عائشہ کے اونٹ کو پے کرنا اور برہنہ نکرنا پس فرمایا خداوندا تو گواہ رہ۔ بعد اسکے کہا یا علیؑ اگر

دیا کرینگے اسوقت انکو طلاق دینا اور تجھسے بہیگا تم جاننا کہ دونون تجھسے دنیا و عقبیٰ مین بیگانہ ہین
اور اونکے باپ و بال اعمال مین انکے شریک ہین پھر فرمایا یا علیؑ ظالمون کے ستم پر صبر کرنا۔
واضح ہوکہ کفر و ارتداد و نفاق لوگون مین پہیلے گا کہ خلافت ابوبکر کو اختیار کرینگے اور عمر اوس سے
بدتر و ستمگار تر ہوگا اور اسی طرح انکا تیسرا عثمان بھی ہوگا اور جب وہ قتل ہوگا یا علی تمھارے
واسطے ایک گروہِ شیعہ جمع ہوگا اور تم انکے ہمراہ ناکثان و مارقان و قاسطان سے جہاد کروگے
انپر نفرین کروکہ یہ اور انکے دوست گروہِ کفر و نفاق ہین۔ جب رات ہوئی پھر علیؑ و فاطمہؑ
و حسنینؑ کو طلب کیا اور فرمایا۔ گھر کا دروازہ بند کرلین کہ بغیر انکے اور کوئی نہو پس جناب
فاطمہؑ کو قریب بلایا اور کچھ اسرار بیان فرمائے جب سب اہلبیتؑ نے دیکھا کہ حضرت رسولؐ
فاطمہ زہراؑ سے راز بیان کررہے ہین سب کے سب باہر چلے گئے اور قریب دروازہ کھڑے
ہوے اور اکثر لوگ دروازہ کے باہر تھے اور حضرت کی بیبیان دیکھ رہی تھین کہ جناب امیرؑ
اور امام حسنؑ و امام حسینؑ قریب دروازہ کھڑے ہین پس عائشہ نے کہا وہ کون امر عظیم ہی
جسکے لیے تمکو باہر کرکے اپنی بیٹی سے تخلیہ کیا ہی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ اسلیئے تخلیہ کیا
ہی کہ جو کچھ تمنے اور تمھارے باپ اور عمر اور چند نفر دیگر نے صلاح اور مشورہ کیا ہی
اور اوسکے انجام کرنے مین کوشش کررہے ہو اوسکو بیان کرین جب عائشہ نے یہ سنا اور
جانا کہ اہلبیت اوس راز پر مطلع ہوگئے کچھ جواب نہ دیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اوسوقت فاطمہؑ
نے مجھے بلایا۔ جب مین گیا دیکھا حضرت رسولؐ کا حال غیر ہی مجھسے ضبط نہوسکا اور مین
بے اختیار رونے لگا۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی کیون روتے ہو یہ وقت تعزیت
نہین بلکہ وقتِ وصیت ہی میرا وقتِ مفارقت نزدیک ہی اور حق تعالیٰ نے سرائے عقبیٰ
کو سرائے دُنیا پر میرے لیے اختیار کیا ہی اے برادر تمکو خدا کو سونپا اور مجھے غم و اندوہ
اسکا ہی کہ بعد میرے تمپر اور فاطمہؑ پر ظلم و ستم کرینگے اور ایک گروہ منافقان اُمت نے
اتفاق کیا ہی کہ تمپر ظلم کرین۔ اور مین نے تمکو خدا کے سپرد کیا اور اوسنے میری امانت قبول فرمائی
یا علیؑ مین نے فاطمہؑ کو چند وصیتین کی ہین اور اُسکو حکم کیا ہی کہ وہ تمسے بیان کرے پس
جو کچھ فاطمہ کہے اُسکو بجا لانا اور سچ جاننا کہ وہ صادق البیان اور راست گفتار ہے پھر
دوسری مرتبہ اُس گوہر صدف عصمت کو آغوش مبارک مین لیا اور سر کے بوسے لیکر فرمایا
اے فاطمہؑ باپ تجھپر فدا ہو۔ یہ سُنکر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و فریاد و زاری بلند فرمائی

وصیت از جناب فاطمہؑ

تیسری مرتبہ پھر حضرتؐ نے فاطمہؑ کو آغوش مبارک مین لیا اور کہا بخدا سوگند خداوند عالم تیرے دشمنون سے انتقام لیگا اور تیرے غضب سے غضب فرمائیگا ہلاکت اور عذاب الیم و آتش جحیم تیرے دشمنون اور ستمگارون کے لیئے مہیا ہی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اسوقت حضرتؐ کی آنکھون سے آنسو مانند باران ریش مبارک پر بہنے لگے اور چادر جو حضرتؐ کے منھ پر پڑی تھی آنسوؤن سے بھیگ گئی اور اسقدر روئے کہ میرا جگر حضرتؐ کے رونے پر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اوسوقت سر مبارک حضرت رسولؐ مین اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا اور حضرتؐ مجھپر تکیہ کیے ہوئے تھے اور فاطمہ زہراؑ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ اور حسنینؑ حضرتؐ کے قدمہاے مبارک چوم رہے تھے اور اپنی آنکھون سے مل رہے تھے اور بصداے بلند رو رہے تھے اور جبرئیلؑ بھی اسوقت موجود تھے اور مین اونکے رونے کی آواز سن رہا تھا اور گریہ و زاری حضرت فاطمہؑ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین و آسمان گریہ و فغان کر رہے ہین۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا اے دختر گرامی بخدا میری جانب سے تجھپر خلیفہ ہی اور خدا تیرا اچھا اور نیک خلیفہ ہی قسم اوس خدا کی جسنے مجھے بحق بھیجا ہو کہ جمیع آسمان و زمین اور جو کچھ انمین ہی اور عرش اعلےٰ و ساکنان عالم بالا تیرے رونے سے روئے اور تیرے نالہ و زاری سے گریہ و فغان مین آئے اے فاطمہؑ بخدا سوگند بہشت جمیع خلائق پر حرام ہی جبتک مین داخل ہو لون۔ اور میرے بعد تو اے دختر خوش خوش زیور و جامہاے بہشت پہنے داخل بہشت ہوگی۔ اے فاطمہؑ نعمتہاے بہشت تجھے گوارا ہو اے فاطمہؑ بخدا سوگند تو سب زنان بہشت سے بہتر ہی۔ اے بیٹی بروز قیامت جہنم ایسا خروش کریگا کہ جمیع ملائکہ مقربین اور تمام پیغمبر اوسکی دہشت سے بیہوش ہو جائینگے اوسوقت حق تعالیٰ جہنم کو حکم کریگا کہ اے جہنم تجھے میری عزت کی قسم ساکن ہو جا اور تھم جا کہ فاطمہؑ دختر محمدؐ تجھپر سے جانب بہشت گذر جائے۔ اور تیرا غبار اور دھوان اوسکے دامن عزت تک نہ پہونچنے پائے۔ اے بیٹی بخدا سوگند اسطرح تو داخل بہشت ہوگی کہ داہنی جانب حسنؑ اور بائین طرف حسینؑ ہونگے یہانتک کہ اعلاے غرفہاے بہشت پر آکر مقام محشر تک پہونچے گی اور علم حمد علیؑ کے ہاتھ مین ہوگا۔ اور بخدا سوگند خدا اوس روز تیرے دشمنون سے دشمنی کریگا۔ اور وہ لوگ جنھون نے تیرا حق غصب کیا ہی اور تیری محبت و مودت کو قطع کیا ہی اور تجھپر تہمت دروغ رکھی ہی وہ پشیمان ہونگے۔ اور ملائکہ اونکو میرے پاس سے لیجاکر جہنم مین ڈالدینگے مین کہونگا یہ میری امت سے ہین۔ ملائکہ کہین گے انھون نے بعد آپکے

ف
وصیت حضرت
رسول بجناب
فاطمہ

دیگر بدل دیا اور راہ جہنم اختیار کی۔ بعد اسکے حضرت نے ارشاد فرمایا اے علی و فاطمہ یہ حنوط ہے
جسے جبرئیل بہشت سے میرے لیے لائے ہیں اور تمکو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس حنوط کو آپس میں
تقسیم کر لو حضرت فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ اسکا ایک ثلث آپکا ہے اور باقی کو علی ابن ابیطالب
تقسیم کریں پس حضرت رونے لگے اور فاطمہ کو آغوش میں لیا اور فرمایا تو ہمیشہ سے توفیق دیا ہوا
والہام یافتہ ہے جو کچھ تو نے کہا موافق رضائے الٰہی کہا یا علی باقی حنوط کے تم حصے کرو۔
جناب امیر نے کہا۔ یا حضرت جو کچھ باقی ہے اسکا نصف حصہ فاطمہ ہے اور نصف جو باقی بچا اوسکو
جیسا فرمائیے۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ نصف باقی تمھارا حصہ ہے اور وہ تم نصف لیلو اور جیسا مناسب جانو
صرف کرو۔ پھر کہا یا علی میرے قرض کے تم ضامن ہوے کہ ادا کرو جناب امیر نے فرمایا۔ ہان یا
حضرت میں ضامن ہوا۔ حضرت نے فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا پھر فرمایا یا علی تم مجھے غسل دو
اور سواے تمھارے اور کوئی مجھے غسل نہ دے کہ اندھا ہو جائیگا۔ جناب امیر نے کہا کیون
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا۔ جبرئیل نے جانب رب جلیل سے اسی طرح کہا ہے کہ بعد
تمھارے انتقال کے جسکی تمھارے بدن پر نظر پڑیگی وہ اندھا ہو جائیگا۔ علی نے کہا یا حضرت میں
اکیلا کیونکر غسل دے سکونگا۔ حضرت نے فرمایا جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل
و اسمٰعیل کہ آسمان اوّل پر موکل ہے میرے غسل دینے پر تمھاری اعانت کرینگے جناب امیر
نے کہا پانی کون دیگا حضرت نے فرمایا فضل بن عباس۔ ولیکن اُسکو چاہیے کہ اپنی
آنکھیں بند رکھے کہ میرے بدن پر نظر نہ پڑے اسلیے کہ اوسپر اور میری عورتون پر اور
سب مردون اور عورتون پر بغیر تمھارے حرام ہے کہ میرے بدن پر نظر کریں اور یا علی
جب تم میرے بدن کو دھونا اور مجکو تختہ پر رکھنا اُسوقت چاہ عرش سے چالیس ولایتی
کے میرے بدن پر ڈالنا پس فرمایا کہ حسن اور حسین کو بلاؤ اور مجھسے خبر گذشتہ اور آئندہ سنو
اور جو دل چاہے وہ پوچھو کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ جواب دونگا۔ یا علی جو کچھ میں نے کہا تم نے
قبول کیا۔ جناب امیر نے عرض کی ہان یا حضرت میں نے قبول کیا۔ حضرت نے فرمایا خداوندا
تو گواہ رہنا۔ پس فرمایا۔ یا علی تم کیا کروگے اگر یہ گروہ میرے بعد تمپر امیر ہون اور تمپر سبقت
کریں اور ابوبکر تمکو بیعت کے لیے بلائے اور جب تم انکار کرو تو تمھارا گریبان پکڑلیں اور
تمکو اندوہناک بے یار و غمگسار ابوبکر پاس لیجائیں اور بعد ازان میری جگر گوشہ فاطمہ کو
آزردہ اور رنجیدہ کریں جب جناب فاطمہ نے اس خبر جانسوز کو سنا صداے فریاد و فغان

بلند فرمائی اور حضرت رسولؐ بھی گریۂ فاطمہؑ دیکھکر رونے لگے پھر فرمایا اے دختر گرامی نہ رو اور جسقدر ہوسکے اپنا رونا تیرے یاد رکھ اور ہمنشین یعنی ملائکہ بیٹھے ہین اونکو اپنے رونے سے اذیت نہ دے کہ اسوقت جبرئیلؑ و میکائیلؑ و صاحب اسرار خدا اسرافیلؑ تیرے رونے سے روتے ہین آہستہ فرزند لیسندیدہ دیکھ رو کہ تمام آسمان اور زمین کو تونے رولایا اور دیدۂ تہر ماہ اور مقربان درگاہ کو آہ حسرت سے تیرہ کردیا پس جناب امیرؑ نے کہا یا حضرتؐ اگر یا ورن ملین گے تو جہاد کرونگا ولیکن اپنے معیت نہ کرونگا مگر جب یاور ملین گے اوسوقت ایسے قتال کرونگا حضرت رسولؐ نے فرمایا ہان اے خدا تو بھی گواہ رہ پھر حضرت رسولؐ نے کہا یا علیؑ قرآن کی نسبت کیا کروگے جناب امیرؑ نے کہا یا رسول اللہ قرآن کو جمع کرکے ان لوگون پاس لیجاؤنگا اگر انھون نے قبول کیا یا نہ قبول کیا دونون صورتون مین خدا کو اور آپکو گواہ کرونگا حضرت رسولؐ نے ارشاد کیا یا علیؑ جب تجھے غسل دینا تو اوسی جگہ جہان میری روح قبض ہوئی ہو مجھے دفن کرنا اور کفن مین جامہ کا دینا کہ ان مین سے ایک جامۂ یمنی ہو اور بغیر تمھارے دوسرا کوئی میری قبر مین نہ آئے اور جب غسل سے فارغ ہونا توقف کرنا یہانتک کہ جبرئیلؑ تمکو اجازت دین پس ہمراہ فاطمہؑ و حسنینؑ مجھپر نماز پڑھنا اور پچیس تکبیر کہنا بعد اسکے میرے مردان اہلبیتؑ فوج فوج مجھپر نماز پڑھین بعد اسکے عورتین بعد ازان تمام لوگ مجھپر نماز پڑھین اوسوقت عائشہ نے آکر کہا یا رسول اللہؐ جبکہ آپ کو میرے حجرہ مین دفن کرینگے تو مین کہان رہونگی حضرتؐ نے فرمایا جس گھر مین تیرا دل چاہے وہان رہنا۔ اور تیرا کچھ میرے حجرہ مین حق نہین ہو اپنے گھر مین جا کر رہنا اور بطریق اہل کفر و جاہلیت گھر سے باہر نہ جانا اور اپنے مولیٰ اور اوسکے باپ خود یعنی علی بن ابی طالبؑ سے از روے ستم و شقاق و نفاق قتال نہ کرنا اور مجھے معلوم ہو کہ کریگی۔ جب یہ خبر عمر کو پہونچی حفصہ سے کہا عائشہ سے کہدے کہ دربارۂ علیؑ ہمراہ رسولؐ معارضہ و مخاصمہ نہ کرے کہ وہ ہمیشہ سے فریفتۂ محبت علیؑ ہین اور خاطر جمع رکھ کہ یہ گھر تیرا ہو اور کوئی تجھے گھر سے باہر نہ کرسکیگا جناب امیرؑ نے فرمایا مین اوس رات کو پاس حضرت رسولؐ کے تھا اور ایک باریک کپڑا حضرتؐ کے منھ پر ڈالدیا تھا اور حضرتؐ متوجہ عالم قدس تھے اور اہلبیت رسولؐ مشغول گریہ و زاری تھے اور کلمۂ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے تھے ناگاہ حضرتؐ نے فرمایا چند منھ سفید ہوے اور چند منھ سیاہ ہوے اور ایک جماعت سعادتمند ہوئی اور ایک گروہ بدبخت ہوا اور اصحاب عبا پانچ آدمی ہین اور مین اونکا سردار ہون اور یہ اہلبیتؑ میرے اور مقربان درگاہ الٰہ ہین۔ وہ سعادتمند ہوگا جو

ف ـ وصایای حضرت رسولؐ درباب دفن و کفن وغیرہ

متابعت اور پیروی انکی میرے دین اور میرے پدران بزرگ کے دین پر کرے۔ پروردگار اپنے وعدہ دن کو میرے اہلبیت کے حق مین تا روز قیامت تو عمل مین لانا۔ پھر فرمایا تشنہ لب و روسیاہ جہنم مین گئے وہ لوگ جنھون نے ثقل اکبر یعنے قرآن کو پھاڑ ڈالا اور ثقل اصغر کو کہ میرے اہلبیتؑ ہین ضایع کیا اور اپنی جگہ سے انکو دور کیا اور انکا حساب خدا پر ہے۔ ہر ایک اپنے کردار کا مختار ہے اور بعد ان دو منافق کے تیسرا اور چوتھا ہوگا۔ انکا مُنھ سیاہ ہو وہ بہت مال جمع کرینگے اور لوگون کو جہنم کی طرف کھینچین گے اور انکے زمانہ مین یعنے مراد و یہ ۱۲ کتاب خدا کا چرچا اُٹھ جائیگا۔ اور اہلبیتؑ کا گھر مہجور و متروک ہو جائیگا اور حکم بنا وانی کرینگے علیؑ اور آل علیؑ کے دشمن جہنم مین ہین اور دوستان علیؑ اور آل علی بہشت مین ہین یہ فرماکر حضرتؐ ایک ساعت خاموش رہے اور روح مقدس نے آشیان بدن سے جانب کنگرۂ عرش قرب مآب منان و ریاض خُلد جاودان پرواز کیا اور ساتھ رفیق اعلیٰ کے انبیا اور اولیا اور شہدا سے ملحق ہوے۔ ایضاً کلینیؒ نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیل جانب خداوند جلیل سے اوسوقت خبر وفات سید کائنات لائے جبکہ حضرت کو کوئی درد و الم نہ تھا حضرتؐ نے حکم فرمایا۔ منادی ندا کرے کہ مہاجرین و انصار جمع ہون اور حکم دیا ہتھیار سج لین جب سب لوگ جمع ہوے حضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنی خبر وفات اونسے بیان فرمائی اور ارشاد کیا۔ خدا کو مین اوسے یاد دلاتا ہون جو بعد میرے میری امت پر سردار ہو کہ البتہ مسلمانون کی جماعت پر اور اونکے ضعیفون پر رحم کرے اور اونکے عالم کی تعظیم کرے اور اونکو ضرر نہ پہونچائے کہ اوسکا باعث ذلت ہو اور اونکو فقیر نہ کرے کہ باعث اونکے کفر کا ہو اور اپنا دروازہ اونپر بند نہ کرے کہ اونکے اقویا ضعیفون پر مسلط ہون اور اونکو سرحدہائے کافران مین بہت حبس نہ کرے کہ باعث قتل نسل میری امت کا ہو واضح ہو کہ تبلیغ رسالت مین نے کردی اور مین خیر خواہی تمھاری بجالایا تم سب گواہ رہو۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آخر وعظ تھی جو حضرتؐ نے منبر پر فرمائی کلینی اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور شیخ مفیدرح اور اکثر محدثین فریقین نے بسند ہائے معتبر حضرت امام زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ وغیرہم صلواۃ اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات حضرتؐ کا ہوا اور بیماری حضرتؐ پر سنگین ہوئی جناب امیر علیہ السلام اور عباسؓ کو بلایا اور گھر اصحاب اور مہاجرین و انصار سے بھرا ہوا تھا جب جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت رسولؐ نے اپنا سر مبارک دامن جناب امیرؑ مین رکھا اور عباسؓ سامنے

باب ۱ احوال حضرت رسولؐ

کھڑے ہوکر اپنی چادر کے کونے سے مگس رانی کرنے لگے حضرت رسولؐ نے چشم مبارک کھولکر فرمایا اے عباس اے عم رسول خدا میری وصیّت کو میرے اہلبیت اور میری عورتون کے حق مین قبول کرو میری میراث لو اور میرا قرض ادا کرو میرے وعدون کو عمل مین لاؤ۔ اور مجھے بری کرو۔ عباسؓ نے کہا یا رسول اللہؐ مین مرد پیر عیالدار ہون اور آپ ہوائے تُند اور ابر بہار سے زیادہ تر بخشش اور سخاوت فرمانے والے ہین میرا مال آپکے وعدون اور آپ کی بخششون کو وفا نہین کرسکتا۔ اس سے مجھے معاف رکھیے اور اوس شخص کو حکم دیجیے جو طاقت و ہمت مین مجھسے زیادہ ہو حضرتؐ نے تین مرتبہ اس کلام کا اعادہ فرمایا اور ہر مرتبہ عباسؓ نے وہی جواب دیا اوسوقت حضرتؐ نے فرمایا مین اپنی میراث اوسے دونگا جو قبول کرے اور اسطرح قبول کرے جو حق قبول کرنے کا ہے اور وہ اوسکے لائق ہے اور جسطرح اے عباسؓ تمنے جواب دیا وہ جواب نہ دیگا۔ پس جناب امیرؑ سے خطاب فرمایا اور ارشاد کیا یا علیؑ تم میری میراث لو کہ تمسے مخصوص ہے اور کسی کو تمسے اوسمین نزاع نہین میری وصیّت قبول کرو اور میرے وعدون پر عمل کرو اور میرے قرض کو ادا کرو۔ یا علیؑ تم میرے خلیفہ میرے اہلبیت مین رہو اور میری تبلیغ رسالات بعد میرے لوگون پر کرو جناب امیرؑ نے فرمایا جب مین نے نظر کی اور دیکھا کہ سر مبارک آنحضرتؐ میرے دامن مین شدت مرض سے کانپ رہا ہے مین بیتاب ہوگیا اور میری آنکھون سے آنسو بہکر حضرتؐ کے روے مبارک پر ٹپکے دل میرا تڑپنے لگا اور مین جواب حضرتؐ کا نہ دے سکا حضرتؐ نے دوسری دفعہ اعادہ فرمایا اور پھر رقت نے مجھپر جوش کیا اور بہ نہایت دشواری بصدا ے ضعیف مین نے کہا۔ ہان یا رسول اللہؐ میرے پدر و مادر آپ پر فدا ہون مین نے قبول کیا حضرتؐ نے فرمایا مجھے بٹھاؤ حضرتؐ کو مین نے بٹھایا اور پشت مبارک کو اپنے سینہ سے لگایا حضرتؐ نے کہا یا علی تم ہی میرے بھائی ہو دُنیا و آخرت مین اور تم ہی میرے وصی اور خلیفہ ہو میرے اہلبیت اور میری امت مین پھر فرمایا اے بلال جا اور میرا خود جسکا نام ذوالجبین ہے اور میری زرہ جسے ذات الفضول کہتے ہین اور میرا علم جسے عقاب کہتے ہین اور میری شمشیر جسے ذوالفقار کہتے ہین اور میرا عمامہ جسے سحاب کہتے ہین اور دوسرا عمامہ جسے اَضحیہ کہتے ہین اور میری چادر اور میرا ابرقہ اور میرا عصا ے کوچک اور میری چھڑی جسے ممشوق کہتے ہین لے آ عباس نے کہا اُس ابرقہ کو مین نے پہلے نہ دیکھا تھا اور جب اُسے قریب لائے نزدیک تھا کہ اوسکا نور نگاہ کو خیرہ کردے پس حضرتؐ نے ارشاد کیا یا علیؑ جبرئیلؑ یہ جامہ میرے لیے لائے

ف بیان سپردگی میراث وغیرہ

اور کہا یا محمدؐ اسکو حلقہائے زرہ میں جو دانہ اغل کرو اور بجائے منطقہ کمر پر باندھو پس حضرتؐ نے پٹکا
عزبی کی مانگی کہ ایک ٹکی ہوئی اور دوسری ٹکی نہ تھی اور اُس پیراہن کو جو شب معراج پہنا
تھا اور وہ پیراہن جو روز جنگ اُحد پہنے تھے طلب فرمائے اور تین اپنی ٹوپیاں طلب
فرمائیں ایک وہ ٹوپی جو سفر میں پہنتے تھے اور دوسری وہ ٹوپی جو عیدین کے دن پہنتے تھے
اور تیسری وہ ٹوپی جسے پہنکر اصحاب میں رونق افروز ہوتے تھے پھر فرمایا اے بلال میرے
دونوں استر جنمیں ایک کا نام شہبا اور دوسرے کا نام دلدل ہے لے آ۔ اور دونا قہ میرے کہ
ایک عضبا اور دوسرا صہبا ہے اور دو گھوڑے میرے کہ ایک جناح اور دوسرا حیزوم ہے لے آ۔
جناح وہ گھوڑا تھا جو مسجد کے دروازہ پر بندھا رہتا تھا اور حضرتؐ جس کسی کو کہیں جانے کا حکم
دیتے تھے وہ اسپر سوار ہوکر جاتا تھا۔ اور حیزوم وہ گھوڑا تھا جسپر روز جنگ اُحد حضرتؐ سوار
تھے اور جبرئیل ویہاں ہوا کہتے تھے آگے چل اے حیزوم۔ اور دراز گوش اپنا طلب فرمایا
جسے یعفور کہتے تھے۔ جب بلال نے اِن سبکو حاضر کیا حضرتؐ نے عباسؓ کو بلایا اور فرمایا
بجائے علیؑ بیٹھو کہ میں اپنی پیٹھ کا تکیہ کرون اور کہا یا علیؑ اُٹھو اور ان سب چیزوں کو زندگی
مین قبضہ کرو کہ یہ چیزیں عطیہ مردم ہو اسوقت حاضر ہین سب گواہ ہو جائیں اور کوئی بعد میرے
تجسے نزاع نہ کر سکے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مین اُٹھا اور میرے پاؤن میں طاقت چلنے کی نہ رہی
تھی پس نہایت مشقت سے وہ سب تبرکات لیکر اپنے گھر مین آیا۔ اور جب پھر کر خدمت حضرتؐ مین
آیا اور حضرتؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور حضرتؐ کی نظر مبارک مجھپر پڑی۔ انگشتر مبارک دست مبارک
سے نکال کر میرے ہاتھ مین پہنا دی اور اُسوقت گھر تمام مسلمانون اور بنی ہاشم سے بھرا ہوا تھا۔
حضرتؐ نے باوجود اس ضعف کے کہ سر ہلانا دشوار تھا داہنے بائین جانب سر اقدس کو حرکت دیکر
آواز بلند فرمائی کہ سب نے سنا اور حضرتؐ نے فرمایا اے گروہ مسلمانان علیؑ میرا بھائی اور میرا وصی
اور میرا خلیفہ میرے اہلبیت اور میری اُمت مین ہے اور علیؑ میرا دین ادا کریگا اور میرے وعدون
کو وفا کریگا۔ اے گروہ فرزندان ہاشم و فرزندانِ عبد المطلب اور اے گروہ مسلمانان علیؑ سے
دشمنی نہ کرنا اور اُسکے امر کی مخالفت نہ کرنا کہ گمراہ ہو جاؤ گے اور علیؑ پر حسد نہ کرنا اور اُسکو
چھوڑکر دوسری طرف نہ جانا کہ کافر ہو جاؤ گے پس فرمایا۔ اے عباسؓ تم علیؑ کی جگہ سے اُٹھو عباسؓ نے
کہا یا حضرتؐ آپ مرد پیر کو اُٹھاتے اور اُسکی جگہ لڑکے کو بٹھاتے ہین حضرتؐ نے تین مرتبہ
اس سخن کو ارشاد فرمایا اور عباس نے وہی جواب دیا آخر عباسؓ غضبناک اُٹھ کھڑے ہوئے

ف بیان میراث اور وصایائے حضرت رسولؐ

اور جناب امیرؑ اُنکی جگہ پر بیٹھے جب حضرت رسولؐ نے عباسؓ کو غضبناک پایا فرمایا ای عباسؓ
اے عمِ رسول خداؐ ایسا کام نہ کرو کہ مین دُنیا سے جاتے وقت تمپر خشمناک جاؤن اور میرا
غضب تمکو جہنم مین لیجائے جب عباسؓ نے یہ سُنا پھر کر بیٹھ گئے حضرتؐ نے کہا یا علیؑ مجھے لٹادو
اور جب حضرتؐ لیٹے ارشاد فرمایا اے بلال میرے دونون فرزند حسنؑ و حسینؑ کو لے آؤ
جب امام حسنؑ و امام حسینؑ حاضر ہوے حضرتؐ نے دونون کو سینے سے لگایا اور اُن
دو گُل بوستان رسالت کو سونگھتے اور پیار کرتے تھے۔ جناب امیرؑ نے بخیال مزید ملال آنحضرتؐ نزدیک جاکر چاہا کہ حسنینؑ کو علیحدہ کرین۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا ای علیؑ رہنے دو
کہ مین انکو سونگھون اور یہ مجھے سونگھین اور یہ اپنا توشہ میری ملاقات سے اور مین اپنا توشہ انکے
دیکھنے سے حاصل کرون کیونکہ بعد میرے یہ دونون بلاہاے بزرگ اور مصیبتہاے عظیم مین پھنس
جائینگے۔ خدا اونپر لعنت کرے جو انکو ڈرائین اور جو اونپر ظلم و ستم کرین خداوندا ان دونون کو
مین نے تیرے اور شائستہ مومنان یعنے علی بن ابی طالبؑ کے سپرد کیا شیخ مفید رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے لوگون کو رخصت کیا اور سب چلے گئے۔ عباسؓ اور اُنکے بیٹے فضل اور
علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اہلبیتؑ مخصوص نزدیک حضرت رسولؐ رہ گئے۔ عباسؓ نے کہا یا
رسولؐ اللہ اگر امر خلافت ہم بنی ہاشم مین قرار پائیگا ہمین بشارت دیجیئے کہ خوش ہون اور اگر آپ
جانتے ہین کہ ہمپر ستم کرینگے اور ہمسے خلافت کو غصب کرلین گے پس اپنے اصحاب سے ہماری سفارش
کیجے۔ حضرتؐ نے فرمایا تمکو بعد میرے ضعیف کرینگے اور تمپر غالب ہونگے یہ سُنکر سب اہلبیتؑ رونے لگے
اور حضرتؐ کے جینے سے نا اُمید ہوگئے اور اُس مرض مین جناب امیرؑ شب و روز خدمتِ حضرتؐ مین
حاضر رہتے تھے اور بغیر کسی ضروری کام کے مفارقت نکرتے تھے۔ ابن بابویہ و شیخ مفید و شیخ طوسی
و صفار و شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے بسندہاے متواترہ حضرت
امیرالمومنینؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ و ام سلمہؓ و عائشہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ آخر
مرضِ حضرتؐ مین جناب امیرؑ کسی ضروری کام کو تشریف لے گئے تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا میرے یاور
میرے دوست میرے بھائی کو بلاؤ۔ یہ سُنکر عائشہ نے ابو بکر کو اور حفصہ نے عمر کو بلایا جب دونون
آئے اور حضرتؐ کی نظر اُنپر پڑی اپنا سر مبارک کپڑے سے چھپا لیا اور بروایت دیگر اپنا مُنھ
اُنکی طرف سے پھیر لیا اور جب وہ دونون اُٹھ گئے حضرتؐ نے کپڑا مُنھ پر سے ہٹایا اور فرمایا میرے
خلیل اور میرے حبیب اور میرے برادر کو بلاؤ۔ پھر عائشہ اور حفصہ نے اپنے اپنے باپ کو بلایا اور

ف وصایاے حضرتؐ حق حسنینؑ

جب وہ دونون آئے پھر حضرتؐ نے انکی طرف سے منھ پھیر لیا یا منھ چھپا لیا۔ ان دونون نے کہا ہمکو نہین بلاتے بلکہ علیؑ کو بلاتے ہین پس جناب فاطمہؑ نے جناب امیرؑ کو بلایا۔ جب جناب امیرؑ آئے حضرتؐ نے انکو اپنے سینہ سے لگایا اور اپنا دہن مبارک جناب امیرؑ کے کان پر رکھکر اپنا جامہ جناب امیرؑ کو اوڑھا دیا انکا پسینہ ادھر اور انکا پسینہ ادھر گرتا تھا اور عرصہ تک جناب امیرؑ سے راز بیان فرمائے اکثر لوگ مکان کے پیچھے جمع تھے اور ابوبکر و عمر بھی دروازہ کے باہر کھڑے تھے۔ جب جناب امیرؑ باہر آئے حاضرین نے پوچھا یہ کونسا راز تھا جو حضرتؐ نے تمسے کہا جناب امیرؑ نے فرمایا۔ ہزار باب علم حضرتؐ نے مجھے تعلیم فرمائے کہ ہر دروازے سے ہزار دروازے کھلتے ہین اور دوسری روایت مین اس طرح ہے کہ خضر علیہ السّلام نے جناب امیرؑ کو دہلیز خانۂ آنحضرتؐ مین دیکھا پوچھا آیا پیغمبرؐ نے تمسے کوئی راز کہا جناب امیرؑ نے کہا ہان ہزار قسمین علم کی مجھے تعلیم فرمائین کہ ہر قسم سے ہزار دوسری قسمین نکلتی ہین خضرؑ نے کہا آیا سبکو سمجھ کر یاد کر لیا جناب امیرؑ نے کہا ہان۔ خضرؑ نے پوچھا چاند مین جھائیان کیا چیز ہین جناب امیرؑ نے ارشاد کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وجعلنا اللیل والنھار اٰیتین فمحونا اٰیة اللیل وجعلنا اٰیة النھار مبصرة خضرؑ نے کہا یا علیؑ تمنے خوب یاد کیا ہے۔ اور عایشہ کی روایت مین اس طرح ہے کہ جب جناب امیرؑ حاضر ہوے حضرتؐ نے انکو اپنے لحاف مین لیکر آغوشِ مبارک مین لے لیا اور جناب امیرؑ سے راز کہہ رہے تھے یہانتک کہ روح مقدس بدن مطہر سے مفارقت کر گئی اور ہاتھ حضرتؐ کا جناب امیرؑ کے جسم پر تھا۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ جب وقتِ وفات حضرتؐ کا ہوا مجھے بلایا اور کہا یا علیؑ تم میرے وصی اور میرے خلیفہ میری حیات اور وفات مین میرے اہلبیت اور میری امت مین ہو تمھارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست اور تمھارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یا علیؑ جو تمھارا منکرِ امامت میرے بعد ہے وہ میری رسالت کا منکر میری حیات مین ہے اسلیے کہ یا علیؑ مین تمسے ہون اور تم مجھسے ہو پس مجھے قریب بلایا اور ہزار باب علم مجھپر کھولدیے کہ ہر باب سے ہزار باب مفتوح ہوئے۔ اور دوسری روایت مین فرمایا کہ ہزار بابِ حلال و حرام اور جو کچھ گذرا اور تا قیامت گذریگا مجھے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب مجھپر مفتوح ہوئے۔ یہانتک کہ مرگ و بلاہاے مردم پر مطلع ہوا اور حکمہاے حق جو درمیان مردم کرنے چاہیئین اسکو جان لیا صفار نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسولؐ نے

ف بیان تعلیم علوم دادن آنحضرت بجناب امیرؑ

بحالتِ علالت نماز صبح مسجد مین ادا فرمائی اوسوقت پیراہن سیاہ پہنے تھے پس خطبہ پڑھا اور اُس خطبہ مین لوگون کو امر و نہی فرمائی اور مواعظ کہے اور آخرت یاد دلائی بعد اسکے تنبیہ مردم کے لیے ارشاد کیا اے فاطمہؑ عمل کر اور طاعتِ خدا بجا لا کہ بغیر عمل مجھسے تجھے فائدہ نہ پہونچے گا جب لوگون نے حضرتؐ کا خطبہ سُنا خوش ہوگئے اور حضرتؐ کی زیارت سے مسرور ہوے اور زنان حضرتؐ شاد ہوگئین کہ حضرتؐ نے شفا پائی بالون مین کنگھی کی اور آنکھون مین سرمہ لگایا مگر اُسی دن حضرتؐ نے رحلت فرمائی۔ راوی نے پوچھا وہ کونسا وقت تھا جب حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو ہزار باب علم تعلیم فرمائے۔ جناب صادقؑ نے فرمایا وہ روزِ وفات سے پہلے تھا شیخ مفید نے بسند معتبر عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ علی بن ابیطالبؑ اور عباس اور فضل بن عباسؓ اُس بیماری مین جسمین حضرتؐ نے انتقال فرمایا حضرتؐ پاس آئے۔ اور کہا یا رسول اللہؐ مردان و زنان انصار مسجد مین جمع ہین اور سب آپ کے لیے رو رہے ہین حضرتؐ نے فرمایا کیون روتے ہین۔ عرض کیا ڈرتے ہین کہ اس مرض مین آپ اونسے مفارقت فرمائین حضرتؐ نے فرمایا میرا ہاتھ پکڑو پس باہر تشریف لائے اور ایک چادر اوڑھے ہوے تھے اور سر پر عمامہ باندھے ہوے تھے مسجد مین آکر منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے حق تعالیٰ ادا فرمائی اور کہا اما بعد ایّہا الناس اپنے پیغمبرؐ کے مرنے سے کیون ڈرتے ہو مین نے تکو (اپنی) خبر مرگ تمسے بیان کی اور تمھاری خبر مرگ تمسے کہی اگر مجھسے پہلے کوئی پیغمبر ہمیشہ دُنیا مین رہتا البتہ مین بھی ہمیشہ تم مین رہتا۔ ایّہا الناس واضح ہو مین اپنے پروردگار پاس جاتا ہون اور تم مین دو چیزین چھوڑے جاتا ہون اگر اونکے موافق رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے اور وہ کتاب خدا ہے جو کہ تمھارے پاس موجود ہے اور ہر صبح و شام اُسکی تلاوت کرتے ہو تمکو چاہیے دنیا پر رغبت نہ کرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور آپس مین دشمنی نہ کرو بلکہ باہم بھائیون کی طرح رہنا جسطرح خدا نے حکم فرمایا ہے۔ اور تحقیق کہ مین اپنی اہلبیت اور عترت کو تم مین چھوڑے جاتا ہون اور تمکو اونکے بارہ مین وصیت کرتا ہون۔ اور مین تمکو انصار کے حق مین وصیت کرتا ہون اسلیے کہ تم اونکے حقوق جانتے ہو اور اونکی جانفشانی اور کوشش خدا اور رسولؐ خدا اور مومنون کے ہمراہ تمکو معلوم ہے۔ اپنے گھرون مین تمھارے لیے اپنے اوپر زحمت اُٹھائی اور آدھا میوہ تمکو بخشدیا اور تمکو اپنے اوپر مقدم کیا ہرچند کہ خود محتاج تھے جو شخص کہ حاکم امر مسلمانان ہو لازم ہے کہ انصار نیکوکار کی رعایت اور بدکار سے درگذر کرے اور یہ آخری مجلس موعظ تھی

کہ حضرتؐ منبر پر تشریف لے گئے یہانتک کہ حق تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔ اور شیخ مفید نے بسند معتبر
حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جب وقتِ وفاتِ حضرتؐ آیا جبرئیلؑ حاضر ہوے اور
کہا یارسول اللہؐ آپ چاہتے ہین کہ دُنیا مین پھر جائیے فرمایا نہین بلکہ مین رفیق اعلیٰ یعنے انبیا
و اوصیا اور دوستان خدا سے ملاقات کرنا چاہتا ہون پس حضرتؐ نے لوگون کو موعظہ کیا
اور فرمایا۔ اَیُّہا النّاس کوئی پیغمبر میرے بعد نہوگا اور کوئی سنت بعد میری سنت کے نہین جو کوئی بعد میرے
دعواے پیغمبری کرے یا کوئی بدعت دین مین نکالے اُسکا دعوی جھوٹا اور اُسکی بدعت دوزخ مین
ہی اور جو کوئی ایسا دعوی کرے اُسکو قتل کرنا چاہیے اور جو کوئی اُسکی پیروی کرے وہ جہنم مین ہی۔
اَیُّہا النّاس۔ قصاص اور حق کو زندہ کرو۔ پراگندہ نہ ہوجانا مسلمان رہنا اور پیشوایان دین
کی اطاعت کرنا کہ عذاب دُنیا اور آخرت سے محفوظ رہو پس یہ آیت پڑھی۔ کتب اللہ
لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز ایضاً بسند معتبر ابوسعید خدری سے روایت کی ہی
کہ آخری خطبہ جو حضرت رسولؐ نے ہمارے لیے پڑھا وہ خطبہ تھا جو آخری مرض مین پڑھا اور گھر سے
باہر جناب امیرؑ اور میمونہ پر جو آزاد کردہ آنحضرتؐ تھی تکیہ کیے ہوے تشریف لائے اور منبر پر بیٹھکر
فرمایا۔ اَیُّہا النّاس بدرستیکہ مین تم مین دو چیز بزرگ چھوڑے جاتا ہون یہ فرمایا اور چپ ہوگئے
ایک شخص اُٹھا اور کہا یہ دو چیز جنکو آپ نے فرمایا کون کون ہین حضرتؐ غضبناک ہوے اور
رنگ مبارک سُرخ ہوگیا اور فرمایا مین نے چاہا تھا اُسکی تفسیر کرون لیکن ضعف بیماری نے میرا
نفس تنگی کرنے لگا پس فرمایا اُن دو چیزون مین سے پہلا قرآن ہی کہ ایک ریسمان آسمان سے
زمین کی طرف لٹکی ہوئی ہی ایک سرا اُسکا خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا تمھارے ہاتھ مین
ہی اور اُن دو چیزون مین سے دوسرا میرے اہلبیت ہین پس فرمایا قسم بخدا اس کلام کو مین تمسے
بیان کر رہا ہون اور جانتا ہون کہ چند مرد ایسے ہین جو ابھی تک تمھارے اہل شرک مین ہین
اور دنیا مین نہین آئے ہین اور اُنسے امید مجھے تم اکثرون سے زیادہ ہی پس فرمایا قسم بخدا کوئی
بندہ میرے اہلبیت کو دوست نہین رکھتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ بروز قیامت اُسکو ایک نور عطا کریگا
یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھسے ملاقات کرے اور کوئی بندہ میرے اہلبیتؑ کو دشمن نہین رکھتا
مگر یہ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت کو بروز قیامت اوس سے چھپالے گا۔ راوی نے کہا
اس حدیث کو مین نے حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت مین عرض کیا اور حضرتؑ نے اسکی
تصدیق فرمائی۔ شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ سلمان فارسیؓ نے کہا مین

بیان خطبہ حضرت رسولؐ

حضرت رسولؐ کی خدمت میں تھا اوس مرض میں کہ جسمیں حضرتؐ نے انتقال فرمایا حاضر ہوا اور بیٹھ کر احوال شریف پوچھنے لگا جب میں نے چاہا کہ اُٹھکر باہر جاؤن فرمایا اے سلمان بیٹھے رہو اور گواہ رہو اوس امر پر جو کہ بہترین امور ہے میں بیٹھ گیا ناگاہ میں نے دیکھا کہ چند مرد اہلبیت حضرتؐ سے اور چند مرد اصحاب حضرتؐ سے گھر میں آئے اور جناب فاطمہؑ بھی تشریف لائین۔ جب حضرتؐ کا ضعف ملاحظہ کیا رونے لگے اور اشک جناب سیدہؑ روے مبارک آنحضرتؐ پر ٹپکے جب حضرتؐ نے جناب فاطمہؑ کو روتے دیکھا فرمایا۔ اے دختر کسلیے روتی ہے خدا تیری آنکھیں روشن رکھے اور کبھی نہ رولائے۔ جناب سیدہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار میں آپکو اس حالت میں دیکھوں پھر کیونکر نہ روؤن حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ خدا پر توکل کر اور صبر کر جس طرح اور پیغمبرون نے صبر کیا کہ وہ تیرے باپ تھے اور جس طرح پیغمبرون کی بیبیون نے صبر کیا کہ وہ تیری مائین تھین۔ آیا اے فاطمہؑ چاہتی ہے میں تجھے بشارت دون فاطمہؑ نے عرض کی ہان یا رسول اللہؐ حضرتؐ نے فرمایا اگر تجھے نہیں معلوم کہ حق تعالیٰ نے جمیع خلق سے تیرے باپ کو اختیار کیا اور اسکو مرتبہ پیغمبری تک پہونچایا اور تمام خلق پر مبعوث کیا بعد اسکے علیؑ کو اختیار کیا اور مجھے حکم فرمایا کہ تجھے اسکے ساتھ تزویج کرون۔ اور علیؑ کو بحکم پروردگار میں نے اپنا وزیر اور وصی کیا۔ اے فاطمہ حق علیؑ کا تمام مسلمانون پر سبکے حق سے عظیم تر اور اسلام علیؑ کا سب سے قدیم تر ہے اور علم اسکا سب سے بیشتر اور حلم اسکا سب سے افزون تر اور میزان قدرت و منزلت میں قدر اوسکی سب سے گران تر ہے پس جناب فاطمہؑ خوش ہوگئین حضرتؐ نے فرمایا۔ اے دختر آیا میں نے تجھے خوش کیا جناب سیدہؑ نے فرمایا ہان اے پدر بزرگوار پھر حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ اس سے اور زیادہ تیرے شوہر تیرے پسر عم یعنے علیؑ کی فضیلت بیان کرون جناب فاطمہؑ نے عرض کی ہان یا رسول اللہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ علیؑ سب سے پہلے اس اُمت سے خدا اور رسولؐ پر ایمان لایا اور اوسکے بعد اور سب کے پہلے خدیجہ تمھاری مان ایمان لائین اور پہلے جسنے میری پیغمبری مین نصرت و مددگاری کی علیؑ تھا اے فاطمہؑ علیؑ میرا بھائی اور میرا برگزیدہ اور میرے فرزندون کا باپ ہے حق تعالیٰ نے علیؑ کو چند ایسی خصلتین عطا کی ہین کہ کسی کو اوسکے پہلے اور اوسکے بعد نہین عطا کین اے فاطمہؑ صبر کر اور سمجھ جا تیرا باپ جلد حق تعالیٰ سے ملحق ہوگا۔ جناب سیدہؑ نے کہا۔ اے پدر بزرگوار پہلے تو آپنے مجھے خوش کیا اور آخر مین رنجیدہ و غمگین فرمایا۔ حضرتؐ نے کہا اے فاطمہؑ دنیا کے امور اسی طرح ہین شادی اور غم دنیا مین ملا ہوا ہے صفائی دنیا کدورت سے مخلوط ہے۔ اے

فضیلت جناب امیرؑ بزبانی حضرت رسولؐ

فاطمہؑ چاہتی ہی کہ تیری خوشی اور زیادہ کروں ۔ جناب سیدہؑ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا حق تعالی نے خلائق کو پیدا کیا اور اونکو دو حصہ کیا مجھے اور علی کو عمدہ اور اچھے حصہ میں قرار دیا کہ وہ اصحاب الیمین ہیں پھر اُن دونوں حصوں کے قبیلے کیے مجھے اور علیؑ کو بہترین قبائل میں قرار دیا ۔ چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی کہ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم پس اُن قبیلوں سے گھر آباد کیے مجھے اور علی کو اُن سب گھر والوں سے بہتر اور برتر قرار دیا چنانچہ فرمایا ہی کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا حق تعالے نے مجھے میرے اہلبیت سے اختیار کیا اور علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ اور تجھے انہیں سے اختیار کیا میں بہترین فرزندان آدم ہوں اور علی بہترین عرب ہی اور تو بہترین زنان عالمیان ہی اور حسنؑ وحسینؑ بہترین جوانان اہل بہشت ہیں اور تیری ذریت سے مہدیؑ ہی کہ حق تعالی اُسکی برکت سے زمین کو بعدالت بھر دیگا بعد ازانکہ جور وستم سے بھر گئی ہو ۔ اور فرات بن ابراہیم نے بسند معتبر جابر انصاریؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے اپنے آخر مرض میں جناب فاطمہؑ سے کہا اے فاطمہؑ میرے ماں باپ تجھپر فدا ہوں اپنے شوہر کو بلا ۔ جناب سیدہؑ نے امام حسنؑ سے کہا جاؤ اپنے باپ سے کہو کہ نانا آپ کو بلاتے ہیں ۔ جب جناب امیرؑ تشریف لائے سُنا کہ فاطمہؑ کہہ رہی ہیں اے پدر بزرگوار آپ کے شدت الم اور آزار سے کس درجہ تجھپر اندوہ والم ہی حضرتؐ نے فرمایا آج کے بعد پھر شدت تیرے باپ پر نہیں اے فاطمہؑ واضح ہو کہ پیغمبر کے مرنے میں گریبان چاک کرنا نہ چاہیے اور بال نوچنے نہ چاہئیں اور واویلا نہ کہنا چاہیے ولیکن وہ کہنا جو تیرے باپ نے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کے مرنے میں کہا کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل دردمند ہی اور میں وہ نہیں کہتا کہ موجب غضب پروردگار ہو اے ابراہیمؑ میں تجھپر اندوہناک ہوں اور اگر ابراہیمؑ زندہ رہتا تو لازم تھا کہ پیغمبر ہوتا ۔ پس فرمایا اے علیؑ میرے قریب آؤ جب جناب امیرؑ قریب گئے حضرتؐ نے فرمایا اپنا کان میرے منھ کے قریب رکھو اور جب عائشہ وحفصہ نے چاہا کہ کلام حضرتؐ کا سنیں حضرتؐ نے کہا خداوندا انکے کانوں کو بہرا کر دے کہ نہ سنیں پس فرمایا اے میرے برادر تمنے سنا جو کچھ حق تعالی نے قرآن میں فرمایا ہی کہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریۃ مدرستیکہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اعمال شائستہ کرتے ہیں وہ بہترین خلق ہیں جناب امیرؑ نے کہا ہاں یا حضرتؐ میں نے سنا ہی ۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ شیعہ اور تیرے

ف
بیان فضائل اہلبیت زبانی حضرت رسولؐ

یاد رہین اور وعدہ گاہ انکی اور میری بروز قیامت نزدیک حوض کوثر ہی اوسوقت جب تمام
اُمت دوزانو ہون اور اونکے اعمال حق تعالیٰ پر عرض کیے جائین اوسوقت خدا تمھین اور تمھارے
شیعون کو بلائے اور تم اور تمھارے شیعہ اُس حالت مین جبکہ سیر و سیراب ہوا ور اس صورت
کہ منھ اور ہاتھ اور پانون کی نور سے چمکتے ہون حاضر ہو۔ یا علیؑ تمنے سُنا ہی کہ خدا فرماتا ہی۔
ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا اولئک ھم شر البریۃ
کہا ہان یا رسول اللہ مین نے سنا ہی حضرتؐ نے فرمایا یہ لوگ یہود و بنی امیہ اور انکے اتباع اور تیرے اور تیرے
شیعون کے دشمن ہین بروز قیامت بھوکے پیاسے روسیاہ شقاوت اور تعب اور عذاب شدید
مین گرفتار مبعوث ہونگے اور یہی حدیث کتاب سلیم بن قیس مین جناب امیرؑ سے منقول ہی اور
تفسیر محمد بن عیاش بن ماہیار مین امام محمد باقرؑ سے منقول ہی اور ابن بابویہؒ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے
روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے وقت وفات جناب سیدہ سے کہا۔ اے فاطمہؑ جب مین مرجاؤن
اوسوقت تو اپنے بال میری مفارقت سے نہ نوچنا اور اپنے گیسو پریشان نہ کرنا اور واویلاہ
نہ کہنا اور مجھپر نوحہ نکرنا اور نوحہ کرنے والون کو نہ بلانا۔ اور کتاب بشارت المصطفی مین روایت
کی ہی کہ جب حضرت رسولؐ بیمار ہوے جس بیماری مین کہ دنیا سے رحلت فرمائی جناب فاطمہؑ
امام حسنؑ و امام حسینؑ کو لیکر حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئین جب حضرتؐ کو اُس حال مین
مشاہدہ فرمایا بیتاب ہوکر حضرتؐ کے مُنھ پر گر پڑین اور اپنا سینہ حضرتؐ کے سینہ پر
رکھکر بہت روئین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ نہ رو اور صبر اختیار کر یہ سُنکر جناب سیدہؑ
آنکھین اور چشمہاے مبارک حضرتؐ سے آنسو جاری تھے پس تین مرتبہ کہا۔ خداوندا یہ میرے
اہلبیت ہین اور مین انکو تیرے اور ہر مومن کے سپرد کرتا ہون۔ شیخ مفیدؒ نے روایت کی ہی کہ جب
رحلت حضرتؐ بجانب ریاض جنت نزدیک ہوئی۔ جناب امیرؑ سے ارشاد کیا یا علی میرا سر اپنے
دامن مین لیلو کہ حکم خدا پہونچا ہی اور جب روح میرے جسم سے مفارقت کر جائے اپنے ہاتھ سے مجھے
اپنے مُنھ کی طرف اوٹھانا اور میرا منھ قبلہ کیطرف کر دینا اور متوجہ تجہیز ہونا اور پہلے تم مجھپر نماز پڑھنا اور مجھسے
جُدا نہونا جبتک قبر مین نہ اُتار لینا اور ان سب امور مین خدا سے نصرت چاہنا جب جناب امیرؑ
نے سر مبارک حضرت رسولؐ اپنے دامن مین رکھا حضرتؐ بیہوش ہوگئے پس جناب فاطمہؑ
حضرتؐ کے جمال پر نظر فرماتی اور روتی تھین۔ اور بیان کرتی اور شعر پڑھتی تھین کہ مضمون
اوسکا یہ ہی۔ وہ سفید رو جسکی برکت سے طلب باران کرتے ہین فریاد رس یتیمان

ف وصایاے حضرت رسولؐ

وپناہ بیوہ زنان ہے جب حضرت نے آواز جناب سیدہ کی سنی آنکھین کھولدین اور بآواز ضعیف فرمایا اے دختر یہ کلام تیرے چچا ابو طالب کا ہے اسکو نہ کہو ولیکن یہ کہو وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم اور جب جناب فاطمہ بہت روئین حضرت رسول ؐ نے قریب اپنے بلایا اور کان مین کوئی راز کہا جسے سنکر جناب سیدہ شاد ہوگئین اور جب روح مقدس حضرت ؐ نے مفارقت کی جناب امیر ؑ کا ہاتھ حضرت ؐ کے منہ کے نیچے تھا جناب امیر ؑ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اپنے منہ کی طرف اٹھایا اور آنکھین حضرت ؐ کی ڈھانپ دین اور چادر حضرت ؐ کے قامت مبارک پر اوڑھادی پھر جناب سیدہ ؑ سے پوچھا وہ راز کیا تھا جسے حضرت رسول ؐ نے تمھارے کان مین کہا اوسوقت تمھارا غم واندوہ بہ شادی مبدل ہوگیا اور قلق واضطراب کم ہوگیا جناب سیدہ ؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ پہلے میرے اہلبیت سے جو مجھسے ملاقات کریگا وہ تو ہے اور میری مدت حیات بعد حضرت سرور کائنات ؐ بہت نہوگی اسوجہ سے شدت غم واندوہ میرا جاتا رہا اسلیے کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ مدت مفارقت آنحضرت ؐ بہت نہوگی

فصل پانچوین

فصل پانچوین در بیان وفات حضرت رسول ؐ

بیان کیفیت وقوع مصیبت کبریٰ وحادثہ عظمیٰ یعنے وفات سید انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیان غسل وکفن ودفن اور نماز آنحضرت ؐ اور جو کچھ واقعات اوسوقت یا بعد اوسکے واقع ہوے۔ جاننا چاہیے کہ اکثر علمائے خاصہ وعامہ یعنی علماے شیعہ وسنی کا اعتقاد یہ ہے کہ ارتحال سید انبیا بعالم بقا دوشنبہ کو ہوا اور اکثر علماے شیعہ کا اعتقاد یہ ہے کہ اوسدن اٹھائیسوین ماہ صفر کی تھی اور اکثر علماے اہل سنت بارھوین ربیع الاول کی کہتے ہین اور محمد بن یعقوب کلینی رحمہ اللہ اس قول کے قائل ہین اور پہلا قول یعنے اٹھائیسوین ماہ صفر کی بہت صحیح اور بہت مشہور ہے۔ اور بعض علماے اہل سنت دوسری اور بعض پہلی اور بعض اٹھارھوین اور بعض دسوین اور بعض آٹھوین ماہ ربیع الاول کی کہتے ہین اور اسمین اختلاف نہین کہ اوسوقت حضرت کا سن ترسٹھ سال کا تھا اور دسوان سال ہجرت سے تھا۔ اور کشف الغمہ مین حضرت امام محمد باقر ؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول ؐ نے دسوین سال ہجرت مین انتقال فرمایا اور عمر شریف حضرت ؐ سے ترسٹھ سال گذرے تھے۔ چالیس سال مکہ مین رہے کہ وحی نازل ہوا کی اور بعد اوسکے تیرہ سال اور مکہ مین رہے اور جب مدینہ مین ہجرت فرمائی اوسوقت ترپن سال عمر شریف سے گذرے تھے اور دس سال بعد ہجرت کے مدینہ مین رہے اور وفات حضرت ؐ کی دوسری ربیع الاول بروز دوشنبہ واقع ہوئی۔

مولف فرماتے ہین کہ اس قول کا علمائے شیعہ سے کوئی قائل نہین شاید یہ قول محمول تقیہ پر ہو ایضاً کشف الغمہ مین لکھا ہی کہ عمر شریف حضرتؐ کی ترسٹھ سال کی ہوئی اور اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ دو سال چار مہینے رہے اور جب عبد المطلبؑ نے وفات کی اوسوقت آٹھ سال حضرتؐ کی عمر سے گذرے تھے اور بعد اوسکے اونکے چچا ابو طالب حضرتؐ کی کفالت اور حمایت کرتے رہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وقت وفات پدر بزرگوار حضرتؐ سات مہینہ کے تھے اور جب چھ سال کے ہوے والدۂ ماجدۂ حضرتؐ نے انتقال کیا اور جب ابو طالب حضرتؐ کے چچا نے جانب باغ جنت رحلت فرمائی اوسوقت عمر حضرتؐ سے چھیالیس سال اور آٹھ مہینے اور چوبیس روز گذرے تھے اور اوسکے تیسرے روز حضرت خدیجہ نے انتقال کیا پس اسوجہ سے اس سال کا نام عام الحزن رکھا اور حضرتؐ بعد بعثت کے تیرہ سال مکہ مین رہے پھر تین یا چھ روز غار مین پوشیدہ رہے اور بعد ازان بجانب مدینہ ہجرت فرمائی اور گیارھوین تاریخ ماہ ربیع الاول دو شنبہ کے دن مدینہ مین داخل ہوے اور اس سال مدینہ مین رہے پس دسوین سال ہجرت سے بتاریخ اٹھائیسوین ماہ صفر رحلت فرمائی اور قطب راوندی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایک روز ابو سفیان خدمت آنحضرتؐ مین آیا اور کہا یا رسول اللہؐ مین آپ سے ایک سوال کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو مین قبل تیرے بیان کے تیرے سوال کا جواب دیدون۔ ابو سفیان نے کہا اچھا حضرتؐ نے فرمایا تو مجھ سے سوال کرنے آیا ہی کہ میری عمر کسقدر ہوگی اوسنے کہا ہان مین یہی پوچھنے آیا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا مین ترسٹھ سال زندہ رہونگا۔ ابو سفیان نے کہا آپنے سچ کہا حضرتؐ نے فرمایا زبان سے کہتا ہی نہ کہ دل سے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا دو شنبہ کو سفر نہ کرو اور روزہ نہ رکھو کہ اس روز حضرت رسولؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور اس مضمون کی بہت حدیثین حضرات آئمۂ اطہار سے منقول ہین۔ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند ہاے معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جب کوئی مصیبت پیش آئے مصیبت رسول خداؐ کی یاد کرو کہ ایسی مصیبت ہرگز کسی پر نہوئی ہی اور نہ ہوگی۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا یا علیؑ جس کسیکو کوئی مصیبت پیش آئے وہ میری مصیبت کو یاد کرے کہ میری مصیبت سب مصیبتون سے عظیم ہی اور ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ چالیس درم کافور بہشت واسطے حنوط حضرت رسولؐ کے لائے پھر اوسکے برابر تین حصے کیے ایک حصہ اپنے لیئے

بیان عمر شریف حضرت رسولؐ

رکھا اور ایک حصہ علیؑ کو اور ایک حصہ فاطمہؑ کو دیا۔ اور شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا مین وقت علالت حضرتؐ کی خدمت مین گیا مین نے دیکھا کہ حضرتؐ کا سر مبارک ایک شخص کے دامن مین ہے کہ اوس سے زیادہ خوبصورت مین نے کسی کو نہین دیکھا تھا اور حضرتؐ آرام فرما رہے تھے جب مین گیا تو اوس شخص نے کہا آؤ اور سر اپنے پسر عم کا اپنی گود مین لو کہ تم مجھسے زیادہ سزاوار اور اوسکے مستحق ہو جب مین قریب گیا وہ شخص اوٹھ کھڑا ہوا اور سر حضرتؐ کا میری گود مین دیدیا ایک ساعت مین بیٹھا کہ حضرتؐ بیدار ہوے اور فرمایا وہ شخص کہان گیا جسکی گود مین میرا سر تھا۔ جناب امیرؑ نے جو کچھ گذرا تھا بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تمنے اوس شخص کو پہچانا۔ جناب امیرؑ نے عرض کی۔ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مین نے نہین پہچانا۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ جبرئیلؑ امین تھے کہ جب مجھپر مرض کی شدت ہوئی اونھون نے مجھسے باتین کین اور مین نے اونسے باتین کین کہ میری آنکھ لگ گئی

ذکر غسل حضرت رسول

ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا مین نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ آپکو آپکے انتقال کے بعد کون شخص غسل دے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا ہر پیغمبر کو اوسکا وصی غسل دیتا ہے مین نے پوچھا یا حضرتؐ آپکا وصی کون ہے حضرتؐ نے فرمایا میرا وصی علی ہے مین نے پوچھا علی آپ کے بعد کتنے سال زندہ رہین گے حضرتؐ نے فرمایا تیس سال جسطرح یوشع بن نون وصی موسیٰؑ بعد موسیٰؑ کے تیس سال زندہ رہے اور صفرا دختر شعیب نے کہ زوجۂ موسیٰؑ تھی یوشع پر خروج کیا اور کہا مین تجھسے زیادہ مستحق خلافت موسیٰؑ ہون یوشع نے اوس سے مقابلہ کیا اور قید کر لیا اور بعد قید کرنیکے اوسکی عزت کی یہی طرح دختر ابوبکر ہمراہ چند ہزار نامرد جو میری امت سے ہونگے علیؑ پر خروج کریگی اور علیؑ اکثر مردان لشکر عائشہ کو قتل اور عائشہ کو اسیر کرے گا اور پھر اوسپر احسان کریگا کلینی و صفار و شیخ طوسی و ابن بابویہ و قطب راوندی وغیرہ نے بسند ہاے بسیار جناب امیر المومنینؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو بلایا اور فرمایا اے علیؑ جب مین مر جاؤن چھ مشک پانی چاہ غرس سے کھینچکر مجھے اچھی طرح اوس سے غسل دینا اور کفن و حنوط کرنا اور جب غسل و کفن و حنوط سے فارغ ہونا میرا گریبان کفن پکڑنا اور مجھے بٹھانا اور جو کچھ جی چاہے مجھسے پوچھنا جو پوچھوگے مین اوسکا جواب دونگا چنانچہ جناب امیرؑ نے ایسا ہی کیا اور فرمایا اوسوقت بھی ہزار باب علم مجھے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے ہزار باب مجھپر مفتوح ہوے اور دوسری روایت مین اسطرح ہے

کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا حضرتؐ نے جو کچھ قیامت تک گذرے گا سب کی مجھے خبر دی۔ پس کوئی گروہ مردم نہین مگر یہ کہ مین جانتا ہون انمین سے راہ حق پر کون ہے اور گمراہ کون ہے۔ اور دوسری روایت مین یہ ہی کہ حضرتؐ نے جو کچھ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے اسوقت سب لکھ لیا۔ اور شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا اے علی جب مین مرجاؤن مجھے غسل اسطرح دینا کہ بغیر تمھارے اور کوئی میری شرمگاہ نہ دیکھ سکے اسلیے کہ اور جو دیکھ لیگا وہ اندھا ہوجائیگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت مین تنہا آپ کو غسل کیونکر دے سکونگا۔ بغیر اسکے چارہ نہین کہ دوسرا شخص بھی ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ بوقت غسل جبرئیل تمھارے معین ہونگے۔ اور فضل بن عباس کو حکم دو کہ وہ پانی تمکو دے مگر کپڑے کی پٹی آنکھون پر باندھ لے اسلیے کہ اگر میری شرمگاہ پر اوسکی نظر پڑے گی تو وہ اندھا ہوجائے گا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ دو مرد قریش امام زین العابدینؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ حضرتؑ نے کہا تم چاہتے ہو مین تمکو وفات سرور کائنات کی خبر دون۔ اون دو قریش نے کہا ہان۔ حضرتؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ تین روز پہلے وفات رسول خداؐ سے جبرئیل آئے۔ اور کہا اے احمدؐ حق تعالی نے مجھے آپ پاس بسبب آپ کے فضل اور بزرگی کے بھیجا ہے اور پوچھا ہے باوجودیکہ وہ خود خوب جانتا ہے۔ کہ اے محمدؐ کیسے ہو حضرتؐ نے فرمایا اے جبرئیل بیچین ہون۔ جب تیسرا روز ہوا جبرئیلؑ ہمراہ ملک الموت پھر حاضر ہوے اور انکے ہمراہ اسمعیل موکل ہوا بھی مع ستر ہزار فرشتون کے آیا اور جبرئیلؑ انسے پہلے وہی پیغام لائے اور حضرتؐ نے بھی وہی جواب دیا اسوقت ملک الموت نے اجازت گھر مین آنے کی چاہی۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ ملک الموت ہے اور اجازت گھر مین آنے کی مانگتا ہے اور کسی سے قبل آپ کے اجازت گھر مین آنے کی نہین مانگی اور بعد آپکے بھی کسی سے نہ مانگے گا۔ حضرتؐ نے فرمایا اجازت ہے آئین۔ جبرئیلؑ نے اجازت دی جب ملک الموت حاضر ہوے ادب سے حضرتؐ کی حدمت مین کھڑے ہوے اور کہا اے محمدؐ حق تعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا ہی کہ آپ کی اطاعت کرون اگر حکم ہو تو روح قبض کرون اور اگر حکم ہو پھر جاؤن۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ اے ملک الموت اگر مین تمکو حکم دون کہ پھر جاؤ تم پھر جاؤ گے اور مجھے چھوڑ دوگے۔ ملک الموت نے عرض کی ہان یا محمدؐ مجھے ایسا ہی حکم ہوا ہی کہ آپ جو کچھ فرمائین بیت

اونکی اطاعت کرون اوسوقت جبرئیلؑ نے کہا اے احمدؐ حق تعالی آپکا مشتاق لقا ہے یہ سنکر حضرتؐ نے فرمایا اے ملک الموت جسپر تم مامور ہوے ہو مشغول ہو اوسوقت جبرئیلؑ نے کہا یہ میرا آنا زمین پر آخری تھا آپ ہی دنیا مین میری حاجت تھے اور مجھکو آپ ہی سے کام تھا اور اب دنیا مین میرا کوئی کام نہین پس روح مقدس حضرتؐ نے بدن مطہر سے مفارقت کی ناگاہ ایک شخص آیا اور انکو تعزیت کی کہ آواز اوسکی سنتے تھے مگر دکھائی نہ دیتا تھا پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور یعنی ہر نفس ذائقہ مرگ چکھنے والا ہے اور تم اپنی اجرت بروز قیامت پاؤگے پس جو دور کیا جاے آتش جہنم سے اور داخل کرین اوسکو بہشت مین وہ رستگار ہوا اور نہین ہے زندگانی دنیا مگر متاع فریب پھر کہا رحمت الہی صبر فرمانے والی ہر مصیبت سے ہے اور خدا خلیفہ ہر ہالک کا ہے اور تدارک اوسکے ثواب عوض کا کرتا ہے پس خدا پر اعتماد کرو اور اوسی سے امید رکھو کیونکہ مصیبت زدہ وہی ہے جو ثواب خدا سے محروم رہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جناب امیرؑ نے فرمایا یہ حضرت خضرؑ تھے کہ ہماری تعزیت کو آے تھے **ایضاً** ابن بابویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ بستر بیماری پر لیٹے اور صحاب گرد جمع ہوے اوسوقت عمار بن یاسر اوٹھے اور کہا میرے مان باپ پر آپ پر قربان ہون یا حضرتؐ جب آپ بجوار رحمت پروردگار واصل ہون کون ہم مین سے آپکو غسل دے حضرتؐ نے فرمایا مجھے علیؑ غسل دیگا کیونکہ جس عضو کے دھونے کا قصد کریگا ملائکہ اوسکے اوٹھانے مین اعانت کرینگے پھر عمار یاسر نے پوچھا میرے مان باپ آپ پر قربان کون ہم مین سے آپ پر نماز پڑھیگا حضرتؐ نے فرمایا خدا رحمت کرے چپ رہ۔ پس جناب امیرؑ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا اے علیؑ جب دیکھنا کہ میرے بدن سے روح نے مفارقت کی مجھے غسل دینا اور اچھی طرح غسل دینا اور ان دو کپڑون مین جو مین پہنے ہون کفن کرنا۔ یا جامہ سفید مصری یا چادر یمنی مین مجھے کفن کرنا اور کفن میرا بہت گران نکرنا اور مجھے اوٹھاکے نزدیک قبر رکھدینا۔ پہلے جو مجھپر نماز پڑھیگا وہ خداوند جبار ہے کہ عرش عظمت وجلال پر مجھپر صلواۃ بھیجیگا۔ بعد ازان جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ ہمراہ لشکر ہاے ملائکہ کہ انکی گنتی بغیر پروردگار کوئی نہین جانتا مجھپر نماز پڑھینگے بعد اونکے وہ ملائکہ نماز پڑھینگے جو عرش الہی کو احاطہ کیے ہوے ہین اونکے بعد ساکنان ہر آسمان ایک دوسرے کے بعد مجھپر نماز پڑھینگے اوسکے بعد جمیع اہلبیت میرے اور بیبیان میری حسب ترتیب اشارہ اور سلام مجھپر کرین جو حق

تعزیت حضرت خضرؑ

اشارہ اور سلام کرنے کا ہے اور آزار بصدائے نالہ و نوحہ نہ پہونچائین پھر حکم فرمایا اے بلال لوگون کو
میری مسجد مین جمع کر جب لوگ جمع ہوئے حضرت باہر تشریف لائے عمامہ سر مبارک پر اور
کمان پر تکیہ کیے یہانتک کہ منبر پر گئے اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور فرمایا اے گروہ اصحاب
مین تمھارے لیے کیسا پیغمبر تھا آیا مین نے تمھارے واسطے جہاد نہین کیا آیا میرے آگے کے
دانتون کو تمنے نہین توڑا آیا میری پیشانی کو خاک آلود تمنے نہین کیا آیا خون میرے منھ پر تمنے نہین
بہایا یہانتک کہ میری داڑھی رنگین ہو گئی آیا مین متحمل شدتون اور سختیون کا اپنی قوم کے نادانون
سے نہین ہوا آیا بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر مین نے رعایت امت کے لیے نہین باندھا اصحاب
نے کہا ہان یا رسول اللہ تحقیق کہ آپ صبر کرنے والے واسطے خدا کے اور منع کرنیوالے برائیون
سے تھے حق تعالیٰ آپکو ہم سبکی طرف سے جزائے خیر دے حضرت نے فرمایا خدا تمکو بھی جزائے
خیر دے۔ پھر حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ نے حکم کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ اوس سے ظلم کسی ستمگار
کا نہ چل سکیگا۔ لہذا مین تمکو قسم دیتا ہون کہ جس کسی پر محمدؐ سے مظلمہ ہوا ہو البتہ اٹھ کھڑا ہو اور
مجھ سے قصاص لیلے۔ کہ قصاص دنیا میرے نزدیک قصاص عقبیٰ سے سامنے گروہ ملائکہ و انبیا
کے بہتر اور محبوب تر ہے یہ سنکر ایک شخص سب کے پیچھے سے اٹھا کہ اوسکا سوادہ بن قیس نام تھا اور
کہا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ جب آپ طائف سے آتے تھے مین آپکے
استقبال کو آیا اور آپ ناقہ عضبا پر سوار تھے اور عصائے ممشوق آپکے ہاتھ مین تھا جب آپ
نے عصا کو بلند کیا کہ اوسکو اونٹ پر ماریئے وہ میرے پیٹ پر لگا۔ نہین معلوم کہ عمداً آپ نے مارا
یا سہواً حضرتؐ نے فرمایا معاذ اللہ اگر عمداً مین نے ایسا کیا ہو۔ پس فرمایا اے بلال فاطمہؑ کے
گھر جا اور وہی عصا لے آ۔ جب بلال مسجد سے باہر آئے بازار مدینہ مین منادی کی اے
گروہ مردم کون ہے کہ اپنے نفس کو قبل روز قیامت قصاص فرمائے اسوقت حضرت رسولؐ
قبل قیامت اپنا قصاص چاہتے ہین اور جب دروازہ جناب سیدہؑ پر پہونچے دروازہ کھٹکھٹایا
اور کہا اے جناب فاطمہؑ اپنا عصائے ممشوق حضرتؐ طلب فرماتے ہین جناب سیدہ نے کہا
اے بلال آج عصا کا کام نہین کیون حضرتؐ طلب فرماتے ہین۔ بلال نے کہا اے فاطمہؑ کیا آپ
نہین جانتین کہ آپکے پدر بزرگوار منبر پر تشریف رکھتے ہین اور تمام لوگون کو وداع فرما رہے ہین
جب جناب سیدہ نے کلام وداع سنا فریاد کی اور کہا افسوس غم و اندوہ و حسرت میرے
دل فگار کی اے پدر بزرگوار آپ کے غم و اندوہ پر ہو بعد آپ کے اے حبیب خدا و محبوب

قلوب فقرا فقیرون اور بیچارون اور غریبون اور محتاجون کی کون خبر لیگا اور یہ لوگ کس سے پناہ مانگینگے
پس بلال نے عصا لیا اور حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے جب عصا حضرتؐ کو دیا حضرتؐ نے
فرمایا وہ مرد پیر سوادہ کہان گیا اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان مین حاضر ہون
حضرتؐ نے فرمایا اگر مجھسے قصاص لے کر تو رضامند ہو جائے۔ اوس مرد نے کہا یا حضرتؐ اپنا شکم
کھولیے جب حضرتؐ نے شکم مبارک کھولا اوس مرد نے کہا یا حضرت میرے مان باپ آپ پر
قربان ہون اجازت دیجیے کہ مین اپنا منھ آپکے شکم مبارک پر رکھون جب اجازت پائی اس مرد
نے شکم مکرم سید عالمؐ کو بوسہ دیا اور کہا مین آتش جہنم سے بروز قیامت پناہ مانگتا ہون مقام
قصاص رسول خدا سے حضرتؐ نے فرمایا اے سوادہ آیا قصاص کرتا ہے یا عفو کرتا ہے سوادہ نے کہا بلکہ
عفو کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا خداوندا جسطرح سوادہ نے تیرے پیغمبر سے عفو کیا تو بھی سوادہ
سے عفو کر پھر فرما کر حضرتؐ منبر سے اُترے اور ام سلمہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرماتے تھے خداوندا
میری امت کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھنا اور انپر حساب روز جزا آسان کرنا۔ ام سلمہ نے کہا یا حضرتؐ
کسلیے مین آپکو غمگین اور آپکا رنگ مبارک متغیر پاتی ہون حضرتؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نے اسوقت
مجھے خبر مرگ پہونچائی پس تمپر سلام ہو دنیا مین کہ بعد اس دن کے پھر ہرگز آواز محمدؐ کی نہ سنوگی
ام سلمہ نے جب یہ خبر محنت اثر حضرتؐ سے سنی۔ چلائین اور کہا واحزناہ آپپر ایسا غم و اندوہ
مجھے ہوا کہ جسکی ندامت و حسرت کا تدارک نہین کر سکتی پس حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلمہ میری
نور دیدہ اور حبیب دل فاطمہؑ کو بلاؤ یہ فرمایا اور بیہوش ہو گئے جب جناب سیدہؑ آئین اور
اپنے پدر بزرگوار کو غش مین پایا فریاد کی اور کہا میری جان آپکی جان پر قربان اور میرا منھ
آپکے منھ پر فدا۔ اے بابا جان مین آپ کو اس حالت مین دیکھ رہی ہون کہ آپ قصد سفر
آخرت رکھتے ہین اور لشکرہائے مرگ نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا ہے آیا آپ اپنی بیٹی
سے ایک بات بھی نہین کرتے اور آتش حسرت کو اپنے زلال بیان سے تسکین نہین دیتے
جب حضرتؐ نے صدائے غم زدائے دختر نیک اختر سنی چشمہائے مبارک کھولین اور فرمایا اے
دختر گرامی بہت جلد مین تجھسے مفارقت کرتا اور تجھے وداع کرتا ہون اے دختر تجھپر سلام ہو
جب جناب سیدہؑ نے یہ خبر وحشت اثر سید بشر سے سنی آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا
اے پدر بزرگوار روز قیامت آپ سے کہان ملاقات کرون حضرتؐ نے فرمایا مین جہان
حساب خلائق ہوگا وہان ملونگا جناب سیدہؑ نے کہا اگر آپ کو وہان نہ پاؤن تو کہان ڈھونڈھون

بیان طلب قصاص حضرت رسولؐ

حضرتؐ نے فرمایا مقام محمود مین کہ حق تعالیٰ نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ وہان گناہگاران امت کی
شفاعت کرونگا۔ جناب سیدہؑ نے فرمایا اگر وہان بھی نہ پاؤن تو کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا نزدیک
صراط تلاش کرنا جسوقت کہ امت میری صراط سے گذرتی ہو اور مین وہان کھڑا ہون اور جبرئیل میرے
داہنے جانب اور میکائیل بائین طرف اور جمیع ملائکہ حق تعالیٰ میرے پس و پیش کھڑے ہون
اور سب کے سب درگاہ قاضی الحاجات مین تضرع اور دعا کرین کہ پروردگار امت محمدؐ کو سلامت
صراط سے اوتار دے اور انپر حساب کو آسان کردے۔ پس جناب فاطمہؑ نے پوچھا میری مان خدیجہؑ
کبریٰ کہان ہین حضرتؐ نے فرمایا ایک قصر مین ہین کہ چار دروازے اوس قصر کے بہشت
کیطرف کھلے ہوے ہین یہ فرما کر حضرتؐ بیہوش ہوگئے اور متوجہ عالم قدس ہوے۔ اور جب
بلال نے آواز نماز دی اور کہا الصلوٰۃ رحمک اللہ حضرت ہوش مین آئے اور مسجد مین
تشریف لاکر نماز سبک ادا فرمائی اور جب فارغ ہوے جناب امیر علیہ السلام اور اسامہ
بن زید کو بلایا اور کہا مجھے فاطمہؑ کے گھر لے چلو جب جناب سیدہؑ کے گھر تشریف
لائے اپنا سر مبارک جناب سیدہ کی گود مین رکھا امام حسنؑ و امام حسینؑ اپنے
نانا کا یہ حال دیکھ کر بیتاب ہوگئے اور رونے لگے کہتے تھے ہماری جانین
آپ کی جان پر سے قربان ہون اور ہمارے منھ آپ کے منھ پر سے فدا ہون
حضرتؐ نے پوچھا یہ کون ہین جناب امیرؑ نے کہا یہ آپکے فرزندان گرامی حسنؑ و حسینؑ ہین
حضرتؐ نے قریب بلایا اور ہاتھ اونکی گردنون مین ڈالکر دونون کو سینہ سے لگا لیا جب جناب
امام حسنؑ بہت روتے تھے حضرتؐ فرماتے تھے اے حسن اسقدر نہ رو اور ٹھہر جا کہ تیرا رونا مجھے سخت ناگوار اور
باعث آزار دلفگار ہے ناگاہ ملک الموت نازل ہوے اور کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ
حضرت نے فرمایا وعلیک السلام اے ملک الموت میری تمسے ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا
یا رسولؐ اللہ آپکی حاجت کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا میری روح جبتک جبرئیل نہ آئین اور مجھے سلام کرلین
اور مین انکو سلام نہ کرلون اور وداع نکرلون قبض نکرنا پس ملک الموت باہر چلے گئے اور کہتے تھے یا محمدؐ
اتنے مین جبرئیل ہوا سے ملک الموت پاس آئے اور پوچھا اے ملک الموت قبض روح محمدؐ کرچکے ملک الموت نے
کہا نہین۔ اے جبرئیل حضرت رسولؐ نے مجھسے سوال کیا کہ جبتک جبرئیل سے نہ ملاقات کرلون
اور اونکو وداع نہ کرلون میری روح قبض نہ کرنا جبرئیل نے کہا اے ملک الموت نہین دیکھتے کہ
حوران بہشت نے روح حضرت کی تشریف آوری مین اپنا بناؤ سنگار کیا ہے پس جبرئیل قریب حضرتؐ آئے اور کہا

السلام علیک یا ابا القاسم حضرت نے فرمایا وعلیک السلام اے جبرئیل ایسی حالت مین مجھے تنہا چھوڑے دیتے ہو جبرئیلؑ نے کہا یا حضرتؐ آپ کو رحلت فرمانا چاہیے اور سبکو مرگ درپیش ہے اور ہر نفس ذائقہ مرگ چکھنے والا ہے حضرتؐ نے فرمایا اے جبرئیل لے میرے حبیب میرے پاس آؤ جبرئیل قریب آئے اور ملک الموت بھی آگئے جبرئیل نے کہا اے ملک الموت دربارہ قبض روح محمد وصیت حق تعالےٰ یاد رکھنا پس جبرئیل داہنی جانب اور میکائیل بائین طرف اور ملک الموت سامنے کھڑے ہوئے اور مشغول قبض روح اطہر ہوئے ابن عباس نے کہا کہ حضرتؐ اوس روز مکرر فرماتے تھے میرے حبیب کو بلاؤ اور جسکو لوگ سامنے لاتے تھے حضرتؐ اوس سے منہ پھیر لیتے تھے جناب فاطمہؑ سے لوگون نے کہا۔ ہمین یقین ہے حضرت رسولؐ علی بن ابیطالبؑ کو بلاتے ہین۔ جناب فاطمہؑ گئین اور جناب امیرؑ کو بلا لائین جب نظر مبارک سید انبیا روے منور سید اوصیا پر پڑی ہنسنے لگے اور مکرر فرمایا اے علی میری پاس آؤ یہانتک کہ ہاتھ جناب امیرؑ کا پکڑکے اپنے سرہانے بٹھایا اور پھر بیہوش ہو گئے اتنے مین امام حسنؑ و امام حسینؑ تشریف لائے اور جب انکی نظر اپنے نانا کے جمال بیمثال پر پڑی اور حضرتؐ کا وہ حال دیکھا فریاد واجداہ وامحمداہ کرکے روتے ہوے سینۂ حضرتؐ پر گر پڑے جناب امیر المومنینؑ اوٹھے کہ اونکو اوٹھائین حضرتؐ ہوش مین آئے اور کہا اے علیؑ رہنے دو کہ مین اپنے ان دونون باغ کے پھولون کو سونگھون اور یہ میرے گل رخسار کو سونگھین اور مین انکو وداع کرون اور یہ مجھے وداع کرین۔ یہ دونون بعد میرے مظلوم ہونگے تیغ ظلم و زہر ستم سے مارے جائینگے۔ پس تین مرتبہ فرمایا خدا کی لعنت اوسپر ہو جو انپر ستم کرے پھر ہاتھ جناب امیرؑ کا تھام کر لحاف کے اندر لے لیا اور اپنا منہ اُنکے منہ پر اور دوسری روایت مین اپنا منہ جناب امیرؑ کے کان پر رکھا اور بہت راز کہے اور اسرار الٰہی و علوم غیر متناہی بیان فرمائے یہان تک کہ روح مقدس حضرتؐ نے جانب آشیان عرش رحمت پرواز فرمائی جناب امیرؑ لحاف بشیر و نذیر سے باہر آئے اور کہا حق تعالےٰ تمھارے مزد کو تمھارے پیغمبر کی مصیبت مین عظیم کرے واضح ہو کہ خداوند عالمیان روح برگزیدہ پیغمبر آخر الزمان کو اپنی طرف لے گیا یہ سنکر صدائے خروش و شیون اہلبیتؑ رسالت سے بلند ہوئی اور کچھ لوگ مومنین سے جو غصب خلافت مین مشغول نہوئے تھے تعزیت اور مصیبت اہلبیتؑ مین شریک ہوئے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ جناب امیرؑ سے پوچھا وہ راز جو لحاف کے اندر حضرتؐ نے آپ سے بیان فرمایا گیا تھا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا

ہزار باب علم مجھے تعلیم فرمائے کہ ہر باب سے اور ہزار باب کھل گئے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے۔ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ بعد حضرت رسولؐ پہلی بلا اور امتحان جو مجھپر وارد ہوا یہ تھا کہ میرا بغیر حضرتؐ مسلمانون مین کوئی مونس ومددگار نہ تھا کہ مین اوسپر اعتماد کرتا اور امید نصرت اوس سے رکھتا حضرتؐ نے مجھے بچپن مین تربیت کی اور جب بڑا ہوا اپنی پناہ مین رکھا یتیمی سے نکالا میرے اور میرے عیال کے خرچ کی کفالت فرمائی مجھے ہر حاجت سے بے نیاز کیا حضرتؐ کی برکت سے محتاج نہوا اور اسی طرح چند نعمتہائے دنیا حضرتؐ کی وجہ سے مہیا تھین اور یہ سب باوجود زیادتی اوس شفقت اور مرحمت کے سامنے کم تھین کہ مجھے درجات عالیہ اور کمالات نامتناہیہ پر فائز کیا اور علوم ربانی سے ممتاز فرمایا اور راہ نمائی مراتب قرب وصال وحصول ملک متعال سے فرمائی افعال واقوال وآداب حسنہ سے آراستہ فرمایا۔ پس وفات حضرت سرور کائناتؐ سے ایسے چند اندوہ والم مجھپر نازل ہوئے کہ مجھے گمان ہے اگر اون مصیبتون کو پہاڑون پر ڈالون تو وہ تاب وتحمل نہ لاسکین اوس مصیبت مین لوگون کو مین نے مختلف پایا بعضون کا رونا پیٹنا اسدرجہ تھا کہ مطلق ضبط نہ کر سکتے تھے اور قوت تحمل اوس مصیبت عظیم پر نہ تھی۔ شدت غم واندوہ نے صبر اونسے دور کر دیا تھا اور انکی عقل کو پریشان کر دیا تھا سمجھنے سمجھانے اور کہنے سننے والون کے درمیان انکی جزع اور مصیبت حائل تھی یہ حال اہلبیت وخویشان حضرت اور فرزندان عبداللہ کا تھا اور تمام لوگون کی یہ کیفیت تھی کہ بعضے ماتم پرسا دیتے اور کہتے تھے صبر کرو اور بعضے رونے پیٹنے مین شریک تھے اور نصرت ومددگاری انکے رونے پیٹنے مین کرتے تھے۔ اوس کوہ مصیبت واندوہ عظیم مین جو دفعۃً مجھپر ٹوٹ پڑا مین نے صبر وشکیبائی وخاموشی اختیار کی۔ اور حضرتؐ نے جو کچھ غسل وکفن وحنوط ونماز ودفن کرنے اور کتاب خدا جمع کرنے مین مجھے وصیت فرمائی تھی اوسکی تعمیل مین مشغول ہوا اور مجھے بجا آوری امور ضروری مین کہ حضرتؐ کی جانب سے معمور تھا گریۂ بیتابانہ اور آہ ونالہ اور سوزش سینہ ومصیبت دردناک مانع نہوئی یہانتک کہ جو حق تعالٰے کی طرف سے مجھپر لازم تھا سب مین نے ادا کیا اور اندر کے صبر وشکیبائی وامیدواری رحمت نامتناہی الٰہی اون درد اور مصیبتون کو مین نے بھلا دیا یہانتک کہ تمام احکام خدا ورسولؐ سے فارغ ہوا۔ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ مرض موت مین ایک روز بیہوش ہوگئے ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب سیدہؑ نے فرمایا کون ہے جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اوسنے کہا مین ایک مرد غریب ہون اور حضرت رسولؐ سے ایک

سوال کرنے آیا ہون اجازت ہے کہ گھر مین حاضر ہون جناب سیّدہ نے کہا اپنے کام کو جا خدا تجھپر رحمت نازل کرے کیونکہ حضرت اپنے مرض مین ہین تجھسے بات کر سکین گے یہ سنکر وہ شخص چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا ایک غریب خدمت چاہتا ہے کہ حضرت رسولؐ پاس آئے آیا غریبون کو رخصت دیتے ہو اوسوقت حضرت رسولؐ ہوش مین آئے اور آنکھین کھول کر فرمایا۔ اے فاطمہؑ تم جانتی ہو یہ کون ہے جناب سیّدہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار مین نہین جانتی حضرت نے فرمایا یہ جماعت کا پراگندہ کرنے والا اور لذتون کا برطرف کرنے والا ہے اے فاطمہؑ یہ ملک الموت ہے مجھسے پہلے کسی سے اجازت گھر مین آنے کی اسنے نہین طلب کی اور نہ بعد میرے کسی سے اجازت طلب کریگا مجھسے جو کرامت اپنے پروردگار کے نزدیک ہے اس سبب سے اجازت چاہتا ہے اے فاطمہؑ اجازت دو کہ آئین جناب سیّدہ نے فرمایا خدا رحمت کرے گھر مین داخل ہو پس مثل نسیم تند ملک الموت داخل ہوئے اور اہلبیت رسالت پر سلام کیا اور کہا السلام علی اھلبیت رسول اللہ حضرت نے جناب امیرؑ کو وصیت فرمائی کہ جور و جفا و ظلم و ستم شقیا سے صبر کرنا اور فاطمہ کی حفاظت کرنا اور قرآن کو جمع کرنا اور میرے قرض کو ادا کرنا اور مجھے غسل دینا اور میری قبر کے گرد دیوار اٹھانا اور حسنؑ و حسینؑ کی حفاظت کرنا۔ کشف الغمہ مین روایت کی ہے کہ وقت وفات حضرتؐ ایک شخص نے اجازت چاہی کہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہو جناب امیرؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا کام ہے اوس شخص نے کہا مین حضرت سے ملاقات کرنے آیا ہون جناب امیرؑ نے فرمایا اسوقت حضرت سے ملاقات نہو گی بیان کرو کیا کام ہے اوس شخص نے کہا ضروری کام ہے مجھکو اور ضرور ہے حضرت کی خدمت مین جانا چاہیے جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کی خدمت مین آئے اور اوس شخص کے لیے اجازت طلب فرمائی حضرتؐ نے فرمایا کہو آئین جب وہ شخص آیا حضرتؐ کے سرہانے بیٹھا اور کہا اے پیغمبر خدا مین حق تعالیٰ کیطرف سے برسالت آپکے پاس آیا ہون حضرت نے فرمایا تم کون ہو اوس شخص نے کہا مین ملک الموت ہون حق تعالیٰ نے بھیجا ہے اور آپکو اختیار ہے خواہ آپ دنیا مین تشریف رکھیے یا لقائے پروردگار قبول فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا مجھے جبرئیل کے آنے تک مہلت دو کہ اونسے مشورہ کر لون۔ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ آپکے لیے دنیا سے آخرت بہتر ہے اور حق تعالیٰ آخرت مین ایسے درجات قرب و کرامت و منزلت و شفاعت عطا فرمائیگا کہ آپ بہت خوش ہونگے اور لقائے حقتعالیٰ بقائے دنیا سے آپکے لیے بہت بہتر ہے یہ سنکر حضرتؐ نے ملک الموت سے کہا جسپر تم خدا کی طرف سے

مامور و مقرر ہوا ہون اوس کام کو بجا لاؤ جبرئیل نے کہا اے ملک الموت جلدی نکرو مین اپنے پروردگار پاس ہو آؤن ملک الموت نے کہا اے جبرئیل روح مقدس وہانتک پہونچی ہے کہ جہان تاخیر کرنا جائز نہین یہ سنکر جبرئیل نے کہا یہ زمین پر میرا آنا آخری تھا اور اب زمین پر مجھے آنے کی کوئی حاجت نہین **ایضاً** ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جسوقت مرض حضرت رسولؐ پر سنگین ہوا اوسوقت ابوبکر آئے اور کہا یا حضرتؐ آپ کسوقت انتقال کرینگے حضرتؐ نے فرمایا میری اجل حاضر ہے ابوبکر نے کہا آپکی بازگشت کہان ہے حضرتؐ نے فرمایا جانب سدرۃ المنتہے و جنت الماویٰ و رفیق اعلا و عیش گوارا و جُرعہائے شراب قرب حق تعالے ابوبکر نے کہا آپ کو غسل کون دیگا حضرتؐ نے فرمایا جو میرے اہلبیت سے مجھسے بہت قریب ہے ابوبکر نے پوچھا کس چیز مین آپ کو کفن کرینگے حضرتؐ نے فرمایا انھین کپڑون مین جو مین پہنے ہون یا جامہائے یمنی و مصری مین۔ ابوبکر نے پوچھا کسطرح آپ پر نماز پڑھین اوسوقت جوش و خروش اور غلغلہ آواز مردم بلند ہوا اور در و دیوار کانپنے لگے حضرتؐ نے اہلبیت سے فرمایا صبر کرو خدا تم لوگون سے عفو کرے جب مجھے غسل اور کفن دینا اوسوقت قبر کے نزدیک ایک تختہ پر رکھنا اور ایک ساعت علیحدہ ہو جانا اور مجھے تنہا چھوڑ دینا کہ پہلے سب سے جو مجھپر نماز پڑھے گا وہ خداوند عالمیان ہے پھر ملائکہ کو اجازت دیگا کہ وہ مجھپر نماز پڑھین اور سب سے پہلے جبرئیل نازل ہونگے بعد اونکے اسرافیل اونکے بعد میکائیل اونکے بعد ملک الموت اونکے بعد تمام لشکرہائے ملائکہ آئینگے اور مجھپر نماز پڑھینگے اوسوقت تم لوگ فوج فوج اس گھر مین آنا اور مجھپر صلوات بھیجنا اور سلام کرنا اور مجھے نالہ و فریاد و گریہ و زاری سے آزار نہ دینا اور لازم ہے کہ سب سے پہلے آدمیون سے وہ مجھپر نماز پڑھے جو میرے اہلبیت مین سے مجھسے نزدیک ہو بعد اوسکے عورتین اور لڑکے میرے اہلبیت سے اور اونکے بعد اور لوگ نماز پڑھین۔ ابوبکر نے کہا آپ کو قبر مین کون اوتارے گا حضرتؐ نے فرمایا جو شخص میرے اہلبیت مین سے مجھسے بہت قریب ہے ہمراہ چند ملک کے مجھے قبر مین اوتاریگا کہ اون فرشتون کو تم نہ دیکھوگے اوسکے بعد حضرتؐ نے فرمایا اوٹھ جاؤ اور جو کچھ مین نے بیان کیا اوس سے اور لوگون کو مطلع کرو **ایضاً** جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ آخری بیماری مین جبرئیل ہر روز اور ہر شب حضرتؐ پر نازل ہوتے تھے اور کہتے تھے السلام علیک پروردگار نے آپکو سلام کہا اور فرمایا ہے آپ کا کیا حال ہے باوجودیکہ وہ آپ سے آپ کا حال بہتر جانتا ہے ولیکن چاہتا ہے کہ آپکے کرامت و شرف کو زیادہ کرے جس طرح آپ کو جمیع خلق پر

بیان وصیت حضرت رسولؐ

فضیلت دی اور چاہتا ہے کہ عیادت بیمارون کی آپکی امت مین سنت ہو جائے اگر حضرت
کے درد ہوتا تو فرماتے کہ درد ہے جبرئیل جواب مین کہتے یا حضرت کوئی شخص حق تعالے
کے نزدیک گرامی زیادہ آپ سے نہین آپ کو اسلیے درد دیا ہے کہ آپکی صدائے دعا کا سننا
اچھا معلوم ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ کے درجے بہشت مین بلند فرمائے اور اگر حضرت فرماتے
مین راحت و عافیت مین ہون جبرئیل کہتے عافیت پر خدا کی حمد کیجیے کہ حق تعالی حمد کرنے
والون کے حمد کو دوست رکھتا ہے اور اپنی نعمت کو اونپر زیادہ کرتا ہے جناب امیرؑ نے
فرمایا جسوقت جبرئیل نازل ہوتے اور اونکے آنے کے آثار ہمپر ظاہر ہوتے سب لوگ
بغیر میرے گھر سے باہر چلے جاتے آخر مرتبہ جبرئیل نے حضرت سے کہا یا محمدؐ پروردگار سلام
فرماتا اور آپ کا حال پوچھتا ہے باوجودیکہ وہ خود بہتر جانتا ہے حضرت نے فرمایا مین سفر
آخرت پر اپنے کو مہیا دیکھتا ہون اور آثار مرگ اپنے مین مشاہدہ کرتا ہون جبرئیل نے کہا
یا محمدؐ بشارت ہو کہ بسبب اس حال کے جو آپکا ہے حق تعالی چاہتا ہے کہ آپ کے درجات جسقدر
ہین اونسے بھی بلند فرمائے باوصفیکہ آپکے درجے کو کوئی نہین پہونچ سکتا حضرت نے فرمایا اے
جبرئیل ملک الموت نے اجازت گھر مین آنے کی چاہی اور آئے مگر مین نے اونسے تمھارے
آنے تک کی مہلت مانگی ہے جبرئیل نے کہا یا محمدؐ پروردگار آپکا مشتاق ہے اور ملک الموت نے
بغیر آپکے کسی سے اجازت نہین طلب کی اور نہ طلب کریگا حضرت نے فرمایا اے جبرئیل
جبتک ملک الموت نہ آلین تم نہ جانا پس حضرت نے بیبیون اور فرزندون کو رخصت کیا اور
جناب فاطمہؑ سے کہا اے دختر میرے پاس آ جب آئین حضرت نے جناب سیدہ کو گود مین لیا اور
پیار کیا اور کوئی راز کان مین کہا جب جناب سیدہ نے سر اوٹھایا آنسو آنکھون سے جاری ہوے
حضرت نے دوسری دفعہ قریب بلایا اور گود مین لیا اور کوئی راز کان مین کہا جب جناب سیدہ
نے سر اوٹھایا ہنسنے لگین زنان حضرت نے اس حال سے تعجب کیا اور جناب سیدہ سے
پوچھا فرمایا پہلی دفعہ خبر وفات اپنی مجھسے بیان فرمائی اور اوس سبب سے مین رونے لگی
دوسری مرتبہ فرمایا اے دختر نہ رو کہ مین نے اپنے پروردگار سے سوال کیا ہے کہ پہلے سب میرے
اہلبیت سے جو میرے پاس آئے وہ تو ہو اور حق تعالی نے میری دعا قبول فرمائی اور میرے
بعد دنیا مین تو بہت نہ رہیگی اسکے سننے سے مین خوش ہو گئی پس حضرت نے حسنینؑ کو
طلب فرمایا اور پیار کرکے رونے لگے شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب حضرت

رسول نے دنیا سے رحلت فرمائی ایک پردہ حضرتؐ کے سامنے ڈال دیا اور جناب امیرؑ پردہ کے آگے بیٹھے تھے اور شدت اندوہ سے اپنے روئے مبارک کے نیچے دونون ہاتھ رکھے تھے اور جب ہوا چلتی تھی پردہ روے مبارک پر لگتا تھا اور صحاب دروازہ پر اور مسجد مین بھرے ہوے تھے اور صداہاے نالہ و زاری بلند تھی روتے اور خاک اوڑاتے تھے ناگاہ ایک آواز حضرت کے گھر سے بلند ہوئی کہ کہنے والے کو نہ دیکھتے تھے مگر آواز سنتے تھے وہ شخص کہتا تھا تمھارا پیغمبرؐ طاہر و مطہر تھا دفن کر دو اور غسل نہ دو جب جناب امیرؑ نے یہ آواز سنی جانا یہ آواز شیطان کی ہی فتنہ انگیزی سے خائف ہوکر سر زانوے اندوہ سے اوٹھایا اور فرمایا اے دشمن خدا دور ہو حضرت نے مجھے حکم دیا ہی کہ اونکو غسل و کفن دون اور دفن کرون اور یہ سنت تا قیامت سب لوگون کے لیے جاری رہے بعد اوسکے دوسری آواز آئی کہ اے علیؑ شرمگاہ اپنے پیغمبرؐ کی وقت غسل چھپا دینا اور اوسکا پیراہن اوسکے بدن سے جدا نکرنا۔ اور شیخ مفید و شیخ رضی الدین وغیرہ نے بسندہاے معتبر ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولؐ نے دار فنا سے جانب عالم بقا رحلت فرمائی جناب امیرؑ متوجہ غسل ہوے اور عباسؓ حاضر تھے اور فضل بن عباسؓ جناب امیرؑ کی مدد کرتے تھے جب غسل سے فارغ ہوے اور کفن پہنایا جناب امیرؑ نے مُنہ حضرتؐ کا کھول کر کہا میرے مان باپ آپ پر قربان آپ زندگی مین اور بعد مرنے کے کیسے طیب و طاہر اور پاک و پاکیزہ ہین آپکے مرنے سے منقطع ہوا جو کسی پیغمبر کے مرنے سے منقطع نہوا تھا آپ کے بعد وحی آسمانی منقطع ہو گئی آپکی مصیبت اس درجہ عظیم ہوئی کہ اورون کو مصیبت سے تسلی دینے والی ہوئی اور آپکی محنت وفات ایسی عام ہوئی کہ آپ کی تعزیت مین جمیع خلق صاحب مصیبت ہی۔ اور اگر ایسا نہوتا کہ آپ نے مجھے صبر کا حکم فرمایا ہی اور رونے سے منع کیا ہی البتہ مین آپکی مصیبت مین آنسو بہاتا اور آپکے درد مصیبت کی ہرگز دوا نکرتا اور آپکے جراحت مفارقت کو سینہ سے باہر نکرتا اور اس سب کی آپکی مصیبت مین کچھ حقیقت نہین اور حسرت کا کوئی چارہ نہین اور آپکا حزن مفارقت برطرف ہونے والا نہین میرے مان باپ آپ پر قربان مجھے اپنے پروردگار کے سامنے یاد کرنا اور مجھے اپنے دل سے بھلا نہ دینا یہ کہکر حضرتؐ کے روے اقدس پر گر پڑے اور روے مبارک کے بوسے لیے اور آہ حسرت سینہ پر درد سے کھینچی بعد اوسکے کپڑا حضرتؐ کے مُنھ پر ڈالدیا اور بصائر الدرجات مین روایت کی ہی کہ جبدن جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ کو غسل دیا حق تعالیٰ نے اونسے راز کہے ایضاً

بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے بعالم بقا رحلت فرمائی جبرئیل اور ملائکہ اور روح کہ شب قدر مین حضرت پر نازل ہوتے تھے حاضر ہوئے پس حق تعالےٰ نے جناب امیرؑ کی آنکھین روشن کردین کہ اونکو منتہائے آسمان سے زمین تک دیکھتے تھے اور یہ سب جناب امیرؑ کی حضرت رسولؐ کے غسل دینے اور نماز پڑھنے مین اعانت کرتے تھے اور قبر کھودتے تھے اور بخدا سوگند بغیر ملائکہ اور کسی نے حضرت کی قبر نہین کھودی یہانتک کہ جناب امیرؑ داخل قبر ہوئے اور حضرت رسولؐ کو قبر مین اوتارا پس حضرت رسولؐ فرشتون سے کلام فرماتے تھے اور حق تعالی نے جناب امیرؑ کے کانون کو سننے کا حکم فرمایا کہ حضرتؐ فرشتون سے جناب امیرؑ کی سفارش فرماتے ہین یہ سنکر جناب امیرؑ رونے لگے اور سنا کہ ملائکہ حضرتؐ سے کہتے ہین ہم علیؑ کی خدمت اور نصرت و اعانت و خیر خواہی مین تقصیر نکرینگے اور وہ ہمارے صاحب اور امام اور پیشوا بعد آپکے ہین اور ہمیشہ ہم اونکے پاس آئینگے ولیکن وہ بغیر آج کے ہمکو نہ دیکھینگے مگر آوازین ہماری سنینگے۔ اور جب جناب امیرؑ نے انتقال فرمایا جبرئیل اور ملائکہ اور روح جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر نازل ہوئے اور ان دونون صاحبون نے فرشتون کو دیکھا اور جو کچھ وفات حضرت سرور کائناتؐ مین واقع ہوا تھا اوسوقت بھی واقع ہوا اور جناب پیغمبر خداؐ کو دیکھا کہ ہمراہ ملائکہ دفن و کفن جناب امیرؑ مین مدد اور اعانت فرماتے ہین اور جب امام حسنؑ نے رحلت فرمائی حضرت امام حسینؑ نے جبرئیل اور ملائکہ اور روح اور رسولخداؐ اور امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ نازل ہوئے اور غسل و کفن و دفن مین شریک ہوئے اور جب سید الشہدا جناب امام حسینؑ شہید ہوئے امام زین العابدینؑ نے جبرئیل اور ملائکہ اور روح اور حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ اور امام حسنؑ کو دیکھا کہ تشریف لائے اور جمیع امور مین امام زین العابدینؑ کی نصرت و مددگاری فرمائی اور جب جناب امام زین العابدینؑ نے وفات فرمائی امام محمد باقرؑ نے جناب رسولخداؐ و جناب امیرؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ کو دیکھا کہ میری مدد و اعانت مع جبرئیل و ملائکہ و روح فرماتے ہین اور جب امام محمد باقرؑ نے انتقال کیا جناب صادقؑ فرماتے ہین مین نے دیکھا کہ حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ اور ملائکہ اور روح غسل و کفن و دفن اور نماز اور جمیع امور مین میری مدد اور اعانت کرتے تھے اور یہ حکم آخر امام تک جاری اور باقی ہے **مؤلف** فرماتے ہین شاید مراد اون احادیث گذشتہ سے کہ جبرئیل نے کہا مین پھر اب زمین پر نازل نہونگا یہ ہو کہ وحی لیکر نازل نہونگا تاکہ ان

احادیث کے خلاف نہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ بعد حضرت رسولؐ کے زمین پر نہ آئے ہون اور بالا کے ہوا یہ سب کام کرتے ہون۔ واللہ اعلم۔ اور کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسندہائے معتبر روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ کو تین کپڑون مین کفن دیا ایک چادر حریری سُرخ اور دو جامۂ سفید سحارہ مین سے **ایضاً** بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ عباس جناب امیرؑ کی خدمت مین آئے اور کہا لوگون نے اتفاق کیا ہی کہ حضرتؐ کو بقیع مین دفن کرین۔ اور ابوبکر آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھائے جب جناب امیرؑ نے منافقون کا فساد جانا۔ گھر سے باہر آئے اور فرمایا ایہا الناس رسولخداؐ امام اور پیشوا ہمارے حیات اور ممات مین ہین اور حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ مین وہان دفن ہونگا جہان میری روح قبض کیجائے اسوقت اسوجہ سے کہ یہ لوگ غصب خلافت سے اپنا کام نکال چکے تھے اس امر مین ہارج اور مانع نہوے اور کہا جو بہتر جانو وہ کرو جناب امیرؑ دروازے کے آگے کھڑے ہوے اور حضرت پر نماز پڑھی اور بعد اُسکے اصحاب کو اجازت دی کہ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیرؑ اونکے بیچ مین کھڑے ہوکر یہ آیہ پڑھتے تھے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور یہ لوگ بھی یہی آیت پڑھتے اور درود حضرتؐ پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہانتک کہ جمیع اہل مدینہ واطراف مدینہ نے حضرت پر درود بھیجا۔ اور شیخ طبرسی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ دس دس آدمی جاتے اور بغیر امام نماز پڑھتے تھے بروز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ سے صبح تک اور صبح سہ شنبہ سے شام تک یہانتک کہ جمیع خرد و بزرگ و مرد و زنان مدینہ واطراف مدینہ سب نے اسی طرح حضرت پر نماز پڑھی۔ اور کلینی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے انتقال کیا جمیع ملائکہ ومہاجرین وانصار فوج فوج آتے اور نماز پڑھتے تھے اور جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے حالت صحت مین فرمایا کہ آیۂ مذکورہ مجھپر نماز پڑھنے کے بارہ مین بعد میری رحلت کے نازل ہوا اور شیخ طوسی نے بسند معتبر آنحضرتؐ روایت کی ہی کہ جب جناب امیرؑ نے حضرتؐ کو غسل دیا ایک کپڑا حضرتؐ کے مُنھ پر ڈال دیا اور گھر مین لٹا دیا جو گروہ آتا تھا حضرتؐ کے گرد کھڑے ہوکر درود بھیجتا اور نماز پڑھتا تھا اور پھر باہر چلا جاتا تھا اوسکے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز اور درود سے فارغ ہوے جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرتؐ ہوے اور فضل بن عباس بھی قبر مین لیگئے جب جناب امیرؑ نے حضرتؐ کو ہاتھون پر لیا کہ قبر مین اوتارین ناگاہ ایک مرد انصاری نے گروہ انصار

بیان نماز جنازہ حضرت رسولؐ

سے جسکا نام اوس بن خولی تھا اوسنے گھر کے باہر سے دیکھ کر کہا مین تمکو قسم دیتا ہون کہ ہمارے حق کو قطع اور ہماری خدمت کو فراموش نہ کرو اور ہمکو بھی اس شرف سے بہرہ اندوز کرو یہ سنکر جناب امیرؑ نے اوسکو بلایا اور داخل قبر کیا اور وہ شخص جنگ بدر مین حاضر ہوا تھا **راوی** نے پوچھا جنازہ حضرتؐ کا کس جگہ رکھا تھا جناب امیرؑ نے فرمایا قبر کے پائنتی رکھا اور وہان سے داخل قبر کیا کتاب احتجاج و کتاب سلیم بن قیس ہلالی مین سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ غسل و کفن حضرتؐ سے فارغ ہوے مجھے اور ابوذر اور مقداد اور فاطمہؑ و حسنینؑ کو گھر مین لیگئے اور آپ آگے کھڑے ہوے اور مین نے پیچھے صف باندھی اور حضرتؐ پر نماز پڑھی اور عائشہ وہان موجود تھی مگر ہمارے نماز پڑھنے سے مطلع نہوئی اسوجہ سے کہ جبرئیل اوسکی آنکھین ڈھانپے ہوے تھے پس دس دس نفر کو داخل حجرہ فرماتے اور یہ لوگ درود بھیجتے اور باہر آتے یہانتک کہ مہاجرین و انصار بھی فارغ ہوے اور نماز حضرتؐ پر وہی تھی جو پہلے جناب امیرؑ نے پڑھائی اور کتاب کفایۃ الاثر مین بسند معتبر عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات حضرتؐ ہوا جناب امیرؑ کو بلایا اور بہت از اونسے فرمائے پس فرمایا کہ تو وصی اور وارث میرا ہے اور حق تعالی نے تجھے علم و فہم عطا کیا ہے جب مین دنیا سے رحلت کرونگا اوسوقت کینہ ہاے دیرینہ جو ایک جماعت کے سینون مین پنہان ہین ظاہر کرینگے اور تیرا حق غصب کرینگے یہ سنکر جناب سیدہؑ و حسنینؑ رونے لگے حضرت رسولؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا اے بہترین زنان عالمیان کیون روتی ہے جناب سیدہؑ نے فرمایا اے پدر بزرگوار مین ڈرتی ہون کہ بعد آپ کے میرا حق غصب کرین اور میری حرمت کی رعایت نکرین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ بشارت ہو کہ پہلے سب سے جو مجھسے میرے اہلبیت سے ملحق ہوگا وہ تو ہے گریہ نکر اور اندوہناک نہو تحقیق کہ اے فاطمہؑ تو بہترین اہل بہشت ہے اور تیرا باپ بہترین پیغمبران ہے اور تیرا ابن عم بہترین اوصیاے پیغمبران ہے اور دو فرزند تیرے بہترین جوانان اہل بہشت ہین اور حق تعالی صلب حسینؑ سے نو فرزند ظاہر کریگا کہ وہ سب مطہر اور معصوم ہونگے اور میری اولاد سے مہدی اس امت کا مددگار ہوگا بعد اسکے جناب امیرؑ سے خطاب فرمایا اے علیؑ مجھے غسل و کفن بغیر تمھارے اور کوئی نہ دے جناب امیرؑ نے کہا یا حضرتؐ آپکے غسل دینے پر میری کون اعانت کریگا حضرتؐ نے فرمایا جبرئیل تمھاری اعانت کرینگے اور فضل بن عباس تمھین پانی دینگے اور فقہ الرضا مین مذکور ہے کہ جب جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے غسل سے فارغ ہوے اپنی زبان سے جو کچھ گرد چشم رسول خدا تھا چاٹ لیا اور کہا میرے

بیان نماز جنازہ حضرت رسولؐ

مان باپ آپ پر قربان آپ حیات اور وفات مین طیب و پاکیزہ ہین اور نہج البلاغہ مین ہے
کہ بعد وفات جناب سیدہؑ حضرت امیر المومنینؑ نے جناب رسولخداؐ سے خطاب فرمایا کہ یا
رسولؐ اللہ مفارقت عظیم اور مصیبت دردناک آپکی مجھے صبر فرمانے والی ہر مصیبت سے ہے
اسلیئے کہ اپنے ہاتھ سے مین نے آپکو قبر مین اوتارا اور آپکی روح مقدس نے میرے آغوش
مین مفارقت کی دوسرے خطبہ مین فرمایا کہ جب روح مقدس حضرت کو قبض کیا اوسوقت
سر مبارک حضرتؐ میرے سینہ پر تھا اور جان حضرتؐ کی میرے ہاتھ کے بیچ مین جاری ہوئی۔
اور حضرتؐ کو مین نے اپنے مُنھ کی جانب اوٹھالیا اور آپ ہی متوجہ غسل حضرتؐ ہوا اور ملائکہ
میری معین و مددگار تھے اوسوقت وہ گھر اور اطراف خانہ صدائے ملائکہ سے بھرا ہوا تھا ایک
گروہ ملائکہ آسمان پر جاتا اور دوسرا گروہ نیچے آتا اور مین اُنکی آوازین سنتا تھا کہ حضرت پر درود بھیجتے تھا
یہانتک کہ مین نے جسد مطہر حضرتؐ کو مرقد منور مین پنہان کیا پس مجھسے زیادہ کون حیات
مین اور بعد وفات مستحق و سزاوار ہے کلینی نے بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت
کی ہے کہ ابوطلحۂ انصاری نے لحد حضرت رسولؐ کھودی۔ مؤلف فرماتے ہین ہوسکتا ہی کہ بحسب
ظاہر لوگون کی نظرون مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ ابوطلحہ کھودتا ہے اور واقع مین ملائکہ کھودتی ہون
کہ منافات حدیث سابق سے ہو کلینی نے بسند معتبر دیگر جناب صادقؑ سے روایت کی ہو
کہ شقران آزاد کردہ رسولخداؐ نے قبر حضرتؐ مین اتیئین ڈین بسند صحیح دیگر جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے حضرتؐ کی قبر مین اتیئین ڈین بسند معتبر دیگر جناب صادقؑ
سے روایت ہے کہ قبر حضرتؐ پر سنگریزہ ہائے سُرخ بچھائے اور کلینی و حمیری وغیرہ نے
روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ جب مین انتقال کرون تم مجھے
اسی مکان مین دفن کرنا اور میری قبر زمین سے چار انگشت اونچی کرنا اور اوسپر پانی چھڑکنا
شیخ طوسی نے دوسری حدیث مین روایت کی ہے کہ قبر شریف حضرت کو ایک بالشت زمین سے
اونچا کیا۔ مؤلف فرماتے ہین کہ احادیث بخصوص بلندی قبر چار انگشت بہت ہین اور احتمال ہے
کہ باعتبار اختلاف کئی انگشت ہون اسلیئے کہ چار انگشت کشادہ قریب ایک بالشت کے ہی اور
احتمال ہے کہ پہلے چار انگشت ہوا اور بعد سنگریزے بچھانے کے ایک بالشت ہوگئی ہو اور یہبھی
احتمال ہے کہ یہ حدیث تقیہ پر محمول ہو شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ نے کہا جب
حضرتؐ نے بعالم بقا رحلت فرمائی مین نے اپنا ہاتھ سینۂ مبارک حضرت پر رکھا پس کئی ہفتہ تک جب

کھانا کھاتی یا وضو کرتی تھی خوشبوے مشک کی میرے ہاتھ سے آتی تھی۔ کلینی نے بسند معتبر
امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جس رات کو حضرتؐ نے جانب ریاض جنت رحلت فرمائی
وہ رات اہلبیتؑ پر تمام راتون سے طولانی تھی اور ایک ایسی حالت اونپر طاری تھی کہ یہ نہ معلوم
ہوتا تھا آسمان کے نیچے ہین یا زمین پر اسلیئے کہ حضرتؐ نے واسطے رضائے خدا کے ہر نزدیک و دور
سے دشمنی کی تھی اور اسنے بہت لوگ قتل کئے تھے پس انتقام کافرین و منافقین سے
اہلبیتؑ ترسان تھے حق تعالے نے اوس حالت مین ایک فرشتہ بھیجا بروایت دیگر جبرئیل کو
بھیجا کہ دیکھتے نہ تھے مگر آواز سنتے تھے کہ اوسنے کہا۔ السلام علیکم یا اھل البیت
ورحمة الله وبركاته واضح ہو کہ خدا ہر مصیبت سے تسلی دینے والا اور ہر مہلکہ سے نجات دینے
والا ہے۔ اور ہر چیز فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے پھر یہ آیہ پڑھا کل نفس ذائقة الموت
وانما توفون اجورکم یوم القیمة فمن زحزح عن النار وادخل الجنه
فقد فاز وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور حق تعالے نے تمکو برگزیدہ کیا ہے اور تمام لوگون پر
فضیلت دی ہے گناہون اور عیبون سے پاک کیا ہے اور تمکو اپنے پیغمبر کا اہلبیت کیا ہے
اور اپنا علم تمھارے سپرد کیا ہے اور اپنی کتاب تمھاری میراث مین دی ہے اور
تمکو اپنا صندوق علم کیا ہے اور تمکو اپنا عصاے عزت کیا ہے اور تمھارے واسطے اپنے
نور سے مثال دی اور تمکو معصوم گردانا ہے اور لغزش و فتنہ و فساد سے تمکو محفوظ کیا ہے پس
خدا کے لئے صبر کرو حق تعالے تمسے اپنی رحمت دور نہین کرتا اور اپنی نعمت تمسے زائل
نہین فرماتا ہے بخدا سوگند تم لوگ اہل خدا ہو کہ تمہارے سبب سے اپنی نعمت کو خلق پر
تمام کیا اور پراگندہ کو مجتمع کیا اور کلمات کو متفق کیا اور تم خدا کے دوست ہو جو کوئی
تمھاری ولایت اختیار کرے وہ رستگار ہے اور جو کوئی تمپر ستم کرنے اور تمھارا حق تمسے
چھین لے وہ ہلاکت مین ہے حق تعالے نے تمھاری محبت کو اپنی کتاب مین مومنون
پر واجب کیا ہے اور خدا جسوقت چاہے تمھاری نصرت و مددگاری پر قادر ہے لہذا
صبر کرو اور عافیت بخیر کے منتظر رہو کیونکہ بازگشت جمیع امور کی خدا کی طرف ہے اور بتحقیق
کہ پیغمبر خداؐ نے تمکو حق تعالے کے سپرد کیا اور حق تعالی نے قبول کیا اور تمکو زمین پر اپنے
دوستون اور مومنون کے سپرد کیا۔ جو شخص اداے امانت الہی کرے اور تمھاری ولایت کو
اپنے اوپر لازم جانے اور تمھاری حرمت کی رعایت کرے حق تعالے اجزائے نیک اوسکو

قیامت مین دیگا۔ تم لوگ امانت خدا اور رسول ہو اور تمھاری محبت واجب اور اطاعت
فرض ہے اور حضرت دُنیا سے نہین گئے جبتک کہ دین کو تمھارے لیئے کامل نہین کیا اور تمھارے
لئے راہ نجات کو واضح کیا اور کسی جاہل کے لیے کوئی حُجت باقی نہین رکھی اگر کوئی نادان ہو یا
اظہار نادانی کرے یا کسی حق کا انکار کرے یا بھول جائے یا اظہار فراموشی کرے خدا پر
اوسکا حساب ہے اور خدا تمھاری حاجتین برلانے والا ہے اور تمکو مین خدا کے سپرد کرتا ہون
والسلام علیکم راوی نے حضرت سے پوچھا کہ یہ تعزیت کسکی طرف سے تھی حضرت نے فرمایا
یہ تعزیت خدا کی طرف سے تھی۔ اور احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ حضرت رسول شہید دنیا سے
گئے چنانچہ صفار نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ بروز جنگ خیبر حضرت کو
دست بزغالہ مین زہر دیا اور جب حضرت نے لقمہ تناول فرمایا اوس گوشت نے کہا یا رسول اللہ
مجھے زہر آلود کیا ہی چنانچہ حضرت اپنے مرض موت مین فرماتے تھے کہ آجکے دن اوس زہر نے جو مینے
خیبر مین کھایا تھا میری پشت کو شکستہ کیا اور کوئی پیغمبر اور وصی پیغمبر نہین مگر یہ کہ شہید دنیا
سے جاتا ہے اور دوسری روایت مین فرمایا کہ زن یہودیہ نے حضرت کو کتف گوسفند مین
زہر دیا اور جب حضرت نے کچھ اوس سے تناول فرمایا اوس کتف نے کہا مجھے زہر آلود کیا ہے
یہ سنکر حضرت نے اوسے پھینک دیا اور ہمیشہ وہ زہر جسم مبارک مین اثر کرتا تھا یہانتک کہ
اوسی زہر سے رحلت فرمائی۔ اور عیاشی نے بسند معتبر جناب صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ عائشہ
اور حفصہ نے زہر سے حضرت کو شہید کیا اور محتمل ہی کہ دونون زہر شہادت حضرت مین دخیل ہون
شیخ مفید وشیخ طوسی وشیخ طبرسی وجمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہی کہ جب حضرت نے
دنیا سے رحلت فرمائی منافقین مہاجرین وانصار مانند عبدالرحمن بن عوف وابوبکر وعمر
وغیرہ نے اہلبیت رسالت کو اوسی حال پر چھوڑ دیا اور انکی تعزیت کو نہ آے اور نہ متوجہ تجہیز
وتکفین حضرت ہوے بلکہ سقیفۂ بنی ساعدہ مین غصب خلافت کیلیے گئے اور اسی وجہ سے انمین سے اکثر کو
نماز جنازۂ حضرت میسر نہوئی۔ جناب امیر نے بریدہ کو انکے پاس بھیجا کہ حضرت پر نماز پڑھنے حاضر
ہون اور یہ نہ آئے یہانتک کہ انکی بیعت اوسوقت تمام ہوئی جبکہ حضرت کو دفن کر چکے تھے اور
جب صبح ہوئی جناب سیدہ نے فریاد کی کہ واسوء صباحاہ یعنی ای روز بد آگہ تیرا دن ہی جب
ابوبکر نے یہ کلام سُنا از روے شماتت کہا تمھارا دن بدترین دنون کا ہی اون منافقین نے غنیمت
جانا کہ جناب امیر متوجہ تجہیز وتکفین حضرت رسول ہین اور بنی ہاشم مصیبت جدائی حضرت مین بیقرار ہین

ان سبنے آپسمین اتفاق کیاکہ ابوبکر کو خلیفہ کرین جسطرح حالت حیات سرور کائنات مین مشورہ
کیا تھا جب منافقین انصار نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرین وہ منافقین مہاجرین کی
برابری نکرسکے اور مغلوب ہوے جب بیعت ابوبکر کی تمام ہوئی ایک شخص اوسوقت جناب امیرؑ کی
خدمت مین آیا جب حضرتؑ بیلچہ ہاتھ مین لئے ہوے قبر شریف جناب رسول خداؐ کو درست فرما رہے تھے
اُس شخص نے کہا منافقین اصحاب نے ابوبکر سے بیعت کی اس خوف سے کہ جب آپ فارغ
ہوجائین تو وہ غصب خلافت نکرسکین۔ یہ سنکر جناب امیرؑ نے بیلچہ ہاتھ سے زمین پر رکھ دیا اور یہ
آیہ پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون
ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین ام حسب
الذین یعملون السیئات ان یسبقونا ساء ما یحکمون اور تفصیل اس قصہ کی آیندہ انشاء اللہ
بیان ہوگی۔ شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ امام محمد تقیؑ سے لوگون نے پوچھا کیا
جناب امیرؑ نے جب آنحضرتؐ کو غسل دیا تو خود بھی غسل کیا۔ حضرتؑ نے جواب دیا کہ حضرت
رسولؐ طاہر و مطہر تھے ولیکن جناب امیرؑ نے غسل کیا کہ اسی طرح سنت جاری رہے کہ جو شخص
میت کو چھوئے وہ غسل کرے۔ شیخ طوسی اور شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے
کہ بروز شوریٰ جب جناب امیرؑ نے منافقین پر حجت تمام کی ارشاد فرمایا تم مین بغیر میرے
کوئی ایسا ہے جسنے حضرت رسولؐ کو ہمراہ ملائکہ مقربین غسل دیا ہو اور وہ ملائکہ اپنے ہمراہ
خوشبو و گلہائے بہشت لاتے تھے اور اعضائے حضرتؐ کو ایک جانب سے دوسری جانب
پھیرتے تھے اور مین اونکی باتین سنتا تھا وہ کہتے تھے کہ اپنے پیغمبر کی شرمگاہ چھپاؤ کہ حق تعالےٰ
تمہاری شرمگاہ چھپائے سبنے یہ سُنکر کہا بغیر آپکے اور کوئی ایسا نہین۔ پھر جناب امیرؑ نے
فرمایا بغیر میرے تم مین کوئی ایسا ہے جسنے حضرتؐ کو کفن دیا اور اپنے ہاتھ سے دفن کیا ہو
سبنے کہا نہین۔ پھر جناب امیرؑ نے فرمایا آیا سوائے میرے تم مین کوئی شخص ایسا ہی جسے حق تعالےٰ
نے پُرسا دیا ہو جسوقت کہ حضرت رسولؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور فاطمہؑ رو رہی تھین ناگاہ
سامنے سے مین نے ایک آواز سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے اور ہم اُسکو نہین دیکھتے اور وہ
یہ کہتا ہے السلام علیکم اھل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارا پروردگار تمکو سلام کہتا اور فرماتا ہے
رحمت و ثواب الٰہی مین عوض ہر مصیبت سے ہے اور ہر امر گذشتہ سے تسلی فرمانے والا ہے
اور ہر امر فوت شدہ کا تدارک کرنے والا ہے لازم کہ خدا کی تعزیت فرمانے سے صبر کرو اور جانو کہ سب

اہل زمین مرجائینگے اور اہل آسمان سے کوئی باقی نہ رہیگا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
اور اوسوقت اوس گھر مین بغیر میرے اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے اور کوئی نہ تھا حضرت رسولؐ
بیچ مین لیٹے ہوے تھے اور کپڑا حضرت کے منھ پر ڈالدیا تھا سبنے کہا بجز آپ کے کوئی نہین
پھر جناب امیرؑ نے فرمایا آیا تم مین کوئی ایسا ہے جسکو حضرت رسولؐ نے حنوط بہشت دیا ہو
اور فرمایا ہو اسکے تین حصے کرو ایک ثلث سے مجھے حنوط دو اور ایک ثلث سے میری دختر فاطمہؑ
کو اور ایک ثلث اپنے واسطے رکھو سبنے کہا نہین۔ پھر فرمایا آیا تم مین کوئی ہے جو حالت حیات مین
مجھسے زیادہ مقرب حضرت کا ہو سبنے کہا نہین۔ پھر فرمایا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون آیا بغیر میرے
تم مین کوئی ہے جسکو حضرتؐ نے ہزار کلمے تعلیم فرمائے ہون کہ ہر کلمہ کنجی دوسرے ہزار کلمہ کی ہو سبنے کہا
نہین کلینی نے بسند ہائے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ نے انتقال کیا جناب
سیدہ کو وفات پدر بزرگوار اور جور وستم منافقین امت سے اسدرجہ حزن واندوہ ہوا کہ بغیر حق
تعالیٰ اور کوئی اوس رنج وغم سے واقف نہ تھا پس حق تعالیٰ نے جبرئیل کو جناب فاطمہؑ پاس
بھیجا کہ باتین کرین اور شدت اندوہ جناب سیدہ کی تسکین کرین چنانچہ ہر روز جبرئیل آتے اور
دلجوئی وتسکینی جناب سیدہ کی فرماتے اور خبر وفات ومنزلت حضرت رسالتؐ بارگاہ الٰہی مین
اور درجات قرب ومنزلت جناب سیدۂ کو بیان کرتے اور بعد اونکے اونکی ذریت طاہرہ پر جو جو
مصیبتین دشمنون سے گذرین گی اوسکا ذکر کرتے تھے اور جو کچھ اونکے دشمنون پر عذاب
ہوگا اور جو کوئی اس امت مین سلطنت یا دولت بحق یا باطل پائیگا اُن سب کا حال بیان کرتے تھے
جب جناب سیدۂ نے یہ حالت مشاہدہ فرمائی جناب امیرؑ سے کہا کوئی شخص آتا ہے اور اس اس
طرح کی خبرین سُناتا ہے اور مجھسے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے فاطمہؑ جب تمھارے پاس وہ آئے مجھے
خبر کرنا پس جسوقت جبرئیل آتے جناب فاطمہؑ حضرت امیرؑ کو خبر کرتی تھین اور جو کچھ جبرئیل کہتے
جناب امیرؑ لکھتے تھے یہانتک کہ ایک کتاب جمع ہوگئی اور وہ مصحف فاطمہ ہے کہ اوسمین جمیع
احوال آیندہ تا روز قیامت مندرج ہین اور وہ کتاب اب حضرت قائم صلواۃ اللہ علیہ پاس ہے
اور حضرتؑ نے فرمایا کہ جناب فاطمہؑ بعد رحلت حضرت رسالتؐ پچھتر روز زندہ رہین اور ہمیشہ محزون
وغمگین رہین یہانتک کہ اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوئین۔ صلواۃ اللہ علیہا وعلی ابیہا وعلی بعلہا
وعلی اولادہا الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین فصل چھٹی بیان اون چند احوال کا
جو بعد دفن آنحضرت واقع ہوے اور جو کچھ کہ قریب ضریح مقدس ظاہر ہوا وبیان غرائب احوال روح ہمہ نوع

فصل چھٹی بیان احوالات بعد دفن آنحضرت

آنحضرتؐ۔ شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جب چاہا روضۂ اقدس پر عمارت بنائی جائے اوسوقت ضریح
کے سرہانے اور پائنتی سے مشک نکلا کہ ایسا خوشبو مشک نہ دیکھا تھا کلینی نے بسند معتبر جعفر بن
مثنی خطیب سے روایت کی ہے کہ کہا۔ مین مدینہ مین تھا کہ سقفِ مسجد حضرت رسولؐ جسجگہ قبر شریف تھی
وہان سے منہدم ہوگئی اور معمار و مزدور چھت پر آتے جاتے تھے مین نے اسمٰعیل بن عمار سے کہا کہ جناب
صادقؑ سے پوچھو کہ آیا ہم چھت پر جا سکتے ہین اور وہان سے جاکر قبر شریف دیکھ سکتے ہین دوسرے
روز اسمٰعیل خبر لائے کہ مین نے پوچھا حضرت نے فرمایا مین اچھا نہین جانتا کہ قبر شریف حضرتؐ پر کوئی
مشرف ہو اور مین بےخوف نہین ہون کہ وہ ایسی چیز دیکھے کہ اندھا ہو جائے اس سبب سے کہ وہ دیکھے
حضرت کھڑے ہین اور نماز پڑھتے ہین یا یہ دیکھے کہ ہمراہ بعض زنان طاہرہ بیٹھے ہین۔ ایضاً بسند صحیح
جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اکتالیسوین سال ہجرت حضرتؐ سے معاویہ نے ارادہ حج کیا اور
بڑھئی مع لکڑیون اور اوزارون کے بھیجے اور حاکم مدینہ کو نامہ لکھا کہ حضرت رسولؐ کا منبر اوکھاڑکر
دوسرا منبر اوتنا بڑا جتنا مین نے شام مین بنایا ہے بناوے جب قصد منبر کے اوکھیڑنے کا کیا سورج کو
گہن لگا اور زلزلۂ عظیم زمین سے ظاہر ہوا اور لوگون نے منبر نہ اوکھیڑا اور یہ قضیہ معاویہ کو لکھا معاویہ
نے جواب مین لکھا جو کچھ مین نے لکھا ہے اوسکی تعمیل کرنا لازم ہے پس بحکم معاویہ منبر حضرت کا اوکھیڑ
ڈالا اور پھر ابنایا۔ صفار وغیرہ نے بسندہای صحیح و معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت
رسولؐ نے اصحاب سے فرمایا میری زندگی اور موت تمھارے لیے بہتر ہے۔ اصحاب نے کہا یا رسول
اللہ یہ تو ہم جانتے ہین کہ آپکی زندگی ہمارے لیے بہتر ہے ہمنے آپکے سبب سے ضلالت اور آتش جہنم سے
نجات پائی مگر آپکا انتقال ہمارے لیے کسطرح بہتر ہے۔ حضرت نے فرمایا بعد میرے انتقال کے تمھارے
اعمال مجھے دکھائیں گے جو عمل نیک تمسے دیکھونگا دعا کرونگا کہ خدا تمھاری توفیق زیادہ کرے
اور جب عمل بد تمسے دیکھونگا تمھارے لیے طلب آمرزش کرونگا اوسوقت ایک شخص نے منافقین مین سے
کہا یا رسول اللہ کیونکر ہمارے لیے آپ اوسوقت دعا کرینگے جبکہ آپکے استخوان خاک ہو جائینگے حضرتؐ نے
فرمایا ایسا نہین ہے اسلیے کہ حق تعالے نے میرے گوشت کو زمین پر حرام کیا ہے اور میرا بدن بوسیدہ
اور کہنہ نہوگا۔ بسندہاے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ کوئی پیغمبر اور وصی پیغمبر زمین مین
تین روز سے زیادہ نہین رہتا یہانتک کہ روح و گوشت و استخوان اوسکا آسمان پر لیجاتے ہین تمام لوگ
انکی قبر کی زیارت کو جاتے ہین اور دور و نزدیک سے لوگون کا سلام انکو پہونچتا ہے۔ ایضاً بسند معتبر
جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جوقت ابوبکر نے جناب امیرؑ سے غصب خلافت کی

جناب امیرؑ نے ابوبکر سے فرمایا کیا رسولخداؐ نے میری اطاعت کا تجھے حکم نہین دیا ابوبکر نے کہا نہین اگر مجھے حکم اطاعت دیتے تو مین اطاعت کرتا جناب امیرؑ نے فرمایا اگر اب تو پیغمبرؐ کو دیکھے اور وہ تجھے حکم میری اطاعت کا کرین آیا میری اطاعت کریگا ابوبکر نے کہا ہان۔ جناب امیرؑ نے فرمایا میرے ہمراہ مسجد قبا مین چل جب مسجد قبا مین پہونچے ابوبکر نے دیکھا حضرت رسولؐ کھڑے نماز پڑھ رہے ہین۔ جب حضرتؐ نماز سے فارغ ہوے جناب امیرؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ ابوبکر تو انکار کرتا ہے کہ آپ نے میری اطاعت کا حکم اسے نہین دیا جناب رسولخداؐ نے ابوبکر سے کہا مین نے مکرر تجھے علی کی اطاعت کا حکم نہین کیا ہے جا اور اسکی اطاعت کر ابوبکر خائف و ترسان وہانسے پھرا راہ مین عمر ملا عمر نے کہا اے ابوبکر تمھین کیا ہو گیا ہے ابوبکر نے کہا حضرت رسولؐ نے مجھے ایسا حکم فرمایا ہے عمر نے کہا وہ گروہ ہلاک ہونے والا ہے جو تجھ ایسے احمق کو اپنا سردار کرے کیا تو نہین جانتا کہ یہ سب بنی ہاشم کا سحر ہے کتاب اختصاص و بصائر الدرجات اور جمیع کتب معتبرہ مین بسندہای معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ کا گریبان مبارک پکڑ کر ابوبکر کی بیعت کے لیے مسجد مین لیچلے جناب امیرؑ قبر رسولخداؐ کے سامنے کھڑے ہوے اور فرمایا یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی اے میرے بھائی قوم نے مجھے ضعیف کیا اور قریب ہے کہ مجھے مار ڈالین۔ اوسوقت ایک ہاتھ قبر رسولخداؐ سے ابوبکر کی طرف باہر آیا کہ سب نے پہچانا یہ ہاتھ حضرت رسولؐ کا ہے اور ایک آواز ایسی آئی کہ سب نے پہچانا یہ آواز حضرت رسولؐ کی ہے اور فرمایا۔ اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سوّٰک رجلا یعنی آیا کافر ہوا اوس خدا سے جسنے تجھے خاک سے پیدا کیا پس نطفہ سے پس تجھے آدمی کیا بروایت دیگر ایک ہاتھ قبر سے باہر آیا اور اوس ہاتھ پر لکھا تھا کہ اکفرت یا عمر بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سوّٰک رجلا ایضاً صفار وغیرہ نے بسند ہای معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت رسولؐ کو کسلیے آزردہ کرتے ہو اصحاب نے کہا ہم کس بات مین حضرتؐ کو آزردہ کرتے ہین جناب صادقؑ نے فرمایا مگر نہین جانتے کہ تمھارے اعمال حضرتؐ پر عرض کیے جاتے ہین جب معصیت تم سے دیکھتے ہین حضرتؐ آزردہ ہوتے ہین کلینی و صفار وغیرہ نے بسندہای معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب شب جمعہ ہوتا ہے روح رسولخداؐ و ارواح پیغمبران گذشتہ و ارواح اوصیای گذشتہ و روح امام زمان کو رخصت ملتی ہے پس انکو عرش پر لیجاتے ہین

اور سات بار گرد عرش کے طواف کراتے ہین اور ہر قائمہ عرش کی نزدیک دو رکعت نماز پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے علم انکا زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور روایت معتبر دیگر مین وارد ہی کہ جب خدا چاہتا ہے کہ علم تازہ امام زمان کو بغیر حلال وحرام تعلیم فرمائے پس اوس علم کو ایک ملک کے ہمراہ رسولخدا کے پاس بھیجتا ہی اور وہ ملک حضرتؐ پر عرض کرتا ہے حضرتؐ فرماتے ہین علیؑ پاس جا اور اس علم کو اون تک پہونچا جب وہ ملک جناب امیرؑ پاس آتا ہی جناب امیرؑ فرماتے ہین حسنؑ پاس جا اور اسیطرح ہر ایک امام دوسرے امام کی طرف جانے کا حکم دیتا ہی یہانتک کہ امام زمان علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے۔ اور حمیری وصفار نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب امام رضاؑ نے فرمایا کل رات کو جناب رسولخدا کو مین نے اس جگہ دیکھا اور اونسے معانقہ کیا

باب دوسرا بیان تاریخ ولادت ووفات وبعضے احوال کریمہ ومناقب شریفہ حضرت سیدۃ نساء عالمیان ومخدومۂ ملائکہ مقربان فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا

اس باب مین آٹھ فصلین ہین۔ **فصل پہلی بیان ولادت باسعادت جناب سیدہ**۔ کلینی نے بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ ولادت جناب سیدہ بعد پانچ سال بعثت جناب رسولخدا کے واقع ہوئی اور سن شریف وقت وفات اٹھارہ سال اور پچہتر روز کا تھا اور کشف الغمہ مین بھی مثل اسی حدیث کے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی شیخ طوسی نے مصباح وغیرہ مین اور اکثر محققین علمائے ذکر کیا ہی کہ ولادت باسعادت بیسوین جمادی الآخر روز جمعہ دوسرے سال بعثت مین ہوئی اور بعضون نے کہا ہی پانچوین سال بعثت مین ہوئی اور اہل سنت نے روایت کی ہے کہ ولادت جناب سیدہؑ پانچ سال قبل بعثت واقع ہوئی اور پہلا قول مشہور اور قوی تر ہی اور طبری امامی نے دلائل الامامۃ مین جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ولادت جناب سیدہ پینتالیسوین سال ولادت حضرت رسولؐ سے بیسوین جمادی الآخر کو واقع ہوئی۔ پس آٹھ سال مکہ معظمہ اور دس سال مدینہ منورہ مین رہین اور پچہتر روز بعد وفات حضرت رسولؐ تیسری ماہ جمادی الآخر گیارھوین سال ہجرت سے جانب ریاض جنت انتقال کیا اور جناب امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب سیدہ متولد ہوئین ایک روز مین اسقدر بڑھتی تھین کہ اور بچے جتنا سات روز مین بڑھتی ہین اور ایک ہفتہ مین بقدر ایک مہینے کے اور ہر مہینہ مین بقدر ایک سال کی نشو ونما فرماتی تھین۔ اور جب حضرت رسولؐ نے مدینہ مین ہجرت فرمائی ام سلمہ کو اپنی عقد مین لائے

اور جناب سیدہ کو ام سلمہ کے سپرد کیا کہ مشغول خدمت و تربیت جناب سیدہ رہین ام سلمہ نے
کہا قسم بخدا مین جناب سیدہ سے آداب سیکھتی تھی اور اونکو حاجت آداب سیکھنے کی نہ تھی بلکہ
سب چیزون کو مجھسے اور سب سے بہتر جانتی تھین ابن بابویہ نے بسند معتبر عبداللہ بن عباس
سے روایت کی ہی کہ ایک روز عائشہ حضرت رسولؐ پاس آئی دیکھا کہ حضرت رسولؐ جناب سیدہ
کو پیار فرما رہے ہین عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ جناب سیدہ کو بہت دوست رکھتے ہین حضرت نے
فرمایا قسم بخدا اگر تو جانے کہ مین اسکو کسقدر دوست رکھتا ہون او سوقت دوستی تیری نسبت اسکے
زیادہ ہوگی واضح ہو کہ جب مین شب معراج چوتھے آسمان پر پہونچا جبرئیل نے اذان اور میکائیل
نے اقامت کہی جبرئیل نے مجھسے کہا اے محمدؐ آگے کھڑے ہوجیے کہ ہم آپکے پیچھے نماز پڑھین مین نے
کہا اے جبرئیل بھلا مین تمھارے آگے نماز مین کھڑا ہون جبرئیل نے کہا ہان حق تعالے
نے پیغمبران مرسل کو ملائکہ پر فضیلت دی ہی اور آپ کو مخصوص تمام عالم پر فضیلت دی ہی
یہ سنکر مین آگے کھڑا ہوا اور ہمراہ ملائکہ آسمان چہارم پر نماز پڑھی پس داہنی جانب نظر کی دیکھا
حضرت ابراہیمؑ ایک باغ مین باغہائے بہشت سے تشریف رکھتے ہین اور گروہ ملائکہ گرد موجود ہین
وہان سے اوپر جانب آسمان پنجم گیا اور وہان سے جانب آسمان ششم گیا وہان صدائے
حق تعالٰی مجھے پہونچی کہ اے محمدؐ نیک باپ باپ تمھارا ابراہیمؑ اور نیک بھائی بھائی تمھارا
علی ابن ابیطالبؑ ہی پس جب مین حجب مین پہونچا جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور داخل بہشت
کیا جب بہشت مین پہونچا ایک درخت نور مین نے دیکھا اور اوس درخت کی جڑ پاس دو فرشتے
دیکھے کہ حُلّہائے بہشت تہ کر رہے ہین مین نے جبرئیل سے کہا اے حبیب یہ درخت کسکے لیے
ہی اور یہ حُلّے کسکے لیے ہین جبرئیل نے کہا علی ابن ابیطالبؑ کے لیے ہین اور یہ دو فرشتے ہمیشہ
علیؑ کے لیے حُلّے قیامت تک تہ کرینگے وہان سے مین تھوڑا آگے بڑھا وہان مین نے ایک
رطب مسکہ سے نرم زیادہ اور مشک سے خوشبو زیادہ اور شہد سے شیرین زیادہ دیکھا وہ رطب
مین نے کھایا اور وہ رطب میرے صلب مین نطفہ ہوا اور جب مین زمین پر آیا خدیجہ سے ہم بستر
ہوا اور وہ فاطمہؑ سے حاملہ ہوئین پس فاطمہ حوریہ انسیہ ہی کہ ظاہر مین بصورت انسان ہی اور صفات
و اخلاق مین مثل حورون کے ہے جب مجھے بہشت کا شوق ہوتا ہی اوسوقت مین فاطمہؑ کو
سونگھتا ہون اور اوس سے مجھے بوے بہشت آتی ہی **ایضاً** بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت
کی ہی کہ لوگون نے حضرت رسولؐ سے کہا آپ فاطمہؑ کو کیون پیار کرتے اور بوسہ لیتے

اور اپنے پاس بٹھاتے ہین اور اونسے خاص کچھ آپ ایسی محبت کرتے ہین کہ اپنی اور اولادون
سے نہین فرماتے حضرتؐ نے فرمایا سبب اسکا یہ ہی کہ جبرئیل بہشت سے ایک سیب میرے لیے
لائے اور مین نے اوسکو کھایا پس وہ میرے شکم مین نطفہ ہو گیا اور مین خدیجہ سے ہم بستر ہوا اور
خدیجہ بحمل فاطمہ حاملہ ہوئین اور مین ہمیشہ فاطمہ سے بوے بہشت سونگھتا ہون علی بن ابراہیم
وغیرہ نے بسند ہائے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول جناب فاطمہؑ کو بہت
پیار کرتے اور سونگھتے تھے یہ بات عائشہ کو بہت بُری لگی اور کسی روز حضرتؐ سے اسکا ذکر کیا
حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ جب مجھے آسمان پر لیگئے اور مین داخل بہشت ہوا اوسوقت جبرئیل
مجھے درخت طوبیٰ پاس لیگئے اور اوس درخت کا میوہ مجھے دیا اور مین نے کھایا وہ میوہ میرے
پیٹ مین پانی ہو گیا اور جب زمین پر آیا خدیجہ سے ہم بستر ہوا اور وہ بحمل فاطمہ حاملہ ہوئین جب
مین فاطمہؑ کو سونگھتا ہون بوے بہشت اوس سے آتی ہی کتاب معانی الاخبار مین حضرت
صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا حق تعالیٰ نے فاطمہ کے نور کو قبل پیدایش
آسمان و زمین خلق کیا بعض لوگون نے عرض کی یا حضرتؐ آیا فاطمہ داخل انس نہین ہین حضرتؐ
نے فرمایا فاطمہؑ باطن مین حوریہ اور ظاہر مین انسیہ ہی لوگون نے کہا یا حضرتؐ آپ حقیقت اس
کلام کی ہمسے بیان فرمایئے حضرتؐ نے کہا حق تعالیٰ نے فاطمہ کو اپنے نور سے قبل پیدایش آدمؑ
خلق کیا جسوقت کہ ارواح خلائق کو پیدا فرمایا پس جب حق تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا فاطمہؑ کا نور
اونپر عرض کیا اصحاب نے کہا یا حضرتؐ قبل پیدایش آدمؑ فاطمہ کا نور کہان تھا فرمایا ایک
شیشہ مین ساق عرش کے نیچے تھا۔ اصحاب نے کہا یا حضرتؐ خوراک اونکی کیا تھی حضرت نے
فرمایا خوراک اونکی تسبیح و تہلیل و تمجید حق تعالیٰ تھی جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور مجھے اونکے
شکم سے ظاہر کیا اور چاہا کہ فاطمہؑ کو میرے شکم سے ظاہر کرے پس فاطمہؑ کے نور کو بہشت
مین ایک سیب بنا دیا اور جبرئیل اوس سیب کو میرے لیے لائے اور کہا۔ السلام علیک
ورحمة الله وبرکاته اے میرے حبیب پھر جبرئیل نے کہا اے محمدؐ تمھارے پروردگار نے
تمھین سلام کہا ہی مین نے کہا اوسی سے سلامتی ہی اور اوسی کیطرف سلام اور تحیت ہی جبرئیل
نے کہا یا محمدؐ یہ سیب حق تعالیٰ نے آپکو بہشت سے ہدیہ بھیجا ہی اوس سیب کو مین نے جبرئیل سے لے لیا
اور اپنے سینہ سے لگا لیا۔ جبرئیل نے کہا یا محمدؐ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ اس سیب کو کھا تو جب
اوسکو توڑا ایک نور اوس سے ساطع ہوا کہ مین اوس سے ڈر گیا جبرئیل نے کہا آپ بیخوف نوش

بیان نور جناب سیدہ

کیجیے یا حضرت یہ نور اوسکا ہی جسکا نام آسمان پر منصورہ اور زمین پر فاطمہ ہی مین نے کہا اے
جبرئیل حبیب میرے اوسکو آسمان پر منصورہ اور زمین پر فاطمہ کسلیے کہتے ہین جبرئیل نے کہا زمین پر
اوسے فاطمہ اسلیے کہتے ہین کہ اوسنے اپنے شیعون کو آتش جہنم سے چھوڑا لیا ہی اور اپنے دشمنون
کو اپنی محبت سے قطع کیا ہی۔ آسمان پر منصورہ اسلیے کہتے ہین کہ اپنے محبون کی نصرت و مددگاری
کریگی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء
اور کتاب عیون المعجزات مین عمار بن یاسر سے روایت کی ہی کہ ایک روز جناب امیرؑ جناب فاطمہؑ
پاس گئے جب نظر جناب سیدہؑ کی جناب امیرؑ پر پڑی کہا یا علیؑ میرے قریب آؤ کہ مین تمکو گذشتہ اور
آیندہ قیامت تک کی خبر دون۔ جب جناب امیرؑ نے یہ کلام سُنا پھر گئے اور حضرت رسولؐ کی
خدمت مین آئے جب جناب رسولخداؐ کی نظر مبارک جناب امیرؑ پر پڑی فرمایا اے ابوالحسنؑ
میرے قریب آؤ جب جناب امیرؑ نزدیک بشیر و نذیرؐ بیٹھے آنحضرتؐ نے ارشاد کیا منظور
ہی کہ مین تمسے کوئی خبر بیان کرون یا تم مجھے خبر دو۔ جناب امیرؑ نے کہا یا رسولؐ اللہ آپکا فرمانا میرے
کہنے سے بہتر ہی پس جو کچھ جناب فاطمہؑ نے جناب امیرؑ سے کہا تھا حضرت نے بیان کیا جناب
امیرؑ نے کہا یا حضرت آیا نور فاطمہؑ کا میرے نور سے ہے حضرتؐ نے فرمایا مگر یا علیؑ تمھین نہین
معلوم کہ فاطمہؑ کا نور میرے نور سے ہے۔ پس جناب امیرؑ نے سجدہ کیا اور شکر الٰہی بجا لائے
اور جناب فاطمہؑ پاس آئے جناب سیدہ نے فرمایا میرے باپ پاس تم گئے تھے اور جو کچھ مین نے
کہا تھا تمنے اوسنے کہا جناب امیرؑ نے فرمایا ہان۔ جناب سیدہؑ نے کہا اے ابوالحسنؑ سُنو
حق تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور میرا نور حق تعالےٰ کی تسبیح کرتا تھا۔ پھر میرے نور
کو ایک درخت مین درختہائے بہشت سے سپرد کیا اور وہ درخت میرے نور سے
روشن ہو گیا۔ جب شب معراج میرے باپ داخل بہشت ہوے حق تعالےٰ نے
اونھین الہام کیا کہ اوس درخت سے میوہ توڑ کر تناول فرمایا۔ پس میرا نور اونکے
شکم مبارک مین ٹھہرا اور اونکے شکم سے رحم خدیجہ دختر خویلد مین منتقل ہوا اور مین اوس نور
سے پیدا ہوئی۔ علم گذشتہ و آیندہ کو جانتی تھی اے ابوالحسنؑ مومن بنور الٰہی دیکھتا ہی۔ ابن بابویہ
نے بسند معتبر مفضل بن عمر سے روایت کی ہی کہ مین نے جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ ولادت
جناب سیدہؑ کسطرح ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا جب خدیجہ نے جناب رسولخداؐ کے ساتھ عقد کیا
زنان مکہ بوجہ اوس عداوت کے جو حضرتؐ سے رکھتی تھین علیحدہ ہو گئین اور اونکو سلام کرنا

بیان نور جناب سیدہ

چھوڑ دیا اور کسی عورت کو خدیجہ پاس نجانے دیتی تھین خدیجہ کو اوس سبب سے کمال صدمہ ہوا
لیکن زیادہ رنج وغم خدیجہ کا حضرت رسولؐ کے لیے تھا کہ مبادا شدت عداوت کے سبب
کوئی صدمہ حضرتؐ کو پہونچے جب بحمل جناب فاطمہؑ حاملہ ہوئین جناب سیدہ شکم مین اونسے باتین
کرتین اور مونس وہمدم خدیجہ کی تھین اور خدیجہ کو صبر وتسلی دیتی تھین اور خدیجہ اس حالت
کو حضرتؐ سے پوشیدہ رکھتی تھین ایک روز حضرتؐ تشریف لاے اور سنا خدیجہ باتین کر رہی
ہین مگر کسیکو اونکے پاس نہ دیکھا حضرتؐ نے فرمایا اے خدیجہ کس سے باتین کرتی ہو خدیجہ نے
کہا یہ فرزند جو میرے شکم مین ہے مجھسے باتین کرتا ہے اور میرا مونس وہمدم ہے حضرتؐ نے فرمایا اسوقت
جبرئیل مجھے خبر دیتے ہین کہ یہ فرزند دختر ہے اور وہ نسل طاہرہ بامین وبابرکت ہے اور حق تعالے
میری نسل اوس سے ظاہر کریگا اور اوسکی نسل سے پیشوا وامامان دین پیدا ہونگے اور حقتعالے
بعد انقطاع وحی انکو اپنا خلیفہ زمین پر کریگا اور ہمیشہ خدیجہ اسی طرح رہین یہانتک کہ ولادت
جناب سیدہ قریب پہونچی اور جب دردزہ محسوس ہوے زنان قریش وزنان ہاشم کو بلوایا
کہ آئین اونھون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا اور ہمارا قول قبول نہ کیا اور یتیم ابو طالب
کی بی بی بنین جو مفلس ہے اور کچھ مال نہین رکھتا ہم اسوجہ سے تمھارے گھر مین نہ آئینگے اور
تمھارے کامون مین شریک نہونگے جب خدیجہ نے انکا پیغام سنا بہت اندوہناک ہوئین
ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ چار عورتین گندم گون طویل القامت حاضر ہوئین اور زنان بنی ہاشم سے
مشابہ تھین خدیجہ اونسے ڈرین ایک عورت نے انمین سے کہا اے خدیجہ ہمسے نہ ڈرو ہم تمھارے
پاس خدا کی طرف سے آئے ہین اور ہم تمھاری بہنین ہین مین سارہ زوجۂ ابراہیم ہون اور دوسری
آسیہ دختر مزاحم ہے کہ تمھاری اور تمھاری بیٹی کی بہشت مین رفیق ہوگی اور تیسری مریم دختر عمران
اور چوتھی کلثوم خواہر موسیٰ بن عمران ہے حق تعالیٰ نے ہمکو بھیجا ہے کہ وقت ولادت مولود مسعود
تمھارے پاس رہین اور تمھاری اعانت کرین پس انمین سے ایک داہنی جانب خدیجہ کے
اور دوسری بائین طرف اور تیسری سامنے اور چوتھی پیچھے بیٹھی پس جناب سیدہ پاک و
پاکیزہ پیدا ہوئین اور جب زمین پر تشریف لائین نور اسقدر چمکا کہ مکہ کے گھر روشن ہوگئے
اور مشرق ومغرب مین کوئی گھر باقی نہین رہا مگر یہ کہ اوس نور سے روشن ہوگیا اور دس حورعین
جناب خدیجہ پاس آئین اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ابریق وطشت بہشت تھا اور ابریق
آب کوثر سے بھری ہوئی تھین پھر اوس عورت نے جو خدیجہ کے سامنے بیٹھی تھی اوسنے حضرت فاطمہؑ

بیان ولادت باسعادت جناب سیدہ

کو اوٹھایا اور آب کوثر سے غسل دیا اور دو جامہ سفید نکالے کہ دودھ سے زیادہ سفید اور مشک وعنبر سے خوشبوتر تھے جناب سیدہؑ کو ایک جامہ مین لپیٹا اور دوسرے جامہ کا مقنع کیا اور جناب سیدہؑ سے باتین کین جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان ابی رسول اللہ سید الانبیاء وان بعلی سید الاوصیاء وولدی سادۃ الاسباط یعنی مین گواہی دیتی ہون یگانگی پروردگار پر اور یہ کہ رسولخدا بہترین پیغمبران ہین اور میرا شوہر بہترین اوصیائے پیغمبران اور میرے فرزند بہترین فرزندان پیغمبران ہین پس ہر ایک کو اون چارون عورتون سے سلام کیا اور ہر ایک کا نام لیا۔ اون عورتون نے خوشی کی حوران بہشت ہنسنے لگین ساکنان فلک اور حوران بہشت نے ایک دوسرے کو بشارت دی آسمان پر ایک نور ایسا چمکا کہ پہلے اسکے ایسا نور نہ دیکھا تھا پھر اون زنان مقدسہ نے خدیجہ سے خطاب کیا اور کہا اس دختر کو لو کہ طاہرہ و مطہرہ و پاکیزہ و بابرکت ہی حق تعالیٰ نے اسکو اور اسکی نسل کو برکت دی ہی یہ سنکر خدیجہ نے خوشی خوشی جناب سیدہؑ کو گود مین لیکر بکمال فرحت و انبساط چھاتی اونکے منھ مین دی جناب سیدہ ایک دن مین اسقدر بڑھتی تھین کہ اور بچے ایک مہینہ مین اور ایک مہینہ مین اتنا نشوونما فرماتی تھین کہ اور اطفال جسقدر ایک سال مین بڑھین

فصل دوسری

بیان اسماء شریفہ اور بعض فضائل جناب سیدہؑ کا بیان۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جناب فاطمہ کے حق تعالیٰ کے یہان نو نام ہین۔ فاطمہؑ صدیقہ ۲ مبارکہ ۳ طاہرہ ۴ ذکیہ ۵ راضیہ ۶ مرضیہ ۷ محدثہ ۸ زہرا ۹ حضرتؑ نے فرمایا آیا تو جانتا ہی کہ فاطمہ کی تفسیر کیا ہی راوی نے عرض کی اے سید میرے آپ خبر دیجیے حضرتؑ نے فرمایا یعنی بدی سے علیحدہ ہین پھر فرمایا اگر جناب امیرؑ جناب سیدہؑ کو تزویج نفرماتے تو قیامت تک زمین پر اونکا کفو نہ تھا نہ آدمؑ اور نہ وہ لوگ جو بعد آدمؑ کے ہوے مؤلف فرماتے ہین کہ صدیقہ بمعنے معصومہ ہے و مبارکہ یعنے صاحب برکت علم و فضل و کمالات و معجزات و اولاد کرام ہین و طاہرہ یعنی پاکیزہ نقص سے و ذکیہ یعنی ترقی کرنیوالی کمالات و خیرات مین و راضیہ یعنی قضائے الٰہی مین راضی ہونیوالی و مرضیہ یعنے پسندیدہ خدا و دوستان خدا و محدثہ یعنے فرشتے آپ سے باتین کرتے تھے و زہرا یعنے تابندہ نورانی بنور ظاہری و باطنی و اضح ہو کہ یہ حدیث شریف اسپر دلالت کرتی ہی کہ جناب امیرؑ جمیع پیغمبران و اوصیا سے بغیر پیغمبر آخر الزمان افضل ہین اور بلکہ بعضون نے استدلال فضیلت جناب فاطمہ زہرا بھی پیغمبرون پر کیا ہی ایضاً کتاب علل الشرائع مین بسند معتبر روایت

کی ہی کہ ابان بن تغلب نے جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ جناب فاطمہؑ کو کس وجہ سے زہرا کہتے ہین حضرتؑ نے فرمایا اسلیے کہ نور حضرت فاطمہؑ ایک دن مین تین دفعہ جناب امیرؑ کے لیے ظاہر ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ اول روز جبکہ جناب سیدہؑ صبح کی نماز کو کھڑی ہوتی تھین اور لوگ سوتے ہوتے تھے اوسوقت ایک نور سفید جناب فاطمہؑ سے چمکتا اور جمیع خانہ ہائے مدینہ مین داخل ہوتا اور اونکے گھرون کی دیوارین اوس نور سے سفید ہو جاتی تھین اس حالت کے دیکھنے سے سب لوگ متعجب ہوتے اور خدمت جناب رسولخداؐ مین جاکر اوسکا سبب دریافت کرتے تھے حضرتؐ فرماتے تھے فاطمہؑ کے گھر مین جاؤ کہ اوس نور کا حال تمپر ظاہر ہو جب جناب سیدہؑ کے گھر مین آتے دیکھتے کہ جناب فاطمہؑ محراب عبادت مین بیٹھی نماز مین مشغول ہین اور وہ نور روے منور سے چمک رہا ہی پس جانتے تھے کہ وہ نور جو ہمارے گھرون کو روشن کرتا ہے نور جناب سیدہؑ ہی اور جب دوپہر ڈھل جاتی اور جناب فاطمہؑ مُہیا ئے نماز ظہر ہوتین ایک نور زرد جبین مُبین جناب سیدہؑ سے ساطع ہوتا اور جمیع خانہ ہائے مدینہ مین داخل ہوتا اور اوس نور سے در و دیوار اور کپڑے اور رنگتین لوگون کی زرد ہو جاتی ہین جب جناب رسولخداؐ کی خدمت مین حاضر ہوکر دریافت کرتے حضرتؐ اونکو حکم دیتے کہ فاطمہؑ کے گھر جاؤ جب وہان جاتے دیکھتے کہ جناب فاطمہؑ محراب عبادت مین کھڑی ہین اور ایک نور زرد روے مبارک سے ساطع ہے پس جانتے کہ وہ نور جناب سیدہؑ کا نور ہے اور جب شام ہوتی اور آفتاب غروب کرتا روے منور جناب سیدہؑ سُرخ ہو جاتا اور ایک سُرخ نور بسبب فرحت و سرور و شکر نعمت آلہی روے نورانی سے ساطع ہوتا اور تمام خانہ ہائے مدینہ مین داخل ہوتا اور اونکے گھرون کی دیوارین سُرخ ہو جاتین اس حال سے متعجب ہوکر جناب پیغمبر خداؐ کی خدمت مین لوگ حاضر ہوتے اور سوال کرتے اور آنحضرتؐ جناب فاطمہؑ کے گھر بھیجتے وہان پہونچکر دیکھتے کہ جناب سیدہؑ محراب عبادت مین بیٹھی تسبیح و تحمید آلہی مین مشغول ہین اور چہرۂ نورانی سے ایک سُرخ نور ساطع ہی اوسوقت سمجھ جاتے تھے کہ وہ نور آثار نور جمال جناب سیدہؑ ہی اور ہمیشہ وہ نور جبین مبین جناب فاطمہؑ مین تھا یہانتک کہ جناب امام حسنؑ متولد ہوے اور وہ نور پیشانی جناب امام حسنؑ مین منتقل ہوا بعد اوسکے پیشانی مبارک امام حسینؑ مین اور ہمیشہ وہ نور ہمارے ساتھ ہی اور ایک امام سے دوسرے امام مین تا روز قیامت منتقل ہوتا ہی **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب صادقؑ سے وجہ تسمیۂ زہرا دریافت کی حضرتؑ نے

بیان نور جبین جناب سیدہؑ بحالت نماز

فرمایا حق تعالے نے اپنے نور عظمت سے اونکو پیدا کیا جب اوس نور کو پیدا کیا جمیع آسمان و زمین اوس نور سے روشن اور دیدہ ہاے ملائکہ خیرہ ہوگئے اور سب کے سب سجدۂ حق تعالے مین جھک گئے اور عرض کی اے ہمارے خدا اور اے ہمارے بزرگ یہ نور کیسا ہے حق تعالی نے اونکو وحی فرمائی یہ نور وہ نور ہے جسکو مین نے اپنے نور سے پیدا کیا اور آسمان پر رکھا ہے اور اپنی عظمت سے مین نے اسکو پیدا کیا ہے اور اسکو اوس پیغمبر کے شکم سے ظاہر کرونگا جو سب پیغمبرون سے افضل ہے اور اس نور سے پیشوایانِ دین کو پیدا کرونگا کہ میرے امر کو قائم کرینگے اور میرے دین حق پر لوگون کو ہدایت کرینگے اور انکو زمین پر بعد منقطع ہونے وحی کے اپنا خلیفہ کرونگا۔ **ایضاً** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ کا زہرا نام اسلیے رکھا ہے کہ جب محراب عبادت مین کھڑی ہوتی تھین اونکا نور اہل آسمان کو روشنی بخشتا تھا جس طرح ستارے اہل زمین کو روشن کرتے ہین **ایضاً** بسند معتبر حضرت موسی بن جعفرؑ سے روایت ہے کہ حق تعالے کو معلوم تھا کہ حضرت رسولؐ اکثر قبائل سے خواستگاری کرینگے اور انھین سے ہر ایک خلافت مین طمع کریگا لہذا جب جناب فاطمہؑ پیدا ہوئین اونکا فاطمہؑ نام رکھا اسلیے کہ خبر دے کہ خلافت بعد حضرت رسولؐ کے شوہر فاطمہؑ اور اونکے فرزندون مین منحصر ہے اور بوجہ ولادت جناب فاطمہؑ طمع خلافت اورون سے منقطع ہوگئی اسلیے کہ فاطمہؑ مشتق فطم سے ہے اور فطم کے معنی قطع و برید کے ہین **ایضاً** بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب سیدہؑ پیدا ہوئین حق تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا کہ حضرت رسولؐ کی زبان پر اوسنے جاری کیا کہ جناب سیدہؑ کا نام فاطمہؑ رکھا پس حق تعالی کیجانب سے اوس فرشتہ نے خطاب کیا کہ اے فاطمہؑ تمکو جہل سے بسوے علم لین نے علیحدہ کیا اور تمکو حائض ہونے سے باز رکھا پس جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا قسم بخدا کہ حق تعالے نے بروز الست اپنے علم سے جناب فاطمہؑ کو مخصوص کیا اور کثافت حیض و آلودگیہاے دیگر سے مطہر فرمایا۔ اور احادیث متواترہ مین بطریق شیعہ و سُنی روایت ہے کہ جناب سیدہؑ کو اسواسطے فاطمہؑ کہا کہ حق تعالی نے جناب فاطمہؑ اور جمیع شیعیان فاطمہؑ کو آتش جہنم سے جدا کردیا ہے اور ابن بابویہ بسند معتبر جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ بروز قیامت جہنم کے کنارے کھڑی ہونگی اور اوس روز ہر ایک شخص کے دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہوگا کہ مومن ہے یا کافر۔ اوسدن ایک محب اہلبیت کو جسنے بہت گناہ کیے ہونگے حکم ہوگا کہ اوسکو جہنم مین ڈالدین اور جب اوسکو جناب فاطمہؑ پاس لیجائینگے جناب فاطمہؑ اوسکی پیشانی مین پڑھینگی کہ وہ محب آنحضرت

اور ذریت آنحضرت ہی اوسوقت جناب فاطمہؑ فرمائینگی اے میرے خدا اور اے میرے سید تو نے
میرا فاطمہؑ نام رکھا اور مجھسے وعدہ کیا کہ میرے سبب سے میرے دوستون کو آتش جہنم سے آزاد کریگا
اور وعدہ تیرا حق ہی اور تو خلاف وعدہ نہین کرتا۔ حق تعالی فرمائیگا اے فاطمہؑ تو نے سچ کہا مین نے
تیرا فاطمہؑ نام رکھا جو شخص تجھے اور تیری ذریت سے امامون کو دوست رکھے اور تیرے
اور تیری ذریت کے موالیون سے ہو اوسکو مین نے آتش جہنم سے قطع اور جدا کیا اور میرا وعدہ حق ہی
اور مین خلاف وعدہ نہین کرتا مگر اس بندہ کو جہنم مین لیجانے کے واسطے اسلیے مین نے حکم دیا تھا کہ تو
اوسکی شفاعت کرے اور مین تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کرون کہ تیری قدر و منزلت ملائکہ
اور انبیا اور رسولون پر ظاہر ہو اے فاطمہ تو جس کسی کی پیشانی پر مومن لکھا دیکھے اوسکا ہاتھ پکڑ کے داخل
بہشت کر **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ جناب فاطمہؑ کا نام آپ نے
بتول کسلیے رکھا حضرت نے فرمایا اسلیے کہ خون جو اور عورتین دیکھتی ہین وہ نہین دیکھتی اور خون
دیکھنا دختران پیغمبران مین ناپسند ہی اور دوسری روایت مین حضرت رسولؐ سے منقول ہی کہ
فاطمہؑ مین مثل اور عورتون کے کثافت نہین ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ حضرت امام
حسن عسکریؑ سے سوال کیا کہ جناب فاطمہؑ کا زہرا کسلیے نام رکھا حضرتؑ نے فرمایا اسلیے کہ
روے انور جناب فاطمہؑ جناب امیرؑ کے لیے اول روز مثل آفتاب اور وقت زوال مانند ماہ منیر
اور قریب غروب آفتاب مانند ستارۂ روشن تابان ہوتا تھا **ایضاً** روایت کی ہی کہ جناب صادقؑ
سے پوچھا کہ جناب فاطمہؑ کو زہرا کیون کہتے ہین حضرتؑ نے فرمایا اسلیے کہ جناب فاطمہؑ کے لیے
بہشت مین ایک قبہ یاقوت سرخ کا ہی کہ بلندی اوس قبہ کی بقدر مسافت یک سالہ راہ ہی
اور بقدرت حق تعالی وہ قبہ ہوا مین کھڑا ہی نہ اوپر سے کسی چیز مین لٹکا ہی اور نیچے اوسکے کوئی ستون
ہی کہ اوسپر وہ قبہ قائم رہے اور اوس قبہ کے ہزار دروازے ہین اور ہر دروازہ پر ہزار فرشتے کھڑے
ہین اور اہل بہشت اوس قبہ کو اسطرح دیکھتے ہین جسطرح تم لوگ ستارون کو آسمان پر دیکھتے ہو پس
کہتے ہین کہ یہ قبۂ زہرا اور نورانی سیدۂ نساء سے ہی۔ دیلمی نے کتاب ارشاد القلوب مین سلمان فارسی
سے روایت کی ہی کہ ایک دن جناب رسولخدا مسجد مین بیٹھے تھے ناگاہ عباس حضرتؐ کے چچا آئے
اور سلام کیا حضرتؐ نے سلام کا جواب دیا اور اونکو مرحبا کہا عباس نے کہا مجھپر علی بن ابیطالبؑ
نے کس سبب سے فضیلت پائی ہی اور حالانکہ اصل ہماری ایک ہی ہی حضرتؐ نے فرمایا اے چچا
واضح ہو حق تعالی نے مجھے اور علیؑ کو اوسوقت پیدا کیا جب نہ آسمان تھا نہ زمین نہ بہشت تھا

نہ دوزخ نہ لوح تھی نہ قلم اور جب حق تعالی نے چاہا ہمکو پیدا کرے ایک کلمہ سے کلام فرمایا اوس سے نور پیدا ہوا پھر دوسرا کلمہ فرمایا اوس سے روح پیدا ہوئی اوسوقت اوس نور کو اوس روح سے ممزوج کر کے مجھے اور علیؑ کو اوس نور اور روح سے پیدا کیا بعد اوسکے میرے نور سے عرش کو پیدا کیا اور مین عرش سے بزرگ تر ہون اور علیؑ کے نور سے آسمان کو پیدا کیا پس علیؑ آسمانون سے جلیل تر اور بزرگ تر ہے اور نور حسنؑ سے نور آفتاب اور نور حسینؑ سے نور ماہتاب کو پیدا کیا حسنینؑ آفتاب و ماہتاب سے بزرگ تر ہین اوسوقت ملائکہ حق تعالی کی تسبیح کرتے اور کہتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ کسقدر یہ نور حق تعالے کے نزدیک بزرگ و گرامی ہین جب حق تعالی نے چاہا کہ ملائکہ کا امتحان کرے اونپر ابر تاریک نازل کیا اور اوس ابر نے اونکو اسقدر گھیر لیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ ملائکہ نے عرض کی۔ بار آلہا اے خداوند و سید و بزرگ ہمارے جس روز سے تو نے ہمکو پیدا کیا ابتک ایسی حالت ہمنے نہین دیکھی تجھسے بتصدق ان انوار مقدسہ کے ہم سوال کرتے ہین کہ اوس ظلمت کو ہمسے دور فرماوے پس حق تعالے نے جناب فاطمہؑ کا نور مانند ایک قندیل کے پیدا کیا اور عرش کے کنارے لٹکایا اور اوس نور سے آسمان ہائے ہفتگانہ اور طبقات زمین روشن ہوگئے اس سبب سے جناب فاطمہؑ کا زہرا نام رکھا۔ ملائکہ نے تسبیح و تقدیس حق تعالی کی۔ اور حق تعالے نے فرمایا۔ مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ تمھاری تسبیح و تقدیس کا ثواب تا روز قیامت مینے محبان و دوستان فاطمہؑ اور اوسکے باپ اور اوسکے شوہر اور اوسکے فرزندون کے لیے مقرر کیا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ کنیت ہائے جناب سیدہ ام الحسنؑ و ام الحسینؑ و ام المحسنؑ و ام الائمہ و ام ابیہا تھین اور نام آپکے فاطمہؑ و بتولؑ و حصانؑ و حرہ و سیدہ و عذرا و زہرا و حورا و مبارکہ و طاہرہ و زکیہ و راضیہ و مرضیہ و محدثہ و مریم الکبرے و صدیقۃ الکبری ہین

فصل تیسری

فضائل و مناقب اور بعض احوال و معجزات جناب فاطمہؑ کا بیان شیخ مفید و ابن بابویہ وغیرہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا حق تعالی فاطمہؑ کے غضب سے غضبناک اور خوشنودی سے خوشنود ہوتا ہے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت موسی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا حق تعالی نے عورتون مین سے چار عورتون کو منتخب اور مقرب فرمایا ہے مریمؑ و آسیہ و خدیجہ و فاطمہؑ **ایضاً** بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ حسنینؑ تمام جمیع اہل زمین سے میرے بعد اور اپنے باپ اور مان کے بعد بہتر ہین اور اونکی مان بہترین زنان اہل زمین ہے

ابن بابویہ نے بطریق مخالفان مادر انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب سیدہ نے ہرگز خون حیض ونفاس نہین دیکھا **ایضاً** بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ جناب رسولخدا نے جو فرمایا ہے کہ فاطمہ بہترین زنان اہل بہشت ہے آیا اپنے زمانے مین بہترین زنان ہین حضرت نے فرمایا کہ مریم اپنے زمانے مین بہترین اہل زنان تھین اور جناب فاطمہ بہترین زنان بہشت اولین و آخرین ہین۔ پھر پوچھا کہ جناب رسولخدا نے فرمایا حسنینؑ بہترین جوانان اہل بہشت ہین آیا ایسا ہی ہے حضرت نے فرمایا قسم بخدا حسنینؑ بہترین جوانان بہشت گذشتگان و آیندگان ہین **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب جناب رسولخدا کسی سفر سے مراجعت فرماتے پہلے اپنی دختر جناب سیدہ کے گھر مین تشریف لاتے اور مدت تک تشریف رکھتے تھے اور بعد اسکے اپنی بیبیون کے گھر جاتے تھے پس حضرت کسی سفر مین تھے اور جناب سیدہ نے دو کنگن اور طوق اور گوشوارے چاندی کے بنوائے اور دروازہ پر پردہ چھوڑ دیا حضرت سفر سے واپس تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ کے گھر مین آئے اور اصحاب دروازہ پر ٹھہرے جب حضرت نے جا کر ملاحظہ فرمایا غصہ مین باہر تشریف لائے اور مسجد مین قریب منبر بیٹھ گئے جناب سیدہ کو گمان ہوا کہ اوس زینت کی وجہ سے حضرت رنجیدہ ہوے یہ خیال کر کے طوق اور گوشوارے اور کنگنون کو اوتار ڈالا اور پردہ اوٹھا دیا اور زیور حضرت پاس بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ حضرت سے عرض کرنا آپکی بیٹی سلام عرض کرتی ہے اور کہتی ہے اس زیور کو راہ خدا مین دیدیجے جب حضرت پاس وہ زیور لائے حضرت نے تین مرتبہ فرمایا جو مین چاہتا تھا ویسا ہی فاطمہؑ نے کیا۔ باپ اوسپر سے قربان دنیا محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے نہین ہے اور اگر دنیا خوبی و بھلائی مین پرپشہ کے برابر ہوتی خدا دنیا مین کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا یہ فرما کر حضرت اوٹھے اور جناب فاطمہؑ کے گھر مین تشریف لائے **ایضاً** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب فاطمہؑ نے جناب رسولخدا سے پوچھا اے پدر بزرگوار بروز قیامت مین آپ سے کہان ملاقات کرون حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ قریب دروازہ بہشت جسوقت کہ علم حمد میرے ہمراہ ہو اور اپنی امت کی شفاعت اپنے پروردگار سے کرون جناب سیدہ نے کہا اگر وہان آپسے نہ ملاقات ہو تو پھر کہان ڈھونڈھون حضرت نے فرمایا نزدیک حوض کوثر جسوقت کہ اپنی امت کو حوض کوثر سے پانی پلاتا ہون جناب سیدہ نے کہا اگر وہان بھی آپکو نہ پاؤن تو کہان ڈھونڈھون حضرت نے فرمایا قریب صراط جسوقت کہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہون کہ پروردگارا میری امت کو صراط سے سلامت اوتار دے جناب سیدہ نے فرمایا اگر وہان بھی آپکو نہ پاؤن تو کہان

جناب فاطمہؑ کا زیور اوتار کر راہ خدا مین دینا

ڈھونڈھون حضرتؐ نے فرمایا نزدیک میزان کے ملونگا جسوقت کہ پروردگار سے عرض کرتا ہونگا کہ خداوندا میری امت کو عذاب سے سالم رکھ جناب فاطمہؑ نے کہا اگر وہان بھی نہ پاؤن تو کہان تلاش کرون حضرتؐ نے فرمایا جہنم کے کنارہ پر ملونگا جسوقت کہ وہان پر کھڑا ہو کر شرارہ و شعلہ ہائے آتش کو اپنی امت سے منع کرون پس جناب فاطمہؑ ان باتون کے سننے سے خوش ہو گئین **ایضاً** بسند معتبر حضرت موسی بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ اپنی بیٹی جناب فاطمہؑ کے گھر مین تشریف لائے اور جناب سیدہؑ کی گردن مین ایک گردن بند دیکھا پس روے مبارک پھیر لیا جب جناب سیدہؑ نے جانا کہ حضرتؐ نے گردن بند دیکھکر منھ پھیر لیا اوسکو توڑ کر پھینک دیا جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تو مجھسے ہے ناگاہ ایک سائل نے سوال کیا جناب فاطمہؑ نے وہ گردن بند اوسکو دیدیا جناب رسولخداؐ نے فرمایا غضب خدا و غضب رسول اوس پر شدید ہے جو میرا خون بہائے اور مجھے میری عترت مین آزار دے شیخ مفید و شیخ طوسی نے بطریق اہلسنت روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا فاطمہؑ میری پارۂ تن ہے جسنے اوسکو خوش کیا اوسنے مجھے خوش کیا اور جسنے اوسکو آزار و صدمہ دیا اوسنے مجھے آزار دیا فاطمہؑ میرے نزدیک عزیز ترین مردم ہے **ایضاً** بطریق اہل سنت عائشہ سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص مردون مین سے حضرت رسولؐ کے نزدیک مثل علی بن ابیطالبؑ محبوب زیادہ اور کوئی عورتون مین سے جناب فاطمہؑ سے محبوب زیادہ نہ تھی **ایضاً** عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ بیٹھے تھے اور جناب فاطمہؑ حضرتؐ پاس تشریف لائین اور مثل رفتار حضرت رسولؐ راہ چلتی تھین جب حضرتؐ کی نظر اونپر پڑی دو مرتبہ فرمایا مرحبا میری دختر کو پس فرمایا اے فاطمہؑ آیا راضی نہین ہے کہ جب بروز قیامت آئے تو بہترین زنان مومنان یا بہترین زنان امت ہو۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرتؐ بیٹھے تھے اور جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ و حسنینؑ بھی حضرتؐ پاس بیٹھے تھے حضرتؐ نے فرمایا خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ میرے اہلبیت اور میرے نزدیک گرامی ترین مردم ہین جو انکو دوست رکھے تو اونکو دوست رکھ اور جو انکو دشمن رکھے تو بھی اونکو دشمن رکھ اور جو انکے ساتھ دوستی کرے تو اونکے ساتھ دوستی کر اور جو انکے ساتھ دشمنی کرے تو اوسنے دشمنی کر اور جو انکی اعانت کرے تو انکی اعانت کر اور انکو ہر شک و شبہ سے مطہر اور ہر گناہ سے معصوم کر اور انکی تقویت روح القدس اور اپنی جانب سے فرما یہ سُنکر حضرتؐ نے ارشاد کیا یا علیؑ تم پیشوا میری امت کے اور میری امت مین بعد میرے خلیفہ ہو اور تم ہی مومنون کو بہشت کی جانب

جناب فاطمہؑ کا صدقہ میں گردن بند دینا

کھینچکر لیجانے والے ہوا اور گویا مین اپنی فاطمہؑ کو دیکھ رہا ہون کہ صحرائے محشر مین ایک ناقۂ نور پر سوار آئے اور داہنے بائین آگے پیچھے اوسکے ستر ہزار فرشتے ہون اور میری زنان امت کو اپنے پیچھے بہشت مین لیجائے پس جو عورت رات دن مین پانچ نمازین ادا کرے اور ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے اور اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اقرار امامت علی بن ابی طالبؑ کا بعد میرے کرے میری فاطمہؑ کی شفاعت سے داخل بہشت ہوگی تحقیق کہ میری بیٹی بہترین زنان عالمیان ہے لوگون نے عرض کی یا حضرت آیا فاطمہ اپنے زمانے مین بہترین زنان ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مریم دختر عمران ہے کہ اپنے زمانے کی عورتون سے بہتر تھی ولیکن میری بیٹی فاطمہ بہتر زنان عالمیان گذشتگان و آیندگان ہے اور جب محراب عبادت مین کھڑی ہوتی ہے ستر ہزار ملائکہ مقربین اوسکو سلام کرتے ہین اور اوسکے لیے ندا کرتے ہین وہ ندا جو مریم دختر عمران کے لیے کرتے تھے اور وہ فرشتے کہتے ہین۔ یا فاطمة ان الله اصطفٰك وطهرك واصطفٰك على نساء العالمين یعنی اے فاطمہ بدرستیکہ حق تعالی نے تجھے برگزیدہ اور مطہر و پاکیزہ کیا اور تجھے زنان عالمیان پر اختیار کیا پھر جناب امیرؑ سے مخاطب ہوے اور فرمایا اے علیؑ فاطمہؑ میری پارۂ تن اور نور دیدہ اور میری میوۂ دل ہے جو اوسے آزردہ کرے اوسنے مجھے آزردہ کیا اور جو اوسے شاد کرے اوسنے مجھے شاد کیا اور سب سے پہلے جو میرے اہلبیت مین سے مجھسے ملحق ہوگا وہ فاطمہ ہے اے علیؑ میرے بعد اوس سے نیک سلوک ولیکن حسنین پس یہ میرے فرزند ہین اور میرے باغ کے دو پھول ہین اور وہ بہترین جوانان بہشت ہین لازم ہے کہ انکو مثل کان آنکھ کے گرامی و عزیز رکھنا بعد اوسکے حضرت نے ہاتھ آسمان کیجانب بلند کیا اور فرمایا خداوندا مین تجھے گواہ کرتا ہون مین اوسے دوست رکھتا ہون جو انکو دوست رکھے اور مین اوسے دشمن رکھتا ہون جو انکو دشمن رکھے اور جو انسے بر سر صلح ہے مین اوس سے بر سر صلح ہون اور جو انسے بر سر جنگ ہے مین اوس سے بر سر جنگ ہون جو انکا دشمن ہے مین اوسکا دشمن ہون اور جو انکا دوست ہے مین اوسکا دوست ہون **ایضاً** بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دختران پیغمبران حائض نہین ہوتین اور تحقیق کہ حیض عورتون کے لیے عقوبت ہے اور پہلے جو نیک عورتون مین سے حائض ہوئین وہ سارہ تھین شیخ طوسی نے بسند مخالفین عائشہ سے روایت کی ہے وہ کہتی تھی مین نے کسی کو رفتار اور بات چیت مین جناب فاطمہؑ کو رسول خداؐ سے شبیہ زیادہ نہین دیکھا اور جب فاطمہ حضرت پاس آتی تھین

بیان فضائل جناب سیدہ

حضرت مرحبا فرماتے اور جناب سیدہ کے ہاتھ چومتے اور اپنی جگہ اونکو بٹھاتے اور جب حضرت رسول اللہ صلعم جناب فاطمہؑ کے گھر مین جاتے فاطمہؑ اوٹھ کھڑی ہوتین اور حضرت کا استقبال فرماتین اور مرحبا کہتین اور حضرت رسولؐ کے ہاتھ چومتین۔ جب مرض وفات حضرت رسولؐ مین آنحضرت پاس آئین اور حضرت نے اونسے راز کہے جناب سیدہ رونے لگین۔ اوسکے بعد ایک راز کہا اوسکو سنکر جناب سیدہ خوش ہوگئین مین نے اپنے دل مین کہا مین فاطمہؑ کو اور عورتون سے بہتر جانتی تھی اب معلوم ہوا کہ وہ بھی مثل اور عورتون کے ہین روتے روتے ہنسنے لگتی ہین۔ پس مین نے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا جناب فاطمہ نے فرمایا مین افشائے راز نکرونگی جب حضرت رسولؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی پھر مین نے اوس راز کو پوچھا جناب سیدہ نے کہا۔ اول مرتبہ حضرت نے اپنے انتقال کی خبر دی مین رونے لگی بعد اوسکے فرمایا میرے سب اہلبیت مین سے پہلے تو مجھسے ملحق ہوگی اوسکے سننے سے مین ہنسنے لگی علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو شخص فاطمہؑ کو صدمہ و آزار میری حیات مین دے ایسا ہے کہ گویا اوسنے اوسکو بعد میری وفات کے آزار دیا اور جو فاطمہؑ کو میری وفات کے بعد آزار دے اسطرح ہے کہ گویا اوسکو میری حیات مین آزار دیا جسنے اوسے ایذا دی اوسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی۔ اور حق تعالیٰ نے درباب ایذا و آزار جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ یہ آیہ نازل فرمایا ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا یعنی تحقیق وہ لوگ جو خدا و رسولؐ کو ایذا دیتے ہین خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین لعنت کی ہے اور اونکے لیے عذاب خوار کنندہ مہیا کیا ہے۔ ابن بابویہ نے بسندہائے معتبر روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے وصیت فرمائی اے علیؑ حق تعالیٰ کے علم کامل نے احوال خلق پر احاطہ فرمایا اور مجھے مردان عالمیان سے برگزیدہ کیا پھر جمیع مردان عالمیان پر تمھارے فرزندان اہلمان کو میرے اور تمھارے بعد اختیار کیا پھر فاطمہؑ کو جمیع زنان عالمیان سے برگزیدہ فرمایا **ایضاً** بسند ہائے معتبر حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا فاطمہؑ مجھسے ایک شاخ ہے جو کوئی اوسے ایذا دیتا ہے مجھے ایذا دیتا ہے اور جو کوئی اوسے شاد کرتا ہے مجھے شاد کرتا ہے اور تحقیق کہ حق تعالیٰ فاطمہؑ کے غضب پر غضب کرتا ہے اور خوشنودی فاطمہؑ سے خوشنود ہوتا ہے اور صحیفۃ الرضا مین اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا جناب

بیان فضائل جناب سیدہؑ

فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے اور فاطمہؑ کی گردن مین گردن بند سونے کا دیکھا کہ جناب امیرؑ مال غنیمت سے جناب فاطمہؑ کے لیے لائے تھے پس حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تجھے لوگ فریب نہ دین اور یہ نہ کہین کہ فاطمہؑ محمدؐ کی بیٹی ہے اور جبارون کا لباس پہنے ہے یہ سنکر جناب سیدہؑ نے وہ گردن بند اوتار ڈالا اور بیچکر غلام خریدا اور اوسے آزاد کر دیا یہ دیکھکر حضرتؐ خوش ہو گئے۔ قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسولؐ بیٹھے تھے کہ جناب فاطمہؑ تشریف لائین اور رنگ جناب سیدہؑ کا فاقون سے متغیر ہو گیا تھا حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ قریب آ جب فاطمہؑ نزدیک گئین حضرت رسولؐ نے دست مبارک سینۂ فاطمہؑ پر رکھا اور اوسوقت جناب سیدہؑ بھوکی تھین پس فرمایا خداوندا اے بھوکون کے سیر کرنے والے اور زیردستون کے بلند کرنے والے فاطمہؑ کو بھوکا نرکھ جب حضرتؐ کی دعا تمام ہوئی مین نے دیکھا جناب سیدہؑ کا زرد رنگ سرخ ہو گیا اور اسقدر چہرہ سرخ ہوا کہ گویا خون روئے مبارک پر جاری تھا جناب سیدہؑ نے فرمایا بعد اسکے مجھے پھر کبھی بھوکھ نہین لگی **ایضاً** بسند معتبر جابر انصاری سے روایت ہے کہ حضرتؐ کو چند روز کھانا میسر نہوا اور بھوکھ نے غلبہ کیا حجرہ ہائے زنان مین تلاش کیا اور کھانا وہان بھی نہ پایا۔ پس حجرۂ طاہرہ جناب فاطمہؑ مین تشریف لائے اور فرمایا اے بیٹی کچھ کھانا تیرے پاس ہے کہ مین اوسے کھاؤن اسلیے کہ بھوکھ نے مجھپر غلبہ کیا ہے جناب سیدہؑ نے فرمایا بخدا سوگند میری جان آپ پر سے قربان کچھ کھانا میرے پاس نہین ہے جب حضرت رسولؐ جناب سیدہؑ کے گھر سے باہر تشریف لائے اوسوقت ایک کنیز جناب فاطمہؑ کی دو روٹیان اور گوشت بطور ہدیہ لائی جناب سیدہؑ نے اوس سے لے لیا اور کاسے نیچے رکھکر ایک کپڑا اوسپر ڈالدیا۔ اور فرمایا قسم بخدا مین حضرت رسولؐ کو اپنے اور اپنے فرزندون پر مقدم جانتی ہون اوسوقت سب بھوکے تھے پس حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ کو بھیجکر حضرت رسولؐ کو طلب کیا جب حضرتؐ تشریف لائے جناب سیدہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار بعد آپکے تشریف لیجانے کے حق تعالیٰ نے طعام میرے لیے بھیجا اور مین نے آپ کے لیے اپنے فرزندون سے چھپا رکھا ہے حضرتؐ نے فرمایا اے دختر لے آ جب حضرت فاطمہؑ نے کاسہ کھولا بقدرت حق تعالیٰ وہ کاسہ روٹی اور گوشت سے بھر گیا تھا جب جناب فاطمہؑ نے ملاحظہ فرمایا متحیر و متعجب ہوئین اور جانا کہ حق تعالیٰ نے کاسہ بھر دیا ہے یہ دیکھکر حمد الٰہی بجا لائین اور حضرت رسولؐ پر درود بھیجا اور وہ طعام حضرتؐ پاس لائین جب حضرتؐ نے وہ کاسہ طعام سے بھرا دیکھا حق تعالیٰ کا شکر

بیان فضائل جناب سیدہؑ

اوٹھالیا اور پوچھا اے فاطمہؑ کہان سے یہ کھانا لائین جناب فاطمہؑ نے کہا حق تعالیٰ نے بھیجا ہے
کیونکہ حق تعالیٰ جسے چاہتا ہے بیحساب روزی عطا فرماتا ہے حضرت رسولؐ نے جناب
امیرؑ کو طلب فرمایا اور حضرت رسولؐ و جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جمیع زنان
آنحضرتؐ نے وہ کھانا نوش فرمایا اور سیر ہو گئے جناب فاطمہؑ فرماتی ہین کہ وہ کاسہ بدستور بھرا
ہوا تھا اور کچھ کم نہوا تھا یہانتک کہ مین نے سب ہمسایہ کے لوگون کو اوس کھانے سے سیر کیا اور
حق تعالیٰ نے اوسمین خیر و برکت بیحد کرامت فرمائی **ایضاً** جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب
خدیجہؑ نے دار فنا سے جانب عالم بقا رحلت فرمائی جناب سیدہؑ اپنے پدر بزرگوار پاس مضطر و
بیقرار آئین اور پوچھتی تھین امان کہان ہین حضرتؐ جواب نہ دیتے تھے اور جناب سیدہؑ ہمیشہ یہی
دریافت فرماتی تھین اور گھر والون سے بھی پوچھتی تھین کہ میری مان کہان ہین اور جناب رسولخداؐ
خبر انتقال نہ دیتے تھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا آپکا پروردگار آپکو حکم فرماتا ہے
کہ ہمارا سلام فاطمہؑ سے کہو اور کہو تیری مان خانہ ہاے بہشت سے ایک گھر مین ہے جسکو
قصب سے بنایا ہے اور قصب کو سونے مین نصب کیا ہے۔ اور اوسکے ستون یاقوت سرخ کے ہین
اور اوس قصر مین آسیہ زن فرعون و مریم دختر عمران بھی ہے جب جناب فاطمہؑ نے یہ سنا فرمایا حق تعالیٰ
تمام عیبون اور نقصون سے سالم ہے اور سلامتی اوسی سے ہے اور سب سلام اور تحیتین اوسی کی
طرف پھرتی ہین **ایضاً** روایت کی ہے کہ جب جناب فاطمہؑ نے دنیا سے رحلت فرمائی ام ایمن خادمہ
جناب سیدہؑ نے قسم کھائی کہ مدینہ مین نہ رہونگی اسلیے کہ جناب صدیقہؑ کی جگہ خالی نہین دیکھ سکتی
پس مدینہ سے متوجہ مکہ ہوئی اثناے راہ مین کسی منزل مین بعض منزلون سے اوسپر پیاس
نے غلبہ کیا اور جب پانی سے مایوس ہوئی ہاتھ آسمان کی جانب اوٹھائے اور کہا خداوندا
مین جناب فاطمہؑ کی خادمہ ہون کیا مجھے تشنگی سے ہلاک کرڈالیگا یہ کہتا تھا کہ ایک ڈول
پانی کا آسمان سے اوسکے لیے زمین پر اترا اور ام ایمن نے وہ پانی پیا اوسکے سات سال تک
پانی پینے کی احتیاج نہوئی لوگ اوسکو بہت گرمی کے ایام مین کامون کے لیے بھیجتے تھے اور
وہ پیاسی نہوتی تھی **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن سلمانؓ فارسی جناب سیدہؑ کے
گھر مین اجازت لیکر آئے اور دیکھا جناب فاطمہؑ چکی پاس بیٹھی ہین اور بچون کے لیے جو پیس رہی
ہین دست مبارک زخمی ہے اور خون چوب آسیہ پر جاری ہے اور امام حسینؑ ایک طرف کو
بھوک سے بلکتے اور روتے ہین سلمانؓ نے عرض کی اے مخدومہ اے دختر رسولخداؐ آپ کے ہاتھ

چکی سے زخمی ہوگئے ہین حالانکہ آپکی کنیز فضہ بھی موجود ہے یہ خدمت آپ اوس سے کیون
نہین لیتین جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے سلمان حضرت رسولؐ نے مجھے وصیت فرمائی ہے
کہ گھر کا کاروبار ایک دن فضہ کرے اور ایک دن مین کرون کل فضہ کی باری تھی آج
میری باری ہے سلمان نے عرض کی مین آپکا غلام اور آزاد کردہ ہون مجھے حکم دیجئے کہ یا مین
امام حسینؑ کو بہلاؤن یا چکی پیسون جناب سیدہ نے فرمایا مین حسینؑ کو بہتر طرح بہلا سکتی ہون
تم چکی پیسو سلمانؓ نے تھوڑے جو پیسے اور اذان نماز سنکر مسجد مین گئے جب نماز سے فارغ
ہوے جو کچھ دیکھا تھا جناب امیرؑ سے بیان کیا جناب امیرؑ سنکر گریان ہوے اور گھر تشریف لے گئے
اور پھر ہنستے ہوے مسجد مین تشریف لائے جب حضرت رسولؐ نے ہنسنے کا حال پوچھا
جناب امیرؑ نے کہا یا حضرت جب مین گھر مین گیا دیکھا کہ فاطمہؑ چت آرام کر رہی ہین اور
حسینؑ اونکے سینۂ اقدس پر سو رہے ہین اور چکی بغیر اسکے کہ ہاتھ کسیکا دکھائی دے چل رہی تھی
حضرت رسولؐ یہ سنکر ہنسے اور کہا اے علیؑ کیا تمھین نہین معلوم کہ خدا کے چند فرشتے ایسے ہین
جو زمین پر پھرتے اور تا روز قیامت محمدؐ و آل محمدؐ کی خدمت کرتے ہین۔ ایضاً ابن شہر آشوب نے روایت
کی ہے کہ ابوذرؓ نے کہا ایک دن حضرت رسولؐ نے مجھے جناب امیرؑ کو بلانے بھیجا کہ علیؑ کو
بلا لاؤ جب گھر مین گیا اور آواز دی مجھے کسی نے جواب نہ دیا اور مین نے دیکھا کہ چکی آپ ہی
آپ پھر رہی ہے اور کوئی چکی پاس نہین ہے پس جناب امیرؑ کو آواز دی اور جب جناب امیرؑ
حضرت رسولؐ پاس آئے کوئی بات حضرت سے ایسی فرمائی کہ مین نہ سمجھا مین نے عرض
کی یا حضرت جناب امیرؑ کے گھر مین مین نے دیکھا کہ چکی خود بخود گھومتی ہے حالانکہ اوسکے پاس
کوئی نہین اس سبب سے مجھے کمال تعجب ہے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے دل اور جمیع اعضا
میری دختر فاطمہؑ کے ایمان و یقین سے بھر دیے ہین اور حق تعالی اوسکے ضعف سے واقف ہے
اسلیے اوسکی اعانت و مدد فرماتا اور اوسکے امور و مہمات کی کفایت کرتا ہے اے ابوذر تمھین نہین
معلوم کہ حق تعالی کے چند فرشتے ایسے ہین جو محمدؐ و آل محمدؐ کی مدد کرتے ہین۔ کتاب کشف الغمہ
و امالی شیخ طوسی و تفسیر فرات بن ابراہیم مین ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک
دن جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ سے کہا کچھ کھانا تمھارے پاس ہے جس سے مین چاشت کرون
جناب فاطمہؑ نے فرمایا قسم اوس خدا کی جسنے میرے پدر بزرگوار کو گرامی کیا ہے اسوقت میرے
پاس کچھ کھانا نہین ہے کہ تمھارے لیے لاؤن آج دو دن گذرے ہین کہ کھانا نہ تھا بغیر اوس

کھانے کے جو مین تمھارے لیے اپنے اور اپنے بچون سے بچا کر رکھ چھوڑتی تھی اور تمکو اپنے اور اپنے فرزندون پر مقدم جانتی تھی جناب امیرؑ نے فرمایا اے فاطمہؑ دو دن تک تمنے مجھسے کیون نہ کہا کہ گھر مین کھانا نہین ہے مین تمھارے لیے تلاش کرتا جناب سیدہؑ نے فرمایا اے ابوالحسنؑ مین اپنے خدا سے شرم کرتی ہون کہ تمکو اوس چیز کی تکلیف دون جس پر تم قادر نہو پس جناب امیرؑ گھر سے باہر تشریف لائے اور اعتماد تمام و وثوق عظیم اپنے خدا پر فرما کر ایک دینار قرض لیا اور چاہا اپنے عیال کے لیے کھانا خریدین ناگاہ راستہ مین وقت شدت تمازت آفتاب مقداد سے ملاقات ہوئی کہ حرارت آفتاب سے مقداد کا سر جلا جاتا اور پاؤن بھنے جاتے تھے اور حال گرمی سے بہت متغیر تھا جب جناب امیرؑ نے مقداد کو دیکھا پوچھا اے مقداد اس گرمی مین اسوقت گھر سے کیون باہر آئے۔ مقداد نے کہا اے ابوالحسنؑ آپ تشریف لیجائیے اور میرا حال نہ پوچھیے جناب امیرؑ نے فرمایا اے بھائی مجھے جائز نہین کہ تمھین اسطرح دیکھون اور تمھارا حال نہ پوچھون۔ مقداد نے پھر عذر کیا اور حضرتؑ نے مبالغہ فرمایا اوسوقت مقداد نے عرض کی بحق اوس خدا کے جسنے محمدؐ کو پیغمبرؐ اور تمھین وصی کیا ہے مین گھر سے باہر نہین آیا مگر شدت گرسنگی سے۔ اور اپنے عیال کو بھوکا گھر مین چھوڑ آیا ہون اونکے رونے سے مجھے تاب نہ رہی اور اس حال سے گھر سے نکل آیا۔ جب جناب امیرؑ مقداد کے حال پر مطلع ہوے رونے لگے اور اسقدر روئے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو گئی اور فرمایا اے مقداد بحق اوس خدا کے جسکی تمنے قسم کھائی مین بھی اسی کام کے لیے گھر سے نکلا ہون اور ایک دینار قرض لیا ہے مین تمھین اپنے نفس پر اختیار و ایثار کرتا ہون پس وہ دینار مقداد کو دیدیا اور شرم سے گھر مین نہ گئے مسجد مین تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر و مغرب رسولخداؐ کے ہمراہ پڑھی جب حضرت رسولؐ نماز مغرب سے فارغ ہوے جناب امیرؑ کی طرف سے تشریف لائے کہ صف اول مین بیٹھے تھے حضرتؐ نے اشارہ کیا کہ اٹھو جناب امیرؑ اوٹھ کھڑے ہوے اور حضرتؐ کے پیچھے چلے جب دروازہ مسجد کے قریب پہونچے اور حضرتؐ کو سلام کیا حضرتؐ نے جواب سلام دیا اور فرمایا اے علیؑ کچھ کھانا گھر مین موجود ہے کہ مین چلکر کھاؤن جناب امیرؑ یہ سنکر شرم سے چپ ہو رہے کچھ جواب نہ دیا اور جناب رسولخداؐ وحی الٰہی سے جان چکے تھے جو کچھ جناب امیرؑ پر اوس روز گذرا تھا اور حق تعالیٰ نے حکم کیا تھا کہ آج کی رات علیؑ کے گھر افطار کرنا۔ جب حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو

خاموش پایا ارشاد کیا اے ابوالحسن جواب کیون نہین دیتے اگر انکار کرو مین پھر جاؤن یا اقرار کرو کہ تمھارے ساتھ چلون جناب امیرؑ نے کہا یا حضرت شرم سے مین جواب نہین دے سکتا جناب رسولخداؐ نے فرمایا اچھا آؤ چلین پس جناب امیرؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور روانہ ہوے یہانتک کہ جناب سیدہ کے گھر مین تشریف لائے اور جناب سیدہ جائے نماز پر بیٹھی تھین اور نماز سے فارغ ہو چکی تھین اور جناب سیدہ کے عقب ایک کاسہ کھانے سے بھرا رکھا تھا اور بھاپ اوس کاسہ سے اوٹھ رہی تھی جب جناب سیدہ نے حضرت رسولؐ کی آواز سُنی جائے نماز سے اوٹھکر باہر تشریف لائین اور حضرت کو سلام کیا جناب فاطمہؑ حضرتؐ کے نزدیک عزیز ترین مردم تھین پس حضرتؐ نے جواب سلام دیا اور دست مبارک سر پر پھیرا اور کہا اے دختر کس حالت مین شام کی ہے خدا تجھپر رحم کرے جناب سیدہ نے فرمایا بخیر و نیکی مین نے شام کی ہے پس حضرت رسولؐ نے فرمایا خدا تجھپر رحمت نازل کرے اور کی ہے میرے واسطے کھانا لاؤ مین کھاؤن جناب سیدہ نے وہ کاسہ اوٹھایا اور جناب رسولخداؐ و جناب امیرؑ کے سامنے رکھا جب جناب امیرؑ نے وہ کھانا دیکھا ازروئے تعجب جناب فاطمہؑ کی طرف نظر کی جناب سیدہ نے فرمایا سبحان اللہ ازروے تعجب کیون آپ مجھے دیکھ رہے ہین کیا مین نے کوئی بُرائی کی ہے کہ باعث آپکے غضب کی ہوئی ہون جناب امیرؑ نے فرمایا اس سبب سے مجھے تعجب ہے کہ تمنے آج قسم کھائی تھی کہ دو روز سے کھانا نہین کھایا ہے اور نہ گھر مین کچھ کھانا موجود ہے اور اب ایسا کھانا لائی ہو یہ سنکر جناب سیدہ نے جانب آسمان نظر کی اور کہا پروردگار آسمان و زمین جانتا ہے کہ مین نے سچ قسم کھائی تھی جناب امیرؑ نے فرمایا اے فاطمہؑ اب یہ کھانا کہان سے لائین کہ اسطرح کا خوشبو اور خوش ذائقہ کھانا مین نے نہین دیکھا اور نہ کھایا ہے یہ سنکر جناب رسولخداؐ نے اپنا دست مبارک جناب امیرؑ کے دونون شانون کے درمیان رکھا اور ازروے لطف ہلاکر فرمایا اے علی یہ عوض تمھارے اوس دینار کا ہی جو تمنے مقداد کو دیا اور یہ جزا تمھارے دینار کی خدا کی طرف سے ہی اور خدا جس کسیکو چاہتا ہی بیحساب روزی دیتا ہی یہ فرماکر حضرت رسولؐ رونے لگے اور فرمایا حمد و سپاس اوس خدا کی جسنے تم کو دنیا سی نہین اوٹھایا یہانتک کہ اے علی تمھین بمنزلہ زکریا اور فاطمہؑ کو بمنزلہ مریم دختر عمران کیا اور عیاشی نے مثل اس قصہ کے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی اور اوسکے آخر مین مذکور ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا تمھاری اور فاطمہؑ کی مثال زکریاء و مریمؑ کی مثال ہی کہ جسوقت زکریا مریم پاس جاتے اور اونکے

بیان مائدہ آسمانی

بیان مسلمان ہونے یہودیون کا بسبب چادر جناب سیدہ

پاس کھانا دیکھتے پوچھتے اے مریم یہ کھانا کہان سے تمھارے لیے آیا ہے۔ مریم کہتین
خداوند عالم نے بھیجا ہے تحقیق کہ خدا جسکو چاہتا ہے بیحساب روزی دیتا ہے اور
فرمایا کہ ایک مہینہ تک اوس کاسہ مین سے کھایا اور کم نہوا اور وہ کاسہ اب میرے پاس ہے
اور جناب صاحب الامرؑ اوس کاسہ مین سے کھانا کھائین گے۔ ابن شہر آشوب اور قطب
راوندی نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب امیرؑ کو قرض لینے کی ضرورت ہوئی اور چادر
جناب فاطمہؑ کی ایک یہودی پاس گرو کی و بروایت ابن شہر آشوب اوس یہودی کا نام
زید تھا اور وہ چادر بالون کی تھی پس چادر گرو فرماکر تھوڑے جو اوس یہودی سے لیے
اوس یہودی نے اوس چادر کو گھر مین لیجاکر کوٹھری مین رکھ دیا۔ جب رات ہوئی اور
یہودی کی بی بی اوس کوٹھری مین آئی ایک نور اوس چادر سے ساطع دیکھا کہ اوسنے تمام
کوٹھری کو روشن کر دیا ہے جب زن یہود نے وہ حالت عجیب و غریب مشاہدہ کی اپنے شوہر
پاس گئی اور جو دیکھا تھا بیان کیا وہ یہودی بھی اس نقل سے متعجب ہوا اور بھول گیا کہ
چادر جناب سیدہؑ کی اوس کوٹھری مین ہے جب کوٹھری مین گیا تو دیکھا کہ شعاع چادر
خورشید فلک عصمت و طہارت ہے کہ اوسکی شعاع نے مانند بدر منیر گھر روشن کر دیا ہے
یہودی یہ دیکھکر زیادہ متعجب ہوا اور دونون اپنے عزیزون پاس گئے اور اسّی نفر یہود
کو لائے اور برکت چادر نورانی جناب فاطمہؑ سے وہ سب بنور اسلام منور ہوے۔ قطب
راوندی نے روایت کی ہے کہ گروہ یہود مین شادی رچی وہ یہود حضرت رسولؐ کی
خدمت مین حاضر ہوے اور کہا ہمارا آپ پر حق ہمسائگی ہے اب ہمارے یہان شادی
ہے لہذا التماس ہے کہ جناب فاطمہؑ کو شادی مین ہمارے گھر بھیجد یجیے کہ ہمارا موجب
مزید عزت و مکرمت و فرحت ہو اور اس بارہ مین بہت اصرار و مبالغہ کیا۔ حضرت نے
فرمایا وہ علی بن ابیطالبؑ کی زوجہ ہے اور اونکے حکم مین ہے یہودیون نے عرض کی آپ حضرت
علیؑ سے سفارش کرکے اجازت دلا دیجیے۔ اور غرض یہودیون کی یہ تھی کہ اونکی عورتون نے
خوب اچھی طرح بناؤ سنگار کیا تھا اور زیور و جامہ ہاے فاخرہ پہنے تھے اور جناب فاطمہؑ کو اسوجہ سے
بلایا تھا کہ وہ با جامہ ہائے کہنہ انکی شادی مین آئینگی اور موجب خواری و ذلت حضرت رسولؐ ہوگا ناگاہ جبرئیلؑ
نازل ہوے اور زیور و جامہ ہاے بہشت جناب سیدہؑ کے لیے لاے اور جناب فاطمہؑ وہ زیور
اور جامہ ہاے بہشت پہنکر یہودیون کی شادی مین تشریف لیگئین جب زنان یہود نے

جناب فاطمہ کو وہ عمدہ زیور و جامہ ہائے نفیس پہنے دیکھا اور اوسکی نور و ضیا و صفا مشاہدہ کی
سب کی سب جناب فاطمہ پاس آئین اور زمین پر گر کر پاہائے مبارک چومنے لگین اور بہت سی بہت
عورتین بشرف اسلام مشرف ہوئین مؤلف فرماتے ہین کہ یہ قصہ اور کتابون مین اس سے بہت
زیادہ مذکور ہے مگر چونکہ کتب معتبرہ مین اسیطرح مندرج ہی مین نے بھی اسیقدر لکھا۔ احادیث
معتبرہ مین بطریق شیعہ و سُنی جناب صادقؑ اور علاوہ حضرت کے دیگر ائمۂ طاہرینؑ سے بھی
آیۂ مُبارکہ مرج البحرین یلتقیان کی اسطرح روایت کی ہی یعنی دو دریا کو مخلوط کیا کہ آپس مین
ملتے ہین حضرتؑ نے فرمایا مراد اس سے دو دریائے علم ہین یعنی علیؑ اور فاطمہؑ کہ حق تعالی نے ان
دونون کو باہم کیا بینھما برزخ لایبغیان یعنی اُنکے درمیان فاصلہ ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی
نکرین حضرتؑ نے فرمایا مراد فاصلہ سے حضرت رسولؐ ہین کہ سبب الفت علیؑ و فاطمہؑ ہوئے ہین۔
یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان یعنی اون دریاؤن سے مروارید و مرجان نکلتے ہین حضرت نے
فرمایا کہ مراد مروارید و مرجان سے حسنؑ و حسینؑ ہین کہ اون دو دریائے علم سے ظاہر ہوئے ہین۔ کتب
معتبرۂ اہل سنت مین باسانید بسیار حضرت رسول مختارؐ سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تمام
عالم کی عورتون سے کوئی عورت بہتر نہین مگر چار عورتین مریمؑ دختر عمران و آسیہ زن فرعون
و خدیجہ دختر خویلد و فاطمہؑ دختر محمدؐ اور ان سب سے بہتر فاطمہؑ ہے۔ باسانید بسیار دیگر روایت
کی ہے کہ بہترین زنان بہشت یہ چار عورتین ہین اور دوسری روایت مین بہترین زنان عالمیان
یہ چار عورتین ہین اور روایات متواترہ مین بطریق شیعہ و سُنی منقول ہی کہ جناب فاطمہؑ بہترین
زنان اولین و آخرین ہین۔ **ایضاً** اہل سنت نے عائشہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے
جناب سیدہ سے فرمایا اے فاطمہؑ بشارت ہو خدا نے تجھے زنان عالمیان سے برگزیدہ کیا ہے۔ اور
دوسری حدیث مین ہے کہ بروز قیامت آسیہ و مریم و خدیجہ جناب فاطمہؑ کے آگے آگے
مانند دربانون اور خدمتگارون کے چلینگی یہانتک کہ جناب فاطمہؑ کو داخل بہشت کرین۔
ایضاً روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولؐ ارادہ سفر فرماتے سب سے آخر جسے وداع کرتے وہ جناب
فاطمہؑ تھین اور جب سفر سے واپس آتے سب سے پہلے جس سے ملاقات کرتے وہ جناب فاطمہؑ
تھین۔ **ایضاً** ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے
مجھے حکم دیا کہ فاطمہؑ کو علی سے تزویج کرون جبرئیل ؑ نے کہا۔ حق تعالیٰ نے ایک بہشت موتیون سے بنایا
ہی اور اوسکی دیوارین قطعات مروارید و یاقوت سے بنائی ہین اور مشک بطلا ہی اور چھت زبرجد

سبز سے بنائی ہی اور اوس بہشت مین موتیون سے طاق نکالے ہین اور اونکو یاقوت سی مکلل و آراستہ کیا ہے اور اوس بہشت مین غرفے پیدا کیئے ہین اور اونکو سونے چاندی موتی یا قوت زبرجد کی ایک ایک اینٹ سے بنایا ہی اور اون غرفون مین چشمے جاری کیئے ہین کہ دریچون کے اطراف سی جاری ہین اور اون دریچون کے گرد نہرین جاری کی ہین اور اون نہرون پر قبہائے مروارید بنائی ہین اور اون قبون کو سونے کی زنجیرون سی باندھا ہی اور اونکے گرداگرد درختان میوہ دار اوگے ہین اور بالائے ہر شاخ قبہ بنایا ہی اور ہر قبہ مین سفید موتی کا ایک تخت رکھا ہی اور اون تختون کے سامنے حریر نازک کے پردے لٹکائے ہین اور زمین کا فرش زعفران سی ہے اور اون تختون کو مشک و عنبر سے معطر کیا ہے اور ہر قبہ مین ایک حور ہے اور اوس قبہ کے ایک سو دروازے ہین اور ہر دروازہ پر دو کنیزین کھڑی ہین اور گرد اوس قبہ کے آیۃ الکرسی نقش ہے پس مین نے کہا اے جبرئیل اس بہشت کو کسکے لیے پیدا کیا ہے جبرئیل نے کہا علیؑ اور فاطمہؑ کے لیے بنایا ہی اور یہ تحفہ حق تعالیٰ نے انکو دیا ہی بغیر اور بہشتون کے جو انکے لیے پیدا کیے ہین خاص دیئے کہ آپکی آنکھین روشن اور آپکا دل شاد ہو جائے ابن شہر آشوب نے حضرت امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سی روایت کی ہی کہ جناب رسو لخدا جبتک جناب سیدہ کو پیار نہ کر لیتے نہ سوتے تھے اور اپنا روئے مبارک سینۂ نور دیدہ پر رکھتے اور اونکے لیے دعا فرماتے تھے جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت سے معنی حی علی خیر العمل کے پوچھے حضرت نے فرمایا کہ تا روز قیامت فاطمہؑ اور اوسکی فرزندون کی طرف یہ نیکی رفتار کرو کہ یہ بہترین اعمال ہی ثعلبی اور دیگر مفسرین اہل سنت نے روایت کی ہی کہ جب اہل بہشت بہشت مین ساکن ہونگے اوسوقت بہشت مین ایک نور مشاہدہ کرینگے کہ اوس نور سی تمام بہشت روشن ہو جائیگا اوسوقت اہل بہشت عرض کرینگے پروردگارا تو نے قرآن مین فرمایا ہی کہ اہل بہشت آفتاب نہ دیکھینگے یہ نور کیسا ہی جو ہم دیکھ رہے ہین پس منادی ندا کریگا کہ یہ نور چاند سورج کا نہین بلکہ علیؑ و فاطمہؑ ہنسے ہین اور یہ نور اونکا ہی۔ ایضاً روایت کی ہی اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جناب فاطمہؑ مشغول عبادت ہوتی تھین اور کوئی بچہ جناب سیدہؑ کا جھولے مین روتا تھا پس حق تعالیٰ ملائکہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ اوسکو جھولا ہلاتے تھے یہانتک کہ جناب فاطمہؑ نماز سے فارغ ہوتی تھین۔ کتاب کشف الغمہ مین باسند معتبر حضرت امام حسن عسکریؑ سے روایت کی ہی کہ جب حق تعالیٰ نے آدمؑ و حوا کو پیدا کیا اونھون نے بہشت مین فخر کیا آدمؑ نے حوا سے کہا خدائے تعالیٰ نے کوئی خلق ہمسے بہتر نہین پیدا کی اوسوقت حق تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم فرمایا کہ آدمؑ اور حوا کو مع دونون کے

گہوارہ جنبانیدن ملائکہ

کو فردوس اعلی کیطرف لیجاؤ جب آدم و حوا داخل فردوس اعلی ہوے دیکھا ایک لڑکی ایک تخت پر تختہاے بہشت سے بیٹھی ہے اور ایک تاج نور سر پر رکھا ہے اور دونون کانون مین دو گوشوارے نور کے ہین اور تمام بہشت اوسکے روکے انور سے منور ہے یہ دیکھکر آدم نے کہا اے حبیب من جبرئیل یہ لڑکی کون ہے کہ تمام بہشت اوسکے روے انور سے روشن ہوگیا ہے جبرئیل نے کہا یہ فاطمہ دختر محمدؐ ہے اور وہ ایک پیغمبر آپکے فرزندون مین سے ہے کہ زمانۂ آخر مین پیدا ہوگا۔ آدمؑ نے کہا یہ تاج جو سر پر ہے کیا چیز ہے کہا یہ تاج اوسکا شوہر علی بن ابیطالبؑ ہے آدم نے پوچھا یہ دو بندے اسکے کان مین کیسے ہین جبرئیل نے کہا یہ اسکے دو فرزند حسن و حسین ہین آدم نے کہا اے حبیب من اے جبرئیل آیا یہ مجھسے پہلے پیدا ہوے ہین جبرئیل نے کہا یہ علم پنہان حق تعالی مین چار ہزار سال قبل آپکی پیدایش کے موجود تھے۔ **ایضاً** بطریق مخالفین روایت کی ہے کہ عائشہ کہتی تھی۔ محبوب ترین زنان بسوے رسولخداؐ فاطمہؑ تھین اور محبوب ترین مردان بسوے سرور عالمیان جناب امیرؑ شوہر فاطمہؑ تھے۔ **ایضاً** عائشہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا سچا زیادہ کسیکو مین نے فاطمہؑ سے نہین دیکھا سوائے اونکے باپ کے۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ بہشت چار عورتون کا مشتاق ہے۔ مریم دختر عمران و آسیہ زن فرعون کہ بہشت مین زوجۂ رسولخدا ہونگی و خدیجہ کہ زوجۂ آنحضرت دنیا و آخرت مین ہین اور فاطمہؑ دختر محمدؐ۔ کشف الغمہ مین بطریق مخالفین۔ روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ گھر سے باہر تشریف لاے اور جناب سیدہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لئے تھے اور فرماتے تھے جو اسے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہین پہچانتا وہ پہچانے کہ یہ محمدؐ کی بیٹی ہے اور میری پارۂ تن ہے اور یہ میری دل و جان ہے کہ میرے دونون پہلو کے درمیان ہے جسنے اسکو آزار دیا اوسنے مجھے آزار دیا اور جسنے مجھے آزار دیا اوسنے خدا کو آزار دیا۔ **ایضاً** بطریق مخالفین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ فاطمہؑ شبیہ ترین مردم صورت اور خلقت اور سیرت مین رسولخداؐ سے تھین۔ **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا جو کوئی تم پر درود بھیجیگا خدا اوسکے گناہون کو بخش دیگا اور اوسکو بہشت مین جس جگہ مین ہونگا مجھسے ملحق کریگا۔ اور کتاب بشارۃ المصطفےٰ مین بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ نے نماز عصر ادا فرمائی جب نماز سے فارغ ہوے محراب مین بیٹھ گئے اور اصحاب گرد جمع تھے ناگاہ ایک مرد پیر مہاجرین عرب سے پھٹے کپڑے پہنے حاضر ہوا اور بڑھاپے سے آپے مین نہ تھا اوسکی طرف حضرت متوجہ ہوے اور حال پوچھا۔

بیان فضائل جناب سیدہ

اوس بڈھے نے عرض کی یا حضرت مین بھوکھا ہون مجھے کھانا دیجئے مین ننگا ہون کپڑا عنایت کیجئے فقیر ہون بے نیاز کیجئے حضرت نے فرمایا تیرے لیے میرے پاس کچھ نہین لیکن خیر کا بتانے والا مثل خیر کرنے والے کے ہے اوس شخص کے گھر جا کہ جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہی اور خدا و رسولؐ اوسکو دوست رکھتے ہین اور رضائے خدا اپنی جان پر اختیار کرتا ہی۔ اے شخص فاطمہؑ کے گھر جا اور گھر جناب فاطمہؑ کا حجرۂ جناب رسولخداؐ سے متصل تھا اور جب حضرت کو منظور ہوتا تھا کہ ازواج سے علٰحدہ رہین اوس حجرہ مین تشریف رکھتے تھے پھر حضرتؐ نے بلال کو حکم دیا کہ اس مرد پیر کو فاطمہؑ کے گھر لیجا۔ جب وہ مرد پیر دروازۂ جناب فاطمہؑ پر پہونچا باواز بلند ندا کی۔

السلام علیکم یا اهلبیت النبوة و مختلف الملائکة و مهبط جبرئیل الروح الامین بالتنزیل من عند رب العلمین

یعنی تم پر سلام ہو اے اہلبیت پیغمبرؐ و محل آمد و رفت ملائکہ اور محل نزول جبرئیل روح الامین بابرار مجید پروردگار حمید کی جانب سے پس جناب فاطمہؑ نے کہا تم پر سلام ہو تم کون ہو اوسنے کہا مین مرد پیر عرب ہون اور تمھارے پدر بزرگوار پاس بہت دور سے آیا ہون اے دختر پیغمبر مین ننگا اور بھوکھا ہون اپنے مال سے میری دستگیری کرو کہ خدا تم پر رحم فرمائے اور یہ وہ وقت تھا کہ جناب فاطمہؑ اور جناب امیرؑ اور جناب رسولخداؐ نے تین روز سے کھانا نہین کھایا تھا اور حضرت رسولؐ انکی حالت سے خوب واقف تھی جناب فاطمہؑ کی گھر مین ایک پوست گوسفند تھا کہ حسنینؑ اوسپر آرام کرتے تھے وہ پوست گوسفند اوس مرد پیر کو دیدیا اور فرمایا اسے لیجا شاید حق تعالے اس سے بہتر تیرے لیے میسر کردے۔ اعرابی نے کہا اے دختر پیغمبر مجھے بھوکھ کی شکایت ہی اور آپ پوست گوسفند دیتی ہین مین اسے کیا کرون کیونکہ مین بھوکھا ہون جب سائل سے یہ سُنا اوسوقت جناب سیدہؑ نے اپنا گردن بند جو فاطمہؑ دختر حمزہ نے جناب سیدہؑ کو بطور ہدیہ دیا تھا اپنی گردن سے اوتار کر اعرابی کو دیدیا اور فرمایا اس گردن بند کو لے اور فروخت کر شاید حق تعالے اسکے عوض تجھے بہتر عطا فرمائے۔ اوس اعرابی نے گردن بند لیا اور مسجد مین حاضر ہوا حضرت رسولؐ ہنوز مع اصحاب بیٹھے تھے اوس اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ فاطمہؑ نے یہ گردن بند مجھے دیا ہی اور کہا ہے فروخت کر شاید حق تعالے اس سے بہتر میسر کرے حضرت رسولؐ نے جب یہ سُنا رونے لگے اور فرمایا حق تعالی اس سے بہتر تیرے لیے کیونکر میسر نکریگا حالانکہ فاطمہؑ دختر محمدؐ بہترین دختران فرزندان آدم نے تجھے دیا ہی۔ اوسوقت عمار یاسر اوٹھ کھڑے ہوے اور کہا یا حضرت آپ اجازت دیتی ہین کہ مین اس گردن بند کو خریدون حضرتؐ نے فرمایا

فصل سائل و عطائے جناب سیدہ

اے عمار خرید لو تحقیق کہ اگر تمام جن و انس اس گردن بند مین شریک ہوں حق تعالے اون سبکو آتش دوزخ سے عذاب نکریگا۔ عمار نے اعرابی سے کہا یہ گردن بند کتنے کو بیچتے ہو اعرابی نے کہا اسقدر گوشت روٹی جس سے سیر ہو جاؤن اور ایک چادر یمنی جس سے اپنا بدن چھپاؤن اور اوس سے اپنے پروردگار کی نماز پڑھون اور ایک دینار طلا کہ راہ مین خرچ کرتا ہوا اپنے اہل و عیال تک پہونچ جاؤن۔ اور اوسوقت عمار نے اپنا حصہ خیبر کی غنیمت کا بیچا تھا اور علاوہ اوسکے کچھ نہ تھا پس عمار نے کہا اس گردن بند کو اس قیمت ذیل پر مین تجھسے لیتا ہون بیس دینار طلا اور دو سو درہم ہجری اور ایک چادر یمنی اور ایک اونٹ جو میری پاس ہے اسلیے کہ تیری عیال تک پہونچا دے اور اسقدر گیہون کی روٹی اور گوشت جس سے تو سیر ہو جائے اعرابی نے کہا اے مرد اپنے مال پر تو کسقدر جوانمرد ہے۔ عمار اوس اعرابی کو اپنے ساتھ لیگئے اور جو کچھ کہا تھا سب اوسکو دیدیا پھر وہ اعرابی حضرت رسولؐ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا اے اعرابی سیر ہوا اور کپڑا پہنا اعرابی نے عرض کی ہان یا حضرت میری مان باپ آپ پر قربان مین مستغنی اور بے نیاز ہوا حضرتؐ نے فرمایا فاطمہؑ کو دعا دے جو اوسنے تیرے ساتھ سلوک کیا اعرابی نے کہا خداوندا توہی وہ پروردگار ہے کہ مین تجھے حادث نہین جانتا بلکہ تو ہمیشہ سے ہے اور توہی وہ خدا ہے کہ دوسرا معبود بجز تیرے نہین اور توہی مجھے ہر حال مین روزی دینے والا ہے۔ خداوندا فاطمہؑ کو وہ عطا کر جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا ہو حضرت رسولؐ نے دعائے اعرابی پر آمین کہی اور اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حق تعالی نے دنیا مین فاطمہؑ کو وہ عطا کیا ہے جو اعرابی نے آخرت مین اوسکے لیے طلب کیا اسلیے کہ مین اوسکا باپ ہون اور کوئی تمام عالم مین مثل میرے نہین اور علی اوسکا شوہر ہے اور اگر علی نہوتا تو فاطمہؑ کا مانند اور ہمسر اور شوہر کوئی نہ تھا اور حق تعالی نے حسنینؑ فاطمہؑ کو عطا فرمائے کہ تمام عالم مین کسیکو خدا نے ایسے فرزند عطا نہین فرمائے حسنین بہترین فرزندزادگان پیغمبران عالم اور بہترین جوانان بہشت ہین اوسوقت حضرت کے نزدیک سلمان و مقداد و عمار بیٹھے ہوے تھے حضرتؐ نے فرمایا چاہتے ہو اس سے زیادہ بیان کرون عرض کی ہان یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا جب فاطمہؑ دنیا سے رحلت فرمائینگی اور اونکو دفن کر چکینگے اوسوقت دو فرشتے اونکی قبر مین آئینگے اور سوال کرینگے تمہارا پروردگار کون ہے جواب دینگی خداوند عالمیان میرا پروردگار ہے پھر کہینگے پیغمبر تمہارا کون ہے جواب دینگی میرا باپ میرا پیغمبر ہے

پھر کہینگے ولی تمھارا کون ہے جواب دینگی یہ مرد جو قبر کے کنارہ کھڑا ہے یعنی علی بن ابی طالبؑ پیغمبر حضرتؐ نے فرمایا فاطمہؑ کے اور فضائل بیان کرون تحقیق کہ حق تعالے نے بہت سے فرشتون کے گروہ فاطمہؑ پر موکل کیے ہین کہ پیش رو اور پشت سر اور داہنے بائین جانب سے حالت حیات مین حفاظت کرتے ہین اور بعد وفات نزدیک قبر رہین گے اور درود بکثرت فاطمہؑ پر اور اوسکے باپ اور شوہر اور فرزندون پر بھیجتے ہین جو کوئی اوسکی بعد میری وفات کے زیارت کرے ایسا ہے کہ گویا میری زیارت میری زندگی مین کی ہے اور جسنے فاطمہؑ کی زیارت کی اوسنے میری زیارت کی اور جسنے علی کی زیارت کی اوسنے فاطمہؑ کی زیارت کی اور جس نے حسنینؑ کی زیارت کی اوسنے گویا علیؑ کی زیارت کی اور جسنے انکے فرزندون یعنے امامون کی زیارت کی گویا اوس نے انکی زیارت کی عمار نے اوس گردن بند کو مشک سے خوشبو کرکے چادر یمنی مین لپیٹ کر اپنے غلام کو جسکا سہم نام تھا اور حصۂ غنیمت خیبر سے اوسکو خرید کیا تھا دیا اور کہا اس گردن بند کو حضرت رسولؐ کی خدمت مین لیجا اور تجھے بھی مین نے حضرتؐ کو بخشا۔ جب وہ غلام حضرت رسولؐ کی خدمت مین آیا اور عمار کی گذارش عرض کی حضرتؐ نے فرمایا فاطمہؑ پاس جا اور گردن بند فاطمہؑ کو دیدے اور مین نے تجھے فاطمہؑ کو بخشا جب وہ غلام جناب سیدہ کی خدمت مین آیا اور پیغام حضرتؐ کا بیان کیا جناب سیدہ نے گردن بند لے لیا اور غلام کو آزاد کر دیا اوسوقت وہ غلام ہنسنے لگا جناب فاطمہؑ نے پوچھا کیون ہنستا ہے اوسنے کہا اس گردن بند کی برکت سے مین ہنستا ہون کہ بھوکے کو کھانا کھلایا برہنہ کو کپڑے پہنلائے فقیر کو غنی کیا غلام کو آزاد کیا اور پھر اپنے مالک پاس آگیا۔ کلینی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا اوٹھو اور وہ کاسہ لاؤ پس جناب سیدہ اوٹھیں اور کاسہ لے آئین اوس کاسہ مین کچھ گوشت اور نان خورش گرما گرم تھی جس سے بھاپ اوٹھ رہی تھی اور اوسیوقت آسمان سے اوترا تھا حضرت رسولؐ و جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ و حسنینؑ اوس سے تیرہ روز تک تناول فرمایا کیے پس ام ایمن نے ایک دن دیکھا کہ اوسمین سے تھوڑا سا جناب امام حسینؑ ہاتھ مین لیے ہوے تناول فرمارہے ہین ام ایمن نے پوچھا کہان سے لائے ہو جناب امام حسینؑ نے کہا کئی روز ہوے ہین ہم اسمین سے کہا رہے ہین ام ایمن جناب فاطمہؑ پاس آئین اور کہا جب کوئی چیز ام ایمن کو دستیاب ہوتی ہے وہ گویا آپ کی اور آپ کے بچون کی ہے اور جب آپکو کوئی چیز دستیاب ہوا ام ایمن کا اوس مین حصہ نہو۔ یہ سنکر جناب سیدہ وہ کاسہ لائین

اور ام ایمن نے اوسمین سے کھایا اور اس سبب سے کھانا اوس کاسہ سے غائب ہو گیا جناب رسولخدا نے فرمایا اے فاطمہ تم اگر اوسمین سے اور کسیکو کھانا نہ دیتین تو قیامت تک تمھارے فرزندو نکیلیے باقی رہتا حضرت امام محمد باقر نے فرمایا وہ کاسہ اب ہمارے پاس ہے اور قائم آل محمد اوسکو ظاہر کرین گے۔ ایضاً بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حق تعالے بتمجید و تعظیم کسی چیز سے عبادت نہین کیا گیا جو کہ تسبیح جناب سیدہ سے بہتر ہو اور اگر جناب فاطمہ کی تسبیح سے اور کوئی چیز بہتر ہوتی بیشک حضرت رسولؐ اونھین عطا فرماتے۔ اور فرات ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ ایک دن جابر انصاری نے میرے پدر حضرت امام محمد باقر سے فضائل جناب فاطمہ کے پوچھے حضرت نے کہا جناب رسولخدا نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت ہو گی میرے اور رسولون کے لیے منبرہاے نور نصب کئے جائین گے اور میرا منبر اون سب کے منبرون سے بہت اونچا ہو گا اوسوقت حق تعالے مجھے ندا فرمائیگا اے محمد خطبہ پڑھو مین ایسا خطبہ پڑھونگا کہ کسی پیغمبر اور رسولؐ نے ویسا خطبہ نہ سنا ہو گا اوس کے بعد پیغمبرو نکے اوصیا کے لیے نور کے منبر نصب کرینگے اور میرے وصی علی بن ابیطالبؑ کے لیے اون منبرون سے بہت اونچا منبر نصب کرینگے اور حق تعالی فرمائیگا اے علی خطبہ پڑھو پس علیؑ ایسا خطبہ پڑھین گے کہ کسی وصی نے ایسا خطبہ نہ سنا ہو گا بعد اسکے منبرہاے نور فرزندان پیغمبران و اوصیا کے لیے نصب کرین گے پس میرے دو فرزند اور میرے دو گل بوستان حسنؑ و حسینؑ کے لیے دو منبر نصب کرینگے حق تعالے اونکو حکم فرمائیگا کہ خطبہ پڑھین اور یہ خطبے ایسے پڑھینگے کہ اور کسی پیغمبر کی اولاد سے ایسا خطبہ دا نہوا ہو گا اوسوقت جبرئیل ندا کرینگے کہ فاطمہ دختر محمدؐ اور خدیجہ دختر خویلد و مریم دختر عمران و آسیہ دختر مزاحم و ام کلثوم مادر یحییٰ کہان ہین یہ سنکر وہ اوٹھ کھڑی ہونگی اوسوقت حقتعالے فرمائیگا اے اہل محشر آج کے دن کرم و بزرگواری کسکے لیے ہے محمدؐ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کہینگے مخصوص خداوند یگانہ تمہارے لیے ہے اوسوقت حق تعالی ندا فرمائیگا اے اہل محشر آج کے دن کرم و بزرگواری محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے لیے مین نے مقرر کی ہے اے اہل محشر سر نیچے کر لو آنکھین بند کر لو کہ فاطمہ بہشت مین جاتی ہے پس جبرئیل ایک ناقہ ناقہاے بہشت سے جناب فاطمہ کے لئے لائینگے کہ اوسکے پہلوؤن کو دیباے بہشت سے مزین کیا ہو گا اور مہار اوسکی مروارید تر سے اور کجاوہ مرجان کا ہو گا اوس اونٹ کو جناب فاطمہ کے پاس بٹھاوین گے اور جناب سیدہ اوس اونٹ پر سوار ہونگی حق تعالی سو ہزار فرشتے بھیجیگا کہ داہنی جانب چلین اور سو ہزار فرشتے بائین جانب چلین

تسبیح جناب سیدہ

فضائل جناب سیدہ

بیان شفاعت جناب سیدہ روز قیامت

اور ستر ہزار فرشتے اپنے پرون پر اوٹھا کر جانب بہشت پرواز کرین جب دروازۂ بہشت پر پہونچینگی جانب عقب نظر کرینگی حق تعالی ندا کریگا اے دختر حبیب من کیا دیکھتی ہو حالانکہ مین نے حکم کیا ہے کہ تجھے بہشت مین لیجائین جناب فاطمہؑ عرض کرینگی اے میرے پروردگار مین چاہتی ہون کہ میری قدر و منزلت جو تیرے نزدیک ہی وہ آج لوگون پر ظاہر ہوجاے اوسوقت حق تعالی فرمائیگا اے دختر حبیب من جانب محشر پھر جا اور جسکے دلمین اپنی جانب یا اپنی ذریت کی طرف سے محبت پا اوسکو داخل بہشت کر پس جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اے جابر بخدا سوگند جناب فاطمہؑ اوسدن اپنے شیعون اور محبون کو صحراے محشر سے اسطرح اوٹھالیجائینگی جسطرح مرغ اچھے دانہ کو بُرے دانہ سے جدا کر کے اوٹھا لیتا ہے اور جب حضرتؑ کے شیعہ دروازۂ بہشت پر پہونچینگے حق تعالی اونکے دلون مین ڈالیگا کہ اپنی پشت کیطرف دیکھین اوسوقت حق تعالی انکو ندا کریگا اے دوستان من تم پیچھے کیون دیکھتے ہو حالانکہ شفاعت دختر حبیب خود محمد مصطفےؐ کو تمھارے حق مین مین نے قبول کیا یہ سنکر شیعہ عرض کرینگے اے پروردگار ہم چاہتے ہین آج کے دن ہماری قدر و منزلت جو تیرے نزدیک ہے وہ اہل محشر پر ظاہر ہوجائے حق تعالی فرمائیگا اے دوستان من جانب محشر پھر جاؤ اور نظر کرو جس نے تمکو بسبب دوستی فاطمہؑ دوست رکھا ہو اور جس نے تمکو بوجہ دوستی فاطمہؑ کھانا دیا ہو اور جس نے بسبب محبت فاطمہؑ تمکو پانی دیا ہو اور جسنے بوجہ دوستی فاطمہؑ تمھاری غیبت کو رد کیا ہو اسوقت اونکا ہاتھ پکڑو اور بہشت مین داخل کرو امام محمد باقرؑ نے فرمایا بخدا سوگند صحراے محشر مین سواے شک کنندہ یا کافر یا منافق کے اور کوئی باقی نہ رہیگا۔ جب باقیماندہ کو طبقات جہنم مین ڈالینگے وہ کہینگے۔ فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم یعنی ہماری شفاعت کرنے والے نہین ہین اور یار مہربان نہین ہین پس کہینگے فلو ان لنا کرۃ فنکون من المؤمنین یعنی کیا ہوتا اگر ہماری بازگشت دنیا مین ہوتی پس ہم مومنین مین سے ہوجاتے جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہیہات ہیہات اوسدن انکی آرزو انکو فائدہ نہ کریگی اور اگر دنیا کیطرف پھر جائین پھر وہی عمل کرینگے جنسے انکو منع کرتے تھے تحقیق کہ یہ جھوٹے لوگون مین سے ہین سید ابن طاؤس نے بسند معتبر ابوسعید خدری سے روایت کی ہی کہ بادشاہ حبشہ نے حضرت رسولؐ کے لیے ایک چادر زرتار ہدیہ بھیجی حضرت نے فرمایا البتہ اس چادر کو اوس شخص کو دونگا جو خدا و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین جب اصحاب نے یہ سنا سبنے گردنین اوٹھائین کہ شاید اونکو دینگے حضرتؐ نے فرمایا علی بن ابیطالبؑ کہان ہین عمار نے

جب یہ سنا جناب امیرؑ کے گھر کی طرف دوڑے اور جناب امیرؑ سے بیان کیا جب جناب امیرؑ
تشریف لائے حضرت رسولؐ نے وہ چادر عطا فرمائی اور کہا یا علی تمھین اس چادر کے سر اور اہو
جناب امیرؑ اوس چادر کو لیکر جانب سوق اللیل گئے اور تار تار اوسکے جدا فرماکر سونا اوسکا مہاجرین و انصار
پر تقسیم کیا اور جب گھر مین واپس تشریف لائے کوئی چیز اوس چادر کے ہمراہ نہ لائے دوسرے دن
جناب رسول خداؐ نے ملاقات کر کے کہا اے علی کل تمھین تین ہزار مشقال طلا ملا ہے لہذا مین اور
جمیع مہاجرین و انصار کل تمھارے گھر چاشت کھائین گے۔ جناب امیرؑ نے کہا یا حضرتؐ ایسا ہی ہوگا
جب دوسرا دن ہوا جمیع مہاجرین و انصار آئے کنڈی کھٹکھٹائی جناب امیرؑ باہر تشریف
لائے اور جب نظر مبارک انپر پڑی حیا سے عرق عرق ہوگئے اس لیے کہ گھر مین تھوڑی
بہت کسی چیز کا بھی گمان نہ تھا کہ موجود ہو بعد اسکے سید ابرار یعنے رسول مختارؐ مع مہاجرین و انصار
تشریف لائے اور بیٹھے جناب امیرؑ جناب فاطمہؑ پاس گئے ناگاہ بہت بڑا ایک کاسہ دیکھا
جو کہ روٹی سے بھرا ہوا تھا اور ایک پارچۂ گوشت اوسپر رکھا تھا جس سے بوے مشک آ رہی تھی
جناب امیرؑ نے چاہا اوس کاسہ کو اوٹھائین مگر نہ اوٹھا سکے جناب سیدہ نے بھی ساتھ
ملکر اوٹھایا اور حضرت رسولؐ پاس لاکر رکھدیا جب حضرتؐ نے وہ کھانا دیکھا جناب فاطمہؑ
پاس آئے اور فرمایا اے بیٹی یہ کھانا کہان سے لائی۔ جناب سیدہؑ نے فرمایا ای پدر بزرگوار
خدا نے بھیجا ہے تحقیق کہ خدا جسے چاہتا ہی بیحساب روزی دیتا ہی یہ سنکر حضرتؐ نے فرمایا
مین حمد اپنے پروردگار کی کرتا ہون جسنے مجھے دنیا سے نہین اوٹھایا یہانتک کہ مین نے اپنی دختر مین
دیکھا جو کچھ زکریا نے مریم دختر عمران مین دیکھا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت
کی ہے کہ جناب فاطمہؑ کو اسلیے محدثہ کہتے ہین کہ فرشتے آسمان سے آتے اور اونکو ندا کرتے تھے
جسطرح مریم دختر عمران کو ندا کرتے تھے۔ فرشتے کہتے تھے اے فاطمہؑ بدرستیکہ خدا نے تمھین برگزیدہ
اور مطہر و معصوم کیا ہی اور تمھین زنان عالمیان پر اختیار کیا ہی اے فاطمہؑ عبادت کر اپنی پروردگار
کے لیے خضوع کر اور رکوع و سجود کرو رکوع کرنے والون کے ہمراہ۔ پس جناب سیدہ ملائکہ سے
باتین کرتین اور ملائکہ جناب فاطمہؑ سے باتین کرتے تھے ایک رات ملائکہ سے کہا آیا مریم دختر
عمران برگزیدۂ زنان عالمیان نہین۔ فرشتون نے کہا مریم اپنی زنانِ زمان سے بہتر تھی اور حق تعالے
نے تمکو تمھاری زنان زمان اور زنانِ زمان مریم اور زنان اولین و آخرین سے بہتر کیا ہے

فصل چوتھی بعض سیرت و مکارم اخلاق جناب فاطمہؑ کا بیان۔ قرب الاسناد مین بسند معتبر

قصہ ضیافت جناب امیرؑ کا جمیع مہاجرین و انصار

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے یہ انتظام فرمایا تھا کہ خدمت باہر کی مثل پانی اور لکڑی وغیرہ لانے کی جناب امیرؑ کریں اور خدمت گھر کے اندر کی مثل چکی پیسنے و کھانا پکانے اور جھاڑو دینے وغیرہ کی جناب فاطمہؑ کریں۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام حسنؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے فرمایا شب جمعہ میری مادر جناب فاطمہؑ محراب عبادت میں کھڑی ہوکر مشغول نماز ہوئیں اور ہمیشہ تا طلوع صبح رکوع و سجود و قیام و دعا میں رہیں میں نے سنا ہمیشہ واسطے مومنین و مومنات کے دعا کرتیں اور اونکے نام لیتیں اور بہت دعا انکے لیے فرماتیں اور اپنے لیے دعا نہ کرتیں میں نے کہا اے مادر آپ نے مثل اوروں کے اپنے لیے دعا کیوں نہ فرمائی۔ جناب سیدہؑ نے کہا اے فرزند پہلے ہمسایہ کا خیال چاہیے بعد اوسکے اپنا۔ **ایضاً** بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ حضرت رسولؐ کو محبوب ترین مردم تھیں اور اسقدر مشکیزے پانی کے اوٹھائے کہ سینۂ مبارک سے اثر ایذا ظاہر ہوا۔ اور اسقدر چکی پیسی کہ ہاتھ مجروح ہو گئے اور اسقدر گھر میں جھاڑو دی کہ کپڑے گرد آلود ہو گئے اور اسقدر کھانے پکائے اور آگ سلگائی کہ کپڑے سیاہ ہو گئے لہذا کثرت کاروبار سے جناب سیدہؑ کو سخت تکلیف ہوئی میں نے ایک روز کہا اپنے پدر بزرگوار پاس جاؤ اور عرض کرو کہ کام کاج کے لیے مجھے ایک کنیز مول لے دیجیے۔ جب جناب فاطمہؑ جناب رسول خداؐ پاس گئیں لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ حضرتؐ سے باتیں کر رہے ہیں اوسوقت حیا مانع ہوئی کہ حضرتؐ سے بات کریں اور گھر میں پھر آئیں جناب رسول خداؐ نے خیال فرمایا اور جانا کہ فاطمہؑ کسی کام کو آئی تھیں دوسرے دن صبح کو حضرتؐ پاس آئے اور ہم دونوں ایک لحاف میں تھے اور دوسرا کپڑا نہ تھا کہ اوسے اوڑھ کر لحاف کے باہر آتے حضرتؐ نے فرمایا السلام علیکم ہمیں شرم آئی کہ اس حالت میں حضرتؐ کے سلام کا جواب دیں دوسری دفعہ حضرتؐ نے سلام کیا اور ہم نے جواب حیا سے نہ دیا جب تیسری مرتبہ حضرتؐ نے سلام کیا ہم ڈرے کہ اگر ہم جواب نہ دینگے تو حضرتؐ پھر جاینگے اور عادت حضرتؐ کی یہی تھی کہ تین مرتبہ سلام کرتے تھے اگر جواب نہ ملتا واپس تشریف لے جاتے تھے میں نے کہا وعلیک السلام یا رسول اللہ تشریف لائیے پس حضرتؐ تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھے اور فرمایا اے فاطمہؑ کل میرے پاس کیوں آئی تھیں جب جناب سیدہؑ نے جواب مارے شرم کے نہ دیا میں ڈرا اگر جواب نہ دونگا تو حضرتؐ اوٹھ جائینگے اوسوقت میں نے سر لحاف سے نکالا اور مطلب جناب فاطمہؑ کا عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا کیا میں تمھیں وس چیز کی خبر دوں کہ کنیز سے تمھارے لیے

بہتر ہو پس فرمایا جب بستر خواب پر جاؤ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اوسوقت جناب فاطمہؑ نے لحاف سے منھ نکال کر تین مرتبہ فرمایا مین خدا اور رسولؐ سے راضی ہوئی۔ کتاب مکارم الاخلاق مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جب جناب رسولخداؐ ارادہ سفر فرماتے سب سے آخر جناب فاطمہؑ کو رخصت کرتے اور اونکے گھر سے متوجہ سفر ہوتے اور جب سفر سے واپس آتے پہلے جناب سیدہؑ کے گھر مین تشریف لاتے تھے جناب امیرؑ نے کسی لڑائی سے کوئی چیز غنیمت مین پائی تھی اور وہ جناب سیدہؑ کو دیدی تھی جب جناب رسولخداؐ سفر مین گئے جناب فاطمہؑ نے اوس مال غنیمت سے دو چاندی کے کڑے بنوائے اور ہاتھ مین پہنے اور دروازہ پر پردہ ڈالدیا جبکہ حضرت رسولؐ سفر سے واپس آئے اور داخل مسجد ہوئے جناب فاطمہؑ خوش خوش استقبال کو گئین حضرتؐ نے جب کڑے اور پردہ دیکھا پھر لئے اور مسجد مین جا کر بیٹھے جناب سیدہؑ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور رو کر فرمانے لگین اس سے پہلے حضرتؐ نے کبھی ایسا نہین فرمایا پس جناب امام حسنؑ و امام حسینؑ کو بلایا اور پردہ کھول ڈالا ایک صاحبزادے کو کڑے دئے اور دوسرے فرزند کو پردہ دیا اور فرمایا اسکو میرے پدر بزرگوار پاس لیجاؤ اور میرا سلام عرض کرو اور کہو بعد آپکے تشریف لیجانے کے مین نے سوائے اسکے اور کوئی ایسا کام نہین کیا جو باعث آپکے غضب و غصہ کا ہو آپ ان چیزون کو جو چاہیے فرمائیے جب دونون شاہزادوں نے پیغام اپنی مادر بزرگوار کا حضرتؐ کو پہونچایا حضرتؐ نے دونون فرزندون کو گود مین لیا اور پیار کیا اور دونون کو اپنے دونون زانوؤن پر بٹھا لیا پھر حکم دیا کہ ان کڑون کو توڑ کر فقرائے مہاجرین اہل صفہ پر کہ وہ لوگ کوئی مکان و منزل نہ رکھتے تھے بانٹکر تقسیم کر دو اور وہ پردہ بقدر لنگیون کے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور ان لوگون مین جنکے پاس کپڑا ستر پوشی کو نہ تھا اور ننگے تھے تقسیم فرما دیا کہ بجائے لنگ باندھتے تھے اور وہ پردہ چونکہ کم عرض تھا سجدہ مین ستر عورت نہ کر سکتے تھے اسوجہ سے حضرتؐ نے مقرر فرمایا کہ نماز جماعت مین مرد عورتون سے پہلے سر سجدہ سے اوٹھائین کہ عورتون کی نظر اونکی شرمگاہ پر نہ پڑے اور یہ سنت مقرر ہوئی حضرتؐ نے فرمایا خدا فاطمہؑ پر رحمت نازل کرے اور اوسکو بعوض اس پردہ کے جامہ ہائے بہشت پہنائے اور بعوض اس زیور کے زیور ہائے بہشت سے آراستہ کرے ابن شہر آشوب وغیرہ نے بطریق مخالفان روایت کی ہے کہ حسن بصری نے کہا جناب فاطمہؑ عابدترین امت تھین اور عبادت حق تعالی مین اسقدر کھڑی ہوتی تھین کہ پاؤن ورم کر آتے تھے۔ ایضاً بسند ہائے معتبر روایت ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ حضرت فاطمہؑ کے گھر مین تشریف لائے اور جناب فاطمہؑ

اونٹ کی کھال کا جامہ پہنے اپنے ہاتھ سے چکی پیس رہین اور اپنے فرزند کو دودھ پلا رہی تھین
جب جناب رسول خداؐ نے جناب فاطمہؑ کو اس حال سے دیکھا آنسو چشمہاے مبارک سے
روان ہوے اور فرمایا اے دختر گرامی تلخیہاے دنیا کو حلاوت ہاے آخرت پر آج چکھ
جناب سیدہؑ نے کہا یا رسول اللہؐ مین اپنے خدا کی اوسکی نعمتون پر حمد کرتی ہون اور اوسکی کرامتون
پر اوسکا شکر کرتی ہون اوسوقت حق سبحانہ تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا۔ ولسوف یعطیک ربک
فترضی یعنی حق تعالی بروز قیامت اسقدر تجھے عطا کریگا کہ تو راضی ہو شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ ہر ہفتہ کی صبح کو حضرت حمزہ اور جمیع شہداے احد کی زیارت کو
جاتین اور ترحم و استغفار حمزہ کے لیے فرماتی تھین۔ علی بن ابراہیمؒ نے بسند حسن جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے کہ ایک رات جناب فاطمہؑ نے خواب مین دیکھا کہ جناب رسول خداؐ جناب امیرؑ و فاطمہؑ
و حسنینؑ کو مدینہ سے باہر تشریف لیگئے جب باغہاے مدینہ سے گذرے دو راستے انکو ملے حضرت
رسولؐ داہنے راستہ پر روانہ ہوے یہانتک کہ ایک موضع مین پہونچے وہان پانی تھا
اور خرمے کے درخت تھے پس حضرتؐ نے ایک گوسفند مول لیا کہ اوسکے ایک کان مین نقطہاے
سفید تھے اور حکم دیا اس گوسفند کو ذبح کرکے پکاؤ جب تناول کیا سب مر گئے جناب فاطمہؑ گریان
و ترسان خواب سے بیدار ہوئین اور حضرت رسولؐ کو اطلاع نفرمائی۔ جب صبح ہوئی حضرتؐ نے
خچر منگایا اور اوسپر جناب فاطمہؑ کو سوار کیا اور جناب امیرؑ کو حکم فرمایا کہ حسنینؑ کو مدینہ سے باہر لیجاؤ
جب باغستانہاے مدینہ سے گذر گئے دو راہہ ملا اور حضرتؐ داہنی جانب جس طرح جناب فاطمہؑ
نے خواب مین دیکھا تھا متوجہ ہوے یہانتک کہ ایک موضع مین پہونچے اور وہان پانی
و درختان خرما بھی تھے حضرتؐ نے ایک گوسفند مول لیا اوسی شکل کا جیسا جناب سیدہؑ نے
خواب مین دیکھا تھا اور حکم دیا کہ اوسے ذبح کرکے پکائین جب چاہا تناول کرین جناب فاطمہؑ
اوٹھ کھڑی ہوئین اور کنارہ جاکر اوس خوف سے جو خواب مین کیفیت دیکھی تھی رونے لگین حضرتؐ نے
بلایا اور جب فاطمہؑ کو روتا پایا پوچھا اے دختر گرامی تیرے رونے کا کیا سبب ہے۔ جناب فاطمہؑ نے
کہا یا حضرت ابتک جو کیفیت گذری یہ سب مین نے خواب مین دیکھی تھی۔ اور اب جو مین آپ سے
الگ چلی گئی اس سے مطلب یہ تھا کہ اس کیفیت کے بعد جو حالت مینے خواب مین دیکھی تھی وہ
نہ دیکھون یہ سنکر حضرتؐ اوٹھے اور دو رکعت نماز پڑھی بعد فراغت نماز بارگاہ بے نیاز مین
مناجات فرمائی ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا یا حضرت فاطمہؑ کا خواب ایک شیطان سے ہے

جسکا نام دہا ہے اور وہ خواب ہاے مومنین مین آتا اور انکو آزار و تکلیف دیتا ہے اور خواب ہاے پریشان انہین دکھاتا ہے کہ وہ اندوہگین ہوتے ہین پھر جبرئیل اوس شیطان کو حضرتؐ کی خدمت مین لاے حضرتؐ نے پوچھا تو ہی نے یہ خواب فاطمہؑ کو دکھایا اوسنے کہا ہان یا محمدؐ پس حضرتؐ نے تین مرتبہ آب دہان مبارک اوسکی طرف ڈالا اور اوسکے سر کو تین جگہ سے مجروح کیا جبرئیل نے عرض کی یا حضرتؐ جس وقت کوئی مومن یا آپ خواب مین ایسی باتین دیکھین کہ اچھی معلوم نہون اوس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِہٖ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْبِیَآءُ اللّٰہِ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُ الصّٰلِحُوْنَ مِنْ شَرِّ مَا رَاَیْتُ مِنْ رُؤْیَایَ اور سورہ حمد و معوذتین و قل ہو اللہ احد پڑھین اور بائین طرف تین دفعہ آب دہان ڈالین جب ایسا کرینگے جو خواب دیکھا ہے وہ اونکو ضرر نہ پہونچاویگا پس حق تعالیٰ نے یہ آیہ حضرتؐ پر نازل فرمایا۔ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّہِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

فصل پانچوین

بیان تزویج جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ شیخ مفید و ابن طاؤس اور اکثر اعاظم علما نے لکھا ہے کہ یہ مزاوجت باسعادت شب پنجشنبہ اکیسوین ماہ محرم سال سوم ہجرت کو واقع ہوئی۔ اور شیخ طوسی نے امالی مین روایت کی ہے کہ زفاف جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ سولہ روز بعد از وفات رقیہ بعد مراجعت جنگ بدر واقع ہوا اور چند روز ماہ شوال سے گذرے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ بروز سہ شنبہ چھٹی ماہ ذیحجہ کو ہوا۔ اور کشف الغمہ مین جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تزویج جناب امیرؑ ماہ مبارک رمضان مین اور زفاف ماہ ذیحجہ سال دوم ہجرت مین ہوا اور بعض مخالفین نے کہا ہے کہ ماہ صفر مین بعد ایک سال ہجرت کے ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ بعد مراجعت جنگ بدر واقع ہوا اور کتاب عیون اخبار الرضاؑ مین بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے کہا حضرت رسولؐ نے مجھسے فرمایا اے علی چند مردان قریش نے امر فاطمہؑ مین مجھ سے سختی کی اور کہا ہمنے آپ سے فاطمہؑ کی خواستگاری کی آپ نے ہم سے انکار کیا اور علیؑ سے تزویج کردیا مین نے اونسے کہا بخدا سوگند مین نے تمسے انکار نہین کیا اور علیؑ سے تجویز نہین کیا بلکہ خدا نے تم سے انکار کیا اور علیؑ سے تجویز کردیا پس جبرئیل مجھ پر نازل ہوے اور کہا یا محمدؐ خداوند جلیل فرماتا ہے کہ اگر مین علیؑ کو نہ پیدا کرتا تحقیق کہ فاطمہؑ تیری دختر کا ہم نسب اور ہمتا اور اوسکا شوہر روے زمین پر نہ آدم اور نہ غیر آدم کوئی نہ ملتا۔ اور شیخ طوسی نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اگر حق تعالیٰ جناب امیرؑ کو جناب فاطمہؑ کے لیے نہ پیدا کرتا بہ تحقیق کہ

پانچوین فصل بیان تزویج جناب سیدہ

روے زمین پر کوئی اوسکا ہم نسب و مثل و نظیر نتھا اور یہ مضمون بطریق شیعہ وسنی بسند ہاے
متعددہ وارد ہوا ہے ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام رضا ع سے روایت کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے فرمایا مین نے علی سے فاطمہ کو تزویج نہین کیا مگر جبکہ حق تعالے نے مجھے اسکے
تزویج کا حکم عطا فرمایا **ایضًا** بسند ہاے معتبر جناب امام رضا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا
نے فرمایا ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور کہا اے محمد حق تعالیٰ آپکو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا
ہے کہ مین نے فاطمہ کو علی کے ساتھ تزویج کیا لہذا تم فاطمہ کو علی سے تزویج کر دو اور مین نے
درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ یاقوت و مرجان اس خوشی مین نثار کرے اور اس شادی سے
اہل آسمان بکمال شادان ہوے اور بہت جلد انسے وہ فرزند متولد ہونگے کہ بہترین جوانان
اہل بہشت ہونگے اور انسے اہل بہشت زینت پائین گے اے محمد خوش ہو کہ تم بہترین پیشینیان
وآیندگان ہو **ایضًا** بسند ہاے معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر ع سے روایت کی ہے کہ
ایک دن حضرت رسول بیٹھے ہوے تھے ناگاہ ایک فرشتہ حضرت پر نازل ہوا جسکے
چوبیس منھ تھے۔ حضرت نے فرمایا اے حبیب من جبرئیل ہرگز تمکو مینے اس صورت
سے نہین دیکھا اوس فرشتہ نے عرض کی مین جبرئیل نہین بلکہ مین محمود ہون حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا
ہے کہ نور کو نور سے پیوند کر دو حضرت نے پوچھا کس نور کو کس نور سے فرشتہ نے کہا فاطمہ کو
علی سے۔ جب فرشتہ نے پیٹھ پھیری حضرت نے دیکھا اوسکے درمیان دو کتف لکھا ہے
محمد رسول اللہ علی وصیہ حضرت نے اوس سے پوچھا یہ تیرے درمیان دو کتف کب سے
لکھا ہے فرشتہ نے کہا بائیس ہزار سال قبل پیدائش آدم ع و بروایت ابن شہر آشوب
چوبیس ہزار سال قبل پیدایش آدم ع اور اہل سنت نے بھی اس حدیث کو بطریق متعددہ
روایت کیا ہے و بروایت اہل سنت اوس فرشتہ کا نام صرصائیل تھا اور اوسکے بیس سر تھے اور
ہر سر مین ہزار زبانین تھین اور اوسکے ہاتھ ہفت آسمان و ہفت زمین سے زیادہ بڑے تھے
اور اوسکے درمیان دو کتف بعد شہادتین لکھا تھا کہ علی بن ابیطالب مقیم الحجۃ اور شیخ طوسی
نے بسند معتبر جناب امیر سے روایت کی ہے کہ جناب امیر نے فرمایا ابوبکر و عمر میرے پاس آئے
اور کہا حضرت رسول پاس فاطمہ کی خواستگاری کو کیون نہین جاتے مین حضرت کی خدمت
مین گیا جب حضرت کی نظر مبارک مجھپر پڑی ہنسے۔ اور فرمایا کس کام کو آئے ہو اے علی اپنی
حاجت بیان کرو مین نے حضرت کی خدمت مین جناب فاطمہ کی خواستگاری کی اور اپنی

سابق الاسلام ہونے اور نصرت و مددگاری کرنے کو بیان کیا اور جسقدر جہاد دراہ خدا مین کیے اونکو بھی بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تمنے سچ کہا اور تم ان سب امور سے جنکا تمنے ذکر کیا زیادہ تر اچھے ہو مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین استدعا کرتا ہون کہ فاطمہؑ کو مجھسے تزویج فرما دیجیے حضرتؐ نے ارشاد کیا تمھارے قبل ایک جماعت نے اوسکی خواستگاری کی اور جب مین نے اونکا فاطمہؑ سے ذکر کیا آثار کراہت اوسکے چہرہ سے پائے گئے ولیکن تم ٹھہرو مین فاطمہؑ پاس جاکر پھر آتا ہون جب حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ پاس گئے فاطمہؑ اوٹھ کھڑی ہوئین اور ردائے مبارک حضرتؐ سے لیکر نعلین پائے مبارک حضرتؐ سے اوتارین۔ پانی لاکر ہاتھ پاؤن دھوئے۔ اور خدمت مین بیٹھین۔ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ جناب فاطمہؑ نے فرمایا لبیک یا رسول اللہؐ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تم علیؑ ابن ابیطالب کی قرابت سے واقف ہو اور اوسکی فضیلت اور سبقت اسلام اور اوسکے حقوق جو دین خدا مین ہین اوسے جانتی ہو اور مین نے حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے فاطمہؑ تمھین بہترین خلق خدا اور محبوب ترین مقربین کبریا سے تزویج کرون اب علیؑ نے تمھاری خواستگاری کی ہے کیا مصلحت ہے جناب فاطمہؑ نے جب سُنا خاموش ہوگئین ولیکن مُنھ نہ پھیرا اور اظہار کراہت بھی نہ کیا یہ دیکھکر حضرت رسولؐ اوٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اللہ اکبر خاموشی علامت رضامندی ہے اوسوقت جبرئیل نازل ہوے اور کہا یا محمدؐ فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج کرو کہ حق تعالیٰ نے علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے اور فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے پسند کیا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا پس فاطمہؑ کو حضرت رسولؐ نے میرے ساتھ تزویج کر دیا مناقب خوارزمی اور جمیع کتب معتبرۂ شیعہ و سنی مین جناب امیرؑ و ام سلمہؓ و سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ جب جناب سیدہ حد بلوغ کو پہونچین اکابر و اشراف قریش و صاحبان مال و ثروت و شرف و عزت نے جناب فاطمہؑ کی خواستگاری کی اور جو شخص انمین سے خواستگاری کرتا تھا حضرت رسولؐ روے مبارک اوسکی طرف سے پھیر لیتے اور اظہار کراہت فرماتے تھے۔ یہانتک کہ ہر ایک کو معلوم ہوجاتا تھا کہ حضرتؐ ہمسے راضی نہین یا آسمان سے وحی ہمارے مذمت مین نازل ہوئی ہے اور اون سب مین سے جنھون نے خواستگاری کی ابوبکر تھا حضرت رسولؐ نے جواب دیا اسکا اختیار خدا کو ہے بعد اوسکے عمر نے خواستگاری کی اور حضرتؐ نے وہی جواب دیا ایک دن ابوبکر و عمر و سعد بن معاذ مسجد حضرت رسولؐ مین بیٹھے آپس مین مزاوجت جناب فاطمہؑ کا ذکر کر رہے تھے ابوبکر نے کہا۔ اشراف قریش نے فاطمہؑ کی خواستگاری حضرتؐ سے کی اور حضرتؐ نے اونکو جواب دیا

کہ اوسکا اختیار پروردگار کو ہی اگر اوسکو تزویج کرنا چاہے تزویج کرسکتا ہی اور علی بن ابیطالب
نے اس بارہ مین حضرتؐ سے کچھ نہین کہا اور نہ کسی نے اونکی طرف سے کہا اور ہمین گمان یہی
ہی کہ سوائے تنگدستی کے اور کوئی بات اونھین مانع نہین اور جو کچھ ہم جانتے ہین وہ یہ ہی کہ خدا اور رسولخدا
نے فاطمہؑ کو بیشک علیؑ کے لیے رکھا ہی پس ابوبکر نے عمر اور سعد بن معاذ سے کہا اوٹھو علیؑ کے پاس
چلین اور اونسے کہین فاطمہؑ کی خواستگاری کرو۔ اگر تنگدستی اونھین مانع ہی تو ہم اونکی مدد
کرینگے سعد بن معاذ نے کہا بہت ٹھیک ہی یہ کہکر اوٹھے اور جناب امیرؑ کے گھر گئے حضرت
کو وہان نہ پایا۔ اوسوقت حضرت اپنے اونٹ کو لیگئے تھے اور باغ مین ایک مرد انصاری کی
اجرت پر آب کشی کر رہے تھے یہ لوگ اوس باغ مین گئے اور جب جناب امیرؑ کی خدمت مین
پہونچے حضرتؐ نے فرمایا کیون آئے ہو ابوبکر نے کہا اے علیؑ کوئی خصلت خصلتہائے نیک
سے نہین مگر یہ کہ تم اور لوگون پر اوس خصلت مین سابق ہو۔ تمھارے اور حضرت رسولؐ کے
درمیان جو روابط یگانگی و مصاحبت دائمی و نصرت و مددگاری اور جو روابط معنوی ہین
وہ معلوم ہین۔ جمیع قریش نے فاطمہؑ کی خواستگاری کی مگر حضرتؐ نے قبول نفرمائی اور جواب
دیا اوسکا اختیار پروردگار کو ہی۔ اے علیؑ آپکو کون چیز فاطمہؑ کی خواستگاری سے مانع ہی ہمکو گمان
یہ ہی کہ خدا اور رسولؐ نے فاطمہؑ کو آپکے واسطے رکھا ہی باقی اور لوگون سے منع کیا ہی جب جناب
امیرؑ نے ابوبکر سے یہ کلام سنا آنسو چشمہائے مبارک سے جاری ہوے اور فرمایا میرا اندوہ و
غم تمنے تازہ کیا اور جو آرزو میرے دلمین پنہان تھی اوسکو تمنے ظاہر کر دیا کون ایسا ہوگا
جو فاطمہؑ کی خواستگاری نہ چاہتا ہوگا ولیکن مجھے تنگدستی اس امر کے اظہار سے شرم دلاتی ہے
ان لوگون نے جسطرح ہوا حضرتؑ کو راضی کیا کہ جناب رسولخدا پاس جاکر فاطمہؑ کی خواستگاری
کرین جناب امیرؑ نے اپنا اونٹ کھولا اور گھر مین لاکر باندھا اور نعلین پہن کر متوجہ خانہ حضرت
رسولؐ ہوے اور اوسوقت حضرت حجرۂ ام سلمہؓ مین تشریف رکھتے تھے جب جناب امیرؑ
نے کنڈی کھٹکھٹائی ام سلمہؓ نے کہا کون ہے پس قبل اسکے کہ جناب امیرؑ فرمائین مین
علی بن ابیطالبؑ ہون جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ اوٹھو اور دروازہ کھولدو
کہ یہ وہ مرد ہی جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہی اور خدا اور رسولؐ اوسکو دوست رکھتے
ہین ام سلمہؓ نے کہا یا حضرت میرے مان باپ آپ پر قربان یہ کون شخص ہی آپ جسکے حق
مین ایسا فرماتے ہین اور ہنوز آپ نے اوسے نہین دیکھا حضرت رسولؐ نے فرمایا

اے ام سلمہؓ چپ رہو یہ وہ مرد ہی جو سفیہ و احمق نہین بلکہ نازک مزاج و شجاع ہی یہ میرا بھائی اور ابن عم ہی اور مجھے یہ مرد سب خلق سے زیادہ محبوب ہی ام سلمہؓ نے کہا مین اوٹھی اور دروازہ کھولنے مین جلدی کی میرا پانون دامن مین اولجھا اور نزدیک تھا کہ گر پڑون جب دروازہ کھولا علی ابن ابیطالبؑ کو دیکھا بخدا سوگند علیؑ گھر مین نہ آئے جبتک نہ جان لیا کہ مین پردہ مین چلی گئی ہون پس داخل ہوئے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ جناب رسولخدا نے جواب مین فرمایا و علیک السلام اے علیؑ بیٹھو ام سلمہؓ نے کہا جب جناب امیرؑ خدمت حضرت بشیر و نذیر مین بیٹھے نگاہ نیچی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کام کو آئے ہین اور اوسکے اظہار سے شرم کرتے ہین اور حیا سے سر جھکائے ہوے ہین جناب رسولخدا نے بعلم نبوت جانا کہ علیؑ کے دل مین کیا ہی اور فرمایا اے علیؑ ایسا معلوم ہوتا ہی تم کسی کام کو آئے ہو اپنا کام بیان کرو اور جو کچھ دلمین ہی اوسکا اظہار کرو کہ تمھاری حاجتین میرے پاس مقبول ہین جناب امیرؑ نے کہا یا حضرت آپ جانتے ہین کہ مجھے آپنے ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد سے عہد طفلی مین لیکر پالا آپ نے اپنی غذا سے مجھے غذا دی آپنے مجھے اپنے آداب سے ادب دیا اور مجھپر آپ میرے مان باپ سے زیادہ تر مہربان رہے حق تعالی نے مجھے آپکی برکت سے چچاؤن اور بزرگون کی گمراہی سے ہدایت فرمائی یا رسول اللہ آپ ذخیرہ و شرف میرا دنیا و آخرت مین ہین اور بسبب اون کرامتون کے جو حق تعالی نے آپکی برکت سے مجھے عطا فرمائین امیدوار ہون کہ گھر اور زوجہ مجھے ملے اور آپ پاس مین خواستگار آیا ہون کہ اپنی بیٹی فاطمہؑ کو مجھسے تزویج فرما دیجیے یا رسول اللہ آپ مجھسے فاطمہؑ کو تزویج فرمائینگے ام سلمہ کہتی ہین مین نے دیکھا کہ روے مبارک جناب رسولخدا ان باتون کے سننے سے شگفتہ ہو گیا اور حضرت ہنسنے لگے بعد اسکے از روے تبسم جناب امیرؑ سے کہا اے علیؑ کچھ تمھارے پاس ہی کہ مین فاطمہؑ کو تمسے تزویج کر دون جناب امیرؑ نے عرض کی میرے مان باپ آپ پر قربان بخدا سوگند آپ پر میرا کوئی امر مخفی نہین میرے پاس ایک شمشیر اور ایک زرہ اور ایک اونٹ ہی جسکے اوپر پانی پہونچاتا ہون اور سوائے اسکے کوئی چیز میرے پاس نہین حضرت نے فرمایا و لیکن شمشیر تمھین اوس سے چارہ نہین جہاد فی سبیل اللہ ہی کہ دشمنان خدا سے مقاتلہ کرو رہا اونٹ اوس سے اپنے نخلستان کے لیے پانی کھینچتے ہو اور اپنا اسباب وغیرہ سفر مین اوسپر لادا کرتے ہو۔ اچھا تمھارے پاس

خواستگاری جناب امیرؑ

جو ایک ذرہ ہی مین اوسی پر رضی ہون اور فاطمہ کو تمسے تزویج کرتا ہون اے ابوالحسن چلتے ہو مین تمھین بشارت دون۔ جناب امیرؑ نے کہا ہان میرے مان باپ آپ پر قربان مجھے بشارت دیجیے۔ آپ پر درود خدا ہو آپ ہمیشہ بابرکت و سعادت و میمنت و فیروزی گفتار اور کردار مین رہیے۔ جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے ابوالحسن تمھین بشارت ہو کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر فاطمہ کو تمسے تزویج کر چکا ہی قبل اسکے کہ مین زمین پر تمسے تزویج کرون اوسی جگہ جہان مین بیٹھا ہون قبل تمھارے آنے کے ایک فرشتہ مجھپر نازل ہوا جسکے منھ اور ہاتھ بیشمار تھے اور اوسکے پہلے ایسا فرشتہ مین نے نہ دیکھا تھا جب وہ فرشتہ آیا کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے محمدؐ آپکو بشارت ہو اجتماع اہل و پاکیزگی نسل سے مین نے کہا اے ملک یہ کیا بشارت ہی جو تو مجھے دیتا ہی اوسنے کہا یا محمدؐ میرا نام سبطائیل ہی اور مین ایک قائمہ عرش الٰہی پر موکل ہون مین نے اپنے پروردگار سے اجازت لی کہ آپ کو بشارت دون اور جبرئیل بھی ابھی آتے ہین وہ آپکو کرامتہائے حق سبحانہ تعالیٰ جو آپ پر مبذول ہین انکی خبر دینگے ابھی کلام اوس فرشتہ کا تمام نہوا تھا کہ جبرئیل امین آ پہونچے اور کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا نبی اللہ پس ایک حریر سفید حریرہائے بہشت سے میرے ہاتھ مین دیا اور اوس حریر پر دو سطر نور سے لکھی ہوئی تھین مین نے کہا اے حبیب من جبرئیل یہ حریر اور یہ نوشتہ کیا ہی جبرئیل نے کہا یا محمدؐ چونکہ حق تعالیٰ اپنے علم سے احوال جمیع خلق پر مطلع تھا پس آپکو جمیع خلق سے برگزیدہ کیا اور برسالت بھیجا اور بعد آپکے جمیع خلق سے آپکے لیے آپکے بھائی اور وزیر اور مصاحب اور داماد کو برگزیدہ کیا پس آپکی دختر فاطمہؑ کو اوس سے تزویج کیا مین نے کہا اے حبیب من جبرئیل وہ کون شخص ہی جبرئیل نے کہا اے محمدؐ وہ آپکا بھائی دنیا مین اور آپکا ابن عم نسب مین ہی یعنی علی بن ابیطالبؑ حق تعالیٰ نے جمیع بہشت کو وحی فرمائی کہ مزین ہو جاؤ پس روضات جنان مزین ہوگئے پھر درخت طوبیٰ کو حکم فرمایا کہ زیور اور اسباب زینت سے آراستہ ہو۔ حوریان بہشت نے بناؤ سنگار کیا ہی اور حق تعالیٰ نے فرشتون کو حکم دیا کہ آسمان چہارم پر نزدیک بیت المعمور جمع ہون پس ہر فرشتہ جو آسمان چہارم پر تھا بیت المعمور پاس موجود ہوا اور جو جو فرشتے آسمان چہارم کے تھے سب اوپر گئے۔ اور حق تعالیٰ نے رضوان خزانہ دار بہشت کو حکم فرمایا کہ منبر کرامت نزدیک بیت المعمور نصب کرے اور وہ منبر وہ ہی کہ حضرت آدمؑ نے جسپر فرشتون کو تعلیم اسماء کی اوسپر خطبہ پڑھا تھا اور وہ منبر نور کا ہی پس حق تعالیٰ نے ایک ملک کو ملائکہ حجب سے جسکا راحیل نام ہی وحی فرمائی

بیان آسمان پر تزویج جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

کہ اوس منبر پر جاکر حق تعالی کی حمد و ثنا کرے اور اوسکو بجلالت و بزرگی یاد کرے اور حق تعالے کی تعریف کرے جس تعریف کا وہ سزاوار ہی اور درمیان ملائکہ اوس فرشتہ سے خوش زبان وشیرین بیان زیادہ کوئی فرشتہ نہین یہ سنکر وہ فرشتہ منبر پر آیا اور حمد حق تعالی کی اون محامد سے بیان کی جو سزاوار عظمت و جلال ایزد متعال ہے اور سب آسمانون سے صداے مدح و سرور آئی۔ اور جمیع اہل سموات خورسند و شاد ہو گئے اور ایک روایت مین ہی کہ اوس فرشتہ نے یہ خطبہ پڑھا۔ حمد و سپاس اوس خدا کو سزاوار ہی جو سب پہلون کی اولیت سے پہلے ہی اور بعد فنائے عالمیان باقی ہی مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے ہمکو ملائکہ روحانیان کیا اور ہمکو اپنے پروردگار کا اقرار کرنے والا کیا اور اون نعمتون پر جو ہمکو عطا ہوئین شاکر کیا۔ ہمکو گناہون سے محجوب اور علیون سے مستور کیا۔ ہمکو سموات مین ساکن کیا اور مقرب سرادقات فرمایا ہمسے حرص شہوات زائل کی اور حرص و خواہش ہماری اپنی تسبیح و تقدیس مین قرار دی وہ خدا جسنے اپنی رحمت وسیع کی نعمتون کا بخشنے والا ہی اوس سے جلیل تر ہی جس سے مشرکین اوسے منسوب کرتے ہین اور بوجہ اپنی عظمت و جلال کے اون افترا اون سے بلند تر ہی جو اوسپر ملحدین قرار دیتے ہین بعد اس حمد و ثنا کے بیان کیا خداوند جبار نے اپنے برگزیدہ گرامی اور پسندیدہ گواہی کنیز کے لیے اختیار کیا کہ بہترین زنان و دختر بہترین پیغمبران و اشرف مرسلان ہی اوس پیغمبر کے رشتے کو اوسکے ایک مرد اہلبیت کے رشتے سے پیوند کردیا کہ وہ مرد اوسکا مصاحب اور اوسکی دعوت کا تصدیق کرنے والا اور اوسکے دین و ملت کیطرف مبادرت کرنیوالا ہی اور وہ مرد علی بن ابیطالب ہی جسنے دختر رسول یعنے فاطمہ بتول سے پیوند پایا۔ یہ روایت اول جبرئیل نے کہا حق تعالی نے مجھے وحی فرمائی کہ انکا عقد نکاح باندھون کیونکہ مین نے اپنی کنیز فاطمہ اپنے حبیب محمدؐ کی دختر کو اپنے بندے علی بن ابیطالب سے تزویج کیا یہ سنکر مین نے عقد نکاح باندھا اور ملائکہ مقربین کو گواہ کیا اور اونکی گواہی اس حریر پر لکھی ہوئی ہی اور مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا کہ یہ نامہ آپکو دکھاؤن اور مشک سے اوسپر مہر کرون اور رضوان خزینہ دار بہشت کے سپرد کرون۔ اور جب حق تعالی نے ملائکہ کو تزویج علیؑ پر فاطمہؑ کے ہمراہ گواہ کیا درخت طوبی کو حکم دیا کہ جو کچھ زیور اوسپر ہے بکھیر دے سب گرادے اور اوسنے نثار کر ملائکہ اور حورالعین نے وہ نثار سمیٹ لیا اور اوس نثار کا حورین ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی ہین اور اوس سے فخر و مباہات قیامت تک کرتی ہین۔ اے محمدؐ حق تعالی نے مجھے حکم دیا ہے

کہ مین آپکو حکم دون کہ زمین پر فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج فرما دیجیے اور اونکو بشارت دیجیے کہ حق تعالی اونکو دو فرزند عطا کریگا کہ وہ پاکیزہ نجیب طیب طاہر باخیر صاحب فضیلت دنیا و آخرت مین ہونگے۔ اے ابوالحسن بخدا سوگند وہ فرشتہ ابھی میرے پاس سے گیا تھا کہ تمنے دروازہ کھٹکھٹایا واضح ہو کہ مین تمھارے مقدمہ مین امر پروردگار جاری کرونگا اے ابوالحسن تم جاؤ مین بھی تمھارے عقب جانب مسجد آتا ہون اور سب لوگون کے سامنے فاطمہؑ کو تمسے تزویج کرتا ہون اور تمھاری ایسی فضیلت بیان کرونگا کہ وہ تمھاری اور تمھارے دوستون کی دنیا و آخرت مین باعث روشنی چشم ہوگی جناب امیرؑ نے فرمایا مین خدمت بابرکت حضرت رسالتمآبؐ سے اوٹھکر جلدی مسجد کیطرف روانہ ہوا اور مجھے اس درجہ خوشی تھی کہ بیان سے باہر ہے اودھر ابوبکر و عمر منتظر جناب امیرؑ تھے اسلیے کہ امتحانًا جناب امیرؑ کو جناب رسولخداؐ پاس بھیجا تھا جب جناب امیرؑ کو آتے دیکھا راہ ہی مین حضرت کو ٹوکا اور پوچھا کہو کیا ہوا جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو مجھسے تزویج کیا اور مجھے خبر دی کہ آسمان پر حق تعالی نے فاطمہؑ کو مجھسے تزویج کیا اور اب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہین کہ سب لوگون کے سامنے فاطمہؑ کو مجھسے تزویج فرمائین جب اونھون نے یہ خبر سنی بظاہر خوش خوش مسجد مین گئے جناب امیرؑ نے فرمایا مین ہنوز مسجد کے اندر تک نہ گیا تھا کہ جناب رسولخداؐ تشریف لائے اور آثار شادی و خرمی روے مبارک سے ظاہر تھے اوسوقت بلال کو حکم دیا کہ مہاجرین و انصار کو ندا کرے کہ سب جمع ہون جب سب جمع ہوے حضرت منبر کے پہلے زینہ پر تشریف لے گئے اور حمد و ثناے حق تعالی ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے گروہ مسلمانان آج جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ میرے پروردگار نے ملائکہ کو بیت المعمور مین جمع کیا اور سبکو اسپر گواہ کیا کہ مین نے اپنی کنیز فاطمہؑ دختر رسولؐ کو اپنے بندے علی ابن ابیطالبؑ سے تزویج کیا اور مجھے حکم دیا کہ زمین پر فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج کرون لہذا مین تمکو اسپر گواہ کرتا ہون یہ فرماکر بیٹھ گئے اور جناب امیرؑ سے فرمایا اے ابوالحسن اوٹھو اور فاطمہؑ کی اپنے لیے خواستگاری کرو جناب امیرؑ اوٹھے اور خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا فرمایا اور بعض الفاظ اوس خطبہ کے یہ ہین مین اپنے حق تعالی کی اوسکی نعمتون اور شکر و احسان پر حمد کرتا ہون اور وہ گواہی و شہادت خدا کی وحدانیت پر دیتا ہون جو موجب رضا و خوشنودی حق تعالی ہو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر وہ درود بھیجتا ہون جو باعث اوسکے مزید قرب و منزلت کا ہو اور واضح ہو کہ

بیان تزویج جناب فاطمہ زہرا مین

نکاح منجملہ اون چیزون کے ہی جنکا خداوند عالمیان نے حکم دیا اور اوسے پسندیدہ فرمایا ہی اور یہ مجلس و مجمع بقضا و قدر حق تعالیٰ بیان ہوا اور تحقیق کہ جناب رسولِ خداؐ نے اپنی دختر فاطمۂ زہرا کو مجھ سے تزویج فرمایا اور مہر اوسکا یہ میری زرہ قرار دی و بروایت دیگر پانسو درہم مہر مقرر کیا اور مین اوس سے راضی ہوا تم سب جناب رسولِ خداؐ سے دریافت کر دو اور گواہ رہو یہ سنکر مسلمانون نے حضرت رسولؐ سے دریافت کیا کہ یا حضرت آپ نے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج کیا حضرت رسولؐ نے فرمایا ہان مین نے تزویج کیا مسلمانون نے کہا خدا انکو برکت دے اور انکی جدائی کو مبدل بہ یکجائی کرے بعد اسکے حضرت رسولؐ اپنے ازواج کے گھر تشریف لیگئے شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولؐ نے جناب فاطمہؑ کو علی بن ابیطالبؑ سے تزویج کیا اور جناب فاطمہؑ پاس تشریف لائے دیکھا رو رہی ہین حضرتؐ نے رونے کا سبب پوچھا اور ارشاد کیا اگر میرے اہلبیت مین کوئی اوس سے بہتر ہوتا تو مین اوسکے ساتھ تزویج کر دیتا اور مین نے اے فاطمہؑ تجھے علیؑ سے تزویج نہین کیا و لیکن حق تعالیٰ نے تجھے علیؑ سے تزویج کیا۔ مال اور خمس کو ہمیشہ جبتک زمین و آسمان باقی ہین تمھارا مہر کیا جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے مجھسے ارشاد کیا اے علیؑ اوٹھو اور اپنی زرہ بیچ ڈالو یہ سنکر مین گیا اور زرہ فروخت کرکے اوسکی قیمت حضرتؐ کی خدمت مین لایا اور روپیے حضرت کے دامن مین رکھ دیے حضرتؐ نے مجھسے نہ پوچھا کتنے روپیے ہین اور مین نے بھی کچھ نہ کہا بعد اسکے اونمین سے ایک مٹھی روپیہ لیا اور بلال کو بلا کر دیا اور فرمایا کہ فاطمہؑ کے لیے عطر و خوشبو لے آ پھر اون درہم مین سے دو مٹھیان لیکر ابوبکر کو دین اور فرمایا بازار مین جا اور کپڑا وغیرہ جو کچھ اثاث البیت درکار ہی لے آ پھر عمار بن یاسرؓ اور ایک جماعت صحابہ کو ابوبکر کے بعد بھیجا وہ سب بازار مین پہونچے انمین سے ہر شخص جو چیز لیتا تھا ابوبکر کے مشورہ سے لیتا اور دکھا لیتا تھا ایک پیراہن سات درہم کو اور ایک مقنعہ چار درہم کو اور ایک چادر سیاہ خیبری اور ایک کرسی جسکے دونون پاٹ خرمے کی چھال سے جڑے تھے اور دو توشک جامہ ہاے مصری کی جنمین سے ایک خرمے کی چھال سے اور دوسری پشم گوسفند سے بھری تھی اور چار تکیے پوست طائف کے جنکو گیاہ اذخر سے بھرا تھا اور ایک پردہ پشم اور بوریاے ہجری اور چکی اور بادیہ مسی اور ایک ڈول چمڑے کا اور کاسۂ چوبین دودھ کے لیے اور ایک مشک پانی کے لیے اور ایک آفتابہ روغنی اور ایک سبوے

جہیز جناب فاطمہؑ

سبز اور کوزہائے سفالین خرید کیے جب سب اسباب خرید چکے ابو بکر اور سب اصحاب
اسباب مذکورہ لیکر حضرت رسولؐ کی خدمت مین آئے حضرت ہر ایک چیز دست
مبارک مین اوٹھا کر ملاحظہ فرماتے اور کہتے تھے خداوندا اسکو میرے اہلبیتؑ پر مبارک کر
و بروایت دیگر آنسو چشمہائے مبارک سے روان ہوے اور سر بجانب آسمان بلند کرکے فرمایا
خداوندا اوس گروہ کو برکت دے جنکے ظروف زیادہ تر سفالین ہون جناب امیرؑ نے فرمایا بعد
اسکے مین ایک مہینہ تک حضرتؐ کے ہمراہ مسجد مین نماز پڑھتا اور اپنے گھر پھر جاتا اور جناب
فاطمہؑ کے بارہ مین کچھ نہ کہتا تھا ازواج جناب رسولخداؐ نے مجھسے کہا کیا تمھین منظور ہے
کہ مقدمہ مزاوجت مین حضرت رسولؐ سے ہم کہین مین نے کہا ہان یہ سنکر ازواج حضرت
رسولؐ پاس گئین ام ایمن نے کہا یا رسول اللہ اگر خدیجہ زندہ ہوتین زفاف فاطمہؑ سے
اونکی آنکھین روشن ہوتین علیؑ اپنی زوجہ کے خواستگار ہین لہذا دیدۂ فاطمہؑ کو اوسکے
شوہر سے روشن کیجیے اور ان دو بزرگوار کو جمع فرمائیے اور ہماری آنکھین اس مزاوجت
سے روشن فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا علیؑ اپنی زوجہ کو مجھسے کیون نہین طلب کرتے مین اونکے
طلب کرنے کا منتظر ہون جناب امیرؑ نے فرمایا مین نے کہا یا حضرتؐ مجھے حیا مانع ہوئی حضرت
ازواج کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کون کون میرے ازواج سے یہان حاضر ہے ام سلمہ
نے کہا یا حضرتؐ مین اور زینبؓ اور فلان و فلان حاضر ہین حضرتؐ نے فرمایا میرے حجرون
مین سے ایک حجرہ میری بیٹی فاطمہؑ اور میرے ابن عم علیؑ بن ابیطالب کے لیے جھاڑ بہار کر
صاف کرو ام سلمہ نے کہا یا حضرتؐ کونسا حجرہ حضرتؐ نے فرمایا تم اپنا حجرہ درست کرو اور اپنی
ازواج کو حکم دیا کہ فاطمہؑ کو آراستہ کرین اور جو کچھ فاطمہؑ کو درکار ہو مہیا کرین ام سلمہ نے کہا
مین نے فاطمہؑ سے پوچھا تمھارے پاس کچھ خوشبو ہے جناب فاطمہؑ نے کہا ہان پھر ایک
شیشہ لائین اور اوسمین سے تھوڑا میری ہتھیلی پر دیا مجھے ایسی خوشبو آئی کہ کبھی
ایسی خوشبو نہ سونگھی تھی۔ مین نے پوچھا اے فاطمہؑ یہ خوشبو کہان سے لائین جناب
فاطمہؑ نے فرمایا جب کبھی دحیہ کلبی میرے پدر بزرگوار کی خدمت مین آتے حضرت
مجھسے فرماتے تھے کہ اے فاطمہؑ اپنے چچا کے لیے تکیہ لاکر رکھو مین تکیہ لاتی اور
دحیہ کلبی تکیہ کرکے بیٹھتے اور جب اوٹھتے اونکے کپڑون مین سے جو کچھ گرتا حضرت
مجھسے فرماتے اسکو جمع کرلو جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ سے پوچھا یا حضرتؐ کیا چیز

گرد تھی حضرتؐ نے ارشاد کیا وہ جبرئیل تھے کہ بصورت دحیۂ کلبی آتے تھے اور یہ عنبر
ہے جو کہ اونکے پرون سے جھڑتا تھا و بروایت دیگر جناب فاطمہؑ گلاب بھی لائین۔ ام سلمہ
کہتی ہین کہ مین نے ہرگز ایسا خوشبو گلاب نہ سونگھا تھا ام سلمہ نے پوچھا یہ گلاب کہان
سے لائین جناب فاطمہؑ نے کہا جب حضرت رسولؐ قیلولہ یعنی استراحت فرماتے تھے
مین پسینہ حضرتؐ کا لیکر اس شیشہ مین جمع کرتی تھی اور یہ گلاب نہین بلکہ حضرتؐ کا پسینہ ہے
جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے مجھسے ارشاد کیا اے علیؑ اپنے اعزہ کے لیے کھانا
عمدہ تیار کراؤ اور فرمایا گوشت اور روٹی مین لاتا ہون تم خرما اور روغن لاؤ حسب الامر مین
روغن اور خرما لیکر آیا حضرت رسولؐ نے اپنے دست مبارک سے کپڑے مین روغن ڈالا اور
خرمے توڑ کر اوسمین ملے۔ گوسفند فربہ اور بہت سی روٹیان بھی منگائین جب کھانا تیار
ہوا فرمایا اے علیؑ جاؤ اور جسکو چاہو بلا لاؤ جب مین مسجد مین آیا تمام مسجد اصحاب
سے بھری ہوئی تھی مجھے شرم وحیا دامنگیر ہوئی کہ اونمین سے بعض کو بلاؤن اور بعض کو
نہ بلاؤن پس مین نے بلندی پر آکر آواز دی کہ ولیمۂ فاطمہؑ مین سب لوگ تکلیف کرین
یہ سنکر جمیع حاضرین مسجد اوٹھ کھڑے ہوے اور میرے گھر چلے۔ مجھے کثرت مردم اور قلت
طعام سے شرم آتی تھی جب حضرتؐ نے مجھے متفکر و شرمندہ پایا فرمایا مین دعا کرونگا کہ حقتعالی
اس کھانے مین برکت عطا فرمائے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ برکت دعائے حضرت رسولؐ سے
جمیع اصحاب نے وہ طعام کھایا اور پانی پیا اور میرے لیے دعائے برکت کی اور سیر ہوکر باہر آگئے
اور یہ لوگ چار ہزار سے زیادہ تھے اور اوس کھانے مین کچھ بھی کمی نہوئی پھر حضرتؐ نے
فرمایا کاسے لاؤ جب پیالے لائے وہ کھانا اونمین بھرا اور اپنی ازواج کے گھر بھیجا پھر ایک
کاسہ اور طلب کیا اوسمین کھانا بھرا اور ارشاد فرمایا یہ فاطمہؑ اور علیؑ اوسکے شوہر کا حصہ
ہے جب آفتاب غروب ہوا حضرتؐ نے ام سلمہ سے فرمایا فاطمہؑ کو لاؤ۔ ام سلمہ جناب فاطمہؑ
کو لائین۔ دامن زمین پر لٹکتا اور فرط حیا سے عرق ٹپکتا تھا نہایت شرم وحیا سے سر
نہوڑاے تشریف لائین جناب رسولخداؐ نے فرمایا حق تعالے تمھین دنیا و آخرت مین
لغزش سے نگاہ رکھے جب جناب فاطمہؑ حضرت رسولؐ کے سامنے کھڑی ہوئین حضرتؐ نے
نقاب روے منور جناب فاطمہ زہراؑ اوٹھادی کہ علی ابن ابیطالبؑ نے خورشید جمال
بیمثال جناب سیدہ مشاہدہ فرمایا پھر جناب سیدہؑ کا ہاتھ پکڑ کے جناب امیرؑ کے ہاتھ مین دیا

اور فرمایا اے علیؑ خدا مواصلت دختر رسولؐ کو تمہارے ساتھ مبارک کرے اے علیؑ فاطمہؑ
نیک زوجہ ہے اور اے فاطمہؑ علیؑ نیک شوہر ہے اپنی منزل مین جاؤ اور میرے آنے کا انتظار
کرو جناب امیرؑ نے فرمایا مین فاطمہؑ زہرا کا دست مبارک تھام کر اپنے گھر لیگیا اور ایک
گوشہ مین بٹھا کر مین دوسرے گوشہ مین جا بیٹھا ہم دونون شرم وحیا سے سر جھکائے ہوے
تھے ناگاہ حضرت رسولؐ تشریف لائے اور فرمایا یہان کون ہے مین نے کہا یا حضرت آپکو
مرحبا اے زیارت کرنے والے اور اے تشریف لانے والے یہ سنکر حضرتؐ تشریف لائے
اور جناب فاطمہؑ کو اپنے پہلو مین بٹھایا اور فرمایا اے فاطمہؑ پانی لاؤ جناب فاطمہؑ اوٹھ کر
پانی کاسہ مین بھر کر لائین حضرتؐ نے ایک گھونٹ اوسمین سے دہان مبارک مین لیکر
مضمضہ فرمایا اور پھر اوسی کاسہ مین ڈالدیا اور تھوڑا پانی اوسمین سے لیکر جناب فاطمہؑ کے سر پر
چھڑکا اور فرمایا منھ میری طرف کرو پھر تھوڑا پانی سینہ پر چھڑکا اور فرمایا پشت میری طرف
کرو پھر تھوڑا پانی دونون شانون کے درمیان چھڑکا اور فرمایا خداوندا یہ میری بیٹی ہے اور
مجھے محبوب ترین خلق ہے خداوندا اسکو اپنا ولی اور اطاعت کنندہ اور اوسکے اہل کو اسکے
لیے مبارک فرما بعد اسکے ارشاد کیا اے علیؑ اپنی زوجہ پاس جاؤ خدا تمکو برکت دے اور اے
اہلبیت تمپر رحمت خدا و برکات خدا ہو بدرستیکہ خدا بزرگوار و مستحق حمد ہے اور دوسری روایت
معتبر مین جناب امیرؑ نے فرمایا کہ شب زفاف حضرت رسولؐ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا بنام خدا اوٹھو اور کہو ببرکت خدا جاتا ہون اور جو کچھ خدا چاہتا ہے واقع ہوتا ہے۔ اور
کامون مین سوائے مدد خدا قوت نہین اور مین نے توکل خدا پر کیا پس مجھے جناب فاطمہؑ پاس
لا کر بٹھا دیا اور فرمایا۔ خداوندا یہ دونون مجھے حبیب ترین خلق ہین تو انکو دوست رکھ اور
انکے فرزندون مین برکت دے اور اپنی طرف سے اپنی حفاظت کرنے والا مقرر فرما اور
مین انکو تیری پناہ مین دیتا ہون اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے تیری حفاظت و حراست
مین سونپتا ہون کتب معتبرہ فریقین مین جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ
نے جمیع اصحاب مین جناب فاطمہؑ کو مجھسے تزویج کیا اوسکے بعد ایک مہینہ تک مین نے
صبر کیا اور بوجہ شرم وحیا جناب فاطمہؑ کی نسبت مین نے حضرتؐ سے کچھ ذکر نہ کیا لیکن جب
مین حضرتؐ کے ساتھ تخلیہ مین بیٹھتا مجھسے فرماتے اے ابوالحسنؑ تمہاری زوجہ کیا نیک
ہے۔ اے ابوالحسنؑ شاد وخوش رہو کہ سب سے بہتر زنان عالمیان کو مین نے تزویج کیا جب

ایک مہینہ گذر گیا میرے پاس میرے بھائی عقیل آئے و بروایت دیگر جعفر و عقیل آئے اور کہا اے برادر ہم کسی چیز سے اسقدر خوش نہین ہوسے جسقدر تمھارے فاطمہ کے ساتھ تزویج ہونے سے ہمکو خوشی ہوئی۔ اے برادر کسلیے تم حضرتؐ سے سوال نہین کرتے کہ فاطمہؑ کو تمھین عطا کرین اور تمھارے زفاف سے ہماری آنکھین روشن ہون جناب امیرؑ نے فرمایا اسوقت مین بھی یہی چاہتا ہون ولیکن مجھے شرم و حیا مانع ہے کہ اس بات کو حضرتؐ سے عرض کرون یہ سنکر عقیل مجھے قسم دلا کر اپنے ہمراہ لیگئے۔ اثنائے راہ مین ام ایمن سے ملاقات ہوئی۔ ام ایمن نے کہا مین جا کر اس بارہ مین حضرتؐ سے گفتگو کرتی ہون کہ عورتون کی باتین اس مقدمہ مین بہت مفید ہوتی ہین۔ پس ام ایمن پھر کر ام سلمہ پاس گئین اور اس بارہ مین مصلحت کی۔ ام سلمہ نے حضرتؐ کی سب ازواج کو طلب کیا اور سب ملکر حضرتؐ پاس گئین اور حضرت اوسوقت حجرۂ عائشہ مین تھے۔ سب نے حضرتؐ کی خدمت مین عرض کی ہم اوس بات کے لیے جمع ہوے ہین کہ اگر خدیجہ زندہ ہوتین تو اونکی آنکھین اس امر سے روشن ہوتین ام سلمہ نے کہا جب خدیجہ کا نام ہمنے لیا حضرتؐ رونے لگے اور فرمایا مثل خدیجہ کے کون ہے میری اوسنے اوسوقت تصدیق کی جسوقت سب لوگ تکذیب کرتے تھے میری اوسنے نصرت دین خدا پر کی اوسنے اپنے مال سے میری اعانت کی مجھے حق تعالی نے حکم دیا کہ مین خدیجہ کو بشارت دون کہ حق تعالی نے بہشت مین ایک گھر قبہ لئے زمرد سے بنایا ہے کہ اوس گھر مین تعب و مشقت نہین ام سلمہ نے کہا مین نے عرض کی ہمارے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ جو کچھ آپ فضائل خدیجہ مین بیان کرین سب حق ہے وہ داخل رحمت پروردگار ہوئین اور کسلیے حق تعالی مین پہونچین خدا کرامتین اونھین گوارا کرے اور اپنی رحمت سے ہمارے اور اونکے درمیان بہشت مین جمعیت عطا فرمائے اب آپکا برادر دنیا و آخرت مین اور آپکا پسر عم نسب مین علی ابن ابیطالب خواستگار ہے کہ اوسکی زوجہ فاطمہؑ اوسے تسلیم و عطا فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلمہ علیؑ نے خود مجھسے کیون سوال نکیا ام سلمہ نے عرض کی یا حضرتؐ اونھین شرم و حیا مانع ہے ام ایمن کہتی ہین حضرتؐ نے مجھسے فرمایا جاؤ اور علیؑ کو لے آؤ جناب امیرؑ نے فرمایا جب ام ایمن نے مجھے بلایا اور مین حضرتؐ کی خدمت مین پہونچا حضرتؐ کی ازواج اوٹھ کر گھر مین ہوئین اور مین حضرتؐ کی خدمت مین بیٹھا اور شرم و حیا سے مین نے سر جھکا لیا حضرتؐ نے فرمایا چاہتے ہو مین تمھاری زوجہ تمھین تسلیم و عطا کردون مین نے شرم سے سر نیچا کر لیا اور عرض کی

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہاں چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا آج کی رات یا کل کی
رات انشاء اللہ فاطمہؑ کو تمھیں سپرد کرتا ہوں یہ سنکر مین حضرتؐ کی خدمت سے خوش خوش
باہر آیا حضرت نے اپنی ازواج کو طلب کیا اور فرمایا فاطمہؑ کو آراستہ کرو اور خوشبو لگاؤ اور حجرہ
مین فرش بچھاؤ۔ اور قیمت زرہ سے جو ام سلمہ کے سپرد کی تھی اوسمین سے دس درہم لیکر مجھے دیئے
اور فرمایا اے علیؑ جاؤ اور خرما اور روغن و پنیر مول لاؤ مین مول لیکر حضرتؐ کی خدمت مین لایا حضرت
نے دستگاہی اور دسترخوان پوست مانگا اور اپنے دست مبارک سے خرما و روغن و پنیر کو باہم ملا کر
مثل حیکل بنایا اور فرمایا اے علیؑ جسکو چاہو بلاؤ مین مسجد مین گیا اور اوسوقت اصحاب
آنحضرتؐ سب کے سب مسجد مین جمع تھے مین نے کہا حضرتؐ نے تمکو بلایا ہے سب اوٹھ
کھڑے ہوئے اور حضرتؐ کے مکان کی طرف چلے مین جلدی حضرتؐ کی خدمت مین حاضر
ہوا اور عرض کی بہت لوگ آئے ہین۔ حضرتؐ نے رومال دسترخوان پر ڈالدیا اور فرمایا
دس دس آدمیون کو لاؤ کہ کھانا کھائین اور باہر جائین پس لوگ اسطرح آتے اور کھانا
کھاکر باہر جاتے تھے کھانا کچھ بھی کم نہوا یہانتک کہ سات سو مرد و عورت نے ببرکت
حضرتؐ اوسمین سے کھانا کھایا و بروایت دیگر جناب امیرؑ کی آواز باعجاز حضرت رسولؐ
جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ مین پہونچی اور سب کے سب اپنے اپنے باغون و نخلستانون
اور کھیتون سے متوجہ خانہ آنحضرتؐ ہوئے اور اونکے لیے مسجد مین فرش چرمین بچھائے
اور سب نے اوس کھانے سے کھایا اور سیر ہوئے اور یہ لوگ چار ہزار سے زیادہ تھے
تین روز تک آتے اور اوس کھانے مین سے کھاتے تھے اور کھانا کچھ کم نہوتا تھا ام سلمہ نے
کہا حضرت رسولؐ نے علیؑ و فاطمہؑ کو بلایا علیؑ کو داہنے ہاتھ اور فاطمہؑ کو بائین ہاتھ سے پکڑ کر
دونون کو اپنے سینہ سے لگایا اور پیشانی کی بوسے لیکر فاطمہؑ کو علی بن ابیطالبؑ کے سپرد کیا او
فرمایا اے علیؑ نیک بیبی تمھاری بی بی ہے پھر جناب فاطمہؑ سے مخاطب ہوئے اور کہا اے
فاطمہؑ نیک شوہر تمھارا شوہر ہے یہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور انکو اپنے ہمراہ لیگئے یہانتک
کہ انکو اوس گھر مین جو انکے لیے خالی کیا تھا پہونچا کر آپ باہر چلے آئے اور دونون طرف دروازے
کے اپنے دست مبارک سے پکڑ کر ارشاد کیا خدا تمکو مطہر کرے اور تمھاری نسل کو پاک و پاکیزہ
کرے مین اوسکا دوست ہون جو تمھارا دوست ہے اور مین اوس سے برسر جنگ ہون جو
تمسے برسر جنگ ہے مین تمھیں خدا کو سونپتا ہون اور خدا کو تمپر اپنا خلیفہ مقرر کرتا ہون و بروایت

دیگر فرمایا مرحبا دو دریاے علم کو کہ آپسمین ملاقات کی اور مرحبا دو نجم آسمان سعادت و شرف کو کہ
آپسمین نزدیک ہوے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا تین روز حضرت رسولؐ ہمارے پاس نہین آئے
جب چوتھے دن صبح ہوئی حضرتؐ نے چاہا تشریف لائین کہ اسماء بنت عمیس کو دیکھا دروازہ کے
باہر کھڑی ہین فرمایا کیون یہان کھڑی ہو کہ مرد اس حجرہ مین ہے۔ اسماء نے عرض کی میرے
مان باپ آپ پر قربان جب دولھن اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو جو عورت اوسکے ہمراہ آتی ہے
وہ اوسکی خدمت کرتی ہے اور مین حضرت فاطمہؑ کی خدمت کے لیے کھڑی ہون جناب رسولؐ
نے ارشاد کیا اے اسماء حق تعالی تمھارے حوائج دنیا و آخرت بر لائے جناب امیرؑ نے فرمایا اوس وقت
نہایت سردی تھی مین اور فاطمہؑ ایک عبا مین سوگئے تھے جب حضرتؐ کی آواز ہمنے سنی
چاہا اوٹھین جناب رسولؐ نے ہمکو قسم دلائی کہ تمھین میرے حق کی قسم جو تم ہو اپنی جگہ سے
حرکت نکرنا جبتک مین نہ آؤن پس ہم اوسیطرح منتظر رہے یہانتک کہ حضرت ہمارے سرہانے آکر
نزدیک ہمارے سر کے بیٹھ گئے اور پاہاے مبارک ہماری عبا مین پھیلا دیے پس داہنا پاؤن
حضرتؐ کا مین نے اپنے سینہ سے اور بایان پاؤن حضرت کا جناب فاطمہؑ نے اپنے سینہ سے
لگالیا اور حضرتؐ کے پاؤن گرم کردیے جب حضرتؐ کے پاؤن گرم ہوگئے فرمایا اے علیؑ کوزہ
آب لاؤ جب مین کوزہ آب لایا تین مرتبہ حضرتؐ نے آب دہان مبارک اوسمین ڈالا اور چند آیہ
قرآن اوسپر پڑھے پھر فرمایا اے علیؑ اس پانی کو پی لو اور تھوڑا سا رہنے دو جب مین پی چکا
باقی پانی میرے سر اور سینہ پر چھڑکا اور ارشاد کیا اے ابوالحسنؑ حق تعالی ہر بدی کو تمسے دور
کرے اور تمھین گناہون اور عیبون سے پاک کرے جو حق پاک کرنے کا ہے پھر فرمایا اور پانی لاؤ
جب مین لایا تین مرتبہ آب دہان مبارک اوسمین ڈالا اور آیات قرآن اوسپر پڑھکر جناب سیدہؑ
کو دیا اور فرمایا اے فاطمہؑ پی لو اور تھوڑا رہنے دو باقیماندہ پانی سر و سینۂ فاطمہؑ پر چھڑکا اور
فرمایا خدا ہر بدی کو تمسے دور کرے اور عیبون اور گناہون سے تمھین پاک کرے جو حق پاک کرنیکا
ہے پھر فرمایا کہ مجھے گھر کے باہر بھیجدیا اور فاطمہؑ سے تخلیہ مین فرمایا اے فاطمہؑ کیا حال ہے اور تیرا
شوہر کیسا ہے جناب سیدہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار میرا شوہر نیک ہے ولیکن زنان قریش
میرے پاس آئین اور کہا حضرت رسولؐ نے تمھین ایسے شخص کے ساتھ تزویج کیا جو پریشان
حال ہے اور کچھ مال اوسکے پاس نہین حضرتؐ نے فرمایا اے دختر تیرا باپ اور تیرا شوہر پریشان
حال نہین واضح ہو کہ خزانہاے زمین میرے لیے پیش کیے گئے اور مین نے قبول نکیے

بلکہ ثواب آخرت اختیار کیا۔ اے دختر اگر تو جانے جو کچھ تیرا باپ جانتا ہے او سوقت دنیا کی تیرے
نظر مین کچھ بھی قدر نہو۔ بخدا سوگند اے دختر تیری خیر خواہی مین مینے تقصیر نہین کی اور تجھے
اوس سے تزویج کیا جسکا اسلام سب سے پہلے اور علم و حلم اوسکا سب سے زیادہ ہے اے دختر
حق تعالی نے جمیع اہل زمین سے دو شخص اختیار کیے ایک کو تیرا باپ اور دوسرے کو تیرا شوہر
کیا۔ اے دختر تیرا شوہر نیک شوہر ہے کسی امر مین اوسکی مخالفت جائز نہ رکھنا پس مجھے
آواز دی اور طلب فرمایا مین نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اپنے گھر مین آو اور اپنی زوجہ
سے شفقت و مہربانی کرو اسلیے کہ فاطمہ میری پارۂ تن ہے جو اوسے آزردہ کرتے وہ مجھے آزردہ
کرتا ہے اور جو اوسے شاد کرے وہ مجھے شاد کرتا ہے مین تمھین خدا کو سونپتا ہون اور خدا کو
تمھارا خلیفہ کرتا ہون۔ جناب امیر نے فرمایا بخدا سوگند جب تک فاطمہ نے دنیا سے
رحلت کی مین نے اونکو رنجیدہ نہین رکھا اور ہرگز کوئی امر جو اونکی طبع اقدس پر گران ہو
مجھسے سرزد نہین ہوا اور ہرگز مجھے کبھی بحد غضب مین نہین لائین اور کسی امر مین میری نافرمانی
نہین کی جب مین اونپر نظر کرتا تھا تمام غم و الم غیظ مجھسے دور ہو جاتے تھے جب حضرت
رسول نے چاہا باہر تشریف لیجائین جناب فاطمہ نے کہا اے پدر مجھ مین طاقت خانہ داری
کی نہین ہے کوئی خادمہ میرے لیے عنایت ہو کہ وہ میری خدمت اور امور خانہ داری
مین اعانت کرے۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تمھین وہ چیز نہین منظور جو خادمہ سے بہتر ہو
جناب امیر نے فرمایا کہدو ہان منظور ہے پس جناب فاطمہ نے کہا ہان یا رسول اللہ جو چیز
خادمہ سے بہتر ہو وہ منظور ہے حضرت نے فرمایا ہر روز تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور
تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو کہ یہ زبان پر ایکسو تسبیح ہے اور
میزان مین اسکا ثواب ایک ہزار ہے۔ اے فاطمہ اگر ہر روز صبح کو یہ تسبیح پڑھوگی حق تعالی
کفایت امور دنیا و آخرت کریگا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت
رسول نے فرمایا حق تعالی نے مجھمین اور علی مین برادری مقرر کی اور ساتون آسمانون پر میری
دختر فاطمہ کو علی بن ابیطالب سے تزویج کیا اور ملائکہ مقربین کو اوسکے تزویج پر گواہ کیا اور
علی کو میرا وصی اور خلیفہ کیا پس علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اوسکا دوست میرا دوست
اور اوسکا دشمن میرا دشمن ہے ملائکہ بوجہ محبت و دوستی علی حق تعالی سے تقرب حاصل کرتے
ہین ایضا بسند صحیح جناب صادق سے روایت کی ہے کہ ایک دن ام ایمن

بیان تسبیح جناب فاطمہ

حضرت رسولؐ پاس آئین اور اپنی چادر مین چھپے لیے ہوئے تھین حضرتؐ نے فرمایا اے ام ایمن تمھارے پاس کیا ہی ام ایمن نے کہا مین فلان عورت کی شادی مین گئی تھی اوسپر جو نثار کیا لوگون نے اوسمین سے ہی یہ کہکر ام ایمن رونے لگین اور کہا یا رسول اللہؐ آپنے فاطمہؑ کی شادی فرمائی اور اوپر کچھ نثار نکیا حضرتؐ نے فرمایا اے ام ایمن کیون جھوٹھ بولتی ہو واضح ہو کہ جب حق تعالی نے فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج کیا درختان بہشت کو حکم دیا کہ اہل بہشت پر اپنے زیور اور حلول اور موتیون اور جواہر اور زمرد کو نثار کرو پس اسقدر نثار حاصل کیا کہ اوسکا وصف نہین کر سکتے اور حق تعالی نے درخت طوبی فاطمہؑ کے مہر مین دیا اور اوس درخت کو علی بن ابیطالبؑ کے گھر مین قرار دیا علی بن ابراہیم نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ جو شخص جناب فاطمہؑ کی خواستگاری حضرت رسولؐ سے کرتا حضرت اپنا مونھ اوسکی جانب سے پھیر لیتے اور اظہار کراہت فرماتے جب ارادہ تزویج فاطمہؑ ہمراہ علیؑ ہوا جناب فاطمہؑ سے پوشیدہ حضرتؐ نے بیان کیا جناب فاطمہؑ نے کہا میرا اختیار آپکو ہی ولیکن زنان قریش کہتی ہین کہ علیؑ بزرگ شکم اور بلند دست ہین اور بندہاے استخوان گندہ ہین آگے سر کے بال نہین آنکھین بڑی ہین اور ہمیشہ خندہ دہان و مفلس ہین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیا تجھے نہین معلوم کہ حق تعالی جانب دنیا متوجہ ہوا اور مجھے جمیع مردان عالمیان سے اختیار کیا پس دوسری دفعہ پھر دنیا کی طرف متوجہ ہوا اور علیؑ کو مردان عالمیان سے اختیار کیا پھر تیسری دفعہ دنیا کی جانب متوجہ ہوا اور زنان عالمیان سے تجھے اختیار کیا اے فاطمہؑ جس رات مجھے آسمان پر لیگئے مین نے دیکھا کہ سنگ بیت المقدس پر لکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ یعنی محمدؐ کی اوسکے وزیر سے مین نے تقویت کی اور اوسکے وزیر سے مین نے اوسکی نصرت کی اوسوقت مین نے جبرئیل سے پوچھا میرا وزیر کون ہی جبرئیل نے کہا علی بن ابیطالبؑ آپکے وزیر ہین اور جب سدرۃ المنتہی پر پہونچا وہی کلمہ اوسپر بھی لکھا دیکھا اور جب عرش پر پہونچا وہان بھی قوائم عرش پر وہی کلمہ لکھا دیکھا اور جب داخل بہشت ہوا اور درخت طوبی کو علیؑ کے گھر مین دیکھا اور بہشت مین کوئی قصر و منزل نہین مگر یہ کہ درخت طوبی کی اوسمین ایک شاخ ہی اور اوس درخت پر سبدہاے استبرق و حلہاے سندس ہین اور ہر بندۂ مومن کے لیے ہزار ہزار سبد ہین اور ہر سبد مین سو ہزار حلے ہین اور ایک حلہ دوسرے سے شبیہ نہین ہی ہر ایک کا رنگ جدا ہی اور جامہاے اہل بہشت وہی حلے ہین اور اوس درخت کے درمیان ایک نور کشیدہ ہی اور بہشت کا عرض مثل عرض زمین

اور آسمانون کے ہی اور وہ اون لوگون کے لیئے فراہم کیئے ہین جو ایمان خدا اور رسول پر لائے
ہین۔ اگر سوار اوس درخت کے سایہ مین سو ہزار سال گھوڑا دوڑائے اوس درخت کے
سایہ سے باہر نہین جا سکتا۔ اور یہی ہی مراد قول حق تعالے سے کہ فرماتا ہی وظل ممدود اور
اوس درخت کے نیچے میوہ ہائے اہل بہشت مین اور طعامہائے اہل بہشت اوکے ہر گھر
مین لٹکاتے ہے اور اوس درخت کی ہر شاخ مین سَو قسم کا میوہ ہے جنکی شبیہ دنیا مین دیکھی
اور جنکی شبیہ نہین بھی دیکھی اور جنھین سُنا اور جنھین انہین بھی سُنا اور جو میوہ اوس درخت
سے جُدا ہوتا ہے اوسی وقت ویسا ہی میوہ پھر اوسمین اُگ آتا ہے جیسا کہ حق تعالے
نے فرمایا ہے۔ لامقطوعۃ ولاممنوعۃ اور اوس درخت کی مین ایک نہر جاری ہوئی
کہ اوس نہر سے چار نہرین نکلتی ہین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی پہلی نہر اوس پانی کی ہے
جسکا پانی ہرگز رنگ نہین بدلتا۔ دوسری نہر دودھ کی ہی جسکا مزہ متغیر نہین ہوتا تیسری
نہر شراب کی ہی کہ پینے والون کو لذت بخشتی ہے۔ چوتھی نہر عسل مُصفی کی ہی۔ اے فاطمہ حق
تعالے نے مجھے حق علی مین سات خصلتین عطا کی ہین۔ علی اونمین سے پہلا ہی جو میرے ساتھ قبر
سے باہر آئیگا۔ اور جو سب سے پہلے میرے ساتھ صراط پر کھڑا ہو گا اور آتش جہنم کو حکم کریگا
کہ اسے پکڑ لے اور اسے چھوڑ دے۔ اور پہلا اونمین سے ہے جو میرے ساتھ لباس پہنیگا۔
اور پہلا اونمین سے ہے جو داہنی طرف عرش کے میرے ساتھ کھڑا ہو گا۔ اور پہلا
اونمین سے ہے جو میرے ساتھ دروازہ بہشت کو کھولیگا۔ اور پہلا اونمین سے ہے جو میرے
ساتھ درجات علیین مین ساکن ہو گا۔ اور پہلا اونمین سے ہی جو میرے ساتھ شراب سربمہر
بہشت نوش کریگا۔ اسمین چاہیے کہ رغبت کرنے والے رغبت کرین اے فاطمہ حق تعالی نے
آخرت مین علی کو یہ کرامتین عطا کی ہین اور علی کے لیئے بہشت مین فراہم فرمائی ہین اگرچہ
دنیا مین اوسکے پاس مال نہین مگر آخرت مین تو اوسکے لیئے عظمت وجلال ہے۔ ولیکن
اے فاطمہ تمنے جو کہا کہ پیٹ اوسکا بزرگ ہی پس حق تعالی نے اوسکو علم سے مملو فرمایا ہی اور
اوسکو میری امت مین میرے علم سے مخصوص کیا ہی۔ ولیکن یہ جو تمنے کہا کہ سر کے آگے بال نہین
اور آنکھین بڑی ہین واضح ہو کہ حق تعالی نے علی کو بصفت وصورت آدم مخلوق کیا ہی ولیکن ہاتھ
کی بلندی پس حق تعالے نے اسلیئے علی کے ہاتھ بلند کیئے ہین کہ خدا کے دشمنون اور میرے دشمنون
کو قتل کرے اور حق تعالے علی کی برکت سے میرے دین کو سب دینون پر غالب کریگا ہر چند

مشرکین بچاہین۔ حق تعالےٰ علی کو فتوحات کرامت کریگا اور علی تنزیل قرآن پر کافرون اور مشرکون سے مقاتلہ کریگا۔ منافقون اور باغیون و بیعت توڑنے والون اور دین سے خارج ہوجانے والون کے ساتھ بتاویل قرآن لڑیگا۔ اور حق تعالیٰ پشت علی سے دو سید جوانان اہل بہشت ظاہر کریگا جنسے قیامت مین عرش کو زینت دیگا۔ اے فاطمہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو نہین بھیجا مگر یہ کہ اوسکے صُلب سے فرزند قرار دیئے۔ اور میری ذریت کو صُلب علی سے ظاہر کریگا۔ اگر علی نہوتا میری ذریت زمین پر نہوتی۔ یہ سُنکر جناب فاطمہؑ نے فرمایا مین اونپر کسی کو اہل مین اختیار نہین کرتی پس حق تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علی سے تزویج کیا۔ ابن بابویہ وغیرہ ذبسند ہائی معتبر امام زین العابدینؑ و امام جعفر صادقؑ و امام رضاؑ سے روایت کی ہو کہ جناب امیرؑ نے فرمایا مین تزویج جناب سیدہؑ کا خیال دل مین رکھتا تھا اور شب و روز یہی خیال تھا مگر جرأت نہ پڑتی تھی کہ حضرت رسولؐ سے عرض کرون۔ یہانتک کہ ایک روز حضرتؐ کی خدمت مین گیا حضرتؐ نے فرمایا اے علی کیا تم چاہتے ہو مین تمھارا عقد کردون۔ مین نے عرض کی آپ میری مصلحت بہتر جانتے ہین اور مطلب حضرتؐ کا یہ تھا کہ کسی زن قریشہ کو مجھسے تزویج فرمائین اور مجھے یہی خوف تھا کہ کہین امر جناب فاطمہؑ میری ہاتھ سے نہ جاتا رہے ایک روز مین بیٹھا تھا ناگاہ ایک شخص حضرت رسولؐ پاس سے آیا اور کہا حضرتؐ آپکو بلاتے ہین جلد تشریف لیچلیے جناب امیرؑ نے فرمایا مین جلد حاضر خدمت حضرتؐ ہوا اور حضرتؐ کو مین نے کبھی اسدرجہ خوش نہ پایا تھا۔ حجرۂ ام سلمہؓ مین آنحضرتؐ رونق افروز تھے۔ جب نظر مبارک مجھپر پڑی اثر خوشی جبین مبین حضرتؐ سے ظاہر اور شگفتہ ہوکر اسقدر خندان ہوے کہ دندانہائے مبارک کا نور ساطع ہوا۔ پھر فرمایا اے علی جس چیز کا اہتمام تمھاری تزویج مین مجھے تھا حق تعالیٰ نے اوسکی کفایت فرمائی۔ مین نے کہا یا حضرتؐ کیونکر۔ فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور سنبل و قرنفل بہشت اپنے ہمراہ لائے مین نے اونسے لیکر سونگھا اور پوچھا اس سنبل و قرنفل لانے کا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا حق تعالےٰ نے ساکنان جمیع بہشت کو ملائکہ وغیرہ سے جو بہشت مین ہین حکم دیا کہ آراستہ ہوجائین۔ اور جمیع باغستانہائے بہشت کو مع زمینون اور درختون اور میوون اور قصرون کے زینت کرین۔ اور بہشت کی ہواؤن کو حکم دیا کہ بانواع بوہائے خوش چلنے لگین۔ اور حوریان بہشت کو حکم دیا کہ سورہ ہای طٰہٰ و طٰسٓ و یٰسٓ و حمعسق کی تلاوت کرین اوسوقت ایک منادی نے عرش کے نیچے سے ندا دی کہ آج علی بن ابیطالبؑ کا ولیمہ ہے

مین تمھین گواہ کرتا ہون مین نے فاطمہؑ دختر محمدؐ کو علی بن ابیطالبؑ سے تزویج کیا اسلیے
کہ مین نے انکو ایک دوسرے کے لیے پسند کیا ہی۔ اسوقت حق تعالیٰ نے ایک ابر سفید
بھیجا کہ اوس ابر نے انپر مروارید و زبرجد و یاقوت برسائے۔ اور ملائکہ نے اوٹھکر سنبل و قرنفل
بہشت چھاور کیا اور یہ نثار حصہ ملائکہ سے ہی جو مین آپکے لیے لایا ہون۔ حق تعالیٰ نے ایک
ملک کو ملائکہ بہشت سے جسکا راحیل نام ہے اور درمیان ملائکہ اوس سے زیادہ فصیح و بلیغ
کوئی فرشتہ نہین حکم فرمایا کہ خطبہ پڑھے اوس فرشتہ نے ایسا خطبہ ادا کیا کہ مثل اوسکے
اہل آسمان و زمین نے نہ سُنا تھا ایک منادی نے جانب حق تعالیٰ سے ندا کی اے میرے
ملائکہ اور اے میرے ساکنان بہشت علی بن ابیطالبؑ پر برکت بھیجو کہ وہ حبیب اور دوست
محمدؐ کا ہی اور فاطمہؑ دختر محمدؐ پر بھی برکت بھیجو۔ تحقیق کہ مین نے انپر برکت بھیجی مین نے محبوب
ترین زنان کو اپنے محبوب ترین مردان سے کہ بعد پیغمبر آخر الزمان ہے تزویج کیا راحیل نے
کہا وہ برکت جو انپر بھیجی وہ اس سے زیادہ جو ہمنے آج مشاہدہ کی اور انکی کرامتین تو نے
ظاہر کین اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ حق تعالیٰ نے ندا فرمائی کہ اے راحیل انپر میری برکت سے
یہ ہی کہ مین الفت و محبت نیک پر باہم جمع کرتا ہون اور انکو خلق پر اپنی حجت کرتا ہون اپنی عزت
و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ مین انسے ایک خلق پیدا کرونگا اور وہ انکی ذریت ہوگی اور
انکو اپنا خزینہ دار زمین پر اور اپنا معدن ہائے علم کرونگا۔ اور یہ لوگ ہین کہ میرے دین کی طرف
دعوت کرینگے اور مین اُنکے وسیلہ سے بعد پیغمبرون کے خلق پر اپنی حجت تمام کرونگا پس
اے علی تمھین بشارت ہو کہ حق تعالیٰ نے تمھین وہ کرامت عطا کی جو کسی شخص کو اپنی خلق
سے ایسی کرامت عطا نہین کی اور مین نے اپنی دختر فاطمہؑ کو جسطرح خدا نے تزویج کیا اوسیطرح
تمسے تزویج کیا اور مین فاطمہؑ کے واسطے راضی ہوا جسطرح خدا اوس سے راضی ہوا پس تم لو
مجھسے اپنی زوجہ کو کہ تم مجھسے اوسکے زیادہ سزاوار ہو۔ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ بہشت
بسوئے علیؑ و فاطمہؑ مشتاق ہے اور اگر یہ نہوتا جو حق تعالیٰ نے مقدر کیا ہے کہ علیؑ و فاطمہؑ
سے اپنی حجتین خلق پر ظاہر کرے تو بیشک دعائے بہشت و اہل بہشت تمھاری حق مین
مستجاب کرتا اور تمکو بہت جلد اون تک پہونچاتا۔ پس تم نیک داماد اور برادر اور مصاحب
میرے ہو اور تمھین خوشنودی خدا اور ورون کی خوشنودی سے کافی ہے۔ جناب امیرؑ نے
کہا یا حضرتؐ آیا میری قدر اسدرجہ ہی کہ مجھے بہشت مین یاد کرین اور حق تعالیٰ مجھے درمیان

ملائکہ تزویج فرمائے حضرت رسولؐ نے فرمایا جب حق سبحانہ تعالےٰ اپنے ولی اور دوست کو گرامی فرماتا ہی ایسا گرامی فرماتا ہے کہ آنکھون نے نہ دیکھا ہوا ور کانون نے نہ سُنا ہو یا علی یہ کرامتین حق تعالےٰ نے تمھین عطا کی ہین پس جناب امیرؑ نے فرمایا۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی ان اعمل صالحات ترضاہ واصلح لی فی ذریتی جناب رسولخداصؐ نے فرمایا۔ آمین یارب العالمین ویاخیر الناصرین کتاب قرب الاسناد مین بسند معتبر جناب صادق عؑ سے منقول ہے کہ شب زفاف جناب فاطمہؑ و جناب امیرؑ فرش جو انکے نیچے بچھا تھا وہ پوست گوسفند تھا جب اوسپر آرام کرنا چاہتے پھیر کر بالون والا رُخ بچھاتے اور اوسپر سوتے تھے اور تکیے پوست کے تھے کہ اونمین خرمے کی چھال بھری تھی اور مہر حضرت کا آہنی زرہ تھی شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر حضرت موسی بن جعفرؑ سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسولخداؐ نے جناب فاطمہؑ کو جناب امیرؑ سے تزویج کیا ایک جماعت قریش نے حضرت رسولؐ کی خدمت مین آکر کہا آپ نے فاطمہؑ کو مہر قلیل پر تزویج کر دیا حضرتؐ نے فرمایا مین نے اپنی بیٹی علی سے تزویج نہین کی بلکہ خدا نے فاطمہؑ کو علی سے شب معراج جب مجھے آسمان پر بلایا نزدیک سدرۃ المنتہی تزویج کیا۔ حق تعالےٰ نے سدرۃ المنتہی کو وحی فرمائی کہ جو تیرے پاس ہے وہ نثار کر سدرۃ المنتہی نے مروارید و مرجان وانواع جواہر کو نثار کیا۔ اور حوران بہشتی نے وہ جواہر چُن کر آپس مین ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی اور فخر کرتی ہین اور کہتی ہین یہ فاطمہؑ دختر محمدؐ کے نثار سے ہی۔ اور جب شب زفاف فاطمہؑ ہوئی حضرتؐ نے اپنا استر اشہب منگایا اور ایک چادر اوسپر ڈال کر فاطمہؑ کو سوار کیا اور سلمانؓ کو حکم دیا کہ استر کھینچین حضرت رسولؐ استر کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اثنائے راہ مین آوازین بکثرت سُنین ناگاہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ ستر ستر ہزار فرشتون کے ساتھ حاضر ہوے۔ حضرتؐ نے پوچھا کس لئے زمین پر آئے ہو۔ اونھون نے عرض کی زفاف علیؑ و فاطمہؑ کی تہنیت کو حاضر ہوے ہین۔ جبرئیلؑ و میکائیلؑ نے تکبیر کہی اور سب فرشتون نے بھی انکی موافقت کی۔ اور حضرت رسولؐ نے بھی تکبیر کہی اس سبب سے شب عروسی تکبیر کہنا مقرر ہوا۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حق تعالےٰ نے حصہ چہارم دنیا اور بہشت و دوزخ مہر جناب فاطمہؑ کا مقرر فرمایا کہ اپنے دشمنون کو داخل جہنم اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرینگی اور وہ صدیقہ کبری ہین اور جمیع پیغمبران گذشتہ جناب سیدہؑ کی ولایت و معرفت پر مبعوث ہوے ہین۔ قرب الاسناد مین بسند موثق جناب

صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مہر جناب فاطمہؑ کا ایک زرہ قیمتی تیس درہم کی تھی۔ **مؤلف** فرماتے ہین اشہر یہ ہی کہ مہر جناب فاطمہؑ کا پانسو درہم تھا کہ اس زمانہ کے حساب سے تین تومان اور ایک ہزار و پانسو دینار ہوتے ہین۔ اور قطب راوندی نے روایت کی ہی کہ وقت ولیمہ جناب فاطمہؑ جبرئیل آسمان سے ایک ہدیہ لائے اور وہ ایک ظرف تھا جسمین روٹی اور میتے بہشت کے تھے اور ایک ہی میوہ ہائے بہشت سے لاتے تھے۔ جناب رسولخداؐ نے اپنے دست مبارک سے اوسکے دو ٹکڑے کر کے نصف علی بن ابیطالبؑ کو اور نصف جناب فاطمہؑ کو عطا فرمائی اور فرمایا یہ تمھارے واسطے بہشت کا ہدیہ ہے۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی کہ جبرئیل آسمان سے ایک حُلہ جناب فاطمہؑ کے لئے لائے جسکی قیمت تمام دنیا کے برابر تھی اور جب جناب سیدہؑ نے وہ حلہ پہنا جمیع زنان قریش متحیر ہو گئین اسلیئے کہ ویسا حُلہ نہ دیکھا تھا اور کہا یہ کہان سے لائین جناب فاطمہؑ نے فرمایا یہ حُلہ خدا کی جانب سے ہے۔ **ایضًا** جناب صادقؑ سے روایت ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت رسولؐ کو وحی فرمائی کہ فاطمہؑ سے کہو علیؑ کی نافرمانی نکرے کیونکہ جب وہ غیظ غضب مین آتا ہین اوسکے غیظ و غضب سے غیظ و غضب مین آتا ہون۔ **ایضًا** بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسولؐ کو وحی فرمائی کہ مین نے علیؑ کیطرف سے پانچوان حصہ دنیا کا اور تیسرا حصہ بہشت کا فاطمہؑ کو بخشا اور اوسکے لیے دنیا مین چار نہرین مقرر کین۔ نہر فرات و نیل مصر و نہروان و نہر بلخ اور تم فاطمہؑ کو زمین مہر پانسو درہم پر تزویج کرو کہ تمھاری امت کی لیے یہ سُنت جاری رہے بروایت دیگر حضرت رسولؐ نے کہا یا علیؑ مین نے فاطمہؑ کو تم سے حصہ پنجم زمین اور چار سو اسی درہم پر بحکم حق تعالےٰ تزویج کیا۔ **ایضًا** جابر انصاری رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب شب زفاف جناب فاطمہؑ ہوئی حضرت رسولؐ آگے آگے اور جبرئیلؑ داہنی جانب و میکائیل بائین طرف اور ستر ہزار فرشتے پیچھے پیچھے حضرت رسولؐ کے تھے اور تسبیح و تقدیس حق تعالےٰ تا طلوع صبح کرتے تھے و بروایت دیگر حضرتؐ نے دختران عبد المطلب کو حکم دیا کہ ہمراہ فاطمہؑ جائین اور خوشی کرین رجز پڑھین تکبیر و تحمید حق تعالےٰ بجا لائین اور خدا جس چیز کو پسند نہین کرتا وہ نہ کہین۔ جابر رضؓ نے کہا اوسوقت حضرت رسولؐ نے جناب سیدہؑ کو اپنے ناقہ پر اور بروایت دیگر اپنے استر اشہب پر سوار کیا سلمانؓ نے مہار پکڑی اور گرد جناب فاطمہؑ کے ستر حوریہ جاتی تھین اور حضرت رسولؐ و حمزہؓ و عقیلؓ و جعفرؓ اور

اہلبیت پیچھے پیچھے جاتے تھے اور ننگی تلوارین ہاتھون مین تھین زنان حضرت رسولؐ آگے آگے جاتین اور رجز پڑھتی تھین یہانتک کہ جناب فاطمہؑ اور جناب امیرؑ کو حجرۂ عزت و شرف و سعادت تک پہونچا دیا۔ جب صبح ہوئی حضرت رسولؐ انکے پاس آئے اور ایک کاسہ شیر لائے جناب فاطمہؑ سے فرمایا تیرا باپ تجھپر قربان اس کاسہ مین سے دودھ پی۔ اور جناب امیرؑ سے فرمایا تیرا پسر عم تجھپر فدا اسمین سے دودھ پی۔ کتاب کشف الغمہ مین اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ کہا سُنا مین نے جناب فاطمہؑ سے کہ فرماتی تھین جس رات کو جناب امیرؑ میرے بستر پر تشریف لائے مین نے سُنا کہ زمین جناب امیرؑ سے باتین کرتی ہے اسوجہ سے مین ڈر گئی۔ جب صبح ہوئی اور حضرت رسولؐ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے ترسناک پایا مین نے وہ قصہ حضرتؐ سے بیان کیا یہ سنکر حضرتؐ سجدہ مین گئے اور شکر حق تعالے بجا لائے پھر سر سجدہ سے اوٹھاکر فرمایا اے فاطمہؑ تمھین فرزندان طیّب کی بشارت ہو حق تعالے نے تمھارے شوہر کو جمیع خلق پر فضیلت دی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ جو کچھ اوسپر مشرق و مغرب مین گذرتا ہے سب علی ابن ابیطالبؑ سے بیان کرے۔ قطب راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ دولت سرا سے ہنستے ہوے باہر تشریف لائے اور روئے مبارک سے نور مثل ماہ تابان ساطع تھا پس عبدالرحمن بن عوف نے اوٹھکر عرض کی یا رسول اللہ یہ نور کیسا ہے جو آپکے روے اقدس پر ہم مشاہدہ کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ نور اوس بشارت کی وجہ سے ہے جو درباب برادر و پسر عم علی ابن ابیطالبؑ و دختر من فاطمہؑ مجھے پہونچی ہے واضح ہو کہ حق تعالے نے فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج کیا اور رضوان خزینہ دار بہشت کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو حرکت دے اور اوسمین بعدد محبان اہلبیت رسولؐ نوشتہ جات لگین اور اوس درخت کے نیچے چند فرشتے نور سے پیدا کیے اور ہر فرشتہ کو اون نوشتون مین سے ایک نوشتہ دیا جب قیامت برپا ہوگی وہ فرشتے درمیان خلائق ندا کرینگے۔ اوسدن کوئی دوست دوستان اہلبیتؑ سے باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اون نوشتون مین سے ایک نوشتہ اوسکو دینگے اور اوس نوشتہ مین یہ درج ہوگا کہ وہ آتش جہنم سے آزاد ہے اسلئے عبدالرحمن بروز قیامت ببرکت برادر و پسر عم علی ابن ابیطالبؑ و دختر م فاطمہؑ بہت سے بندے آتش جہنم سے آزاد ہو جائینگے۔ کتاب کشف الغمہ مین اہل سنت سے بسندہاے بسیار روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جو

بیان نزول بشارت تزویج جناب فاطمہ

کوئی مجھسے فاطمہؑ کی خواستگاری کرتا مین اوسکا جواب نہ دیتا اور منتظر وحی پروردگار تھا یہانتک کہ ماہ مبارک رمضان کی چوبیسوین شب جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ خداوند علی اعلے نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ملائکہ کروبیین وروحانیین کو اوس جنگل مین جسے افیح کہتے ہین درخت طوبی کے نیچے جمع کیا اور فاطمہؑ کو علیؑ سے تزویج فرمایا مین خطبہ کنندہ اور خداوند عالمیان ولی فاطمہؑ تھا۔ درخت طوبی کو حکم دیا کہ زیور اور حلّے اور مروارید ویاقوت اوٹھالے اور اونپر نثار کرے۔ پس حوران بہشت نے وہ نثار چن لیا جسنے زیادہ اور عمدہ اوٹھایا وہ اورون پر تا قیامت فخر کرتی اور کہتی ہے کہ یہ نثار فاطمہؑ ہے اور جب شب زفاف آئی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل مع ستر ہزار فرشتون کے زمین پر آئے اور دلدل جناب فاطمہؑ کے لئے لائے۔ جبرئیلؑ نے لگام اوسکی پکڑی اور اسرافیل نے رکاب تھامی اور میکائیل پہلوے دلدل مین تھے اور حضرت رسولؐ جامہ ہائے فاطمہؑ دست مبارک سے تھامے تھے پس جبرئیلؑ ومیکائیل واسرافیل وجمیع ملائکہ نے تکبیر کہی اور شب زفاف تکبیر کہنا سنت ہوا مصنف کتاب فردوس الاخبار نے کہ مشاہیر اہل سنت سے ہے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے علی بن ابیطالبؑ سے فرمایا اے علیؑ حق تعالے نے فاطمہؑ کو تمسے تزویج کیا اور زمین اوسکے مہر مین عطا کی۔ پس جو کوئی زمین پر راہ چلے اور تمہارا دشمن ہو وہ زمین پر حرام راہ چلا ہے۔ کتاب کشف الغمہ مین حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب فاطمہؑ نے جناب رسولخداؐ سے جناب امیرؑ کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے ہین وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کر دیتے ہین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تم چاہتی ہو مجھے در باب برادر و ابن عم یعنے علی بن ابیطالبؑ خشمناک کرو۔ بتحقیق کہ خشم علی میرا خشم اور میرا خشم خدا کا خشم ہے یہ سنکر جناب فاطمہؑ نے فرمایا مین غضب خدا ورسولؐ سے پناہ مانگتی ہون محمد بن یعقوب کلینیؒ نے بسندہائے معتبر امام محمد باقرؑ وامام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے ایک چادر کہنہ اور ایک زرہ تیس درہم کی اور ایک بچھونا پوست گوسفند کا کہ جب اوسپر آرام کرنا منظور ہوتا تھا اولٹ کر بچھا لیتے اور اوسکے بالون پر سو رہتے تھے جناب فاطمہؑ کو مہر مین دیا۔ **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ پاس تشریف لائے دیکھا جناب سیدہ رو رہی ہین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیون روتی ہو تم یقین جانو اگر میری اہلبیت مین کوئی علیؑ سے بہتر ہوتا تو مین اوس سے تجھے تزویج کر دیتا اور مین نے تجھے اوس سے تزویج

نہین کیا بلکہ خدا نے تجھے اوس سے تزویج کیا اور جب تک آسمان و زمین باقی ہین پانچوان حصہ دنیا کا خدا نے تیرے مہر مین دیا۔ ایضاً بسند حسن جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حلال چیز بیان کرنے مین غیرت جائز نہین کیونکہ حضرت رسولؐ نے شب زفاف جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا جب تک مین نہ آؤن کوئی کام نکرنا جب حضرتؐ تشریف لائے اپنے دونون پاؤن دونون صاحبون کے رخت خواب مین دراز فرمائے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ مبارکباد زفاف فاطمہؑ مین لوگ بالرفاء والبنین جسطرح اٰپس متعارف تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مزاوجت مقرون باتفاق وکثرت اولاد ہو۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ یون کہو علی الخیر والبرکت یعنی یہ مزاوجت باخیر و برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق تعالے نے جناب امیرؑ پر حیات جناب فاطمہؑ مین اور عورتین حرام کی تھین اسلیے کہ جناب سیدہ طاہرہ تھین اور کبھی حائض نہوتی تھین اور بعضے محققین نے کہا ہے کہ حق تعالی نے سورۂ ہل اتیٰ مین انواع نعمت ہائی بہشت کو بیان فرمایا ہے مگر حورون کا ذکر نہین کیا شاید وجہ یہ ہو کہ چونکہ یہ سورہ اہلبیت کی شان مین نازل ہوا ہے اسلیے حق تعالی نے برعایت جناب فاطمہؑ حورون کا ذکر نہ کیا۔ **فصل چھٹی** ۔ بیان کیفیت معاشرت جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ ابن بابویہ نے بسند مخالفین ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ایک روز حضرت رسولؐ نماز صبح ہمارے ساتھ پڑھ رہے تھے اور اثر حزن و ملال روے مبارک حضرتؐ سے ظاہر تھا ناگاہ اوٹھ کھڑے ہوے اور مکان جناب فاطمہؑ کی طرف تشریف لیچلے۔ اور ہم بھی حضرتؐ کے پیچھے پیچھے چلے جب دروازے پر پہونچے دیکھا جناب امیرؑ دروازے کے بیچ مین خاک پر سو رہے ہین حضرتؐ جناب امیرؑ پاس بیٹھ گئے اور خاک جناب امیرؑ کی پیٹھ سے جھاڑنے لگے اور فرمایا اے ابوتراب میرے مان باپ تمپر قربان اوٹھو پس ہاتھ جناب امیرؑ کا پکڑ کر داخل خانۂ جناب فاطمہؑ ہوے اور ہم ایک ساعت دروازہ کے باہر کھڑے رہے پس اتنے مین صداے قہقہہ آئی اور فوراً حضرتؐ شگفتہ و شاد و خوشحال باہر تشریف لائے ہمنے عرض کی یارسولؐ اللہ آپ اندوہناک گئے اور فرحناک باہر تشریف لائے۔ حضرتؐ نے فرمایا کسطرح مین شاد نہون حالانکہ اون دو محبوب کے درمیان جو محبوب ترین اہل زمین جانب آسمان ہین مین نے اصلاح کی بروایت دیگر جب حضرتؐ گھر مین گئے بچھونا حضرتؐ کے لیے بچھایا اور حضرتؐ اوسپر لیٹے جناب فاطمہؑ ایک طرف اور جناب امیرؑ دوسری طرف تھے حضرتؐ

فصل چھٹی بیان معاشرت جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ

رسولؐ نے جناب امیرؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے شکم مبارک پر رکھا۔ اور جناب فاطمہؑ کا ہاتھ بھی اپنے شکم پر
رکھا اور دیر تک انسے باتیں کیں یہانتک کہ اصلاح فرمائی اور جب خوش و خرم باہر آئے
فرمایا کیونکر میں خوش اور شاد نہوں حالانکہ میں نے ایسے دو محبوب کے درمیان اصلاح کی جو محبوب
ترین زمین ہیں **مؤلف** فرماتے ہیں کہ ابن بابویہ نے کہا ہے یہ حدیث میرے نزدیک
معتبر و معتمد نہیں اسلیے کہ جناب امیرؑ سید اوصیا اور جناب فاطمہؑ سیدۂ نساء ہیں اور ان دو بزرگوں
کے درمیان رنجش جائز نہیں کتاب علل الشرائع و بشارۃ المصطفیٰ و مناقب خوارزمی میں
بسندہائے معتبر ابوذرؓ و ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب جعفر طیارؑ حبشہ میں تھے اونکے
لیے ایک کنیز کسی نے ہدیہ بھیجی جسکی قیمت چار ہزار درہم تھے جب جعفر طیارؑ مدینہ میں آئے
اوس کنیز کو بطور ہدیہ اپنے بھائی علی بن ابیطالبؑ پاس بھیجا اور وہ کنیز جناب امیرؑ کی خدمت
کرتی تھی۔ ایک دن جناب فاطمہؑ گھر میں آئیں اور دیکھا سر جناب امیرؑ کا اوس کنیز کے دامن
میں ہے۔ جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی متغیر ہوگئیں اور پوچھا کیا اس کنیز سے کوئی تعلق تم نے کیا ہے
جناب امیرؑ نے فرمایا بخدا سوگند اے دختر محمدؐ میں نے اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیا۔
اب جو کچھ تمھیں منظور ہو بیان کرو کہ میں بجالاؤں۔ جناب سیدہ نے کہا مجھے میرے پدر بزرگوار
کے گھر جانے کی اجازت دو۔ جناب امیرؑ نے فرمایا میں نے اجازت دی۔ پس جناب
فاطمہؑ نے چادر سر سے اوڑھی اور اوسپر برقع ڈال کر متوجہ خانۂ پدر بزرگوار ہوئیں اور
قبل اسکے کہ جناب فاطمہؑ اپنے باپ کی خدمت میں پہونچیں جبرئیل از جانب خداوند
جلیل حاضر ہوئے اور کہا حق تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے کہ اسوقت فاطمہؑ
تمھارے پاس علی بن ابیطالبؑ کی شکایت کرنے آتی ہیں۔ تم حق علی میں کوئی شکایت فاطمہؑ
کی قبول نکرنا جب جناب فاطمہؑ داخل دولتسرائے پدر بزرگوار ہوئیں حضرت رسولؐ نے
فرمایا اے فاطمہؑ علیؑ کی شکایت کرنے آئی ہو جناب فاطمہؑ نے کہا ہاں برب کعبہ حضرت
رسولؐ نے فرمایا علیؑ پاس پھر جاؤ اور کہو میں تمسے راضی ہوں پس جناب فاطمہؑ جناب امیرؑ
پاس تشریف لائیں اور تین مرتبہ کہا میں تمسے راضی ہوں جسمیں تمھاری رضا ہے جناب امیرؑ
نے فرمایا تم نے میری شکایت میرے دوست اور میرے حبیب اور میرے یار و رسول خداؐ
سے کی واسوا تاہ افسوس میری شرمندگی پر حضرت رسولؐ کے سامنے لے فاطمہؑ میں
خدا کو گواہ کرتا ہوں کہ اس کنیز کو محض برضائے حق تعالیٰ میں نے آزاد کیا اور چار سو درہم جو

میری عطا سے زیادہ آسکے ہین فقرائے مدینہ پر مین تصدق کرتا ہون یہ کہا اور جامۂ و نعلین پہنکر متوجہ خدمت حضرت رسولؐ ہوے پھر جبرئیل نازل ہوے اور کہا یا محمدؐ حق تعالیٰ آپکو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے کہ علیؑ سے کہو۔ کنیز آزاد کرنے اور فاطمہؑ کے خوش کرنے سے مین نے بہشت تمھین عطا کیا اور بعوض چارسو درہم جو تمنے تصدق کیے اختیار جہنم تمکو دیا میری رحمت سے جس کسیکو تم چاہو داخل بہشت کرو اور جسکو چاہو میرے عفو سے جہنم سے نکال لاؤ اوسوقت جناب امیرؑ نے فرمایا مین قسمت کنندۂ بہشت و دوزخ ہون **مؤلف** فرماتے ہین کہ ہمارے بزرگان دین و مقربان بارگاہ رب العالمین مین فکر نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ انسے خبر پہونچے اوسپر مقام تسلیم و انقیاد مین رہنا چاہیے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسے امور بظاہر معارضات معلوم ہوتے ہین اور در واقع مین مشتمل بر مصالح نامتناہی ہوتے ہین اور یہ ہوسکتا ہے کہ یہ امور اسلیے ہون کہ جلالت و منزلت انکی اور لوگون پر ظاہر ہو

فصل ساتوین بیان کیفیت شہادت جناب فاطمہؑ اور بیان اون ظلم و جور کا جو منافقان امت سے اوس جگر گوشہ حضرت رسولؐ پر گذرے۔ اور جمیع احوال جناب سیدہ بعد وفات حضرت رسولؐ۔ ابن بابویہ نے بسند ہاے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ بہت رونے والے پانچ شخص تھے آدمؑ و یعقوبؑ و یوسفؑ و فاطمہؑ دختر محمدؐ و علی بن الحسینؑ۔ ولیکن آدمؑ پس وہ مفارقت بہشت مین اسقدر روے کہ دونون رخسارون پر آنسو مانند دو نہرون کے جاری رہتے تھے۔ اور یعقوبؑ وہ مفارقت یوسفؑ پر اسدرجہ روئے کہ نابینا ہو گئے یہانتک کہ لوگون نے کہا بخدا اسوقدر یوسفؑ کو آپ اسقدر یاد کرتے ہین کہ مشقت عظیم اوٹھائیے گا یا ہلاک ہو جائیے گا۔ ولیکن یوسفؑ وہ مفارقت یعقوبؑ پر اسقدر روے کہ اہل زندان اونکے رونے سے بیچین ہوے اور اونسے کہتے رات کو روئیے اور دن کو چپ رہیے کہ ہمین آرام ملے۔ یا دن کو گریہ کیجیے اور رات کو خاموش رہیے۔ پس حضرت یوسفؑ نے زندانیون سے کہا اچھا رات کو روؤنگا۔ یا دن کو۔ ولیکن جناب فاطمہؑ پس وفات سرور کائناتؐ پر اسدرجہ روئین کہ اہل مدینہ اونکے رونے سے تنگ آگئے اور بیچین ہو کر اونسے کہا ہمکو تمنے زیادہ رونے سے تکلیف و آزار دیا پس جناب فاطمہؑ مقبرۂ شہداے احد مین جاتین اور جسطرح چاہتین روتین اور پھر مدینہ تشریف لاتی تھین۔ ولیکن علی بن الحسینؑ اپنے پدر بزرگوار کی مصیبت مین بیس سال و بروایت دیگر چالیس سال روئے اور کبھی انکے سامنے کھانا نہین آیا کہ اوسے دیکھکر

نہ روئے ہوں اور ہرگز پانی نہیں پیا کہ اوسے دیکھکر نہ روئے ہوں یہانتک کہ حضرت کے ایک
غلام نے جو آزاد تھا عرض کیا میں آپ پر قربان یا ابن رسول اللہ میں ڈرتا ہوں کہ آپ
روتے روتے اپنے کو ہلاک کر دینگے حضرتؑ نے فرمایا میں اپنے اندوہ و مصیبت کی شکایت
اپنے خدا سے کرتا ہوں اور میں خدا کی جانب سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے میں جب فرزندان
فاطمہ زہراؑ کو یاد کرتا ہوں گریہ میرے گلوگیر ہوجاتا ہے شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ جب وقت وفات سرورکائناتؐ ہوا حضرت اسقدر روئے کہ آنسو ریش
مبارک پر روان ہوے لوگوں نے عرض کی آپ کے رونے کا کیا سبب ہے حضرت نے
فرمایا میں اپنے فرزندوں کے لیے روتا ہوں اور جو کچھ انسے میری امت کے بدلوگ بعد میرے
سلوک کرینگے گویا میں اپنی دختر فاطمہؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ اوسپر بعد میرے ستم ہو رہے ہیں اور
وہ چلا رہی ہے کہ یا ابتاہ یا ابتاہ اور میری امت سے کوئی اوسکی نصرت و اعانت نہیں کرتا
جب جناب فاطمہؑ نے یہ سنا رونے لگیں حضرتؐ نے فرمایا اے دختر اے فاطمہؑ نہ رو جناب
فاطمہؑ نے کہا میں ان ستموں پر نہیں روتی جو آپکے بعد مجھپر ہونگے ولیکن یا حضرت آپکی مفارقت
پر روتی ہوں حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ بشارت ہو کہ تم سب سے پہلے مجھسے ملحق ہوگی اور تم اونمیں سے
پہلے ہوگی جو اہلبیت میں سے مجھسے ملحق ہوں قطب راوندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مرض
آخر حضرت رسولؐ میں جناب فاطمہؑ حضرتؐ کی خدمت میں آئیں حضرتؐ نے فرمایا میری خبر مرگ
مجھے دیگئی ہے یہ سنکر جناب فاطمہؑ رونے لگیں حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ نکرو کہ میرے بعد دنیا میں بہتر اور
نصف روز سے زیادہ نہ رہوگی کہ مجھسے ملحق ہوگی اور مجھسے ملحق نہوگی جبتک کہ میوہ ہاے بہشت
تمھارے لیے تحفہ نہ لائیں یہ سنکر جناب فاطمہؑ خوش ہوگئیں کلینی وغیرہ نے بسند صحیح جناب صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ بعد اپنے پدر بزرگوار کے پچہتر روز دنیا میں رہیں اور مفارقت پدر سے
نہایت محزون و مغموم تھیں جبرئیلؑ آتے اور جناب سیدہؑ کو تسلی دلاسہ دیتے اور اونکا دل بہلاتے
اور حضرت رسولؐ اور اونکے مکان کی خبر بیان کرتے اور جو کچھ بعد حضرتؐ اونکے فرزندان
برگزیدگان اوسکی خبر دیتے تھے جناب امیرؑ اون احکام و اخبار کو لکھتے تھے اور یہ مصحف فاطمہؑ ہے
ایضاً بسند صحیح دیگر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب سیدہؑ بعد اپنے پدر
بزرگوار کے پچہتر روز دنیا میں رہیں اور اس مدت میں کسی نے جناب فاطمہؑ کو ہنستے
نہ دیکھا اور ہفتہ میں دو دفعہ یعنی روز دوشنبہ و پنجشنبہ زیارت قبور شہداے احدؑ کو جاتیں

مصحف جناب فاطمہؑ

اور نماز و دعا و گریہ فرماتین اور ہمیشہ یہی حال تھا یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرمائی بعض کتب معتبرہ مین جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ حضرتؑ نے فرمایا مین نے حضرت رسولؐ کو اونکے پیراہن مین غسل دیا اور ہمیشہ فاطمہؑ کہتی تھین کہ وہ پیراہن مجھے دکھاؤ جب مین وہ پیراہن دیتا اوسے سونگھکر بیہوش ہوجاتین اسلیے وہ پیراہن مین نے چھپا ڈالا اور پھر نہ دیا۔ ابن بابویہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولؐ نے دنیا سے مفارقت فرمائی بلال مؤذن آنحضرتؐ نے اذان دینے سے انکار کیا اور کہا مین بعد حضرت رسولؐ کے اذان نہ دونگا جناب فاطمہؑ نے ایک روز کہا مین چاہتی ہون اپنے باپ کے مؤذن کی آواز سنون۔ جب یہ خبر بلال کو پہونچی اذان دینی شروع کی جب بلال نے اللہ اکبر کہا فاطمہؑ اپنے پدر بزرگوار اور ایام معاشرت آنحضرتؐ کو یاد کرکے ضبط گریہ نہ کرسکین جب بلال نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا جناب فاطمہؑ ایک نعرہ مار کر منھ کے بھل گر پڑین اور غش آگیا۔ لوگون نے جانا کہ جناب سیدہ نے دنیا سے رحلت کی اور بلال سے کہا اذان ترک کرو کہ دختر محمدؐ نے دنیا سے انتقال کیا۔ پس بلال نے اذان موقوف کی اور تمام نہ کی۔ جب جناب فاطمہؑ ہوش مین آئین اور بلال سے کہا اذان ختم کرو بلال نے انکار کیا اور کہا اے بہترین زنان عالمیان مین ڈرتا ہون کہ میری آواز سنکر آپ ہلاک نہو جائیے پس جناب فاطمہؑ نے بلال کو اذان دینے سے معاف رکھا۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ کو معراج ہوئی حق تعالی نے وحی فرمائی کہ مین تمھارا تین چیزون مین امتحان کرونگا کہ دیکھون صبر تمھارا کیسا ہی حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار مجھے حکم تیرا قبول ہی اور مجھے طاقت و قوت نہین مگر تیری جانب سے وہ تین چیزین کون ہین حق تعالے نے فرمایا پہلے اونمین سے یہ ہے کہ آپ اور عیال اور اپنے اہل کو بھوکھا رکھو اور فقیران و محتاجان امت کو اپنے اور اپنے عیال پر اختیار کرو حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار مین نے قبول و تسلیم کیا اور راضی ہوا اور تجھسے توفیق و صبر کا طالب ہون پھر حق تعالی نے فرمایا دوسرا امر یہ ہے کہ امت کی تکذیب کرنے پر اور اونسے حالت ترس و خوف مین صبر کرو اور اپنی جان میری راہ رضا مین خرچ کرو اور کافرون سے بجان و مال محاربہ کرو اور جو کچھ تمکو اہل نفاق سے اذیت و آزار پہونچے اور جسقدر

بیان اذان بلال مؤذن حضرت رسولؐ

رنج والم وجراحت جنگ مین پہونچین اوسپر صبر کرو حضرت نے فرمایا پروردگارا مجھے قبول ہے مین راضی ہوا اور قبول کیا اور تجھی سے توفیق وصبر طلب کرتا ہون پھر حق تعالے نے ارشاد کیا تیسرے وہ جو کہ تمہارے بعد تمہارے اہلبیت پر قتل ہونا گذریگا و لیکن تمہارا بھائی علی ابن ابیطالبؑ اوسکو تمہاری امت سے سخت کلامی اور بہت تکالیف پہونچین گی وسکو حق سے اوسکو محروم کر دینگے اوسکو مشقت و تعب مین ڈالینگے اوسپر ستم کرینگے اور آخر کار اوسے شہید کرینگے حضرت نے فرمایا پروردگارا مین نے قبول کیا اور مطیع اور منقاد و فرمانبردار ہوا اور تجھی سے توفیق و صبر چاہتا ہون۔ فاطمہؑ تیری دختر مظلومہ ہوگی اوسکو میراث سے محروم کر دینگے جو حق تم اوسکو دوگے اوسکو اوس سے غصب کر لینگے دروازہ اوسکے پہلو پر جبکہ وہ حاملہ ہوگی گرا دینگے اوسکے حرم سرا اور گھر مین بی رخصت داخل ہونگے مذلت و خواری اوسے گھیر لیگی اور کوئی اون اشقیاے امت کو اون ظلمون اور ستمون سے منع نہ کریگا اور بوجہ اوس صدمہ عظیم کے بچہ شکم مین شہید ہو جائیگا اور خود بھی اوسی شدت ضرب و جراحت سے شہادت پائیگی حضرت رسولؐ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پروردگارا مین نے قبول کیا اور مطیع و منقاد فرمانبردار ہوا اور تجھی سے توفیق و صبر چاہتا ہون پس حق تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ تمہاری بیٹی فاطمہؑ اور پسر عم علی ابن ابیطالبؑ سے دو فرزند متولد ہونگے اونمین سے ایک کو بزہر جفا شہید کرینگے اور دوسرے فرزند کو تیری امت کے لوگ جہاد کیلیے طلب کرینگے اور اوسکو بڑے ظلم و ستم سے شہید کرینگے اوسکے بیٹون بھائیون عزیزون کو اوسکے سامنے قتل کرینگے اوسکی حرمت ضائع کرینگے اوسکا خیمہ لوٹ لینگے اور وہ ہر حال مین مجھسے نصرت و اعانت چاہیگا اور مین نے اوسکے اور اوسکے اہلبیت اور اوسکے یاورون کے لیے شہادت مقرر کی ہے اوسکا قتل ہونا تمام اہل زمین پر حجت ہوگا جمیع اہل آسمان و زمین اوسپر بحالت بے صبری گریہ کرینگے اور چند ملائکہ جو اوسکی نصرت کو آئینگے اور اوس سے اجازت نصرت و مددگاری کی نہ پائینگے وہ بھی گریہ کرینگے اوس فرزند کی پشت سے ایک فرزند ظاہر کرونگا اور اوس پسر سے تمہاری نصرت کرونگا اور اب بھی صورت و مثال اوسکی زیر عرش ہے وہ زمین کو عدالت سے بھر دیگا اوسکا رعب لوگون کے دلون مین ڈالدونگا اور اسقدر منافقون اور کافرون کو قتل کریگا کہ لوگ کہینگے اسقدر لوگون کو کیون قتل کرتے ہو حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون مین نے تیرا حکم قبول کیا اور راضی ہوا اور تجھی سے توفیق و رضا اور صبر پر نصرت چاہتا ہون اوسوقت ندا حق تعالیٰ کی طرف سے

آسینگی کہ اوپر نظر کرو جب حضرتؐ اوپر نظر کرینگے ایک شخص کو دیکھین گے نہایت خوبصورت اور خوشبو اور سر سے پاؤن تک اوس سے نور ساطع ہی حضرتؑ خطاب ہوا اوس شخص کو اپنے پاس بلائینگے وہ شخص حضرتؐ پاس جامہ ہاے نور پہنے اور ایسے نشان و علامت سے آئیگا کہ اوسکی پیشانی سے ہر خیر و سعادت ظاہر ہوگی اوسوقت درمیان ہر دو چشم حضرتؐ بوسہ لینگے حضرتؐ دیکھین گے کہ گرد اوسکے بیحد فرشتے احاطہ کیے ہین کہ عدد اون فرشتون کے بغیر خدا اور کوئی نہین جانتا یہ دیکھکر حضرتؐ فرمائینگے پروردگارا یہ مرد کسپر غضب کریگا اور کسکے لیے بیحد فرشتے اسنے جمع کیے ہین جو گرد اسکے ہین اور حالانکہ تو نے مجھے وعدۂ نصرت دیا ہی اور مین تیری نصرت کا منتظر ہون اور اس جماعت کا جو تو نے حال بیان کیا یہ میرے یاور اور میرے اہلبیت ہین اور مجھے اون غمون کی خبر دی جو بعد میرے انپر گذرینگے اگر تو چاہے تو انکے حق مین مجھے نصرت انکے دشمنون پر دے سکتا ہی حالانکہ مین نے تیرے حکم کی فرمانبرداری قبول کی اور راضی ہوا اور تجھی سے توفیق و رضا اور صبر چاہتا ہون اوسوقت مجھے حکم پروردگار ہوگا کہ بھائی تیرا علی بن ابی طالب اوسکی جزا میرے نزدیک یہ ہی کہ بعوض اوس صبر کے جو وہ کریگا مین جنت الماوی اوسے عطا کرونگا اور اوسکی حجت کو بروز قیامت خلائق پر غالب کرونگا اور حوض کوثر کا اوسے اختیار دونگا کہ تمھارے دوستون کو اوس حوض سے پانی دے اور دشمنون کو اوس سے منع کرے اور جہنم کو اوسپر سرد و سلامت کرونگا کہ جہنم سے جاکر جسکے دلمین اوسکی طرف سے بقدر سنگینی ذرہ محبت ہو نکال لائے اور منزل تم سب کی ایک درجہ بہشت مین قرار دونگا و لیکن تمھارے دو فرزند مقتول و مظلوم و شہید اوسنے بروز قیامت مین اپنے عرش کی زینت کرونگا اور بروز قیامت انکو بعوض اون بلاؤن کے جو دنیا مین پہنچین اسقدر کرامت عطا کرونگا کہ کسی کے دلمین بھی نہ گذری ہونگی اور انکی زیارت کرنے والون کو بزرگ گرامی رکھونگا اسلیے کہ انکی زیارت کرنے والے اے محمدؐ تمھاری زیارت کرنے والے ہین اور تمھاری زیارت کرنے والے میری زیارت کرنے والے ہین اور مجھپر لازم ہی کہ اپنی زیارت کرنے والون کو بزرگ و گرامی رکھون اور جو کچھ مجھسے مانگین مین اونکو عطا کرون اور ایسی اونکو قیامت مین جزا دونگا کہ جو دیکھیگا وہ اوسکی آرزو کریگا و لیکن تمھاری بیٹی فاطمۂ زہرا ہین اوسکو قیامت مین نزدیک عرش جگہ دونگا اور ندا کرونگا کہ مین نے تجھے اپنی خلائق پر حاکم کیا جس کسی نے تجھپر یا تیری اولاد پر ستم کیے ہین جسطرح اسکے حق مین تو چاہے حکم کر انکے حق مین تیرے حکم کو مین اجازت دیتا ہون ایسا مین فاطمۂ زہرا عرصہ

بیان مصائب اہلبیت حضرت رسول

محشر مین آکر حکم کریگی جنھون نے اوسپر اور اوسکی اولاد پر ظلم وستم کیے ہین اونکو جہنم مین ڈالدیگی
اوسوقت عمر فریاد کریگا کہ زہے حسرت وندامت کہ اطاعت خدا اور رعایت دوستان خدا مین
کیسی مین نے تقصیر کی اور آرزو کریگا کہ دنیا مین پھر جاے اور اپنے مظالم کا تدارک کرے
اپنی انگلیان اپنے دانتون سے کاٹیگا اور کہیگا کاش پیغمبر خدا سے مین نے راہ درست کی ہوتی
اور کہیگا واے مجھپر کاش مین نے ابوبکر کو اپنا یار ومصاحب نہ کیا ہوتا اور ابوبکر سے کہیگا کاش
مجھ مین تجھ مین دوری مانند دوری مشرق ومغرب کے ہوتی میرے واسطے تو بد ہمنشین وقرین تھا اوسوقت
حق تعالی انکو ندا کریگا کہ آج یہ باتین نفع نہ دینگی تم سب عذاب مین شریک ہو عمر کہیگا آج تو بندون
مین فیصلہ کرنے والا ہی جسمین بیشتر اونھون نے اختلاف کیا یا اوسمین حکم دیا پس دونون
کو حکم ہوگا کہ خدا کی نفرین ستمگارون پر ہے جنھون نے لوگون کو راہ خدا یعنے متابعت
جناب امیرؑ ولی خدا سے منع کیا اور راہ خدا سے لوگون کو بھٹکاتے اور اعتقاد قیامت کا
نہ رکھتے تھے اور پہلے جو قیامت مین پرخاش کریگا وہ محسنؑ فرزند جناب امیرؑ ہوگا اوسکے
قاتل عمر کو حکم کرینگے اور بعد اوسکے قنفذ کو حکم کرینگے کہ جسنے بحکم عمر دروازہ شکم جناب
سیدہؑ پر گرا کر محسنؑ کو شہید کیا تھا پس اون دونون کو حاضر کرینگے اور تازیانہ ہاے
آتش اونپر مارینگے کہ اگر اونمین سے ایک تازیانہ دریاؤن پر مارین بتحقیق کہ سب دریا مشرق
سے تا مغرب کھولنے لگین اور اگر دنیا کے پہاڑون پر مارین سب پہاڑ راکھ ہو جائین
پس جناب امیرؑ قریب عرش دو زانو بیٹھکر اپنے دشمنون خصوصًا معاویہ سے مخاصمہ
کرینگے۔ ابوبکر وعمر ومعاویہ کو ایک کنوین مین جہنم کے کنوین مین سے ڈالدینگے اور
سر اوس کنوین کا ڈھانپ دینگے کہ انھین کوئی نہ دیکھ سکے اور یہ بھی کسیکو نہ دیکھ سکین
اوسوقت وہ لوگ جنھون نے ولایت ومحبت عمر وابوبکر کی اختیار کی تھی کہینگے اے پروردگار
ہمارے ہمین اون دونون کو دکھادے جن دونون یعنے ابوبکر وعمر نے ہمکو گمراہ کیا کہ ہم اپنے
پاؤن کے نیچے اونکو قرار دین کہ وہ ہمسے پست تر ہون اور ہمسے عذاب اونکا شدید تر
ہو حق تعالی فرمائیگا یہ باتین تمکو فائدہ نہ کرینگی اسلیے کہ تمنے اپنے اوپر ستم کیا اور تم
سب عذاب مین باہم شریک ہو یہ سنکر سب کے سب نداے واویلاہ وامثبوراہ
بلند کرینگے اور حوض کوثر پاس آکر جناب امیرؑ سے کہینگے اور حافظان ملائکہ جناب امیرؑ پاس
ہونگے پس وہ لوگ کہینگے آپ ہمسے عفو کیجیے اور ہمین پانی دیجیے اور عذاب سے خلاص

بیان عذاب دشمنان امیرالمومنینؑ

فرمائے جناب امیرؑ انسے فرمائینگے آتش جہنم مین تشنہ لب پھر جاؤ کہ تمہارے لیے آ چکے دن
کوئی باقی نہین مگر حمیم و غسلین اور تمہین شفاعت شافعین نفع نہ بخشیگی ابن بابویہ نے
بسند معتبر ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب سو لخداؐ با جماعت صحاب مسجد
مین رونق افروز تھے ناگاہ امام حسنؑ دروازہ سے آئے جب نظر مبارک حضرت رسولؐ
امام حسنؑ پر پڑی بہت روئے اور فرمایا الی یا بنی یعنی میرے پاس آ اے فرزند دلبند من
ولے ایین دل مستمند من جب امام حسنؑ آئے حضرتؐ نے اپنے دلہنے زانو پر بٹھالیا تھوڑی
دیر کے بعد جناب امام حسینؑ بھی آئے حضرت کی جب نظر مبارک امام حسینؑ پر پڑی
قطرات عبرات آنکھون سے ٹپکا کر فرمایا اے نور دیدۂ من واے سرور سینۂ من میرے نزدیک آ
جب امام حسینؑ قریب آئے حضرت نے امام مظلوم کو بائین زانو پر بٹھالیا بعد ایک ساعت
کے خورشید سپہر عصمت و جلالت انسیۂ حورا جناب فاطمہ زہراؑ ظاہر ہوا جب حضرت رسولؐ
کی نظر مبارک جناب سیدہ پر پڑی بے اختیار رونے لگے اور فرمایا اے بیٹی میرے پاس آ
جب جناب فاطمہؑ قریب آئین حضرتؐ نے برابر اپنے بٹھالیا بعد ایک لحظے کے حضرت سید اوصیا
علی مرتضیٰ مانند خورشید تابان تشریف لائے جب حضرت نے جناب امیرؑ کو دیکھا اشک حسرت
دیدۂ مبارک سے جاری ہوے اور کہا اے ابن عم واے ایین دل پر غم میرے نزدیک آ
پس اون سرور صحاب الیمین یعنے امیر المومنینؑ کو اپنے داہنے پہلو مین بٹھالیا اصحاب نے
عرض کی اے سید عالم واے اشرف اولاد آدم اسکا سبب کیا تھا کہ ان شموس فلک عصمت
وطہارت کو دیکھکر آپ رونے لگے حضرتؐ نے فرمایا قسم اوس خدا کی جسنے مجھے براستی جانب
خلق بھیجا اور جمیع خلائق سے برگزیدہ کیا کہ یہ چار گوہر صدف عصمت وطہارت اور پانچوان مین
اپنے حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی ترین خلق ہون اور ہمسے کوئی گرامی زیادہ حق تعالےٰ
کے نزدیک نہین اور کسیکو اپنے خلق سے انسے زیادہ دوست نہین رکھتا ولیکن علی بن
ابیطالبؑ پس یہ میرا بھائی اور میرا مسا زاور میرا شبیہ ہے میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور دنیا مین
میرا علمدار ہے آخرت مین ساقی حوض کوثر اور شفاعت کنندہ روز محشر ہے مولاے مسلمین
و پیشواے مومنین و راہنماے متقین ہے میرے اہلبیت اور میری امت مین میری حیات اور
وفات مین میرا وصی و خلیفہ و جانشین ہے علی کا دوست میرا دوست اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے
حق تعالیٰ میرے گنہگار ان امت کو ببرکت دوستی علی بن ابیطالبؑ بخشدیگا اور محبون کی

اخبار مصائب بزبانی حضرت رسول

سیاہ کاری کو بنور خورشید ولایت محو کردیگا اسکے دشمنون کو بعذاب الیم معذب کریگا اور
میرا سبب گریہ علیؑ پر یہ ہی کہ میرے بعد میری امت کے جفا کار اس سے غدر و مکر کرینگے
منصب خلافت کو اس سے غصب کرلینگے اسکو بے یار و انصار درمیان جماعت کلاب
اہل نار و بد ترین اشرار چھوڑینگے ہمیشہ امت سے محنت اسلئے شاقہ اسکو پہنچینگی اور بہ حکم
الٰہی صبر کریگا اور ہمیشہ موافق نصیحت کے برتاؤ کریگا یہانتک کہ ایک بدبخت ترین امت
ضربت فرق مبارک سلطان سریر خلافت پرماریگا کہ اسکی ریش مبارک اوسکے خون سے
رنگین ہوجائیگی اور یہ اس حال سے خدا سے ملاقات کریگا۔ پھر فرمایا و لیکن فاطمہؑ وہ سیدۂ
زنان عالمیان و بہتر و بہتر پیشینیان و پسینیان ہی اور وہ میری پارۂ تن اور نور دو چشم من
و میوۂ دل من اور میری جان ہی جسوقت فاطمہؑ بقدم عبودیت محراب عبادت مین حق سبحانہٗ
تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہوتی ہی اور چہرۂ نور اخلاص منور ہوتا ہی وہ نور ملائکہ ہفت آسمان
کو روشنی دیتا ہی اور اوسکی شعاع عرش عظیم کو منور کردیتی ہی جسطرح ستارے اہل زمین کو
بخشتے ہین اور حق تعالیٰ ملاء اعلیٰ مین مباہات کرتا اور ندا فرماتا ہی کہ اے میرے ملائکہ میری
اس بندی یعنی فاطمہؑ زہرا بہترین خلائق کیطرف نظر کرو کہ کسطرح میری خدمت مین کھڑی
ہی اور اوسکے جمیع مفاصل و اعضا میرے خوف سے کسطرح کانپ رہے ہین اور کیونکر دل
جمیع ماسوئی سے اوٹھا کر میرے جناب اقدس مین متوجہ ہی۔ اے گروہ ملائکہ گواہ رہو کہ اوسکے
شیعون اور محبون کو آتش دوزخ سے مین نے بیخوف کیا اور اپنے عذاب سے مین نے اونکو
نجات بخشی جب مین نے اپنی جگر گوشہ یعنی فاطمہؑ زہرا کو اپنے بعد اوسکی بیکسی و غریبی اور
اون محنتون پر جو کہ جفا کاران امت اوسے پہونچائینگے دیکھا رونے لگا۔ بہت جلد ایسا ہوگا
کہ اوسکے گھر مین جو کہ بیت الشرف عزت و مکرمت ہی بمذلت و خواری جائین اور اوسکی حرمت
کی رعایت نکرین کسی کو اوس سے شرم نہ آئے۔ فدک کو جو خدا نے اوسے دیا ہی اوس سے
چھین لین اوسکو اوسکی میراث سے منع کرین جسطرف نظر کرے نہ کوئی یاور پائے جو اوسکی
یاوری کرے اور نہ دلسوز کہ اوسکی غمخواری کرے اور اس امت کے بیرحم اوس پر رحم اور اوسکی
حرمت کا پاس نہ کرین اور وہ فریاد کریگی کہ یا ابتاہ یا محمداہ اور کوئی اوسکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور
جسقدر تضرع و زاری کرے کوئی اوسکی مددگاری نکرے ہمیشہ بعد میرے محزون و اندوہناک
و غمناک گریہ و زاری نالہ و بیقراری کرے کبھی انقطاع وحی کو یاد کرکے آہ و انسو دل پر غم سے

کھینچے اور کبھی میری صحبت کو دلمین یاد کرے اور آتش حسرت اوسکے سینۂ سوزان سے بھڑکے
اور جب کان لگاکے آواز تلاوت قرآن جو مین نماز تہجد مین پڑھتا تھا سنے زار زار روکے
اور اپنے باپ کے زمانہ کی عزت و دولت کو یاد کرکے اپنی ذلت و خواری پر نوحہ و بیقراری کرے
اوسوقت حق تعالی ملائکہ کروبیان ملاء اعلی و قدسیان عالم بالا کو بدلداری فاطمہؑ بھیجے اور اوسکا
مونس و ہمدم کرے اور اوسے ندا بندا اے مریم دختر عمران کرے کہ یا فاطمۃ اقنتی لربک واسجدی
وارکعی مع الراکعین یعنی اے فاطمہؑ اپنے پروردگار کے لیے قنوت و خضوع کر اور سجدہ
ورکوع کر ہمراہ رکوع کرنے والون کے اوسوقت اوس جراحت سے کہ بدترین خلق عمر بن الخطاب
سے پہونچا ہو صاحب فراش ہو جاے درد کی شدت ہو اور فرش درد و الم پر بیکس و غریب
پڑی ہو اور حق تعالی مریم مادر عیسیٰ کو اوسکی پرستاری و دلجوئی کیلیے بھیجے کہ وہ وحشت و بیکسی
مین اوسکی انیس و ندیم ہو اور مرض والم مین اوسکی تیمارداری کرے اور جب مرض و الم و جفاے امت
سے بتنگ آئے دست نیاز درگاہ بے نیاز مین بلند کرے اور کہے خداوندا مین تیری مشتاق
لقا ہوئی اور زندگی سے سیر ہوئی ہون اور اس امت کی جفا سے بتنگ آگئی ہون اور
محنت ہاے دنیاے غدار سے ملول اور مفارقت پدر بزرگوار سے بیطاقت ہوئی ہون
مجھے روضات رضوان اور غرفات جنان مین میرے پدر سے ملحق فرما۔ پس حق تعالے
اوسے مجھسے ملحق کرے اور سب سے پہلے جو میرے اہلبیت سے مجھسے ملحق ہو فاطمہؑ ہو اور
جب غمگین و مجروح میرے پاس آئے مین دست تضرع بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرون
اور فریاد کرون کہ خداوندا الامان فاطمہؑ کو اپنے عذاب سے معذب کر اور جسنے میری جگر گوشہ کا
حق غصب کیا اوسپر اپنے وبال و نکال سے عذاب عقوبت کر اور جسنے اوسے خوار و ذلیل کیا
تو اوسے خوار و ذلیل کر اور ہمیشہ اوسے آتش جہنم مین مقیم رکھ جسنے اوسکے شکم و پہلو پر دروازہ گرایا اور
اوسکے فرزند کو شہید کیا اور جو دعا مین کرونگا فرشتے جمیع آسمان کے آمین کہینگے بعد اسکے
حضرت نے فرمایا و لیکن حسنؑ وہ میرا پیارا اور خنکی چشم اور سرور سینہ و ثمرۂ دل ہے اور سید و مہتر
جوانان اہل بہشت ہے اور بعد اپنے پدر کے حجت و خلیفۂ خدا جمیع خلائق پر ہے اوسکا کہنا میرا کہنا
اور اوسکا کیا میرا کیا ہے جسنے اوسکی متابعت کی اوسنے میری متابعت کی اور جسنے اوسکی مخالفت
کی اوسنے میری مخالفت کی جب مین نے حسنؑ پر نظر کی جو ستم بعد میرے اوسپر گذرینگے مجھے یاد آئے
اور اوسکی بیکسی و غریبی و مظلومی پر مین رونے لگا اسلیے کہ بعد میرے اوسکے اصحاب اوسے غریب و بے یار درمیان

دشمنان جفا کار چھوڑ دیا اور وہ ہمیشہ محنت و مشقت و پریشانی مین مبتلا رہے یہانتک کہ اوسے
زہر قہر سے شہید کرین اور ملائکہ ارض و سما و کروبیان ملاء اعلیٰ اوسپر گریہ و بیقراری کرین اور آسمان
و زمین اوسکی مصیبت پر نالہ و زاری کرین۔ اور مرغان ہوا و ماہیان دریا اوسکی غریبی و بیکسی پر
نوحہ و فریاد کرین جو کوئی اوسکی مصیبت پر اشک خونین آنکھون سے ٹپکائے بروز قیامت جبکہ آنکھین
سبکی نابینا ہونگی اوسکی آنکھ روشن رہیگی اور جو اوسکی تعزیت مین اندوہگین رہے بروز جزا جبکہ دلہائے
خلائق غمگین ہون اوسکا دل شاد و خرم ہوا اور جو کوئی اوس امام مظلوم کے روضۂ مطہر کی زیارت
کرے وہ صراط پر ثابت قدم رہیگا جس روز کہ قدمہائے خلائق صراط پر لرزان ہون۔ ولیکن
حسین پس وہ میرا فرزند دلبند و نیز دل مستمند ہے اور وہ بہترین مردمان اور امام مسلمانان
ہے بعد اپنے باپ اور بھائی کے فریادرس درماندگان اور حجت خداوند عالمیان اور بہترین جوانان
اہل جنان ہے درگاہ رستگاری و فیروزی امت ہے اوسکا حکم میرا حکم اور اوسکی اطاعت میری
اطاعت ہے جب مین نے اپنے اوس نور چشم کو دیکھا اوسکی غریبی و بیکسی اور پریشانی پر مین
رونے لگا اسلیے کہ اس امت کے بدبخت اوسکا قصد قتل کرین اور وہ مدینہ مین آئے اور میرے
حرم محترم و روضۂ مکرم مین پناہ چاہے اور اوسے وہان بھی امان نہ دین اور میری کسی وصیت کی
اوسکے حق مین رعایت نہ کرین اوسکے حرم سے شرم نہ کرین اوسے مجبور کرین پس مین خواب مین
اوس سے ملاقات کرون اور اوسکا سر اپنے سینہ سے لگاؤن اور اوسے حکم کرون کہ میرے روضے
سے ہجرت کرے اور اوسے بشارت دون کہ اس امت کے جفا کار تجھے شہید کرینگے اور تو سعادت
شہادت مشرف ہوگا یہ سنکر وہ جگر گوشۂ من با چشم گریان و دل بریان میری مرقد مطہر سے
مفارقت کرے اور جانب زمین کربلا محنت و عنا مقتل شہیدان آل عبا متوجہ ہوا اور کئی ہزار
میری امت کے بدبخت اوسپر تیغ بیدریغ کھینچین اور ایک گروہ مسلمانان اوسکی نصرت و مددگاری
کرے کہ وہ گروہ بروز قیامت بہترین شہیدان امت ہوا اور ایک گروہ اشقیا اوس مظلوم کربلا
کو گھیر لے اور تیرباران کرے اور جب میرا وہ نور دیدہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے وہ روسیاہ اوسکا
سر مبارک مثل گوسفند کاٹ لین۔ یہ حضرت نے فرمایا اور آہ سرد دل پُر درد سے کھینچکر زار زار
رونے لگے حاضرین سے غلغلہ شور و خروش اور صداہائے نوحہ و زاری بلند ہوئین اوسوقت
حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور سر آسمان کی طرف کرکے فرمایا خداوندا جو کچھ ظلم و ستم اس گروہ
ستمگار سے میرے اہلبیت اطہار پر گذرینگے اونکی شکایت مین تجھسے کرتا ہون یہ فرماکر حجرہ طاہرہ مین

تشریف لیگئے **ایضاً** بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ فرمایا ایک روز مین اور فاطمہؑ و حسنینؑ حضرت رسولؐ کی خدمت مین بیٹھے تھے ناگاہ آنحضرتؐ ہماری طرف دیکھکر رونے لگے مین نے عرض کی یا حضرتؐ آپکے رونے کا کیا سبب ہی حضرتؐ نے فرمایا بعد میرے میری امت جو تمسے سلوک کریگی اوسپر روتا ہون مین نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہی حضرتؐ نے ارشاد کیا مین اوس ضربت سے روتا ہون جو تمھارے سر پر لگاوینگے اور اوس دروازہ سے جو فاطمہؑ کے پہلو پر گرا دینگے اور نیزہ جو ان حسنؑ پر مارینگے اور اوسکو زہر سے شہید کرینگے اور حسینؑ کے بظلم و ستم قتل ہونے پر روتا ہون جب اہلبیت رسولؐ نے یہ خبرین سنین سب رونے لگے مین نے عرض کی یا حضرتؐ ہمکو ہمارے پروردگار نے نہین پیدا کیا مگر واسطے بلا کے حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ شاد و خوش ہو کہ خدا نے مجھسے عہد کیا ہی کہ تمھین دوست نہین رکھتا مگر مومن اور تمھین دشمن نہین رکھتا مگر منافق ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے وقت وفات جناب امیرؑ سے فرمایا تمپر سلام خدا ہووے پدر دو گل بوستان مین اے علیؑ مین تمھین اپنے دو ریحانۂ گلستان یعنی حسنینؑ کی وصیت کرتا ہون کہ انکو محترم رکھنا بہت جلد دو رکن تمھارے خراب و برباد ہو جاینگے جب حضرت رسولؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی جناب امیرؑ نے فرمایا ایک رکن میرا خراب ہوا اور جب جناب فاطمہؑ نے وفات کی فرمایا دوسرا رکن میرا خراب ہوا **ایضاً** عائشہ و ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ جس مرض مین حضرت رسولؐ نے دنیا سے انتقال کیا فاطمہؑ کو بلایا جب جناب فاطمہؑ ظاہر ہوئین اور ملکی رفتار مانند رفتار سید ابرار تھی حضرتؐ نے فرمایا ای دختر نزدیک آ ئیں فاطمہؑ کو اپنے پہلو مین بٹھا کر کوئی راز اونسے کہا کہ وہ رونے لگین پھر دوسرا راز کہا کہ ہنسنے لگین جب بعد وفات سرور کائناتؐ جناب فاطمہؑ سے ہمنے پوچھا فرمایا پہلے حضرتؐ نے مجھسے کہا کہ جبرئیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجھپر عرض کرتے تھے اور اس سال دو بار عرض کیا اور مجھے معلوم ہی کہ اس سال مین دنیا سے رحلت کر جاؤنگا اور تیرے فرزند بعد میرے مظلوم و ستم رسیدہ ہونگے مین یہ سنکر رونے لگی دوسری مرتبہ حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ تو اونمین سے اول ہی جو میرے اہلبیت سے مجھسے ملحق ہو اس بات کے سننے سے مین ہنسنے لگی دیگر روایت دیگر حضرتؐ نے فرمایا کیا راضی نہین کہ سیدۂ زنان عالمیان ہو اسوجہ سے مین خندان ہوئی **ایضاً** روایت کی ہی کہ جب سید انبیاؐ نے بعالم بقا رحلت فرمائی جناب سیدۂ ہمیشہ محزون و غمگین رہتی تھین اور عصابۂ درد و الم سر محترم پر باندھے رہتی تھین اور جسم مبارک ضعیف و نحیف ہو گیا تھا اور ارکان عزت درہم و برہم ہو گئے تھے اور ہمیشہ آنسو دیدہائے حق بین سے جاری تھے اور

دل سوختہ جگر افروختہ تھین گھڑی گھڑی غش آجاتا تھا حسنینؑ سے کہتی تھین تمھارے نانا کہان
ہین جو تمھین گھڑی گھڑی گود مین لیتے تھے کہان ہین تمھارے نانا کہ سب خلق سے تمپر زیادہ
مہربان تھے اور نہ چھوڑتے تھے کہ تم زمین پر چلو اور ہمیشہ چاہتے تھے کہ انکی گود اور کندھے
پر رہو اب مجھے امید نہین کہ وہ اس دروازہ کو کھولین اور میرے بیت الاحزان مین آئین
اور اب مین نہ دیکھون گی کہ تمکو کندھے پر بٹھائین جسطرح ہمیشہ تمکو دوش مبارک پر بٹھلاتے
تھے۔ باسانید معتبر سلیم بن قیس ہلالی وغیرہ سے روایت کی ہے کہ سلمان وعباس نے کہا جب
مرض حضرت رسولؐ شدید ہوا اور جماعت مہاجر و انصار بالین شریف ابرار حاضر ہوے اور حضرت
یہ جانتے تھے کہ میرے اصحاب علی ابن ابیطالبؑ کی بیعت پر وفا نہ کرینگے اسوجہ سے فرمایا اے
گروہ مردم دوات اور ایک صحیفہ میرے پاس حاضر کرو کہ تمھارے لیے ایک ایسا نامہ لکھون
کہ میری وفات کے بعد تم ہرگز گمراہ نہو۔ عمر بن الخطاب کو چونکہ معلوم تھا کہ حضرت رسولؐ چاہتے
ہین خلافت جناب امیرؑ تحریر کرین۔ اوسنے بیحیائی سے کہا اس مرد پیر پر بیماری نے غلبہ کیا ہے
اور ہذیان کہتا ہے کتاب خدا ہمکو کافی ہے اسکی کتاب کی حاجت ہمین نہین پس ایک جماعت
منافقین صحاب تابع عمر ہو کر کہنے لگی ہمکو کتاب رسولخدا کی حاجت نہین اور ایک جماعت
صحاب نے کہا اطاعت رسولخداؐ سب پر واجب ہے اوسی حالت مین خاطر شریف آنحضرتؐ
کو رنجیدہ کرنا جائز نہین اس اختلاف پر صحاب مین نزاع ہوئی اور آوازین بلند ہوئین جب
حضرتؐ نے یہ ماجرا دیکھا ملول و غمگین ہوگئے اور جانا کہ جب میری حیات مین اس قسم کے ظلم
کرتے ہین تو میرے بعد میرے اہلبیت سے کیا کرینگے پس حضرتؐ نے فرمایا کہ قوموا عنی یعنے
میرے سامنے سے چلے جاؤ اور اس سے زیادہ مجھے ایذا نہ دو مجھے میرے پروردگار پر چھوڑ دو
نفرین خدا اوس گروہ بدبخت پر جو نسبت ہذیان پیغمبرؐ خدا کو دیتے اور پھر اپنا نبی جانتے ہین
باوجودیکہ حق تعالی فرماتا ہے کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور نفرین خدا
کی اوس قوم پر جو ایسے بے شرم بے دین کو جسنے ایسے حال مین پیغمبر خداؐ کو رنجیدہ کیا
اوسے خلیفہ رسولخداؐ جانین حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم
اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا الیما اور جب روح مطہر حضرت رسولؐ نے بعالم
وصال ارتحال کیا اور جناب امیرؑ ہمراہ جبرئیل امین بموجب وصیت سید المرسلینؐ تجہیز و تغسیل و
تلقین مین مشغول ہوے اوسوقت ابوبکر و عمر اور ایک جماعت منافقین جنھون نے زمانہ حضرتؐ

رسول مین آپس مین بیعت کی تھی کہ بعد وفات پیغمبرؐ خدا جناب امیرؑ کو خلافت سے منع کرین
فرصت کو غنیمت جانکر جنازۂ حضرت رسولؐ چھوڑ دیا اور سقیفۂ بنی ساعدہ مین جاکر امر خلافت
مین گفتگو شروع کی بعد منازعہ و مناقشۂ بسیار و مجادلۂ بیشمار مہاجرین و انصار امر خلافت ظاہری
ابوبکر پر قرار پایا اور اوسنے عذاب الیم الٰہی کو اختیار کرکے سبقت خلافت کی اور اکثر مہاجرین و انصار
نے وصیت احمد مختارؐ او بیعت حیدر کرارؑ کو ترک کرکے خدا سے شرم نہ کی اور ابوبکر سے بیعت
کرلی جب سید اوصیاؑ دفن سرور انبیاؐ سے فارغ ہوے اور بیوفائی اصحاب و کفر و نفاق ان
لوگون کا دیکھا محزون و غمگین ہوے اوسی رات جناب امیرؑ حسنینؑ کو اپنے ہمراہ لیکر ایک
ایک گھر مین مہاجرین و انصار کے تشریف لاے اور اونکو عقوبات الٰہی سے ڈرایا اور وصیت
رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو بمقام غدیر فرمائی تھی پڑھکر سنایا اور انسے نصرت و مدد چاہی
مگر سواے چوبیس آدمیون کے اوس گروہ بیشرم سے کسی نے قبول نہ کیا اور جب صبح ہوئی چالیس
آدمیون سے زیادہ بیعت جناب امیرؑ پر قائم نہ تھے اسی طرح تین رات تک ہر شب جناب
امیرؑ ان لوگون کو دعوت بیعت فرماتے اور انسے طلب نصرت کرتے مگر بغیر چار آدمیون کے اور
بروایت دیگر تین آدمیون کے سوا اور کوئی بیعت قبول نہ کرتا جب اوس سلطان سریر
خلافتؑ نے کفر و شقاوت گروہ بدبخت مشاہدہ کیا مسجد مین تشریف لائے اور مجمع اصحاب
مین حجت ہاے شافی انپر تمام کین اور وہ آیات جو جبرئیل جناب امیرؑ کی شان مین لاے تھے
آپنے اون لوگون کے سامنے پڑھین اور جو کچھ پیغمبر خداؐ نے شان علی مرتضیٰ مین فرمایا تھا
اوسے اون لوگون پر حجت کیا اور اپنے صدق مقال پر مہاجرین و انصار سے شہادت طلب
فرمائی اور سبنے براستی و گفتار حیدر کرارؑ گواہی دی۔ وہ وقت نزدیک تھا کہ لوگ بیعت ابوبکر
سے پشیمان ہوکر حق کی طرفداری کرین عمر نے جب یہ حال دیکھا خائف ہوکر جمعیت مردم کو متفرق
کردیا پس جناب امیرؑ نے اپنے حجرۂ طاہرہ کی طرف مراجعت فرمائی جب جناب امیرؑ ہدایت قوم بدانجام
سے مایوس ہوے بحکم حضرت رسولؐ قرآن جمع کرنے مین مشغول ہوے جب عمر نے دیکھا کہ جمیع مہاجرین و
انصار نے بغیر حیدر کرار اور چار نفر خواص اصحاب رسولؐ دین کو دنیا سے فروخت کرڈالا اور ابوبکر سے
بیعت کی اوسوقت ابوبکر سے کہا علیؑ کو بیعت کے لیے کیون نہین بلاتے واللہ جبتک
علیؑ تمسے بیعت نہ کرینگے تب تک خلافت تمپر قائم نہوگی اسلیے کہ وہ خلیفہ برحق رسول خداؐ ہین
اور عالمتر و شجاع تر اور فاضلتر اور قاضی امت ہین لوگ انکی طرف بہت رجوع ہین

ابوبکر نے جناب امیرؑ کو اپنی بیعت کے لیئے بلایا جناب امیرؑ نے فرمایا مین نے قسم کھائی ہے کہ جبتک قرآن جمع نہ کرلون گھر سے باہر نہ آؤن اور چادر کاندھے پر نہ ڈالون بعد چند روز کے فرقان ناطق یعنے جناب امیرؑ نے قرآن کو جمع فرمایا اور جزوردان مین رکھکر سربمہر کردیا پھر مسجد مین تشریف لاکر مجمع مہاجرین و انصار مین ندا فرمائی کہ اے گروہ مردمان جب مین دفن پیغمبر آخر الزمانؐ سے فارغ ہوا بحکم آنحضرتؐ قرآن جمع کرنے مین مشغول ہوا اور جمیع آیات و سورہ ہائے قرآنی کو مین نے جمع کیا اور کوئی آیہ آسمان سے نازل نہین ہوا جو حضرتؐ نے مجھے نہ سنایا ہو اور اوسکی تاویل مجھے نہ تعلیم کی ہو چونکہ اوس قرآن مین چند آیات کفر و نفاق منافقین قوم و آیات نص خلافت جناب امیرؑ صریح تھے اسوجہ سے عمر نے اوس قرآن سے انکار کیا جناب امیرؑ خشمناک اپنے حجرۂ طاہرہ کیطرف تشریف لیگئے اور فرمایا اب اس قرآن کو تم لوگ تاظہور قائم آل محمدؐ نہ دیکھوگے ابوبکر نے دوسری دفعہ جناب امیرؑ کو بلایا کہ بیعت خلیفۂ رسولخداؐ کرین جناب امیرؑ نے کہلا بھیجا اے ابوبکر کیا جلد تو نے رسولخداؐ پر افترا کیا جمیع مہاجرین و انصار چھوٹے بڑے سب جانتے ہین کہ خدا اور رسولخداؐ نے بجز میرے تمہین کسیکو خلیفہ نہین کیا جب جناب امیرؑ کا یہ پیغام ابوبکر کو پہونچا ابوبکر نے کہا علی ابن ابیطالبؑ نے سچ کہا رسولخداؐ نے مجھے خلیفہ نہین کیا یہ سنکر عمر خشمناک اوٹھ کھڑا ہوا ابوبکر نے مصلحتاً عمر سے کہا تم بیٹھ جاؤ یہ کہکر پھر کسیکو جناب امیرؑ پاس بھیجا اور کہا کہدینا کہ امیر المومنین ابوبکر آپ کو بلاتے ہین جناب امیرؑ نے کہلا بھیجا ہنوز عہد رسولخداؐ تمسے نزدیک ہے ولیکن تمنے فراموش کیا کہ خدا نے مجھے امیر المومنینؑ کہا اور مجھے اس اسم سامی سے اپنا مخصوص کیا اور حضرت رسولؐ نے تمکو حکم دیا کہ مجھے اس لقب گرامی سے سلام کرین کیا تمنے نہین سنا حضرت رسولؐ نے فرمایا علیؑ امیر مومنان و سید و بہترین مسلمانان و حامل لوائے حمد و صاحب کرامت و مجد ہے اور خداوند عالمیان بروز قیامت علی کو صراط پر بٹھائیگا کہ اپنے دوستون کو بعزت و شرف داخل بہشت کرے اور دشمنون کو بذلت و خواری جہنم مین ڈالدے جب یہ پیغام ابوبکر کو پہونچا پھر عمر اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ جب تک علیؑ کو قتل نکروگے کام خلافت کا مستحکم و مضبوط نہوگا اے ابوبکر مجھے جانے دو کہ علیؑ کا سر کاٹ کر لے آؤن پھر ابوبکر نے مصلحتاً عمر کو قسم دی کہ تم بیٹھ جاؤ اور پھر کسی سے کہلا بھیجا کہ کہو ابوبکر آپکو بلاتا ہے پھر جناب امیرؑ نے قبول نفرمایا اور ارشاد کیا مین مشغول تعمیل وصایاء حضرت رسولؐ ہون جب یہ پیغام پہونچا اوسوقت ابوبکر اور عمر نے جانا کہ جناب امیرؑ انکی بیعت قبول نکرینگے اوسوقت عمر نے

قنفذ شقی کو کہ آزاد کیا ہوا عمر کا تھا اور نفاق و شقاوت مین دوسرا عمر تھا۔ زشتی جلوت و درشتی
خصلت مین مشہور تھا ہمراہ خالد بن ولید پلید و جماعت بدبختان قوم دروازہ اہلبیت رسالت
و حجرہ عصمت و طہارت پر بھیجا اور کہا جناب امیرؑ کو گھر سے مسجد مین لے آؤ کہ اونسے بیعت
لیجائے۔ جب یہ اشقیائے امت دروازہ عزت و سعادت و حریم رفعت و جلالت و دولتسرائے
اہلبیت رسالت پر پہونچے جرائت نہ پڑی کہ بے اجازت گھر مین جائین اجازت مانگی جناب امیرؑ
نے اجازت نہ دی اوسوقت یہ بدبخت پھر گئے اور کہا علیؑ گھر مین آنے کی اجازت نہین دیتے اور
ہمین اسقدر جراءت نہین کہ ہم بے اجازت داخل خانہ رسول خدا ہون یہ سُنکر عمر نے اونکو ڈانٹا اور کہا
تمھین علیؑ کی اجازت سے کچھ سروکار نہین جسطرح ہوسکے اونکو گھر سے لے آؤ۔ اس دفعہ عمر بھی
ان اشقیا کے ہمراہ تھا جب در دولت پر پہونچے بشرمی و بیحیائی سے دروازہ پر شور و غل
مچانے لگے عمر نے دروازہ پر لات مارکر کہا اے پسر ابوطالب دروازہ کھولدو جناب امیرؑ
بحکم خدا صبر فرماتے اور انکے متعرض نہوتے تھے آخرکار جناب خاتونؑ روزگار بیتاب و
بیقرار ہوکر دروازہ کے پیچھے آئین شدت درد و الم سے عصابہ سر پر باندھے تھین جسم
شریف بسبب مصیبت رحلت حضرت رسالتؐ ضعیف و نحیف ہو گیا تھا۔ فرمایا اے عمر ہم
مصیبت زدون سے کیا چاہتا ہی ہمکو ہماری مصیبت اور حالت پر کیون نہین چھوڑ دیتا
عمر نے کہا دروازہ کھولدو ورنہ تمھارے گھر مین آگ لگائے دیتا ہون اور تمکو جلائے دیتا ہون
جناب فاطمہؑ نے کہا اے عمر خدا سے نہین ڈرتا اور یہ چاہتا ہی کہ میری بے اجازت میرے گھر
مین چلا آئے یہ خانہ اہلبیت رسالت و بیت الحرام عزت و جلالت ہے اس حرم محترم سے شرم کر
اور یہ جور و ستم جائز نہ رکھ عمر نے جناب فاطمہؑ کے کلام پر بالکل اعتنا نہ کی اور لکڑیان منگا کر دروازہ
جلا دیا جناب فاطمہؑ فریاد کرنے لگین کہ یا ابتاہ یا رسول اللہ اور پھر گھر مین آنے سے منع کیا مگر
عمر نے کچھ پاس و لحاظ نہ کیا اور غلاف شمشیر کا سرا پہلوے جناب فاطمہؑ پر مارا وہ مظلومہ پھر
فریاد و زاری کرنے لگین عمر نے تازیانہ بلند کرکے دست مبارک جناب فاطمہؑ پر مارا حضرت
سیدہ فریاد و فغان کرتی تھین کہ یا ابتاہ اپنے اہلبیت کا حال ملاحظہ کیجیے اوسوقت جناب امیرؑ
نے اوٹھکر عمر کو زمین سے بلند کیا اور دے مارا ناک و گردن و سکی زخمی کر ڈالی اور چاہا قتل کرین مگر
وصیت حضرت رسولؐ یاد آئی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا یا علیؑ بہت جلد جفاکاران امت تمسے غدر و
مکر کرین تمھاری بیعت کو توڑ ڈالین مبرو عہد بیوفائی کرین و تمھین بیکس و تنہا اشقیا مین چھوڑدین

یا علی تم مجھسے بمنزلۂ ہارون کے موسیٰؑ سے ہو جسطرح قوم موسیٰ نے ہارون کو چھوڑ دیا اور عبادت گوسالۂ سامری اختیار کی اوسی طرح میری امت بھی تمھین چھوڑ کر اس امت کے گوسالۂ سامری یعنی ابوبکر سے بیعت کرینگے جناب امیرؑ نے آنحضرتؐ سے پوچھا جب آپکی امت کے لوگ مجھسے ایسا کرین اوسوقت مین اونسے کیا معاملہ کرون حضرت رسولؐ نے فرمایا اگر دوست اور ناصر ملین او نسے جہاد کرنا ورنہ صبر کرنا اور اونسے ہاتھ اوٹھا نا اونکے معاملات کو پروردگار پر چھوڑ دینا اگر جب ناصر پاؤ اور پانا جہاد کرنا یہانتک کہ میرے پاس آؤ اور خون تمھاری شمشیر سے ٹپکتا ہو پس جناب امیرؑ نے بمقتضائے وصیت جناب رسولخداؐ عمر کو چھوڑ دیا اور فرمایا اے پسر صہاک مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے محمدؐ کو پیغمبری گرامی کیا اگر وصیت حضرت رسولؐ مجھے مانع نہوتی اوسوقت معلوم ہوتا کہ میری بے اجازت تو گھر مین چلا آتا عمر نے کسیکو مسجد مین بھیجکر ابوبکر اور کل منافقین سے مددگاری چاہی یہ سنکر منافقین فوج فوج عمر کی یاری و مددگاری کو آئے تھے یہانتک کہ انبوہ و اژدہام ہوگیا خالد بن ولید پلید نے شمشیر کھینچی جناب امیرؑ پر حملہ کیا جناب امیرؑ نے اوسپر حملہ کرکے چاہا کہ قتل کرین مگر لوگون نے حضرتؑ کو بحق رسولخداؐ قسم دی جناب امیرؑ نے خالد کو چھوڑ دیا سلمان و ابوذر و مقداد و عمار و بریدۂ اسلمی رضوان اللہ علیہم جناب امیرؑ کی نصرت و مدد کو اوٹھ کھڑے ہوے اور قریب تھا کہ فتنۂ عظیم برپا ہو جناب امیرؑ نے اونکو منع کیا اور فرمایا مجھے ان اشقیا کے ساتھ چھوڑ دو اسلیے کہ خدا نے مجھے حکم نہین دیا کہ اسوقت انسے جہاد کرون وہ اشقیائے امت گلوے مبارک حضرتؑ مین ریسمان ڈال کر مسجد مین لیگئے و بروایت دیگر جب دروازۂ در دولت پر پہونچے اور جناب فاطمہؑ اندر آنے کی مانع ہوئین اوسوقت قنفذ نے و بروایت دیگر عمر نے تازیانہ بازوے جناب فاطمہؑ پر مارا کہ بازوے جناب سیدہؑ کا شکستہ ہوکر سوج گیا مگر پھر بھی جناب فاطمہؑ نے جناب امیرؑ سے ہاتھ نہ اوٹھایا اور اون اشقیا کو گھر مین آنے سے منع کیا یہانتک کہ دروازہ شکم جناب فاطمہؑ پر گرا دیا جسنے پسلیون کو شکستہ کر دیا اور اوس فرزند کو جو شکم مین جناب فاطمہؑ کے تھا اور حضرت رسولؐ نے اوسکا محسن نام رکھا تھا شہید کیا اور اوسی وقت اوس معصوم نے شکم جناب سیدہؑ مین انتقال کیا اور جناب فاطمہؑ نے بھی اوسی ضربت کے صدمہ سے رحلت فرمائی و بروایت دیگر مغیرہ بن شعبہ نے بحکم عمر دروازہ شکم محترم جناب فاطمہؑ پر گرایا اور اونکے فرزند محسن کو اونکے شکم مین شہید کیا پھر جناب امیرؑ کو مسجد مین لیگئے جفا کاروشقیاء امت پیچھے پیچھے تھے اور کوئی نصرت و مدد حضرتؑ کی

ذکر کیا تھا سلمان و ابوذر و مقداد و عمار و بریدۂ اسلمی روتے پیٹتے اور کہتے تھے کیا جلد حضرت رسولؐ سے تم لوگون نے خیانت کی کینہ ہائے سینہ کو ظاہر کیا اور انتقام حضرت کا اونکے اہلبیت سے لیا اوسوقت بریدۂ اسلمی نے کہا اے عمر سب قریش تیری اصلیت و نسب کو جانتے اور تجھے پہچانتے ہین کہ کتنی مرتبہ کے زنا سے پیدا ہوا ہے ایسا شخص خانۂ اہلبیت رسولؐ مین آئے اور پیغمبرؐ کی بیٹی کو مجروح کرے برادر اور وصی رسولؐ کو اس رسوائی سے مسجد مین لے جائے جب ابوبکر کی نظر جناب امیرؑ پر پڑی لوگون سے کہا چھوڑ دو جناب امیرؑ نے فرمایا اے ابوبکر کس حق اور کس میراث اور کس فضیلت پر تونے خلافت مین تصرف کیا کل بحکم پیغمبرؐ مجھسے تو نے غدیر خم مین بیعت کی اور بحکم حضرتؐ مجھپر با امارت مومنان تو نے سلام کیا یہ سنکر عمر شمشیر غلاف سے کھینچ کر بالائے سر جناب امیرؑ کھڑا ہو گیا اور کہا ان باتون کو جانے دو اور بیعت کرو جناب امیرؑ نے فرمایا اگر بیعت نکرون تو کیا کریگا عمر نے کہا اگر تم بیعت نکروگے مین تمکو قتل کرونگا جناب امیرؑ نے فرمایا رسولؐ کے بھائی کو قتل کریگا بخدا سوگند اگر تجھے خیال حکم خدا اور اطاعت رسولِ خدا نہوتا تو ابھی اچھی طرح معلوم ہو جاتا کہ کون زیادہ ضعیف ہے پس بریدۂ اسلمی اوٹھے اور کہا اے ابوبکر و عمر آیا تم نہین تھے کہ حضرت رسولؐ نے تمھین اور ہمین حکم فرمایا کہ جا کر جناب امیرؑ پر با امارت و بادشاہی سلام کرین تم لوگون نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ حکم آپ از جانب حق تعالیٰ دیتے ہین حضرت رسولؐ نے فرمایا ہان یہ حکم مین بحکم خدا تمھین دیتا ہون اوسوقت ہم لوگ گئے اور سلام کیا اور کہا السلام علیکم یا امیر المومنین عمر نے کہا اے بریدہ تجھے ان باتون سے کیا کام بریدہ نے کہا اے عمر بخدا سوگند مین اس شہر مین نہ رہونگا جہان تم لوگ امیر ہو اور خلیفۂ رسولؐ معزول کیا جائے اس کلام کے بعد باجازت عمر بریدۂ اسلمی کو مسجد سے مار کر نکالدیا۔ بعد ازان سلمان فارسیؓ اوٹھے اور کہا اے ابوبکر خدا سے خوف کر اور جس جگہ بیٹھنے کا سزاوار نہین وہان سے اوٹھ جا اور حق خلافت اہلبیت رسولؐ کو دیدے اور جمیع امت کو تا روز قیامت جہالت و ضلالت مین نہ ڈال یہ سنکر عمر نے سلمان کو آواز دی کہ اے سلمان تمھین ان باتون سے کیا کام سلمان نے کہا بخدا سوگند اگر مین جانتا کہ اپنی شمشیر سے اہل دین کی نصرت کر سکتا بیشک تلوار کھینچ کر مردانہ راہ خدا مین جہاد کرتا تاکہ تم وصی رسولِ خدا سے ایسا سلوک نکر سکتے پس اور لوگون کی طرف مخاطب ہوے اور کہا تمنے کیا اور نہ کیا اور تمنے نہ جانا کہ کیا کیا دین مین آئے اور دین سے خارج ہوگئے اب مین تمکو بلا مین مبتلا ہونے اور نعمت فراخی سے ناامیدی

بشارت دیتا ہون واضح ہو کہ ایک گروہ ستمگار تمپر مسلط ہوگا اور بجز ظلم تمسے سلوک کریگا کتاب
خدا اور اوسکے احکام کو بدل ڈالیگا اسکے بعد ابوذر و مقداد و عمار اوٹھے اور ہر ایک نے حجت ہائے
بالغہ و دلیل ہائے کامل اون اشقیا پر تمام کین و جناب امیرؑ کی طرف مخاطب ہو کر کہا آپ کیا فرماتے
ہین اگر حکم دیجیے تو ہم شمشیر کھینچکر انسے جہاد کرین یہانتک کہ مارے جائین جناب امیرؑ نے فرمایا خدا
تمپر رحم کرے ان اشقیا سے دست بردار ہو اور وصیت حضرت رسولؐ یاد کرو ابوبکر منبر پر چپ
چاپ بیٹھا تھا عمر نے کہا منبر پر کیا بیٹھا ہے علیؑ منبر کے نیچے مقام محاربہ مین بیٹھے ہین اور بیعت
نہین کرتے مجھے اجازت دے کہ اونھین قتل کرون اوسوقت حسنینؑ سرہانے اپنے پدر بزرگوار
کے کھڑے تھے عمر کے اس کلام سے رونے اور چلانے لگے اور قبر جد بزرگوار کی طرف منھ
کر کے فریاد کرنے لگے کہ یا جداہ یا رسول اللہ ہمکو آپ اس حالت مین دیکھین کہ ہم بے یار
و مددگار ہین پس جناب امیرؑ نے حسنینؑ کو اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا اے جان پدر نہ رو و بخدا
سوگند یہ اشقیا تمہارے باپ کے قتل پر قادر نہین اور اوس سے زیادہ ذلیل و بیمقدار
ہین جو یہ ارادہ کرسکین پس ام سلمہ زوجۂ رسولخدا و ام ایمن مربیۂ آنحضرتؐ اپنے اپنے
مکان سے نالہ و فریاد کرتی دوڑین کہ اے ابوبکر و اے اشقیاے امت تمنے رسولخداؐ کے بعد بہت
جلد اپنے کینہ و حسد ہائے دیرینہ کو ظاہر کیا عمر نے حکم دیا کہ انکو مسجد سے نکال دو اور کہا کہ مجھے
عورتون اور انکے کلام سے کیا کام پس جناب امیرؑ اوٹھے اور مہاجرین و انصار سے مخاطب
ہو کر اپنے فضائل و مناقب ایک ایک بیان کیے اور اونسے نصوص رسولخداؐ پر اپنے خلافت
کے مقدمہ مین گواہی چاہی اور روز غدیر و دیگر مقامات متعددہ اونھین یاد دلائے اور حجت
الٰہی اونپر تمام کی اون لوگون نے جواب دیا کہ یا حضرتؑ اگر آپ اس سے پہلے ان سب امور کو
فرماتے ہم ابوبکر سے بیعت نہ کرتے اس گفتگو سے عمر کو خوف ہوا کہ ایسا نہو لوگ ابوبکر کی
خلافت سے منحرف ہو جائین لہذا جناب امیرؑ سے پھر کہا یا علیؑ بیعت کرو ورنہ مین تمکو قتل
کرونگا جناب امیرؑ نے فرمایا اے فرزند صہاک تو جھوٹ کہتا ہے بخدا سوگند میرے قتل پر تجھے
قدرت نہین یہ سنکر خالد بن ولید دوڑا اور تلوار غلاف سے کھینچ کہا بخدا سوگند اگر بیعت نکروگے
تو مین تمکو قتل کرونگا جناب امیرؑ نے گریبان اوس شقی کا پکڑ کر اوسے دور پھینکدیا کہ اوسکے
ہاتھ سے تلوار بھی گر پڑی بعد اسکے ہرچند کوشش کی مگر جناب امیرؑ نے بیعت نہ کی اوسوقت
جناب امیرؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ابوبکر نے اپنا دست نحس دراز کر کے حضرتؑ کے ہاتھ تک

پہونچایا۔ احادیث معتبرہ مین منقول ہی کہ جب جناب امیرؑ کو مسجد مین لائے حضرت عمر نے مرقد مطہر
منور حضرت رسولؐ کی طرف منھ کیا اور فرمایا یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی
یعنی اے برادر من قوم نے مجھے ضعیف کیا اور نزدیک ہوا کہ مجھے مار ڈالین پس حضرت رسولؐ
کی قبر سے ایک ہاتھ نکلا کہ سب نے پہچانا حضرت رسولؐ کا ہاتھ ہی اور ایک آواز آئی کہ سب نے
پہچانی حضرت رسولؐ کی آواز ہے اور وہ آواز یہ تھی۔ یا ابابکر اکفرت بالذی
خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سوّاک رجلا یعنی اے ابوبکر کافر ہوا اوس خدا سے جسنے
تجھے خاک سے پیدا کیا پس نطفہ سے پس تجھے درست مرد کیا اور بسند ہائے معتبر جناب امام
جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب جناب امیرؑ کو مسجد مین لائے حضرت سیدۃ نساء العالمین
فاطمۂ زہرا مجروح و نالان خشمناک و غمگین ہمراہ جمیع مخدرات بنی ہاشم گھر سے باہر تشریف لائین
اور جانب مسجد رسولؐ روانہ ہوئین جب مسجد مین آئین اور قریب ضریح مقدس حضرت رسولؐ
پہونچین چلا کر باواز بلند روئین اور آہ سرد دل پُر درد سے کھینچ کر فریاد کی کہ اے گروہ ستمگار
اور اے قوم غدار پسر عم رسولؐ خدا سے ہاتھ اوٹھاؤ ورنہ بحق اوس خدا کے جسنے میرے پدر بزرگوار
محمد مصطفےؐ کو براستی جانب خلق بھیجا کہ اگر اس ظلم سے دست بردار نہوگے اور علی بن ابیطالبؑ
سے ہاتھ نہ اوٹھاؤگے تو مین اپنے گیسوؤن کو اپنے کسر پر بکھرا دونگی اور پیراہن رسولؐ کو سر پر
ڈال لونگی اور دست بدامان کبریا ہوکر بدرگاہ رب الارباب فریاد کرونگی اور نالہ ہائے
آتشبار دل افگار سے کھینچونگی اور دریائے غضب الٰہی کو جوش مین لاؤنگی اور چند آہ پر درد
کھینچ کر زمین و زمان کو جلا دونگی اور تم مین سے ایک متنفس کو زمین پر باقی نچھوڑونگی واللہ
کہ ناقۂ صالح خدا کے نزدیک مجھسے گرامی زیادہ نہین اور اوسکا بچہ میرے فرزند سے عزیز
زیادہ نہین سلمان کہتے ہین مین نزدیک جناب فاطمہؑ کھڑا تھا مین نے دیکھا کہ مسجد کی
دیوارون کو زلزلہ ہوا اور اسقدر بلند ہوگئین کہ اگر چاہتے اوسکے نیچے سے نکل جاتے جب
مینے یہ حال دیکھا مین کانپنے لگا اور آثار غضب الٰہی معائنہ کیے اوسوقت مینے جناب
سیدہ فاطمۂ زہرا سے استغاثہ کیا کہ اے سیدۂ نساء و اے بتول عذرا و اے خاتون قیامت
و اے بانوے حجلۂ کرامت و اے جگر گوشۂ رسول الثقلین و اے مادر سبطین اس قوم جفا کار پر بخشش
اور رحم کیجیے اپنے باپ کی امت پر رحم فرمائیے آپ اہلبیت رحمت و شفاعت ہین آپ کے
پدر بزرگوار رحمۃ للعالمین ہین لہذا آپ سبب نزول عذاب الٰہی انپر نہوجیے سلمان کہتے ہین

جب مین نے اسطرح گذارش کی جناب فاطمہ زہرا نے یہ میری التماس بلطف قبول
فرمائی اور حجرہ طاہرہ مین تشریف لیگئین اوسوقت دیوارہاے مسجد اپنی اپنی جگہ اگر قائم ہوئین
اور گرد و غبار اسقدر اوٹھا کہ تمام مسجد گھٹا ٹوپ ہوگئی جناب امام محمد باقر نے فرمایا بخدا سوگند
اگر جناب سیدہ اپنے سر مبارک کے بال کھولدتین تحقیق سب کے سب مرجاتے و بروایت دیگر
جب جناب فاطمہ مسجد مین آئین پیراہن حضرت رسول سر پر رکھے تھین اور ہاتھ حسنین کے
پکڑے تھین پس فرمایا اے ابوبکر تو چاہتا ہے میرے فرزندون کو یتیم کرے بخدا سوگند اگر
یہ امر برا نہوتا تو مین اپنے سر کے بال کھول کر بدرگاہ خدا صدا بلند کرتی یہ سنکر اوس گروہ اشقیا
سے ایک شخص نے ابوبکر سے کہا تجھے کیا یہ منظور ہے کہ سب کو ہلاک کرے اوسوقت ابوبکر
ڈرا اور جناب امیر سے دست بردار ہوا اور جناب امیر دولتسرا مین تشریف لیگئے **ایضاً**
سلیم بن قیس نے سلمان سے روایت کی ہے کہ جب زبیر کو لیگئے کہ ابوبکر سے بیعت کرے
زبیر نے عمر سے کہا اے فرزند صہاک اگر یہ اراذل جو تیرے گرد ہین تیری نصرت و مددگاری
نہ کرتے ممکن تھا کہ تو علی بن ابیطالب پر سبقت کرتا اور تلوار میرے ہاتھ مین رہتی عمر نے کہا
تو نام صہاک لیتا ہے زبیر نے کہا کیون اوسکا نام نہ لون وہ کنیز زناکار میرے دادا عبدالمطلب
کی لونڈی تھی اور تیرے دادا نفیل نے اوس سے زنا کیا اور تیرا باپ خطاب اوس سے پیدا
ہوا اور وہ میرے دادا کا غلام تھا جب یہ کہا ابوبکر نے عمر اور زبیر کا بیچ بچاؤ کیا اور جب سلمان
کی گردن مین ریسمان ڈالکر ابوبکر کی بیعت کے لیے کھینچا اونکی گردن پر اوس ایذا کی وجہ سے
کوئی عارضہ ہوگیا جبر یہ بیعت کے بعد کہا تم لوگون نے ہلاکت اور ضلالت کو خود اپنے واسطے
تا روز قیامت اختیار کیا اور امت ہاے گذشتہ کی بدعتون کو تازہ کیا اور اپنے پیغمبر کے بعد
دین سے پھر گئے اور خلافت کو ذیحق سے جدا کر لیا عمر نے کہا تمسے اور تمھارے امام سے تمنے بیعت
لیلی اب تم جو چاہو کہو اور اونکا جو دل چاہے کہین سلمان نے کہا مین نے حضرت رسول سے
سنا فرماتے تھے ابوبکر و عمر پر گناہ تا روز قیامت مثل گناہان جمیع امت ہے اور مثل عذاب
جمیع امت انپر عذاب ہوگا عمر نے کہا جبکہ تمنے بیعت کرلی اور تمھاری آنکھین تمھارے
مولا کی خلافت سے روشن نہوئین تو جو چاہو کہو سلمان نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے
کتابہاے آسمانی مین پڑھا ہے کہ ایک دروازہ دروازہ ہاے جہنم سے تیرے نام و صفت و کیفیت
سے مسمی ہے پھر عمر نے کہا جبکہ اوس جماعت سے جسکو تمنے اپنا خدا قرار دیا تھا خلافت نکل گئی

تو جو چاہو کہو سلمان نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے حضرت رسولؐ سے تفسیر اس آیت
کی پوچھی کہ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد و لا یوثق وثاقہ احد حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ یہ آیہ
عمر کے حق میں آیا ہے سلمان کہتے ہیں جناب امیرؑ نے مجھے حکم دیا کہ خاموش رہو اور اگر جناب
امیرؑ مجھے حکم خاموشی نہ فرماتے تو بیشک جو کچھ شان ابوبکر و عمر میں نازل ہوا ہے اور جو کچھ حضرت
رسولؐ نے اونکے حق میں کہا ہے میں سب بیان کر دیتا پس جناب امیرؑ نے سلمانؓ و ابوذر و
مقداد و زبیر سے مخاطب ہو کر فرمایا میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے حضرت رسولؐ سے نہیں
سنا کہ فرماتے تھے جہنم میں ایک صندوق ہے اوسمیں بارہ آدمی ہیں چھ آدمی امت گذشتہ کے
اور چھ آدمی اس امت کے اور وہ صندوق ایک کنوئیں میں ہے قعر جہنم کے ہے اور اوس کنوئیں کے
دروازے پر ایک پتھر ہے کہ جسوقت حق تعالی چاہتا ہے جہنم کو مشتعل کرے حکم فرماتا ہے کہ اس پتھر کو
کنوئیں سے اوٹھالیں جب اوس پتھر کو اوٹھاتے ہیں تمام جہنم اوس کنوئیں کی حرارت سے دہکنے
لگتا ہے پس میں نے تمھارے سامنے پوچھا یا حضرتؐ وہ کون لوگ ہیں فرمایا و لیکن وہ چھ آدمی امتہائے
گذشتہ کے یہ ہیں قابیل و فرعون و نمرود و پے کنندہ ناقہ صالح اور دو آدمی بنی اسرائیل سے
جنھوں نے بعد حضرت موسیٰ و عیسیٰ کے اونکے دین کو متغیر کر دیا اور اونکی امت کو گمراہ کیا و لیکن
چھ آدمی اس امت کے پس دجال مع اون پانچ نفر کے ہے جنھوں نے نامہ لکھکر آپس میں
عہد کیا کہ خلافت میرے وصی پر قائم نہ رہے یعنی ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ جراح و سالم مولای
حذیفہ و سعید بن عاص اوسوقت عثمان نے کہا یا ابوالحسن آیا میرے حق میں بھی آپنے کچھ سنا
ہے جناب امیرؑ نے فرمایا میں نے مکرر سنا حضرت رسولؐ نے تجھپر نفرین کی اور نہیں سنا کہ تیرے
لیے استغفار کیا ہو جب وہ منقلب امت غصب خلافت کر چکے اسپر بھی راضی نہوئے اور چاہا
کہ فدک کو جناب فاطمہؑ سے غصب کریں اور فدک پر حضرت رسولؐ بغیر جنگ کے قابض ہوئے
تھے اور حق تعالی نے فرمایا تھا کہ وآت ذا القربی حقه اور جبرئیلؑ نے کہا تھا حق تعالی
فرماتا ہے کہ فدک فاطمہؑ کو دیدو کہ قیامت تک اوسکے اور اوسکے فرزندوں میں رہے اور حضرت
رسولؐ نے بحکم حق تعالی فدک فاطمہؑ کو دیدیا تھا اور جناب فاطمہؑ کی طرف سے اوسکے منتظم
مقرر تھے یہانتک کہ حضرت رسولؐ نے انتقال فرمایا پس ابوبکر و عمر نے آپسمیں صلاح کی
کہ فدک کی آمدنی بہت ہے اگر یہ اہلبیت رسولؐ کے قبضہ میں رہیگا تو انکے جلالت و بزرگواری
و استحقاق واقعی خلافت میں کہ یہ اوسکے مستحق ہیں تمام لوگ انکی طرف رجوع

کرینگے لہذا ان سب نے ملکر باتفاق جماعت منافقین ایک حدیث وضع کی کہ حضرت رسولؐ
نے فرمایا ہی ہم گروہ پیغمبران کوئی چیز میراث مین نہین چھوڑتے اور ہمارے بعد جو کچھ ہمسے باقی
رہے وہ سب مسلمانون کے لیے تصدق ہی باوجودیکہ حق تعالی قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی
کہ وورث سلیمان داؤد اور حضرت زکریا نے فرمایا کہ فہب لی من لدنک ولیا یرثنی پس
اون منافقین نے لوگون کو بھیجا اور کہا متصرفان جناب سیدہ کو فدک سے خارج کر دو جب یہ خبر
جناب فاطمہؑ کو پہونچی ہمراہ گروہ زنان بنی ہاشم ابوبکر پاس تشریف لائین اور فرمایا اب تو یہ
چاہتا ہی کہ مجھسے وہ زمین جو حضرت رسولؐ نے بحکم حق تعالی مجھے دی تھی چھین لے اور حضرت
رسولؐ نے اپنے فرزندون کے لیے بجز اسکے اور کوئی چیز نہین چھوڑی مگر تو نے نہین سُنا کہ
حضرت رسولؐ نے فرمایا ہر ایک کی حرمت کی رعایت اوسکے فرزندون مین رکھنی چاہیے
یہ سنکر ابوبکر نے خوف طعن و تشنیع مردم سے دوات و قلم مانگا کہ نامہ لکھے اور فدک جناب فاطمہؑ
کو واپس کر دے۔ عمر نے کہا جبتک فاطمہؑ گواہ نہ لائین نامہ نہ لکھنا جناب فاطمہؑ نے فرمایا آیا وہ
حکم جو سب مسلمانون کے بارہ مین جاری ہی کہ شہادت مدعی سے طلب کرنی چاہیے میرے حق
مین تو وہ حکم جاری نہین کرتا حالانکہ مین فدک پر قابض و متصرف ہون اور تو چاہتا ہی مجھسے لے
پس لازم ہی کہ تو گواہ لائے عمر نے کہا جب تک گواہ نہ لاؤگی مین نہ دونگا مجبور ہو کر جناب فاطمہؑ
جناب امیرؑ و حسنینؑ و ام ایمن کو گواہی کے لیے لائین عمر نے کہا علیؑ کی گواہی کا اعتبار نہین اسلیے
کہ وہ اپنے اور اپنے فرزندون کے لیے ایسا کہدینگے اور حسنینؑ بچے ہین اور ام ایمن عجمیہ
ہی اسکی گواہی معتبر نہین۔ و بروایت دیگر ابوبکر نے نامہ لکھا اور جناب فاطمہؑ کو دیا عمر نے
راستہ مین دست مبارک جناب فاطمہؑ سے نامہ لیکر اوس نامہ پر تھوکا اور پھاڑ ڈالا
جناب فاطمہؑ نے فرمایا جسطرح تو نے میرا نامہ پھاڑا خدا تیرا پیٹ پھاڑے و بروایت دیگر
وہ نامہ جو حضرت رسولؐ نے دربارۂ فدک لکھا تھا جناب فاطمہؑ حجت کے واسطے سند لائین
عمر نے وہ نامہ دست جناب سیدہؑ سے لیکر اوس پر آب دہن ڈال کر اوسے پارہ پارہ کر ڈالا پس
جناب فاطمہؑ ہمراہ زنان بنی ہاشم مسجد مین آئین اور زنان بنی ہاشم نے پردہ جناب سیدہؑ کے
سامنے ڈالدیا اوسوقت جناب فاطمہؑ نے اون منافقین پر اتمام حجت حق تعالی کیواسطے اور سب
لوگون پر اونکے کفر و نفاق ظاہر کرنے کیلیے ایک خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا فرمایا اور اوامر و نواہی
حق تعالی کو اونکے لیے بیان کیا اور اونھین عقوبات حق تعالی سے ڈرایا اور سمجھائے شافی

احتجاج جناب فاطمہؑ در باب فدک

فدک اون لوگون پر فرمائین اور جو کچھ جناب سیدہ نے فرمایا تمام مہاجرین و انصار نے اوسکی تصدیق کی اسکے بعد جناب فاطمہؑ نے اون لوگون سے گواہی چاہی کہ حضرت رسولؐ نے میرے حق مین کہا ہے کہ فاطمہؑ میری پارہ تن ہے جو اوسے آزار دے اوسنے مجھے آزار دیا اور جسنے مجھے آزار دیا اوسنے خدا کو آزار دیا یہ سنکر سب نے اس کلام کی حقیقت پر تصدیق کی جناب فاطمہؑ نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو کہ ابوبکر و عمر نے مجھے آزار دیا اور نفرین انپر ثابت کرکے یہ آیت تلاوت فرمایا ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و اعد لھم عذابا مھینا اور اکثر روایات مین ہے کہ جناب سیدہ ان صدمات آزار و ستم تہلکے اثر سے رنجور و بیمار رہا کرتین اور جب جناب امیرؑ مسجد مین آتے تو ابوبکر و عمر احوال جناب فاطمہؑ پوچھتے یہانتک کہ مرض جناب فاطمہؑ شدید ہوا اور اون لوگون نے بہت کوشش کی کہ جناب سیدہ کو رضامند کرین اسلیے کہ لوگ ہمین تشنیع انکے ظلم کرین مگر جناب فاطمہؑ راضی نہوئین اور فرمایا خداوندا تو گواہ رہ کہ ان لوگون نے مجھے ایذا دی اور مین تجھی سے شکایت کرتی ہون اور انسے ناخوش ہون یہانتک کہ اپنے پدر بزرگوار سے ملاقات کرون اور جو اون لوگون نے سلوک کیا اوسکی شکایت کرون سلیم بن قیس کہتا ہے کہ ابن عباس سے مین نے سنا کہتے تھے جب مرض جناب فاطمہؑ پر شدید ہوا جناب امیرؑ کو بلایا اور فرمایا مین تمکو وصیت کرتی ہون کہ بعد میرے امامہ میری خواہر زینب کی دختر کی خواستگاری کرنا اور تابوت جیسا ملائکہ نے بیان کیا ہے اوس وضع کا بنانا اور میرے جنازہ پر کسی دشمن خدا کو نہ آنے دینا اور اوسیدن جناب فاطمہؑ نے دنیا سے رحلت کی تمام مرد و زن کی صداے گریہ سے مدینہ کو زلزلہ ہوا اور تمام لوگون پر دہشت عظیم مانند روز وفات حضرت رسولؐ طاری ہوئی۔ عمر و ابوبکر جناب امیرؑ کی تعزیت کو آئے اور کہا جبتک ہم نہ آئین دختر رسول خدا پر نماز نہ پڑھنا جب رات ہوئی جناب امیرؑ نے عباس اور

بیان وفات جناب فاطمہؑ

فضل بن عباس و سلمان و مقداد و ابوذر و عمار کو بلایا اور جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی اور دفن کر دیا صبح کو مقداد نے ابوبکر و عمر سے کہا کہ ہمنے کل جناب فاطمہؑ کو دفن کر دیا عمر نے ابوبکر سے کہا مین نے نہین کہا تھا کہ ایسا کرینگے عباس نے کہا جناب فاطمہؑ نے خود وصیت کی تھی کہ تم لوگ انپر نماز نہ پڑھنے پاؤ۔ عمر نے کہا تم لوگ ہرگز اپنے کینۂ دیرینہ کو ترک نہین کرتے واللہ مین جاتا ہون اور فاطمہؑ کو قبر سے نکال کر اونپر نماز پڑھتا ہون جناب امیرؑ نے فرمایا بخدا سوگند اے پسر صہاک اگر تو یہ ارادہ کریگا تو مین بھی شمشیر غلاف مین نکرونگا جبتک کہ تجھے اور ایک جماعت کثیر کو نہ قتل کرلون جب عمر نے یہ سنا خاموش ہوگیا اور جانا کہ جناب امیرؑ جس بات پر قسم کھائینگے بیشک

وہ بات ضرور کرینگے اوسوقت جناب امیرؑ نے فرمایا ای عمر حضرت رسولؐ نے تیرے کفر و نفاق کے سبب مجھے بلایا اور چاہا تیرے قتل کے لیے بھیجین کہ مین تجھے قتل کرون پس حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا کہ فلا تعجل علیھم انما نعد لھم عدا اس سبب سے حضرت تیرے قتل سے دست بردار ہوے اور تیرے عذاب کو آخرت پر چھوڑ دیا۔ یہ سنکر آپس مین منافقین نے صلاح کی کہ جناب امیرؑ کو قتل کرین اور باہم کہا کہ ہماری عملداری مستحکم نہوگی جب تک علیؑ کو نہ قتل کرینگے ابوبکر نے کہا کسے یہ جرأت ہی۔ عمر نے کہا خالد بن ولید کو۔ پس خالد لعین ولید شقی کو بلایا اور کہا تمھین ہمنے ایک امر عظیم کے لیے بلایا ہے اوس شقی نے کہا جو کچھ کہو مجھے منظور ہی اگرچہ قتل علیؑ ہو اون اشقیا نے کہا اسی لیے تمھین بلایا ہی۔ خالد نے پوچھا کسوقت علیؑ کو قتل کرون۔ ابوبکر نے کہا وقت نماز علیؑ کے پہلو مین کھڑا ہو جب مین سلام نماز کہون تو علیؑ کو قتل کر۔ اسماء بنت عمیس کہ پہلے زن جعفر طیار تھین اور اوسوقت ابوبکر پاس رہتی تھین جب وہ اس مشورۂ اشقیا پر مطلع ہوئین اپنی کنیز سے کہا علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر مین جا اور انکے گھر مین پھرتی جا اور یہ آیہ پڑھتی جا۔ ان الملأ یاتمرون بک لیقتلوک فاخرج انی لک من الناصحین جب وہ کنیز آئی اور یہ آیہ پڑھا جناب امیرؑ نے فرمایا جا اور اپنی بی بی سے کہدے کہ خدا تجھپر رحمت نازل کرے وہ لوگ یہ قدرت نہین رکھتے اسلیے کہ اگر وہ مجھے قتل کرینگے تو ناکثین و قاسطین و مارقین سے کون لڑیگا پس جناب امیرؑ نے وضو کیا اور نماز کو مسجد مین تشریف لاکر مشغول نماز ہوے اور خالد بن ولید بھی آکر جناب امیرؑ کے پہلو مین کھڑا ہوا اوسوقت ابوبکر نماز پڑھاتے وقت ڈرا کہ اگر جناب امیرؑ تلوار کھینچ لینگے تو پہلے مجھی کو قتل کرینگے۔ اس خیال سے تشہد کو بہت طول دیا یہانتک کہ نزدیک ہوا آفتاب غروب ہو جائے خوف اسکا تھا کہ اگر سلام کہے اور خالد اوسکے کہنے کی تعمیل کرے فتنہ و فساد برپا ہو جائے۔ پس قبل سلام ابوبکر نے کہا اے خالد جس بات کا مین نے تمھین حکم دیا ہی وہ نکرنا اور اگر کریگا تو مین تجھے مار ڈالونگا یہ کہکر سلام نماز کہا۔ اوسوقت جناب امیرؑ نے خالد سے کہا تجھے ابوبکر نے کیا حکم دیا تھا خالد نے کہا تمھارے قتل کا حکم دیا تھا جناب امیرؑ نے فرمایا کیا تو مجھے قتل کرتا خالد نے کہا ہان واللہ اگر ابوبکر منع نہ کرتے تو مین تمکو قتل کرتا یہ سنکر جناب امیرؑ نے خالد کو بلند کرکے زمین پر دے مارا اور اوسکے سینہ پر چڑھ بیٹھے اور تلوار اوٹھائی کہ سر کاٹ لین عمر نے چلا کر کہا بحق پروردگار کعبہ علی بن ابیطالبؑ خالد کو مارے ڈالتے ہین سب ملکر اوسے چھوڑا لو۔ یہ سنکر تمام حاضرین مسجد

جمع ہو گئے مگر جناب امیرؑ کے ہاتھ سے نہ چھوڑا سکتے تھے بروایت دیگر جناب امیرؑ نے خالد کو دو انگلیون
سے اوٹھا کر مسجد کے کھمبے پر دے مارا خالد چیخنے لگا اور پیشاب کر دیا یا ہاتھ پاؤن مارتا اور کوئی
اونکے چھوڑانے کی جرأت نکر سکتا تھا ابوبکر نے عمر سے کہا تیری رائے سے یہ ہوا اور مین
جانتا تھا کہ ایسا کچھ ہوگا۔ پس ابوبکر نے عمر سے کہا جاؤ عباس عم نبی کو بلا کر اپنے ساتھ لے آؤ
شاید علی اپنے چچا کی بات مان لین جب عباس مسجد مین آئے کہا علیؑ کو بحق صاحب قبر قسم دی
کہ خالد سے دست بردار ہو جائین جب یہ قسم دی جناب امیرؑ نے خالد کو چھوڑ دیا اور گریبان
عمر پکڑ کر ایک جھٹکا دیا اور فرمایا اگر حضرت رسولؐ کی وصیت نہوتی تو جانتا کہ مین ضعیف
زیادہ ہون یا تو۔ یہ فرما کر اوسے بھی چھوڑ دیا اور گھر مین تشریف لائے محمد ابن جریر طبری امامی
نے کتاب دلائل الامامہ مین جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ
نے دنیا سے رحلت فرمائی دو بزرگ چیزین درمیان امت چھوڑین کتاب خدا و عترت
کہ اہلبیت حضرت رسولؐ ہین اور ہنگام وفات جناب فاطمہؑ سے چپکے سے کہا کہ پہلے جو
اہلبیت سے مجھسے ملحق ہوگا وہ تم ہوگی جناب فاطمہؑ نے فرمایا چند روز بعد وفات سید کائناتؐ
حالت خواب و بیداری مین مین نے اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا کہ اونچی جگہ پر کھڑے ہین اور
میری طرف دیکھ رہے ہین جب میری نظر خورشید جمال پدر بزرگوار پر پڑی بیتاب ہو گئی اور
فریاد کی کہ یا ابتاہ آپ تشریف لیگئے آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہو گئی پھر کیا
دیکھتی ہون کہ فرشتون کی فوجین آسمان سے نیچے آئین اور دو فرشتے سب کے آگے آگے تھے
اون دو فرشتون نے مجھے اوٹھا لیا اور آسمان پر لیگئے۔ جب مین آسمان پر پہونچی قصرہاے
بسیار و بستان و درختان و نہرہاے بیشمار مین نے دیکھے اور اون قصرون مین حورین
نہایت حسینہ و جمیلہ بہشتی اور خوش کرتی دیکھین کہ آپس مین کہتی ہین مرحبا اوسکو جسکے پدر کے
لئے بہشت برین و حور العین خلق ہوئین پھر ملائکہ مجھے ایک مکان مین لیگئے جسمین بہت سے
قصر تھے اور ہر قصر مین بہت سی منزلین تھین کہ کسی آنکھ نے ایسا مکان نہ دیکھا ہوگا اور ہر
منزل مین ایک تخت رکھا تھا اور ہر تخت پر فرشہاے رنگا رنگ حریر و سندس کے بچھے تھے اور لحاف
انواع اقسام استبرق و دیباکے رکھے تھے اور انواع اقسام کھانون کے خوان اور ظروف طلائی
و نقرئی شربتون سے بھرے رکھے تھے اور نہرین دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبو دیکھین
اوسوقت مین نے پوچھا یہ منازل رفیعہ اور یہ قصور منیعہ کیسے ہین اور یہ فرشہای الوان و نعمتہا

روایت محمد ابن جریر طبری

فراوان کسکے لیئے ہین فرشتون نے کہا یہ فردوس اعلیٰ ہے بہشت مین اس سے زیادہ بلند مکان
اور اس سے بہتر کوئی جگہ نہین۔ یہ مکان تمھارے پدر بزرگوار اور اونکے اہلبیت عالیمقدار
کا ہے اور جسے خدا پیغمبرون مین سے چاہے۔ مین نے پوچھا یہ نہر کیسی ہے فرشتون نے کہا یہ نہر
کوثر ہے جسکا حق تعالےٰ نے تمھارے پدر سے وعدہ کیا ہے مین نے کہا میرے پدر بزرگوار کہان
ہین فرشتون نے کہا ابھی آتے ہین اسی گفتگو مین تھی کہ ناگاہ اور دوسرا قصر دیکھا کہ وہ
قصرہائے اول سے زیادہ سفید و نورانی تھا اور تخت اور فرش اور دیبا وغیرہ جو وہان دیکھے ہین
تھے اونسے زیادہ اور عمدہ یہان دیکھے۔ ناگاہ میری نظر پدر بزرگوار پر پڑی کہ ایک تخت پر بیٹھے
ہین اور ایک جماعت خدمت مین حاضر ہے جب نظر مبارک پدر بزرگوار مجھپر پڑی ہاتھ بڑھا کر
مجھے اپنی طرف لیلیا اور گود مین لیکر درمیان دو دیدہ بوسہ دیا اور فرمایا اے دختر من خوش
آمدی اور مجھے اپنی آغوش مبارک مین بٹھا کر فرمایا اے حبیبۂ من و نور دیدہ مین تو نہین دیکھتی کہ
خدا نے تیری لیئے کیسے کیسے قصر اور کیسی کیسی نعمتین مہیا کی ہین یہ فرما کر مجھے نہایت نفیس نفیس قصر اور
انواع اقسام کی لباس دکھائے اور فرمایا یہ سب قصر و منازل تیری اور تیرے شوہر اور تیرے دونون
فرزندون کے اور جنھے تجھے دوست رکھا اونکے لیئے ہین اے فاطمہؑ شاد و خوش رہ کہ بہت جلد تو میرے
پاس آئیگی اور جور و جفا کاران امت سے چھوٹ جائیگی۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا اوس حال کے
دیکھنے سے میرا دل پرواز کر گیا اور شوق لقائے الٰہی زیادہ ہوا خوف زدہ خواب سے چونکی جناب
امیرؑ نے فرمایا کہ جب سیدۂ ابرار خواب سے بیدار ہوئین مجھے آواز دی جب مین پاس گیا سیدہ کو
پریشان دیکھا پوچھا اے سیدہ تمھارا کیا حال ہے جناب فاطمہؑ نے اپنا خواب بیان کیا
اور مجھسے عہد و پیمان لیا کہ جب دنیا سے رحلت کرون عورتون مین بغیر ام سلمہ زوجۂ
حضرت رسولؐ و ام ایمن و فضہ اور مردون مین حسنؑ و حسینؑ و عبداللہ بن عباس و سلمان
و عمار بن یاسر و مقداد و ابوذر کے اور کسیکو خبر نکرنا اور کہا یا علیؑ مین تمھین اجازت دیتی ہون کہ
بعد وفات میری جسم پر نظر کرنا مجھے غسل دینا اور عورتین تمھاری مدد کرین اور رات کو مجھے دفن کرنا
اور کسیکو میری قبر کا نشان نہ بتانا۔ جب شب وفات جناب فاطمہؑ ہوئی حالت احتضار مین کہا
وعلیک السلام اور جناب امیرؑ سے کہا ای پسر عم اسوقت جبرئیل آئے اور مجھے سلام کیا اور کہا خدا نے
تمکو سلام کہا اور فرمایا ہی اے حبیبۂ حبیب خدا و میوۂ دل انبیا آج تو ملحق بہ ملاء اعلیٰ ہوگی اور
جانب جنت الماوی مراجعت کریگی جبرئیل یہ رسالت ملک جلیل بہونچا کر آسمان پر چلے گئے

تھوڑی دیر مین پھر جناب سیدہ نے کہا علیک السلام اور کہا اے پسر عم بخدا سوگند میکائیل آئے اور مجھے سلام کیا بعد ایک لحظہ کے خوب آنکھین کھول کر فرمایا اے پسر عم واللہ موت ہر ذیحیات کے لیئے حق ہے اور پہونچی گی اب یہ عزرائیل آئے اور از بسو نے مشرق و مغرب کھولے ہیں ... آسمان و زمین بھر گیا ہے اور جو اوصاف تجھسے میرے پدر بزرگوار نے بیان کیئے تھے اسیطرح مین دیکھ رہی ہون پس کہا وعلیک السلام یا قابض الارواح یعنی تمپر سلام ہو اے روحون کے قبض کرنے والے۔ میری جان جلد اور بہت آسانی سے قبض کرو اور مجھے آزار نہ دینا پھر یا الیک ربی لا الی النار یعنی اے میرے پروردگار مجھے اپنے جوار رحمت مین لیجا اور جہنم مین نہ لیجا یہ فرما کر آنکھین بند کرلین اور ہاتھ پاؤن قبلہ کی طرف پھیلا دئے اور ریاض جنت خرامان ہوئین۔ کتاب مصباح الانوار مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہ نے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکھا اور تمہارے منافقین امت کی شکایت کی جناب رسولخدا نے فرمایا اے فاطمہ غم نہ کھا تیرے لیئے آخرت مین وہ سب مہیا ہے جو خدا نے پرہیزگارون کے لیئے مہیا کیا ہے اور تو اب بہت جلد میرے پاس آتی ہے جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب ماہ رحلت جناب سیدہ قریب ہوا رونے لگین جناب امیر نے پوچھا اے سیدہ واے تمان کیون روتی ہو کہا مین ان ستمون پر روتی ہون جو میرے بعد کافران جفا و منافقان پر جفا سے تمھین پہونچینگے جناب امیر نے فرمایا اے فاطمہ نہ رو بخدا سوگند وہ سب آزار راہ خدا مین مجھپر سہل ہین یہ جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب میری مان جناب فاطمہ کا وقت وفات قریب ہوا جناب امیر کو بلایا اور وصیت کی کہ مین جب بعالم بقا رحلت کرون تم خود متوجہ غسل ہونا اور جمیع امور بجالانا پھر نماز پڑھنا اور اپنے ہاتھ سے مجھے قبر مین اوتارنا اور میرے منھ کے سامنے بیٹھ کر قرآن اور دعائین بہت پڑھنا کہ وہ ساعت وہ ہے کہ مردے زندون کی محبت اور دعا کے محتاج ہین تمھین خدا کو سونپتی اور اپنے فرزندان غریب کی سفارش کرتی ہون پھر ام کلثوم کو گود مین لیا اور فرمایا جب یہ دختر بالغ ہو جو کچھ گھر مین ہے سب اسکو دیدینا۔ جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ نے مابین نماز مغرب و عشا بدار بقا رحلت فرمائی اور حدیث دیگر مین ارشاد کیا کہ جناب فاطمہ بیماری مین اس دعا کو بہت پڑھتی تھین۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث فاغثنی اللھم زحزحنی عن النار وادخلنی الجنۃ والحقنی بابی محمد یعنی اے زندہ کہ ہرگز تیرے لیئے مرگ نہین اور اے پائدار کہ سب چیزین تیری ذات سے برپا ہین۔ مین تیری رحمت سے استغاثہ کرتی ہون بار الہا تو میری فریاد کو پہونچ

بیان وفات جناب فاطمہ

اور آتش جہنم کو مجھسے دور کر اور مجھے داخل بہشت کر اور میرے باپ محمدؐ سے مجھے ملا دے جناب
امیر نے فرمایا خدا تمکو عافیت دے اور باقی رکھے۔ جناب فاطمہ نے کہا اے ابوالحسنؑ بارگاہ
خدا مین جانا اب بہت قریب ہے یہ کہکر امور خانہ داری کے اوقات اور متاع خانہ داری کی
وصیت فرمائی اور کہا بعد میرے امامہ بنت ابی العاص کی کہ میری خواہر زینب کی دختر ہے
خواستگاری کرنا کہ وہ میرے فرزندون پر مہربان ہی جناب امام [illegible] سے منقول ہی کہ جناب
امیر جناب فاطمہ کو غسل دیتے وقت کہتے تھے خداوندا یہ تیری کنیز اور تیرے پیغمبر کی دختر ہے تیری
برگزیدہ و پسندیدہ ہی خداوندا اپنی حجت اوسے تلقین کر اور اوسکی دلیل کو عظیم فرما اور اوسکے
درجہ کو بہشت مین رفیع کر اور اوسکے باپ سے اوسکو ملا دے۔ جناب صادق سے منقول ہے کہ
جناب امیر نے اپنے گھر مین جناب سیدہ پر نماز پڑھی پانچ تکبیرین کہین اور ہر مرتبہ جب حضرت
تکبیر کہتے تھے جبرئیل اور جمیع ملائکہ بھی تکبیر کہتے تھے بروایت دیگر پچیس تکبیرین کہین اور فرمایا
جب جناب امیر نے جناب فاطمہ کو قبر مین رکھا فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ محمد بن عبد اللہ اے صدیقہ معصومہ مین نے تمھین
اوسکو سونپا اور اوسکے سپرد کیا جو تجھسے زیادہ تمکو سزاوار ہی اور مین راضی ہوا اسوجہ سے کہ
خدا تمسے راضی ہوا۔ پس یہ آیہ تلاوت فرمایا۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری
یعنی مین نے تمکو خاک سے پیدا کیا اور تمھاری خاک ہی کیطرف بازگشت کی اور خاک ہی سے
تمکو بار دگر باہر لاؤنگا۔ جب قبر پر مٹی ڈالی اور پانی چھڑکا نزدیک قبر بیٹھ گئے اور سیلاب اشک
خونین دیدۂ حق بین سے جاری ہوا اوسوقت عباس نے بنہایت التماس و دلجوئی امام مظلوم محزون
و مغموم کو ہاتھ پکڑ کر گھر مین لے آئے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ ایک شخص نے جناب
صادقؑ سے پوچھا کہ آگ جنازہ کے پیچھے لیجا سکتے ہین اور مجمرہ و قندیل وغیرہ بھی ہمراہ جنازہ
رکھ سکتے ہین یہ سنکے رنگ مبارک حضرت متغیر ہوا اور فرمایا ایک شقی جناب سیدہ پاس آیا اور
کہا علی بن ابیطالب نے دختر ابوجہل کی خواستگاری کی ہی جناب سیدہ نے اوس شقی سے کہا تو
قسم کھا اوسنے تین دفعہ قسمین کھائین کہ مین جو کچھ کہتا ہون سچ ہی جناب فاطمہ کو بہت غیرت آئی
اسلیئے کہ حق تعالی نے عورتون کے خمیر مین غیرت قرار دی ہی جسطرح مردون پر جہاد واجب
کیا ہی اور اوس عورت کیلئے جو باوجود غیرت صبر کرے ایک ثواب مقرر کیا ہی مثل ثواب اوس شخص کے
جو مسلمانون کی سرحد پر خدا کے واسطے نگہبانی کرے یہ سنکر جناب فاطمہ کو نہایت صدمہ ہوا اور

بیان دفن جناب فاطمہ

متفکر و متردد رہین یہانتک کہ رات ہوئی جب رات ہوئی امام حسینؑ کو بائین کندہے پر بٹھایا اور بایان ہاتھ ام کلثوم کا اپنے داہنے ہاتھ مین لیا اور اپنے پدر بزرگوار کے گھر تشریف لیگئین۔ جب جناب امیرؑ گھر مین آئے اور جناب سیدہ کو وہان نہ دیکھا بہت محزون و مغموم ہوے مگر تشریف لیجانے کا سبب نہ کھلا اور شرم و حجاب دامنگیر ہوا کہ جناب سیدہؑ کو اونکے پدر بزرگوار کے گھر سے بلالین پس گھر سے باہر نکل آئے اور مسجد مین جا کر بہت نمازین ادا کین اور ایک تودہ خاک جمع کر کے اوسپر تکیہ فرمایا۔ جب جناب رسولخداؐ نے جناب فاطمہؑ کو محزون و مغموم پایا غسل کیا اور لباس پہنکر مسجد مین تشریف لائے اور نمازین پڑھنی شروع کین مشغول رکوع و سجود تھے بعد دو رکعت کے دعا مانگتے تھے کہ خداوندا فاطمہؑ کے حزن و غم کو زائل کر کیونکہ جسوقت گھر سی باہر تشریف لائے تھے جناب فاطمہؑ کو دیکھ آئے تھے کہ آپ کروٹین لیتین اور ٹھنڈی سانسین بھرتی ہین جب پھر گھر مین تشریف لائے دیکھا کہ فاطمہؑ کو نیند نہین آتی اور بیقرار ہین فرمایا اے دختر گرامی اے فاطمہؑ اوٹھو جب جناب فاطمہؑ اوٹھین جناب رسولخداؐ نے امام حسنؑ کو اور جناب فاطمہؑ نے امام حسینؑ کو اوٹھایا اور ام کلثوم کا ہاتھ پکڑ کے گھر سی مسجد مین تشریف لائے۔ یہانتک کہ قریب جناب امیرؑ کے پہونچے اوسوقت جناب امیرؑ آرام فرما رہے تھے اوسوقت حضرت رسولؐ نے اپنا پاؤن جناب امیرؑ کے پاؤن پر رکھا اور ہلا کر فرمایا اے ابوتراب اوٹھو گھر والون کو تمنے اپنی جگہ سے جدا کیا ہی جاؤ اور ابوبکر و عمر و طلحہ کو بلا لاؤ پس جناب امیرؑ گئے اور ابوبکر و عمر کو بلا لائے جب قریب جناب رسولخداؐ کے حاضر ہوے حضرت رسولؐ نے ارشاد کیا ہی علی کیا تم نہین جانتے کہ فاطمہؑ میری پارۂ تن ہے اور مین فاطمہؑ سے ہون جسنے اوسے آزار دیا اوسنے مجھے آزار دیا اور جسنے اوسے میری وفات کے بعد آزار دیا مثل اسکے ہے کہ گویا میری حیات مین آزار دیا اور جسنے اوسی میری حیات مین آزار دیا ایسا ہے کہ گویا میری وفات کے بعد آزار دیا جناب امیرؑ نے فرمایا ہان یا رسول اللہؐ اسیطرح سے ہے اوسوقت جناب رسولخداؐ نے فرمایا تمکو کیا باعث ہوا جو تمنے ایسا کام کیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا بحق اوس خدا کے جسنے آپکو براستی بھیجا قسم کھاتا ہون کہ جو کچھ فاطمہؑ سے کسی نے کہا ہی فی الواقع وہ صحیح نہین اور میرے دل مین بھی وہ امور نہین گذرے۔ جناب رسولخداؐ نے فرمایا تم بھی سچ کہتے ہو اور وہ بھی سچ کہتی ہے۔ یہ سُنکر اوسوقت جناب فاطمہؑ ہنسنے لگین کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اون دو منافقون نے آپس مین ایک دوسرے سے کہا ہمین اسوقت بلانا عجب سے ہے بیشک اسوقت کے ہمارے بُلانے سی کوئی نہ کوئی حضرت رسولؐ کا مطلب ضرور ہے پھر

بیان حزن و ملال جناب فاطمہؑ

جناب رسولخداؐ نے جناب امیرؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور اپنی اونگلیان جناب امیرؑ کی اونگلیون مین دخل کین اور امام حسنؑ کو گود مین لیا اور جناب امیرؑ نے امام حسینؑ کو اور جناب فاطمہؑ نے ام کلثوم کو اوٹھایا پس حضرت رسولؐ اپنے گھر مین لیگئے اور چادر اونپر ڈالدی اور اونکو خدا کو سونپ کر باہر چلے آئے اور بقیہ شب نماز مین تمام کی۔ جب جناب فاطمہؑ بیمار ہوئین وہ بیماری جس سے دنیا سے بسبب اذیت ہائے منافقین امت انتقال کیا وہ دونون منافق طعن و تشنیع مردم سے خائف ہوے اور عیادت کو آئے اجازت چاہی کہ گھر مین آئین جناب فاطمہؑ نے انکار کیا اور اجازت ندی جب ابوبکر نے یہ حالت دیکھی خدا سے عہد کیا کہ زیر سقف نجائے جبتک جناب فاطمہؑ دختر حضرت رسولؐ کو خوشنود و رضامند نکرلے۔ ایک رات آسمان کے نیچے سویا اور چھت کے نیچے نگیا عمر نے جناب امیرؑ سے آکر عرض کی کہ ابوبکر بڈھا کمزور آدمی ہے اور ہمراہ حضرت رسولؐ غار مین تھا اور حضرتؐ کا مصاحب قدیم ہے ہم دونون مکرر علاوہ اس دفعہ کے حاضر ہوے اور اجازت چاہی کہ جناب فاطمہؑ کی خدمت مین حاضر ہون مگر اونھون نے اجازت نہ دی اگر آپ مناسب جانئیے تو اجازت لے لیجیے یہ سنکر جناب امیرؑ جناب فاطمہؑ پاس آئے اور کہا اے دختر رسولخدا اون دو اشقیائے اُمت نے جو کچھ کیا تم خود جانتی ہو اور اب وہ مکرر آئے اور اجازت چاہی مگر تمنے اجازت نہ دی اب پھر اونھون نے سوال کیا ہے کہ مین تمسے اجازت اونکے آنے کی لیلون جناب فاطمہؑ نے فرمایا بخدا سوگند مین اجازت نہ دونگی اور اونسے ایک بات بھی نکرونگی جبتک کہ اپنے پدر بزرگوار سے ملاقات کرکے اون مظالم اور ستم کی جو اونھون نے مجھپر کیئے شکایت نہ کرلون۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مین ضامن ہوا ہون کہ اونکے لیئے تمسے اجازت لون جناب فاطمہؑ نے فرمایا اگر تم ضامن ہوئے ہو گھر تمھارا ہے اور تمھین اختیار ہے عورتین مردون کی تابع ہین اور مین کسی چیز مین تمھاری مخالفت جائز نہین رکھتی جسے چاہو اجازت دو پس جناب امیرؑ باہر تشریف لائے اور اونکو اجازت دی کہ آئین جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرے اوپر چادر ڈالدو۔ جب وہ دونون گھر مین آئے جناب فاطمہؑ کو سلام کیا جناب فاطمہؑ نے کچھ جواب نہ دیا اور مُنھ پھیر لیا وہ دونون دوسری جانب آئے اور جناب فاطمہؑ نے اودھر سے بھی مُنھ پھیر لیا غرضکہ کتنی دفعہ ادھر سے اودھر وہ دونون آئے اور جناب فاطمہؑ نے اونسے مُنھ پھیر لیا اوسوقت جناب سیدہ نے کہا اے علی چادر میرے مُنھ کے آگے سے اوٹھالو اور میرے مُنھ کے سامنے بیٹھو۔ عورتین جو گرد جمع تھین اونسے فرمایا

وقت غسل کے آنے دینا اور میرے جسم پر بغیر تمھارے دوسرا کوئی نظر نہ کرے مین آنحضرتؐ کو غسل دیتا
تھا اور ملائکہ جسم شریف کو ایک جانب سے دوسری جانب پلٹتے تھے اور فضل بن عباس میرے
ہاتھ مین پانی دیتے تھے اور اپنی آنکھون پر پٹی باندھے ہوے تھے جب مین نے چاہا پیراہن آنحضرت
اوتارون ناگاہ کسی نے گوشہ خانہ سے آواز دی کہ آواز مین نے سُنی اور صورت نہ دیکھی اوسنے کہا
پیراہن رسول خداؐ نہ اوتارو اور مکرر وہ آواز مین نے سُنی لہذا پیراہن نہ اوتارا اور ہاتھ زیر پیراہن
کرکے حضرتؐ کو غسل دیا پھر کفن لائے مین نے حضرت کو کفن پہنایا اور کفن پہنانے کے بعد
پیراہن آنحضرتؐ اوتارا۔ و لیکن میرا فرزند حسنؑ پس تم اور جمیع اہل مدینہ جانتے ہو کہ وہ اثنائے
نماز مین آتا اور صفون کو چیرتا حضرت رسولؐ تک پہونچتا اگر حضرتؐ سجدہ مین ہوتے حسنؑ پشت
مبارک آنحضرتؐ پر سوار ہوتا تھا اور جب حضرتؐ سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے ایک ہاتھ حضرتؐ
کا حسنؑ کی پشت اور دوسرا ہاتھ حسنؑ کے پاؤن پر ہوتا تھا اور اسیطرح اوسکو بحفاظت رکھتے
تھے یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوتے تھے کہا ہان ہم اسکو جانتے ہین۔ پھر جناب امیرؑ نے فرمایا
تم اور اہل مدینہ جانتے ہو کہ جب کبھی حسنؑ مسجد مین آتا اور حضرت خطبہ مین مشغول ہوتے
اوسوقت حسنؑ کو دوش مبارک پر سوار کرتے اور اوسکے پاؤن سینہ سے لگا لیتے یہانتک کہ
خطبہ تمام فرماتے اور حاضرین مسجد خلخالہائے حسنؑ کی چمک آخری حصہ مسجد سے دیکھتے تھے
جسکو ایسے ایسے پیار اور لاڈ اوسکے پدر بزرگوار کے حسنؑ دیکھے ہوے تھے اور اب اونکے منبر پر پیغمبرؐ
کو اوسنے دیکھا اوسے ناگوار معلوم ہوا اور یہ بات اوسنے کہی۔ بخدا سوگند مین نے اوسے نہین سکھایا
تھا اور وہ کلام اوسکا میرے حکم سے نہ تھا و لیکن جناب فاطمہؑ پس تم جانتے ہو کہ مین نے اونسے
تمہارے لیے اجازت لی اور تم اونکے پاس آئے اور اونکے کلام سے مطلع ہوے اور اونکے خشم
و غضب کو اپنی نسبت تمنے دیکھا۔ بخدا سوگند جناب سیدہ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمھین
اونکے جنازے پر نہ آنے دون اور نماز جنازہ کی تمکو اطلاع نہ دون اور مجھسے اصرار کیا تھا کہ خلاف
وصیت تمھارے حق مین نہ کرون عمر نے کہا یہ سب باتین بیکار ہین اب مین قبرستان مین جاتا
اور فاطمہؑ کو قبر سے باہر نکال کر اونپر نماز پڑھتا ہون جناب امیرؑ نے فرمایا بخدا سوگند اگر تو ایسا کریگا
تو قبل اسکے کہ تو اس ارادہ کو پورا کرے تیرا سر تن سے جُدا کر دونگا اسکے بعد دیر تک گفتگو درمیان
جناب امیرؑ اور عمر ہوا کی اور قریب تھا ایک دوسرے پر حملہ کرین کہ مہاجرین و انصار جمع ہو گئے اور کہا بخدا
سوگند ہم راضی نہین ہین کہ ابن عم رسول خداؐ کے حق مین ایسے سخنان نازیبا اور ناسزا کہے جائین جب عمر نے

دیکھا کہ فتنہ و فساد برپا ہوا چاہتا ہی خاموش ہو کر چلا گیا کلینی نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب بعد حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ پر ظلم و ستم ہوے قبر پدر بزرگوار پر آئین اور شکایت کرنے لگین اور چند شعر پڑھے جنکا مضمون یہ ہی۔ بعد آپکے فتنہ برپا ہوا اور آوازین بلند ہوئین اگر آپ ہوتے تو یہ کاہیکو ہوتا جب آپ ہم مین سے تشریف لیگئے ہم مثل زمین باران نادیدہ ہو گئے اور آپکی امت پریشان ہو گئی بابا جان میرا حال ملاحظہ کیجیے اور ظالمون سے غافل نہو جیے علاوہ انکے اور اشعار بھی بر سبیل شکایت پڑھکر گھر تشریف لائین۔ عیاشی نے روایت کی ہی کہ ام سلمہ مرض جناب فاطمہؑ مین عیادت کو آئین اور پوچھا اے دختر رسولخدا رات سے صبح کیونکر کی ہی جناب فاطمہؑ نے فرمایا جراحت دل و اندوہ و غم بیشمار وفات نبی مختار و مظلومیت حیدر کرار مین صبح کی ہی حرمت حضرت رسولؐ اوس شخص نے ہتک کی جو بغضب بر خلاف تنزیل و سنت پیغمبر جلیل امام ہوا اور اوس غصب خلافت ظلم و ستم اہلبیت رسالت کا سبب وہ کینہ دیرینہ تھا جو جنگ بدر و احد سے یہ لوگ اپنے سینون مین پوشیدہ کیے ہوے تھے اور زمانہ حضرت رسولؐ مین از روے نفاق اوسے پوشیدہ رکھتے تھے اور منتظر فرصت تھے جب فرصت پائی باران محنت و الم ہمپر برسایا اور کمان کفر و نفاق سے تیرہاے ظلم و شقاق ہماری طرف پھینکے مولف فرماتے ہین کہ مدت حیات جناب فاطمہؑ مین بعد وفات جناب رسولخدا علماے فریقین مین بہت اختلاف ہی مگر چھ مہینہ سے زیادہ اور چالیس روز سے کم کسی نے نہین لکھا ہی اور واضح ہو کہ احادیث معتبرہ اسپر دلالت کرتی ہین کہ زندگی جناب سیدہ کی بعد حضرت رسولؐ پچھتر روز تھی ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین مین جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ مدت زندگی جناب فاطمہؑ بعد وفات جناب رسولخدا تین مہینے تھی اور اکثر علماے امامیہ نے کہا ہی کہ تیسری ماہ جمادی الثانی کو واقع ہوئی اور یہ قول احادیث پچھتر روزہ کے مخالف ہی بلکہ موافق احادیث چاہیے کہ اوائل ماہ جمادی الاول مین وفات واقع ہوئی ہو شیخ طوسی نے مصباح مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اکیسوین ماہ رجب کو وفات ہوئی اور یہ قول بہت بعید ہی اور کشف الغمہ مین تیسری شب ماہ مبارک رمضان کی بھی منقول ہی اور ابن شہر آشوب نے تیرھوین ماہ ربیع الآخر کی نقل کی ہی اور محمد بن جریر طبری امامی نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تیسری جمادی الآخر گیارھوین سال ہجرت سے وفات واقع ہوئی کتاب مصباح الانوار مین امام ابو الحسن مجتبیٰ سے روایت کی ہے کہ ہنگام احتضار موت گھر کے ایک سمت جناب

سیدہؑ نے دیکھکر فرمایا۔ السلام علی جبرئیل السلام علی رسول اللہ اللھم مع رسولک اللھم فی رضوانک وجوارک ودارک دار السلام یعنی سلام ہو جبرئیل پر سلام ہو رسولخدا پر پالنے والے مجھے اپنے رسولؐ کے ہمراہ محشور کر خداوندا مجھے اپنی خوشنودی اور اپنے جوار رحمت اور اپنے خانہ کرامت مین کہ بہشت ہی جگہ دے پھر فرمایا جو مین دیکھتی ہون تم بھی دیکھتے ہو۔ پوچھا آپ اے بہترین زنان عالمیان کیا دیکھتی ہین جناب فاطمہؑ نے فرمایا فوجین ملائکہ آسمانی کی دیکھ رہی ہون کہ میری روح کے استقبال کو آئی ہین اور جبرئیل اور حضرت رسولؐ میرے قریب ہین حضرت رسولؐ فرماتے ہین اے دختر گرامی میرے پاس آ کہ جو کچھ تیرے لیے میرے پاس ہی وہ دنیا سے بہتر ہی اور رویت دیگر اوسی حالت مین جبرئیل اور رسولخداؐ دونون پر سلام کیا پھر ملک الموت پر سلام کیا اور جو لوگ حاضر تھے وہ فرشتون کے پرون کی آواز سنتے تھے اور ایسی خوشبو انکے دماغ مین پہونچتی تھی کہ ہرگز نہ سونگھی تھی امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جب ملاء اعلی سے خبر وفات جناب سیدہ نساء پہونچی جناب امیرؑ کو بلایا اور وصیت شروع کی جناب امیرؑ نے یہ حال دیکھکر اور یہ باتین سنکر ایک آہ حسرت ناک کھینچی جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی تھی کہ پہلے جو اہلبیت سے اونسے ملحق ہوگا وہ مین ہونگی اے پسر عم واے نہین دل پر غم صبر کرو اور بقضاے حق تعالی راضی رہو اور تم آپ ہی مجھے غسل دینا اور رات ہی کو مجھے دفن کر دینا کہ ابوبکر و عمر میرے قاتل میرے جنازہ پر نہ آنے پائین۔ کشف الغمہ مین اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہی کہ جناب فاطمہؑ نے مرض وفات مین مجھسے فرمایا مجھے برا معلوم ہوتا ہی جسطرح عورتون کے جنازہ کو اوٹھاتے ہین اسلیے کہ تختہ پر رکھ کر کپڑا اوڑھا دیتے ہین اور اوس سے جسم کا موٹا دبلا ہونا لوگون پر ظاہر ہوتا ہی اسماء نے کہا اے دختر رسولخداؐ مین آپکو ایک چیز دکھاؤن جو مین نے حبشہ مین دیکھی ہی پس خرمے کے درخت کی ہری لکڑیان منگا کر تابوت بنا کر اوسپر کپڑا اڈالدیا جب جناب فاطمہؑ نے ملاحظہ کیا فرمایا یہ طریقہ بہت اچھا ہی اگر میت کو اوسمین رکھین مرد و عورت مین تمیز نہوگی پس فرمایا جب مین انتقال کرون مجھے غسل دینا اور کسیکو میرے پاس نہ آنے دینا جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا عائشہ آئی اور چاہا مکان مین جاے اسماء بنت عمیس نے نہ جانے دیا عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر سے شکایت کی اور کہا یہ زن حبشیہ مجھے فاطمہؑ دختر رسولخداؐ پاس نہین جانے دیتی اور فاطمہؑ کے لیے ایک تابوت اسنے بنایا ہی جب ابوبکر نے اسماء سے پوچھا اسماء نے کہا خود جناب فاطمہؑ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ

اونکے پاس کسیکو نہ جانے دو اور اس تابوت کو زندگی مین اونکو دکھا چکی ہون بعد ملاحظہ مجھے حکم دیا کہ ایسا ہی تابوت میرے لیے بھی بنانا ابوبکر نے کہا جو کچھ فاطمہؑ نے کہا ہے اوسکی تعمیل کرو پس جناب امیرؑ اور اسماء بنت عمیس نے جناب فاطمہؑ کو غسل دیا کتاب روضۃ الواعظین وغیرہ مین روایت کی ہے کہ جب جناب فاطمہؑ کے مرض شدید عارض ہونے پر چالیس روز گذر گئے اوسوقت جناب فاطمہؑ کو اونکی خبر وفات پہونچی ام ایمن و اسماء بنت عمیس سے جناب امیرؑ کو بلایا اور کہا اے ابن عم خبر وفات مجھے آسمان سے پہونچی اور اب میرا کوچ ہے تمکو چند امور کی وصیت کرتی ہون کہ دلمین رکھنا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے دختر رسولخدا جو چاہو وصیت کرو یہ کہکر جناب امیرؑ سرہانے بیٹھ گئے اور مکان مین جو کوئی تھا اوسے باہر کر دیا اوسوقت جناب سیدہ نے فرمایا اے ابن عم تمنے ہرگز مجھے دروغگو اور خیانت کرنے والی نہ پایا ہوگا اور جس روز سے مجھسے تمسے سابقہ پڑا ہے مین نے تمھاری مخالفت نہین کی جناب امیرؑ نے فرمایا معاذ اللہ تم داناتر بخدا اور نیکوکارتر اور پرہیزگارتر اور کریم تر اور خدا سے خائف تر ہو بھلا مین تمکو اپنی مخالفت کا الزام دیسکتا ہون واقعی مجھپر تمھاری مفارقت بہت گران ہے ولیکن یہ وہ چیز ہے کہ جس سے کسیکو چارہ ہی نہین بخدا سوگند مجھپر مصیبت مفارقت رسولخدا کو تمنے تازہ کیا اور تمھاری وفات و جدائی مجھپر عظیم ہوئی لہذا مین اس مصیبت پر کہ بہت پُر درد ہے انا للہ و انا الیہ راجعون کہتا ہون تمھاری مفارقت کسقدر میرے دل کی جلانے والی اور رنج دینے والی ہے بخدا سوگند یہ مصیبت وہ مصیبت ہے جس سے تسلی ہی نہین ہوسکتی اور یہ مفارقت وہ چیز ہے کہ کوئی چیز بعد اسکے عوض نہین ہوسکتی یہ کہکر تھوڑی دیر تک جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ رویا کیے جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ کو تھوڑی دیر اپنے دامن مین لیکر سینہ سے لگایا اور فرمایا جو چاہو وصیت کرو جو فرماؤ اوسکی مین تعمیل کرون تمھارے امر کو اپنے امر پر اختیار کرون یہ سنکر جناب فاطمہؑ نے فرمایا خدا تمھین جزائے خیر دے اے ابن عم رسولخدا پہلی وصیت تمکو یہ کرتی ہون کہ بعد میرے امامہ سے عقد کرنا اسلیے کہ مردون کو بغیر عورتون کے چارہ نہین اور امامہ میرے فرزندون پر مثل میرے مہربان ہے پھر فرمایا میرے لیے نعش بناؤ اسلیے کہ مین نے فرشتون کو دیکھا اونھون نے نعش میرے لیے بنائی ہے اور پہلے جو نعش زمین پر بنائی گئی وہ یہی نعش تھی بعد ازان فرمایا مین پھر تمھین وصیت کرتی ہون کہ میرے جنازہ پر اون مین سے ایک بھی نہ آنے پائے جنھون نے مجھپر ظلم و ستم کیے اور میرا حق غصب کیا ہے اسلیے کہ وہ لوگ میرے اور رسولخدا کے دشمن ہین اور

اونمین سے اور اونکے ہواخواہون مین سے کسی کو میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھنے دینا اور مجھے رات کو جسوقت لوگ سوتے ہون دفن کر دینا کشف الغمہ وغیرہ مین روایت کی ہی کہ جب وفات جناب فاطمہ قریب ہوئی اسماء بنت عمیس سے کہا پانی لاؤ مین وضو کرونگی بعد وضو کرنے کے دیگر روایت بعد غسل کرنے کے خوشبو لگائی اور نئے کپڑے پہنے پھر فرمایا اے اسماء جبرئیل وقت وفات پدر بزرگوار چالیس درہم کافور بہشت لائے تھے اور آنحضرت نے اوسکے تین حصے کیے تھے ایک حصہ اپنے لیے اور ایک علیؑ کے لیے اور ایک میرے لیے رکھا تھا وہ کافور لے آؤ کہ مجھے اوس سے حنوط کرین جب اسماء کافور لائین فرمایا میرے سرہانے رکھدو یہ فرماکر پاؤن قبلہ کی جانب پھیلا دیے اور کپڑا اوڑھکر آرام کیا مجھسے فرمایا اے اسماء تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز دینا اگر مین جواب نہ دون علیؑ کو بلا لانا اور جاننا مین اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوئی۔ اسماء نے تھوڑی دیر انتظار کر کے پکارا جواب نہ پایا۔ اسماء نے کہا اے دختر رسولخدا اے دختر بہترین فرزندان آدم اور بہترین اون مخلوقات کی جو زمین پر راہ چلتے ہین اے دختر بہتر اون کے رتبہ کی جو شب معراج بمرتبہ قاب قوسین او ادنی پہونچا پھر کچھ جواب نہ پایا اوسوقت کپڑا منھ پر سے اوٹھایا دیکھا کہ روح مقدس نے بسوے ریاض جنت نہضت فرمائی یہ دیکھکر اسماء منھ کے بھل گر پڑین اور چہرۂ نورانی جناب سیدہ کے بوسے لیتین اور کہتی تھین جب جناب رسول خدا کی خدمت مین جانا اسماء بنت عمیس کا سلام پہونچانا۔ ناگاہ حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ آئے اور کہا اے اسماء اسوقت امان جان کیون آرام فرما رہی ہین اسماء نے کہا تمھاری والدہ آرام نہین فرما رہی ہین بلکہ اس دار محنت سے جانب منزل راحت رحلت فرمائی یہ سنکر امام حسنؑ بیتابانہ منھ کے بھل گر پڑے اور اپنی مادر کے رخ اطہر کے بوسے لیکر کہنے لگے اے امان قبل اسکے کہ ہماری روح ہمارے جسد سے پرواز کرے کچھ ہمسے بات کرو دوسری جانب امام حسینؑ قدمہائے مبارک سے لپٹ کر بوسے لیتے اور فرماتے تھے اے مادر بزرگوار مین آپکا فرزند حسینؑ ہون مجھسے باتین کیجیے قبل اسکے کہ دل میرا ٹکڑے ٹکڑے ہو اور دنیا سے مفارقت کرون اسماء نے کہا اے جگر گوشگان رسولخدا جاؤ اور اپنے پدر بزرگوار کو اپنی والدۂ نامدار کے وفات کی خبر کرو بس امام حسنؑ و امام حسینؑ باہر گئے اور جب قریب مسجد پہونچے چلا کر رونے لگے اصحاب استقبال کو دوڑے اور کہا آپکے رونے کا سبب کیا ہی اے فرزندان رسولخدا حق تعالی ہرگز آپکی آنکھون کو گریان نہ کرے کہا اپنے جد بزرگوار کی جگہ خالی دیکھکر اونکے شوق ملاقات مین

بیان وفات جناب فاطمہ

آپ روتے ہین جناب امام حسنؑ و جناب امام حسینؑ نے کہا والدہ ماجدہ نے دنیا سے رحلت
فرمائی جناب امیرؑ نے جب یہ خبر وحشت اثر سنی منھ کے بھل گر پڑے اور فرماتے تھے بعد تمھارے
مین اپنے دل کو کس سے تسلی دون اے دختر رسولخداؐ مصیبت وفات پیغمبرؐ کائنات تیرے
تجھ سے تسلی ہوتی تھی اب تمھاری مصیبت مفارقت پر مجھے کس سے تسلی ہوگی پھر چند
شعر مصیبت وفات جناب سیدہؑ مین ارشاد فرمائے کہ زمین و آسمان کو رولادیا اور جب
یہ خبر مدینہ مین منتشر ہوئی سب مرد و عورت رونے لگے اور آوازہاے شیون و بکا خانہ ہاے
مدینہ سے بلند ہوئین اور سب مرد و عورت خانہ امیرالمومنینؑ کی طرف دوڑے زنان بنی ہاشم
جناب فاطمہؑ کے گھر مین جمع ہوئین نزدیک تھا کہ کثرت صداے شیون سے مدینہ مین زلزلہ آجائے
تمام لوگ تعزیت کے لیے آتے تھے جناب امام حسنؑ و امام حسینؑ سامنے حضرتؑ کے بیٹھے روتے
تھے تمام لوگ انکا رونا دیکھکر روتے تھے ام کلثوم قبر رسولخداؐ پر آئین اور کہا یا ابتاہ
یا رسول اللہ آج آپ کی مصیبت مفارقت ہمپر تازہ ہوئی اور گویا آج آپ دنیا سے گئے
اور اپنی دختر کو بھی لیتے گئے لوگ جمع تھے اور منتظر تھے کہ جنازہ باہر آئے پس ابوذر رضی اللہ
عنہ آئے اور کہا جنازہ باہر لانے مین ابھی توقف ہے یہ سنکر لوگ متفرق ہوکے چلے گئے جب
پھر رات آئی اور سب لوگ سوگئے جنازہ کو باہر لاے اور جناب امیرؑ و حسنینؑ و عمار و مقداد
و عقیل و زبیر و ابوذر و سلمان و بریدہ اور ایک گروہ بنی ہاشم اور خواص آنحضرتؐ نے
نماز جنازہ ادا کی اور اوسی رات دفن کردیا اور جناب امیرؑ نے گرد قبر جناب فاطمہؑ سات
قبرین اور بنائین اسلیے کہ نجانین قبر جناب فاطمہؑ کی کونسی ہے و بروایت دیگر چالیس قبرون
پر پانی چھڑکا اسلیے کہ قبر جناب فاطمہؑ اون قبرون مین مشتبہ ہوجائے و بروایت دیگر قبر جناب
فاطمہؑ کو زمین کے برابر کردیا کہ علامت قبر نہ معلوم ہو اور یہ اسلیے تھا کہ منافقین و اشقیاے
امت قبر آنحضرتؑ کو نہ جان سکین اور قبر پر جاکر نماز نہ پڑھ سکین اور خیال قبر کھودنے کا
دل مین نہ لائین اسی وجہ سے مقام قبر جناب فاطمہؑ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین بقیع
مین نزدیک قبور ائمہ ہے بعضے کہتے ہین درمیان قبر رسولخداؐ و منبر آنحضرتؐ جناب
سیدہ دفن ہین اسلیے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک باغ
باغہاے بہشت سے ہے اور میرا منبر ایک دروازہ پر دروازہ ہاے بہشت سے ہے اور
صحیح زیادہ یہ ہے کہ جناب فاطمہؑ کو گھر ہی مین دفن کیا جیسا کہ روایات صحیحہ اسپر دلالت کرتی ہین

ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب چاہا جناب سیدہؑ کو قبر مین اوتارین دو ہاتھ قبر
کے اندر سے شبیہ بدستہاے جناب رسولخداؐ پیدا ہوے اور جناب فاطمہؑ کو لیکر قبر مین رکھا
شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جب مرض جناب فاطمہؑ شدید
ہوا عباس عم حضرت رسولؐ عیادت کو آئے کہا مرض جناب فاطمہؑ شدید ہی اور دیکھنا ممکن
نہین یہ سنکر عباس اپنے گھر پھر گئے اور ایک آدمی جناب امیرؑ کی خدمت مین بھیجکر کہلا بھیجا
کہ جناب امیرؑ سے کہنا تمھارے چچا سلام کہتے اور کہتے ہین غم بیماری فاطمہؑ حبیبہ دل و نور دیدہ
رسولخداؐ اور میری نور دیدہ نے مجھے اندوہناک کر دیا ہی اور گمان یہ ہی کہ وہ قبل میرے
اپنے باپ رسولخدا سے ملحق ہونگی اور آنحضرت اونکے لیے بہترین منازل بہشت اور درجات
آخرت عطا کرینگے اور مقرب بارگاہ الہی کرینگے اور عطاہاے بزرگ بخشینگے جب یہ وقت
آے مہاجرین و انصار کو جمع کرنا کہ سب جنازہ پر حاضر ہونے اور نماز پڑھنے سے ثواب
ہادین حاصل کرین اور یہ امر باعث زینت دین ہی جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا میرے چچا کو
سلام کہنا اور کہنا ہرگز شفقت و محبت کو اپنے ہمسے عزیز نہین کیا اور آپکے کلام خیرخواہانہ
کو ہمنے سنا اے چچا فاطمہؑ دختر رسولخداؐ ہمیشہ مظلوم رہین اونکے حق سے اونکو منع کیا میراث
بھی اونکو نہ دی حضرت رسولؐ کی سفارش مقدمہ فاطمہؑ مین نہ مانی حق حرمت اونکا
ادا نکیا اور حق خدا کی دربارۂ فاطمہؑ رعایت نہ کی اور خدا اوسکے حلم کرنے اور انتقام لینے
کے ظالمان و ستمگاران فاطمہؑ سے کافی ہے اے چچا مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ مجھے
اس نصیحت سے معاف رکھیے اور بخشدیجیے اسلیے کہ جناب فاطمہؑ نے مجھسے وصیت کی ہی کہ
لوگون کو اونکے جنازہ پر نہ آنے دون جب یہ پیغام عباس پاس پہونچا عباس نے کہا
خداوند میرے بھتیجے کو بخشدے کہ اوسنے مجھے بخشدیا اور اوسکی راے پر طعن نہین کر سکتے
اسلیے کہ فرزندان عبدالمطلب مین کوئی فرزند مبارک زیادہ علیؑ سے متولد نہین ہوا اگر حضرت
رسولؐ کے تحقیق کہ علی ہمیشہ سوے ہر مکرمت سابق تر اور ہر فضیلت مین عالم ترین مردم
ہین اور وقت غضب شجاع ترین مردم اور وقت جنگ دشمنان دین سب سے زیادہ شدید ہین
اور اون سب مین پہلے ہین جو ایمان خدا اور رسولخداؐ پر لاے شیخ مفید و شیخ طوسی رح نے
بسند ہاے معتبر امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ جب جناب فاطمہؑ بیمار
ہوئین جناب امیرؑ کو وصیت فرمائی کہ بیماری میری چھپائین اور لوگون کو مطلع نہ کرین

پس جناب امیرؑ نے وصیت جناب فاطمہؑ کی تعمیل فرمائی جناب امیرؑ بیمار داری جناب سیدہؑ
مین مصروف تھے اور اسماء بنت عمیس بھی معین تھین علالت جناب سیدہؑ لوگون سے پوشیدہ
رکھتے تھے جب وقت وفات آیا جناب امیرؑ کو وصیت فرمائی کہ تم خود متوجہ تغسیل وتکفین
ہونا اور مجھے رات ہی کو دفن کر دینا اور قبر کو برابر کر دینا پس جناب امیرؑ کو خود متوجہ امور غسل وکفن
ودفن ہوئے اور رات ہی کو دفن کرکے نشان قبر مٹا دیا قبر پر خاک اپنے دست مبارک
سے ڈالی حزن واندوہ نے جناب امیرؑ پر غلبہ کیا اور آنسو روئے مبارک پر جاری ہوئے
اوسوقت قبر حضرت رسولؐ کی طرف منھ کرکے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ آپ پر
سلام ہو آپکی دختر اور آپکی حبیبہ اور آپکی نور دیدہ اور آپکی زیارت کرنے والی کیطرف سے
کہ آپ کی زیارت کو آئی تھین اور آجکی رات درمیان خاک آرام فرمایا اور حق تعالی نے
سب اہلبیت مین سے پہلے اونھین کو اختیار کیا کہ آپ سے ملحق ہون۔ یا رسول اللہ آپکی
دختر کے انتقال سے میرا صبر کم ہوگیا اور مفارقت بہترین زنان عالمیان سے مین ضعیف
ہوگیا ولیکن آپکی مفارقت مین صبر کرنے سے اور آپکی جدائی سے اندوہ پر تحمل کرنے سے
گنجائش ہے کہ اس مصیبت مین بھی صبر کرون کیونکہ آپکو مین نے اپنے ہاتھون سے قبر مین اتارا
جبکہ آپکی روح مقدس درمیان سینہ اور قریب میرے گلے کے جاری ہوئی اور اپنے ہاتھ
سے آپکی آنکھین مین نے بند کین اور آپکے امور کا مین متکفل ہوا کتاب خدا مین ہے کہ رضامند
رہو اور قبول کرو بوجہ حسن اور کہو انا للہ وانا الیہ راجعون یا رسول اللہؐ آپنے اپنی امانت
کو مجھسے پھیر لیا اور میری سپردگی سے نکال لیا۔ زہرا کو مجھسے چھوڑا لیا۔ آسمان سبز اور زمین
گرد آلود میری نظر مین کسقدر بدتر معلوم ہوتی ہے یا رسول اللہؐ میرا حزن و اندوہ ہمیشہ رہیگا اور
راتین ہمیشہ مجھے جاگکر کٹینگی اور یہ غم واندوہ میرے دل سے نہ جائیگا جبتک کہ حقتعالی میرے
واسطے بھی وہی گھر جہان آپ آرام فرمارہے ہین نہ اختیار کرے زخم دل میرا پیپ ٹپکانے والا
اور اندوہ سینہ میرا مجھے اپنی جگہ سے ہٹا دینے والا ہے کیا جلد ہم مین جدائی پڑ گئی مین خدا سے
اپنے حال کی شکایت کرتا ہون اور بہت جلد آپکو آپکی دختر خبر دیگی کہ میرے حق غصب کرنے
اور ان معصومہ پر ظلم کرنے مین کسطرح آپکی امت نے ایک دوسرے کی اعانت و نصرت کی آپ
اپنی بیٹی کا حال پوچھیے کسقدر اونکے سینہ مین غم بھرے ہوئے ہین جو کسی سے اظہار نہین کر سکتین
اور بہت جلد وہ آپسے بیان کرینگی خدا اونکے واسطے حکم کریگا کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے

یارسول اللہ آپ پر سلام ہو مثل سلام اوس وداع کرنے والے جسکی ملاقات سے کوئی ملال پہونچا
ہو اور از روے دشمنی مفارقت بھی نہ کرتا ہو اگر آپکی قبر پاس سے چلا جاؤن کچھ ملال سے
یہ جانا نہین اور اگر آپکی قبر پر اقامت کرون تو بدگمانی سے نہو اوس ثواب سے جو خدا نے صابرون
کو وعدہ فرمایا ہی صبر مبارکتر و نیکوتر ہی اور اگر گمان اوس جماعت کے غالب ہونیکا مجھے
نہوتا جنھون نے مجھے گھیر لیا ہی تو بیشک آپکی قبر پر اقامت کرتا اور آپکی ضریح مبارک پر معتکف
رہتا اور اس مصیبت مین بیشک فریاد و نالہ کرتا مثل فریاد و نالۂ زن فرزند مردہ کے یا رسول اللہ
خدا دیکھتا اور جانتا ہی کہ آپکی دختر معصومہ کو دشمنون کے خوف سے پوشیدہ دفن کر دیا اسلیے کہ حق انکا
غصب کیا اور میراث سے علانیہ انکو منع کیا حالانکہ آپکے انتقال کو بہت زمانہ نگذرا تھا اور نام آپکا
کہنہ نہوا تھا یا رسول اللہ مین خدا سے شکایت کرتا ہون اور آپکی اطاعت مین بہت بہتر تسکین و تسلی
ہی پس صلوات و رحمت و برکات خدا فاطمہ اور آپ پر ہو کلینی نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت
کی ہی کہ عورتون کو جو اسقاط حمل ہوتا ہی اگر اوسکا نام نہ رکھا ہوگا تو بروز قیامت جب ملاقات
ہوگی کہینگے کہ ہمارے نام کیون نہ رکھے اسواسطے کہ حضرت رسول نے قبل ولادت محسن کا نام رکھا
ابن بابویہ اور کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ مفضل نے جناب صادق سے سوال کیا
کہ جناب فاطمہ کو کسنے غسل دیا فرمایا جناب امیر نے غسل دیا پھر حضرت نے راوی سے چھپا لیا
تم پر یہ سخن گران گذرا راوی نے عرض کی ہان یا حضرت مین آپکے فدا ہون مجھپر گران گذرا جناب
صادق نے فرمایا دلتنگ نہو اور سن کہ فاطمہ صدیقہ و معصومہ تھین اور معصوم کو بغیر معصوم دوسرا
غسل نہین دیسکتا جسطرح مریم کو عیسی نے غسل دیا **ایضاً** قرب الاسناد مین بسند معتبر جناب
صادق سے روایت کی ہی کہ جناب امیر نے جناب فاطمہ کو غسل دیا **ایضاً** ابن بابویہ نے
بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب صادق سے سوال کیا کس سبب سے جناب فاطمہ کو رات کو
دفن کیا حضرت نے فرمایا اسلیے کہ جناب سیدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ وہ دو مرد اعرابی یعنے
ابوبکر و عمر کہ ہرگز ایمان خدا اور رسول پر نہ لاے تھے اونپر نماز نہ پڑھنے پائین **ایضاً** بسند
معتبر روایت کی ہی کہ جناب امیر سے جناب فاطمہ کے رات کو دفن کرنے کا سبب دریافت
کیا جناب امیر نے فرمایا اسلیے کہ وہ ایک جماعت منافقین پر خشمناک و غضبناک تھین انھین منظور
نہوا کہ وہ لوگ انکے جنازہ پر حاضر ہون اور ہر شخص پر جو اوس جماعت کی ولایت و محبت رکھتا
ہو حرام ہی کہ کسی فرزندان فاطمہ پر نماز پڑھے **ایضاً** روایت کی ہی کہ جب جناب امیر دفن جناب سیدہ سے

وفات جناب فاطمہ و دفن آنجناب

فارغ ہوئے چند شعر مشعر درد و الم انشا فرمائے کہ مضمون انکا یہ ہے۔ دو دوستوں کی یکجائی آخر
بجدائی منتہی ہوتی ہے اور ہر مصیبت غیر از مرگ نزدیک مرگ کے ناچیز ہے اور جناب فاطمہ کا جانا
بعد جناب رسول خدا کے میرے سامنے اسپر دلیل ہے کہ کسی کی دوستی باقی نہیں رہتی اور جلد ہوگا
کہ نام میرا بھی لوگوں کے درمیان سے اوٹھ جائے اور میری دوستی کو فراموش کریں اور میرے
بعد میرے دوست کے لیے دوسرا دوست بہم پہونچے **ایضاً** جناب امیر سے روایت کی ہے کہ
سات شخصوں نے جناب فاطمہ پر نماز پڑھی۔ ابوذر و سلمان و مقداد و عمار و حذیفہ و عبد اللہ
بن مسعود اور میں انکا امام تھا شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب صادق سے
سوال کیا کہ سب سے پہلے کسکے لیے نعش بنائی گئی فرمایا جناب فاطمہ کے لیے **ایضاً** بسند معتبر جناب
صادق سے روایت کی ہے کہ پہلے نعش جو اسلام میں بنائی گئی نعش جناب فاطمہ تھی اور سبب اوسکے
بنانے کا یہ تھا کہ جب جناب فاطمہ بیمار ہوئیں وہ بیماری جس میں دنیا سے رحلت کی اسماء بنت عمیس سے
کہا اے اسماء میں نحیف و ضعیف ہوگئی ہوں اور گوشت میرے بدن کا گھل گیا ہے کیا تم کوئی
چیز ایسی میرے لیے بنا سکتی ہو کہ میرا جسم مردوں سے پوشیدہ رہے۔ اسماء نے عرض کی جب میں ملک حبشہ
میں تھی میں نے وہاں ایک قسم کی نعش بناتے دیکھا تھا اگر آپ فرمائیں تو میں آپکے لیے بناؤں جناب
فاطمہ نے فرمایا ہاں بناؤ پس اسماء بنت عمیس ایک تخت لائیں اور اوسکو اوندھا کرکے شاخہائے
خرما پایہ ہائے تخت میں باندھیں اور ایک کپڑا اوسپر ڈالکر عرض کیا اس طریقے سے بناتے میں دیکھا کرتی تھی جناب
فاطمہ نے فرمایا ایسی ہی نعش میرے لیے بھی بناؤ اور میرا جسم مردوں سے چھپاؤ تاکہ خدا تمھارے
تن کو آتش جہنم سے چھپائے اور بعض کتب معتبرہ میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب جناب
فاطمہ نے دنیا سے رحلت کی اسماء بنت عمیس اپنا گریبان چاک کرکے مسجد کیطرف دوڑیں امام
حسن و امام حسین نے راہ میں اسماء کو دیکھا اور حال اپنی ماں کا پوچھا اسماء چپ ہو رہیں اور کچھ جواب
نہ دیا جب امام حسن و امام حسین گھر میں آئے اپنی مادر گرامی کو دیکھا کہ گھر میں آرام کر رہی ہیں
دیکھکر قریب آئے اور امام حسین نے شانہ ہلایا جب دیکھا دنیا سے رحلت فرمائی ہے امام حسن سے
کہا اے بھائی جان خدا آپکو مصیبت مفارقت مادر میں اجر عطا فرمائے یہ کہکر گھر سے باہر دوڑے
اور فریاد کرتے تھے یا محمداہ یا احمداہ آج ہماری مادر نے دنیا سے رحلت کی آپکا مرنا ہمیں
تازہ ہوا پھر جناب امیر کو یہ خبر مسجد میں پہونچائی امیر المومنین نے جب یہ خبر جانسوز سنی بیہوش
ہوگئے لوگوں نے پانی منھ پر چھڑکا اوسوقت ہوش میں آئے پس امام حسن و امام حسین کو کاندھے پر

اٹھا کر گھر مین آئے دیکھا اسماء بنت عمیس جناب فاطمہؑ کے سرہانے بیٹھی روتی ہین اور کہتی ہین اے
یتیمان محمدؐ تمھارے نانا کی مصیبت مفارقت مین تمھاری والدہ فاطمہ زہراؑ سے اپنی تسلی کرتی تھی
اب بعد فاطمہؑ کس سے اپنی تسلی کرون اوسوقت جناب امیرؑ نے روے مبارک جناب فاطمہؑ
کھولا اور سرہانے ایک رقعہ دیکھا اوسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت
دختر رسولخداؐ کی ہے۔ وصیت کرتی اور گواہی وحدانیت خدا اور رسالت سید انبیاؐ پر دیتی
ہے اور یہ کہ بہشت حق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اور اوسمین کوئی شک نہین
اور یہ کہ خدا مردون کو زندہ کریگا جو قبرون مین ہین یا علیؑ مین فاطمہؑ دختر محمدؐ ہون خدا نے
مجھے تمسے تزویج کیا کہ تمھاری زوجہ دنیا اور آخرت مین ہون اور تم اورون سے میرے
لیے زیادہ تر سزاوار ہو تم مجھے غسل وحنوط کرنا اور کفن پہنانا اور مجھپر نماز پڑھنا اور مجھے
رات ہی کو دفن کر دینا اور کسیکو خبر نکرنا تمھین خدا کو سپرد کرتی ہون اور اپنے فرزندون پر تا روز
قیامت سلام کرتی ہون۔ جب رات ہوئی جناب امیرؑ نے جناب فاطمہؑ کو غسل دیا اور تابوت
مین رکھا امام حسنؑ سے فرمایا ابوذر کو بلالاو جب ابوذر حاضر ہوے جنازہ اوٹھا کر بقیع
مین لیگئے اور جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی جب جناب امیرؑ نماز جنازہ سے فارغ ہوے دو رکعت
نماز پڑھی اور دستہاے مبارک جانب آسمان بلند فرما کر ارشاد کیا خداوندا یہ فاطمہؑ
تیرے پیغمبر کی دختر ہے اسے ظلمت سے نکال کر نور کی طرف اور شدت سے جانب شادی
وسرور لیجا۔ اوسوقت زمین دور تک روشن ومنور ہو گئی۔ جب چاہا جناب فاطمہؑ کو دفن کرین
بقیع کی ایک طرف سے آواز آئی میری طرف لاو کہ مٹی فاطمہؑ کی مجھ مین سے اوٹھائی ہے
جب جناب امیرؑ نے وہان جا کر دیکھا ایک قبر کھدی کھدائی دکھی پس جنازہ جناب سیدہؑ کا اوس
قبر کے نزدیک لاے اور جب قبر مین رکھا جناب امیرؑ نے قبر کے کنارہ سے آواز دی کہ اے
زمین مین نے اپنی امانت یعنی فاطمہؑ دختر رسولخداؐ کو تیرے سپرد کیا اوسوقت زمین سے
آواز آئی کہ اے علیؑ مین فاطمہؑ پر تمسے زیادہ تر مہربان ہون جاو اور آزردہ خاطر نہو جب
جناب امیرؑ نے چاہا وہان سے تشریف لیجائین ناگاہ قبر شریف زمین کے برابر ہو گئی اور نشان
باقی نرہا اور تا روز قیامت دریافت نہین ہو سکتا کہ قبر کہان ہے واضح ہو کہ مدت وفات اور عمر
شریف جناب فاطمہؑ مین وقت وفات بہت اختلاف ہے اور اکثر روایات معتبرہ اسپر دلالت کرتی
ہین کہ عمر شریف جناب فاطمہؑ اوسوقت اٹھارہ ۱۸ سال تھی اور بعضون نے انتیس ۲۹ سال اور بعضون نے

پینتیس سال اور بعضون نے سینتیس سال اور بعضون نے اٹھتیس سال بھی لکھے ہین اور صحیح زیادہ اور
مشہور زیادہ علماے امامیہ مین قول اول ہے یعنی اٹھارہ سال **فصل آٹھوین بیان دادخواہی**
جناب فاطمہؑ بروز محشر۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت
رسولؐ نے فرمایا جب قیامت برپا ہوگی میری دختر فاطمہؑ ایک ناقہ پر ناقہ ہاے بہشت سے سوار
آئیگی اور اوس ناقہ کے پہلوؤن مین حریر ہاے بہشت آویزان ہوگا اور مہار اوس ناقہ کی مروارید کی
اور پانون اوس ناقہ کے زمرد سبز کے اور دم مشکناب کی اور آنکھین یاقوت سرخ کی ہونگی اور اوس
ناقہ پر ایک قبہ نور ہوگا کہ باطن اوسکا ظاہر سے نمایان ہوگا اندر عفو پروردگار اور باہر رحمت
کریم غفار ہوگی۔ اور فاطمہؑ کے سر پر ایک تاج نور کا ہوگا کہ اوسکے ستر گوشے ہونگے اور ہر گوشہ
مروارید و یاقوت سے مرصع ہوگا کہ مثل ستارہ نور اوسکا ساطع ہوگا اور داہنے بائین ستر ستر ہزار
فرشتے ہونگے اور جبرئیل مہار ناقہ لیے ہونگے اور بصداے بلند آواز دینگے کہ اے اہل محشر اپنی
اپنی آنکھین بند کرو فاطمہؑ دختر محمدؐ تشریف لاتی ہین یہ سنکر اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی رسول اور کوئی
صدیق اور کوئی شہید باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ اپنی اپنی آنکھین سب بند کر لینگے یہانتک کہ فاطمہؑ شہر
سے گذر جائیگی جب عرش کے نیچے پہونچیگی اوسوقت ناقہ سے اوتر کر کہیگی اے خداوند میرے اور اے
سید میرے حکم کر مجھ مین اور اون مین جنھون نے مجھپر ظلم و ستم کیے ہین حکم کر خداوندا مجھ مین اور اون مین جنھون نے
میری فرزندون کو شہید کیا حکم کر پس حقتعالی کی ندا فرمائیگا اے حبیبہ میری و دختر حبیب میرے مجھسے سوال
کر کہ تجھے عطا کرون اور مجھسے شفاعت کر کہ تیری شفاعت قبول کرون اپنی عزت و جلال کی
مین قسم کھاتا ہون کہ آج کے دن کوئی ظلم کسی ظالم کا مجھسے فروگذاشت نہ ہوگا اوسوقت فاطمہؑ
میری دختر عرض کریگی پروردگارا مجھے اور میری ذریت اور میرے شیعہ اور میرے فرزندان شیعہ
اور میرے دوست اور میرے دوستون کے فرزندون کو بخشدے پھر آواز حق تعالی کیجانب
سے آئیگی کہ فرزندان فاطمہؑ اور شیعیان و دوستان و ذریت و دوستان فاطمہؑ کہان ہین اوسوقت
یہ سب حاضر ہونگے اور ملائکہ رحمت ہر طرف سے انکو گھیرے ہونگے فاطمہؑ میری دختر انکے آگے
آگے جائیگی یہانتک کہ انکو داخل بہشت کریگی **ایضاً** باسانید معتبر حضرت امام رضاؑ سے روایت
کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا میری دختر فاطمہؑ صحراے محشر مین با جامہ ہاے خون آلود آئیگی
اور قائمہ عرش تھام کر عرض کریگی اے خداوند حاکم عادل مجھ مین اور اون مین جنھون نے میرے
فرزندون کو شہید کیا ہے حکم فرما بحق پروردگار کعبہ میری دختر فاطمہؑ اور اوسکے دشمنون کے

درمیان حق تعالیٰ حکم کریگا ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے
فرمایا جب قیامت برپا ہوگی میری دختر فاطمہؑ کے لیے ایک قبۂ نور نصب کرینگے پھر امام حسینؑ
آئینگے اور اپنا سر مبارک اپنے ہاتھ پر لیے ہوے جب جناب فاطمہؑ امام حسینؑ اپنے فرزند کو اس
صورت سے دیکھینگی ایک نعرہ ایسا مارینگی کہ محشر مین کوئی ملک مقرب اور کوئی پیغمبر مرسل اور کوئی
بندۂ مومن باقی نرہیگا مگر یہ کہ سب نالان و گریان ہونگے اوسوقت حق تعالیٰ ایک خوبصورت مرد کو امام
حسینؑ کے لیے متمثل کریگا کہ وہ مرد دشمنان امام حسینؑ سے مخاصمہ کرے اوسوقت حق تعالیٰ قاتلان
امام حسینؑ کو اور اون لوگون کو جنھون نے اونکی قتل کیلیے امت سے سازش کی تھی اور اونکو جنھون نے
خون امام حسینؑ مین شرکت کی تھی جمع کریگا اور وہ مرد خوبصورت ان سب کو قتل کریگا اور پھر زندہ کریگا
کہ جناب امیرؑ بار دگر اون سبکو قتل کرین پھر تیسری دفعہ اون سبکو زندہ کریگا اور امام حسینؑ اونکو قتل
کرین یہانتک کہ میرے فرزندون مین سے کوئی باقی نہ رہیگا کہ اون ظالمون کو قتل نہ کرے
اوسوقت ہمارا اور ہمارے شیعون کا خشم و غصہ بھی کم ہوگا اور اندوہ و غم ہمسے زائل ہوجائیگا
جناب صادقؑ نے فرمایا خدا رحمت کرے ہمارے شیعون پر بخدا سوگند یہ مومن ہین اور
بخدا سوگند یہ ہماری مصیبت اور طول اندوہ و حسرت مین ہمارے شریک ہین ایضاً
بسند معتبر جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا فاطمہؑ مع جماعت زنان
عرصۂ محشر مین آئینگی اوسوقت فاطمہؑ سے کہینگے داخل بہشت ہو فاطمہؑ کہینگی مین بہشت مین نجاؤنگی
جبتک سمجھ لون گی کہ میری اولاد سے بعد میرے کیا سلوک کیا یہ سنکر فاطمہؑ سے کہینگے کہ درمیان
عرصۂ محشر نظر کرو جب نظر کرینگی اپنے فرزند حسینؑ کو دیکھینگی کہ بے سر کھڑا ہی یہ دیکھکر فریاد کرینگی اور
مین اونکی فریاد سے فریاد کرونگا اور تمامی ملائکہ سے غلغلۂ خروش بلند ہوگا اوسوقت حق تعالے
ہمارے سبب سے غیظ و غضب کریگا اور اوس آگ کو جسکا نام ہبہب ہے اور ہزار سال اوسے روشن رکھا
ہے کہ سیاہ ہوگئی ہی اور ہوا ہرگز اوسمین نہین جاتی اور کوئی غم اوس سے باہر نہین آتا اوسوقت
حق تعالیٰ اوس آگ کو آواز دیگا کہ قاتلان حسینؑ اور حاملان قرآن کو جنھون نے اہلبیت رسالت
سے ہاتھ اوٹھایا اور قرآن کو وسیلہ ظلم و عدوان کیا چُن لے یہ حکم پاکر اون اشقیا کو وہ آگ
اوٹھالیگی جب وہ روسیاہ اوس آگ مین جلینگے آگ فریاد کریگی اور وہ بدبخت بھی فریاد کرینگے
آگ بھی خروش کریگی وہ بھی خروش کرینگے آگ بھڑکیگی وہ ستمگار نعرے مارینگے اور کہینگے
پروردگارا کس سبب سے اس آگ کو بت پرستون سے پہلے ہمپر واجب کیا اوسوقت حکم حق تعالے آ

فرمائیگا کہ جو کوئی دوستی تیرا کام کرے وہ مثل اوسکے نہین کہ جو بنا دانی کرے **ایضاً** بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا روز قیامت سر امام حسینؑ فاطمہؑ کیلئے کو خون آلود ظاہر ہوگا جب نظر مبارک جناب فاطمہؑ اوس سر پر پڑیگی فریاد کرینگی کہ اے فرزند مظلوم اور اے میوۂ دل مہموم اوسوقت نالۂ فاطمہؑ سے فرشتے بیہوش ہو جاینگے اور اہل محشر فریاد و خروش کرین اور کہینگے خدا مارے اوسے جسنے اے فاطمہؑ تمھارے فرزند کو مارا اوسوقت ندائے حق تعالیٰ پہونچیگی کہ ایسا ہی کرونگا اور انتقام اوسکے قاتل و معین قاتل اور دوستان قاتل سے لونگا۔ اور فاطمہؑ اوسدن ایک ناقہ پر ناقہ ہائے بہشت سے سوار ہونگی کہ پہلو ہائے ناقہ حریر سبز سے مزین ہونگے اوس ناقہ کا منھ زیبا اور دیدہ ہائے شہلا ہونگے سر اوسکا طلائے مغشش سے اور گردن اوسکی مشک و عنبر کی ہوگی مہار زبرجد سبز کی اور کجاوہ موتی کا ہوگا کہ تمام جواہرات سے اوسکو مزین کیا ہوگا اور اوس ناقہ پر ایک ہودج ہوگا کہ پردے اوس ہودج کے نور خدا سے ہونگے اندر اوسکے رحمت الٰہی مملو ہوگی اور بلندی مہار بقدر ایک فرسخ فرسخہائے دنیا سے ہوگی اور گرد ہودج کے ستر ہزار ملک حافظ لیے ہونگے اور مشغول تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر حق تعالیٰ ہونگے اوسوقت منادی درمیان عرش ندا کریگا کہ اے اہل قیامت اپنی اپنی آنکھین بند کر لو کہ فاطمہؑ دختر محمدؐ صراط سے گذر جائے پس فاطمہؑ اور شیعیان و دوستان جناب فاطمہؑ صراط سے بجلی کیطرح گذر جائینگے اور اپنے دشمنون اور اپنی ذریت کے دشمنون کو آتش جہنم مین دھکیل دینگی۔ شیخ مفیدؒ نے بسند موثق جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ روز قیامت حق تعالیٰ خلق اولین و آخرین کو ایک زمین پر جمع کریگا پھر ایک منادی حق تعالیٰ کی طرف سے ندا کریگا کہ اپنی اپنی آنکھین بند اور سر نیچے کر لو کہ فاطمہؑ دختر محمدؐ صراط سے گذر جائے یہ سنکر جمیع خلائق اپنی اپنی آنکھین بند کر لیگی اور جناب فاطمہؑ ایک ناقہ پر ناقہ ہائے بہشت سے سوار تشریف لائینگی اور ستر ہزار فرشتے جناب فاطمہؑ کا استقبال کرینگے اوسوقت جناب فاطمہؑ ایک مقام پر مقامات قیامت سے ٹھہر کر ناقہ سے نیچے اوترآئینگی اس صورت سے کہ پیراہن خون آلود امام حسینؑ ہاتھ مین لیے ہونگی اور کہینگی پروردگارا یہ پیراہن میرے فرزند کا ہی اور تو جانتا ہی کہ لوگونے اوسکے ساتھ اشقیائے امت نے کیا سلوک کیا ہی اوسوقت حق تعالیٰ کی جانب سے ندا پہونچیگی اے فاطمہؑ جو کچھ تیری خوشی ہو وہ کیا جائے جناب فاطمہؑ کہینگی پروردگارا میرا انتقام میرے فرزند کے قاتلون سے لے حق تعالیٰ حکم فرمائیگا کہ آتش جہنم سے ایک شعلہ باہر آکر قاتلان امام حسینؑ کو چن لیجائیگا جسطرح مرغ

دافع ہین لیتا ہے جو شعلہ آتش اون اشقیائے بیدین کو جہنم مین لیجا کر طبقات جہنم مین بانواع
عذاب معذب کریگا بعد اسکے جناب فاطمہ ناقہ پر سوار ہوکر بہشت مین تشریف لیجائنگی اور
وہ ملائکہ جنہون نے استقبال کیا تھا خدمت مین ہونگے اور فرزندان جناب فاطمہ آپکے آگے
اور بعد و لطان ذریت محمدی داہنے بائین ہمراہ داخل بہشت ہونگے فرات بن ابراہیم نے اپنی تفسیر
مین جناب امیر سے روایت کی ہے کہ ایکدن جناب رسولخدا جناب فاطمہ کے گھر مین تشریف
لائے اور اپنی دختر کو محزون و غمناک پاکر پوچھا اے دختر گرامی کیون مغموم و اندوہگین ہو جناب
فاطمہ نے عرض کیا مجھے روز محشر یاد آیا اور لوگون کا برہنہ صحرائے محشر مین کھڑے ہونیکا خیال
ہوا حضرت نے فرمایا اے دختر گرامی وہ دن بزرگ ہے ولیکن حق تعالی کی جانب سے جبرئیل نے
مجھے خبر دی کہ پہلے سب کے جسکے لیے زمین شگافتہ ہوگی اور قبر سے باہر آئیگا مین ہونگا اور بعد میرے
ابراہیم خلیل اونکے بعد تمھارا شوہر علی ابن ابیطالب اوسوقت حق تعالی جبرئیل کو تمھاری قبر پاس
مع ستر ہزار فرشتون کے بھیجیگا اور تمھاری قبر پر سات قبے نور کے نصب کرینگے اور اسرافیل جنت کے حلے
نور کے تمھارے لیے لائینگے اور قریب تمھارے سر کے کھڑے ہوکر تمکو زندہ کرینگے اور آواز دینگے کہ اے
فاطمہ دختر محمد قبر کے باہر جانب محشر آؤ پس تم قبر سے باہر کپڑے پہنے اور اوسدن کے خوف
سے مطمئن باہر آؤگی پھر اسرافیل وہ حلے تمکو دینگے اور تم اونکو پہنوگی اور ایک فرشتہ جسکو
ذوقابیل کہتے ہین ایک ناقہ نور تمھارے لیے لائیگا کہ مہار اوسکی مروارید تر کی اور محافہ طلائے
احمر کا پشت ناقہ پر بندھا ہوگا تم اوسپر سوار ہوگی اور ذوقابیل مہار ناقہ کھینچیگا اور آگے آگے
ستر ہزار فرشتے علمہائے تسبیح ہاتھ مین لیے ہونگے اور جب تم روانہ ہوگی ستر ہزار حوریہ تمھارے
استقبال کو آئینگی اور تمھاری طرف دیکھکر خوش ہونگی اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک انگیٹھی نور
کی ہوگی کہ اون انگیٹھیون سے عود کی خوشبو بے آگ کے آئیگی اور اون حوریہ کے سرون پر تاج
مرصع بزبرجد سبز و انواع جواہر ہونگے وہ تمھاری داہنی جانب چلینگی جب تھوڑی دور پہونچوگی
مریم دختر عمران مع ستر ہزار حوریہ دیگر تمھاری استقبال کو آئینگی اور تمکو سلام کرینگی اور مع
اون ستر ہزار حوریہ کے تمھاری بائین جانب راہ چلینگی۔ بعد اسکے تمھاری والدہ خدیجہ دختر
خویلد تمھارا استقبال کرینگی اور وہ اون عورتون مین سے پہلی ہین جو خدا و رسولؐ پر ایمان
لائین اونکے ساتھ ستر ہزار فرشتے علمہائے تکبیر ہاتھ مین لیے ہونگے اور جب تم قریب محشر پہونچوگی
حوا مع ستر ہزار حوریہ و آسیہ زن فرعون تمھارا استقبال کرینگی اور یہ سب تمھارے ہمراہ روانہ

ہونگی اور جب صحرائے محشر مین پہونچوگی منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ سب خلائق سُن
لینگی اور وہ صدا یہ ہوگی۔ اپنی اپنی آنکھین بند کرلو کہ فاطمہ صدیقہ دختر محمدؐ اور وہ زنان مطہرہ جو کہ
اونکے ہمراہ ہین عرصۂ محشر سے گذر جائین اوسدن تمھاری طرف کوئی نظر نہ کریگا سوا تمھارے باپ
اور ابراہیم اور تمھارے شوہر علی ابن ابیطالبؑ کے اوسوقت آدم حوا کو بلائینگے وہ تمھاری ماں خدیجہ کے
ہمراہ تمھارے سامنے آئینگی اور تمھارے لیے ایک منبر نور نصب کرینگے کہ اوس منبر کے ستر پائے
ہونگے اور ہر ایک پایہ کے بیچ مین دوسرے پایہ تک صف ہائے ملائکہ کھڑی ہونگی علمہائے نور
اونکے ہاتھون مین ہونگے حورین داہنے بائین منبر کے صف کھینچینگی اور سب عورتون سے قریب
بائین طرف تمھارے حوا اور آسیہ ہونگی اور جب تم اے فاطمہؑ منبر پر جاؤگی جبرئیل حق تعالی
کی جانب سے تمھارے پاس آئینگے اور کہینگے اے فاطمہؑ اپنی حاجت طلب کرو اوسوقت تم کہوگی
پروردگارا حسنؑ حسینؑ کو مجھے دکھادے اوسوقت دونون فرزند تمھارے پاس آئینگے رگہائے
گردن حسینؑ سے خون ٹپکتا ہوگا اور حسینؑ کہیگا پروردگارا آج کے دن عوض میرا اون ظالمون سے
جنھون نے مجھپر ستم کیے لیلے یہ سُنکر دریائے غضب الٰہی جوش زن ہوگا اور غضب الٰہی سے جہنم
اور ملائکہ بھی خروش کرینگے جہنم نعرہ ماریگا ایک اوسکی صحرائے محشر تک آئیگی اور قاتلان حسینؑ کو
اوٹھا لیجائیگی اور حسینؑ کے جو قاتل ہین اونکی اولاد کی اولاد کو بھی آتش جہنم کھینچ لیجائیگی اوسوقت
اون ستمگارون کی اولاد کہیگی پروردگارا ہم وقت قتل حسینؑ موجود نہ تھے مگر حق تعالے
شعلہ ہائے جہنم کو حکم فرمائیگا کہ اونکو پکڑلے کیونکہ انکی کبودی چشم اور روسیاہی انکی علامت ہے انکے
پیشانی کے بال پکڑکے منھ کے بھل گھسیٹتے ہوئے پائین ترین طبقات جہنم مین ڈالدو کہ یہ لوگ دشمنان
حسینؑ پر زیادہ تر سخت اپنے باپ سے تھے جنھون نے حسینؑ سے محاربہ کیا اور اوسکو شہید
کیا پھر جبرئیل کہینگے اے فاطمہؑ تم اپنی حاجت طلب کرو اوسوقت اے دختر اے فاطمہؑ تم
کہوگی کہ پروردگارا مین اپنے شیعون کو چاہتی ہون حق تعالی فرمائیگا مین نے شیعون کے
گناہ بخشدیے پھر کہوگی پروردگارا اپنے فرزندون امامون کے شیعون کو مین چاہتی ہون پھر
حق تعالی فرمائیگا مین نے اونکو بھی بخشدیا پھر تم کہوگی پروردگارا مین اپنے شیعون اور
اونکے دوستون کو چاہتی ہون پس حق تعالی فرمائیگا جاؤ اور جو تمھارا دامن پکڑے اوسکو
بہشت مین داخل کرو اوسوقت جمیع خلائق آرزو کریگی کہ کاش ہم بھی دوستان شیعیان فاطمہؑ سے
ہوتے اوسوقت تم اپنے شیعون اور شیعون کے فرزندون اور شیعیان امیر المومنینؑ کو اپنے ہمراہ لیکر

بہشت مین جاؤگی اور وہ وقت وہ ہوگا کہ شیعون کا خوف مبدل باطمینان ہوجائیگا شرمگاہ
اونکی ڈھکی ہونگی شدائد قیامت اونپر آسان ہوگئے ہونگے ہولہاے قیامت سے بسہولت
گذر گئے ہونگے سب لوگ ڈرینگے یہ نہ ڈرینگے سب لوگ پیاسے ہونگے یہ سیراب ہونگے جب تم
دروازہ بہشت پر پہونچوگی بارہ ہزار حورین تمھارے استقبال کو آئینگی کہ پہلے تمھارے کسیکے
استقبال کو وہ نہ گئی ہونگی اور بعد تمھارے استقبال کے اور کسی کے استقبال کو نہ جائینگی
حربہاے نور ہاتھون مین لیے ناقہاے نور پر سوار ہونگی کہ اون ناقون کے کجاوے طلای
زرد اور یاقوت کے ہونگے اور مہارین مروارید تر کی اور رکابین زبرجد کی ہونگی اور ہر محمل مین
ایک تکیہ سندس بہشت کا رکھا ہوگا جب تم بہشت مین جاؤگی جمیع اہل بہشت خوش ہونگے
اور ایک دوسرے کو بشارت دینگے اور تمھارے شیعون کے واسطے زنگار رنگ جواہر کے خوان
عمودہاے نور پر نصب کرینگے اور تمھارے شیعہ اون خوانون مین سے کھانے کھائینگے وہ وقت وہ
ہوگا کہ اور لوگ مشغول حساب کتاب ہونگے اور شیعہ ابدالآباد نعیم بہشت سے متنعم ہونگے اور جب
سب دوستان خدا بہشت مین پہونچ جائینگے جمیع پیغمبر آدم سے تا خاتم تمھاری زیارت کو آئینگے
اور بہشت مین دو موتی ہین کہ ایک ریشے سے نکلے ہین ایک اونمین سے سفید اور دوسرا زرد
ہے اور ہر ایک مین ستر ہزار قصر ہین اور ہر قصر مین ستر ہزار گھر ہین پس وہ قصرہاے سفید ہمارے
اور ہمارے شیعون کے مکان ہین اور قصرہاے زرد منازل ابراہیم و آل ابراہیم ہین یہ
سنکر جناب فاطمہ صلوٰاۃ اللہ علیہا نے فرمایا اے پدر بزرگوار مین نہین چاہتی کہ آپ کو مرتے
دیکھون اور بعد آپ کے زندہ رہون حضرت رسولؐ نے ارشاد فرمایا جبرئیل امین نے مجھے
خبر دی ہے کہ پہلے جو میرے اہلبیت سے مجھسے ملحق ہوگا وہ اے فاطمہؑ تم ہوگی واے اوس شخص
پر جو تمپر ظلم کرے تحقیق کہ رستگاری عظیم اوس شخص کے لیے ہے جو تمھاری نصرت و مدد کرے

باب تیسرا بیان تاریخ ولادت و شہادت سید اوصیا و امام اتقیا و زبدۂ اصفیا مظہر العجائب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس باب مین پانچ فصلین ہین فصل پہلی بیان ولادت باسعادت جناب امیر علیہ السلام
مشہور محدثین و مورخین فریقین مین یہ ہے کہ جناب امیرؑ بروز جمعہ تیرھوین ماہ رجب کو بعد
تیس سال عام الفیل کے کعبہ معظمہ مین متولد ہوے اوسوقت عمر شریف جناب رسولخدا

اٹھائیس سال کی تھی بارہ سال اور بقول دیگر دس سال قبل بعثت آن حضرت واقع ہوئی۔ شیخ طوسی رحؒ نے مصباح مین بسند صحیح جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ولادت موفور السعادت جناب امیرؑ بروز یکشنبہ ساتوین ماہ شعبان کو واقع ہوئی مگر پہلا قول مشہور زیادہ ہے اور اگران دونون دنون کا احترام وبزرگی کرین بہتر ہے۔ بعضون نے تیئیسوین ماہ شعبان کی بھی لکھی ہے اور والد بزرگوار آنحضرت ابوطالبؑ بیٹے عبدالمطلبؑ کے تھے کہ حضرت رسولؐ کے پدر بزرگوار عبداللہ کے حقیقی بھائی ایک مان سے تھے۔ اور مادر گرامی جناب امیرؑ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف تھین۔ جناب امیرؑ اور بھائی آپ کے ہاشمی تھے کہ مان باپ دونون بنی ہاشم تھے۔ احادیث معتبرہ مین فریقین نے جناب رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ آن حضرتؐ نے فرمایا ہم اور علیؑ ایک نور سے خلق ہوئے اور ہم منظور انظار عنایات حق تعالیٰ چوبیس ہزار سال قبل خلق آدمؑ تھے وبروایت دیگر دو ہزار سال۔ اور جانب راست عرش الٰہی تسبیح وتقدیس حق تعالیٰ کرتے تھے جب خدا نے آدمؑ کو خلق کیا اوس نور کے دو حصے کیئے اور دونون کو صلب آدم مین جگہ دی۔ جب آدمؑ زمین پر آئے ہم اونکے صلب مین تھے اور جب ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا ہم اونکے صلب مین تھے اور اس سبب سے آگ نے اونکو ضرر نہ پہونچایا پھر اوس نور کے ایک جزو سے مین اور دوسرے جزو سے علیؑ پیدا ہوئے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا مین ایک روز حضرت رسولؐ کیخدمت مین حاضر تھا ناگاہ جناب امیرؑ کو آتے دیکھکر حضرت رسولؐ متبسم ہوئے اور فرمایا مرحبا اوس شخص کو جسے خدا نے چالیس ہزار سال قبل پیدائش آدمؑ خلق کیا ہو۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہؐ آیا ہوسکتا ہے کہ فرزند قبل پدر مخلوق ہو حضرتؐ نے فرمایا ہان حق تعالیٰ نے میرے اور علیؑ کے نور کو خلق آدم سے اسیقدر پہلے خلق کیا پھر اوس نور کے دو ٹکڑے کئے نصف سے مجھے اور نصف سے علیؑ کو قبل پیدائش اشیاء دیگر پیدا کیا اور جملہ اشیاء کو میرے اور علیؑ کے نور سے منور کیا مجھے جانب راست عرش جگہ دی اور بعد میرے ملائکہ کو پیدا کیا اور میری تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید حق تعالیٰ سے ملائکہ نے تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید حق تعالیٰ سیکھی اوسوقت حق تعالیٰ نے یہ قرار دیا کہ میرا اور علیؑ کا دوست داخل جہنم نہو۔ اور میرا اور علیؑ کا دشمن داخل بہشت نہو اور حق تعالیٰ نے چند فرشتے پیدا کیے ہین جنکے ہاتھون مین ابریقہائے نقرۂ بہشت ہین اور اون ابریقون کو آب حیات سے جو ایک چشمہ جنت الفردوس

بیان نور حضرت پیغمبرؐ و حضرت امیرؑ

میں نہایا ہی بھرا ہی جب شیعیان علیؑ سے کوئی مرد عورت سے مقاربت کرنا چاہتا ہی اور اوسوقت حق تعالی کو منظور ہوتا ہی کہ اوسکا نطفہ منعقد ہوجائے پس ایک اون فرشتوں میں سے آتا او آب بہشت میں سے تھوڑا سا اوسکے پینے کے پانی میں ڈالدیتا ہی اور وہ پانی اوسکے نطفہ میں مخلوط ہوجاتا ہی اسی سبب سے اوس شیعہ کے دل میں میری محبت اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور نوامام فرزندان امام حسینؑ کی محبت پیدا ہوتی ہی پھر حضرت نے فرمایا میں اوس خدا کا شکر کرتا ہون جسنے محبت علیؑ اور اوسپر ایمان لانے والے کو سبب دخول بہشت و نجات جہنم کیا ابن طاؤس نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب امام محمد باقرؑ سے جناب امیرؑ کے سجدہ شکر بجالانے کا سبب پوچھا حضرتؑ نے فرمایا میرے بزرگون نے مجھے خبر دی کہ ایک روز جناب سوخداؐ نے جناب امیرؑ کو کسی ضرورت کو بھیجا اور جناب امیرؑ نے باحسن وجوہ اوسکی تعمیل فرمائی جب پھرے اوسوقت پہونچے کہ جناب سوخداؐ نماز کے لیے باہر تشریف لائے تھے پس ہمراہ حضرت رسولؐ نماز پڑھی اور جب حضرتؐ نماز سے فارغ ہوے جناب امیرؑ کو سینہ سے لگایا اور پوچھا تمنے وہ کام کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا ہان حضرت رسولؐ شاد و خندان ہوے اور فرمایا اے علیؑ چاہتے ہو میں تمکو بشارت دون جناب امیرؑ نے فرمایا میرے مان باپ آپ پر قربان ہمیشہ آپ نے بخیر مجھے بشارت دی ہی جناب سوخداؐ نے فرمایا جبرئیل وقت زوال میرے پاس آئے اور کہا یا محمدؐ اسوقت آپکا پسر عم علی بن ابیطالبؑ آپ پاس آتا ہی اور خدا نے اونکے سبب سے منفعت عظیم مسلمانون کو پہونچائی ہی اور جس کام کے لیے آپ نے اونکو بھیجا ہی اونھون نے اسطرح سے وہ کام کیے ہین اور مجھے جبرئیل نے وہی خبر دی جو تمنے مجھسے بیان کیا اور جبرئیل نے کہا اے محمدؐ ذریت آدمؑ سے نجات نہین پائی مگر اوس شخص نے جسنے ولایت شیث وصی آدمؑ اختیار کی اور شیثؑ نے بسبب اپنے باپ آدمؑ کے نجات پائی اور آدمؑ نے بخداوند عالم نجات پائی اور قوم نوحؑ سے نجات نہ پائی مگر اوس شخص نے جسنے ولایت سام وصی نوحؑ اختیار کی سام نے نوحؑ سے اور نوحؑ نے بحق تعالی نجات پائی اور نجات نپائی قوم ابراہیمؑ سے مگر اوس شخص نے جسنے ولایت اسمعیل وصی ابراہیمؑ اختیار کی اور نجات اسمعیل بابراہیمؑ اور نجات ابراہیمؑ بخداوند کریم تھی اور قوم موسیؑ سے نجات نہین پائی مگر اوس شخص نے جسنے ولایت وصی موسیؑ یوشع اختیار کی اور نجات یوشع بموسی اور نجات موسی بحق تعالے تھی اور قوم عیسیؑ سے نہین نجات پائی مگر اوسنے جسنے ولایت شمعون وصی عیسیؑ اختیار کی شمعون

نے عیسیٰ سے او عیسیٰ نے حق تعالیٰ سے نجات پائی۔ اور یا محمدؐ آپکی امت سے وہی شخص نجات پائیگا جو آپکے وزیر اور آپکے وصی علی بن ابیطالبؑ کی ولایت اختیار کرے کہ علیؑ آپکی حیات اور وفات مین آپکے وصی ہین اور علیؑ آپکے سبب سے نجات پائینگے اور آپ حق تعالیٰ سے نجات پائینگے۔ یا محمدؐ حق تعالیٰ نے آپکو بہترین پیغمبران اور علیؑ کو بہترین اوصیائے پیغمبران کیا ہے اور امامان اور پیشوایان دین آپکی ذریت سے تا روز قیامت قرار دیے ہین جب جناب امیرؑ نے یہ بشارتین سنین شکر حق تعالیٰ کا سجدہ کیا اور اپنا روے مبارک زمین پر ملا اور زمین پر بوسہ دیا۔ حق تعالیٰ نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ صلواۃ اللہ علیہم کو عالم ارواح مین خلق کیا اور پیش عرش الٰہی چودہ ہزار سال قبل خلق آدمؑ تسبیح و تحمید و تہلیل حق تعالیٰ کرتے تھے بعد اسکے انکو ایک نور کیا کہ پشت ہاے مردان برگزیدہ سے شکمہاے زنان پاکیزہ مین منتقل کرتا رہا اور جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ انکی فضیلت و منزلت فرشتون پر ظاہر کرے اور انکے حق کو ہمپر واجب کرے اوس نور مقدس کو دو حصہ کیا ایک حصہ کو صلب عبداللہ بن عبدالمطلب مین جگہ دی کہ اوس سے محمدؐ سید پیغمبران و خاتم مرسلان پیدا ہوے اور پیغمبری اونکو عطا فرمائی اور دوسرے حصہ کو صلب ابوطالبؑ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف مین جگہ دی اور اوس نور سے علیؑ پیدا ہوے کہ امیر مومنان و بہترین اوصیائے پیغمبران ہین حضرت رسولؐ نے اونکو اپنا ولی اور وصی اور خلیفہ اور جانشین اور اپنی دختر کا شوہر اور اپنے قرض کا ادا کرنے والا اور اپنے وعدہ کا وفا کرنے والا اور اپنے دین کا نصرت کرنے والا اور اپنے غمون کا برطرف کرنے والا قرار دیا شیخ طوسیؒ نے بطریق مخالفین انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ اپنے استر پر سوار ہو کر نزدیک ایک پہاڑ کے گئے اور استر سے اتر پڑے مجھسے فرمایا اے انس استر کو پکڑ اور فلان موضع مین جا وہان علیؑ کو سنگریزون پر تسبیح حق تعالیٰ کہتے ہوے پائیگا جب علیؑ کو دیکھنا میرا سلام کہنا اور اس استر پر سوار کر کے میرے پاس لے آنا۔ انس نے کہا جب مین جناب امیرؑ پاس پہونچا سلام رسول خداؐ پہونچایا اور حضرتؑ کو استر پر سوار کر کے مین خود رکاب مین روانہ ہوا جب جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ کو دیکھا کہا السلام علیک یا رسول اللہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام یا ابا الحسن یا علیؑ آؤ میرے پاس بیٹھو یہ وہ جگہ ہے کہ یہان ستر پیغمبر مرسل بیٹھے ہین اور مین اون سب سے بہتر ہون اور ہر پیغمبر کی جگہ اوسکا بھائی بھی بیٹھا ہے

کہ اون سب سے تم بہتر ہو۔ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ابر سر کے قریب آگیا جناب رسولخداؐ نے
ہاتھ اونچا کر کے ابر مین سے ایک خوشہ انگور لیلیا اور اپنے اور علیؑ کے بیچ مین رکھدیا اور جناب
امیرؑ سے فرمایا اے بھائی تناول کرو یہ از جانب حق تعالے میرے اور تمھارے
لیے ہدیہ ہے۔ انس نے کہا مین نے عرض کی یا حضرت جناب امیرؑ آپ کے برادر ہین حضرتؐ نے
فرمایا ہان۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ بیان کیجئے کہ وہ آپکے بھائی کسطرح ہین جناب
رسولخداؐ نے فرمایا حق تعالے نے ایک پانی قبل خلق آدمؑ تین ہزار سال عرش کے نیچے
خلق کیا اور اوس پانی کو ایک سبز موتی مین رکھا یہانتک کہ حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اوسوقت اوس
پانی کو صلب آدمؑ مین جاری کیا اور جب آدم برحمت الہی واصل ہوے اوس پانی کو صلب
شیثؑ مین منتقل کیا اور اسیطرح ہمیشہ اوس پانی کو پشت بہ پشت اصلاب طاہرہ انبیا و اوصیا سے
منتقل کرتا رہا یہانتک کہ وہ پانی صلب عبدالمطلب مین پہونچا اوسوقت اوس پانی کے دو حصے کر کے ایک
حصہ صلب عبداللہ مین اور دوسرا حصہ صلب ابوطالبؑ مین منتقل کیا پس مین اوس نصف
سے اور علیؑ اوس نصف دیگر سے پیدا ہوے اس سبب سے علی میرے بھائی دنیا و آخرت مین
ہین پھر جناب رسولخداؐ نے یہ آیہ پڑھا۔ وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ
نسبا و صھرا و کان ربک قدیرا یعنی وہ ہی خدا ہے جسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا
پس اوسکو صاحب نسب اور داماد کیا اور خدا تمھارا سب چیز پر قادر ہے اور دوسری حدیث
مین فرمایا اس سبب سے علیؑ مجھسے اور مین علیؑ سے ہون کہ گوشت علیؑ کا میرا گوشت اور خون
علیؑ کا میرا خون ہے جو مجھے دوست رکھے میری دوستی سے علیؑ کو دوست رکھتا ہے اور جو مجھے
دشمن رکھے میری دشمنی سے علیؑ کو دشمن رکھتا ہے۔ ایضاً بسند معتبر جناب امام محمد باقرؑ سے روایت
کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے علی بن ابیطالبؑ سے کہا اے علیؑ چاہتے ہو مین تمکو بشارت دون جناب
امیرؑ نے کہا ہان یا رسول اللہؐ حضرت نے فرمایا ہم اور تم ایک طینت سے مخلوق ہوے
ہین اور ہماری زیادتی طینت سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے ہین جب قیامت ہوگی لوگون کو
اونکی مان کے نام سے پکارینگے مگر تمھارے شیعون کو اونکے باپ کے نام سے پکارینگے اسلیے کہ حلال
زادے ہین۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا
نے کہا اے علی حق تعالیٰ نے لوگون کو درختہاے مختلف سے پیدا کیا اور ہم تم ایک درخت سے
ہوے ہم اوس درخت کی اصل اور تم اوس درخت کی فرع ہو اور حسنؑ و حسینؑ اور نو امام

روایت انس بن مالک

حسینؑ اوس درخت کی شاخین ہین اور ہمارے شیعہ اوس درخت کے برگ ہین جو کوئی اوس درخت کی شاخون مین سے ایک شاخ پکڑیگا حق تعالیٰ اوسکو داخل بہشت کریگا کلینی نے بسندہاے معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جب جناب رسولخداؐ متولد ہوے نزدیک ولادت آنحضرتؐ معجزات کثیرہ ظاہر ہوے اور آمنہ کے لیے قصرہاے شام و فارس نمودار ہوے اوسوقت فاطمہؑ بنت اسد مادر جناب امیرؑ بھی وہان تھین ان معجزات سے متعجب ہوکر ابوطالب پاس گئین اور اونکو ولادت آنحضرتؐ کی بشارت دی اور جو عجائب و غرائب مشاہدہ کیے تھے بیان کیے ابوطالبؑ نے کہا صبر کرو تیس سال کے بعد تمھارے شکم سے بھی ایک فرزند پیدا ہوگا جو بغیر پیغمبری جمیع کمالات مین مثل اوسکے ہوگا اور وصی و وزیر اوسکا ہوگا کتاب روضۃ الواعظین و جمیع کتب معتبرہ مین جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہو کہ جابر نے حضرت رسولؐ سے جناب امیرؑ کی ولادت باسعادت کا سوال کیا جناب رسولخداؐ نے فرمایا آہ آہ اوس بہترین مولود کا تمنے سوال کیا جو میرے بعد متولد ہوا ہے سنت حضرت مسیح اوسمین جاری ہوگی حق تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو ایک نور سے پانسو سال پہلے آفرینش خلائق سے پیدا کیا اوسوقت ہم عالم ملکوت مین تسبیح و تقدیس حی لایموت کرتے تھے جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہمکو اونکے صلب مین جگہ دی مین نے داہنی جانب اور علیؑ نے بائین طرف قرار پکڑا پس ہمکو صلب آدم سے اصلاب طاہرہ و ارحام طیبہ مین منتقل کیا اور مجھے صلب پاکیزہ عبداللہ بن عبدالمطلب سے ظاہر کیا اور بہترین شکم مین جگہ دی کہ وہ شکم آمنہ کا تھا اور علیؑ کو صلب طاہر ابوطالب سے ظاہر کیا اور بہترین شکم مین جگہ دی کہ وہ شکم فاطمہ بنت اسدؓ تھا حضرتؐ نے فرمایا اے جابر قبل اسکے کہ علیؑ شکم مادر مین قرار پکڑے اوسکے زمانے مین ایک مرد عابد راہب تھا کہ اوسے مثرم بن وغیب کہتے تھے اور وہ راہب عبادت و زہد مین مشہور آفاق تھا اور ایکسو نوے سال تک حق تعالیٰ کی بصدق و اخلاص عبادت کی تھی اور خدا سے اپنے لیے کوئی حاجت طلب نہین کی تھی ایک روز خدا سے اوسنے سوال کیا کہ خداوندا ایک دوست کو اپنے دوستون مین سے مجھے دکھا دے اوسوقت حق تعالیٰ نے ابوطالبؑ کو اوسکی طرف بھیجا جب مثرم نے ابوطالبؑ کو دیکھا اور انوار جلالت جبین ابوطالب مین مشاہدہ کیے اوٹھ کھڑا ہوا اور پیشانی چوم کر اپنے مونھہ کے سامنے بٹھا لیا اور کہا خدا رحمت کرے تم کون ہو ابوطالبؑ نے کہا مین اہل تہامہ سے ہون اوسنے کہا تہامہ کے کس شہر سے ہو ابوطالبؑ نے کہا مکہ کا رہنے والا ہون اوسنے

روایت جابر بن عبداللہ انصاری

پوچھا کس قبیلہ سے ہو ابو طالبؑ نے کہا فرزندان عبد مناف سے ہون ولی وسنے پوچھا عبد مناف کے کس شعبہ سے ہو ابو طالبؑ نے کہا فرزندان ہاشم سے ہون مثرم راہب نے جب یہ نسب بزرگوار سنا اوٹھ کھڑا ہوا اور بار دگر پیشانی کا بوسہ لیا۔ پھر کہا حمد و سپاس اوس خدا کی جسنے میرا سوال قبول کیا اور مجھے دنیا سے نہ اوٹھایا جبتک ایک دوست کو اپنے دوستون مین سے مجھے نہ دکھا لیا۔ اے ابو طالب تمکو بشارت ہو حق تعالی نے تمھارے لیے مجھے بشارت الہام فرمائی ہے ابو طالبؑ نے کہا وہ بشارت کیا ہے مثرم نے کہا آپکے صُلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ فرزند ولی خدا او پیشوائے متقیان وصی رسول پروردگار عالمیان ہوگا جب وہ فرزند پیدا ہو میرا سلام اوسکو پہونچانا اور کہنا مثرم تمکو سلام پہونچاتا ہے اور وحدانیت خدا کی گواہی دیتا ہے کہ اوسکا شریک کوئی نہیں اور شہادت دیتا ہے کہ محمدؐ بندہ اور رسول خدا ہے اور تم اونکے وصی برحق ہو محمدؐ پر پیغمبری اور تم پر وصایت ختم ہوگی جب ابو طالبؑ نے راہب سے یہ بشارت سُنی رونے لگے اور کہا بتاؤ اوس فرزند کا نام کیا ہوگا راہب نے کہا اونکا نام علیؑ ہے ابو طالبؑ نے کہا تمھارے کلام کی حقیقت مجھپر ظاہر نہوگی جبتک ثبوت قوی اور دلیل واضح نہ بیان کروگے مثرم نے کہا کیا چیز چاہتے ہو جسکا تمھارے لیے اسوقت مین حق تعالی سے سوال کرون اور حق تعالی بہت جلد تمکو عطا کرے کہ میرا صدق کلام تمپر ظاہر ہوجائے ابو طالبؑ نے کہا اسوقت مین طعام بہشت چاہتا ہون کہ میرے لیے موجود ہوجائے یہ سنکر راہب مشغول دعا ہوا اور ہنوز دعا اوسکی تمام نہوئی تھی کہ ایک طبق انکے قریب آیا جسمین رطب اور انگور و انار بہشت تھے ابو طالبؑ نے انار اوٹھا لیا اور خوش خوش اپنے مکان کیطرف روانہ ہوئے جب وہ انار کھایا۔ حق تعالی نے اوس انار سے ایک پانی صُلب ابو طالب مین پیدا کیا اور اوسیوقت ابو طالبؑ فاطمہؑ بنت اسدؓ سے ہمبستر ہوئے اور فاطمہؑ بنت اسدؓ بہ علی بن ابیطالبؑ حاملہ ہوئین اور جب وہ نطفہ مبارک شکم فاطمہؑ مین ٹھہرا مہابت و عظمت جناب امیرؑ سے زمین کانپی اور چند روز کانپا کی قریش کو اس زلزلہ سے کمال خوف ہوا اور کہا اوٹھو اپنے بتون کو کوہ ابو قبیس پر لیچلین اور اونسے سوال کرین شاید یہ زلزلہ ہمسے زائل ہو جب بتون کو کوہ ابو قبیس پر لیگئے زلزلہ اور زیادہ ہوا پہاڑ سے پتھر گرنے لگے اجزائے کوہ متفرق ہوگئے سب بُت منھ کے بھل گر پڑے جب یہ حالت دیکھی متحیر ہوئے اور کہا یہ کوئی بلا ایسی ہے جس سے ہماری رہائی غیر ممکن ہے ناگاہ حضرت ابو طالبؑ پہاڑ پر

اور زلزلے سے خوف نہ کیا پھر کہا ایہا الناس حق تعالیٰ نے اس رات ایک امر عظیم
ظاہر کیا اور ایک خلق مبارک پیدا کی ہے کہ اگر اوسکی اطاعت نہ کروگے اور اوسکی ولایت
کا اقرار نکروگے اور شہادت اوسکی امامت پر نہ دوگے یہ زلزلہ تم سے برطرف نہوگا اور
کوئی گھر تہامہ مین تمھارے لیئے باقی نہ رہیگا قریش نے کہا اے ابوطالبؑ جو کچھ آپ فرمائیے
ہم اوسکو کہتے اور اطاعت کرتے ہین اوسوقت ابوطالبؑ روئے اور ہاتھ آسمان کی جانب
بلند کرکے ارشاد کیا الٰہی وسیدی اسئلک بالمحمدیۃ المحمودۃ والعلویۃ العالیۃ وبالفاطمۃ
البیضاء الا تفضلت علی تہامۃ بالرافۃ والرحمۃ یعنی اے میرے خداوند اور میرے سید
مین تجھسے سوال کرتا ہون بحق ملت محمدؐ جو کہ پسندیدہ ہو اور طریقہ علیؑ جو کہ بلند مرتبہ ہو اور طریقہ فاطمہؑ
جو کہ روشن و نورانی ہے البتہ اہل تہامہ پر نظر رحمت کی فرما پس جناب رسولخداؐ نے فرمایا
بحق اوس خدا کے جسنے دانون کو شگافتہ اور گھانس کو اوسنے ظاہر اور خلائق کو پیدا کیا ہے قسم
کھاتا ہون کہ جمیع عرب نے ان کلمات کو لکھ لیا اور ایام جاہلیت مین جو شدت و مصیبت اون
لوگون کو پہونچتی تھی ان کلمات متبرکہ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے اور دعا انکی مستجاب ہوتی
تھی مگر ان کلمات کی حقیقت سے واقف نہ تھے جب شب ولادت علیؑ ہوئی آسمان پر نہایت روشنی
پھیل گئی اور ستارون کا نور دونا چمکنے لگا اس حال کو دیکھکر قریش متعجب ہوئے اور کہا آسمان
پر کوئی حادثہ عظیم حادث ہوا ہے اور ابوطالب گھر سے باہر کوچہ ہائے بازار مکہ مین پھرتے
اور باواز بلند کہتے تھے ایہا الناس حجت خدا تمام ہوئی جب لوگون نے ابوطالبؑ کو
دیکھا دوڑے اور پوچھا یہ نور آسمان پر کیسا دکھائی دیتا ہے ابوطالبؑ نے کہا تمکو بشارت
ہو کہ اس رات کو ایک دوست دوستان خدا سے پیدا ہوا کہ حق تعالیٰ اوسمین خصلت ہائے
خیر کامل کریگا اور وصایت پیغمبران اوس پر ختم کریگا وہ پیشوائے متقیان و یاری دہندہ
خداوند عالمیان دور کنندہ شیطان و بخشم آورندہ منافقان و زینت عبادت کنندگان
و وصی پیغمبر آخر الزمان ہے پیشوائے ہدایت و نجم فلک رفعت و کلید علم و حکمت ہے شبہات و شرک کا
ہلاک کرنے والا جان یقین و سرور دین ہے ابوطالبؑ برابر یہ کلمات فرماتے تھے یہانتک کہ صبح ہوئی
اور چالیس روز اپنی قوم سے غائب رہے جابر نے پوچھا یا رسول اللہ چالیس روز ابوطالبؑ کہان
رہے جناب رسولخداؐ نے فرمایا شرم راہب کو ڈھونڈھنے گئے اور وہ کوہ لکام مین مرچکا تھا اے
جابر اس حدیث کو اسکے غیر اہل سے پوشیدہ رکھ کہ یہ اسرار مکنونہ اور علوم مخزونہ حق تعالیٰ سے ہے

مثرم نے ابوطالبؑ کو ایک غار کا کوہ لکام مین نشان دیا تھا اور کہا تھا اگر مجھسے ملاقات چاہو گے تو اوس مقام پر آنا مجھے وہان مردہ یا زندہ پاؤ گے جب ابوطالبؑ اوس غار مین گئے مثرم کو دیکھا مرگیا ہے اور جامہ مین اپنے کو لپیٹے رو بقبلہ پڑا ہے اور دو سانپ ایک سیاہ دوسرا سفید اوسکے قریب بیٹھے ہین اور کسی جانور سے آسیب و گزند نہین پہونچنے دیتے نگاہبانی وحراست کر رہے ہین جب سانپون نے ابوطالب کو دیکھا غار مین چھپ گئے ابوطالبؑ مثرم پاس گئے اور کہا۔ السلام علیک یا ولی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس حق تعالیٰ نے بقدرت کاملہ مثرم کو زندہ کیا وہ اوٹھ کھڑا ہوا ور ہاتھ اپنے مُنھ پر پھیر کر کہا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان علیا ولی اللہ والامام بعد نبی اللہ ابوطالبؑ نے کہا تمکو بشارت ہو کہ علیؑ پیدا ہوے مثرم نے کہا اوس رات کو جس رات پیدا ہوے کیا علامت ظاہر ہوئی ابوطالبؑ نے کہا جب ایک ثلث رات گذری فاطمہ بنت اسد کو درد زہ ہوا مین نے اونسے کہا تمکو اے بہترین زنان کیا ہوا ہے فاطمہؑ نے کہا ایک اضطراب اپنے مین مشاہدہ کرتی ہون اوسوقت مین نے اسم اعظم الٰہی اونپر پڑھا کہ اوسمین نجات سب دردون سے ہے یہانتک کہ اضطراب اونکا ساکن ہوا پھر اونسے مین نے کہا مین جاکر اور عورتون کو بلا لاؤن کہ تمھاری اس رات کو معین وکفیل ہون۔ فاطمہؑ نے کہا اے ابوطالبؑ جو مناسب جانو کرو جب مین اوٹھا گوشہ مکان سے صدائے ہاتف سُنی اوسنے کہا اے ابوطالبؑ بیٹھے رہو کہ دست ہاے آلودہ بگناہ اوسکے بدن مطہر مین مس نہین ہوسکتے ناگاہ مجھے چار عورتین نظر پڑین کپڑے مانند حریر سفید پہنے تھین اور خوشبو انکی بوے مشک سے زیادہ تھی جب داخل ہوئین کہا السلام علیک سلام ہو تمپر اے دوست خدا فاطمہؑ نے اونکا جواب دیا وہ عورتین الغرض فاطمہ کے سامنے بیٹھ گئین اور غالیہ دان چاندی کا نکالا اور تسلی ودلاسہ دیگر معین وکفیل ہوئین تا اینکہ علیؑ متولد ہوے جب علیؑ پیدا ہوے مین بیتابانہ دوڑا ناگاہ مین نے دیکھا کہ وہ فرزند مولود مسعود سجدہ مین ہے اور مانند خورشید تابان ایک نور اوس سے ساطع ہے اور سجدہ مین کہتا ہے۔ اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وانا علیا وصی محمد رسول اللہ بمحمد یختم اللہ النبوۃ و بی یتم الوصیۃ وانا امیر المومنین بعدہ اوسکے اون عورتون مین سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر علیؑ کو زمین سے اوٹھا لیا اور اپنے دامن مین لیلیا جب علیؑ کی نظر اوس عورت پر پڑی بزبان فصیح وبلیغ کہا۔ السلام علیک اے مادر اوس عورت نے

جواب دیا۔ وعلیک السلام اے فرزند گرامی۔ علیؑ نے کہا میرے باپ کی کیا خبر ہے اوس عورت نے کہا نعمتہائے حق تعالےٰ اور اوسکے قرب وصال مین متنعم ہے جب مین نے یہ کلام سُنا بیتاب ہوکر کہا اے فرزند گرامی کیا مین تیرا باپ نہین ہون علیؑ نے کہا ہان آپ بیشک میرے باپ ہین لیکن ہم اور آپ دونون صُلب آدم سے پیدا ہوے ہین اور یہ میری والدہ حوّا ہین جب مین نے یہ سُنا حضرت حوّا سے شرم آئی اور مین نے اپنا سر چادر سے ڈھانپ کر ایک گوشہ خانہ مین بیٹھ رہا پھر دوسری عورت علیؑ پاس آئی اور ظرف غالیہ ہاتھ مین تھا اوسنے علیؑ کو اوٹھا لیا جب علیؑ کی نظر اوسپر پڑی کہا۔ السلام علیک اے خواہر من اوس عورت نے کہا وعلیک السلام ای برادر من۔ جناب امیرؑ نے کہا میری چچا کی کیا خبر ہے کہا احوال بخیر ہے اور تمکو سلام کہا ہے اوسوقت مین نے پوچھا اے فرزند یہ خواہر تمھاری کون اور وہ چچا کون ہے علیؑ نے کہا یہ مریم دختر عمران ہین اور میری چچا عیسیٰ بن مریم ہین اوسوقت اوس عورت نے خوشبو ظرف غالیہ سے مولود کو اوس سے معطر کیا پھر تیسری عورت نے علیؑ کو اوٹھایا اور اوس کپڑے مین جو اپنے ہمراہ لائی تھین علیؑ کو لپیٹا۔ ابوطالبؑ نے کہا اگر اسوقت مین اس فرزند کا ختنہ کرون تو بہت سہل ہو اسلیئے کہ سنت عرب اوس زمانہ مین یہ تھی کہ اپنے لڑکون کا ختنہ کرتے تھے یہ سنکر اوس عورت نے کہا ای ابوطالبؑ یہ فرزند طاہر ومطہر ہے حرارت آہن دنیا مین نہ چکھیگا مگر اوس شخص کے ہاتھ سے جسکو خدا ورسول وملائکہ جمیع آسمان وزمین اور سب پہاڑ اور کل دریا دشمن رکھتے اور اوسپر لعنت کرتے ہین اور آتش جہنم اوس شقی کی مشتاق ہے ابوطالبؑ نے کہا وہ کون ہے اوس عورت نے کہا وہ ابن ملجم مرادی ملعون ہے کہ اس فرزند گرامی کو وہ شقی بعد تیس سال وفات محمد مصطفےٰ کی کوفہ مین شہید کریگا۔ ناگاہ حضرت رسولؐ گھر مین تشریف لائے اور علیؑ کو اون زنان مطہرہ سے لیلیا اور ہاتھ علیؑ کے اپنے ہاتھ مین لیکر بہت باتین کین اور علیؑ نے بھی بہت امور آنحضرتؐ سے بیان کیئے بعد اسکے وہ عورتین غائب ہوگئین اور مین نے نہ دیکھا اپنے دل مین کہا کاش اون عورتون کو بھی مین پہچان لیتا ناگاہ امیر المومنینؑ نے یا الہام رب العالمین کہا اپنے پدر بزرگوار سے پہلی عورت حضرت حوّا اور دوسری عورت حضرت مریم دختر عمران تھین اور وہ عورت جنھون نے مجھے جامہ مین لپیٹا آسیہ زن فرعون تھین اور وہ عورت جنھون نے مجھے خوشبو کیا وہ مادر موسیٰ بن عمران تھین آپ اسوقت منذر پاس جایئے اور اوسے بشارت میری ولادت کی دیجیئے اور جو کچھ آپ نے دیکھا یا سُنا ہے منذر سے بیان کیجیئے اور وہ

فلان غار اور فلان موقع پر گذرے اور ان سانپون کا حال بھی مجھسے علی نے بیان کیا اپنے فرزند
کے عزت سے تمھارے پاس آیا ہون اور حال اوس مولود مسعود کا یہ ہے جو مین نے تم سے
بیان کیا اور جب علی حضرت رسولؐ سے باتین کر چکے پھر بحالت طفولیت ہوگئے اور چپ ہو
رہے سو جب میثم نے یہ باتین سنین سجدہ شکر حق تعالے بجا لایا اور قبلہ رو لیٹ کر کہا کپڑا مجھے
اوڑھا دو جب کپڑا مین نے اوسے اوڑھا دیا اوسنے بعالم بقا رحلت کی اور بحالت اول پھر
ہوگیا اسکے بعد تین روز مین وہان رہا اور ہرچند اوس سے باتین کین کچھ جواب نہ پایا پس وہ
سانپ باہر نکلے اور کہا السلام علیک یا ابا طالب جب مین نے اونکا جواب سلام دیا اونھون
نے کہا اب یہان سے جاؤ اور ولی خدا سے ملحق ہو کہ تم انکی حفاظت مین سب سے زیادہ
سزاوار ہو تب مین نے اون سانپون سے پوچھا تم کون ہو اونھون نے جواب دیا ہم اوسکے عمل
شائستہ ہین حق تعالے نے ہمکو اوسکی نیکی سے پیدا کیا ہے کہ تا روز قیامت اوس سے
اذیتون کو دفع کرین۔ اور جب روز قیامت یہ زندہ ہوگا ہم مین سے ایک آگے اور دوسرا پیچھے
ہوگا ہم اسکی راہ نمائی جانب بہشت کرینگے بعد اسکے ابوطالبؑ مکہ کی طرف پھر آئے جابر نے کہا جب
یہ حدیث حضرت رسولؐ نے مجھسے بیان فرمائی مین نے کہا اللہ اکبر لوگ ابوطالبؑ کو کہتے ہین
کہ وہ کافر تھے حضرت رسولؐ نے فرمایا اے جابر میرا پروردگار دانائے غیب ہے مین شب معراج
جب عرش کے نیچے پہونچا وہان چار نور مشاہدہ کیے مین نے عرض کی خداوندا یہ نور کیسے ہین حق تعالے
کی جانب سے آواز آئی یا محمد ایک نور عبدالمطلب دوسرا ابوطالبؑ تیسرا تمھارے والد
عبداللہ چوتھا تمھارے بھائی طالب ہین مین نے عرض کی خداوندا انھون نے یہ درجہ و منزلت
کس سبب سے پایا ہے حق تعالی نے فرمایا اس سبب سے کہ اونھون نے اپنا ایمان اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا
اپنی قوم سے تقیہ کیا اور اونکے ظلم و آزار پر صبر کیا یہانتک کہ دنیا سے رحلت کی۔ مؤلف فرماتے ہین
ہوسکتا ہے کہ یہ احوال درمیان خانہ کعبہ ہوا ہو تاکہ احادیث دیگر سے مخالفت نہ واقع ہو اور جو روایت
مین مذکور ہے کہ حرارت آہن کی جناب امیر کو تیرے نہ پہونچی مگر دست ابن ملجم ملعون سے۔ شاید مراد اس سے
یہ ہو کہ ایسا جراحت جو اپنی اور اپنے دوستون کے اختیار مین ہو اونکو نہ پہونچیگا مگر ضربت آخر مین
اسلیے کہ اون دوسری جراحتون سے حضرت کو دیانت ہوتے تھی لہ خدا کے واسطے خود جہاد
فرماتے تھے اور یہی احتمال ہے کہ اور جراحتون مین کوئی صدمہ و الم آنحضرت کو نہ پہونچا ہو
ایضاً طالب بھائی اور آنحضرت کا ذکر پھر اس حدیث مین ہے اور محتمل ہے کہ طالب اوس جا لکھا ہو

مراد ہون چونکہ بعض اخبار مین وارد ہوا ہو کہ وہ مسلمان دنیا سے گئی اور بعض کتب مین بجائے ابو طالب جعفر بن ابی طالب مذکور ہے۔ ابن بابویہ و شیخ طوسی و علامہ حلی نے بسند ہائے معتبرہ جناب امام جعفر صادقؑ و یزید بن قعنب و عباس و عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن عباس بن عبدالمطلب و یزید بن قعنب ہمراہ گروہ بنی ہاشم و جماعت قبیلہ بنی عبدالعزیٰ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے تھے ناگاہ فاطمہ بنت اسد آئین اور نوان مہینہ جناب امیرؑ کو شکم فاطمہ بنت اسد مین تھا اور درد زہ تھا اوسوقت خانہ کعبہ کے برابر کھڑی ہوئین اور آسمان کی طرف دیکھ کر کہا پروردگارا مین تیرا ایمان لائی اور ہر پیغمبر اور رسول اور ہر کتاب پہ جسکو تو نے بھیجا اوس پر بھی ایمان لائی اور اپنے دادا ابراہیم خلیل کی مین نے تصدیق کی کہ اونھون نے خانہ کعبہ بنایا ہے لہذا بحق اس گھر کے اور بحق اسکے بنانے والے کے اور بحق اس فرزند کے جو میرے شکم مین ہے اور مجھسے باتین کرتا ہے اور میرا مونس و ہمدم ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ فرزند ایک نشانی تیری عظمت و جلال کی ہے مین تجھسے سوال کرتی ہون کہ مجھپر مشکل وضع حمل کی آسان کر۔ عباس و یزید بن قعنب کہتے ہین کہ جب فاطمہؑ اس دعا سے فارغ ہوئین ہمنے دیکھا دیوار عقب خانہ کعبہ شگافتہ ہوئی اور فاطمہؑ داخل خانہ کعبہ ہوئین اور ہماری آنکھون سے غائب ہو گئین اوسکے بعد دیوار جیسی تھی بحکم خدا ویسی ہی ہو گئی۔ ہمنے چاہا دروازہ کعبہ کھولین بہت زور کیا مگر دروازہ نہ کھلا معلوم ہوا کہ یہ راز خدائی ہے پس فاطمہ تین روز کعبہ مین رہین۔ اہل مکہ کوچہ و بازار مین اس قصہ کو نقل اور عورتین گھرون مین اسکا چرچا اور تذکرہ کرتی تھین جب چوتھا دن ہوا جس جگہ سے دیوار خانہ کعبہ شق ہو گئی تھی اوسی جگہ سے پھر شق ہو گئی اور فاطمہ بنت اسد باہر چلی آئین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کو گود مین لیے تھین پس کہا اے گروہ مردم واضح ہو کہ حق تعالےٰ نے اپنے خلق سے مجھے برگزیدہ کیا اور زنان برگزیدہ دیگر پر جو مجھسے پہلے ہو چکی ہین مجھے فضیلت دی اسلیے کہ حق تعالےٰ نے آسیہ دختر مزاحم کو برگزیدہ کیا اور آسیہ پوشیدہ عبادت حق تعالےٰ کی اوس جگہ جہان عبادت سزاوار نہ تھی مگر در حالت ضرورت یعنی فرعون کے گھر مین کیا کرتی تھین۔ اور مریم دختر عمران کو حق تعالےٰ نے برگزیدہ کیا اور ولادت عیسیٰ کو اوسپر آسان کیا اور جنگل مین درخت خشک کو حرکت دی اور رطب تازہ مریم کیلیے اوس درخت سے گرا کے اب حق تعالےٰ نے مجھے اون دونون عورتون پر برگزیدہ کیا اور جمیع زنان عالمیان پر جو مجھسے پہلے

ہو چکی ہین مجھے فضیلت دی اسلیے کہ مجھے خانۂ برگزیدہ حق تعالے مین فرزند پیدا ہوا و تین روز
اس خانۂ محترم مین رہی طعام و میوہ ہاے بہشت کھائے اور جسوقت مین نے چاہا باہر آؤن
جبکہ اپنے فرزند کو ہاتھون پر لیے ہوے تھی ایک ہاتف نے عالم غیب سے مجھے آواز دی کہ اے
فاطمہؑ اس فرزند بزرگوار کا علیؑ نام رکھنا کیونکہ مین خداوند علی اعلی ہون اور علیؑ کو اپنی قدرت
وعزت و جلال سے مین نے پیدا کیا ہے اور اپنی عدالت سے حصہ کامل اوسے بخشا ہے اور
اوسکا نام اپنے نام سے مین نے مشتق کیا ہے اوسکو اپنے آداب حسنہ سے مین نے تادیب
کی ہے اور اپنے امور اوسکو تفویض کیے ہین اور مین نے اپنے علوم مخفی پر اوسکو مطلع کیا ہے
وہ میرے خانۂ محترم مین پیدا ہوا ہے اور وہ پہلا مومن ہے جو خانۂ کعبہ پر اذان دیگا بتون کو
توڑ ڈالیگا بتون کو خانۂ کعبہ سے نیچے پھینک دیگا اور مجھے بعظمت و بزرگواری دیگا اور میری یاد کریگا
وہ امام و پیشوا بعد میرے حبیب اور میرے پیغمبر اور میرے برگزیدہ جمیع خلق محمدؐ میرے رسول کے ہے
وہ وصی رسولؐ ہوگا۔ خوشا حال اوسکا جو اوسے دوست رکھے اور اوسکی نصرت و مدد کرے
اور واے اوسپر جو اوسکی فرمانبرداری اور نصرت و مددگاری نہ کرے اور اوسکے حق کا
انکار کرے۔ جب ابوطالبؑ نے اپنے فرزند بزرگوار کو دیکھا شاد ہو گئے جناب امیرؑ نے
اونکو سلام کیا اور کہا۔ السلام علیک یا ابت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب علیؑ کو گھر مین
لائے اور حضرت رسولؐ پھر گھر مین تشریف لائے جناب امیرؑ کو دامن مبارک مین لیا اور جب نظر
جناب امیرؑ جمال بیمثال حضرت بشیر و نذیرؐ پر پڑی خندان ہوے اور کہا۔ السلام علیک
یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر بقدرت کاملہ حق تعالے تلاوت سورۂ مومنون
شروع فرمائی اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون
جب اس آیہ کو پڑھا جناب رسولخداؐ نے فرمایا بتحقیق مومنون نے تیرے سبب سے رستگاری
پائی بعد اسکے جناب امیرؑ نے آیت تا اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس
ھم فیھا خالدون تلاوت فرمائی۔ جناب رسولخداؐ نے فرمایا بخدا سوگند تو امیر اور
بادشاہ انکا ہے اور تو روزی علم و حکمت کی انکو پہونچاتا ہے اور بخدا سوگند تو ہی انکا راہنما ہے اور
تجھی سے یہ ہدایت پاینگے۔ پس حضرت رسولؐ نے فاطمہؑ بنت اسد سے کہا جاؤ اور حمزہ اسکے
چچا کو بشارت ولادت دو فاطمہؑ بنت اسد نے کہا یا حضرت اگر مین جاؤنگی تو اسکو دودھ کون دیگا
حضرت رسولؐ نے فرمایا تم جاؤ مین خود اسکو سیراب کرونگا اوسوقت حضرت رسولؐ نے زبان

مبارک جناب امیرؑ کے منھ مین دی اور بارہ چشمے زبان معجز نشان آنحضرتؐ سے منھ مین جناب امیرؑ کے جاری ہوے اسوجہ سے اوسدن کو روز ترویہ کہتے ہین جب فاطمہؑ پھر آئین دیکھا ایک ایسا نور علیؑ سے آسمان کی جانب ساطع ہے جسنے اطراف آسمان کو روشن کردیا ہے بعد اسکے جناب امیرؑ کو مثل اطفال دیگر کپڑے مین لپیٹا جناب امیرؑ نے بقوت ربانی اوس کپڑے کو پھاڑ ڈالا اور اپنے ہاتھ اوس کپڑے سے باہر نکال لیے اوسوقت فاطمہؑ بہت مضبوط کپڑا لائین اور اوسمین جناب امیرؑ کو لپیٹ دیا پھر اسد اللہ الغالبؑ نے قوت فرماکر اوس کپڑے کو پھاڑ ڈالا یہانتک کہ دو اور تین اور چار کپڑون مین مضبوط لپیٹا اور پھر جناب امیرؑ نے سبکو پارہ پارہ کرڈالا۔ پھر چھ جامہ دیبائے محکم لائین اور جناب امیرؑ کو اونمین لپیٹکر مضبوط چمڑا اوپر سے لپیٹ دیا اور پھر شیر خدا نے بقوت ربانی سب کو چاک کرڈالا اور بقدرت حق تعالی ارشاد کیا اے مادر میرے ہاتھ نہ باندھو کیونکہ مین چاہتا ہون اپنے ہاتھون کو درگاہ خدا مین بتضرع وزاری بلند کرون اور اپنی اونگلیون سے تسبیح حضرت باری بجالاؤن ابوطالبؑ نے جب یہ دیکھا فاطمہؑ سے کہا اس فرزند کو اسکی حالت پر چھوڑ دو کہ اسکے امور عجیب و غریب ہین مثل فرزندان دیگر نہین جب دوسرا دن ہوا جناب رسولخداؐ فاطمہؑ بنت اسدؑ پاس تشریف لائے اور جناب امیرؑ کو اونسے لیکر اپنے دامن مین لے لیا پھر جناب امیرؑ نے حضرت کو سلام کیا اور ہنس کر ارشاد کیا کہ وہ جو کل عنایت فرمایا تھا آج بھی مجھے عطا کیجیے یہ دیکھکر فاطمہؑ ہنسنے لگین اور کہا بحق خداوند کعبہ اس فرزند نے حضرت رسولؐ کو پہچانا اس سبب سے اس دن کو روز عرفہ کہتے ہین یعنی جناب امیرؑ نے جناب رسولخداؐ کو پہچانا۔ جب تیسرا دن ہوا دسوین ذیحجہ کی تھی ابوطالب نے لوگون سے کہا کہ ولیمہ مین میرے فرزند علیؑ کے حاضر ہون اور تین سو اونٹ اور ایک ہزار گوسفند و گاؤ دعوت کے لیے ذبح کیے اور جمیع اہل مکہ کو اوس گوشت سے طعام کھلایا اور فرماتے تھے جسے میرے فرزند علیؑ کے دعوت ولیمہ سے کھانا تناول کرنا منظور ہو پہلے سات مرتبہ خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور اگر میرے فرزند علیؑ کو سلام کرے کہ حق تعالے نے اوسے بزرگوار بنایا ہے بعد اسکے کھانا تناول کرے اسوجہ سے روز نحر کی تعظیم و تکریم کرتے اور عید کا دن جانتے ہین اور قربانی اوسی دن سے مقرر ہوئی اوسوقت عمر شریف حضرت رسولؐ تیس سال کی تھی اور جناب امیرؑ کو بہت عزیز رکھتے اور فرماتے تھے علیؑ کا جھولا میری خوابگاہ

کہ قریب گہوارہ خود متوجہ تربیت جناب امیرؑ ہوتے نہلاتے دھولاتے اور دودھ منھ میں ٹپکاتے سوتے میں جھولا
جھولاتے جاگتے میں باتیں کرتے اونکو سینے سے لگاتے اور فرماتے یہ بھائی میرا اور ولی اور وزیر میرا
اور ذخیرہ میرا اور رحمت پناہ میرا امین میرا داماد میرا اور وصیتوں کا جانشین میرا امیری امت میں ہے اور ہمیشہ جناب
امیرؑ کو گود میں لیکر جنگلوں اور پہاڑوں اور درہ ہائے مکہ میں لیجاتے اور علوم و اسرار
الٰہی تعلیم فرماتے تھے۔ مولف فرماتے ہیں کہ تاریخ ولادت انحضرت صلعم میں یہ حدیث
مخالف اخبار و اقوال گذشتہ ہے اور محتمل ہے کہ بنا اس حدیث کی قسمی پر ہو اسلیے کہ سال
ولادت انحضرت میں قریش سے حج ماہ شعبان میں کیا اور اوسکا حجہ نام رکھا ہو جیسا کہ ولادت
حضرت رسولؐ میں اوسکا اشارہ کیا ہے۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایک روز فاطمہ
بنت اسدؓ نے دیکھا کہ حضرت رسولؐ ایک خرما تناول فرما رہے ہیں وہ مشک و عنبر سے زیادہ
خوشبو ہے اور دنیا کے خرموں سے مشابہ نہیں انہوں نے حضرتؐ سے عرض کی اس خرمے
میں سے مجھے بھی عطا ہو۔ حضرت نے فرمایا جب تک یوحدانیت حق تعالے اور میری پیغمبری
پر گواہی ندوگی یہ خرما تمہارے حلال نہیں۔ یہ سنکر فاطمہ بنت اسد نے شہادتین کہکر ایک خرما
حضرت سے لیا اور تناول کیا جب وہ خرما کھایا رغبت دوسرے خرمے کی ہوئی دوسرا خرما ابوطالب
کے کیے مانگا حضرتؐ نے فرمایا اس شرط پر دیتا ہوں کہ جب ابوطالب شہادتین کہہ لیں
اوسوقت اونکو دینا۔ رات کے وقت ابوطالب فاطمہ بنت اسد پاس آئے فاطمہ میں ایسی
خوشبو سونگھی کہ ہرگز ایسی خوشبو نہ سونگھی تھی پوچھا یہ خوشبو کیسی ہے فاطمہ نے خرما نکالا
کہا اس خرمے کی خوشبو ہے ابوطالبؑ نے کہا یہ خرما ہمکو دو کہ ہم بھی کھائیں فاطمہ نے
کہا جبتک شہادت یوحدانیت حق تعالی و رسالت محمد مصطفے نہ دوگے میں یہ خرما تمکو نہ
دونگی یہ سنکر ابوطالبؑ نے تامل کلمہ شہادت کہا اور فاطمہ سے فرمایا قریش سے اظہار اسکا نکرنا
کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا کیونکہ میں نے اونسے بمصلحت اپنا اسلام پوشیدہ رکھا ہے پس ابوطالب
نے وہ خرما لیا اور تناول کیا اور وہ بہشت کا خرما تھا اوسی رات ابوطالبؑ فاطمہ بنت
اسد سے ہم بستر ہوئے ببرکت اوس خرمہ بہشت کے فاطمہ باانحضرت حاملہ ہوئیں اور حسن و جمال فاطمہ
بنت اسد بسبب حمل ماہ فلک امامت و خلافت یعنی علی ابن ابیطالبؑ مضاعف ہوا جناب
امیرؑ شکم میں اپنی مادر گرامی سے باتیں کرتے اور تنہائی میں مونس و ہمدم تھے ایک دن
فاطمہ بنت اسد کعبہ کے قریب آئیں اور جعفر طیار بھی ہمراہ تھے جناب امیرؑ نے شکم میں جعفر طیار سے

یعنی جعفر طیار اس غرائب و عجائب سے بیخود ہو گئے اور اوسوقت جو کعبہ مین بت تھے وہ منہ
کے بھل گر پڑے۔ فاطمہؑ نے اپنا ہاتھ شکم مبارک پر پھیرا اور کہا اے نور دیدہ مین تو ہنوز شکم
سے باہر نہین آیا اور سب بت تجھے سجدہ کر رہے ہین جب تو باہر آئیگا تو اوسوقت تیرا
مرتبہ کیسا ہوگا جب اس حالت کو ابو طالبؑ سے بیان کیا انھون نے جواب دیا یہ دلیل
اوسپر ہے جو مجھے طائف کی راہ مین شیر نے خبر دی تھی اور اوس شیر کا قصہ اسطرح ہے کہ درندگان
صحرا جب ابو طالب کو دیکھتے اونسے بھاگتے تھے۔ ایک روز ابو طالب طائف سے متوجہ مکہ ہوئے
ناگاہ ایک شیر سامنے سے ظاہر ہوا جب اوس شیر کی نظر ابو طالب پر پڑی نزدیک آیا منھ
خاک پر ملتا اور دم زمین پر رگڑتا تھا ابو طالب کے سامنے عاجزی وانکساری کرتا تھا ابو طالب
نے کہا مین تجھے بحق اوس خدا کے قسم دیتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا ہے بیان کر کہ میرے سامنے
تو کیون عاجزی وانکساری کرتا ہے شیر بقدرت حق تعالیٰ گویا ہوا اور کہا آپ ہی پدر شیر خدا
اور یاری و نصرت و تربیت کنندہ پیغمبر خدا ہین اوسی دن سے محبت حضرت رسولؐ
قلب حضرت ابو طالب مین سما گئی اور ابو طالب حضرت رسولؐ پر ایمان لائے۔ دوسری
حدیث مین روایت کی ہے کہ جس رات جناب امیرؑ متولد ہوئے ابو طالب نے سینہ سے لگایا
اور ہاتھ فاطمہ بنت اسد کا اپنے ہاتھ مین لیکر جانب ابطح آئے اور چند شعر ادا فرمائے جنکا
مضمون یہ ہے۔ اے پروردگار و آفریدگار ماہ روشن و شب تار مجھسے بیان کر کہ اپنے فرزند کا
مین کیا نام رکھون۔ ناگاہ مانند ابر کوئی چیز زمین سے ظاہر ہو کر ابو طالب پاس آئی ابو طالب
نے اوسے اوٹھا لیا اور علیؑ کے ساتھ اپنے سینہ سے لگا کر مکان کیجانب پھر گئے جب صبح
ہوئی ابو طالبؑ نے دیکھا کہ وہ لوح سبز ہے اور چند شعر اوسپر لکھے ہین جنکا مضمون یہ ہے
اے ابو طالبؑ تم اور فاطمہؑ بفرزند طاہر پاکیزہ برگزیدہ پسندیدہ مخصوص ہوئے نام بزرگوار
مولود مسعود علیؑ ہے اور خداوند علی اعلیٰ نے اوسکا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے اوسوقت
ابو طالب نے جناب امیرؑ کا علیؑ نام رکھا اور اوس لوح کو داہنی طرف کعبہ کے لٹکا دیا اور
وہ لوح اوسی طرح زمانہ ہشام بن عبدالملک تک لٹکی تھی ہشام نے وہان سے اوتار لی
پھر لوح غائب ہو گئی کتاب روضۃ الواعظین وغیرہ مین بسند بسیار ابو سعید خدری وغیرہ
سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ایک روز ہم حضرت رسولؐ کی خدمت مین بیٹھے تھے
ناگاہ سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد و عمار و حذیفہ و ابو الہیثم بن تیہان و خزیمہ بن ثابت

وعامر بن واثلہ آئے اور آثار حزن واندوہ انکے چہرون سے ظاہر تھے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے مان باپ آپ پر فدا ہون یا حضرت ہمنے ایک گروہ سے آپکے برادر علی بن ابیطالب کے حق مین کچھ باتین سنی ہین جنسے ہمکو صدمہ واندوہ ہوتا ہے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا میرے برادر اور میرے پسر عم کے حق مین کیا کہتے ہین عرض کی کہتے ہین کہ علیؑ کو اور لوگون پر سبقت اسلام مین کیا فضیلت ہے حالانکہ ہنگام بعثت وہ بچے تھے اور اسلام اونکا معتبر نہین اسیطرح سخنہاے باطل کہتے ہین جناب رسولخداؐ نے ارشاد کیا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کیا تمنے نہین سنا جو کتب گذشتہ مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اونکے والدہ نے نمرود سے چھپایا اور والدہ ابراہیم کی چند ٹیلون کے بیچ مین نہر کے کنارے جسکو حوزان کہتے ہین لگئین اور وقت غروب آفتاب حضرت ابراہیم پیدا ہوے جب زمین پر آئے اوٹھ کھڑے ہوے اور ہاتھ اپنے مُنھ اور سر پر پھیرا اور شہادت بوحدانیت الٰہی دی اور آپ ہی کپڑے اوٹھا کر پہن لیے جب مان نے یہ حال دیکھا ڈر کر بیٹے پاس سے بھاگ گئین اوسوقت بجانب آسمان وزمین نظر کر کے عبرت حاصل کی اور اوسی رات کو حق تعالیٰ نے علم ملکوت ارض و سموات حضرت ابراہیم کو عطا کیا اور پرستاران کواکب کی حجتین تمام کین چنانچہ حق تعالےٰ قرآن مین فرماتا ہے آیا تم نہین جانتے کہ موسیٰ بن عمران جس زمانہ مین متولد ہوا فرعون اوسکی گھات مین تھا اور اوسکے لیے زنان حاملہ کے شکم چاک کرتا اور ہر فرزند کو مار ڈالتا تھا جب موسیٰ متولد ہوا موسیٰؑ نے اپنی مان سے کہا مجھے صندوق مین رکھو اور صندوق کو دریا مین ڈالدو موسیٰ کی مان ان باتون سے خائف ہوئی اور کہا اے فرزند گرامی مین ڈرتی ہون کہ تو غرق ہوجاے موسیٰؑ نے کہا نہ ڈرو کہ بہت جلد حق تعالیٰ مجھے تم تک پھر پہونچائیگا پس مادر موسیٰؑ نے موافق اونکے کہنے کے صندوق مین رکھ کر دریا مین ڈالدیا تا اینکہ حق تعالیٰ نے اوسکی مان تک اوسے لوٹا دیا پس ستر دن اور موافق روایت دیگر سات مہینے تک کچھ نہ کھایا اور نہ پیا یہانتک کہ اپنی مان پاس واپس آئے اور عیسیٰؑ بن مریم نے جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ وقت ولادت اپنی مان سے باتین کین اور جب مریم نے اونکی طرف اشارہ کیا جھولے مین گویا ہوے اور کہا انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا پس خدا نے روز بعد ولادت عیسیٰؑ خدا نے کتاب و پیغمبری اونکو دی اور نماز و زکوٰۃ کی وصیت کی تم سب جانتے ہو کہ خدا نے مجھے اور علیؑ کو ایک نور سے پیدا کیا اور جب مین صلب آدم مین تھا تسبیح خدا ادا کرتا تھا پس

حق تعالیٰ نے ہمکو جانب صلبہاے مردان و شکمہاے زنان مین منتقل کیا اور ان سب احوال اور ہر زمانے مین ہماری تسبیح ہر پشت و شکم سے سنتے یہانتک کہ صلب عبد المطلب مین آئے پس صلب عبد المطلب مین میرا اور علیؑ کا نور علیحدہ ہوا اوس نور کا آدھا حصہ صلب عبد اللہ مین اور نصف دیگر صلب عم بزرگوار ابو طالب مین منتقل ہوا لوگ ہماری تسبیح ان دو بزرگون کے صلب سے سنتے تھے اور جب میرے پدر اور میرے چچا بزرگان قریش مین بیٹھتے تھے ہمارا نور اونکے چہرون سے ساطع تھا اور اوس نور سے جمیع قریش مین ممتاز تھے اور جمیع جانوران و درندگان بسبب اس نور کے انکو سلام کرتے اور انکی تعظیم کرتے تھے یہانتک کہ ہم پدران بزرگوار کی پشت سے شکمہاے مادران نامدار مین منتقل ہوے اور میرے حبیب جبرئیل نے وقت ولادت علیؑ مجھسے کہا کہ اے جلیس خدا [illegible] علی اعلیٰ آپکو سلام کہتا اور آپکے بھائی علیؑ کی تہنیت ولادت دیتا اور فرماتا ہے اب وہ وقت قریب ہی کہ تمھاری پیغمبری ظاہر اور تمھاری وحی ہویدا اور تمھاری رسالت لوگون پر آشکار ہو اسلئے کہ ہمنے تمکو تمھارے بھائی اور تمھارے وزیر اور تمھارے شبیہ اور تمھارے جانشین سے تقویت دی تمھارے بازو کو قوی اور تمھارے نام کو بلند کرتا ہون لہذا اوٹھ کر داہنے ہاتھ سے اوسکا استقبال کرو کہ وہ سردار اصحاب یمین ہے اور شیعہ اوسکے روسفید دست و پاسفید ہونگے جب مین نے یہ وحی سنی اوٹھا اور قریب فاطمہ بنت اسد اوسوقت پہونچا جبکہ درد زہ اونھین ہو رہے تھے پس جبرئیل نے کہا یا محمدؐ مین آپکے اور اونکے درمیان پردہ ڈالتا ہون آپ پردے کے پیچھے بیٹھیے جب علیؑ پیدا ہون اپنے داہنے ہاتھ سے اونکو اوٹھا لیجیے تھوڑی دیر کے بعد جبرئیل نے مجھے آواز دی کہ اے محمدؐ اپنا ہاتھ بڑھا کر علیؑ کو لیلو مین نے اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا اور علیؑ میرے ہاتھ پر آگئے جب مین علیؑ کو قریب لایا علیؑ نے اپنا ہاتھ اپنے داہنے کان پر رکھا اور باواز بلند اذان و اقامت کہی اور وحدانیت خدا اور میری رسالت پر شہادت دی پس میری جانب دیکھا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر کہا حضرتؐ آپ اجازت دیتے ہین کہ مین پڑھون مین نے کہا ہان پڑھو بحق اوس خدا کے جسکے قبضۂ قدرت مین محمدؐ کی جان ہی کہ علیؑ نے پڑھنا شروع کیا اور صحف آدم کو جسپر شیث نے بصارت قیام کیا تھا اول سے آخر تک علیؑ نے اسطرح پڑھا کہ اگر شیث موجود ہوتے کہتے مجھسے علیؑ بہتر جانتے ہین بعد اسکے صحف نوح و صحف ابراہیم کی تلاوت کی اور توریت موسیٰ کو اسطرح پڑھا کہ اگر موسیٰ موجود ہوتے اقرار کرتے کہ علیؑ نے توریت کو مجھسے بہتر حفظ

بیان ولادت باسعادت جناب امیر از زبان حضرت رسول خدا

کیا ہی بعد اوسکے تلاوت انجیل اسطرح کی کہ اگر عیسیٰ نبی ہوتے اقرار کرتے کہ علی مجھسے بہتر جانتے
ہین اسکے بعد قرآن جو مجھپر نازل ہوا ہی بغیر اسکے کہ مجھسے سنا ہو پڑھا مین نے علی سے باتین کین
اور علی نے مجھسے بطریق پیغمبران و اوصیا جسطرح آپس مین باتین کرتے ہین کلام کر کے بحالت
طفولیت پھر گئے اور یہی حال گیارہ امام فرزندان علیؑ کا ہوگا تم کیون اہل شک و شرک کے
کلام پر محزون و اندوہناک ہوتے ہو درانحالیکہ تم صاحب یقین ہو پھر تمکو کلام باطل اہل نفاق
سے کیا پروا ہی تم کیا نہین جانتے کہ مین بہترین پیغمبران ہون اور میرا وصی علی بن ابیطالب بہترین اوصیا
پیغمبران ہی تحقیق کہ پدرم حضرت آدم نے جب دیکھا کہ ساق عرش پر نور سے میرا نام اور علی
و فاطمہ و حسنؑ و حسینؑ اور اماماں ذریت حسینؑ کا لکھا ہی عرض کی الٰہی و سیدی کیا کوئی خلق تو نے
پیدا کی ہی جو مجھسے زیادہ تیرے نزدیک گرامی ہی حق تعالیٰ نے ندا کی اے آدم اگر صاحب
ان ناموں کے نہوتے مین آسمان و زمین اور کسی ملک مقرب اور کسی پیغمبر مرسل اور اے
آدم تمکو پیدا نہ کرتا جب حضرت آدم سے ترک اولیٰ صادر ہوا بارگاہ حق تعالیٰ مین ہمسے متوسل ہو
کر توبہ قبول ہوا اور ہماری برکت سے حق تعالیٰ نے توبہ آدم قبول فرمائی اور ہم وہ کلمات
ہین کہ آدم نے اپنے پروردگار سے اونکی تعلیم چاہی اوسوقت حق تعالیٰ نے آدم سے خطاب کیا
کہ اے آدم خوش ہو کہ ان ناموں کے صاحب تمہارے فرزندوں کی ذریت سے ہین یہ سنکر آدم نے
بعوض اس نعمت عظمیٰ کے خدا کا شکر کیا اور ہماری سبب فرشتوں پر فخر کیا اور یہ ہمپر فضل خدا ہی جب یہ سنا
سلمانؓ اور ہمراہی اونکے اوٹھ کھڑے ہوے اور کہا ہم خدا کا شکر کرتے ہین کہ رستگار ہوے حضرت نے فرمایا
ہان ایسا ہی ہی تم رستگار ہو اور بہشت ہمارے تمھارے لیے ہی اور جہنم ہمارے تمھارے دشمنون کے لیے ہی کتاب
روضۃ الواعظین مین بسند معتبر جناب امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز فاطمہ بنت
اسد گرد کعبہ طواف کر رہی تھین اور جناب امیر شکم مین تھے اثنائے طواف مین فاطمہ بنت اسد
کو درد زہ ہوا اوسوقت بقدرت الٰہی دیوار کعبہ شگافتہ ہوئی اور فاطمہ خانہ کعبہ مین گئین اور
جناب امیر اوس مکان مکرم و محترم مین طاہر و مطہر متولد ہوے دوسری روایت مین جناب امام
موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز ابوطالب مسجد الحرام سے ملول و غمگین آے اور اوسیوقت
حضرت رسولؐ بھی تشریف لائے حضرت ابوطالب سے پوچھا اے چچا آپ کیون ملول و غمگین ہین
ابوطالب نے کہا فاطمہ بنت اسد درد زہ سے مضطرب ہی یہ سنکر حضرت رسولؐ ابوطالب کا ہاتھ اپنے
ہاتھ مین لیکر قریب فاطمہ بنت اسد آئے اور فاطمہ کو قریب کعبہ معظمہ لائے اور کعبہ کے اندر فاطمہ کو

لیلئے اور کہا بنام خدا بیٹھ جاؤ کہ وہ فرزند مکرم اس مکان محترم مین متولد ہوگا ناگاہ علی ابن ابیطالب پاک وپاکیزہ کہ کوئی کثافت نہ تھی ناف بریدہ ختنہ کیئے ہوئے متولد ہوئے اور روئے نورانی مثل آفتاب تابان تھا پس ابوطالب نے علی نام رکھا اور حضرت رسول نے علی کو آغوش مبارک مین لیکر گھر تشریف لائے فصل دوسری ۔ خبر دینا خدا اور رسول و پیغمبران گذشتہ کا جناب امیر کی شہادت پر اور خود جناب امیر کا اپنی شہادت بیان کرنا ابن بابویہ و سید ابن طاؤس وغیرہ نے بسند ہائے معتبر جناب امام رضا سے روایت کی ہے کہ جناب امیر نے فرمایا حضرت رسول نے جمعۂ آخر ماہ شعبان مین دربارۂ فضیلت ماہ مبارک رمضان خطبہ ادا فرمایا جناب امیر نے کہا جب آنحضرت نے خطبہ تمام کیا مین اوٹھا اور کہا یا حضرت بہترین جمیع اعمال اس ماہ مبارک مین کیا ہے حضرت نے فرمایا اے ابوالحسن بہترین اعمال اس ماہ مبارک مین محرمات الٰہی سے پرہیزگاری ہے یہ کہا اور قطرات اشک دیدۂ مبارک سے جاری ہوے مین نے کہا یا حضرت آپ روتے کیون ہین حضرت رسول نے ارشاد کیا اے علی اس مہینہ مین جو تمپر گذریگی اوسپر روتا ہون گویا مین دیکھ رہا ہون کہ تم مشغول نماز پروردگار ہو اور ایک بدبخت ترین اولین و آخرین شبیہ پے کنندہ ناقہ صالح اوٹھا ہے اور اوسنے تمہارے سر پر ضربت لگائی ہے تمہاری داڑھی کو تمہارے خون سر سے رنگین کیا ہے جناب امیر نے کہا یا حضرت کیا وہ حالت میری سلامتی دین مین ہوگی حضرت نے فرمایا ہان دین تمہارا سالم ہوگا پھر حضرت رسول نے کہا اے علی جسنے تمکو مارا اوسنے مجھے مارا اور جسنے تمھین دشمن رکھا اوسنے مجھے دشمن رکھا اور جسنے تمھین ناسزا کہا اوسنے مجھے ناسزا کہا اسلیئے کہ اے علی تم مجھسے بمنزلہ میری جان کے ہو اور روح تمہاری میری روح سے ہے اور طینت تمہاری میری طینت سے ہے مجھے اور تمھین خدا نے باہم پیدا کیا مجھے اور تمھین جمیع خلائق سے برگزیدہ کیا مجھے پیغمبری کے لیے اور تمھین امامت کے لیے اختیار کیا جو تمہاری امامت کا انکار کرے ایسا ہے کہ اوسنے میری پیغمبری کا انکار کیا اے علی تم میرے وصی اور میرے فرزندون کے باپ اور میری دختر کے شوہر ہو یا علی تم میری امت مین میری حالت حیات و وفات مین میرے خلیفہ ہو امر تمہارا امر میرا امر اور نہی تمہاری میری نہی ہے مین اوس خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے پیغمبری پر بھیجا اور مجھے بہترین خلائق کیا کہ تم اے علی جمیع خلق پر حجت خدا اور امر خدا کے امین اور اوسکے بندون

پھر اوسکی جانب سے خلیفہ ہو۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد علمائے یہود سے خدمت بابرکت جناب امیرؑ مین حاضر ہوا اور چند مسئلے دریافت کیے منجملہ اون مسائل کے پوچھا کہ وصی تمھارے پیغمبر کا اپنے پیغمبر کے بعد کتنے سال زندہ رہیگا جناب امیرؑ نے فرمایا تیس سال یہودی نے کہا وصی مریگا یا قتل ہوگا جناب امیرؑ نے فرمایا قتل ہوگا اور ایک ضربت اوسکے سر پر مارینگے کہ اوسکی داڑھی اوسکے خون سے خضاب ہوگی یہودی نے کہا بخدا اسوقت آپ نے سچ کہا مین نے اوس کتاب مین جو موسیٰ نے بتائی اور ہارون نے لکھی اسیطرح پڑھا ہے شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے منبر پر ارشاد کیا اے گروہ مردم حق باطل پر غالب ہوا اور جلدی پلٹ جائیگا پھر فرمایا کہان بدبخت ترین امت ہے کہ ایک ضربت میرے سر پر لگاے اور میری داڑھی کو اوس ضربت کے خون سے رنگین کرے و بروایت دیگر دست مبارک اپنی داڑھی پر پھیرا اور فرمایا کون چیز شقی ترین امت کو مانع ہوئی کہ اس داڑھی کو رنگین کرے ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک مرد یہود خدمت باسعادت جناب امیرؑ مین جبوقت حضرت نے نہروان سے مراجعت فرمائی حاضر ہوا اور پوچھا اے علی تمہین پیغمبر آخر الزمان کے وصی ہو حضرت نے فرمایا ہان یہودی نے کہا ہر وصی پیغمبر کے لیے سات سات بلائین اور امتحان حالت حیات پیغمبر اور بعد وفات نازل ہوتے ہین کیا وہ بلائین اور امتحانات تمپر بھی وارد ہوے ہین جناب امیرؑ نے وہ بلائین اور امتحانات سب بیان کیے اور اصحاب حضرت نے جو اوسوقت موجود تھے سبنے تصدیق کی پھر جناب امیرؑ نے فرمایا اب مین سے ایک بلا باقی ہے اور نزدیک ہے کہ وہ بلا بھی نازل ہو یہ سنکر وہ یہودی رونے لگا اور اصحاب حضرت بھی سب کے سب رونے لگے اور کہا یا حضرت اوس آخری بلا کو بیان فرمایئے جناب امیرؑ نے اپنی ریش مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ داڑھی اس جگہ کے خون سے تر ہوگی اور اشارہ مقام خون کا جانب سر مبارک فرمایا اور کہا یہ آخری بلا ہے جب حضرت سے یہ خبر وحشت اثر سنی گریہ مردم مسجد مین بلند ہوئی اور شیون و جزع اس درجہ ہوا کہ کوفہ مین کوئی گھر ایسا باقی نہین رہا جہان سے لوگ وہ صدا سنکر دوڑے نہون اور وہ یہودی اوسیوقت مسلمان ہوگیا اور ہمیشہ خدمت مین حاضر رہتا تھا یہانتک کہ آنحضرت بدرجہ شہادت فائز ہوئے پس ابن ملجم ملعون کو پکڑ کے جناب امام حسنؑ کی خدمت مین لائے اور اوسوقت وہ یہودی بھی حاضر تھا اور بہت

لوگون کا ہجوم تھا جب اوس ملعون کو سامنے لائے اوس یہودی نے کہا اسکو قتل کیجیے فرمایا خدا اوسے قتل کریگا مین نے کتب موسیٰ مین جو اوپر نازل ہوئین پڑھا ہی کہ اس بدبخت کے گناہ پسر آدم سے جسنے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور قدار پے کنندہ ناقہ صالح سے زیادہ ہین ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جناب امیر نے جنگ خندق مین قبل اسکے کہ آنحضرت عمرو بن عبدود کو قتل کرین اوس شقی نے ایک ایسی ضربت سر اقدس جناب امیر پر لگائی کہ سر مبارک شگافتہ ہوگیا اور پھر حضرت نے اوسے جہنم واصل کیا اور خدمت باسعادت حضرت رسولؐ مین مراجعت فرمائی اور حضرت رسولؐ نے اپنے دست مبارک سے زخم کو باندھا اور دہان معجز نشان سے کچھ پڑھ کر دم کیا اور اوسیوقت وہ زخم بھر آیا اور اچھا ہوگیا پس فرمایا مین اوسوقت کہان ہونگا جسوقت اس سر کے خون سے اس داڑھی کو رنگین کر دینگے سید عبدالکریم بن طاؤسؒ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایک دن جناب رسولخدا نے جناب امیر سے فرمایا اے علی حق تعالی نے ہماری محبت آسمانون اور زمین پر عرض کی اوسوقت پہلے جسنے قبول کی وہ آسمان ہفتم ہی اور حق تعالی نے اوسکو عرش و کرسی سے عزت کیا بعد ازان آسمان چہارم نے قبول کی اور اوسکو بیت المعمور سے زینت بخشی اوسکے بعد آسمان اول نے قبول کی اوسکو ستارون سے زینت دی پھر زمین حجاز نے قبول کی اوسکو خانہ کعبہ سے عزت کیا اوسکے بعد زمین شام نے قبول کی اوسکو بیت المقدس سے زینت بخشی بعد ازان زمین مدینہ نے قبول کی اوسکو میری قبر سے مشرف کیا پھر زمین کوفہ نے قبول کی اور اوسکو اے علی تمھاری قبر سے شرف عطا کیا جناب امیر نے کہا یا حضرت کیا مین کوفہ عراق مین دفن ہونگا فرمایا ہان اے علی تم شہید ہوگے اور بیرون کوفہ درمیان غریین مابین سفید ٹیلون کے دفن ہوگے اور تمکو بدبخت ترین امت عبدالرحمن بن ملجم علیہ اللعنۃ والعذاب الشدید شہید کریگا حق مین اوس خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے برسالت بھیجا ہی کہ پے کنندہ ناقہ صالح کا گناہ خدا کے نزدیک ابن ملجم سے زیادہ نہین ہی اے علی سو ہزار شمشیر عراق تمھاری مددگاری کریگی کتاب کنز الفوائد مین لکھا ہی کہ ایک روز جناب امیر سجدہ مین بعد اسکے بلند رونے لگے جب سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا اصحاب نے عرض کی یا حضرت آپکے رونے نے ہمارے دلون کو دردمند اور اندوہناک کیا اب تک اسطرح کا گریہ ہمنے آپسے مشاہدہ نہین کیا تھا آپ فرمائین اس رونے کا سبب کیا ہی جناب امیر نے فرمایا مین سجدہ مین صلوات خیر احسن پڑھ رہا تھا ناگاہ نیند آگئی اور خواب ہولناک مین نے دیکھا گویا

دیکھتا ہون کہ حضرت رسولؐ میرے قریب کھڑے فرماتے ہین اے ابوالحسن تمھاری مفارقت کو بہت طول ہوا اور مین مشتاق ملاقات ہوا ہون اور جو کچھ خدا نے مجھسے تمھارے بارہ مین وعدہ کیا تھا اوسکو وفا کیا مین نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا تمھاری جگہ اور تمھاری زوجہ اور دونون فرزندون اور سب اماموں کی جگہ اعلا علیین مین مقرر کی اور تمھارے درجہ کو درجات جمیع مقربین سے بلند کیا یہ سنکر مین نے کہا میرے پدر و مادر آپ پر قربان یا حضرت میرے شیعہ کہان ہونگے حضرت نے فرمایا تمھارے شیعہ ہمارے ہمراہ ہونگے اور انکے قصر ہمارے قصر سے ملحق ہونگے اور انکے مکان ہمارے مکانون کے برابر ہونگے مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شیعون کو دنیا مین کیا ثواب ملیگا فرمایا شیعون کا ثواب دنیا مین گمراہ ہونے سے خوف اور فتنون سے عافیت ہے مین نے کہا ہمارے شیعون کا وقت مرگ کیا ثواب ہوگا فرمایا انکو وقت مرگ اختیار دینگے چاہین وہ دنیا مین رہین یا عقبیٰ پسند کرین اور ملک الموت کو اونکی اطاعت کا حکم دینگے مین نے کہا یا حضرت انکی قبض ارواح کس طریقہ سے ہوگی فرمایا وہ لوگ جو ہماری محبت مین سچے ہین اونکی قبض ارواح اسطرح ہے جسطرح تم مین سے کوئی شخص گرمی کی شدت مین بہت ٹھنڈا پانی پیے کہ دل اوسکا خنک ہو جائے اور ہمارے جمیع شیعہ اسطرح دنیا سے جاتے ہین جسطرح کوئی نہایت چین و آرام سے فرش خواب پر آرام کرے اور آنکھیں مرنے سے روشن ہو جائین۔ کتاب بصائر الدرجات مین بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ جب محمد بن ابی بکر نے ایک گروہ اشراف مصر کو جناب امیرؑ کی خدمت مین بھیجا عبدالرحمن بن ملجم ملعون بھی اوس گروہ مین تھا اور فہرست اسامی ابن ملجم کے ہاتھ مین تھی جب حضرتؑ نے نامہ اور فہرست اسامی پڑھی اور ابن ملجم کے نام تک پہونچے فرمایا تو ہی عبدالرحمن بن ملجم ہے اوسنے عرض کی یا امیرالمومنین ہان مین ہی ہون حضرتؑ نے فرمایا عبدالرحمن پر خدا کی لعنت ہو اوس ملعون نے کہا یا حضرت مین تو آپکا دوست ہون حضرتؑ نے فرمایا تو جھوٹا ہے بخدا سوگند تو میرا دوست نہین اوسوقت اوسنے تین قسمین حضرت کی دوستی پر کھائین اور حضرتؑ نے بھی تین قسمین کھائین کہ تو میرا دوست نہین اوس ملعون نے کہا یا حضرتؑ مین نے تین مرتبہ قسم کھائی کہ مین آپکو دوست رکھتا ہون اور آپکو یقین نہین آتا حضرتؑ نے فرمایا وائے تجھپر خدا نے ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا اور انکو ہوا مین ساکن فرمایا جنھون نے عالم ارواح مین ایک دوسرے سے الفت و محبت کی اور آپس مین شناسائی کر لی۔ وہ اس عالم مین بھی آپسمین ایک دوسرے سے

موافقت و محبت رکھتے ہین اور جنہون نے اوس عالم مین ایک دوسرے سے محبت و الفت نہین کی وہ اس عالم مین بھی ایک دوسرے سے محبت نہین رکھتے میری روح تیری روح کو نہین پہچانتی اور عالم ارواح مین مجھسے الفت و محبت نہین کی تھی جب اوس ملعون نے پیٹھ پھیری حضرت نے فرمایا اگر کوئی میرے قاتل کو دیکھنا چاہے اس شخص کو دیکھ لے بعض حاضرین نے کہا یا حضرت آپ اوسے قتل کیون نہین کرتے حضرت نے ارشاد کیا تم بہت تعجب کی بات کہتے ہو مین ابھی سے اوسے قتل کرون جسنے مجھے قتل نہین کیا۔ بسند معتبر دوسری روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ داخل حمام ہوے اور سنا حسنینؑ کی آوازین بلند ہوئین حضرت نے فرمایا میرے مان باپ تمپر قربان تمہین کیا ہوا حسنینؑ نے کہا یہ فاجر ملعون ابن ملجم آپ کے عقب سے آیا ہم ڈرے کہ آپکو کوئی صدمہ و اذیت پہونچائے حضرت نے فرمایا بخدا اسکو کند میرا قاتل بغیر اسکے اور کوئی ہوگا احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ جب جناب امیرؑ نافرمانی و نفاق و شقاق اصحاب سے دل تنگ ہوے اور لشکر معاویہ نے اطراف و نواحی ملک حضرت پر غارت شروع کی اور اصحاب نے نصرت و مدد گاری ترک کی اوسوقت جناب امیرؑ نے بالائے منبر ارشاد فرمایا بخدا اسکو کند مجھے منظور ہے کہ حق تعالی تم مین سے مجھے اوٹھا لے اور ریاض رضوان مین جگہ دے اور مرگ بہت جلد میری گھات مین ہے پھر فرمایا بدبخت ترین امت کو کون مانع ہوا ہے کہ میری داڑھی کو میرے خون سر سے خضاب کرے یہ وہ خبر ہے جو پیغمبر بزرگوار نے مجھے دی ہے پھر ارشاد کیا خداوندا تو جانتا ہے کہ مین ان سے بتنگ آگیا ہون اور یہ مجھسے بتنگ آگئے ہین مین انسے ملول ہون اور یہ مجھسے ملول ہین خداوندا مجھے انسے راحت عطا کر اور اونکو مبتلا بہ بلا اوس شخص کے یا انکہ بعد اسکے یہ مجھے یاد کرین۔ کتاب کشف الغمہ و مناقب ابن شہر آشوب مین لکھا ہے کہ جب جناب امیرؑ کوفہ مین بیمار ہوے۔ لوگ عیادت کو آے اور کہا اے امیر المومنینؑ ہم آپ اس بیماری سے کمال مغموم ہین حضرت نے فرمایا لیکن مین مغموم نہین اس لیے کہ مین نے پیغمبر صادق مصدق سے سنا کہ فرمایا اس امت کا بڑا شقی سب سے کفن ... کا تالی ایک ضربت میرے سر پہ مارے گا اور میری داڑھی کو خون سر سے رنگین بہت کریگا و بروایت دیگر اون لوگون نے کہا اے امیر المومنین کیلئے آپ ان منافقون مین سے نہین نکلجاتے کہ مدینہ حضرت رسولؐ مین پہونچ جائیے اور جوار حضرت مین دفن ہو جئے جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے خود پیغمبرؐ نے خبر دی ہے کہ اس شہر مین شہید ہونگا اور اسی شہر کے عقب مدفون ہونگا شیخ مفید وغیرہ نے بسند ہائے معتبر روایت کی ہو کہ جب جناب امیرؑ نے لوگون سے بیعت لی

اوسوقت عبدالرحمن بن ملجم مرادی ملعون بھی آیا کہ حضرت سے بیعت کرے حضرت نے اوسکی بیعت
قبول نفرمائی یہانتک کہ تین مرتبہ حضرت کی خدمت مین آیا اور تیسری حضرت سے اوس نے
بیعت کی جب وہ چلا حضرت نے پھر اوسے بلایا اور قسمین دین کہ بیعت سے انحراف نکرنا اور عہد
و پیمانسے محکم اوس ملعون سے لیئے پھر جب وہ چلا پھر اوسے طلب فرمایا اور مکرر تاکید کی اوس
ملعون نے کہا اے امیرالمومنینؑ جو امر آپ نے مجھسے کیا اور کسی سے ایسا نہین فرمایا اوسوقت
حضرت نے ایک شعر پڑھا جسکا یہ مضمون ہے مین اوسے بخشش کرتا ہون اور وہ میرا ارادۂ قتل رکھتا
ہے کیا برا قبیلۂ مراد کا دوست ہے۔ پس فرمایا اے ابن ملجم جا۔ بخدا اسوگند مین جانتا ہون کہ اپنے عہد
و پیمان پر تو وفا نکریگا یہ فرما کر ایک عمدہ گھوڑا اوسکو عطا کیا اور جب وہ اوس گھوڑے
پر سوار ہوا پھر حضرتؑ نے ایک شعر پڑھا جسکا مضمون وہی تھا جو گذر چکا۔ جب اوسنے پیٹھ پھیری
جناب امیرؑ نے فرمایا بخدا سوگند یہی میرا قاتل ہوگا۔ لوگون نے عرض کی اے امیرالمومنینؑ ہمکو
اجازت دیجئے کہ اسے قتل کرین مگر حضرت نے اجازت ندی۔ قطب راوندی نے روایت
کی ہے کہ ایک شخص نے قبیلۂ مزنیہ سے کہا مین جناب امیرؑ کی خدمت مین بیٹھا تھا ناگاہ ایک گروہ
قبیلۂ مراد سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور انھین ابن ملجم بھی تھا اوس گروہ نے عرض کی
یا حضرت ہم ابن ملجم کو اپنے ہمراہ نہین لائے ہین وہ خود ہمارے ساتھ بغیر اجازت چلا آیا ہے
اور ہمین آپکے حق مین اوس سے ڈر معلوم ہوتا ہے حضرتؑ نے فرمایا اے ابن ملجم بیٹھ جا جب
بیٹھا بڑی دیر تک حضرت اوسے دیکھا کیئے اور اوسے قسمین دین کہ مین جو کچھ تجھسے دریافت کرون
تو سچ سچ مجھسے بیان کرنا۔ پس جناب امیرؑ نے فرمایا آیا تو وہ نہین ہے کہ لڑکون مین جب تو بھی
لڑکا تھا کھیلتا تھا اور جب تجھے وہ دور سے دیکھتے تھے کہتے تھے کتون کے چرانے والے کا فرزند
آیا اوس ملعون نے اقرار کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا جب تو جوان ہوا تیرا گذر ایک راہب کی جانب
ہوا اور اوس راہب نے بنظر تند تجھے دیکھا اور کہا اے بدبخت تر شقی پے کنندۂ ناقۂ صالح
اوس ملعون نے اقرار کیا کہ ایسا ہی تھا پھر حضرت نے اوسے خبر دی کہ تیری مان نے تجھے
خبر دی کہ حیض مین تجھسے حاملہ ہوئی تھی جب ابن ملجم ملعون نے یہ سخن سنا اوسکے کلام مین اضطراب
و لکنت ہوئی اور آخر اقرار کیا کہ ہان میری مان نے مجھے یہ خبر دی تھی پس جناب امیرؑ نے فرمایا میں نے
رسولخدا صلعم سے سنا کہ میرا قاتل یہود سے شبیہ ہے بلکہ یہود سے بدتر ہے اصبغ روایت کی ہے کہ
حضرت نے ماہ مبارک رمضان مین کہ اوسی مہینے مین بعد زیارت ضوان انتقال کیا بالائے منبر فرمایا

اس سال حج کو جاؤ گے اور میں تم میں نہونگا اور اوس مہینے میں ایک رات خانۂ امام حسنؑ اور ایک شب خانۂ امام حسینؑ اور ایک رات اپنی دختر زینبؑ خاتون کے گھر میں کہ زوجۂ عبداللہ بن جعفر تھیں افطار کرتے اور تین لقمے سے زیادہ تناول نفرماتے تھے جب سبب حضرت سے دریافت کیا فرمایا امر خدا نزدیک ہوا ہے اور ایک یا دو روز کی دیر ہے میں چاہتا ہون کہ جب برحمت الٰہی ملحق ہون میرا شکم کھانے سے نہ بھرا ہو۔ کلینی نے بسند صحیح جناب امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے نماز صبح مسجد میں ادا کی اور مشغول تعقیبات ہوئے یہانتک کہ آفتاب ایک نیزہ بلند ہوا اُسوقت لوگون کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا بخدا سوگند میں نے پہلے چند گروہ ایسے دیکھے کہ راتون کو عبادت حقتعالیٰ مین بسر کرتے تھے کبھی کھڑے رہنے سے اپنے پاؤن کو تعب دیتے اور کبھی اپنی پیشانیان خدا کے لیئے زمین پر رکھتے اور اسطرح خدا کی عبادت کرتے تھے گویا صدائے آتش جہنم انکے کانون میں آتی تھی اور جب انکے سامنے ذکر خدا ہوتا تھا مثل درخت خوف حق تعالےٰ سے تھرتھراتے تھے اور باوجود اس حالکے گمان کرتے تھے کہ رات غفلت میں بسر ہوئی ہے بعد اس کلام کے پھر جناب امیرؑ کو کسی نے ہنستا نہین دیکھا یہانتک کہ بدرجۂ شہادت فائز ہوئے

فصل تیسری بیان شہادت جناب امیر علیہ السلام

علمائے شیعہ میں یہ مشہور ہے کہ شب جمعہ انیسوین ماہ مبارک رمضان کو وقت طلوع صبح آنحضرتؑ نے دست عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی ملعون سے باعانت وردان بن مجالد و شبیب بن بجرہ و اشعث بن قیس و قطامہ دختر اخضر ضربت کھائی اور جب ایک ثلث اکیسوین رات سے گذرا روح مقدس نے بریاض رضوان پرواز کیا اور مشہور یہ ہے کہ عمر شریف آنحضرت اوسوقت تریسٹھ سال کی تھی اور جناب صادقؑ سے بھی اسیطرح منقول ہے۔ اور پھر جناب صادقؑ و امام محمد باقرؑ و امام محمد تقیؑ سے پینسٹھ سال بھی منقول ہین اور موافق مشہور جناب امیرؑ ہمراہ جناب رسول خداؐ بعد بعثت تیرہ سال رہے اور اوسوقت دس سال عمر شریف جناب امیرؑ سے گذرے تھے کہ حضرت رسولؐ مبعوث ہوے اور جناب امیرؑ آنحضرت پر ایمان لائے اور دس سال ہمراہ حضرت رسولؐ مدینہ میں بسر فرمائی اور جب خدمت آنحضرت جہاد شروع کیا اوسوقت سولہ برس کے تھے اور جب انیس سال کے ہوے شجاعان عرب کو قتل کیا اور کوئی حضرت سے جرأت مبارزت نکرسکتا تھا اور جب دروازہ خیبر اوکھیڑا اوسوقت بائیسوان سال تھا اور مدت امامت تیس برس تھی۔ دو سال و چار ماہ ابوبکر نے اور دس سال سے زیادہ عمر نے اور بارہ

فصل تیسری بیان شہادت جناب امیر

سال عثمان نے غصب خلافت آنحضرتؐ کی اور جب خلافت آنحضرتؐ کو ہوئی قریب پانچ سال کے رہی اوس مدت مین اکثر منافقین سے مشغول جدال و قتال تھے یہانتک کہ بدرجۂ شہادت فائز ہوئے۔ کتاب فرحۃ الغری مین بسندہائے معتبر امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عمر شریف جناب امیرؑ وقت شہادت تریسٹھ سال کی تھی اور سال چہلم ہجرت مین دنیا سے رحلت کی۔ اور جب حضرت رسولؐ مبعوث ہوئے عمر شریف جناب امیرؑ سے بارہ سال کمتر تھے اور بعد بعثت تیرہ سال ہمراہ آنحضرتؐ مکہ مین رہے اور حضرتؐ کے ساتھ مدینہ مین ہجرت کی اور دس سال مدینہ مین آنحضرتؐ کے ہمراہ رہے اور تیس ۳۰ سال بعد وفات حضرت رسولؐ شب جمعہ کو بدرجۂ علیہ شہادت فائز ہوکر نجف اشرف مین دفن ہوئے اور عمر شریف تریسٹھ سال کی ہوئی۔ کلینی و شیخ طوسی نے بسندہائے صحیح روایت کی ہے کہ اکیسوین ۲۱ شب ماہ مبارک رمضان کو غسل کرنا مستحب ہے اور یہ وہ رات ہے جس رات کو جمیع اوصیائے پیغمبران نے بعالم بقا رحلت کی ہے اور اوس رات کو عیسیٰؑ آسمان پر گئے اور موسیٰؑ اوس رات کو رحمت حق ملحق ہوئے۔ شیخ مفیدؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ خوارج بایکدیگر مکہ مین بعد واقعۂ نہروان جمع ہوا اور کہا امرائے مسلمین سب راہ حق سے پھر گئے اور قصہ نہروان بیان کرکے رونے لگے اور کشتگان نہروان پر ترحم کرکے آپس مین ہم سوگند ہوئے کہ جناب امیرؑ اور معاویہ و عمرو بن العاص کو ایک رات مین قتل کرین اور قصاص خون خارجیان نہروان جناب امیرؑ سے لین پس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی ملعون نے کہا مین علیؑ کو قتل کرونگا۔ برک بن عبداللہ نے کہا مین معاویہ کو اور عمرو بن بکیر نے کہا مین عمرو بن عاص کو مارونگا۔ آپس مین اس عہد کو مستحکم کیا کہ انیسوین ۱۹ ماہ مبارک رمضان کو جاکر قتل کرین یہ مشورہ کرکے جدا ہوگئے ابن ملجم ملعون کوفہ مین آیا اور وہ دو ملعون شام و مصر گئے۔ جو بقصد قتل معاویہ گیا تھا اوس رات کو جب معاویہ رکوع مین گیا اوسپر ضربت ماری اوسکی ران پر لگی جب جراح بلایا اوس نے زخم دیکھکر کہا شمشیر کو زہر مین بجھایا ہے دو باتون مین ایک کو اختیار کر یا تو یہ کہ اس جگہ کو داغ دون کہ تم اچھے ہوجاؤ۔ دوسرے یہ کہ ایک ایسی دوا دون کہ اوس سے مرض صحیح جاوے مگر جس کے بعد تمھاری نسل منقطع ہوجائے۔ معاویہ نے کہا مجھے طاقت داغ کھانے کی نہین اور کوئی نسل بغیر یزید و عبداللہ مین نہین چاہتا یہ کہکر وہ دوا کھالی اور اچھا ہوگیا وسوقت برک نے کہا مین تمھین بشارت دیتا ہون معاویہ نے کہا وہ کون بشارت ہے اوسنے کہا میرا رفیق گیا ہے کہ

آج کی رات علیؑ کو قتل کرے لہذا مجھے رہنے دو اگر علیؑ کو وہ قتل کرے اوسوقت جو چاہنا کرنا اور اگر اوسنے علیؑ کو قتل نہ کیا ہو مجھے چھوڑ دینا کہ مین جا کر علیؑ کو قتل کرون اور مین قسم کھاتا ہون کہ پھر تمھارے پاس آؤن گا پھر جو چاہنا کرنا یہ سنکر معاویہ نے برک کو قید کیا یہانتک کہ خبر شہادت جناب امیرؑ پہونچی اور برک کو اوس خوشخبری کی وجہ سے چھوڑ دیا در بروایت دیگر قول برک نہ قبول کیا اور اوسے قتل کیا عمرو بن بکیر جب مصر مین گیا اور اوسی شب کو ارادہ قتل عمرو بن عاص کیا وہ اوس رات کو نماز پڑھانے نہ آیا اور خارجہ کو بھیجا کہ اوسکی جگہ نماز پڑھائے۔ عمرو بن بکیر نے بگمان اس کے کہ عمرو بن عاص ہے ایک ضربت خارجہ پر لگائی خارجہ مارا گیا اور عمرو بن عاص نے نجات پائی۔ جب ابن ملجم ملعون کوفہ مین آیا اوس راز کو کسی سے بیان نہ کیا اور ایک مرد قبیلۂ تیم الرباب کے گھر گیا اور قطامہ کو اوس گھر مین دیکھا۔ جناب امیرؑ نے جنگ خوارج مین پدر و برادر قطامہ کو قتل کیا تھا اور قطامہ نہایت حسینہ و جمیلہ تھی جب ابن ملجم ملعون نے اوسے دیکھا آتش محبت سینہ مین مشتعل ہوئی اور اوس سے پیغام نکاح دیا اوس ملعونہ نے کہا میرا مہر تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک کنیز اور قتل علی بن ابیطالب ہے۔ ابن ملجم ملعون نے صلحتاً کہا جو کچھ تو نے کہا مین نے بغیر قتل علیؑ قبول کیا اس لئے کہ مین اونکے قتل پر قادر نہین اوس ملعونہ نے کہا کہ علیؑ کو غافل کرکے قتل کر اگر تو بچ گیا میرے ہمراہ عیش کرے گا اور اگر قتل ہوا تو ثواب آخرت تیرے لیے زندگانی دنیا سے بہتر ہے۔ جب اوس ملعون نے جانا کہ وہ ملعونہ اوسکے مذہب کے موافق ہے کہا بخدا سوگند مین بھی اس شہر مین نہین آیا مگر اسی کام کے لیے۔ اوس ملعونہ نے کہا مین اپنے قبیلہ سے ایک گروہ تیرے ہمراہ کرونگی کہ تیرے اس معاملہ مین معین ہون یہ کہکر اوس ملعونہ نے وردان بن مجالد وغیرہ کو اپنے قبیلہ سے اوسکا یاور و مددگار کیا۔ ابن ملجم نے شبیب ابن بجرہ کو دیکھکر کہا اے شبیب تمھین منظور ہے کہ اوس کام کے لیے تمسے کہون جو تمھارا باعث شرف دنیا و آخرت ہو شبیب نے کہا وہ کونسا کام ہے ابن ملجم ملعون نے کہا قتل علی بن ابیطالب ہو تیری یاری و مددگاری کرو اور شبیب بھی منجملہ خوارج تھا اوسنے کہا اے ابن ملجم بہت بڑے کام کا تو نے قصد کیا ہے علیؑ کا قتل کرنا آسان نہین۔ ابن ملجم ملعون نے کہا مین مسجد مین چھپ رہتا ہون جب علیؑ نماز پڑھنے آئینگے اپنا مطلب پورا کرونگا پس شبیب کو بھی اپنے سے متفق کر لیا اور اونتیسوین شب ماہ مبارک رمضان کو وہ تینون شخص اس قصد سے مسجد مین آئے اور قطامہ نے خیمہ مسجد مین نصب کرکے

شہادت جناب امیرؑ

معتکف تھی اوس رات کو وہ اشقیا اوس ملعونہ کے خیمہ مین رہے اور اوس ملعونہ نے جامہ ہاے حریر اونکے سینون پر باندھے اور تلوارین اونکے ہاتھون مین دیکر باہر بھیجا پس وہ تینون ملاعین قریب اوس دروازہ کے جسطرف سے جناب امیرؑ داخل مسجد ہوتے تھے جاکر بیٹھے اور پہلے اس راز کو اشعث ابن قیس خارجی سے کہا تھا اور وہ بھی اس امر مین انسے متفق تھا اور انکی نصرت و مدد کو مسجد مین آیا تھا اور اوس رات کو حجر ابن عدی رض مسجد مین تھے ناگاہ سُنا اشعث کہتا ہے کہ اے ابن ملجم جلد اپنی حاجت پوری کر اسلیے کہ اگر صبح ہو گئی رسوا ہو جائے گا۔ جب حجر نے یہ بات سنی انکا مطلب سمجھ گئے اور اشعث سے کہا اے اندھے کیا ارادۂ قتل علی بن ابیطالبؑ کیا ہے پس جانب خانہ جناب امیرؑ دوڑے کہ خبر کرین۔ قضارا جناب امیرؑ دوسری راہ سے تشریف لاتے تھے جب حجر بن عدی مسجد مین واپس آئے سنا لوگ کہ رہے ہین امیر المومنینؑ شہید ہو گئے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ عبداللہ بن محمد ازدی نے کہا مین اوس رات جامع مسجد کوفہ مین مع ایک گروہ اہل مصر مشغول عبادت و شب بیداری تھا مین نے دیکھا ایک جماعت نزدیک دروازۂ مسجد جو خانۂ جناب امیر کی جانب تھا جمع ہوئے ہین ناگاہ مین کیا دیکھتا ہون کہ جناب امیرؑ داخل مسجد ہوے اور لوگون کو نداے نماز دی اور فرمایا۔ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یہانتک کہ صداے آنحضرتؑ مین نے بھی سُنی اور تلوارون کی چمک دیکھی اور ایک آواز آئی کہ کوئی کہتا ہے حکم خدا کی جانب سے ہے نہ تمسے اے علیؑ اور پہلے شبیب ابن بجرہ نے ایک ضربت حضرت پر لگائی تھی اور وہ ضربت طاق مسجد پر لگی تھی اور حضرت پر نہ لگی تھی جب جناب امیرؑ نزدیک محراب جاکر مشغول نماز ہوے ابن ملجم ملعون نے ضربت لگائی اور وہ تینون ملعون مسجد سے باہر بھاگ گئے جب شبیب اپنے گھر مین گیا اور اوسکے پسر عم نے اوسے مضطرب دیکھا کہا کیا تو نے امیر المومنینؑ کو قتل کیا اوس نے چاہا کہے نہین مگر زبان سے نکل گیا ہان یہ سنکر اوسکے پسر عم نے اوسکی شمشیر سے اوسے جہنم واصل کیا اور ابن ملجم ملعون کو ایک مرد قبیلہ ہمدان نے پکڑا اور جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر کیا شیخ مفید نے باسند معتبر امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ جب ابن ملجم نے قصد قتل جناب امیرؑ کیا ایک اور شخص کو بھی اپنے ہمراہ لایا تھا اور ضربت اوس شخص کی دیوار مسجد پر لگی جب جناب امیرؑ نزدیک محراب تشریف لائے اور مشغول نماز ہوئے اور سجدہ مین گئے ابن ملجم ملعون نے ایک ضربت سر مبارک آنحضرت پر لگائی اور وہ ضربت اوس جگہ لگی جہان عمرو بن عبدود نے سر اقدس پر ضربت لگائی تھی جب صداے مروم

مسجد مین بلند ہوئی حسنینؑ دوڑے اور ابن ملجم ملعون کو پکڑ کے قید کیا اور اپنے پدر بزرگوار کو اوٹھا کر گھر مین لے گئے اوسوقت لبابہ قریب سر آنحضرت اور ام کلثوم قریب پاے حضرت بیٹھین اور صداے گریہ و شیون گھر سے بلند ہوئی ناگاہ جناب امیرؑ نے چشمہاے مبارک کھول کر حسنینؑ پر نظر کی اور فرمایا رفیق اعلا و صحبت انبیا و اوصیا دوستان خدا دنیاے بے بقا سے بہتر ہے اگر مین اس ضربت سے شہید ہون تم بھی ایک ضربت سے زیادہ اوس ملعون کو نہ لگانا یہ فرما کر تھوڑی دیر بیہوش رہے جب پھر ہوش مین آئے فرمایا اسوقت جناب رسولخدا کو مین نے دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہین اور کہتے ہین کل رات کو تم ہمارے پاس ہوگے

قرب الاسناد مین بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے جس رات شربت شہادت نوش فرمایا اوس رات گھر سے مسجد مین آئے اور لوگون کو نماز صبح کے لیے جگایا ناگاہ ابن ملجم ملعون نے ایک ضربت سر اقدس پر لگائی کہ حضرت زانو کے بل بیٹھ گئے اور ابن ملجم ملعون کو پکڑ لیا یہانتک کہ لوگ پہونچے اور اوس ملعون کو پکڑا اور جناب امیرؑ کو مکان مین لیگئے جناب امیرؑ نے حسنینؑ سے کہا اس اسیر کو قید رکھو اور کھانا پانی دو اور رعایت کرو کیونکہ اگر مین زندہ رہا چاہونگا قصاص لونگا خواہ عفو کردونگا اور اگر دنیا سے رحلت کرون تمھین اختیار ہے اگر قصد اوسکے مارنے کا کرنا ایک ضربت سے زیادہ نہ لگانا اور کان ناک و اعضاے دیگر اوسکے نہ کاٹنا کتاب جامع درام مین اسمٰعیل ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہا جب درمیان اصحاب حضرت رسولؐ اختلاف ہوا اور عثمان مارا گیا اوسوقت مین نے خوف فتنہ و فساد سے عزلت اختیار کی اور ایک مدت تک ساحل دریا پر بسر کی مجھے خبر بھی نہ تھی کہ لوگ کس کام مین ہین ایک رات کسی کام کو چلا اوسوقت سب لوگ سو رہے تھے ناگاہ ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ ساحل دریا پر سجدہ مین ہے اور با دل حزین و صداے ضعیف و نالۂ دردناک اپنے پروردگار سے مناجات و استغاثہ و تضرع کر رہا ہے مین اوس سے علحدہ چھپ کر کھڑا ہو رہا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے اور مین نے اوسکے کلام سننے کو کان لگائے مین نے سنا وہ کہتا تھا یا حسن الصحبۃ یا خلیفۃ النبیین یا ارحم الراحمین البدی البدیع الذی لیس مثلہ شیٔ والدائم غیر الغافل والحی الذی لا یموت انت کل یوم فی شان انت خلیفۃ محمد اسئلک ان تنصر وصی محمد و خلیفۃ محمد والقائم بالقسط بعد محمد اعطف علیہ بنصرک توفہ برحمۃ پس سر سجدہ سے اوٹھایا اور بیٹھ کر تشہد پڑھا اور سلام کہکے اوٹھ کھڑا ہوا

قصۂ شہادت جناب امیرؑ

اور پانی پر روانہ ہوا میں نے عقب سے آواز دی کہ خدا تم پر رحمت نازل کرے مجھسے کلام کرو تم میری جانب ملتفت نہوے اور کہا ہدایت کرنے والے کو عقب سر چھوڑ کر جا اور راہ دین سے اپنے امر دین کا سوال کر میں نے کہا مجھے کہو خدا تم پر رحمت نازل کرے وہ ہدایت کرنیوالا کون ہے کہا وصی محمد ہے یہ سنکر میں کوفہ چلا رات کو صحراے نجف میں رہا کہ جب صبح ہوگی داخل کوفہ ہوں گا۔ جب پہر رات گذری میں نے دیکھا ایک شخص آیا اور تنہا ایک ٹیلے کے پیچھے کھڑا ہوکر مشغول مناجات حقتعالی ہوا اور کہا خداوندا جو کچھ تیرے پیغمبر اور تیرے برگزیدہ نے مجھے حکم کیا تھا اوسیطرح میں اس امت میں بجالایا امت نے مجھپر ستم کیا اور میں نے منافقوں سے قتال کیا جس طرح تو نے مجھے حکم دیا تھا اونہوں نے مجھے بجہالت وسفاہت منسوب کیا اور میں انسے دلتنگ ہوا ہوں اور یہ مجھسے دلتنگ ہوے ہیں اور میں انکا دشمن ہوا ہوں اور یہ میرے دشمن ہوے ہیں اور جن امور کی تیرے پیغمبر نے مجھے خبر دی تھی اون میں کچھ باقی نہیں بغیر ایک امر کے جسکا مجھے انتظار ہے کہ ابن ملجم مرادی آئے اور اوس امر کو عمل میں لائے۔ خداوندا اوسکی شقاوت کو نزدیک کر اور مجھے بسعادت شہادت فائز کر۔ خداوندا مجھسے تیرے پیغمبر نے وعدہ کیا تھا کہ جسوقت میں تجھسے تیری ملاقات کا سوال کروں تو مجھے اپنے پاس بلالے خداوندا میں دنیا سے تنگ آگیا ہوں اور تیری سعادت لقا کا امیدوار ہوں۔ جب دعا سے فارغ ہوے بجانب کوفہ روانہ ہوے اور میں اونکے عقب چلا یہانتک کہ اپنے مکان میں وہ تشریف لیگئے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ گھر کسکا ہے اونہوں نے کہا یہ علی بن ابیطالبؑ کا مکان ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اذان نماز کی آواز آئی میں نے دیکھا جناب امیرؑ باہر تشریف لائے میں بھی عقب میں روانہ ہوا یہانتک کہ داخل مسجد ہوا اتنے میں ابن ملجم ملعون نے جناب امیرؑ کو شہید کیا شیخ مفید و شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ اصبغ بن نباتہ نے کہا جب جناب امیرؑ کے سر مبارک پر ضربت لگی اونکو گھر میں لیگئے میں اور حارث ہمدانی و سوید بن غفلہ ہمراہ گروہ اصحاب خانۂ آنحضرتؑ میں جمع ہوے جب صداے گریہ و زاری خانۂ آنحضرت سے بلند ہوئی ہم سب بھی رونے لگے اوسوقت امام حسنؑ گھر سے باہر تشریف لائے اور کہا جناب امیرؑ فرماتے ہیں اپنے اپنے گھر پھر جاؤ لیکن میں دروازہ پر کھڑا رہا جب دوسری مرتبہ صداے شیون و زاری گھر سے بلند ہوئی میں بھی رونے لگا پھر امام حسنؑ باہر آئے اور کہا میں نے نہیں تمسے کہا کہ اپنے گھر چلے جاؤ میں نے عرض کی۔ بخدا سوگند یا ابن رسول اللہ میرا دل نہیں مانتا اور میرے پاؤں میں قوت رفتار باقی نہیں جب تک جناب امیرؑ کو نہ دیکھ لوں گا

بچاؤنگا یہ کہکر مین خوب رویا۔ پس امام حسنؑ گھر مین گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر آئی اور مجھے اندر لیگئے۔ جب مین گھر مین گیا دیکھا جناب امیرؑ کو تکیون سی لگا کر بٹھایا ہی اور زرد پٹی سر اقدس پر باندھی ہی اور روے مبارک بسبب خون نکلنے سی ایسا زرد ہو گیا ہی کہ مجھے اسکی تمیز نہوئی کہ وہ پٹی زیادہ زرد تھی یا رنگ مبارک زیادہ زرد تھا جب مین نے اپنے مولا کا یہ حال دیکھا بیتاب ہوکر قدم محترم چومنے لگا آنکھون سے ملتا اور روتا جاتا تھا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے اصبغ نہ روؤ کہ مجھے راہ بہشت درپیش ہے۔ مین نے کہا مین آپ پر فدا آپ بہشت مین جلتے ہین اور مین زندہ ہون اسلیئے آپکی مفارقت پر روتا ہون کلینی وسید رضی رح وغیرہ نے بسندہائی معتبر روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ کے سر مبارک پر ضرب لگی اصحاب گرد جمع ہوئے اور کہا اے امیر المومنینؑ ہمین وصیت کیجیے حضرت نے فرمایا تکیہ دوہرا کرکے اوس سے مجھے تکیہ کر دیں فرمایا مین حمد خدا کرتا ہون وہ حمد جو لائق اوسکی بزرگواری کے ہی درحالیکہ مین متابعت کنندہ امر ہون وہ مجھے پسند کرتا ہی۔ مین خداوند واحد احد صمد کی یگانگی گواہی دیتا ہون جسطرح اوسنے اپنی تعریف کی ہی ایہا الناس جو کوئی کسی چیز سی بھاگتا ہے اوسی پاس پہونچتا ہے جس سے بھاگتا ہی ہر جگہ سی جانب اجل بقدر اوسی کھنچتے ہین اور موت سی بھاگنا عین موت تک پہونچنا ہی۔ کسقدر رہے ایام روزگار مین مینے فکر کی اور مکتون علم قضا و قدر مین کسقدر مین نے غور کیا اور وہ علم وہ ہی جسے حق تعالیٰ کو ظاہر کرنا منظور نہین اور پردہ ہائی غیب مین مکنون و مخزون ہی ولیکن میری وصیت تمسے یہی کہ شرک بخداوند بزرگوار نہ لانا اور کسی چیز کو اوسکی عبادت مین شریک نکرنا اور سنت و طریقہ حضرت رسولؐ کو ضائع نہ کرنا۔ کتاب خدا اور سنت رسول خدا کو بدستور رکھنا حسنؑ و حسینؑ کو کہ دو چراغ راہ ہدایت ہین روشن رکھنا۔ جب تک طریقہ حق سی متفرق نہو گی محل ملامت و مذمت نہو گی۔ حق تعالیٰ نے بقدر طاقت ہر ایک پر بوجھ ڈالا ہی اور تکلیف کو جاہلون پر سہل کیا ہے تمھارا پروردگار رحیم ہی اور پیشوا تمھارا امام دانا ہی اور مذہب تمھارا دین درست ہے مین کل کے دن تمھارا مصاحب تھا اور آج محل عبرت تمھارے لیئے ہون اور کل تمسے مفارقت کرتا ہون اگر میرا قدم اس مرض مین ثابت رہا اور شفا پاؤن خدا کا شکر کرون اور میرا قدم لغزش کرے اور دنیا سے مفارقت کرون پس دل میرا وابستہ دنیا نہ تھا اور دنیا مین ایسا تھا جسطرح کوئی سایہ درخت مین بیٹھا ہو اور وہ سایہ جلد اوسکے سر سے ہٹجائے یا جیسے کہ ہوائے چند خاشاک کو اوسکے قریب جمع کر دیا ہو اور بہت جلد اوسے پراگندہ کردے۔ یا یکہ ابر کا ٹکڑا کسی کے سر پر سایہ افگن ہوا اور بہت جلد

سایہ جاتا رہے اور مین تم مین ایک مجاور تھا کہ میرا بدن چند روز تمھارے ہمراہ مجاورت
کرتا تھا اور میری روح متعلق بہ ملاء اعلی تھی بہت جلد میرا بدن روح سے خالی اور ساکن
دیکھوگے بعد اون متحرک حالتوں کے جو اوس سے دیکھتے تھے اور خاموش دیکھوگے بعد اون
خطبوں کے جو اوس سے سنتے اور علوم الٰہی و معارف ربانی حاصل کرتے تھے۔ لازم ہے کہ میرے
متحرکات کے ساکن ہونے سے پند و نصیحت حاصل کرو اسلیے کہ ہر سخنگوی بلیغ سے یہ حالت زیادہ
پند دینے والی ہے مین تمکو وداع کرتا ہون وہ وداع جسکا مجھے تمسے ملاقات کا دوسری مرتبہ رجعت
مین انتظار ہو اور قیامت مین میرا دن اور میرے مراتب دیکھوگے آج جو میری قدر و منزلت تمسے
مخفی ہے اوس روز ظاہر ہو جائیگی اور جب مین تم مین سے چلا جاؤنگا اوسوقت میری قدر پہچانوگے
اور جب میری جگہ دوسرا بیٹھیگا اوسوقت مجھے یاد کروگے اگر مین باقی رہا خود ولی اپنے خون کا ہونگا
اور اگر چلا گیا فنا و نیستی ہماری وعدہ گاہ ہے پس اگر عفو کرو عفو ہمارے لیے قربت اور تمھارے لیے
حسنہ ہے لہذا عفو اور بدیہائی مردم سے درگذر کرو آیا تمھیں منظور نہیں ہے کہ خدا تمکو بخشے۔ بڑی حسرت
غافل پر کہ عمر اوسکی قیامت مین اوسپر حجت ہو ایام زندگانی اوسکو بدبختی و شقاوت مین ڈالدین
خدا ہمیں اور تمھیں اونمین داخل کرے جنکو رغبت دنیا مانع طاعت حق تعالی نہیں ہوتی اور بعد کے
اپنے عذاب اور شدت نازل نہیں ہوتی سچ جانو ہم سب مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہین اور ہماری بازگشت
جانب مرگ ہے۔ پھر امام حسنؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا اوسپر ایک ضربت سے زیادہ جسطرح اوسنے
مجھپر لگائی ہے نہ لگانا باوجودیکہ اگر زیادہ لگاؤگے گنہگار نہیں ہو۔ کلینی و ابن بابویہ و شیخ مفید و شیخ
طوسی اور جملہ محدثین نے بطریق بسیار امام حسنؑ و امام موسیٰ کاظم و سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کی
ہے کہ بہنگام وصیت جناب امیر نے تمام فرزندان و اہلبیت اور اپنے سرداران شیعہ کو جمع فرمایا اور امام حسنؑ کو اپنا
خلیفہ کیا اور نص امامت امام حسنؑ پر کیا اور کتابہائے الٰہی و صحف پیغمبران و علوم گذشتگان
و سلاح و زرہ رسولخدا و جمیع آثار آنحضرتؐ و آثار و معجزات جمیع پیغمبران امام حسنؑ کو تسلیم کیے اور
فرمایا اے فرزند گرامی جناب رسولخدا نے مجھے وصیت کی کہ مین تمھیں اپنا وصی کرون اور کتب
و اسلحہ جو میرے پاس ہین تمھارے سپرد کرون جسطرح جناب رسولخدا نے مجھے اپنا وصی کیا اور کتب و اسلحہ
اپنے مجھے سپرد کیے۔ اور مجھے حکم دیا کہ تمھیں حکم دون کہ جب تمھارا وقت وفات ہو اپنے بھائی حسینؑ کو
اپنا وصی کرنا اور اس سب تبرکات کو اونکے سپرد کرنا پھر امام حسینؑ کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا
رسولخدا نے تمھیں حکم کیا ہے کہ جب تمھارا وقت شہادت آئے اپنے فرزند علی بن الحسینؑ کو اپنا وصی کرنا اور

اُس سب تبرکات کو اونکو سپرد کرنا۔ پھر علی بن الحسینؑ نے فرمایا کہ رسولخداؐ نے تمکو حکم کیا ہی کہ اپنی
وقت وفات اپنے بیٹے محمد بن علی کو اپنا وصی کرنا اور اس سب تبرکات کو اونکو سپرد کرنا اور جب
محمد بن علی پیدا ہوں اونکو رسولخداؐ اور میری طرف سے سلام کہنا۔ بعد اسکے امام حسنؑ سے فرمایا
اے فرزند گرامی تمہیں امام و خلیفہ میرے بعد ہو اور میرے قاتل کے قصاص میں تمکو
اختیار ہے اگر چاہنا اوس کے عفو کرنا اور اگر چاہنا ایک ضرب سے اوسے مارڈالنا اب
میری وصیت لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت نامہ علی بن ابیطالبؑ کا ہی کہ وحدانیت
حق تعالے پر گواہی دیتا ہی اور یہ کہ اوسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہی کہ محمدؐ بندہ اور
رسولخدا ہیں کہ اونکو واسطے ہدایت دین حق کے بھیجا کہ اوسکے دین کو سب دینوں پر غالب کری ہر چند
مشرکین نچاہیں پس جانو کہ میری نماز اور حج اور عبادت اور زندگی اور موت سب پروردگار
عالم کیجانب سے ہی اور کسیکو میں اوسکا شریک نہیں کرتا اور اسپر مامور ہوا ہوں اور از جملہ مسلمانان
ہوں۔ میں تمکو اے حسنؑ اور تمیع اہلبیت اور اپنے فرزندوں کو وصیت کرتا ہوں کہ جنکو یہ نامہ پہونچے
تقوی و پرہیزگاری خداوند عالمیان زندگی کری اور نمرو مگر بدین اسلام اور ریسمان خدا سے کہ کتاب
خدا اور اہلبیت رسولخداؐ ہیں متمسک رہنا اور سب طریقہ حق پر مجتمع رہنا اور پراگندہ نہونا بدرستیکہ
میں نے رسولخداؐ سے سُنا کہ فرماتے تھے صلاح درمیان مردم بہتر نماز و روزہ سی ہے اور تحقیق کہ
درمیان مردم فساد کرنا دین کو زائل اور ہلاک کنندہ خلق ہی ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم
اپنے یگانوں پر نظر رکھو اور اُنسے احسان کرو کہ حق تعالی قیامت میں تمپر حساب آسان کری اور
یتیموں کے حق میں خدا کو یاد رکھو کہ یہ تمہاری سامنے بھوک سے بیتاب و ضائع نہوں کیونکہ میں نے جناب
رسولخداؐ سے سُنا ہی کہ جو شخص یتیم کو اپنے عیال میں داخل کرے یہانتک کہ مستغنی ہو جائی حق
تعالی بہشت کو اوسکے اوپر واجب کرتا ہی جسطرح کہ یتیم مال یتیم کے کھانے والے پر جہنم واجب کرتا ہی
اور خدا کو درباب قرآن اسطرح یاد رکھو کہ کوئی تمپر عمل کرنے میں اوسپر سبقت نہ کرسکی اور خدا کو بہ حق
ہمسایگان یاد کرو تحقیق کہ جناب رسولخداؐ نے اسقدر درباب حق ہمسایگان مجھے وصیت کی کہ
میں نے گمان کیا کوئی میراث انکے لیے مقرر فرمائینگے۔ اور خدا کو درباب خانہ کعبہ یاد کرو کہ ہرگز جب تک
تم ہو وہ تمسے خالی نرہی اسلیے کہ اگر حج خانہ کعبہ کو ترک کروگے مہلت نہ پاؤگے اور بہت جلد عذاب
خدا تمپر نازل ہوگا اور کم سے کم جو ثواب حاجیان بیت اللہ الحرام کو ملتا ہی یہ ہے کہ خدا انکے گناہ
کو بخشدیتا ہی۔ اور خدا کو درباب نماز یاد کرو کہ وہ بہترین اعمال اور ستون دین ہی اور خدا کو درباب

زکوٰۃ یاد کرو کہ زکوٰۃ دینا غضب پروردگار کو ساکن کرتا ہے۔ اور خدا کو درباب روزہ ماہ مبارک رمضان یاد کرو کہ وہ تمھارے لیے آتش جہنم سے سپر ہے۔ اور خدا کو درباب فقرا و مساکین یاد کرو اور انکو اپنے ہمراہ اپنی معاش مین شریک کرو۔ اور خدا کو درباب جہاد فی سبیل اللہ اپنی اموال اور جانون اور زبانون سے یاد کرو اور جانو کہ راہ خدا مین جہاد نہین کرسکتا مگر وہ امام کہ پیشواے راہ ہدایت ہو یا وہ جو اوسکی اطاعت کرنے والا ہو اور اوسکی ہدایت سے ہدایت پائی ہو۔ اور خدا کو اپنے پیغمبر کی ذریت کے حق مین یاد کرو کہ تم مین اور تمھارے سامنے انپر ستم نکرین حالانکہ تم انسے دفع ظلم پر قادر ہو۔ اور خدا سے درباب اصحاب پیغمبر خدا ڈرو اور اونکی رعایت کرو کہ اونھون نے کوئی بدعت دین خدا مین نہین کی اور صاحب بدعت کو راہ نہین دی بدرستیکہ رسولخداؐ نے اپنے اصحاب کے حق مین وصیت کی اور اوسپر لعنت کی جو اصحاب اور غیر اصحاب مین سے بدعت کرے یا بدعت کرنے والے کو پناہ دے اور اوسکی نصرت و یاری کرے۔ اور خدا سے درباب زنان و غلامان و کنیزان ڈرتے رہو کیونکہ آخر مین جناب رسولخداؐ نے جس چیز کے حق مین کلام کیا یہ تھا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون ضعیف عورتون اور غلامون اور کنیزون کے حق مین پس تین مرتبہ فرمایا کہ نماز کی رعایت کرو اور راہ خدا مین ملامت کرنے والون کی نہ ڈرو۔ خدا ہر شخص کے شر سے اور اوس سے جو تمھین اذیت پہونچائے اور تمپر ستم کرے کفایت فرمائی اور لوگون سے سخن نیک کہو جسطرح حق تعالےٰ نے قرآن مین حکم کیا ہے اور امر بنیکی و نہی بدی ترک نہ کرو کہ اگر ترک کروگے حق تعالیٰ تمھارے بُرون کو تمپر مسلط کریگا اور تمھاری دعا قبول نہوگی اور تمھین اے فرزندون چاہیئے معاشرت بنیکی کرنا۔ اور بخشش دیا یکدیگر مہربانی کرنا اور دوری کرنے اور بدی کرنے اور ایک دوسرے سے پراگندہ ہونے سے بہت پرہیز کرو۔ ایک دوسرے کی نیکی اور تقویٰ کرنے پر اعانت کرو ایک دوسرے کے گناہ اور ظلم کرنے پر اعانت نہ کرو اور عذاب الٰہی سے ڈرو کہ عذاب حق تعالیٰ شدید ہے۔ اے اہلبیتؑ خدا تمھاری حفاظت کرے اور تمھارے درمیان تمھارے پیغمبر کی حرمت کو حفظ کرے مین تمھین خدا کو سونپتا اور سلام وداع کرتا ہون۔ سلام و رحمت و برکات الٰہی تمپر ہو پس ہر وقت لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے یہانتک کہ تیئیسوین شب ماہ مبارک رمضان شب جمعہ سال چہلم ہجرت کو رحمت الٰہی ملحق ہوئے اور اکیسوین شب کو ضربت سر اقدس پر لگی تھی مولف فرماتے ہین کہ یہ تاریخ خلاف مشہور میان علما شیعہ ہے اور موافق بعض اقوال اہلسنت سے ہے اور مخالفین کے تاریخ شہادت آنحضرتؑ مین اقوال دیگر بھی ہین کہ اونکے بیان کی ضرورت نہین شیخ مفید و شیخ طوسی نے امام حسنؑ سے وصیت آنحضرتؑ

اسطرح روایت کی ہے کہ فرمایا جب میرے پدر بزرگوار کا زمانہ وفات قریب ہوا مجھے اسطرح
وصیت فرمائی۔ کہ علی بن ابیطالبؑ برادر محمد رسول خدا و پسر عم و مصاحب آنحضرت وصیت
کرتا ہے۔ پہلی وصیت یہ ہے کہ مین یہ کلمہ لا الہ الا اللہ شہادت دیتا ہون اور یہ کہ محمد رسول خدا
برگزیدہ پروردگار عالمیان ہین اور اوسنے اپنے علم سے برگزیدہ کیا ہے اور اپنی دانائی سے
پسندیدہ کیا ہے اور گواہی دیتا ہون کہ خدا اونکو زندہ کریگا جو قبرون مین ہین اور اوسنے اونکے
اعمال کا سوال کریگا اور جو کچھ اونکے سینون مین پوشیدہ ہے خدا اوس سے خوب واقف ہے
اے حسنؑ مین تمکو وصیت کرتا ہون اور تم میرے اچھے وصی میرے لیئے ہو۔ مین تم کو
اوسطرح وصیت کرتا ہون جسطرح مجھے رسول خداؐ نے وصیت کی ہے۔ اے فرزند جب مین
دنیا سے مفارقت کرون اور میرے اصحاب تمسے موافق نہ رہین اوسوقت خانہ نشین رہنا
اور گناہون پر رونا اور دنیا کو مقصود بزرگ اپنا قرار نہ دینا۔ اے فرزند مین تمکو وصیت
کرتا ہون کہ نماز وقت فضیلت بجا لانا اور زکوۃ وقت پر مستحقین کو پہونچانا اور جو تمپر مشتبہ ہو اوسکے
بارہ مین خاموش رہنا اور کامون مین میانہ روی اختیار کرنا در حالت خوشنودی و
غضب عدالت کرنا اپنے ہمسایہ کے لوگون سے نیکی سلوک کرنا مہمان کو گرامی رکھنا ارباب
بلا و مشقت پر رحم کرنا اپنے یگانون پر نوازش کرنا مسکینون کو دوست رکھنا اور انکے ساتھ ہمنشین رہنا
خدا اور خلق سے عاجزی کرنا کہ یہ بہترین عبادات ہے۔ اپنی آرزوؤن کو کوتاہ کرنا اور ہمیشہ
یاد مرگ مین رہنا دنیا کو ترک اور خواہش دنیا کو دل سے باہر کرنا اسلیئے کہ تم موت کے گرویدہ
اور نشانہ تیرہائے بلا اور گرفتار ہوئے بیماریون کے ہو۔ اے فرزند مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ
خداوند جبار سے پنہان و آشکار خائف رہنا اور گفتار و کردار مین سبقت کرنے سے قبل اسکے کہ اوسکے
انجام پر غور و تامل کر لو منع کرتا ہون اور اگر تمکو امور آخرت سے کوئی کام پیش آئے اوسکی ابتدا
کرو اور تاخیر نہ کرو اور جب امور دنیا سے کوئی کام پیش آئے اوسمین تامل و تساہل کرو اسلیئے
کہ تمھین معلوم ہو جائے کہ آیا اوس کام مین تمہاری رشد و صلاح ہے اور اون مقامات
سے جو محل تہمت اور اوس مجلس سے جسپر گمان بد کرتے ہین ضرور حذر کرنا کیونکہ ہمنشین بد اپنے
ہمنشین کو فریب دیتا ہے۔ اے فرزند ہمیشہ خدا کے لیئے کارکن رہنا اور فحش و ہرزہ گوئی
سے اپنے نفس کو زجر و توبیخ کرنے والا اور نیکیون سے حکم کرنے والا اور برائیون سے منع
کرنے والا رہنا۔ برادرون سے واسطے خدا کے برادری کرنا صلحا کو اونکی صلاحیت کے سبب سے

دوست رکھنا فاسقوں سے شفقت و مدارا کرنا کہ تمہارے دین میں ضرر نہ پہونچائیں لیکن
دل میں دشمن رکھنا اور اُنکے اعمال سے کنارہ کرنا اسلیے کہ مبادا مثل اُنکے ہوجاؤ اور
شاہراہ پر ٹھیک رہو لڑائی جھگڑا نکرنا صاحب علم و عقل سے نزاع نہ کرنا۔ اے فرزند اپنی معیشت
میں میانہ روی اختیار کرنا اسراف نکرنا اور تنگی بھی نکرنا۔ اور اپنی عبادت میں بھی میانہ
روی اختیار کرنا اور تمہیں عبادت نصیب ہو وہ عبادت جس پر مداومت کرو اور طاقت بھی
اوسکی رکھتے ہو۔ خاموشی اختیار کرو کہ بلاہائے زبان سے سلامتی حاصل ہو اپنے لیے آخرت
میں اعمال صالحہ بھیجو کہ غنیمت ہاتھ آئے خیرات میں سعی کرو کہ عقلمند ہو اور ہر حال میں مشغول
ذکر خدا وند ذوالجلال رہو اپنے نگاہوں میں سے چھوٹوں پر رحم کرو اور بزرگوں بڑھوں کی تعظیم
کرو اور کوئی کھانا نہ کھاؤ جب تک کہ پہلے اوسمیں سے کچھ تصدق نہ کر لو۔ اور تمکو توفیق روزہ
رکھنے کی ہو کہ وہ زکوۃ بدن ہے اور انکے اہل کے لیے سپر آتش جہنم سے ہو اپنے نفس سے ہمیشہ
مجاہدہ کرو اور ہمنشین سے پرحذر رہو اور شر دشمن سے اجتناب کرو۔ اور تمکو توفیق اون مجالس
کی ہو جنمیں یاد خدا ہوتی ہو۔ دعا بارگاہ خدا میں بہت کرو۔ اے فرزند یہ میری وصیتیں ہیں
اور تمہاری نصیحت و خیرخواہی میں میں نے تقصیر نہیں کی اب میرا وقت جدائی تمسے ہے تمکو وصیت
کرتا ہوں کہ اپنے برادر محمد سے نیک سلوک کرنا وہ تمہارا رفیق اور تمہارے باپ کا فرزند ہے
اور تمہیں معلوم ہے کہ میں اوسے دوست رکھتا ہوں و لیکن بھائی تمہارا حسینؑ وہ تمہارا
حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے ہے اور تمکو اوسکے مقدمہ میں وصیت کرنے کی احتیاج نہیں
اور خدا میرا خلیفہ تمپر ہے اور میں اوس سے سوال کرتا ہوں کہ تمہارے احوال کو باصلاح
اور شر طاغیان و ظالمان تمسے دور کرے۔ صبر کرو کہ امر خدا تمہارے لیے بفرج نازل ہو
اور کوئی طاقت و قوت نہیں مگر بمدد خدا وند علی عظیم شیخ مفید اور جملہ محدثین فریقین نے
روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے قریب ایام شہادت کے فرمایا کہ میں نے جناب رسولخداؐ کو خواب
میں دیکھا اور جو کچھ اس امت سے ظلم و ستم مجھے پہونچے اونکی شکایت آنحضرتؐ سے بیان
کر کے میں رونے لگا۔ حضرت نے کہا اے علیؑ نہ روؤ اور ادھر نظر کرو جب اودھر میں نے
نظر کی دو آدمیوں کو دیکھا کہ انہیں زنجیروں میں جکڑا ہے اور انکے سروں کو پتھروں سے کچلتے
تھے اسکے دوسرے روز جناب امیرؑ کے سر مبارک پر ضربت لگی۔ اور معلوم ہو کہ وہ دو آدمی
ابوبکر و عمر تھے اسلیے کہ اہلبیت رسولؐ پر ظلم و ستم کی ابتدا اونہیں سے ہوئی۔ اور بسند معتبر امام موسی

ثاقبؒ وجہ جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰؑ نے کہا ایک روز میں نے جناب امیرؑ سے
سنا کہ اپنی دختر ام کلثوم سے فرماتے تھے اے دختر تھوڑے ہی دنوں ہم تمھارے ساتھ
ہیں جب ام کلثوم نے یہ سنا فریاد کی کہ اے پدر بزرگوار یہ کیا خبر وحشت اثر آپ مجھے دیتے
ہیں حضرت نے فرمایا آج کی رات میں نے حضرت رسولؐ کو خواب میں دیکھا کہ اپنے دست
مبارک سے غبار میرے منھ سے جھاڑتے اور فرماتے تھے یا علی تمھیں کوئی خوف نہیں جو کچھ تمھیر
لازم تھا ادا تم بجا لائے اس خواب کے تیسرے روز آنحضرتؐ کے سر مبارک پر ضربت لگی
جب جناب امیرؑ کو گھر میں لائے ام کلثوم نے فریاد کی حضرت نے کہا اے دختر گریہ نکر اسوقت
میں حضرت رسولؐ کو دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرتؐ بدست مبارک میری طرف اشارہ کر کے
فرماتے ہیں اے علیؑ جلد میرے پاس آؤ کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے
سید رضی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ شب ضربت جناب امیرؑ نے فرمایا میں اسوقت
بیٹھا تھا کہ نیند آگئی کیا دیکھتا ہوں حضرت رسولؐ تشریف لائے اور میں نے اس امت
کی شکایت آنحضرتؐ سے کی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد کیا ان ظالموں پر نفرین کرو میں نے کہا
خدا انکے عوض اچھے قرین و مصاحب مجھے عطا کرے اور میرے عوض انکو مصاحبان بد عطا
کرے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حبیب بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں جناب امیرؑ کی خدمت
میں اوس مرض میں جسمیں حضرت نے انتقال کیا حاضر ہوا۔ اوسوقت حضرت نے جراحت سر
مبارک کھولا میں نے کہا یا حضرت یہ جراحت تو ایسا کچھ زیادہ نہیں ہے اور اس زخم سے چندان خوف بھی
نہیں جناب امیرؑ نے کہا اے حبیب بخدا سوگند میں اسی ساعت تمسے مفارقت کرتا ہوں حبیب نے
کہا کہ جب یہ میں نے سنا رونے لگا اور ام کلثوم قریب بیٹھی تھیں وہ بھی رونے لگیں حضرت نے
کہا اے دختر ام کلثوم کیوں روتی ہے ام کلثوم نے عرض کی اے پدر بزرگوار کیونکر نہ روؤں
کہ آپ فرماتے ہیں میں اسی ساعت تمسے مفارقت کرتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا اے دختر گرامی
گریہ نکر بخدا سوگند اگر تو وہ دیکھے جو میں دیکھ رہا ہوں بیشک نہ روے حبیب نے کہا میں
نے حضرت سے پوچھا یا امیر المومنینؑ آپ کیا دیکھ رہے ہیں حضرت نے فرمایا اے حبیب
میں ملائکۂ افلاک اور پیغمبروں کو دیکھ رہا ہوں کہ آگے صف بصف کھڑے ہیں اور میری
ملاقات کے منتظر ہیں اور اوسوقت میرے برادر جناب رسولخدا میرے پاس بیٹھے ہیں
اور فرماتے ہیں میرے پاس آؤ کہ جو کچھ تمھیں درپیش ہے وہ موجودہ حالت سے بہتر ہے

حبیب نے کہا مین ہنوز حضرت پاس سے اوٹھکر نہ گیا تھا کہ روح مقدس آنحضرتؐ با رواح انبیاء اوصیا ملحق ہوئی۔ شیخ مفید و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ شب ضربت نماز شب کے لیے مسجد مین تشریف نہ لائے اور رات بھر بیدار اور عبادت حق تعالی مین مشغول رہے ام کلثوم نے کہا اے پدر بزرگوار اس شب سبب بیداری و اضطراب کیا ہی حضرت نے فرمایا اس رات کی صبح کو مین شہید ہونگا ناگاہ مؤذن نے صدائے اذان بلند کی ام کلثوم نے کہا اے پدر بزرگوار آج اور کسی کو حکم دیجے کہ لوگون کو نماز پڑھائے جناب امیر نے فرمایا قضائے الہی سے چارہ نہین۔ اور منقول ہی کہ جناب امیر اوس رات تمام شب باہر جاتے اور اطراف آسمان پر نظر فرماتے اور ارشاد کرتے تھے کہ مین نے ہرگز دروغ نہین کہا اور جناب رسولخداؐ سے بھی خبر دروغ نہین سنی یہ وہ رات ہی جسکا وعدہ شہادت مجھے دیا ہی جب آواز اذان سنی کمر باندھی اور ایک شعر پڑھا جسکا مضمون یہ ہی۔ اپنی کمر کو مرگ کے لیے مضبوط باندھ کہ موت البتہ مجھے پہنچیگی اور مرگ سے جزع نہ کر جب وہ تیرے پاس آئے۔ جب صحن خانہ مین تشریف لائے اوس گھر مین چند مرغابیان تھین اون مرغابیون نے حضرت کا راستہ روک لیا اور چیختی چلاتی تھین جب چاہا اون مرغابیون کو ہنکائین جناب امیرؑ نے ارشاد کیا انھین نہ ہنکاؤ کہ یہ مجھپر فریاد کرنے والی ہین اور بعد انکے نوحہ کرنے والے مجھپر نوحہ کرینگے کلینیؒ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ حسن بن جہم نے جناب امام رضاؑ سے سوال کیا کہ یا حضرت جبکہ جناب امیرؑ اپنے قاتل کو پہچانتے اور شب شہادت اور اوس جگہہ کو جہان شہید ہونگے جانتے تھے اور جب مرغابیان حضرت کو دیکھکر چیخنے لگین تب حضرت نے فرمایا یہ نوحہ کرنے والیان ہین کہ انکے بعد نوحہ کرنے والے ہونگے اور ام کلثومؑ نے عرض کی کہ آج گھر مین نماز پڑھیے اور کسی کو حکم دیجیے کہ آج وہ نماز پڑھائے اور حضرت نے قبول نہ کیا اور اوس شب بغیر ہتھیار گھر سے باہر تشریف لائے حالانکہ جانتے تھے کہ ابن ملجم ملعون اوس رات حضرت کو شہید کریگا اسکا سبب کیا ہی جناب امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا کہ وفات جناب امیرؑ اوس شب مقدر ہوئی تھی اور تقدیر خدا البتہ جاری ہوتی ہی **مؤلف** فرماتے ہین کہ یہ امور اسرار قضا و قدر سے ہین اور تفکر انمین باعث لغزش ہی اور تکلیف انبیا و اوصیا مثل تکلیف دیگران نہین اور مجمل جاننا چاہیے کہ جو فعل ان حضرات کا ہی وہ موافق شریعت و عین صلاح و حکمت ہی پس بمقام تسلیم و انقیاد رہنا لازم ہی۔ اور بعض کتب معتبرہ مین منقول ہی کہ ام کلثومؑ نے کہا اونیسوین شب ماہ مبارک رمضان کو اپنے پدر بزرگوار جناب امیرؑ پاس مین نے ایک طباق

رکھا جسمین دو جو کی روٹیان تھین اور ایک کاسۂ شیر بھی مین لائی۔ اور نمک پسا ہوا بھی حاضر کیا۔
جب پدر بزرگوار نماز سے فارغ ہوے اور اوس طعام کو ملاحظ فرمایا رونے لگے اور کہا ای دختر
دو چیزین ایک طباق مین لائی ہی کیا تو نہین جانتی کہ مین متابعت اپنے برادر اور ابن عم یعنی رسولخدا
کی کرتا ہون اور جب تک اونھون نے دنیا سے رحلت فرمائی دو کھانے اونکے سامنے نہین لائے
ای دختر جسکا کھانا پینا لباس دنیا مین دو طرح کا ہے اوسکا بروز قیامت حق تعالی کے سامنے
کھڑا ہونا زیادہ ہی۔ اے دختر حلال دنیا کا حساب ہی اور حرام دنیا مین عقاب ہی اور مجھے
میرے حبیب رسولخدا نے خبر دی کہ جبرئیل اونکے لیے کلید ہاے دنیا لائے اور کہا یا محمد خدا آپ کو
سلام کہتا اور فرماتا ہی اگر چاہو تو کوہ ہاے تہامہ تمہارے لیے مین طلا کر دون اور راہ مین قبل الدون
اور یہ کلید ہاے خزائن زمین ہین انھین قبول کرو اور تمہارے ثواب آخرت سے بھی کوئی چیز کم نہین
کی جائیگی حضرت نے فرمایا بعد اسکے کیا ہوگا جبرئیل نے کہا مرگ حضرت نے فرمایا جب مرگ ہی تو مجھے دنیا کی
کوئی حاجت نہین۔ مجھے رہنے دو کہ مین ایک روز بھوکا اور دوسرے روز سیر رہون اسلیے کہ جس روز
بھوکا رہون اوس روز اپنے خدا سے دعا اور سوال کرون اور جسدن سیر ہون اوس روز
خدا کا حمد و شکر بجالاؤن یہ سنکر جبرئیل نے کہا یا محمد آپ نے ہر چیز کی توفیق پائی ہی پس جناب امیرؑ
نے فرمایا ای دختر دنیا خانۂ فریب و مذلت و خواری ہی اور جو شخص کوئی چیز آخرت کو آگے بھیجتا ہی
اوس تک پہونچتا ہی۔ ای دختر قسم بخدا مین کچھ نہ کھاؤنگا جب تک ان دو کھانون مین سے ایک
نہ اوٹھا لیجاؤ گی یہ سنکر مین نے دودھ اوٹھا لیا اور حضرت نے نان جو نمک سے تناول فرمائی
اور حمد و ثناے الٰہی بجالائے بعد اسکے اوٹھے اور متوجہ نماز ہوے۔ ہر وقت مشغول رکوع و سجود
و تضرع و ابتہال بجانب خداے ذوالجلال تھے اور بار بار گھر سے باہر جاتے آتے اور اطراف آسمان
پر نظر فرماتے اور مضطرب ہوکر تضرع کرتے اور روتے تھے۔ سورہ یٰس کی آخر تک تلاوت کی
اوسکے بعد تھوڑی دیر سوکر خوفناک ترسان بیدار ہوے جامۂ مبارک پہن کر کھڑے ہوے اور
کہا خداوندا اپنی ملاقات سے مجھے برکت دے اور کلمۂ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
بکثرت فرمایا بعد اوسکے نماز پڑھی یہانتک کہ رات زیادہ گذری مشغول تعقیبات تھے کہ نیند آگئی
اور ترسان و ہراسان خواب سے بیدار ہوے اپنی زنان و فرزندان کو طلب فرمایا اور کہا مین اس
مہینہ مین تم سے مفارقت کرونگا اس شب مین نے ایک خواب ہولناک دیکھا ہی اور وہ تم سے بیان کرتا
ہون۔ واضح ہو کہ ابھی جناب رسولخدا کو مین نے خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای ابو الحسن بہت جلد تم

میرے پاس آؤگے اور تمھارے پاس شقی ترین امت آئیگا اور تمھاری داڑھی کو خون سر سے خضاب کریگا اور مین تمھاری ملاقات کا از حد مشتاق ہون اور اے علیؑ تم اس مہینہ کے دہۂ آخر مین میرے پاس آؤگے جلد تم میرے پاس آؤ کہ جو کچھ میرے پاس ہی تمھارے لیے بہتر اور باقی ہی جب اہل و عیال آنحضرت نے یہ سخنان جانسوز سُنے صداے گریہ وزاری بلند کی جناب امیرؑ نے اونکو قسم دی کہ خاموش رہین جب سب چپ ہوے اسوقت اونکو وصیت نیکی اور بدی کی ممانعت فرمائی جب وصیت سے فارغ ہوے پھر مشغول عبادت ہوے اور ہر لحظہ رکوع و سجود و تضرع وزاری کرتے تھے اور ہر ساعت گھر سے باہر جاتے اور اطراف آسمان پر نظر فرماتے تھے اور ستارون کی طرف دیکھکر کہتے تھے قسم بخدا مین نے دروغ جناب رسول خداؐ سے نہین سنا یہ وہ رات ہی جسکا مجھے وعدہ دیا ہی پس پھر جاے نماز پر تشریف لائے اور فرماتے تھے اللّٰھم بارک لی فی الموت یعنی خداوندا میرے لیے موت کو مبارک کر۔ اور بہت کہتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور درود بکثرت محمدؐ وآلِ محمدؐ پر بھیجتے اور استغفار بیشمار کرتے تھے۔ ام کلثوم نے کہا جب اوس شب مین نے قلق و اضطراب اپنے پدر بزرگوار کو مشاہدہ کیا مجھے نیند نہ آئی مین نے کہا اے پدر بزرگوار آپ اس رات کیون نہین سوتے جناب امیرؑ نے کہا اے دختر مین نے بہت بڑے بڑے شجاعون سے جنگ کی اور بڑے بڑے ہولناک امور درپیش ہوے مگر کچھ ترس و بیم مجھے نہوا لیکن آج کی رات بہت خائف و ترسان ہون پھر فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کلثومؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آج کی تمام رات کیون اپنی خبر مرگ آپ دیتے ہین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے دختر موت قریب ہوگئی ہی اور آرزو مین منقطع ہوگئی ہین ام کلثومؑ نے جب یہ خبر سُنی بہت روئین حضرتؑ نے کہا گریہ نہ کرو کہ مین نے اس خبر کو نہین کہا مگر جو کچھ مجھسے رسولِ خداؐ نے عہد کیا ہی۔ پس تھوڑی دیر آرام کیا اور بیدار ہوکر ارشاد کیا اے دختر جب وقت اذان قریب ہو مجھے خبر کرنا یہ کہکر پھر مشغول عبادت و تضرع وزاری ہوے۔ جب وقتِ نماز قریب ہوا پانی وضو کے لیے مین نے حاضر کیا حضرتؑ اٹھے اور تجدید وضو کرکے کپڑے پہن کر مسجد تشریف لے چلے جب صحن خانہ مین پہونچے وہ مرغابیان جو میرے برادر حسینؑ کے لیے ہدیہ آئی تھین راہ روک کر اور پرون کو کھولکر چلانے لگین اور اوس رات کے پہلے کبھی اونکی آواز نہ سُنی تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ یہ چند فریاد کرنے والیان ہین کہ عقب انکے نوحہ کرنے والے ہونگے اور کل صبح کو قضاے حق تعالیٰ ظاہر ہوگی۔ ام کلثومؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آپ کیون بری فال زبان سے نکالتے ہین حضرتؑ نے فرمایا ام کلثوم

خبر دینا جناب امیرؑ کا اپنی شہادت سے

کسی نے بُری فال زبان سے نہین نکالی اور فال بد انہین اثر بھی نہین کرتی ولیکن یہ ایک سخن حق تھا جو میری زبان پر جاری ہوگیا۔ پھر فرمایا اے دختر اپنے حق کی تجھین قسم دیتا ہون کہ ان مرغابیون کو چھوڑ دینا کہ یہ چند حیوان بیزبان ہین جنکو تمنے قید کیا ہی جب یہ بھوکے پیاسے ہون انکو آب و دانہ دینا یا چھوڑ دینا کہ زمین پر چل پھر کے اپنا پیٹ بھر لین۔ اور جب دروازہ پر پہونچے اور چاہا دروازہ کھولین زنجیر دروازہ کی کمر بند مین لپٹ گئی اور کمر بند کھل کر گر گیا اوسوقت زمین سے اوٹھا کر کمر پر باندھا اور چند شعر پڑھے جنکا مضمون یہ ہی۔ اپنی کمر کو مرگ کے لیے باندھو کہ مرگ تم سے ملاقات کرنے والی ہی اور مرگ سے جب وہ تمھارے مکان مین پہونچے جزع و فزع نکرو اور دُنیا سے مغرور نہو ہر چند وہ تمسے موافقت کرے جسطرح زمانے نے تمھین ہنسایا پھر اوسی طرح رولائیگا۔ بعد اسکے فرمایا خداوندا میرے لیے مرگ کو مبارک کر اور اپنی ملاقات کو میرے لیے مبارک فرما۔ ام کلثومؑ نے کہا جب یہ اخبار محنت آثار اپنے پدر بزرگوار سے مین نے سُنے کہا۔ وا غوثاہ وا ابتاہ اس تمام شب آپ نے خبر مرگ ہمسے بیان فرمائی حضرتؑ نے کہا ای دختر یہ سب نشانیان اور علامتین مرگ کی ہین کہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتی ہین یہ فرما کر دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے ام کلثومؑ نے کہا جو کچھ مین نے پدر بزرگوار سے دیکھا اور سُنا تھا اپنے برادر امام حسنؑ سے بیان کیا امام حسنؑ اوٹھے اور اپنے پدر بزرگوار کے عقب چلے اور قبل اسکے کہ جناب امیرؑ مسجد مین پہنچین امام حسنؑ اپنے پدر بزرگوار تک پہونچ گئے اور کہا اے پدر اسوقت رات کو گھر سے کیون باہر آپ تشریف لائے حضرتؑ نے فرمایا ای نور دیدۂ من مین نے ایک خواب ہولناک دیکھا ہی امام حسنؑ نے کہا ای پدر بزرگوار اپنا خواب مجھسے بیان کیجیے حضرتؑ نے فرمایا مین نے دیکھا کہ جبرئیل کوہ ابو قبیس پر آئے اور دو پتھر اوس پہاڑ سے اوٹھا کر جانب کعبہ گئے اور سقف کعبہ پر کھڑے ہو کر اون پتھرون کو ایک دوسرے پر مارا کر ریزہ ریزہ ہو گئے اوسکے بعد ایک ہوا چلی اور اوس ہوا نے اون سنگریزون کو پراگندہ کر دیا اور کوئی گھر مکہ و مدینہ مین باقی نہین رہا مگر یہ اون سنگریزون مین سے ایک ٹکڑا ہر گھر مین پہونچا امام حسنؑ نے عرض کی ای پدر بزرگوار اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا دی حضرتؑ نے فرمایا یہ خواب اسپر دلالت کرتا ہی کہ تمھارا باپ شہید ہوگا اور کوئی گھر مکہ و مدینہ مین باقی نرہیگا مگر یہ کہ اندوہ مصیبت اوسمین داخل ہو۔ امام حسنؑ نے کہا آیا معلوم ہی کہ یہ واقعہ ہائلہ کب ظاہر ہوگا حضرتؑ نے فرمایا میرے حبیب رسول خداؐ نے مجھے خبر دی ہی کہ آخر ماہ رمضان مبارک مین ضربت تیغ ابن ملجم مرادی سے شہید ہونگا۔ امام حسنؑ نے کہا ای پدر بزرگوار جبکہ

آپ کو معلوم ہی کہ ابن ملجم آپکا قاتل ہوگا پس آپ اوسکو قتل کیجیے حضرتؑ نے فرمایا اے فرزند گرامی
قصاص قبل وقوع واقعہ جائز نہین یہ کہکر ارشاد فرمایا اے فرزند تم گھر جاؤ امام حسنؑ نے کہا اے
پدر بزرگوار مین چاہتا ہون آپکے ہمراہ چلون حضرتؑ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون کہ گھر پھر جاؤ۔
یہ سنکر امام حسنؑ واپس تشریف لاکر ام کلثوم اپنی ہمشیر پاس محزون و غمگین بیٹھے اور اپنے پدر
بزرگوار کے اقوال و اخبار پر زار زار روتے تھے۔ اسطرف جب جناب امیرؑ مسجد مین داخل ہوے
قندیلین بجھ چکی تھین مسجد مین تاریکی ہوگئی تھی حضرتؑ نے چند رکعت نمازین ادا کین اور تھوڑی دیر
مشغول تعقیبات رہے پھر اوٹھکر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور سقف مسجد پر تشریف لاکر
دستہاے مبارک کانون پر رکھکر اذان کہی اور جب حضرت اذان دیتے تھے کوفہ مین کوئی گھر
باقی نہین رہتا تھا مگر یہ کہ سب آواز حضرتؑ کی سنتے تھے اور ابن ملجم ملعون تمام رات جاگتا رہا تھا
اور اوس امر عظیم مین جسکا ارادہ کیا تھا متفکر تھا اور قطامہ ملعونہ اوسکے پاس آتی اور کہتی تھی جو
کوئی یہ ارادہ کرے جو تونے کیا ہی خواب اوسپر حرام ہوا اوٹھ اور علیؑ کو قتل کر اور پھر آکر اپنی مراد
مجھسے حاصل کر اوس ملعون نے جواب دیا علیؑ کو تو مین قتل کرتا ہون ولیکن جانتا ہون کہ میری مراد
حاصل نہوگی جب جناب امیرؑ کی صداے اذان سنی قطامہ ملعونہ نے کہا جلد جا کہ وقت فرصت ہاتھ
سے نکلا جاتا ہی اور بروایت دیگر اوس رات کو تمام شب ابن ملجم ہمراہ شبیب اور وردان مسجد مین
رہا اور منتظر جناب امیرؑ کے تشریف لانے کا تھا جب حضرتؑ اذان سے فارغ ہوکے نیچے آئے مشغول
تسبیح و تقدیس حق تعالیٰ تھے اور درود محمدؐ و آل محمدؐ پر بھیجتے تھے پس صحن مسجد مین تشریف لائے
اور نماز کے لیے سوتون کو جگایا یہانتک کہ ابن ملجم ملعون تک پہونچے دیکھا وہ ملعون اوندھا
پڑا ہی حضرتؑ نے فرمایا نماز کے لیے اٹھ اور اس طرح نہ سو کہ یہ خواب شیطان ہی بلکہ داہنی
کروٹ سو کہ خواب مومنین ہی اور چت سونا خواب پیغمبران ہی اسکے بعد حضرت نے کہا جو
قصد تونے دل مین کیا ہی نزدیک ہی کہ اوس سبب سے آسمان پھٹ جائین اور زمین شق
ہوجائے اور سب پہاڑ سرنگون ہوجائین اور اگر مین چاہون بتا سکتا ہون کہ جامہ کے نیچے
کیا چیز تیرے پاس ہی یہ فرماکر حضرتؑ وہان سے نزدیک محراب آئے اور مشغول نماز ہوے اور
رکوع و سجود کو جسطرح حضرتؑ کی عادت تھی بہت طول دیا۔ اوسوقت ابن ملجم ملعون آیا اور قریب
اوس ستون کے جہان حضرتؑ نماز پڑھ رہے تھے کھڑا ہوا جب حضرتؑ نے سر سجدۂ اول سے اوٹھایا
اوس ملعون نے ایک ضربت سر اقدس جناب امیرؑ پر لگائی اور وہ ضربت اوس جگہ لگی جہان

عمرو بن عبدود کی ضربت پڑی تھی اور پیشانی تک سر مبارک حضرتؑ شق ہو گیا پس فرمایا۔ بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور کہا فزت برب الکعبۃ یعنی مین فائز و رستگار ہوا بحق پروردگار کعبہ ہوا جب اہل مسجد نے صدائے حضرتؑ سنی سبکے سب جانب محراب دوڑے اور شمشیر کو چونکہ زہر آلود کیا تھا زہر سر و بدن حضرتؑ مین سرایت کر گیا جب لوگ قریب پہونچے دیکھا کہ امیر المومنینؑ محراب مین پڑے ہین اور خاک اوٹھا کر زخم مین بھر رہے اور یہ آیہ تلاوت فرماتے ہین۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ یعنی زمین سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور زمین کی طرف ہم تمکو پھیرتے ہین اور زمین سے ہم تمکو بار دگر باہر لاتے ہین۔ پس فرمایا امر خدا آیا اور فرمودۂ رسول خداؐ سچ ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ پہلے شبیب نے ضربت لگائی اور طاق مسجد پر لگی اور جب ضربت ابن ملجم لعین سر مبارک حضرتؑ پر لگی زمین کانپی اور دریا موج مین آئے آسمان کانپنے لگے در ہائے مسجد برہم ہوے جب حضرتؑ کو اوٹھایا ردائے مبارک کو سر پر باندھا اور حضرتؑ نے اپنا خون سر محاسن مبارک پر ملا اور فرمایا یہ وہی ہے جسکا خدا اور رسولؐ نے مجھے وعدہ کیا تھا اور خدا و رسولؐ نے سچ کہا اوسوقت خروش آسمانون کے فرشتون مین بلند ہوا آندھی سیاہ آئی جبرئیل نے درمیان آسمان و زمین آواز دی بخدا سوگند ارکان ہدایت برہم ہوا ستارۂ علم و نبوت تاریک ہوا نشان پرہیزگاری برطرف ہوا عروۃ الوثقی شکستہ ہوا پسر عم مصطفےؐ و وصئی برگزیدۂ مجتبیٰ قتل ہوا سید اوصیا علیؑ مرتضیٰ شہید ہوا امیر المومنینؑ کو بدبخت ترین اشقیا نے قتل کیا۔ جب ام کلثومؑ نے یہ آواز سنی اپنے منھ پر طمانچہ مارے اور گریبان چاک کیا اور فریاد وا ابتاہ واعلیاہ وامحمداہ بلند کی حسنینؑ مسجد کی طرف دوڑے دیکھا لوگ نوحہ و فریاد کر رہے اور کہتے ہین۔ وا اماماہ وا امیر المومنینؑ بخدا سوگند وہ امام عابد مجاہد شہید ہوا جسنے بت کو سجدہ نہ کیا تھا اور رسولخداؐ سے بہت شبیہ تھا۔ جب حسنینؑ داخل مسجد ہوے فریاد وا ابتاہ واعلیاہ بلند کی اور کہا کاش ہم مرجاتے اور یہ روز بد نہ دیکھتے جب قریب محراب آئے اپنے پدر بزرگوار کو دیکھا درمیان محراب پڑے ہین اور ابو جعدہ مع ایک جماعت چاہتے ہین کہ حضرتؑ کو نماز پڑھانے کے لیے اوٹھائین اور حضرتؑ نہین اوٹھ سکتے پس جناب امیرؑ نے امام حسنؑ کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم دیا اور آپ بیٹھے بیٹھے اشارہ سے نماز ادا فرمائی خون اپنے منھ پر ملتے اور ہر ساعت ایک طرف سے دوسری جانب جھکتے تھے جب امام حسنؑ نماز سے فارغ ہوے اپنے پدر بزرگوار کا سر مبارک اپنے دامن مین رکھا اور کہا اے پدر بزرگوار ہماری

پشت آپ نے شکستہ کی ہے آپکو اس حالت مین کس طرح دیکھ سکین یہ سنکر حضرتؑ نے چشم مبارک کھول کر ارشاد کیا اے فرزند گرامی بعد آج کے دن کے کوئی غم والم تمھارے باپ پر نہین اسوقت تمھارے نانا محمد مصطفےٰؐ اور تمھاری نانی خدیجۂ کبریٰؑ اور تمھاری مان فاطمۂ زہراؑ اور حوران جنت الماوی تمھارے باپ کے گرد جمع ہین اور منتظر آنے کی ہین تم شاد رہو اور رونے سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ تمھارے رونے سے آسمانون کے فرشتے رو رہے ہین جب یہ خبر محنت اثر کوفہ مین مشہور ہوئی مردان و زنان کوفہ اپنے اپنے گھرون سے مسجد کی طرف دوڑے مسجد مین پہونچ کر دیکھا کہ سر مبارک امیر المومنینؑ امام حسنؑ کے دامن مین ہے اور مقام ضربت کو باوجودیکہ مضبوط باندھا ہے مگر خون جاری ہے اور رنگ مبارک زردی سے بسفیدی مائل ہو گیا ہے حضرتؑ اطراف آسمان پر نظر فرماتے اور تسبیح و تقدیس الٰہی مین مشغول ہین اور کہتے ہین خداوندا مین تجھسے رفاقت انبیا و اوصیا و اعلاے درجات جنت الماوی کا سوال کرتا ہون بعد اسکے امیر المومنینؑ ایک ساعت بیہوش رہے اور امام حسنؑ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے جب امام حسنؑ کے آنسو امیر المومنینؑ کی روے مبارک پر ٹپکے آنکھین کھولکر ارشاد کیا کیون روتے ہو۔ اے فرزند بغیر آج کے دن کے تمھارے پدر پر کوئی تعب و مشقت نہین اسوقت تمھارے نانا محمد مصطفےٰؐ و خدیجۂ کبریٰ و فاطمۂ زہرا و حوران بہشت تمھارے باپ پاس آئی ہین اور میرے آنے کی منتظر ہین اور ملائکہ بدرگاہ حق تعالیٰ بہ لعنت ابن ملجم آواز بلند کی ہین اے فرزند گرامی اسوقت تم اپنے باپ پر جزع و فزع کرتے ہو حالانکہ بعد میرے زہر ستم سے شہید ہوگے اور تمھارا بھائی حسینؑ بہ تیغ ظلم و ستم شہید ہوگا اور اس حال سے اپنے پدر و مادر سے ملحق ہوجائیگے اوسوقت امام حسنؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آپ کیون نہین بتاتے کہ کسنے آپکی یہ صورت بنائی امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ فرزند ہو دیہ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے مجھپر ضربت لگائی ہے اور ابھی ابھی باب کندہ سے داخل مسجد ہوگا اور مخلط بلخط زہر شمشیر ابن ملجم ملعون سر اور بدن جناب امیرؑ پر طغیانی کرتا تھا اور حضرتؑ بیہوش ہو جاتے تھے۔ لوگ روتے اور خاک مسجد کی اپنے سرون پر ڈالتے تھے ناگاہ دروازۂ مسجد سے آوازین بلند ہوئین اور ابن ملجم ملعون کو دست بستہ دروازہ سے اندر لائے۔ لوگ اوس ملعون پر لعنت کرتے اور اوسکی روے نجس پر تھوکتے اور اوسکے گوشت کو اپنے دانتون سے چباتے اور کہتے تھے اے دشمن خدا یہ کیا تو نے کیا امت محمدؐ کو ہلاک اور بہترین اوصیا کو شہید کیا۔ وہ ملعون چپ تھا اور کچھ بولتا نہ تھا۔ حذیفہ نخعی شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے اوس ملعون کے آگے آگے انبوہ مردم کو ہٹاتے

بیان خواب دیکھنا جناب امیرؑ

آتے تھے یہانتک کہ اوس لعین کو جناب امیرالمومنینؑ کے قریب لائے جب امام حسنؑ کی نظر اوسپر
پڑی کہا اے ملعون تو ہی نے امیرمومنان و امام مسلمانان کو شہید کیا میرے پدر بزرگوار نے
تجھے پناہ دی اور ون پر اختیار کیا تجھے عطا و بخشش فرمائی آیا اوسکا عوض یہی تھا جو تو نے
سلوک کیا۔ ای بدبخت ترین امت کیا امیرالمومنینؑ تیرے لیے برے امام تھے اوس لعین نے سر نیچا کر لیا اور
کچھ جواب نہ دیا اوسوقت صداہاے گریہ وزاری بلند ہوئین۔ امیرالمومنینؑ نے اوس شخص سے جو ابن ملجم
کو پکڑکے لایا تھا پوچھا اس دشمن خدا کو کہان پایا اوسنے جواب دیا اے میرے مولا آج رات کو
اپنی زوجہ کے ہمراہ مین اپنے گھر مین سو رہا تھا اور میری زوجہ جاگ رہی تھی جب صداے خبر قتل
امیرالمومنینؑ زمین و آسمان سے اوسنے سُنی مجھے جگایا اور کہا تو سو رہا ہی حالانکہ تیرے امام
علی بن ابیطالب شہید ہوگئے۔ مین جاگا اور اپنی زوجہ سے کہا خدا تیرا منھ توڑے یہ کیا تو کہتی
ہی امیرالمومنینؑ نے لوگون سے کیا برائی کی ہی کہ اونھین قتل کرینگے امیرالمومنینؑ خیرخواہ
مسلمانان پدر یتیمان شوہر بیوہ زنان ہین کسکی مجال ہی کہ اونھین قتل کر سکے وہ شیر خدا ہین
زوجہ نے مجھسے کہا کہ یہ آواز مین نے آسمان سے سنی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ اس آواز کو جمیع اہل
کوفہ نے سُنا ہو۔ مین اسی حیص بیص مین تھا کہ ناگاہ صداہاے عظیم میرے کان مین پہونچی اور سُنا
کہ کوئی کہتا ہی۔ قتل امیرالمومنین یہ سُنکر اپنی تلوار مین نے غلاف سے نکالی اور دروازہ
کھولکر بدحواس و سراسیمہ دوڑا۔ اثناے راہ مین مین نے دیکھا یہ ملعون بھاگا جاتا اور داہنے
بائین دیکھتا جاتا ہی گویا راہ اسے نہین ملتی ہی مین نے اس سے کہا واے تجھپر کیون اسقدر
سرگردان ہی تو کون ہی اور کہان کا ارادہ ہی اسنے اپنا نام نہ بتایا بلکہ دوسرا نام لیا مین نے پوچھا
کہان سے آتا ہی کہا اپنے گھر سے۔ مین نے کہا اسوقت کہان جاتا ہی کہا محلۂ حیرہ مین جاتا ہون
مین نے کہا نماز صبح امیرالمومنینؑ کے ہمراہ کیون نہ پڑھی اسنے کہا اس خوف سے کہ میرا کام
ملتوی نہو جائے۔ مین نے کہا ایک آواز مین نے سُنی ہی کہ امیرالمومنینؑ قتل ہوئے کیا تجھے معلوم
ہی اسنے کہا مجھے نہین معلوم۔ مین نے کہا تو کیون نہین ٹھہرتا کہ خبر صاف معلوم ہو جائے اسنے کہا
مین اپنے ایک کام سے جا رہا ہون میرا کام اس کام سے زیادہ ضروری ہی جب یہ کلام اس سے سُنا
مین نے کہا اے ملعون کون ایسا کام ہی جو تجسس و دریافت احوال امیرالمومنان و امام مسلمانان سے
زیادہ ضروری ہو اوسوقت مجھے غصہ آگیا اور اپنی شمشیر سے مین نے اسپر حملہ کیا ناگاہ ہوا کے جھونکے
سے اسکی تلوار کی چمک عبا کے نیچے سے ظاہر ہوئی جب مین نے چمک شمشیر کی دیکھی پوچھا یہ شمشیر کیسی

کیسی ہی جسے اپنی عبا کے نیچے تو نے چھپایا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو ہی قاتل امیر المومنینؑ ہی اُسنے چاہا کے
نہین مگر خدا نے اسکی زبان پر جاری کیا کہ اسنے کہا ہان۔ یہ سُنکر مین نے اسپر شمشیر ماری اور اُسنے بھی مجھپر
تلوار ماری مین نے اسکا وار رد کرکے اسے زمین پر دے مارا اتنے مین لوگ پہونچ گئے اور میری مدد
کی یہانتک کہ اسکو مین نے پکڑ لیا اور ہاتھ باندھکر آپکی خدمت مین لایا یہ سُنکر امام حسنؑ نے کہا
حمد و سپاس اوس خدا کو سزاوار ہی جسنے دوستِ خدا کی یاری فرمائی اور دشمن خدا کو مخذول
کیا تھوڑی دیر کے بعد جناب امیرؑ نے آنکھ کھول کر فرمایا اے ملائکہ پروردگار میرے ساتھ
رفق و مدارا کرو اوسوقت امام حسنؑ نے کہا یہ دشمن خدا و رسول اور آپکا دشمن ابن ملجم حاضر ہی او حقتعالے
نے آپکو اوسپر قدرت دی ہی جب جناب امیرؑ کی نظر اپنے قاتل پر پڑی بصدائے ضعیف فرمایا
ای بدبخت تو نے امر عظیم کیا کیا مین تیرا بُرا امام تھا کہ مجھے اوسکا عوض دیا کیا مین تجھپر مہربان
نہ تھا کیا تجھے اوروں پر مین نے اختیار نہین کیا تجھسے مین نے احسان نہین کیا۔ اور لوگون سے
زیادہ عطا نہین کی کیا لوگون نے مجھسے نہین کہا کہ تجھے قتل کرون اور مین نے تجھے کوئی آسیب
گزند نہ پہونچایا بلکہ تیرے ساتھ عطا و بخشش زیادہ کی باوجودیکہ مین جانتا تھا تو مجھے
قتل کریگا ولیکن مین چاہتا تھا کہ حجت خدا تجھپر تمام ہوجائے اور خدا میرا انتقام تجھسے لیگا
مین نے چاہا تھا کہ شاید اپنی گمراہی سے تو پھر جائے پس شقاوت تجھپر غالب ہوئی اور
تو نے مجھے قتل کیا یہ سُنکر وہ ملعون رونے لگا اور کہا اے امیر المومنینؑ کیا آپ اوس شخص کو
نجات دے سکتے ہین جو مستحق جہنم کا ہو بعد اسکے جناب امیرؑ نے اپنے قاتل کی امام حسنؑ سے سفارش
کی اور ارشاد کیا کہ اِسے کھانا پانی دو اور اسکے پاؤن مین زنجیر نہ ڈالو بلکہ اسکے ہمراہ رفق و مدارا کرو
اور جب مین دُنیا سے رحلت کرون اسپر ایک ضربت سے قصاص کرنا اور جسم اسکا آگ سے نہ جلانا اور
مثلہ نہ کرنا یعنے ہاتھ پاؤن کان ناک اور جمیع اعضا اسکے نہ کاٹنا کہ جناب پیغمبر خداؐ نے فرمایا مثلہ ہرگز نکرو
اگرچہ سگ درندہ ہو اور اگر مین اچھا ہو گیا مجھے اختیار ہی کہ اسے عفو کردون اسلیئے کہ ہم اہلبیتؑ کرم
و عفو و رحمت ہین۔ محمد ابن حنفیہ نے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے اوٹھا کر گھر لیچلو پس
امیر المومنینؑ کو بہت آہستہ ہمنے اوٹھایا اور گھر مین لے گئے لوگ گرد و پیش روتے جاتے تھے
اور نزدیک تھا کہ اپنے کو ہلاک کرڈالین۔ اوسوقت امام حسنؑ نے عین گریہ و زاری و نالہ و بیقراری
مین اپنے پدر بزرگوار سے کہا ای پدر بعد آپکے ہمارا کون ہوگا اور آپکی مصیبت ہمپر آج مثل مصیبت
جناب رسول خداؐ ہی گویا ہمنے رونا آپکی مصیبت کے لیے سیکھا تھا یہ سُنکر جناب امیرؑ نے امام حسینؑ کو

بازار انتظار جناب امیرؑ

اپنے پاس بلایا اور جب نظر مبارک اپنے فرزند پر پڑی دیکھا اوس امام مظلوم کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں حضرتؑ نے اپنے دست مبارک سے آنسو اپنے فرزند کی آنکھوں سے پونچھے اور اپنا ہاتھ سینۂ امام حسنؑ پر رکھکر فرمایا اے فرزند خدا تیرے دل کو صبر عطا کرے تیری اور تیرے بھائیون کی اجرت میری مصیبت مین بہت زیادہ عطا کرے اور قلق و اضطراب تمھارا کم کر دے اے حسن حق تعالٰے نے تجھے اجر بقدر تیری مصیبت کے عطا کیا بعد اسکے حضرتؑ کو حجرہ مین قریب محراب لٹا دیا جناب زینبؑ و ام کلثومؑ آکر حضرتؑ کے سامنے بیٹھین اور نوحہ وزاری کرتین اور کہتی تھین اے پدر بعد آپ کے اطفال اہلبیتؑ کی کون تربیت کریگا اور بزرگون کی کون حفاظت کرے گا اے پدر بزرگوار آپکا اندوہ و غم ہمپر بہت دشوار ہے آنسو ہمارے ہرگز تھمتے نہین ناگاہ صدائے گریہ وزاری حاضرین گھر کے باہر سے بلند ہوئی حضرتؑ بھی رونے لگے اور حسرت سے اپنے فرزندون اور اہلبیتؑ کو دیکھنے لگے اور حسنینؑ کو قریب بلاکر گود مین لیا اور پیار کرکے بیہوش ہو گئے اسلئے کہ زہر بدن حضرتؑ مین جاری تھا جس طرح جناب رسول خدا اسبب اوس زہر کے جو اونکو دیا تھا کبھی بیہوش ہو جاتے اور کبھی پھر ہوش مین آ جاتے تھے۔ جب جناب امیرؑ کو ہوش آیا امام حسنؑ نے دودھ کا پیالہ حضرتؑ کے ہاتھ مین دیا جناب امیرؑ نے تھوڑا تناول فرما کر حکم دیا کہ اوس اسیر یعنی میرے قاتل کو جا کر پلا دو کہ وہ بھی پی لے اور پھر امام حسنؑ سے سفارش کی کہ اوس ملعون میرے قاتل کو کھانا پانی برابر دینا شیخ مفید وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے روایت کی ہی کہ جب ابن ملجم لعین کو قید کیا ام کلثومؑ نے کہا اے دشمن خدا تو نے امیر المومنینؑ کو قتل کیا اوس ملعون نے جواب دیا امیر المومنینؑ کو مین نے نہین قتل کیا ہان تمھارے باپ کو قتل کیا ام کلثومؑ نے کہا مین امید وار ہون کہ پدر بزرگوار اس ضربت سے شفا پائین اور خدا تجھے دنیا و آخرت مین بعذاب معذب کرے۔ اوس ملعون نے کہا وہ شمشیر ہزار درہم کو مین نے خرید کی ہی اور ہزار درہم اور دیکر اوسکو زہر مین بجھایا ہے اور ایسی ضربت مین نے اوسپر لگائی ہے کہ اگر درمیان اہل زمین اوس ضربت کو تقسیم کرین بیشک وہ ضربت سب کو ہلاک کر ڈالے محمد بن حنفیہ نے کہا جب بیسوین رات ماہ مبارک رمضان کی ہوئی اثر زہر قدمہائے مبارک حضرتؑ تک پہونچا اور اوس رات بیٹھے بیٹھے نماز حضرتؑ نے ادا کی اور ہمکو وصیتین فرماتے تھے اور تسلی و دلاسہ دیتے تھے یہانتک کہ صبح ہوئی اوسوقت حاضرین کو حکم دیا کہ حاضر ہون لوگ آکر سلام کرتے اور حضرتؑ

جناب سلام دیکر ارشاد کرتے تھے۔ ایہا الناس مجھسے سوال کرو قبل اسکے کہ مجھے نپاؤ اور
اپنے سوال اپنے امام کی مصیبت سے آسان جانکر دریافت کرو یہ سنکر تمام لوگ گریہ وزاری کرنے لگے
حجر بن عدی اوٹھ کھڑے ہوئے اور چند شعر مصیبت جناب امیرؑ مین پڑھے جب چپ ہوئے جناب
امیرؑ نے فرمایا تمھارا حال اوسوقت کیا ہوگا جب تمکو بلائین اور کہین علیؑ سے بیزاری کرو
حجر بن عدیؓ نے عرض کیا اے مولا اگر مجھے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور آگ مین جلادین مین
آپ سے بیزاری نہ کرونگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ہر خیر کی تمنے توفیق پائی اے حجر خدا تمکو اپنے
اہلبیت پیغمبرؐ کی طرف سے جزائے خیر دے بعد اسکے دودھ کا شربت طلب کیا اور تناول فرماکر کہا
یہ آخری شربت پینا میرا دنیا مین ہے جب اکیسوین شب ماہ مبارک رمضان کی ہوئی حضرتؑ نے
اپنے فرزندون اور اہلبیت کو جمع کرکے انکو وداع کیا اور فرمایا خدا میری جانب سے تمپر خلیفہ
ہے اور وہی کافی ہے اور وہ نیک وکیل ہے یہ کہکر وصیت بخیرات فرمائی اور اوس شب اثر زہر
بدن مبارک پر بہت ظاہر ہوا ہر چند آب وطعام لائے مگر حضرتؑ نے کچھ نوش نہ فرمایا لبہائے مبارک
بذکر خدا متحرک تھے اور مثل مروارید عرق جبین مبین سے ٹپکتا تھا اپنے دست مبارک سے پوچھتے
اور کہتے تھے مین نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ جب وقت وفات مومن ہوتا ہے اوسکی پیشانی پر
مثل موتی چمکدار کے عرق آتا ہے اور نالہ وبیقراری اوسکی موقوف ہوجاتی ہے سب چھوٹے بڑون
سے فرمایا خدا تمپر میرا خلیفہ ہے اور مین تمکو خدا کے سپرد کرتا ہون یہ سنکر سب رونے لگے
امام حسنؑ نے کہا اے پدر ایسے سخن یاس آپ فرماتے ہین کہ گویا اپنی زندگی سے آپ ناامید
ہوگئے حضرتؑ نے فرمایا اے فرزند گرامی ایک شب پہلے اس واقعہ کے مین نے تمھارے
نانا رسول خداؐ کو خواب مین دیکھا اور اس امت کے آزار وصدمات دینے کی مین نے اونسے
شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا اونپر نفرین کرو مین نے کہا خداوندا میرے عوض انکے بدون
کو اونپر مسلط کر اور اونکے بدلے اونسے بہتر مجھے روزی عطا کر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ دعا تمھاری
مستجاب ہوئی اوسکے بعد تین شب کے میرے پاس آؤگے اور اب تین راتین گذر گئین اے حسنؑ مین
تمکو اور تمھارے بھائی حسینؑ کو وصیت کرتا ہون کہ تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون بعد اسکے
اپنے اور فرزندون کو جو جناب فاطمہؑ سے نتھے وصیت کی اور فرمایا کہ حسنؑ وحسینؑ کی مخالفت
نہ کرنا اور ارشاد کیا خدا تمکو صبر جمیل عطا کرے آج کی رات مین تمسے جاتا ہون اور اپنے حبیب
محمد مصطفٰےؐ سے ملحق ہوتا ہون جسطرح اونھون نے مجھسے وعدہ کیا ہے اے حسنؑ جب مین دنیا سے رحلت کرون

بیان شہادت جناب امیرؑ

تم مجھے غسل دینا اور کفن و حنوط اپنے نانا کے حنوط بچے ہوئے مین سے کرنا کہ وہ کافور بہشت ہی
جو جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے لیے لائے تھے اور جب مجھے تختہ پر رکھنا تختہ کو آگے سے نہ پکڑنا عقب سے
تختہ کو تھامے رہنا اور جسطرف تمھارے آگے تخت روان ہو اوسی کے عقب جانا اور جہان میرا
تخت تابوت ٹھہرے جاننا وہی میرا مقام قبر ہی۔ اے حسنؑ تم مجھپر نماز پڑھنا اور سات تکبیر
کہنا اور واضح ہو کہ یہ سات تکبیر بغیر میرے اور کسی پر حلال نہین مگر اوس مرد پر جو زمانۂ آخر
مین فرزندان حسینؑ تمھارے برادر سے ظاہر ہو کہ وہ قائم و مہدی اس امت کا ہے۔
حق کی کجی کو وہ سیدھا کریگا اے حسنؑ جب مجھپر نماز پڑھنا میرے جنازہ کو جہان رکھا ہو
وہان سے اوٹھانا اور خاک اوس جگہ کی خالی کرنا وہان قبر کھدی کھدائی اور لحد بنی بنائی
پاؤ گے اور ایک لکڑی کا تختہ منقش وہان دیکھو گے جو کہ میرے پدر حضرت نوحؑ نے میرے لیے
بنا کر اوس جگہ رکھا ہے پس مجھے اوس تختہ پر دفن کرنا اور سات اینٹین بڑی بڑی وہان پاؤ گے
اونکو قبر مین چن دینا تھوڑی دیر کے بعد ایک اینٹ ہٹا کر قبر مین نظر کرنا مجھے وہان نہ دیکھو گے
اسلیے کہ تمھارے نانا پاس مین چلا جاؤنگا واضح ہو کہ ہر پیغمبر جو مرتا ہی اگرچہ مشرق مین دفن
ہوا ہو اور وصی اوسکا مغرب مین مرے البتہ حق تعالے اوس پیغمبر کی روح و جسد کو اوسکے
وصی کی روح و جسد سے ملحق کرتا ہی اور بعد اوسکے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی قبر مین پھر آتے
ہین۔ قبر میری خاک سے بھر دینا اور مقام قبر چھپا دینا اور جب صبح ہو تابوت کو ناقہ پر لادھنا
اور مہار اوس ناقہ کی کسی شخص کے ہاتھ مین دینا کہ جانب مدینہ لے جائے اسلیے کہ لوگ
نہ جانین ہین کہان دفن ہوا ہون بعض روایات معتبرہ مین جناب صادقؑ سے روایت کی
ہی کہ جناب امیرؑ نے امام حسنؑ کو حکم فرمایا کہ چار قبرین چار جگہ ایک مسجد کوفہ مین دوسری
مقام رحبہ مین تیسری نجف مین چوتھی خانۂ جعدہ بن ہبیرہ مین میرے لیے بنانا اسلیے کہ ملاعین
خوارج و اشقیاے بنی امیہ نشان قبر نہ جانین کہ مبادا قصد نبش کے [illegible] کا کرین بعد اسکے
حضرتؑ نے اپنے فرزندون سے کہا کہ ہر جانب سے فتنہ و فساد تم پر نازل ہوگا اور اس امت
کے منافق اپنے کینہ ہاے دیرینہ ظاہر کرینگے۔ اور انتقام تمسے لین گے اوسوقت تمھین صبر
لازم ہی کہ عاقبت صبر کی نیک ہی پھر امام حسنؑ و امام حسینؑ سے فرمایا کہ میرے بعد خاص تم پر
فتنہ و فساد مختلف طور سے صادر ہوگا لازم ہی کہ صبر کرو یہانتک کہ خدا تمھارے اور تمھارے
دشمنون کے درمیان حکم کرے اور وہ بہترین حکم کرنے والون سے ہی بعد اسکے امام حسینؑ سے

فرمایا اے ابو عبد اللہ تم ہی اس امت کے شہید ہو تمھیں چاہیے تقوی و پرہیزگاری رہو اور بلا پر صبر کرو یہ فرماکر تھوڑی دیر بیہوش رہے جب ہوش مین آئے کہا اسوقت جناب رسول خدا صلعم و عم من حمزہ و برادر من جعفر میرے پاس آئے اور کہا ہمارے پاس جلد آؤ کہ ہم تمھارے مشتاق ہین یہ فرماکر اپنے اہلبیت پر نظر کی اور فرمایا مین تم سب کو خدا کے سپرد کرتا ہون خدا تم سب کو براہِ حق مستقیم رکھے اور دشمنون کے شر سے حفاظت کرے خدا میرا خلیفہ تم پر ہی اور خدا خلافت و نصرت کو کافی ہی بعد اسکے کہا اے رسولانِ وصی پروردگار من تم پر سلام ہو اور یہ آیہ تلاوت فرمایا لمثل هذا فلیعمل العاملون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون یعنی واسطے مثل اس ثواب و منزلت کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے تحقیق کہ خدا اونکے ہمراہ ہی جو پرہیزگاری کرتے ہین اور جنھون نے بھلائیان کین ناگاہ جبین مبین پر عرق آیا اور مشغول ذکر خدا ہوئے اور قبلہ رو ہوکر آنکھین بند کرلین اور دست و پاہاے مبارک جانب قبلہ پھیلا دیے اور شہادت یو حدانیتِ الٰہی و رسالت حضرت رسالتؐ پناہ ہی دیکر ریاض رضوان خرامان ہوئے۔ ابن قولویہ نے بسندہاے معتبر زائدہ بن قدامہ سے روایت کی ہی کہ مین ایک روز خدمت امام زین العابدینؑ مین گیا حضرتؑ نے فرمایا اے زائدہ مین نے سنا ہی تم زیارت قبر جناب امام حسینؑ کو جاتے ہو زائدہ نے عرض کی ہان ایسا ہی ہی حضرتؑ نے فرمایا تم ایسا کیون کرتے ہو حالانکہ تمکو خلیفہ سے قرب و منزلت بہت ہی اور وہ راضی نہین کہ کوئی ہمین دوست رکھے اور ہمارے حق کو پہچانے اور فضیلت دے اور فضائل ہمارے یاد کرے اور ہمارے حق کو اس امت سے بیان کرے۔ زائدہ نے کہا بخدا سوگند مین زیارت کو نہین جاتا مگر واسطے خوشنودی خدا و رسولؐ کے۔ اور خشم و غضب کرنیوالے سے مجھے پرواہ نہین جو مجھپر خشم و غضب کرے اور مجھپر گران نہین جو آزار مجھے اس سبب سے پہونچے یہ سنکر حضرتؑ نے تین مرتبہ فرمایا واللہ اسی طرح ہی بعد اسکے فرمایا تمھین بشارت ہو تحقیق مین تمھین اوس خبر کی خبر دیتا ہون جو میرے پاس خبر مکنونہ و مخزونہ سے ہی واضح ہو صحراے کربلا مین جو کچھ مجھے صدمہ پہونچا پہونچا میرے باپ شہید ہوئے اور ناونکے ہمراہ اونکے فرزندان و برادران و انصار شہید ہوئے جسطرح تمنے سنا ہی اور اونکے حرم کو اونٹون پر سوار کرکے جانب کوفہ لیے جاتے تھے جب مین قتل گاہ مین پہونچا اور میری نظر شہدا پر پڑی اور اونکو خاک و خون مین غلطان بے دفن و کفن دیکھا قلق عظیم میرے دل کو ہوا اور سخت اندوہ و غم میرے سینہ کو پہونچا نزدیک تھا کہ میری جان

بدن سے مفارقت کرے جب میری بڑی پھوپھی جناب زینبؑ دختر علی مرتضیٰؑ نے میری وہ حالت دیکھی
بیقرار ہوگئیں اور کہا یہ کیا تمھارا حال ہے اے بقیہ و یادگار جد و پدر و فرزند برادر کیا تم اپنے کو
ہلاک کر ڈالوگے میں نے کہا کس طرح جزع و فزع نکروں۔ حالانکہ اپنے باپ اور بھائیوں اور
چچاؤں اور چچازاد بھائیوں اور اپنے یاوروں کو عریان درمیان خاک و خون پڑا دیکھ رہا
ہوں کہ انکو دفن نہیں کیا ہے اور کوئی انکا پرسان حال نہیں ہوتا اور انکے قریب نہیں آتا ہے
گویا معاذ اللہ یہ مثل کافران دیلم و ترک ہیں حضرت زینبؑ نے کہا اے فرزند برادر جزع و فزع
نہ کرو اس واقعہ کی تمھارے جد و پدر اور چچا کو جناب رسول خداؐ نے خبر دی ہے کہ حقتعالیٰ نے
اس امت کے ایک گروہ سے عہد و پیمان لیا ہے کہ اس زمانہ کے فراعنہ انکو نہیں پہچانتے
اور وہ درمیان اہل آسمان معروف ہیں وہ لوگ آئینگے اور ان اعضاے پارہ پارہ کو جمع کرکے
ان بدنہاے مجروح کے ہمراہ دفن کرینگے اور تمھارے باپ سید الشہداؑ کی قبر پر ایک نشان بناوینگے
کہ زمانہ گذرنے پر بھی نشان اوسکا محو و برطرف نہوگا بلکہ پیشوایان کفر و ضلالت اوسکے محو و برطرف
کرنے میں سعی و کوشش بلیغ کرینگے جسقدر اوسکے مٹانے پر جد و جہد کرینگے اوسی قدر اوسکا
ظہور اور اوسکی بزرگی زیادہ ہوگی بعد اسکے فرمایا مجھے ام ایمن نے خبر دی کہ ایک روز
حضرت رسولؐ اپنی دختر فاطمہؑ کو دیکھنے آئے جناب فاطمہؑ اپنے پدر بزرگوار کے لیے حریرہ تیار
کرکے لائیں اور جناب امیرؑ ایک طبق خرما لائے اور میں ایک کاسہ دودھ اور مسکہ کا لائی
پس حضرت رسولؐ و جناب فاطمہؑ و حسنینؑ نے وہ حریرہ تناول کیا اور دودھ بھی پیا اور
خرمے بھی مسکہ کے ہمراہ کھائے پھر جناب امیرؑ ایک ابریق و طشت لائے اور ہاتھ جناب
رسول خداؐ کے دھولائے جب حضرت نے دست ہاے مبارک دھوئے اور ہاتھ اپنا روے مبارک
پر پھیرا اوسوقت علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی طرف نظر کی اور آثار شادی و فرح و سرور
روے مبارک آنحضرتؐ سے میں نے مشاہدہ کیے بعد اسکے عرصہ تک جانب آسمان نظر کی
پھر قبلہ رو ہوکر دستہاے مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائے اور بہت دعا کی پھر سجدہ میں گئے
اور صداے گریہ وزاری سجدہ میں بلند ہوئی تا اینکہ آنسو زمین پر جاری ہوے بعد اسکے سر سجدہ سے
اوٹھاکر تھوڑی دیر تک سر مبارک جھکائے رہے اور آنسو مثل باران چشم مبارک سے جاری تھے
جب اہلبیتؑ نے یہ حال حضرتؐ کا دیکھا سب کے سب مغموم و اندوہناک ہوے اور میں بھی انکے
حزن و اندوہ سے محزون ہوئی مگر جرأت نہ پڑی کہ دریافت کروں جب اس حالت کو بہت عرصہ

گئے۔ جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ خدا ہرگز آپکی آنکھوں کو نہ رولائے آخر ایسے رونے کا سبب کیا ہی آپکی اس حالت سے ہمارے دل مجروح ہوگئے یہ سنکر جناب رسول خداؐ جناب امیرؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے برادر و حبیب من جب مین نے تم سب کو اپنے پاس جمع دیکھا تمہارے دیکھنے سے مجھے اسقدر سرور ہوا کہ ہرگز ایسا سرور نہ ہوا تھا مین تمہاری جانب نظر کرتا اور شکر خدا بجا لاتا تھا کہ خدا نے مجھے ایسے مقبول فرزند عطا فرمائے۔ ناگاہ جبرئیلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ حق تعالے اوسپر مطلع ہوا جو آپکے نفس مین حادث ہوا اور آپ کی خوشی اپنے بھائی اور دختر اور دو فرزند کے دیکھنے سے جو ہوئی خدا کو معلوم ہوئی لہذا آپکے لیے نعمت کو تمام کیا اور آپکو ہدیہ مبارک کیا انکو اور انکے فرزندان اور دوستون اور انکے شیعون کو بہشت مین آپکے ہمراہ کیا اور انکے اور آپکے درمیان جدائی نہ ڈالے گا اور آخرت مین جو آپ کو عطا کیا انکو بھی ویسا ہی عطا کریگا جو بخشش آپکو فرمائی انکو بھی وہی بخشش عطا کریگا یہانتک کہ آپ خوش ہو جائے اور زیادہ تر آپکی خواہش خوشنودی سے انکے لیے بزرگی و کرامت ہوگی اسلیے کہ بلائین دنیا مین بھی انھین سخت پہنچین گی اور وہ مکروہات اون جمیع منافقون سے انپر عائد ہونگے جو اپنے کو آپکے مذہب پر بتائینگے اور آپکی امت مین ہونے کا دعوی کرینگے حالانکہ خدا اور آپ سے وہ جدا ہین آپکے فرزندان بزرگوار کو شمشیر آبدار سے بانواع ظلم و ستم قتل کرینگے اور انمین سے ہر ایک کو ہر طبقہ زمین پر قتل کرینگے انکی قبرین ایک دوسرے سے دور ہونگی اور خدا نے اس حالت کو آپکے اور انکے لیے پسندیدہ کیا ہی اور انکو اس سعادت سے مخصوص کیا ہی آپ اوسپر حمد خدا کیجیے جو آپکے لیے اوسنے پسندیدہ کیا ہی اور بقضاے الٰہی اور جو کچھ آپ کے لیے اختیار کیا ہی اوسپر راضی ہوجیے۔ بعد اسکے جبرئیلؑ نے کہا یا محمدؐ آپکا برادر علی بن ابیطالبؑ بعد آپکے مقہور و مظلوم ہوگا اور اس امت کے منافق اوسپر غالب ہونگے اور اوس سے غصب خلافت کرینگے اور آپکے دشمنون سے اوسکو تعب و مشقت پہونچیگی اور آخر مین بدترین خلائق و بدبخت ترین اولین و آخرین و نظیر پے کنندہ ناقہ صالح کے ہاتھ سے اوس شہر مین جہان ہجرت کریگا شہید ہوگا اور وہ شہر علیؑ کے شیعون اور فرزندان شیعہ کا محل و مسکن ہوگا۔ اور اس حالت کے وقوع سے بلاہاے اہلبیت رسالت اور انکی مصیبت عظیم ہوگی۔ اور یہ آپکا فرزند حسینؑ شہید ہوگا۔ ایک گروہ اہلبیت اور آپکی ذریت اور آپکی امت کے نیک لوگ انکے ہمراہ ہونگے اور نہر فرات کے کنارے اوس زمین پر جسکا نام کربلا ہی شہید ہونگے اور اوسکی شہادت کے سبب کرب و بلا آپکے دشمنون اور آپکے دشمنان ذریت پر

روایت ام ایمن

عظیم ہوگی اوس روز جس روز کی سختی ختم اور حسرت اوس دن کی آخر نہوگی اور وہ جگہ بہترین بقعہائے زمین ہے اور اوس زمین کی حرمت سب زمینون سے عظیم ہے اور وہ زمین ایک قطعہ بہشت ہے جسدن آپکے فرزند و اہل و عیال اوس زمین پر شہید ہون اور انکو لشکرہائے اہل کفر و لعنت گھیر لین۔ جمیع قطعہائے زمین کانپنے اور پہاڑ جلنے لگین دریاؤن کی موجین بلند ہون اور یا محمدؐ آپکے سبب سے آپکی ذریت کی ہتک حرمت کرنے سے سب آسمان و اہل آسمان کانپ کر متحرک و مضطرب ہون اور انمین سے ہر ایک بدلا اور عوض لینے کا آپکی ذریت کی جانب سے اجازت چاہے کہ اہلبیتؑ کو منافقان اُمت نے ضعیف اور مظلوم کیا ہے اور یہ خلق پر بعد آپکے حجت خدا ہین اوسوقت خدا آسمانون اور زمینون اور پہاڑون اور دریاؤن کو اور جو کچھ انمین ہے وحی کریگا کہ مین وہ بادشاہ قادر ہون کہ کوئی بھاگنے والا مجھسے بھاگ نہین سکتا اور کوئی منع کرنے والا مجھے عاجز نہین کر سکتا اور جسوقت مین چاہون اور مصلحت جانون انتقام پر قادر ہون مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ مین اوسے ایسا عذاب کرونگا جسنے میرے پیغمبر اور برگزیدہ کے دل کو دردمند کیا ہے اور اوسکی ہتک حرمت کی اور اوسکی عترت کو قتل کیا اور اوسکے عہد و پیمان کو توڑا اور ستم اوسکے اہلبیت پر جائز رکھا ہے کہ جمیع عالم سے کسی کو ایسا عذاب نہ کیا ہوگا۔ اوسوقت جمیع اہل آسمان و زمین صدا بلند کرین اور اونپر لعنت کرین جنھون نے آپکی عترت پر ستم کیا اور آپکی ہتک حرمت کی ہے خداوند عالم اپنے دست قدرت سے اون شہدائے بزرگوار کی قبض روح کریگا اور بہت سے ملائکہ آسمان ہفتم باظرفہائے یاقوت و زمرد حاضر ہونگے کہ وہ ظروف آب حیات بہشت سے بھرے ہونگے اور حلہائے بہشت و خوشبوہائے بہشت بھی لائینگے اور بدنہائے شہدا کو اوس آب حیات بہشت سے غسل دینگے اور وہ حلہائے بہشت انکو پہنائینگے اور خوشبوہائے بہشت سے انکو حنوط کرینگے اور ملائکہ صف بصف انپر نماز پڑھینگے پھر تمھاری اُمت کے ایک گروہ کو خدا بھیجیگا کہ وہ قاتلان حسینؑ و سائر شہدا کو نہ پہچانینگے اور خونہائے شہدا مین بگفتار و کردار و نیت و عزم شریک نہوئے ہونگے وہ لوگ انکے بدنون کو دفن کرینگے اور ایک علامت و نشان قبر سید الشہداؑ پر اوس صحرائے کربلا مین بنا دینگے کہ علم و نشانہ اہل حق کے لیے اور باعث رستگاری مومنان اور بخشوا بہائے خداوند عالمیان فائز ہونے کا سبب ہوگا اور ہر روز و ہر شب ہر آسمان سے ہزار ہزار فرشتے انکے قبر کے گرد حاضر ہونگے اور سید الشہداؑ پر درود بھیجینگے اور تسبیح و تقدیس حقتعالیٰ

کرینگے اور طلب آمرزش خدا سے سید الشہدا کی زیارت کرنے والون کے لیے کرینگے اور اونکے اسماء جو زیارت قبر شریف کو تمھاری امت سے آتے اور اوس زیارت کیوجہ سے تقرب بخدا اور رسول خدا چاہتے ہین لکھینگے اور اون زائرون کے باپ اور عزیزون اور اونکے شہرون کے نام لکھینگے اور ان زائرونکے چہرون پر مہر نور عرش الٰہی سے کہ اوس مہر مین کندہ ہوگا یہ زیارت کرنیوالے قبر بہترین شہدا و فرزند بہترین انبیا ہین مہر کرینگے جب قیامت برپا ہوگی انکے چہرون سے جہان پر مہر کی ہے ایسا نور ساطع ہوگا کہ آنکھین اہل محشر کی خیرہ ہوجائینگی اور اوس نور کی وجہ سے یہ زائر اہل محشر مین معروف ہونگے اور گویا اے محمد مین آپکو دیکھ رہا ہون کہ آپ صحراے محشر مین آئے اور مین اور میکائیل آپکی دونون جانب ہون اور علی ہمارے آگے ہون اور ہمارے ہمراہ اسقدر ملائکہ ہون کہ انکا شمار نہین ہوسکتا اور ہم اہل محشر مین پھرین اور چہرہ ہاے خلائق پر ہم نظر کرین اور جسکے منہ پر اوس مہر کا اثر پائین اوسکو ہول و شدائد محشر سے ہم نجات دین اور یہ حکم خدا اور عطاے خدا زیارت کرنے والے کے لیے ہے جو تمھاری قبر اور تمھارے برادر علیؑ کی قبر اور تمھارے دو فرزند حسنؑ و حسینؑ کی قبرون کی زیارت کرے اور نیت اوسکی خالصًا لوجہ اللہ ہو۔ اور بہت جلد ایک گروہ اشقیاے امت سے سعی و کوشش کرے کہ وہ نشان و علامت اون قبور متبرکہ کی مٹانا چاہین اور خدا اونھین نہ مٹانے دے اور خدا کی جانب سے اون اشقیا پر لعنت و غضب واجب ہوا ہے بعد اسکے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے گریہ و اندوہ کا یہی سبب تھا جناب زینبؑ نے کہا کہ جب ابن ملجم ملعون نے میرے پدر بزرگوار پر ضربت لگائی اور اثر مرگ مشاہدہ کیے مین نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا کہ ام ایمن نے یہ حدیث مجھسے اسطرح روایت کی ہے اور مین چاہتی ہون کہ حضرتؑ سے بھی تحقیق کرلون یہ سنکر میرے پدر بزرگوار نے فرمایا اے دختر حدیث اسی طرح ہے جسطرح ام ایمن نے تمسے روایت کی ہے اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اے دختر زینب تمھین اور میرے زنان اہلبیتؑ کو اس شہر مین اسیر کیا ہے اور بذلت و خواری تمکو لیے جاتے ہین اور تم اپنے دشمنون سے خائف و ہراسان ہو تمکو لازم ہے کہ اوسوقت صبر و شکیبائی کرنا بحق اوس خدا کے جسنے دانون کو شگافتہ اور خلائق کو پیدا کیا کہ اوسوقت زمین پر کوئی خدا کا دوست بغیر تمھارے اور تمھارے دوست اور شیعون کے اور کوئی نہوگا اور جب جناب رسول خدا نے اس حدیث کو ہمارے لیے نقل کیا فرمایا کہ اوس روز شیطان بہ شادی مسرور پرواز کرکے زمین کے گرد اپنے فرزندون اور یارون کے گشت کریگا اور کہیگا اے گروہ شیاطین جو کچھ میرا مطلب فرزندان آدم سے تھا وہ پورا ہوا اور انکے ہلاک کرنے مین میری بہت بڑی آرزو بر آئی کیونکہ ان سبکو مین نے مستحق جہنم کیا مگر ہان ایک جماعت قلیل باقی رہگئی ہے

روایت ام ایمن [illegible]

جنھون نے دامانِ اہلبیتؑ رسولؐ تھام لیا ہو تم سے جہانتک ہوسکے کوشش کرو اور اون لوگون کو اہلبیت رسولؐ کے حق مین بشک مبتلا کرو اور انکی عداوت پر لوگون کو آمادہ کرو اور انکی اور انکے دوستون کی ایذا اور ضرر رسانی پر لوگون کو تحریص و ترغیب کرو کہ کفر و ضلالت خلق مین مستحکم ہو اور مؤمنین سے کوئی نجات نہ پائے اور اوس ملعون نے اپنے گمان کو اکثر لوگون کے حق مین سچا کیا اسلیے کہ تمھاری عداوت پر کوئی عمل صالح فائدہ نہین بخشتا اور تمھاری محبت و دوستی کی وجہ سے کوئی گناہ بغیر کبائر ضرر نہین پہونچاتا۔ زائدہ نے کہا جب امام زین العابدینؑ نے یہ حدیث مجھسے روایت فرمائی اوسوقت ارشاد کیا اس حدیث کو محفوظ رکھو اور غنیمت جانو کہ اگر اس حدیث کی جستجو مین اونٹون پر سوار ہوتے اور ایک سال تک ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے وہ بھی کم تھا **فصل چوتھی** بیان کیفیت غسل و کفن و دفن جناب امیرؑ اور وہ وقایع جو بعد شہادت آنحضرتؑ واقع ہوئے۔

احادیث معتبرہ مین جناب صادقؑ سے منقول ہو کہ جب حضرت نوحؑ کشتی مین بیٹھے وہ کشتی خانہ کعبہ تک آئی اور سات بار گرد خانۂ کعبہ طواف کیا اوسوقت خدا نے نوحؑ کو وحی کی کہ کشتی سے نیچے اوترو اور جسد مبارک حضرت آدمؑ کو نکال کر کشتی مین داخل کردو یہ سُنکر حضرت نوحؑ کشتی سے باہر آئے اور پانی اونکے زانو تک تھا یہانتک کہ وہ تابوت جسمین جسد مبارک حضرت آدمؑ تھا نکالا اور کشتی مین لے گئے جب کشتی مسجد کوفہ مین پہونچی وہان بھی پہونچکر ٹھہر گئی اور حضرت نوحؑ نے بحکم خدا جسد آدمؑ نجف مین دفن کیا اور قبر حضرت آدمؑ کے سامنے ایک قبر اپنے لیے بنائی اور ایک صندوق جناب امیرؑ کے لیے بنایا اور جناب امیرؑ کے دفن کرنے کے لیے اپنے سینہ کے سامنے رکھا۔ کتاب فرحۃ الغری مین بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جناب امیرؑ نے بعد ضربت سر مبارک حسنینؑ سے کہا جب مین دُنیا سے رحلت کرون اور کفن و حنوط سے فرصت پانا مجھے تابوت مین رکھنا اوسوقت آگے سے تابوت کو ملائکہ اوٹھائینگے تم تابوت کو پیچھے سے اوٹھانا اور تابوت آگے سے جسطرف جائے اوسی جانب تم بھی جانا یہانتک کہ قبر کھدی کھدائی اور لحد بنی بنائی تک پہونچوگے اور چند اینٹین بھی وہان پاؤگے پس مجھے لحد مین داخل کرنا اور وہ اینٹین قبر مین چن دینا اونکے بعد ایک اینٹ میرے سرہانے سے اوٹھانا اور قبر مین نظر کرنا جب جناب امیرؑ کو غسل دیا ایک آواز گوشۂ خانہ سے سُنی کہ اگر تم آگے سے جنازہ اوٹھاؤگے عقب جنازہ خود بخود اوٹھے گا اور اگر عقب سے اوٹھاؤگے آگے کی طرف سے جنازہ آپ ہی آپ اوٹھیگا جب جناب امیرؑ کو دفن کیا ایک اینٹ سرہانے سے اوٹھاکر قبر مین نظر کی کسیکو نہ دیکھا ناگاہ صدائے ہاتف آئی کہ امیر المؤمنین بندۂ شائستہ

بیان غسل و کفن و دفن جناب امیرؑ

فصل چوتھی بیان غسل و کفن و دفن جناب امیرؑ

خدا تھے اونکو پیغمبر سے ملحق کیا اور اسی طرح خدا اوصیا کو بعد پیغمبرون کے اونسے ملحق کرتا ہے یہانتک کہ
اگر کوئی پیغمبر مشرق مین وفات پائے اور اوسکا وصی مغرب مین رحلت کرے البتہ خدا اوس وصی کو
اوسکے پیغمبر سے ملحق کرتا ہے۔ **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ ام کلثومؑ نے کہا آخری سخن جو میرے
پدر بزرگوار نے حسنینؑ سے کہا یہ تھا کہ اے فرزندان من جب مین دنیا سے رحلت کرون مجھے
غسل دینا اور میرے بدن کو اوس چادر سے جس سے مین بدن جناب رسول خدا اور فاطمہؑ کو بعد
غسل خشک کیا تھا خشک کرنا اوسکے بعد اپنے جد رسول خدا کے حنوط سے مجھے حنوط کرنا اور تختہ پر لٹا دینا
اور عقب تخت اوٹھانا اور جس طرف تخت جائے تم بھی اوسی جانب جانا مین بھی اپنے پدر بزرگوار کے
تشییع جنازہ کو گئی اور جب نجف مین پہونچی تخت آگے کی طرف سے زمین پر آیا یہ دیکھکر میرے
بھائیون نے عقب تخت کو زمین پر رکھدیا اور بیلچہ اوٹھایا جب ایک دفعہ بیلچہ زمین پر مارا قبر تیار
اور لحد بھی بنی بنائی ظاہر ہوئی اور ایک تختی اوس قبر مین تھی کہ بزبان سریانی دو سطرین اوسپر
لکھی تھین اور مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ قبر ہے جو نوح پیغمبر نے علی بن ابیطالبؑ
وصی محمد مصطفےٰؐ کے لیے نوسٔو سال قبل طوفان بنائی ہے جب میرے پدر بزرگوار کو قبر مین اوتارا
غائب ہو گئے اور مین نے نجانا کہ زمین کے اندر تشریف لے گئے یا آسمان کے اوپر چلے گئے ناگاہ
صدائے منادی مین نے سُنی کہ اوسنے کہا خدا تمھین صبر جمیل مصیبت مین تمھارے پدر بزرگوار
حجت خدا کے جو خلق پر تھا عطا کرے۔ اور بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ کوفہ سے
باہر تشریف لائے اور جب نظر مبارک صحرائے نجف پر پڑی فرمایا تو کیا نیک منظر ہے اور کیا خوشبو تیرا
قصر ہے خداوندا میری قبر اسی زمین پر کرنا۔ **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب ابن ملجم لعین نے
جناب امیرؑ کو ضربت لگائی امام حسنؑ نے حضرتؑ سے پوچھا آپکے قاتل کو مین قتل کر دون
جناب امیرؑ نے فرمایا نہین لیکن اوسے قید کر لو اور جب مین دنیا سے رحلت کرون اوسوقت
اوسے قتل کر دو اور مجھے پشت کوفہ دو برادرم ہود و صالحؑ کی قبر مین دفن کرو دوسری روایت مین
فرمایا کہ مجھے قبر برادرم ہودؑ مین دفن کرو۔ **ایضاً** بسند موثق منقول ہے کہ ابو بصیر نے امام محمد باقرؑ
سے مقام قبر جناب امیرؑ دریافت کیا اور کہا لوگون نے مقام قبر مین اختلاف کیا ہے امام محمد باقرؑ نے
فرمایا اپنے پدر نوحؑ کی قبر مین دفن ہوے۔ پوچھا کون متوجہ دفن ہوا فرمایا رسول خداؐ مع ملائکہ
بزرگواران کاتبان اعمال با روح و ریحان بہشت متوجہ دفن ہوے اور اس مضمون کے احادیث
بہت ہین۔ شیخ مفید و سید ابن طاؤس رحمؒ نے بسندہائے معتبر روایت کی ہے کہ جب ہنگام وفات

بیان تعین قبر جناب امیرؑ

جناب امیرؑ ہوا حسنینؑ سے فرمایا جب مین دنیا سے رحلت کرون تخت پر مجھے رکھنا اور عقب تخت کو اوٹھانا کہ آگے سے تخت خود بخود اوٹھے گا اور مجھے جانب غریین کہ صحراے نجف ہی لیجانا وہان سنگ سفید دیکھوگے ایک بیلچہ اوس پتھر پر مارنا اوس جگہ سے ایک قبر اور لوح ساج ظاہر ہوگی۔ جب جنازۂ آنحضرتؑ صحراے نجف مین لے گئے ایک پتھر سفید دکھائی دیا کہ نور اوس سے ساطع تھا جب قبر کھودی لوح ساج ظاہر ہوئی اور اوس لوح پر لکھا تھا کہ یہ وہ چیز ہی جو نوحؑ نے علی بن ابیطالبؑ کے لیے ذخیرہ کی ہی۔ راوی کہتا ہی ہمنے حضرتؑ کو وہان دفن کیا بعد دفن کرنے کے وہان سے پھرے اور بسبب اون امور کے جو ہمپر ظاہر ہوے کہ جناب امیرؑ خدا کے نزدیک اسقدر گرامی و بزرگ ہین ہم نہایت خوش و خرم تھے۔ اثناے راہ مین ایک گروہ شیعہ سے ملاقات ہوئی کہ اون لوگون کو نماز جنازہ نہ ملی تھی جب اون اخبار کو ہمنے اونسے بیان کیا کہا ہم بھی اون کرامات کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہین جو تمنے معائنہ کیے ہم سب قبر جناب امیرؑ پر گئے اور ہر چند ہمنے کھودا مگر کچھ نشانِ قبر نہ پایا۔ ایضًا کتاب فرحۃ الغری مین بسند معتبر عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہی کہ کہا مین نے امام محمد باقرؑ سے قبر جناب امیرؑ کا سوال کیا حضرتؑ نے فرمایا قبر نوحؑ مین دفن ہوے مین نے عرض کی کون نوحؑ۔ فرمایا نوح پیغمبرؑ پھر ارشاد کیا کہ جناب امیرؑ اس امت کے صدیق تھے اور خدا نے اونکی قبر صدیق کی قبر مین قرار دی اے عبدالرحیم جناب رسول خداؐ نے اپنے اہلبیت کو شہادت جناب امیرؑ اور مقام قبر کی جہان دفن ہوے خبر دی اور خدا نے اونکا حنوط اونکے برادر رسولخداؐ کے حنوط کے ہمراہ بھیجا اور خبر دی کہ ملائکہ قبر جناب امیرؑ کھودینگے اور جب ہنگام وفات جناب امیرؑ قریب ہوا اپنے دونون فرزند حسنینؑ کو وصیت فرمائی کہ جب مین دنیا سے رحلت کرون مجھے غسل دینا اور حنوط کرنا اور رات کو میرا جنازہ پوشیدہ اوٹھانا اور جسطرف آگے سے جنازہ جائے تم بھی اوسکے پیچھے جانا اور مجھے وہان دفن کرنا جہان جنازہ جاکر ٹھہر جائے اور ملائکہ تمھاری میرے دفن مین رات کو مدد کرینگے اور قبر میری ہموار کردینا کہ کوئی نہ جان سکے دوسری روایت مین امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ مجھے جانب پشت کو قبر لیجانا اور جب پانوٗن تمھارے زمین مین دھنسنے لگین اور سامنے سے ہوا تمھاری طرف آئے مجھے اوسی جگہ دفن کردینا کہ وہ مقام اول طور سینا ہے۔ اور دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ جناب امیرؑ کو قبل طلوع صبح ناحیۂ غریین مین دفن کیا اور اندرونِ قبر حسنینؑ و محمد بن حنفیہ اور عبداللہ بن جعفر تھے اور دوسری

حدیث مین جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہمراہ جنازۂ امیرالمومنینؑ یہی چار بزرگوار تھے
اور رات کو صحراے کوفہ مین دفن کیا اور خوف خوارج سے قبر کو ہموار کر دیا اور نشان قبر کا کچھ
نہ رکھا۔ دوسری روایت مین منقول ہے کہ وہ قبر اوسی طرح مخفی تھی یہانتک کہ جناب امام جعفر صادقؑ
نے اپنے خاص خاص اصحاب کو نشان قبر جناب امیرؑ بتایا اور حکم قبر بنانے کا دیا اور قبر بنائی گئی
اور روایت کی ہے کہ ایک روز ہارون الرشید صحراے نجف کی طرف شکار کھیلنے گیا جب نزدیک صحراے
نجف پہونچا جانوران شکاری کو آہوؤن پر چھوڑا اون جانوران شکاری نے تھوڑی دیر اون
آہوؤن کا تعاقب کیا وہ آہو ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور جانوران شکاری پھر آئے جب وہ آہو ٹیلے سے
نیچے آئے جانوران شکاری پھر اوپر دوڑے اور جب اون آہوؤن کے ہمراہ ٹیلے پر گئے بغیر شکار کیے
پھر آئے جب یہی کیفیت تین دفعہ گذری ہارون الرشید بہت متعجب ہوا اور ایک مرد پیر سے جو قبیلہ
بنی اسد سے تھا پوچھا تم اس ٹیلے کو پہچانتے ہو اوسنے کہا مجھے امان دو کہ جو کچھ مین جانتا ہون
بیان کرون ہارون نے کہا مین نے امان دی اوس مرد پیر اسدی نے کہا علی بن ابی طالبؑ کی
قبر مبارک اس ٹیلے مین ہے اسیوجہ سے جانوران شکاری کی جرأت نہین پڑتی کہ اس ٹیلے پر جا کر
شکار کرین پس ہارون الرشید نے وضو کیا اور ٹیلے پر جا کر نماز پڑھی اور دعا کی۔ ابن شہر آشوب
نے روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ نے حسنینؑ کو وصیت فرمائی جب مین دنیا سے رحلت کرون میرے
سر کے قریب حنوط بہشت اور تین کفن استبرق بہشت کے پاؤ گے تم مجھے غسل دینا اور اوس
حنوط سے حنوط کرنا اور جامہ ہاے بہشت مین کفن کرنا امام حسنؑ نے فرمایا کہ جب پدر بزرگوار نے
رحلت فرمائی ایک طبق طلا قریب سر آنحضرتؑ ہمنے پایا کہ پانچ شمامہ کافور بہشت اور چند برگ سدر
بہشت اوس طبق مین تھے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ جب غسل و کفن جناب امیرؑ سے فارغ ہوے ناگاہ
ایک اونٹ دکھائی دیا جنازۂ جناب امیرؑ اوس اونٹ پر رکھا اور وہ اونٹ روانہ ہوا یہانتک
کہ صحراے نجف مین پہونچ کر ٹھہر گیا اور جب نظر کی نزدیک پاے شتر قبر کھدی کھدائی پائی اور
نہ جانا کہ کسنے وہ قبر کھودی ہے جب جنازۂ آنحضرتؑ اونٹ سے نیچے اتارا ایک ابر سفید قریب سر
مبارک جناب امیرؑ ظاہر ہوا اور جانوران سفید بیشمار اوس ابر مین دکھائی دیے کہ پرواز کرتے تھے جب
جناب امیرؑ پر نماز پڑھکر دفن کیا وہ ابر اور وہ جانور غائب ہو گئے۔ بسند دیگر روایت کی ہے کہ
جناب امیرؑ نے وصیت فرمائی کہ جب مین دنیا سے رحلت کرون گھر کے گوشۂ راست مین ایک لوح
پاؤ گے اوس لوح پر مجھے لٹا دینا اور جو جامہ وہان پانا اوسمین مجھے کفن کرنا چنانچہ بعد وفات آنحضرتؑ لوح

حکایت ہارون الرشید

گوشۂ راست مین دیکھی اور اوس لوح پر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس لوح کو نوح پیغمبر نے
علی بن ابیطالبؑ کے لیے ذخیرہ کیا ہی۔ اور وہ لپیر خانہ مین ایک کفن دیکھا کہ اوسپر حنوط رکھا تھا اور نور اوس
حنوط کا دن کی روشنی پر زیادتی کرتا تھا جب متوجہ غسل ہوے جسد مبارک آنحضرتؑ سُبک تھا اور
خود بخود ایک طرف سے دوسری جانب پھرتا تھا پس امام حسینؑ نے امام حسنؑ سے کہا آپ نہین
دیکھتے جسد مبارک پدر بزرگوار کسقدر سُبک ہی اور خود بخود متحرک ہی امام حسن نے کہا ای ابو عبداللہ
ہمارے ہمراہ اور جماعت موجود ہین کہ وہ ہماری مدد غسل دینے مین کرتے ہین اور ظاہر نہین ہین اور
جب نماز عشا سے فارغ ہوے آگے سے جنازہ بلند ہوا اور اونھون نے عقب جنازہ تھانبا اور روانہ
ہوے اثنائے راہ مین ملائکہ کے پرون کی آواز سُنتے تھے اور صداہاے تسبیح و تقدیس ملائکہ کانون
مین آتی تھین یہانتک کہ اوس قبر پر پہونچے جسکا ذکر حضرتؑ نے کیا تھا اور جنازہ آگے سے زمین پر
آیا پس عقب جنازہ بھی زمین پر رکھ دیا اور پہلے امام حسنؑ نے اور بعد ونکے امام حسینؑ نے حسب وصیت
آنحضرتؑ پر نماز پڑھی مؤلف فرماتے ہین کہ روایاتِ سابقہ محل اعتماد ہین اور چونکہ یہ روایت
مشتمل بعض معجزات پر تھی یہان درج کی گئی شیخ طوسی رحمہ وغیرہ نے بسندہاے معتبر روایت کی ہی
کہ ابن سکان نے جناب صادقؑ سے سبب کجی عمارت جو سر راہ نجف اشرف واقع ہی جسے حنانہ
کہتے ہین دریافت کیا حضرتؑ نے کہا جب جنازہ امیر المومنینؑ اوسکے آگے سے نکلے وہ عمارت
بسبب تاسف و حزن انتقال آنحضرتؑ جھک گئی بعض کتب قدیمہ مین روایت کی ہی کہ جب روح
مقدس جناب امیرؑ نے جسد مطہر سے مفارقت کی اور خانۂ آنحضرت سے صداے نوحہ و شیون بلند ہوئی
مردان و زنان اہل کوفہ جانب دولتسراے آنحضرتؑ دوڑے اور جمیع خانہ ہاے کوفہ سے صداے
نوحہ و شیون مثل اوس روز کے جسدن جناب رسولخداؐ نے رحلت فرمائی تھی بلند ہوئی اور جب پانی
اندھیرا ہوا آفاق آسمان متغیر ہوا اور زمین کانپنے لگی اور صداہاے تسبیح و تقدیس ہواسے کانون
مین پہونچتی تھی اور لوگ جانتے تھے کہ یہ صداے ملائکہ ہی اور صداے گریہ و نوحہ و مرثیہ جنات سنتے تھے
محمد بن حنیفہ نے کہا کہ جب حسنینؑ مشغول غسل ہوے امام حسینؑ پانی ڈالتے اور امام حسنؑ غسل دیتے تھے
اور احتیاج کسی دوسرے کی نہ تھی کہ جسد مبارک آنحضرتؑ کو ادھر سے اودھر پلٹے جس طرف کے عضو
کو دھونا چاہتے تھے خود جسد مطہر اوس طرف سے دوسری طرف مائل ہوتا تھا اور بوے مشک
جسد مبارک سے آتی تھی جب غسل سے فارغ ہوے امام حسنؑ نے آواز دی کہ اے خواہر حنوط بنا کر
نانا کا لاؤ یہ سنکر جناب زینبؑ حنوط لائین جب اوس حنوط کو کھولا تمام کوفہ اوسکی خوشبو سے معطر ہو گیا

بیان دفن کفن جناب امیرؑ

پس جناب امیرؑ کو پانچ کپڑون مین کفن کیا جب تابوت مین رکھا تابوت کو آگے سے جبرئیلؑ ومیکائیلؑ نے اوٹھایا اور عقب سے امام حسنؑ وامام حسینؑ نے اوٹھایا محمد بن حنفیہ نے کہا بخدا اسوقت مین دیکھتا تھا کہ جنازہ پدر بزرگوار جس درخت وعمارت ودیوار کی طرف سے گذرتا تھا وہ خم ہو جاتے اور قریب جنازہ آنحضرتؑ خشوع کرتے تھے بعض لوگون نے چاہا کہ ہم جنازہ آنحضرتؑ کے ہمراہ آئین امام حسنؑ نے اونکو پھیر دیا۔ امام حسینؑ روتے اور کہتے تھے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اے پدر بزرگوار آپ نے ہماری پشت شکستہ کی مین خدا سے آپکی مصیبت مین شکایت کرتا ہون جب جنازہ نزدیک قبر پہونچا خود بخود زمین پر اوترا امام حسنؑ آگے کھڑے ہوے اور نماز جماعت آنحضرتؑ پر پڑھی اور سات تکبیرین کہین جب نماز سے فارغ ہوے جنازہ اوٹھایا اور خاک ہٹائی ناگاہ ایک قبر بنی ہوئی تیار اور لحد بھی تیار ظاہر ہوئی اور ایک تختہ کا قبر مین فرش تھا اور اوس تختہ پر لکھا تھا کہ یہ وہ چیز ہی جسے نوح پیغمبرؑ نے بندۂ شائستہ طاہر ومطہر کے لیے ذخیرہ کیا ہی جب چاہا حضرتؑ کو قبر مین لیجائین صدائے ہاتف سُنی کہ وہ کہتا تھا امیر المومنینؑ کو تربت طاہر ومطہر مین لیجاؤ کہ حبیب اپنے حبیب کا مشتاق ہوا ہی۔ کتاب مشارق الانوار مین امام حسنؑ سے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ نے حسنینؑ سے کہا جب مجھے قبر مین رکھنا قبل اسکے کہ خاک قبر پر گراؤ دو رکعت نماز بجالانا اور بعد اسکے میری قبر مین دیکھنا جب آنحضرتؑ کو ضریح مقدس مین رکھا اور نماز سے فارغ ہوے دیکھا کہ ایک پردۂ سندس قبر پر کھنچا ہوا ہی امام حسنؑ نے اوس پردہ کو بالائے سر آنحضرتؑ سے ہٹا کر قبر مین نظر کی دیکھا جناب رسولخداؐ وحضرت آدمؑ وحضرت ابراہیمؑ جناب امیرؑ سے باتین کر رہے ہین پھر امام حسینؑ نے پائے مبارک آنحضرتؑ پاس سے پردہ اوٹھایا دیکھا کہ فاطمہ زہراؑ وحوا ومریم وآسیہ حضرتؑ کے لیے رو رہی ہین۔ راوی اول جو اس حدیث کا ہی بیان کرتا ہی کہ جب جناب امیرؑ کو دفن کیا صعصعہ بن صوحان عبدی رضؔ قریب ضریح مقدس آنحضرتؑ کھڑے ہوئے اور ایک مشت خاک اوٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا میرے پدر ومادر یا امیر المومنینؑ آپ پر سے قربان آپکو کرامتہاے خدا گوارا ہون اے ابو الحسنؑ مولد آپکا پاکیزہ اور صبر آپکا قوی اور جہاد آپکا عظیم تھا جسکے آپ آرزومند تھے وہان پہونچے تجارت سودمند کی اور اپنے پروردگار پاس گئے خدا نے اپنی بشارت آپکے استقبال کو بھیجی اور ملائکہ گرد آپکے جمع ہوئے جوار پیغمبر برگزیدہ مین آپ ساکن ہوئے خدا نے آپکو گرامی رکھا اور اپنی جوار رحمت مین جگہ دی

آپ کو آپکے برادر محمد مصطفیٰ صلعم کے درجہ سے ملحق کیا۔ آپ کو جام لبریز سے پانی دیا پس ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ہمپر احسان کرے اور توفیق دے کہ آپکی پیروی کریں اور آپکی سیرت پر عمل کریں آپ کے دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے دشمن رہیں اور آپکے دوستوں میں محشور ہوں تحقیق کہ آپ ایسے درجات میں پہونچے کہ کوئی بجز آپکے نہ پہونچا تھا آپ نے ایسی منزلت پائی کہ اور کسی نے نہ پائی تھی۔ آپ نے راہِ خدا میں سامنے اپنے برادر محمد مصطفیٰ کے جہاد کیا جو شرط جہاد تھا اور دین خدا پر اقامت کی جو حق اقامت تھا۔ یہانتک کہ سنتہاے نبوی کو بدستور رکھا اور فتنہ و فساد کو برطرف کیا آپ سے اسلام مستقیم اور ایمان منتظم ہوا پس آپ پر ہماری طرف سے بہتوں صلوٰۃ و سلام پہونچے۔ آپ سے پشت مومنان محکم اور نشانہاے راہ ایمان واضح ہوے اور مناقب و خصائل جو آپکے لیے جمع تھے کسی کے لیے جمع نہوے۔ سب سے پہلے آپنے پیغمبر کی تصدیق فرمائی اور اونکی متابعت سب چیزوں پر اختیار کی اونکی مدد و نصرت آپ نے کی۔ اپنی جان اونپر فدا کی۔ ذوالفقار آبدار کو ہمیشہ اونکی نصرت میں علم رکھا آپکی وجہ سے خدا نے ہر جبار عنید کو درہم برہم رکھا۔ آپ کے سبب سے ہر بدکردار شریر کو ذلیل کیا آپ کے باعث سے قلعہاے شرک و کفر و عدوان شکست کیے۔ آپکی ذات سے اہل ضلالت و طغیان کو ہلاک کیا۔ اے امیر المومنینؑ یہ مناقب و فضائل آپکو گوارا ہوں۔ سب لوگوں سے آپ حضرت رسولؐ سے نزدیک تر تھے۔ اسلام آپکا سب سے پہلے اور علم و فہم آپکا سب سے زیادہ تھا آپکا یقین سب سے کاملتر اور دل آپکا سب سے قوی تر اور خیر میں حصہ سب سے بیشتر تھا خدا ہمکو آپکے اجر سے محروم اور بعد آپکے گمراہ نکرے آپکی زندگانی کلید خیر تھی اور دروازہ ہاے شر کو ہمپر بند کیے ہوے تھی۔ اور وفات آپکی ہمارے لیے کلید ہر شر ہے اور دروازہ ہاے خیر کو ہمپر بند کر دیا۔ اگر مردم آپکے سخن کو قبول کرتے ہر آئینہ پانوں کے نیچے اور سر کے اوپر سے نعمتہاے خدا نوش کرتے۔ ولیکن دنیا کو آخرت پر اختیار کیا یہ بیان کرکے خود بھی بہت روئے اور اوروں کو بھی رولایا بعد اسکے امام حسنؑ و امام حسینؑ و محمد و جعفر و عباس و یحییٰ و عون و عبداللہ و دیگر فرزندان آنحضرت رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور اونکو تعزیت دیکر جانب کوفہ پھر گئے جب صبح ہوئی مصلحتاً ایک تابوت خانۂ آنحضرتؑ سے باہر لائے اور کوفہ کے باہر امام حسنؑ نے اوس تابوت پر نماز پڑھی اور اونٹ پر باندھ کر جانب مدینہ روانہ کیا۔ ابن بابویہ و قطب راوندی نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے امام محمد باقرؑ سے سوال

کیا کہ مجھے خبر دیجیے جس رات کو علی ابن ابیطالبؑ شہید ہوے جو لوگ علاوہ کوفہ کے اور شہر و نین تھے اونھون نے کس علامت سے جانا کہ جناب امیرؑ شہید ہوے امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اوس رات کو تا طلوع صبح جس جگہ سے پتھر اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش مارتا تھا اور یہی علامت ظاہر ہوئی جس رات کو ہارون برادر موسیٰؑ نے وفات پائی اور جس رات کو یوشع بن نون شہید ہوے اور جس رات کو عیسیٰؑ آسمان پر گئے اور جس رات کو جناب امام حسینؑ شہید ہوے تھے۔ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب مومن مرتا ہی آسمان و زمین چالیس روز اوسپر روتے ہین اور جب عالم انتقال کرتا ہی چالیس مہینہ زمین و آسمان اوسکے لیے روتے ہین اور جب پیغمبر رحلت کرتا ہی چالیس سال زمین و آسمان اوسکے لیے روتے ہین پس فرمایا اے علیؑ جب تم شہید ہوگے تمپر آسمان و زمین چالیس سال روئینگے ابن عباس سے کہا جب جناب امیرؑ کوفہ مین شہید ہوے تین روز تک آسمان سے خون برسا اور جس پتھر کو زمین سے اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش مارتا تھا کتب مخالفین سے روایت کی ہی کہ عبد الملک بن مروان نے زہری سے سوال کیا کہ زمین پر کیا علامت ظاہر ہوئی جسروز علیؑ شہید ہوے زہری نے جواب دیا کہ بیت المقدس مین جو سنگریزہ اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش مارتا تھا اور جب جناب امیرؑ نے دنیا سے رحلت کی سُنا کہ ہاتف نے خانۂ آنحضرتؐ مین آواز دی کہ افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی امنا یوم القیمة پس دوسرے ہاتف نے آواز دی کہ رسول خداؐ اور تمھارے پدر نے رحلت کی اخبار الطالبین سے روایت کی ہی کہ لشکر فرنگ نے مسلمانون کی ایک جماعت کو اسیر کیا اور اپنے پادشاہ پاس لیگئے اوسنے عیسائی کرنا چاہا اونھون نے انکار کیا اوسوقت حکم دیا کہ روغن زیت جوش کرکے انکو اوس روغن مین ڈالدین کہ ہلاک ہوجائین اور ایک کو انمین سے چھوڑ دیا کہ مسلمانون سے جاکر یہ بات بیان کرے ناگاہ اثناے راہ مین وقت بازگشت بیابان مین صداے سُم اسپان کان مین آئی جب اوس شخص نے نظر کی اپنے رفیقون کو دیکھا جنکو کھولتے روغن زیت مین ڈالدیا تھا اسنے کہا تم لوگون کو میرے سامنے روغن زیت مین ڈالدیا تھا کہ مرجاؤ اب مین تمکو زندہ دیکھتا ہون اونھون نے جواب دیا ہم نعیم الٰہی مین متنعم تھے ناگاہ صداے منادی آسمان سے آئی کہ اے شہیدان صحرا و دریا اس رات کو علی بن ابیطالبؑ نے وفات کی ہی حاضر ہو اور جاکر نماز جنازہ پڑھو اب ہم اسوقت نماز جنازہ آنحضرتؑ سے فارغ ہوکر اپنی جگہ

(علامات شہادت جناب امیرؑ)

جاتے ہین۔ فرات بن ابراہیم نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ لما جب جناب امیرؑ کو ضربت لگائی
اور آنحضرتؐ اپنے مُصلے پر بیٹھے اپنا سر مبارک زانو پر رکھے تھے پس ارشاد فرمایا ایہا النّاس
مین ایک بات کہتا ہون تم سُنو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے جناب سول خدا
سے مین نے سُنا کہ جب علی بن ابیطالبؑ دنیا سے رحلت کریگا چند خصلتین درمیان امت ظاہر
ہونگی کہ کوئی خیر اونمین نہوگی مین نے عرض کی یا رسول اللہ وہ خصلتین کون ہین۔ فرمایا
امانت درمیان مردم کم اور خیانت بہت ہوگی اور حیا درمیان سے اوٹھ جائیگی لوگ ایک دوسرے
کے سامنے زنا کرینگے اور پردا نکرینگے بعد اوسکے پریشان حالی ہوگی جسکے سبب لوگ عاجز ہونگے
واضح ہو جبتک علیؑ موجود ہی زمین مجھسے خالی نہین اور علی بمنزلہ پوست ہی جو میرے گوشت
پر ہی اور علی بمنزلہ میرے استخوان اور رگون کے ہی اور علیؑ میرے اہل مین میرا برادر اور میرا وصی
ہی اور میری قوم مین میرا جانشین ہی۔ میرے وعدون کا وفا کرنے والا اور میرے قرض کا
ادا کرنے والا ہی۔ علیؑ نے سختیون مین میری نصرت کی۔ میرے لیے کافرون سے جنگ کی
وقت نزول وحی ہاے آسمانی میرے پاس حاضر تھا۔ میرے ہمراہ طعام ہاے بہشت تناول
کیا اور مکرر جبرئیلؑ نے علیؑ سے ظاہر بظاہر مصافحہ کیا اور مجھے جبرئیلؑ نے گواہ کیا کہ علیؑ معصومون
اور پاک اور نیکوکارون سے ہی اور راہے گردہ مردم مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ جب تک
علیؑ تم مین موجود ہی کوئی امر تم پر مشتبہ نہین اور جب علیؑ تم مین سے چلا جائیگا مصداق
اس آیت کا ظاہر ہوگا لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ کلینی و
ابن بابویہ رح وغیرہ نے بسند ہاے معتبر روایت کی ہی کہ بروز شہادت جناب امیرؑ
صداے نوحہ و شیون لوگون مین بلند ہوئی اور لوگون کو دہشت عظیم عارض ہوئی
جس طرح کہ بروز وفات سرور کائناتؐ خضرؑ بصورت مرد پیر آئے اور رد کرتے تھے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور کہا آج خلافت پیغمبری منقطع ہوئی پس جس گھر مین جناب امیرؑ
تھے اوسکے دروازہ پر جناب خضرؑ کھڑے ہوے اور کہا اے ابوالحسنؑ خدا تمپر رحم کرے تم وہ
تھے کہ اسلام تمھارا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اور ایمان تمھارا سب سے زیادہ خالص تھا
یقین تمھارا سب سے زیادہ قوی اور خوف خدا سب سے زیادہ اور مشقت تمھاری راہ خدا مین سب سے
زیادہ عظیم تھی سب سے زیادہ حفاظت حضرت رسولؐ کی امانت تمھاری اصحاب حضرت پر بہت تھی
تمھارے مناقب سب سے زیادہ فاضل اور حقوق سابقہ تمھارے سب سے زیادہ گرامی اور درجے تمھارے سب سے

زیادہ بلند اور تمہاری قرابت حضرت رسولؐ سے سب سے زیادہ اور قریب تھی - اور تم شبیہ ترین مردم سیرت و طریقہ و اطوار و گفتار و کردار مین حضرت رسولؐ سے تھے اور قدر و منزلت تمہاری آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے زیادہ تھی تم گرامی ترین مردم حضرتؐ کے نزدیک تھے - خدا تمکو جزاے خیر رسول خدا و اسلام و اہل اسلام کی جانب سے عطا کرے - تم اوسوقت قوی تھے جبکہ اصحاب آنحضرتؐ ضعیف تھے - تم مردانہ اوسوقت جہاد کو گئے جب یہ لوگ ڈرتے تھے - تمنے قیام بحق اوسوقت کیا جب اون لوگون نے سستی اور کاہلی اختیار کی - تمنے طریقہ رسول خدا ترک نہ کیا جسوقت ہر ایک اونکے اصحاب نے راہین مختلف اختیار کین تم خلیفہ آنحضرتؐ بلا فصل تھے - تمنے ہٹ دھرمی منافقین سے پروا نہ کی اور اونپر حسد نہ کیا اور کینہ منافقان نہ رکھا بعد حضرت رسولؐ کے جسوقت سب ڈر گئے تمنے قیام بحق کیا اور حق کو اوسوقت بیان کیا جسوقت اور لوگ عاجز ہوے - تمنے بنور خدا راہ دین طے کی جسوقت کہ اور لوگ عاجز رہے اگر تمہاری متابعت کرتے ہدایت پاتے - تمہاری آواز سب سے زیادہ پست اور سبقت خیرات مین سب سے زیادہ بلند تھی - کلام تمہارا سب سے کمتر اور سخن تمہارا سب سے راست تر تھا - راے تمہاری سب سے بزرگتر اور دل تمہارا اور لوگون کے دلون سے شجاع تر تھا - یقین تمہارا سب سے زیادہ سخت اور عمل تمہارا سب سے زیادہ اچھا تھا - اور جملہ امور مین سب سے تم زیادہ دانا تھے - بخدا سوگند دین کے لیے تم بادشاہ اور مومنون کے لیے پدر مہربان تھے جسوقت تمہارے وہ لوگ عیال ہوے پس اونکے دوش سے بارہاے گران جسکے اوٹھانے کی طاقت اونکو نہ تھی وہ تمنے اوٹھا لیا جس چیز سے اوٹھون نے تجاعت کیا تمنے اوسکی حفاظت کی - اور جس چیز کو اونھون نے مہمل چھوڑ دیا تمنے اوسکی اصلاح کی - جب وہ لوگ پست ہوے اوسوقت تم بلند ہوے جسوقت اونھون نے زیادتی کی اوسوقت تم نے صبر کیا جس چیز سے اونھون نے انکار کیا اوسکا بحق تمنے اقرار کیا - تمہاری برکت سے اونھون نے وہ پایا جسکا اونکو گمان بھی نہ تھا - تم کافرون پر عذاب نازل کرنے والے اور مومنون پر باران رحمت و فراوانی نعمت تھے - تمنے بسبب اون آزارون کے جو منافقون سے پہونچے بریاض جنان کوچ کیا - اور عطا و برکت امت سے فائز ہوے - اونکے سوابق فضائل کو تمنے حاصل کیا تمہاری تندی دین خدا مین متبدل بکندی نہوئی - دل تمہارا

کلام حضرت خضر علیہ السلام

ہرگز جانبِ باطل مائل نہوا۔ تمھاری بینائی ضعیف نہوئی جسارت نے تمھارے نفس مین
راہ نپائی اور ہرگز خیانت نہ کی۔ صدیقِ ایمان ویقین مین تم مثل پہاڑ کے تھے کہ
بادہائے تند اوسے متحرک نہین کرسکتے اور کوئی چیز اوسکو اوسکی جگہ سے نہین اوکھاڑ سکتی جیسا
کہ حضرت رسولؐ نے تمھارے حق مین کہا کہ بدن ضعیف اور امر خدا مین قوی تھے تم ویسے ہی
تھے۔ اپنے نفس کے متواضع اور خدا کے نزدیک عظیم المرتبہ تھے کسی کو تم مین راہِ عیب بینی
نہ ملی اور کسی کو تمسے امید جانب داری نہ تھی عزیز توانا تمھارے نزدیک ضعیف وذلیل
تھا۔ یہانتک کہ حق کو اوس سے لیتے تھے۔ اثبات حق مین دور ونزدیک تمھارے
سامنے مساوی تھے۔ تمھارا کام حق اور مدار تمھارا راستی تھی۔ گفتار تمھاری حلم وحتم
اور امر تمھارا بُردباری ودوراندیشی تھی۔ رائے تمھاری علم وعزم تھا پس اوسوقت
دُنیا سے گئے جب تمنے راہ حق ظاہر اور کارہائے دشوار کو لوگون پر آسان کردیا اور
آتشہائے فتنہ کو بجھا دیا اور امور دین تمسے معتدل ہوگئے اور ایمان نے تمسے قوت
پائی اور مومنین تمسے ثابت قدم ہوگئے پس تم بہت سابق ہوئے تعب ومصیبت شدید
مین وہ گرفتار ہوئے جو تمھارے بعد رہ گئے مصیبت تمھاری اوس سے بزرگ تر ہے کہ گریہ
اوسکا تدارک کرسکے آسمانون مین تمھاری مصیبت عظیم ہوئی اور لوگون کو درہم برہم کردیا
پس مین کہتا ہون۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا سے مین اوسکی قضا پر راضی ہوا اور اوسکے
امر کو بخدا التسلیم کیا۔ پس بخدا سوگند بعد تمھارے کوئی مصیبت مثل تمھاری مصیبت کے نہوگی۔
تم مومنین کے لیے پناہ اور کافرون کے لیے خشم تھے۔ خدا تمکو تمھارے پیغمبرؐ سے ملحق کرے اور ہمکو
تمھاری اجر مصیبت سے محروم نہ کرے اور تمھارے بعد گمراہ نہ کرے تمام لوگ چپ چاپ کلام جناب
خضر سُننے لگے۔ حضرت خضرؑ روتے تھے اور اصحاب امیرالمومنینؑ بھی گریہ جناب خضرؑ سے گریہ کرتے
تھے جب کلام تمام ہوا ہرچند لوگون نے ڈھونڈھا مگر جناب خضر کو نہ پایا احادیث معتبرہ مین منقول ہے
کہ جب جناب امیرؑ نے دُنیا سے رحلت فرمائی جناب امام حسنؑ منبر پر گئے اور خطبہ نہایت
فصیح وبلیغ ادا فرمایا اور ارشاد کیا۔ تمسے اوس شخص نے مفارقت کی ہے جس پر کمالات مین
سابقین نے سبقت نہین کی اور بروایت دیگر فرمایا کہ ایہا الناس اس رات کو قرآن
نازل ہوا اور اس رات کو حضرت عیسیٰؑ آسمان پر گئے اور اس رات کو یوشع بن نون شہید
ہوئے اور اس رات کو میرے باپ امیرالمومنینؑ شہید ہوئے۔ بخدا سوگند اوصیائے

گذشتہ اور آیندہ مین سے کوئی وصی جانب بہشت اونپر سبقت نہ کریگا۔ اور جب رسولؐ اونکو لڑائی پر بھیجتے تھے اپنا علم اونکے ہاتھ مین دیتے تھے۔ جبرئیل اونکے داہنی جانب اور میکائیلؑ بائین طرف جاتے تھے اور جب تک خدا فتح و نصرت نہ دیتا تھا واپس نہ آتے تھے۔ طلا و نقرہ کچھ اونھون نے میراث مین نہین چھوڑا مگر سات سو درہم کہ اونکی عطا و بخشش سے زیادہ آگئے تھے اور چاہتے تھے اوسکی ایک کنیز اپنے اہل و عیال کے لیے خریدین۔ اور بروایت دیگر چاہتے تھے کہ ایک کنیز ام کلثوم کے لیے خریدین۔ امیر المومنینؑ کی مصیبت مین اہل شرق و غرب تعزیت مین ہین۔ اور مین خدا سے اپنے صبر مین اپنے والد کی مصیبت مفارقت پر حصہ طلب کرتا ہون اسکے بعد گریہ اسقدر امام حسنؑ پر غالب ہوا کہ کلام نکر سکے اہل مسجد سے صدائے خروش بلند ہوئی پس فرمایا جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہین پہچانتا وہ جانے کہ مین ہی پسر محمد مصطفےؐ ہون۔ مین ہی پسر بشیر و نذیر ہون۔ مین ہی پسر داعی بسوے خدا ہون۔ مین ہی پسر سراج منیر ہون۔ مین ہی اوسکا فرزند ہون جسے خدا نے رحمۃ للعالمین کیا۔ مین ہی اون اہلبیت سے ہون جنسے خدا نے رجس کو دفع کیا اور گناہون سے پاک کیا جو حق پاک کرنے کا ہے۔ مین ہی اون اہلبیت سے ہون جنپر جبرئیلؑ نازل ہوتے تھے۔ مین ہی اون اہلبیتؑ سے ہون جنکی مودت اور ولایت خدا نے واجب کی چنانچہ فرمایا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا اور یہ حسنہ مودت ہم اہلبیت کی ہے پھر فرمایا مجھے میرے نانا رسول خدا نے خبر دی کہ بعد امیر المومنینؑ میرے والد کے بارہ امام اونکے برگزیدگان و اہلبیتؑ سے ہونگے کہ وہ سب شمشیر یا زہر سے شہید ہونگے یہ ارشاد فرماکے منبر سے نیچے تشریف لائے اور لوگون نے حضرتؑ سے بیعت کی مگر دو فرقہ نے۔

فصل پانچوین۔ بیان احوال خسران مآل ابن ملجم ملعون قاتل جناب امیرؑ

حدیث معتبر مین امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ پے کنندۂ ناقۂ صالح یعنے قاتل ناقہ صالح کبود چشم اور ولد الزنا تھا اور امیر المومنینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا۔ قبیلۂ مراد کہتے تھے کہ ہم اوسکے باپ کو نہین پہچانتے اور اوسکے نسب کو بھی نہین جانتے اور حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا کیونکہ پیغمبرون اور اونکی اولاد کو نہین قتل کرتا مگر ولد الزنا۔ قرب الاسناد مین بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب ابن ملجم ملعون کو امام حسنؑ پاس لائے اوس ملعون نے کہا مین نے خدا سے عہد کیا تھا کہ

تمھارے باپ کو قتل کرون اور اپنا وفاے عہد کیا اگر چاہو مجھے مار ڈالو اور چاہو عفو کرو۔ اگر عفو کروگے تو مین معاویہ کو جاکر مار ڈالونگا اور تمکو اوسکے شر و فساد سے راحت و آرام دونگا اور پھر تمھارے پاس آؤنگا۔ امام حسنؑ نے فرمایا مین تجھے جلد جہنم روانہ کرتا ہون۔ یہ فرماکر اوس ملعون کو آگے طلب کیا اور اپنے دست مبارک سے اوس لعین کو قتل کیا۔ کتاب فرحۃ الغری مین روایت کی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے امام حسنؑ سے التماس کیا کہ مجھے حکم دیجیے مین اس سے قصاص لون جب اجازت پائی ایک سیخ آگ مین سرخ کرکے اوس ملعون کی آنکھون مین ٹھونک دی بعد اسکے با نواع عذاب اوس ملعون کو قتل کیا۔ **ایضًا** کتاب فرحۃ الغری مین روایت کی ہے کہ جب اُس ملعون کو امام حسنؑ کی خدمت مین لائے اوسنے کہا مین چاہتا ہون ایک بات آپکے کان مین کہون حضرت نے انکار کیا اور فرمایا تو چاہتا ہے کہ بسبب عداوت کے میرا کان اپنے دانتون سے چبا جائے اوس ملعون نے جواب دیا کہ قسم بخدا اگر تم مجھے اجازت دیتے تو تمھارا کان مین جڑ سے اوکھاڑ لیتا۔ بعض کتب قدیمہ مین روایت کی ہے کہ جب رات کو جناب امیرؑ کو دفن کیا اور صبح ہوئی ام کلثوم نے امام حسنؑ کو قسم دی کہ مین چاہتی ہون کہ قاتل پدر بزرگوار کو ایک ساعت زندہ نہ چھوڑو یہ سُنکر امام حسنؑ گھر سے باہر تشریف لائے اور اپنے خواص اصحاب و اعزہ کو جمع کرکے قتل ابن ملجم لعین مین مشورہ کیا۔ عبداللہ بن جعفر نے کہا مین چاہتا ہون ہاتھ پانوٗن زبان اوسکی کاٹون اور بعد اوسکے اوسے قتل کرون محمد بن حنفیہ نے کہا اوّل اوسے تیر باران کرنا چاہیے اور آخر کو آگ مین جلا دیا جائے کسی نے کہا اوسے پھانسی دیکر جہنم واصل کرنا چاہیے امام حسنؑ نے فرمایا مین اپنے پدر بزرگوار کا حکم اوس ملعون کے حق مین بجا لاتا ہون اور اوسے ایک ضرب شمشیر سے قتل کرتا ہون بعد ازان اوسکے جسم پلید کو آگ مین جلاتا ہون۔ پس حکم دیا کہ اوسے دست بستہ حاضر کیا امام حسنؑ نے فرمایا اے دشمن خدا تو نے امیر المومنینؑ اور امام المسلمینؑ کو قتل کیا اور دین مین فساد عظیم برپا کیا یہ فرماکر ایک ضربت سے اوسکو جہنم واصل کیا۔ اور بروایت دیگر اوسکے قتل کا حکم دیا پس ام ہیثم دختر اسود نخعیہ نے عرض کی کہ اوسکا جسد پلید مجھے دیدیجے کہ مین اوسے آگ مین جلا کے اپنے دل کی آگ بجھاؤن امام حسنؑ نے اوسکی التماس قبول کی اور ام ہیثم نے اوس ملعون کو آگ مین جلا دیا۔ قطب راوندی و ابن شہر آشوب و علی بن عیسیٰ اربلی نے ابن الرقا سے

قصۂ قتل ابن ملجم ملعون

روایت کی ہی کہ کہا مین ایک روز مسجد الحرام مین تھا لوگون کو دیکھا کہ مقام ابراہیم ؑ کے گرد جمع ہوئے ہین مین نے سبب دریافت کیا اون لوگون نے کہا ایک راہب مسلمان ہوا ہی جب مین نزدیک آیا دیکھا کہ ایک مرد پیر عجیم شحیم جبہ پشمینہ پہنے کلاہ پشمینہ سر پر رکھے مقام ابراہیم ؑ کے برابر بیٹھا کہہ رہا ہی کہ دریا کنارے میرا ایک صومعہ تھا ایک روز مین نے صومعہ سے دریا مین نظر کی یکایک کیا دیکھتا ہون کہ ایک جانور مثل کرگس اوڑتے اوڑتے زمین پر آیا اور ایک پتھر پر جو دریا سے بلند تھا اوس پر بیٹھا اور قی کی اوس قی مین چوتھائی آدمی اوسکے گلے سے زمین پر گرا اور وہ جانور اوڑ کر غائب ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد پھر آیا اور پھر چوتھائی آدمی قی مین اوگلا جب اسی طرح اوسنے چار بار قی کی وہ سب قی ایک دوسرے مین ملکر ایک آدمی ہوا اور کھڑا ہوگیا جب مین نے یہ عجائب دیکھا بہت متحیر ہوا ناگاہ وہ جانور پھر آیا اور اوس آدمی کو چوتھائی جدا کرکے کھاگیا اور پرواز کی پس پھر آیا اور چوتھائی پھر کھا کر اوڑ گیا یہانتک کہ چوتھی مرتبہ سب نگل گیا اس دیکھنے سے میرا تعجب زیادہ ہوا اور اپنے دل مین پشیمان ہوا کہ اوس شخص سے کیون نہ پوچھا تو کون ہی۔ اسی خیال مین اوس پتھر کی جانب مین نظر کر رہا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ وہ جانور پھر آیا اور چوتھائی آدمی قی مین اوگل دیا یہانتک کہ چوتھی مرتبہ کی قے مین وہ بدستور سابق آدمی ہوگیا اور کھڑا ہوا پس مین دریا کے کنارے گیا اور اوسے آواز دی کہ اے شخص تو کون ہی اوسنے مجھے جواب نہ دیا۔ پھر مین نے کہا تجھے اوس خدا کی قسم جسنے تجکو پیدا کیا ہی مجھسے بیان کر تو کون ہی اس دفعہ اوسنے جواب دیا کہ مین ابن ملجم مرادی ہون۔ مین نے پوچھا تو بیان کر کہ کونسا تیرا کام تجھسے صادر ہوا جو اس عذاب مین مبتلا ہوا اوسنے جواب دیا مین نے علی بن ابیطالب ؑ کو قتل کیا ہی اور حق تعالےٰ نے یہ جانور مجھپر موکل کیا ہی کہ مجھے تا روز قیامت اسی طرح عذاب کریگا۔ ابن شہرآشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب اسخوانہاے پلید ابن ملجم کو ایک گڑھے مین ڈالدیا ہمیشہ اہل کوفہ صداے نالہ و فریاد اوس گڑھے سے سنتے تھے بعض کتب معتبرہ مین جناب صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا ؐ نے فرمایا جب مجھے شب معراج آسمان پنجم پر لے گئے مین نے وہان علی بن ابیطالب ؑ کی صورت دیکھی مین نے کہا اے حبیب من جبرئیل ؑ یہ کیا صورت ہی۔ جبرئیل نے کہا یا حضرت ملائکہ نے چاہا کہ علی بن ابیطالب ؑ

ظاہر عذاب ابن ملجم ملعون

کی صورت پر نظر کریں پس عرض کیا خداوندا فرزندان آدم دنیا میں صبح وشام زیارت
علی بن ابیطالبؑ سے کہ تیرے حبیب محمد مصطفیٰ کا حبیب اور خلیفہ اور وصی اور ایں ہی بہرہ مند
اور مثاب ہوتے ہیں پس ہمیں بھی زیارت علیؑ سے مثاب وبہرہ مند کر لہذا حق تعالیٰ نے امیرالمومنینؑ
کی صورت اپنے نور قدس سے پیدا کی کہ ملائکہ شب وروز اوس صورت کی زیارت کرتے اور
ہر صبح شام زیارت علیؑ سے فیض یاب ومثاب ہوتے ہیں بعد اسکے جناب صادقؑ نے فرمایا کہ
جب ابن ملجم ملعون نے سر مبارک جناب امیرؑ پر ضربت لگائی آسمان پنجم پر اوس صورت میں
بھی اثر ضربت ظاہر ہوا ملائکہ ہر صبح وشام جب اوس صورت کو مشاہدہ کرتے اور اوس
ضربت کو دیکھتے ہیں جناب امیرؑ کے قاتل پر لعنت کرتے ہیں بعد اوسکے جب جناب امام حسینؑ
کو ظالموں نے شہید کیا ملائکہ زمین پر آئے اور جسم مبارک امام حسینؑ کو آسمان پر لیجا کر
پہلوے جناب امیرؑ میں رکھا پس ملائکہ زیارت امیرالمومنینؑ کو جاتے ہیں اور جناب
امام حسینؑ کو خون آلودہ مشاہدہ کرتے ہیں اوسوقت یزید اور ابن زیاد اور تمام
امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں اور یہی حالت قیامت تک رہیگی راوی
کہتا ہے کہ جب جناب صادقؑ نے اس حدیث کو ارشاد کیا فرمایا یہ ہمارے اوس علم سے
ہے جو مکنون ومخزون ہے چاہیے کہ اسکو روایت نکرو مگر اوس شخص سے جو اسکی اہلیت رکھتا ہو

باب چوتھا بیان تاریخ ولادت وشہادت ثانی آئمہ ہدیٰ قرۃ العین محمد مصطفیٰ امام حسن مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اس باب میں چھ فصلیں ہیں

فصل پہلی

ولادت موفور السعادت واسم ولقب وکنیت وحلیہ وشمائل امام حسنؑ کا بیان شیخ مفید وشیخ طوسی رح اور اکثر علماء معتبرین نے ذکر کیا ہے کہ ولادت باسعادت حضرت امام حسنؑ شب سہ شنبہ نصف ماہ مبارک رمضان سال سوم ہجرت میں واقع ہوئی اور بعضوں نے سال دوم بھی لکھا ہے اسم شریف آنحضرت حسنؑ اور توریت میں شبر ہے اسلیے کہ شبر لغت عرب میں حسن کو کہتے ہیں اور حضرت ہارون کے بڑے بیٹے کا نام بھی شبر تھا۔ اور کنیت آنحضرتؑ ابو محمد ہے اور بعضوں نے ابو القاسم بھی کہی ہے۔ اور لقبہاے آنحضرت سید

وسبط وامین وحجت وبر ونقی وامیر وزکی ومجتبیٰ وزاہد ہیں۔ ابن بابویہ نے
بسند ہائے معتبر امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہو کہ جب امام حسنؑ متولد ہوئے
جناب سیدہ نے جناب امیرؑ سے کہا اس فرزند کا نام رکھو جناب امیرؑ نے کہا مین نام رکھنے
مین حضرت رسولؐ پر سبقت نہ کرونگا۔ پس امام حسنؑ کو زرد کپڑے مین لپیٹ کر خدمت
بابرکت حضرت رسولؐ مین لائے حضرتؐ نے فرمایا یہ زرد کپڑا نہ پنھاؤ۔ بلکہ سفید کپڑا
پنھاؤ بروایت دیگر اپنی زبان مبارک امام حسنؑ کے منھ مین دی امام حسنؑ زبان آنحضرتؐ
چوستے تھے۔ پھر جناب امیرؑ سے پوچھا اس فرزند کا کیا نام رکھا ہو جناب امیرؑ نے کہا نام
رکھنے مین آپ پر سبقت مجھے منظور نہین۔ پس حضرت رسولؐ نے فرمایا مین بھی اس فرزند
کے نام رکھنے مین خدا پر سبقت نہین کرسکتا۔ اوسوقت حق تعالےٰ نے جبرئیلؑ کو وحی
فرمائی کہ محمدؐ کے یہان ایک فرزند متولد ہوا ہے اے جبرئیلؑ زمین پر جاکر میرا اونسے
سلام کہو اور تہنیت و مبارکباد و دیگر کہو کہ علی بن ابی طالبؑ تم سے نسبت مین بمنزلہ ہارون
نسبت موسیٰ ہین لہٰذا اس فرزند کو باسم پسر ہارون مسمّی کرو۔ جب جبرئیلؑ نازل ہوے
بعد تہنیت کے کہا حق تعالےٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہو کہ اس اپنے فرزند کو باسم پسر ہارون
مسمّی کرو۔ آنحضرتؐ نے کہا اے جبرئیلؑ اسم پسر ہارون کیا تھا جبرئیل نے کہا اوسکا
نام شبر تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا میری زبان عربی ہو جبرئیلؑ نے کہا حسنؑ نام رکھیے پس
حسنؑ نام رکھا کہ لغت عربی مین بمعنی شبر ہے۔ اور جب امام حسینؑ پیدا ہوے
حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی فرمائی کہ ایک فرزند محمدؐ کے یہان پیدا ہوا ہے جاؤ
اور مبارکباد دیکر کہو کہ علیؑ تم سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہو پس علیؑ کے دوسرے
فرزند کو ہارون کے دوسرے فرزند کے نام سے مسمّی کرو۔ جب جبرئیلؑ نازل ہوے
اور بعد تہنیت پیغام ملک علام حضرت خیر الانامؐ کو پہونچا آنحضرتؐ نے کہا اوس فرزند کا
کیا نام تھا جبرئیلؑ نے کہا شبیر نام تھا۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا میری زبان عربی ہے
جبرئیل نے کہا حسینؑ نام رکھیے کہ بمعنی شبیر ہے پس حسینؑ نام رکھا۔ ایضاً بسند ہائے معتبر
امام رضاؑ سے روایت کی ہو کہ اسماء بنت عمیس نے کہا جب امام حسنؑ متولد ہوے
مین اونکی دایہ تھی پس جناب رسول خداؐ تشریف لائے اور کہا اے اسماء میرے
فرزند کو لاؤ امام حسنؑ کو مین جامۂ زرد پہنا کر حضرتؐ کی خدمت مین لائی آنحضرتؐ نے

فرمایا مین نے تمکو منع نہین کیا کہ جو فرزند پیدا ہو اوسے زرد کپڑے نہ پہناؤ پھر امام حسنؑ کو سفید کپڑے پہنا کر حضرتؐ کی خدمت مین لے گئی۔ آنحضرتؐ نے امام حسنؑ کے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور جناب امیرؑ سے پوچھا اسکا کیا نام رکھا ہی جناب امیرؑ نے کہا یا حضرتؐ آپ پر مین نے اس فرزند کے نام رکھنے مین سبقت نہین کی ولیکن مین چاہتا تھا کہ اسکا حرب نام رکھون۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مین بھی اسکے نام رکھنے مین اپنے پروردگار پر سبقت نکرونگا اوسوقت جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا حق تعالی بعد سلام فرماتا ہی کہ اس فرزند کا نام ہارون کے بیٹے کا رکھو پس حضرتؐ نے حسنؑ نام رکھا اور جب ساتوان دن ہوا آنحضرتؐ نے دو گوسفند ابلق عقیقہ مین ذبح کیے اور اسماء بنت عمیس دایۂ امام حسنؑ کو ایک ران اور ایک اشرفی عطا فرمائی۔ اور امام حسنؑ کے سر مبارک کے بال ہمراہ چاندی کے مُنڈوا کر تصدق کر دیے اور امام حسنؑ کے سر مبارک پر خلوق کہ ایک خوشبو ہی لگائی اور فرمایا اے اسماء خونِ عقیقہ بچّے کے سر پر ملنا فعل جاہلیت ہی۔ اسماء نے کہا بعد ایک سال کے امام حسینؑ متولد ہوے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اے اسماء میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ پس مین امام حسینؑ کو سفید کپڑے پہنا کر آنحضرتؐ کی خدمت مین لائی آنحضرتؐ نے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور اپنے دامن مین لیکر رونے لگے اسماء نے کہا یا حضرتؐ آپ پر سے میرے ماں باپ قربان ہون آپ کیون روتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا مین اپنے اس فرزند پر روتا ہون۔ اسماء نے کہا یا حضرتؐ یہ فرزند ابھی متولد ہوا ہی حضرتؐ نے فرمایا اے اسماء بعد میرے باغی اور ظالم اس فرزند کو شہید کرینگے خدا میری شفاعت اون ظالمون کے حق مین قبول نفرمائے پھر ارشاد کیا اے اسماء یہ خبر فاطمہؑ سے بیان نہ کرنا کیونکہ ابھی یہ فرزند متولد ہوا ہے اس غم و مصیبت کا سُننا اوسے مضر ہوگا پھر جناب امیرؑ سے کہا اے علیؑ تمنے اس فرزند کا کیا نام رکھا ہی اونھون نے عرض کیا یا حضرتؐ اس فرزند کے نام رکھنے مین آپ پر مین نے سبقت نہین کی آنحضرتؐ نے فرمایا مین بھی اپنے پروردگار پر سبقت نکرونگا ناگاہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا خداوند علی اعلی نے آپ کو سلام کہا اور فرمایا ہی کہ اس اپنے فرزند کا نام مثل چھوٹے فرزند ہارون کے رکھو پس آنحضرتؐ نے حسینؑ نام رکھا اور بروز ہفتم دو گوسفند عقیقہ ذبح کیے اور قابلہ کو ایک ران اور ایک دینار عطا کیا۔ اور بال کے منڈوا کر ہموزن بالون کے

بیان ولادت باسعادت امام حسینؑ

چاندی تصدق فرمائی اور پھر اُسترا سر پر ملا اور فرمایا خون ملنا فعل جاہلیت ہے۔ ایضاً
امام رضا ع سے روایت کی ہے کہ امام حسن ع اور امام حسین ع میں بقدر مدت حمل فاصلہ تھا۔ اور احادیث
معتبرہ میں فریقین نے جناب رسولخدا ص سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے حسنین ع
اپنے دو فرزندون کو بنام شبر و شبیر دو پسر ہارون واسطے انکی کرامت و بزرگواری کے جو
بارگاہ خدا میں ہے مسمی کیا۔ اور بروایت دیگر فرزندان فاطمہ ع کا حسن حسین ع و محسن ع جو شکم فاطمہ میں
شہید ہوا باسم سہ پسران ہارون شبر و شبیر و مشبر نام رکھا اسلیے کہ علی ع بمنزلۂ ہارون ہین۔ ابن بابویہ
نے بسند معتبر جناب صادق ع سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے جناب رسول خدا ص کے لیے نام
حضرت امام حسن ع کا مع جامۂ حریر بہشت ہدیہ بھیجا اور آنحضرت نے امام حسین ع کا نام امام حسن کے
نام سے مشتق فرمایا۔ ایضاً امام رضا ع سے روایت کی ہے کہ نقش نگین جناب امام حسن العزۃ للہ
اور بروایت دیگر الحمد للہ تھا۔ اور بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے کہ ام الفضل زوجۂ
عباس نے خدمت حضرت رسول ص مین عرض کیا مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک
کا ایک ٹکڑا میرے دامن مین ہے۔ آنحضرت ص نے فرمایا انشاء اللہ فاطمہ ع کے فرزند پیدا ہوگا
اور تم اوسکی تربیت کرو گی پس جسدن امام حسن ع متولد ہوے آنحضرت ص نے ام الفضل کی
گود مین دیا اور کہا قثم فرزند عباس کا دودھ اسے پلاؤ قطب راوندی نے جناب صادق ع سے
روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا ص فرزندان شیرخوارۂ فاطمہ ع پاس آتے اور اپنا آب دہان معجز
نشان فرزندون کے منہ مین ڈالتے اور جناب فاطمہ ع سے فرماتے تھے تم انکو دودھ نہ دو۔
ابن شہر آشوب نے کتب مخالفین سے بسند ابوہریرہ روایت کی ہے کہ ایک راہب اونٹ پر
سوار مدینہ مین آیا اور کہا مجھے خانۂ جناب فاطمہ ع بتا دو جب در دولت پر پہونچا کہا اے
فاطمہ ع اپنے دونون فرزندون کو مجھے دکھاؤ۔ جناب فاطمہ ع نے حسنین ع کو دکھانے کو بھیجا راہب نے
دونون شاہزادون کو پیار کیا اور رو کر کہنے لگا ان دونون کے نام توریت مین شبر و شبیر اور
انجیل مین طاب و طیب ہین بعد اسکے جناب رسول خدا ص کے اوصاف دریافت کیے اور جب
مطابق اون اوصاف کے جو کتب مین اُسنے پڑھے تھے سُنے شہادت دی اور مسلمان ہوا۔
ایضاً۔ ایک گروہ سے روایت ہے کہ حسنین ع کے پہلے اور کوئی ان دو نام بزرگوار سے مسمی
نہین ہوا تھا اور یہ انکے معجزات سے ہے جس طرح کہ کوئی باسم محمد و علی مسمی نہوا تھا اور خدا قصہ
یحیی مین فرماتا ہے کہ ہمنے پہلے اوسکے ہمنام اوسکا کسی کو نہین قرار دیا تھا۔ کتاب عیون المعجزات

نقش نگین حضرت امام حسن

مین روایت کی ہے کہ حسینؑ ران چپ جناب فاطمہؑ سے پیدا ہوئے اور عیسیٰ ران راست مریمؑ سے پیدا ہوئے۔ کلینیؒ نے بسندہاے صحیح جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ نے بروز ہفتم ولادت حسنینؑ مینڈھا عقیقہ مین ذبح کیا اور حسنینؑ کے سر کے بال مونڈے اور بوزن بالون کے چاندی تصدق فرمائی۔ اور چند احادیث دیگر مین جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے اپنے دست مبارک سے عقیقہ حسنینؑ مین مینڈھا ذبح کیا اور سر کے بالون کو ہمراہ چاندی کے تولا اور چاندی کو تصدق کر دیا اور جب عقیقہ امام حسنؑ مین مینڈھا ذبح کیا یہ دعا پڑھی۔ بسم الله عقیقةٌ عن الحسن اللهم عظمها بعظمه ولحمها بلحمه ودمها بدمه وشعرها بشعره اللهم اجعلها وقاءً لمحمد وآله ایضاً بسندہاے معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ متولد ہوئے جبرئیلؑ بروز ہفتم تہنیت کو آئے اور آنحضرتؐ سے کہا اس اپنے فرزند کا نام اور کنیت رکھو اور بال سر کے مونڈو۔ اور ایک عقیقہ ذبح کرو اور اپنے فرزند کا کان چھیدو اور جب امام حسینؑ متولد ہوئے پھر جبرئیلؑ آئے اور وہی احکام لائے اور آنحضرتؐ نے تعمیل کی اور فرمایا دو گیسو بائین طرف سر پر رکھو اور سوراخ داہنے کان کی لَو مین کیا اور بائین کان مین اوپر کی طرف سوراخ کیا۔ اور دوسری روایت مین وارد ہے کہ وہ دو گیسو درمیان سر رکھے تھے۔ ایضاً بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خداؐ کو شب معراج لے گئے حضرتؐ نے زمین پر دس رکعت نماز ادا کی اور وہ نمین سے نمازہاے واجب دو رکعت تھین اور جب حسنینؑ متولد ہوئے آنحضرتؐ نے ان دو نعمت بزرگ کے شکریہ مین سات رکعت اور اضافہ کین اور خدا نے اجازت دی کشف الغمہ مین روایت کی ہے کہ رنگ مبارک امام حسنؑ سُرخ و سفید تھا اور چشم ہاے مبارک کشادہ اور بہت سیاہ تھین اور رخسارہ مبارک ہموار تھے اونچے نہ تھے اور ایک خط باریک بالون کا درمیان شکم مبارک تھا اور ریش مبارک بہت گھنی تھی اور سر کے بال بڑے رکھتے تھے اور گردن مبارک نور و صفا مین مثل شمشۂ نقرہ تھی جیسے صیقل کیا ہوا اور سرہاے استخوان گندہ تھے اور درمیان دو شانہاے مبارک کشادہ اور بلند تھا اور تمام خلایق سے خوبصورت زیادہ تھے اور سیاہ خضاب فرماتے تھے بال گھونگر والے تھے اور جسم شریف نہایت لطیف تھا۔ ایضاً جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ از سر تا سینہ حضرت رسولؐ سے بہ نسبت تمام خلایق کے بہت شبیہ تھے اور امام حسینؑ از سر تا پا شبیہ جناب رسول خداؐ تھے فصل دوسری بعض فضائل و مناقب جناب امام حسنؑ کا بیان

اسماء عقیقہ امام حسنؑ

فصل دوسری

ابن بابویہ وغیرہ نے کتب معتبرۂ مخالفین سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا بروز قیامت عرش الٰہی کو ہر زینت سے مزین کرینگے اور دو منبر نور کے لائینگے کہ اونکا طول ایک سو میل کا ہوگا کہ ہر ایک میل ثلث ایک فرسخ کا ہی پھر ایک منبر جانب راست عرش اور دوسرا جانب چپ رکھینگے پس حسنین کو لائینگے ایک منبر پر حسنؑ اور دوسرے منبر پر حسینؑ بیٹھینگے اور خدا اپنے عرش کو انسے مزین کریگا جس طرح عورت دو گوشوارہ سے اپنی زینت کرتی ہی - ایضاً مخالفین سے روایت کی ہی کہ ایک مرد عراقی عبداللہ بن عمر پاس آیا اور پوچھا اگر حالت احرام مین کوئی شخص ایک پشہ کو مارے اوسکا کیا حکم ہی عبداللہ نے کہا دیکھو یہ شخص آیا ہی اور خون پشہ سے سوال کرتا ہی ان لوگون نے فرزند رسولؐ کو شہید کیا اور مین نے جناب رسول خدا سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے حسنین دنیا مین میرے باغ کے دو پھول ہین - محدثین فریقین نے بسندہاے متواترہ روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا حسنینؑ سید جوانان بہشت ہین اور روایات متعددہ مین مخالفین سے مذکور ہی کہ انکا پدر انسے بہتر ہی - ایضاً بطریق فریقین منقول ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا مین نے حسنؑ کو اپنا حلم و مہابت اور حسینؑ کو جود و رحمت اپنی بخشی - ابن بابویہ نے از طریق مخالفین ابن عمر سے روایت کی ہی کہ حسنینؑ کے دو تعویذ تھے جنمین ریزہ ہاے بال جبرئیل بھرے تھے ایضاً ابن بابویہ وغیرہ نے کتب مخالفین سے روایت کی ہی کہ جناب فاطمہؑ مرض حضرت رسولؐ مین حسنینؑ کو آنحضرت پاس لائین اور کہا یا رسول اللہ یہ آپکے فرزند ہین کچھ انکو میراث مین دیجیے آنحضرت نے فرمایا و لیکن حسنؑ اوسکو مین نے اپنی بزرگواری و ہیبت دی اور حسینؑ کو اپنی جرأت و بخشش و بروایت دیگر اپنی سخاوت و شجاعت بخشی - ابن بابویہ نے بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا فرزند ہر شخص کا پھول ہی اور میرے دو پھول دنیا مین حسنینؑ ہین - ایضاً بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا حسنینؑ بعد میرے اور بعد اپنے باپ کے بہترین اہل زمین ہین اور انکی مان بہترین زنان اہل زمین ہی شیخ طوسی وغیرہ نے بطریق مخالفین ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جسنے حسنینؑ کو دوست رکھا تحقیق اوسنے مجھے دوست رکھا اور جسنے انکو دشمن رکھا اوسنے مجھے دشمن رکھا کتاب کفایہ مین جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ حسنینؑ سے فرمایا تم دونون میرے بعد امام ہو اور بہترین جوانان بہشت ہو اور گناہون سے معصوم ہو خدا تمھاری حفاظت کرے اور جو تمسے دشمنی کرین اوسپر خدا لعنت کرے - ابن بابویہ و شیخ طوسی و حمیری وغیرہ نے بسندہاے بسیار روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسول خدا نے حسنینؑ

بیان فضائل امام حسنؑ

فرمایا آپس مین کشتی کرو ۔ وہ دونو حسنؑ اور حسینؑ کو زمین پر گرا دو جناب فاطمہؑ نے کہا مجھے تعجب ہی کہ آپ کس طرح بڑے فرزند کو چھوٹے پر جرأت دیتے ہین جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہم حسنؑ کو اور جبرئیلؑ حسینؑ کو تحریص کرتے ہین ۔ کشف الغمہ مین کتب مخالفین سے روایت کی ہی کہ آل محمدؐ پاس ایک چادر بہشت کی تھی جب جبرئیلؑ آتے تھے اونکے لیے بچھاتے تھے جبرئیلؑ اوس چادر پر بیٹھتے تھے اور سوائے جبرئیلؑ کے اور کوئی اوس پر نہ بیٹھتا تھا اور جب جبرئیلؑ آسمان پر جاتے تھے اوس چادر کو آل محمدؐ اوٹھا لیتے تھے اور جب جبرئیلؑ پرواز کرتے تھے اونکے پرون سے ریزہ جھڑتا تھا پس جناب رسولخداؐ ان ریزون کو جمع کرتے اور تعویذ مین حسنینؑ کے رکھتے تھے ۔ **ایضاً** کتاب حلیۃ الاولیا مین روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسولخداؐ امام حسنؑ کو اپنے دوش مبارک پر سوار کیے ہوئے فرماتے تھے جو مجھے دوست رکھے لازم ہی کہ اس فرزند کو دوست رکھے ۔ **ایضاً** بطریق مخالفین روایت کی ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا مین جسوقت امام حسنؑ کو دیکھتا ہون آنسو میری آنکھون سے جاری ہوتے ہین اسلیے کہ مین ایک روز حاضر تھا امام حسنؑ دوڑتے آئے اور جناب رسولخداؐ کی گود مین بیٹھ گئے پس حضرتؐ نے اپنے فرزند کا منھ کھولا اور اپنا منھ اونکے منھ پر رکھکر فرمایا خداوندا مین اسکو دوست رکھتا ہون جو اسے دوست رکھے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور تین مرتبہ اس سخن کو فرمایا ۔ ابن بابویہ نے بسندہائے معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ ایک رات حسنینؑ جناب رسولخداؐ کے گھر مین کھیل رہے تھے یہانتک کہ تھوڑی رات گذر گئی پس حضرتؐ نے فرمایا اپنی مان پاس جاؤ جب گھر کے باہر گئے ایک برق نور انکے سامنے ظاہر ہوئی اور اوسکی روشنی مین دونون شاہزادے اپنی مان پاس گئے جب جناب رسولخداؐ نے وہ حالت مشاہدہ فرمائی کہا مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے ہم اہلبیتؑ کو گرامی اور بزرگ فرمایا ۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے علیؑ مجھے ان دو فرزند یعنے حسنینؑ نے غافل کر دیا ہی کہ بعد انکے دوسرے کو دوست رکھون تحقیق کہ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہی کہ مین انکو دوست رکھون اور جو کوئی انکو دوست رکھے اوسکو بھی مین دوست رکھون ۔ اور بروایت دیگر از طریق مخالفین روایت کی ہی کہ عمران بن حصین نے کہا ایک روز جناب پیغمبر خداؐ نے مجھسے فرمایا کہ ہر چیز کے لیے آدمی کے دل مین ایک محل و منزل ہی اور کوئی چیز میرے دل مین مثل محبت حسنینؑ نہین عمران نے کہا آپ اسقدر حسنینؑ کو دوست رکھتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا ای عمران جو کچھ تو نہین جانتا ہی اوس سے بھی زیادہ ہی تحقیق کہ

فضائل و مناقب امام حسنؑ

خدانے مجھے انکی محبت کا حکم دیا ہے۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ ابو ذر غفاری رضؓ کہتے تھے کہ مجھے جناب رسولخداؐ نے بدوستی و محبت حسنینؑ حکم دیا ہے پس مین انکو دوست رکھتا ہون اور جو انھین دوست رکھے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اسلیئے کہ رسولخداؐ انکو دوست رکھتے تھے۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ ابن مسعود نے کہا مینے رسولخداؐ سے سُنا کہ جو مجھے دوست رکھے چاہیے حسنینؑ کو بھی دوست رکھے اسلیے کہ خدانے مجھے انکی دوستی کا حکم دیا ہے **ایضاً** بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جو یہ عُروۃ الوثقیٰ متمسک ہونا چاہے کہ خدانے قرآن مین اوسکے لیے حکم فرمایا ہے کہ وہ رسّی ٹوٹنے والی نہین پس علیؑ اور حسنینؑ کو دوست رکھے تحقیق کہ حق تعالیٰ انکو اپنے عرش عظمت و جلال پر دوست رکھتا ہے۔ **ایضاً** جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جو کوئی حسنینؑ کو دشمن رکھے گا بروز قیامت اوسکے چہرہ کا گوشت جھڑا ہوگا اور میری شفاعت اوسکو مفید نہوگی **ایضاً** بسند صحیح حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ نے حسنینؑ کے ہاتھ اپنے دست ہاے مبارک مین لیے اور فرمایا جو کوئی ان دو فرزند اور انکے ماں باپ کو دوست رکھے پس وہ روز قیامت میرے ساتھ میرے درجہ مین ہوگا۔ شیخ مفید رحؒ نے بطریق مخالفین روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جو شخص حسنینؑ کو دوست رکھے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جسے مین دوست رکھون خدا اوسے دوست رکھتا ہے اور جسے خدا دوست رکھے اوسے داخل بہشت کرتا ہے اور جو شخص حسنینؑ کو دشمن رکھے مین اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسے مین دشمن رکھون اوسے خدا دشمن رکھتا ہے اور جسے خدا دشمن رکھے اوسے داخل جہنم کرتا ہے **ایضاً** بطریق مخالفین روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ حسنینؑ آئے اور پشت آنحضرتؐ پر سوار ہوے جب سر سجدہ سے اوٹھایا نہایت لطف و مدارا سے حسنینؑ کو سنبھالے رہے جب پھر سجدہ مین گئے حسنینؑ پھر سوار ہوے جب آنحضرتؐ نماز سے فارغ ہوے دونون صاحبزادون کو زانوؤن پر بٹھایا اور فرمایا جو مجھے دوست رکھے اوسے لازم ہے کہ میرے ان دو فرزند کو دوست رکھے **ایضاً** بطریق مخالفین روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا حسنینؑ دو گوشوارہ عرش ہین اور فرمایا بہشت نے خدا سے کہا مجھ مین تونے بدون اور محتاجون کو ساکن کیا ہے خدا نے بہشت کو ندا فرمائی آیا تو راضی نہین ہے کہ مین نے تیرے ارکان کو حسنینؑ سے زینت دی ہے پس بہشت نے ناز کیا جسطرح عروس ناز کرتی ہے۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ امام حسنؑ و امام حسینؑ حج کو پیادہ پا جاتے تھے اور راہ مین جو انھین پیادہ دیکھتا تھا خود بھی سواری سے اُتر کر پیادہ ہو جاتا تھا پس بعض

لوگون پر گران گذرا اور سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ ہمپر پیادہ چلنا دشوار ہوا اور یہ بھی نہین ہوسکتا
کہ ہم سوار رہین اور یہ دو بزرگوار پیادہ چلین پس سعد نے یہ کیفیت امام حسنؑ سے عرض کی کہ آپ بھی
سوار ہون حضرت امام حسنؑ نے فرمایا ہمنے نذر کی ہے کہ پیادہ چلین اور سوار نہون ولیکن ہم دوسری
راہ دور سے جائینگے کہ لوگون پر گران نہ گذرے شیخ مفید نے بسند معتبر جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے
روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا باہر تشریف لائے اور حسنینؑ کے ہاتھ اپنے دستہاے مبارک
مین لیے ہوے تھے پس فرمایا ان دو فرزند کو بچپن مین مین نے تربیت کی اور بزرگی مین انکے لیے
دعا کی اور خدا سے تین خصلت کا انکے لیے خواستگار ہوا دو خصلت مجھے عطا کین اور تیسری سے منع کیا۔
مین نے خدا سے سوال کیا کہ انھین گناہون اور عیبون سے طاہر و مطہر و اخلاق ذمیمہ سے پاکیزہ کرے
پس خدا نے قبول فرمایا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ انکو اور انکی ذریت اور انکے شیعون کو آتش جہنم سے
محفوظ رکھے پس خدا نے قبول کیا پھر مین نے خدا سے سوال کیا کہ میری امت کو ان فرزندون کی محبت
پر جمع کرے۔ پس خدا نے فرمایا اے محمد مین نے حکم کیا ہے جو حق حکم کرنے کا ہے اور امور مقدر کیے ہین
جو حق تقدیر ہے تحقیق کہ تمھاری امت کے بعض لوگ تمھارے عہد کو یہود و نصاریٰ و مجوس کے
حق مین وفا کرینگے اور تمھارے عہد و پیمان و امان کو تمھارے فرزندون کے حق مین توڑ ڈالینگے اور
تحقیق کہ مین نے اپنے اوپر واجب کیا ہے کہ جو کوئی ایسا کرے اوسکو اپنے محل کرامت مین نہ آنے دونگا
اور داخل بہشت نہ کرونگا اور اوسپر نظر رحمت بروز قیامت نہ کرونگا ابن شہر آشوب نے روایت
کی ہے کہ جناب رسولخدا سے پوچھا آپ اپنے اہلبیت مین سے زیادہ ترکسے دوست رکھتے ہین آنحضرتؐ
نے فرمایا حسنینؑ کو۔ ایضاً بطریق مخالفین ابن مسعود و ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے
کہا ایک روز جناب رسولخدا تشریف لائے اور حسنینؑ کو اپنے دوشہاے مبارک پر سوار کیے ہوے تھے
کبھی امام حسنؑ کو اور کبھی امام حسینؑ کو پیار کرتے تھے یہانتک کہ ہمارے قریب پہونچے ایک شخص نے
کہا یا رسول اللہؐ آپ انکو دوست رکھتے ہین حضرتؐ نے فرمایا جو انکو دوست رکھے اوسنے مجھے دوست
رکھا اور جو انکو دشمن رکھے اوسنے مجھے دشمن رکھا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک سال پانی کم ہوا
اور تشنگی مسلمانون پر غالب ہوئی پس جناب فاطمہ حسنینؑ کو حضرت رسولؐ کی خدمت مین لائین اور
کہا یا رسول اللہؐ ان بچون کو تاب تشنگی نہین یہ سنکر حضرتؐ نے امام حسنؑ کو بلایا اور زبان مبارک
اونکے منھ مین دی اور وہ چوسنے لگے یہانتک کہ سیراب ہوگئے پھر امام حسینؑ کو بلایا اور زبان معجز نشان
اونکے منھ مین دی اور وہ بھی سیراب ہوگئے۔ ایضاً جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب

فضائل و مناقب حسنینؑ

رسولخدا ہمارے پاس تشریف لائے اور پاے مبارک ہمارے لحاف مین داخل کیے حسنؑ نے پانی
مانگا حضرتؐ اوٹھے اور گوسفند پاس گئے کہ دودھ دیتی تھی اور اپنے دست مبارک سے دودھ
حسنؑ کے لیے دُہا اور کاسہ دودھ کا حسنؑ کو دیدیا حسینؑ نے چاہا کہ حسنؑ سے کاسہ دودھ کا
لے لین حضرت رسولؐ نے منع کیا جناب فاطمہؑ نے کہا گویا حسنؑ کو آپ حسینؑ سے زیادہ دوست رکھتے
ہین حضرتؐ نے فرمایا ایسا نہین ولیکن اوّل چونکہ پانی حسنؑ نے مانگا تھا مین نے چاہا کہ وہ
پی لے تحقیق کہ ہم اور تم اور یہ دو نور دیدہ میرے اور علیؑ بروز قیامت ایک درجہ مین ہونگے۔ ایضًا بطریق
مخالفین ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ کہا ایک روز مین نے جناب رسولخداؐ کو دیکھا کہ آپ حسنینؑ
کے مُنہ کو جس طرح کوئی میوہ چوسے اوس طرح چوس رہے تھے۔ ایضًا بطریق مخالفین روایت کی ہی
کہ ایک روز جناب رسولخداؐ نے منبر پر صداے گریہ حسنینؑ سُنی بیتابانہ منبر سے نیچے آگئے اور جاکر
اونکو چپ کیا اور پھر آکر ارشاد فرمایا کہ صداے گریہ حسنینؑ سے ایسا مین بیتاب ہوا کہ گویا عقل
مجھسے برطرف ہوگئی۔ ایضًا بطریق مخالفین روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسولخداؐ منبر پر تھے
اور حسنینؑ مسجد مین آئے کپڑے رنگین پہنے تھے کبھی اوٹھتے تھے کبھی گرتے تھے جب حضرتؐ کی نظر
اونپر پڑی منبر سے نیچے آئے حسنینؑ کو گود مین لے لیا اور لاکر اپنے سامنے بٹھایا پھر فرمایا میرے فرزند
میرے پارہ جگر ہین کہ زمین پر چلتے ہین۔ ایضًا بطریق بسیار جابرؓ وغیرہ سے روایت کی ہی
کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا خدانے ذریت ہر پیغمبر کی اوسکے صلب سے ظاہر کی اور میری ذریت علیؑ اور
میرے صلب سے ظاہر فرمائی اور بروایت دیگر صلب علیؑ سے ظاہر کی اور ہر شخص کی بیٹی کے فرزند
اپنے باپ سے منسوب ہوتے ہین بغیر فرزندانِ فاطمہؑ کہ مین انکا باپ ہون۔ ایضًا روایت کی ہی
کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا حسنینؑ درمیان امت میری امانت ہین ایضًا جابرؓ سے روایت کی ہی
کہ کہا ایک روز مین حضرت رسولؐ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ حسنینؑ کو اپنی پشت مبارک پر سوار کیے
ہوے فرماتے ہین کہ تمھارا اونٹ اچھا ہی اور تم سوار بھی اچھے ہو اور تمھارا باپ تم سے بہتر ہی اور اس
حدیث کو بسندہاے معتبر بسیار مخالفین نے بھی جناب رسولخداؐ سے روایت کیا ہی۔ ایضًا تفسیر ثعلبی
مین امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ بیمار ہوے پس جبرئیلؑ ایک طبق انگور و انار
بہشت حضرتؐ کے لیے لائے جب حضرتؐ نے چاہا تناول کرین حضرتؐ کے ہاتھ مین میوہ نے تسبیح کہی
پس حسنینؑ آئے اور وہ میوہ تناول کیا اور انکے ہاتھون مین بھی میوے نے تسبیح کہی پس جناب امیرؑ آئے اور
وہ میوہ تناول کیا اور جناب امیرؑ کے ہاتھ مین بھی میوے نے تسبیح کہی بعد ازان ایک شخص اصحاب مین سے

آیا اور اوٹھا کر چاہا کھائے اوس میوہ نے اوسکے ہاتھ مین تسبیح نہ کہی جبرئیلؑ نے کہا یہ وہ طعام ہی کہ آسمان سے نہین کھاتا مگر پیغمبر یا وصی و فرزند پیغمبر ایضاً امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ کسی عید مین حسنینؑ پاس نئے کپڑے نہ تھے پس حسنینؑ اپنی مان پاس آئے اور کہا سب اطفال مدینہ نے بغیر ہمارے زینت کی ہی آپ ہمین کیون مزین نہین کرتین جناب فاطمہؑ نے کہا تمھارے کپڑے درزی پاس ہین جب وہ لائیگا مین تمکو پہناؤنگی جب شب عید ہوئی دوسری دفعہ حسینؑ اپنی مان پاس آئے اور کپڑے عید کے مانگے جناب فاطمہؑ رونے لگین اور پھر وہی جواب دیا رات کو جب اندھیرا ہوا کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب فاطمہؑ نے کہا کون ہی اوسنے کہا اے دختر رسولخداؐ مین درزی ہون اور آپکے فرزندون کے کپڑے لایا ہون جناب فاطمہؑ نے دروازہ کھولا ایک شخص نہایت باجلالت و مہابت ونکوئی منظر گٹھری کپڑون کی جناب سیدہؑ کو دیکر چلا گیا۔ جناب فاطمہؑ جب گھر مین آئین اور گٹھری کھولی اوسمین دو پیراہن اور دو کرتے اور دو زیر جامہ اور دو چادرین اور دو عمامے اور دو موزہ سیاہ کہ عقب اونکا پوست سرخ سے تھا دیکھے پس حسنینؑ کو جگایا اور کپڑے انکو پہنائے ناگاہ جناب رسول خداؐ تشریف لائے اور حسنینؑ کو مزین دیکھکر گود مین لے لیا اور پیار کرنے لگے پھر جناب فاطمہؑ سے فرمایا اے فاطمہؑ درزی کپڑے دے گیا کہا ہان یا رسول اللہؐ آپ نے جو کپڑے درزی کے ہاتھ بھیجے تھے وہ دے گیا جناب رسولخداؐ نے فرمایا وہ درزی نہ تھا بلکہ رضوان خازن بہشت تھا جناب فاطمہؑ نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کو کس نے خبر دی آنحضرتؐ نے فرمایا رضوان آسمان پر جانے سے پہلے مجھے خبر دے گیا ایضاً بسند مخالفین ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ کہا ہم ایک روز حضرت رسولؐ کی خدمت مین بیٹھے تھے ناگاہ جبرئیلؑ آئے اور ایک جام بلور سرخ پر از مشک و عنبر سے لائے اور کہا۔ السلام علیک یا محمدؐ حق تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہی اور اس جام کو تحفہ دیتا اور حکم کرتا ہی کہ یہ جام علیؑ اور اونکے دو فرزند کو تحفہ دو جب جام جناب رسولخداؐ کے ہاتھ مین آیا بقدرت خدا گویا ہوا اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا۔ پس بزبان فصیح کہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی جناب رسولخداؐ نے سونگھا اور برسم تحفہ جناب امیرؑ کے ہاتھ مین دیا اور جب وہ جام دست امیر المومنینؑ مین آیا گویا ہوا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون پس جناب امیرؑ نے سونگھا اور برسم تحفہ امام حسنؑ کو دیا جب امام حسنؑ کے ہاتھ مین آیا گویا ہوا اور کہا عم یتساءلون عن النباء العظیم الذی ھم فیہ مختلفون پس امام حسنؑ نے

سونگھا اور برسم تحفہ امام حسینؑ کو دیا جب امام حسینؑ کے ہاتھ مین وہ جام آیا گویا ہوا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربٰی امام حسینؑ نے جناب رسولخداؐ کو واپس دیا پھر وہ جام گویا ہوا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ نور السموٰت والارض تا آخر آیہ پڑھکر حضرتؐ کے دست مبارک سے غائب ہوگیا معلوم نہوا کہ آسمان پر چلا گیا یا زمین کے اندر۔ ایضاً۔ بسند مخالفین روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسولخداؐ بیٹھے تھے ناگاہ ایک جانور اوڑتے اوڑتے دست مبارک آنحضرتؐ پر آبیٹھا اور کہا السلام علیک یا نبی اللہ بعد اوسکے دست امیر المومنینؑ پر آیا اور بیٹھکر کہا السلام علیک یا وصی رسول اللہ پس وہ تہاے حسنینؑ پر بیٹھا اور کہا السلام علیک یا خلیفۃ اللہ جناب رسول خدا نے فرمایا ای جانور ابوبکر کے ہاتھ پر کیون نہ بیٹھا وہ مرغ بقدرت حق تعالےٰ گویا ہوا اور کہا مین اوس زمین پر نہین بیٹھا جسپر معصیت خدا کی ہو پھر بھلا مین کس طرح اوس ہاتھ پر بیٹھون جسنے معصیت خدا بہت کی ہو۔ فریقین نے بطریق متواترہ روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا حسنینؑ دو امام ہین خواہ قیام بامر امامت کرین اور خواہ جور و ظلم ظالمان سے پنہان رہین۔ ایضاً۔ کتاب حلیۃ الاولیا و مسند احمد اور کتب متعددہ مین اہل سنت نے روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت رسولؐ پر حالت نزول وحی عارض ہوئی اور جب آثار وحی منقطع ہوے ارشاد کیا ایک فرشتہ آیا کہ پہلے اسکے ہرگز زمین پر نہ آیا تھا اوسنے خدا سے اجازت چاہی کہ مجھپر سلام کرے اور بشارت دے کہ حسنینؑ بہترین جوانان اہل بہشت ہین اور فاطمہؑ بہترین زنان اہل بہشت ہی باسانید بسیار کتب اہل سنت مین لکھا ہی کہ جناب رسولخداؐ نے امام حسنؑ سے کہا تم مجھسے صورت اور سیرت مین شبیہ ہو۔ ایضاً۔ باسانید متعددہ کتب مخالفین مین لکھا ہی کہ ایک روز جناب رسول خداؐ نماز کو کھڑے ہوئے اور امام حسنؑ پہلوے آنحضرتؐ مین تھے جب حضرت سجدہ مین گئے امام حسنؑ اونکے دوش مبارک پر سوار ہوے اور حضرتؐ نے سجدہ کو طول دیا۔ راوی نے کہا مین نے سر سجدہ سے اوٹھایا کہ دیکھون سبب طول سجدہ کیا ہی پس مین نے دیکھا کہ امام حسنؑ دوش مبارک پر سوار ہین جب حضرت نے سلام نماز کہا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اسقدر سجدہ طولانی فرمایا۔ کہ قبل اسکے کبھی ایسا طول نہ دیا تھا ہمنے گمان کیا کہ سجدہ مین وحی آپ پر نازل ہوئی ہی حضرت نے فرمایا وحی مجھپر نازل نہین ہوئی ولیکن یہ فرزند میرے کندھے پر تھا مین نے نہ چاہا کہ اسکے اوتارنے مین تعجیل کرون اسوجہ سے مین نے سجدہ کو طول دیا اور بروایت دیگر اصحاب نے کہا کہ آپ اپنی فرزند کی ایسی رعایت کرتے ہین کہ اور ون کی نہین ایسی رعایت کرتے حضرتؐ نے فرمایا یہ میرا ریحان ہی

طول دادن سجدہ بسبب سواری امام حسن

ایضاً مخالفین نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا جو چاہے بہتر و سردار جوانان بہشت کو دیکھے پس وہ حسن بن علیؑ کو دیکھے۔ شیخ طبرسیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسولخداؐ فاطمہؑ کے مکان پر گئے اور تین آوازین دین کوئی جواب نہ آیا حضرت نزدیک دیوار آکر بیٹھ گئے اور مین بھی پہلوے آنحضرتؐ مین بیٹھ گیا۔ ناگاہ امام حسنؑ گھر سے باہر آئے منھ دھویا ہوا اور گردن بند گلے مین بندھا تھا پس آنحضرتؐ نے اپنے دستہاے مبارک پھیلا کر بلند کیے اور امام حسنؑ کو اوٹھا کر سینہ سے لگایا اور پیار کرکے کہا یہ میرا فرزند اس اُمت کا بزرگوار ہے اور شاید خدا برکت حسنؑ اس اُمت کے دو گروہ مین اصلاح کیے۔ کتاب کشف الغمہ مین بطریق مخالفین سلیمان ہاشمی سے روایت کی ہے کہ کہا مین ایک روز مجلس ہارون الرشید مین حاضر تھا کہ ذکر نام جناب امیرؑ ہوا پس ہارون نے کہا لوگون کا یہ گمان ہے کہ مین علیؑ اور حسنینؑ کا دشمن ہون اور در حقیقت ایسا نہین کیونکہ میرے باپ نے اپنے آبا سے اور اونھون نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ کہا مین ایک روز حضرت رسولؐ کی خدمت مین حاضر تھا ناگاہ جناب فاطمہؑ گریان گھر سے باہر آئین حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ کیون روتی ہے جناب فاطمہؑ نے کہا حسنینؑ گھر سے باہر گئے اور قسم بخدا مجھے معلوم نہین کہان چلے گئے پس حضرتؐ نے فرمایا پدر تجھپر سے فدا اگر یہ نکر تحقیق کہ جس خدا نے انکو پیدا کیا ہے وہ تجھسے اونپر زیادہ مہربان ہے پھر فرمایا خداوندا اگر حسنینؑ دریا مین گئے ہین انکی حفاظت کرنا اور اگر صحرا مین گئے ہین انکو سلامت رکھنا ناگاہ جبرئیلؑ حاضر ہوے اور کہا اے احمدؐ غمگین و محزون نہو جیے کہ حسنینؑ دنیا و آخرت مین افضل ہین اور انکا باپ انسے بہتر ہے اور اسوقت حسنینؑ باغستان نبی النجار مین آرام کر رہے ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ انپر حفاظت کے لیے موکل کیا ہے یہ سنکر حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور ہم بھی ہمراہ حضرت اُٹھے یہانتک کہ داخل حدیقۂ نبی النجار ہوے کیا دیکھتے ہین کہ حسنؑ گردن حسینؑ مین باہین ڈالے آرام کر رہے ہین اور فرشتہ اپنے پرون کا انکے چہرون پر سایہ کیے ہے پس حضرتؐ نے امام حسنؑ کو او فرشتے نے امام حسینؑ کو اوٹھایا لوگون نے چونکہ فرشتہ کو نہ دیکھا تھا یہ جانا کہ خود حضرتؐ نے دونون فرزندون کو اوٹھایا ہے پس ابوبکر اور ابوایوب انصاری حاضر ہوے اور کہا یا رسول اللہؐ انمین سے ایک فرزند کو آپ ہمین کیون نہین دیجے کہ آپکا بوجھ کم ہو جائے حضرتؐ نے فرمایا انھین رہنے دو کہ یہ افضل و بزرگوار دنیا و آخرت مین ہین اور انکا باپ انسے بہتر ہے پس فرمایا آج انکو مین مشرف کرتا ہون جیسا خدا نے انکو مشرف کیا ہے یہ فرما کر ایک خطبہ پڑھا اور ارشاد کیا ایہا الناس تم چاہتے ہو مین انکی خبر دون جو سب سے حسب و نسب

ہین بہتر و افضل ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہؐ بیان کیجیے حضرت نے فرمایا حسنینؑ سب سے
بہتر و افضل ہین اسلیے کہ انکا نانا رسولخدا اور نانی خدیجہ دختر خویلد ہی۔ پھر فرمایا ایہا الناس تم چاہتے
ہین تمکو اونکی خبر دون جو اپنے پدر و مادر کے سبب سے بہترین مردم ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ
بیان فرمائیے حضرت نے کہا وہ حسنینؑ ہین کہ انکا پدر علی بن ابیطالبؑ اور مادر دختر محمدؐ ہی پس فرمایا۔
ایہا الناس تم چاہتے ہو مین اونکی خبر دون جو اپنے چچا و چچی کے سبب سے بہترین مردم ہین اصحاب نے
عرض کیا ہان یا حضرت ارشاد کیجیے حضرتؐ نے فرمایا وہ حسنینؑ ہین کہ انکا چچا جعفر طیار اور چچی ام ہانی دختر
ابوطالبؑ ہی پس فرمایا ایہا الناس تم چاہتے ہو مین تمکو اونکی خبر دون جو اپنے خالو اور خالہ کے
سبب بہترین مردم ہین اصحاب نے عرض کیا ہان یا رسول اللہؐ بیان فرمائیے حضرت نے کہا وہ حسنینؑ ہین
کہ خالو انکا قاسم فرزند رسولؐ اور خالہ انکی زینبؑ دختر رسول ہی اے حاضرین جاننا چاہیے کہ انکا باپ
اور نانا اور نانی اور چچا چچی خالو خالہ بہشت مین ہونگے اور خود یہ بھی بہشت مین ہونگے اور انکے دوست
بہشت مین ہونگے اور انکے دوست کے دوست بھی بہشت مین ہونگے۔ ایضاً بطریق مخالفین ابن
عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا مین نے شب معراج دیکھا کہ دروازۂ بہشت پر لکھا تھا۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب خدا اور حسنینؑ برگزیدۂ خدا اور فاطمہ کنیز و برگزیدۂ خدا
ہی اور انکے دشمنون پر لعنت خدا ہی۔ ایضاً بطریق مخالفین عمر بن الخطاب سے روایت کی ہی کہ
حضرت رسولؐ نے فرمایا علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ احاطۂ قدس مین ایک قبۂ سفید مین ہونگے کہ سقف اوسکی
عرش خداوند رحمن ہی۔ کتاب فردوس الاخبار مین کہ کتب مشہورۂ اہل خلاف سے ہی عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جنت الفردوس نے خدا سے مناجات کی کہ آیا مجھے مزین نہین فرماتا حالانکہ
مجھ مین نیکوکارون اور پرہیزگارون کو تو نے ساکن کیا ہی پس خدا نے اوسے وحی کی کہ تجھکو حسنینؑ سے
مین نے زینت دی ہی۔ کتاب بشارۃ المصطفے مین بسند مخالفین روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت رسولؐ
کی کسی نے دعوت کی اور ایک جماعت اصحاب ہمراہ آنحضرتؐ روانہ ہوئی اثنائے راہ مین دیکھا کہ
امام حسنؑ کھیل رہے ہین پس آنحضرت اصحاب سے آگے بڑھ گئے اور ہاتھ پھیلا کر چاہا امام حسنؑ کو اُٹھا لین
امام حسنؑ ادھر سے اودھر اور ادھر اودھر سے ادھر دوڑتے تھے اور آنحضرت بھی پیچھے پیچھے ہنستے جاتے
تھے یہان تک کہ امام حسنؑ کو پکڑ لیا پس ایک ہاتھ اپنا اونکے سر پر اور دوسرا ہاتھ ٹھوڑی پر رکھکر باہین گلے
گلے مین ڈالدین اور پیار فرمانے لگے پس ارشاد کیا کہ حسنؑ مجھسے اور مین حسنؑ سے ہون خدا اوسے دوست رکھے
جو حسنؑ کو دوست رکھے حسنینؑ دو فرزند فرزندان پیغمبران سے ہین کلینیؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت

بہترین مردم ہونا حسنین و فضائل حسنین

محبت حضرت رسول با امام حسن

کی ہی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا فرزند صالح ایک پھول خدا کی جانب سے ہی جسے اپنے بندون کو دیا ہی اور میرے دو پھول حسنینؑ ہین اور انکا نام مین نے بنام دو فرزند ہی اسرائیل رکھا ہی کہ شبر و شبیر تھے بعض کتب معتبرہ مین ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ کہا ایک روز مین حضرت رسولؐ کی خدمت مین بیٹھا تھا اور جناب امیرؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ بھی خدمت آنحضرتؐ مین بیٹھے تھے ناگاہ جبرئیل آئے اور ایک سیب برسم تحفہ آنحضرت کے لیے لائے پس حضرت نے وہ سیب سونگھ کر جناب امیرؑ کو دیا اور جناب امیرؑ نے سونگھ کر پھر حضرت رسولؐ کو دیدیا حضرت رسولؐ نے امام حسنؑ کو دیا اور امام حسنؑ نے سونگھ کر حضرت رسولؐ کو دیدیا جناب رسولخداؐ نے وہ سیب امام حسینؑ کو دیا اور امام حسینؑ نے بھی سونگھ کر جناب رسولخداؐ کو دیدیا۔ آنحضرتؐ نے جناب فاطمہؑ کو دیا اور فاطمہؑ نے سونگھکر جناب رسولخداؐ کو دیدیا۔ حضرت نے سونگھا اور پھر جناب امیرؑ کو دیا۔ جب جناب امیرؑ نے چاہا آنحضرت کو واپس دین کہ وہ سیب ہاتھ سے گر پڑا اور دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک نور اوس سے ساطع ہو کر آسمانِ اوّل تک پہونچا اور اوس سیب پر دو سطر نور سے لکھا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحفہ محمد مصطفےٰؐ و علی مرتضیٰؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ فرزند زادہ ہاے رسولخداؐ کی جانب خدا کی طرف سے ہی اور بروز قیامت امان دوستان حسنینؑ کے لیے آتش جہنم سے ہی ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہاے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خداؐ ایک روز بیمار تھے پس جناب فاطمہؑ نے اپنے داہنے ہاتھ مین ہاتھ امام حسنؑ کا اور بائین مین ہاتھ امام حسینؑ کا لیا اور عیادت آنحضرتؐ کو گئین اور رسولخداؐ عائشہ کے گھر مین تھے پس امام حسنؑ داہنی جانب اور امام حسینؑ بائین طرف حضرت رسولؐ کے بیٹھے اور جسم مبارک آنحضرتؐ کو دباتے تھے۔ جب حضرت بیدار نہوئے جناب فاطمہؑ نے کہا اے فرزندو تمھارے نانا آرام کرتے ہین آؤ گھر پھر چلین جب جاگین گے اوسوقت پھر چلے آنا حسنینؑ نے کہا ہم اسوقت یہان سے نجائینگے یہ کہکر امام حسنؑ بازوے راست آنحضرت پر اور امام حسینؑ بازوے چپ پر لیٹ کر سو گئے اور جناب فاطمہؑ گھر مین تشریف لیگئین یہان حسنینؑ حضرت رسولؐ سے پہلے جاگ اوٹھے اور عائشہ سے کہا ہماری مان کہان ہین عائشہ نے کہا جب تم سو گئے تمھاری مان گھر چلی گئین یہ سنکر حسنینؑ اوس اندھیری رات مین باہر گئے اور اوس رات کو ابر تھا اور بارش بشدت ہو رہی تھی بجلی چمکتی اور آواز رعد آرہی تھی پس باعجاز حسنینؑ ایک نور سامنے ظاہر ہوا اوسکی روشنی مین چلے امام حسنؑ اپنے داہنے ہاتھ مین امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوے تھے اور آپس مین باتین کرتے چلے جاتے تھے یہانتک

کہ حدیقہ بنی النجار تک پہونچے جب اوس باغستان مین داخل ہوے حیران ہو گئے اور معلوم نہوا
کہان جا رہے ہین پس امام حسنؑ نے امام حسینؑ سے کہا ہمکو اسوقت راہ نہین معلوم ہوتی اور نہین
جانتے کدھر جانا چاہیے بہتر ہی یہان آرام کرین کہ صبح ہو جائے امام حسینؑ نے کہا آپ کو اختیار ہی
جو آپ فرمائین گے متابعت اوسکی کرونگا پس دونون صاحب گلے مین باہین ڈالکر وہان سو گئے
جب حضرت رسولؐ بیدار ہوے حسینؑ کو پوچھا اور مکان جناب فاطمہؑ مین دریافت کیا جب وہان
بھی نہ ملے حضرت اوٹھے اور کہا الٰہی و سیدی و مولائی میرے دو فرزند بھوک کی وجہ سے گھر سے
چلے گئے ہین خداوندا میری طرف سے تو اونپر وکیل ہی پس آنحضرتؐ کے لیئے ایک نور ساطع ہوا اور
حضرت اوس نور کے عقب حدیقہ بنی النجار تک پہونچے ناگاہ دیکھا کہ حسینؑ آرام کر رہے ہین اور
ایک دوسرے کی گردن مین باہین ڈالے ہوا اور مینہ شدت سے برس رہا ہی اور جہان حسنینؑ آرام
کر رہے ہین وہان سے خدا نے ابر کو شگافتہ کر دیا ہی اور ایک قطرہ پانی کا اونپر نہین برستا اور
ایک بہت بڑا سانپ جسکے رونگٹے مثل نرکل کے ہے حسنینؑ کو گھیرے تھا اور اوس سانپ کے دو پر
تھے ایک پر سے حسنؑ پر اور دوسرے پر سے حسینؑ پر سایہ کیے تھا جب جناب رسول خداؐ کی
نظر مبارک اوس سانپ پر پڑی آپ نے کھنکارا اور سانپ آنحضرتؐ کی آواز سنتے ہی کنارے
ہو گیا اور کہا خداوندا مین تجھے اور تیرے ملائکہ کو گواہ کرتا ہون کہ یہ دو فرزند تیرے پیغمبر کے ہین
اور مین نے انکی حفاظت کی ہی اور بسلامت سپرد کیا ہی پس حضرتؐ نے فرمایا ای سانپ تو کس طائفہ
سے ہی اوسنے کہا مین قاصد جن آپکی طرف ہون حضرتؐ نے فرمایا کس طائفہ جن کا تو قاصد ہی
اوسنے کہا جن نصیبین کا مین قاصد ہون اور ایک گروہ بنی ملیح نے ایک آیہ کتاب الٰہی سیکھنے مجھے بھیجا
ہی کہ وہ بھول گئے ہین جب مین اس جگہ پہونچا ایک آواز آسمان سے مین نے سُنی کہ ای سانپ
یہ دونون فرزندان رسول خداؐ ہین پس انکی جمیع آفات و عداوت لیل و نہار سے حفاظت کر۔
مین نے یہ سُنکر انکی حفاظت کی اور صحیح و سالم آپکے سپرد کر دیا پھر اوس سانپ نے آیہ قرآنی یاد
کیا اور واپس گیا حضرتؐ نے امام حسنؑ کو داہنے کاندھے اور امام حسینؑ کو بائین دوش مبارک
پر سوار کیا جب جناب امیرؑ کو خبر ہوئی گھر سے باہر آئے اور راہ مین آنحضرتؐ سے ملاقات کی پس
اصحاب آنحضرتؐ مین سے ایک نے کہا ان فرزندون مین سے ایک کو ہمین دیجیے کہ بوجھ آپ کا
ہلکا ہو جائے حضرت نے فرمایا چلا جا کہ خدا نے تیرا کلام سُنا اور تیری نیت پر مطلع ہوا پس جناب
امیرؑ سامنے آئے اور کہا یا حضرت اپنے فرزندون مین سے ایک کو مجھے دیجیے کہ بوجھ آپکا ہلکا ہو جائے

یہ سنکر آنحضرتؐ نے امام حسنؑ سے فرمایا اپنے باپ کے کندھے پر جاؤ گے امام حسنؑ نے کہا ای نانا قسم بخدا ہم آپکے دوش کو دوش پدر سے بہتر جانتے ہین۔ پھر حضرتؐ نے امام حسینؑ سے فرمایا آیا اپنے باپ کے دوش پر جاؤ نے امام حسینؑ نے بھی مثل اپنے بھائی کے جواب دیا یہانتک کہ حضرتؐ اپنے دونون فرزندون کو خانۂ جناب فاطمہؑ مین لائے اور جناب فاطمہؑ نے حسنینؑ کے لیے تھوڑے خرمے رکھ چھوڑے تھے لاکر سامنے رکھے جب حسنینؑ وہ خرمے کھاکر سیراب اور خوش ہوے حضرت رسولؐ نے اونسے کہا اب اوٹھو اور آپس مین کشتی کرو دونون صاحبزادے اوٹھے اور مشغول کشتی ہوے اور جناب فاطمہؑ کسی کام کو باہر چلی گئین تھین جب مکان مین آئین سنا کہ حضرت رسولؐ حسنؑ کو حسینؑ کے گرانے پر تحریص و ترغیب کر رہے ہین اور کہتے ہین حسینؑ کو اوٹھاکر زمین پر گرا دو جناب فاطمہؑ نے عرض کیا اے پدر بزرگوار بڑے فرزند کو چھوٹے پر آپ دلیر فرماتے ہین حضرتؐ نے ارشاد کیا میرے اس کہنے سے تم راضی نہین ہوا وجودیکہ جبرئیل حسینؑ سے کہ رہے ہین کہ اے حسینؑ تم حسنؑ کو اوٹھاکر زمین پر گرا دو۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک روز عبد اللہ بن عباسؓ نے حسنینؑ کی رکاب تھام کر انکو سوار کیا ایک شخص نے کہا ای عبد اللہ تم انسے بڑے ہو اور انکی رکاب تھام کر سوار کرتے ہو ابن عباسؓ نے کہا ای احمق مگر تو نہین جانتا یہ کون ہین یہ فرزندزادہ ہاے رسول خداؐ ہین اور یہ مجھپر نعمتہاے خدا ہی کہ انکی رکاب تھامنے کی سعادت مجھے نصیب ہوئی

فصل تیسری بعض مکارم اخلاق و محاسن آداب آنحضرتؐ کا بیان۔

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک مرد اعرابی عبد اللہ بن زبیر و عمرو بن عثمان پاس آیا اور انسے ایک مسئلہ پوچھا یہ دونون بوجہ جہل ایک دوسرے کا حوالہ دیتے تھے اعرابی نے کہا مجھے مسئلہ کے استفسار کی ضرورت ہی اور تمسے پوچھنے آیا ہون تم ایک دوسرے کا حوالہ کرتے ہو دین خدا مین یہ باتین جائز نہین ہین ان دونون نے کہا اگر اس مسئلہ کا استفسار منظور ہی تو امام حسنؑ و امام حسینؑ پاس جاؤ اور اونسے پوچھو کہ وہ مسائل دین خدا خوب جانتے ہین پس اعرابی حسنینؑ کی خدمت مین گیا اور مسئلہ اپنا بیان کیا جب جواب شافی پایا عبد اللہ بن زبیر و عمرو بن عثمان کی طرف خطاب کرکے چند شعر پڑھے کہ ایک شعر کا مضمون یہ ہی۔ تم دونون کے رخسار کو خدا حسنینؑ کے لیے نعلین قرار دے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز حسنینؑ کا گذر ایک مرد پیر کی جانب ہوا کہ وہ وضو کر رہا تھا مگر آداب وضو نہ جانتا تھا پس حسنینؑ نے چاہا اوسے وضو تعلیم کرین اور اسکا اظہار ہو کہ تو وضو نہین جانتا مبادا وہ شرمندہ ہو لہذا مصلحتاً آپس مین بحث

شروع کی ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے کہا ہم وضو آپ سے اچھا کرتے ہین اور اوس
مرد پیر سے کہا تم ہمارے درمیان حکم ہو اور دیکھو ہم مین سے کون وضو اچھا کرتا ہی جب
اوس مرد پیر نے انکا وضو مشاہدہ کیا کہا آپ دونون صاحب وضو بہت خوب کرتے
ہین اور مین پیر جاہل وضو درست نہ کر سکتا تھا اسوقت آپ دونون کی برکت اور اوسکی شفقت
کے سبب سے جو آپ اپنے نانا کی اُمت پر رکھتے ہین مین نے وضو یاد کیا اور آپکی بدولت توبہ
کی ایضاً۔ روایت کی ہی کہ جس مجلس مین امام حسنؑ تشریف رکھتے ہوتے تھے امام حسینؑ تعظیماً بات
نکرتے تھے اور جس مجلس مین امام حسینؑ ہوتے تھے وہان محمد بن حنفیہ تعظیماً کلام نکرتے تھے ابن بابویہ
نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ عابدترین و زاہدترین و فاضل ترین مردم
اپنے زمانہ مین تھے اور جب حج کو جاتے تھے پیادہ جاتے تھے اور جب موت و قبر و قیامت و صراط کو
یاد کرتے تھے روتے تھے اور جب عرض اعمال بارگاہ حق تعالے کا دل مین خیال آتا ایک نعرہ
مارکر بیہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے بندہاے بدن خوف خدا سے کانپتے تھے
اور جب بہشت و دوزخ کو یاد کرتے تھے اسطرح طپان و لرزان ہوتے تھے کہ جسطرح کسی کو سانپ یا
بچھو نے کاٹا ہو اور خدا سے سوال بہشت کرتے تھے اور آتش جہنم سے پناہ مانگتے تھے اور جب
قرآن مین یا ایہا الذین امنو پڑھتے تھے لبیک اللہم لبیک کہتے تھے اور کسی حال مین کسی نے
امام حسنؑ کو نہ دیکھا مگر یاد خدا مین زبان حضرت کی سب سے زیادہ سچی اور بیان سب سے زیادہ
فصیح تھا۔ ایک روز معاویہ سے لوگون نے کہا کہ حسنؑ بن علیؑ سے کہو منبر پر جاکر خطبہ پڑھین کہ
لوگون پر اونکا نقص ظاہر ہو جائے پس معاویہ نے امام حسنؑ کو بلایا اور کہا منبر پر جاکر ہمکو موعظہ کیجیے
جناب امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور بعد حمد و ثنائے الٰہی فرمایا۔ ایہا الناس جو مجھے پہچانتا ہی
پہچانے اور جو مجھے نہین پہچانتا وہ پہچانے کہ مین حسنؑ بن علی ابن ابیطالبؑ ہون اور مین فرزند
بہترین زنان عالم فاطمہ زہرا دختر رسول خداؐ ہون اور مین فرزندان بہترین خلق خدا محمد مصطفےٰ
ہون مین صاحب فضائل و معجزات و دلائل ہون۔ مین فرزند امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ
ہون کہ غاصبون نے مجھے میرے حق سے محروم کیا ہی۔ ہم اور برادر حسینؑ بہترین جوانان بہشت
ہین۔ مین صاحب رکن و مقام و مکہ و منیٰ و مشعر و عرفات ہون۔ جب معاویہ نے یہ سنا ڈرا کہ
لوگ کہین حضرت کی جانب مائل نہو جائین کہا اے ابو محمد آپ رطب کی تعریف کیجیے اس کلام سے
کیا کام۔ امام حسنؑ نے فرمایا ہوا رطب کو پھولاتی اور گرمی پکاتی اور سردی پاکیزہ و لطیف کرتی ہی

بیان اخلاق و آداب امام حسنؑ

خطبۂ حضرت امام حسنؑ

یہ فرما کر پھر حضرتؑ اپنے مطالب کی طرف پھرے اور کہا مین فرزند پیشواے خلق خدا محمد مصطفےؐ ہون پس معاویہ کو خوف ہوا کہ اس کلام کے بعد ایسا موعظہ حضرتؑ نفرمائین کہ کہین لوگ مجھسے منحرف ہو جائین یہ خیال کر کے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا کافی ہی اب منبر سے نیچے تشریف لائیے ایضاً بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ نے وقت وفات گریہ فرمایا لوگون نے کہا اے فرزند رسول خداؐ آپ کیون روتے ہین حالانکہ منزلت و قرابت آپکو رسول خداؐ سے ہی اور آنحضرتؐ نے آپکے حق مین جو کچھ کہا وہ کہا علاوہ اسکے پیادہ بیس حج آپؑ نے کیے اور تین مرتبہ اپنا مال فقرا کو تقسیم کر دیا یہانتک کہ ایک موزہ آپ نے رکھا اور دوسرا سائل کو دیدیا امام حسنؑ نے کہا دو خصلت سے مین روتا ہون ایک ہول مرگ دوسرے مفارقت دوستان۔ ابن بابویہ و حمیری نے بسندہاے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ نے بیس حج پیادہ کیے اور سفر مین اونٹ و کجاوے عقب آنحضرتؐ رہتے تھے۔ ایضاً ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز ایک شخص عثمان پاس مسجد مین آیا اور سوال کیا عثمان نے حکم دیا کہ پانچ درہم اسے دیدو اوسنے کہا اور کسی کا پتہ بتاو عثمان نے مسجد کی جانب اشارہ کیا اور کہا وہان جاؤ اور سوال کرو اوسوقت وہان حسینؑ و عبداللہ بن جعفر بیٹھے تھے جب وہ شخص ان حضرات کی خدمت مین گیا سوال کیا امام حسنؑ نے فرمایا اے مرد سوال کرنا بغیر تین چیز کے جائز نہین اوّل کسی کا خون کیا ہو اور خونبہا دینے مین عاجز و پریشان ہوا ہو۔ دوم قرضداری سے تنگ آگیا ہو۔ سوم پریشانی سے خاک نشین ہوا ہو۔ پس ان تین چیزون سے کس چیز کی وجہ سے تو سوال کرتا ہی اوس سائل نے اون تین چیزون مین سے ایک حاجت بیان کی امام حسنؑ نے پچاس دینار طلا اوسے دیدیے اور امام حسینؑ نے اونچاس دینار اور عبداللہ بن جعفر نے اڑتالیس دینار اوس سائل کو دیے وہ سائل عثمان پاس پھر گیا عثمان نے پوچھا کیا ہوا سائل نے کہا مین نے تجھسے سوال کیا اور تو نے پانچ درہم مجھے دیے اور مجھسے کچھ نہ پوچھا اور جب مین وہان گیا امام حسنؑ نے میرا حال پوچھا جب مین نے جواب دیا پچاس دینار مجھے عطا فرمائے اور دوسرے بھائی نے اونچاس دینار اور عبداللہ بن جعفر نے اڑتالیس دینار مجھے عنایت کیے عثمان نے کہا ایسے لوگ تجھے کہان ملینگے یہ لوگ علم سے اسطرح سیر ہین جسطرح بچہ دودھ سے انھون نے جمیع خیرات و حکمتون کو جمع کیا ہی۔ شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی امام حسنؑ کی ایک دختر نے انتقال کیا اصحاب نے تعزیت نامے لکھے امام حسنؑ نے اونکے جواب مین لکھا اما بعد

جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب امیرؑ کی خدمت مین آیا اور کہا یا امیرالمومنینؑ
میری ایک دختر ہے اور امام حسنؑ و امام حسینؑ و عبداللہ بن جعفر نے اوسکی خواستگاری کی ہے مین
آپ سے مشورہ کرتا ہون کہ اپنی دختر کسے دون حضرتؑ نے فرمایا جس سے مشورہ کرتے ہین گویا اوسے
امین کر دیتے ہین کہ خیانت نکرے حسنؑ عورتون کو طلاق بہت دیتا ہے پس تو اپنی دختر حسینؑ کو
دے کہ وہ تیری دختر کے لیے بہتر ہے شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ کوئی مثل امام حسنؑ کے رسولخداؐ
سے شبیہ زیادہ نہ تھا۔ کتاب روضۃ الواعظین وغیرہ مین روایت کی ہے کہ امام حسنؑ جب وضو کرتے
تھے اعضاے بدن مبارک کانپتے اور رنگ مبارک زرد ہو جاتا تھا لوگون نے دریافت کیا حضرتؑ
نے جواب دیا کہ جو شخص نزدیک پروردگار عرش اوسکی بندگی کے لیے کھڑا ہو۔ چاہیے اوسکا
رنگ زرد ہو جائے اور اعضاے بدن کانپنے لگین اور جب حضرت دروازۂ مسجد پر پہونچتے تھے
کھڑے ہو کر کہتے تھے۔ الٰھی ضیفک ببابک یا محسن قد اتاک المسیئ فتجاوز عن قبیح
ماعندی بجمیل ماعندک یا کریم یعنے خداوندا مہمان تیرا سامنے تیری درگاہ کے کھڑا ہے اے نیکوکار
تیرے پاس بدکردار آیا ہے پس اے کریم میری برائیون سے درگذر اور اپنی نیکیون پر نظر کر۔ زمخشری
نے کتاب فائق مین روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ نماز صبح سے فارغ ہوتے تھے کسی سے تا طلوع آفتاب
کلام نہ کرتے تھے ہر چند کوئی بڑی حاجت ضروری ہوتی تھی۔ ابن شہر آشوب نے جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے پچیس ۲۵ حج پیادہ کیے تھے اور دو مرتبہ کل اپنا مال راہ خدا مین تقسیم
کر دیا کہ نصف خود لیا اور نصف فقرا کو دیا اور بروایت دیگر دو مرتبہ کل اپنا مال راہ خدا مین دیدیا
اور تین مرتبہ نصف آپ لیا اور نصف فقرا کو دیا یہان تک کہ ایک موزہ خود لیا اور دوسرا موزہ فقرا
کو دیدیا ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز امام حسنؑ اپنے خیمہ مین منزل ابوا مین جو درمیان مکہ و
مدینہ ہے نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ زن بدویہ نے کہ نہایت خوبصورت تھی حضرت کو دیکھا اور عاشق جمال
آنحضرت ہو گئی بیتابانہ خیمۂ حضرت مین چلی آئی پس حضرتؑ نے نماز کو مختصر کیا اور جب فارغ ہوے
پوچھا کیا حاجت ہے اوسنے کہا آپکے جمال سے بیتاب ہو گئی ہون اور شوہر دار بھی نہین ہون مین
چاہتی ہون مجھے اپنی مواصلت سے شاد کیجیے امام حسنؑ نے فرمایا دور ہو اور مجھے مستوجب عذاب الٰہی نکر
پس وہ عورت عجز و مبالغہ کرتی اور روتی تھی اور حضرت بھی روتے اور انکار کرتے تھے یہانتک کہ طرفین پر
گریۂ شدید طاری ہوا ناگاہ امام حسینؑ آئے اور اپنے برادر گرامی کو روتے دیکھکر خود بھی رونے لگے اور جو
اصحاب مین سے آتا تھا بغیر دریافت کیے انکے رونے کی وجہ سے خود بھی رونے لگتا تھا یہانتک کہ صدائے گریہ خیمہ

بیان خضوع و خشوع امام حسنؑ

بیان زن بدویہ

آنحضرتؑ سے بلند ہوئی اور وہ اعرابیہ نا امید و مایوس ہوکر خیمہ سے باہر چلی گئی اور حضرت نے اوس
منزل سے کوچ کیا پس امام حسینؑ نے بخیال تعظیم و جلالت آنحضرتؑ حالت گذشتہ کا سوال نہ کیا ایک
رات امام حسنؑ خواب سے بیدار ہوے اور رونے لگے امام حسینؑ نے سبب گریہ کا پوچھا حضرت نے فرمایا
مین نے ایک خواب دیکھا ہی اور جب تک مین زندہ ہون تم کسی سے نہ بیان کرنا مین نے خواب مین
دیکھا کہ حضرت یوسفؑ ایک جگہ بیٹھے ہین اور لوگ اونکے تماشاے جمال کو آرہے ہین مین بھی گیا اور
جب وفور حسن و جمال اونکا مین نے مشاہدہ کیا رونے لگا جب حضرت یوسف نے مجھے روتے دیکھا
کہا اے برادر میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا آپ کیون روتے ہین مین نے کہا قصہ زلیخا مجھے
یاد آیا اور اوسکا آپکے جمال پر عاشق ہونا اور آپ کو زندان مین جو مصائب اوسکی ذات سے
پہونچے اور آپکے پدر کی حالت جو آپکے مفارقت مین تھی ان امور کو یاد کرکے مین رونے لگا اور
حال زلیخا سے مین نے تعجب کیا۔ حضرت یوسف نے کہا اوس زن بد دیدہ کے حال پر آپ تعجب
کیون نہین کرتے کہ وہ منزل ابوا مین آپکے جمال زیبا پر عاشق ہوئی تھی۔ ایضاً روایت کی ہی کہ
ایک شخص امام حسنؑ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا امام حسنؑ نے حکم دیا پچاس ہزار
درہم اور پانسو دینار اس شخص کو دیدیے جائین وہ شخص مزدور بلاکر لایا کہ وہ روپیہ اوٹھاکر لیچلے
امام حسنؑ نے رداے مبارک اوتار کر اوس سائل کو دیدی اور فرمایا یہ مزدوری مین دیدینا ناگاہ
دوسرا اعرابی حضرتؑ کی خدمت مین حاضر ہوا اور قبل اسکے کہ وہ سوال کرے حضرتؑ نے حکم دیا جو کچھ میرے
خزانہ مین ہی سب اس اعرابی کو دیدو پس بیس ہزار درہم اوس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے کہا اے
میرے مولا آپ نے مجھے اپنی مدح و ثنا کہنے دی ہوتی اور میری حاجت کہنی ہوتی حضرت نے یہ سنکر
چند شعر انشا فرمائے جنمین سے بعض کا مضمون یہ ہی۔ ہم اہلبیت بغیر اسکے کہ ہمسے کوئی امید
و آرزو رکھے ہم عطا کرتے ہین اور قبل اسکے کہ سائل کی آبروریزی ہو ہم بخشش کرتے ہین اور
اگر دریا ہماری کثرت عطا و بخشش کو جانے ہر آئنہ اپنے عرق خجلت مین غرق ہوجائے ایضاً
روایت کی ہی کہ امام حسنؑ و امام حسینؑ و عبداللہ بن جعفرؑ حج کو جاتے تھے ناگاہ کسی منزل پر وہ
اونٹ جسپر کھانا پانی لدا تھا گم ہوگیا اور بھوکے پیاسے رہے ناگاہ ایک خیمہ دکھائی دیا جب قریب
گئے ایک بڑھیا اوس خیمہ مین تھی اوس سے پانی مانگا اوس ضعیفہ نے کہا یہ گوسفند حاضر ہین دودھ
اور پیو بعد اسکے کھانا اوس سے طلب کیا اوسنے جواب دیا ایک گوسفند ذبح کرو کہ مین طعام تمہارے
لیے تیار کرون پس اون گوسفندون مین سے ایک گوسفند ذبح کیا اور اوس ضعیفہ نے کھانا تیار کردیا

بیان سخاوت امام حسنؑ

جب تناول کر چکے اوسکے خیمہ مین آرام کیا اور جب قصد کوچ ہوا کہا ہم قریشی ہین اور حج کو جاتے ہین
جب ہم وہان سے واپس آئین ہمارے پاس آنا ہم ان تیرے احسانات کا عوض دینگے جب
اوس ضعیفہ کا شوہر آیا اور اوس حال پر مطلع ہوا ضعیفہ کو بہت آزار دیئے بعد ایک مدت کے
وہ ضعیفہ فقیر و محتاج ہو گئی اور مدینہ مین آئی جب امام حسنؑ نے اوسے دیکھا ہزار گوسفند اور
ہزار دینار طلا اوسے عطا فرمائے اور کسی کے ہمراہ امام حسینؑ پاس بھیجا امام حسینؑ نے بھی ہزار
گوسفند اور ہزار دینار طلا اوسے بخشے بعد اسکے اوس ضعیفہ کو عبد اللہ بن جعفر پاس بھیجا اور اونھون
نے بھی اوسیقدر گوسفند و دینار اوسے دیئے - ایضاً روایت کی ہو کہ ایک سائل نے امام حسنؑ
سے سوال کیا حضرتؑ نے حکم فرمایا اس سائل کے لیے چارسو درہم لکھے جائین لکھنے والے نے شبہہ سے
چارسو دینار لکھے جب وہ نوشتہ حضرتؑ پاس مُہر کو آیا فرمایا یہ لکھنے والے کی بخشش ہو پس چار ہزار
درہم اور اضافہ کرکے مُہر فرمائی - ایضاً روایت کی ہو کہ جب امام حسنؑ نے جعدہ دختر اشعث کو
جسنے حضرت کو شہید کیا تزویج فرمایا پانسو درہم موافق سنت کے مہر اوسکا مقرر کیا اور ایک ہزار
دینار اوسے بطور بخشش بھیجے اور روایت کی ہو کہ ایک زوجہ کے لیے حضرتؑ نے ایک سو کنیزون اور
ہر کنیز کے ہمراہ ایک ہزار درہم بھیجے - ایضاً روایت کی ہو کہ دو عورتین حضرت کے حبالۂ نکاح مین
تھین ایک تیمیہ دوسری جعفیہ اور حضرت نے دونون کو ایک وقت مین طلاق دیا کسی کو انکے
پاس بھیجا کہ انسے کہے کہ عدہ رکھین اور ہر ایک کو دس ہزار درہم اور بہت اجناس عطا فرمائے -
جب یہ خبر زن جعفیہ کو پہونچی از روے حسرت آہ کھینچی اور کہا اسقدر روپیہ اور غلہ بعوض مفارقت
ایسے یار اور دوست کے بہت کم ہو اور اوس دوسری عورت نے کچھہ نہ کہا جب یہ خبر حضرت کو
پہونچائی حضرت نے ایک ساعت تامل کیا بعد ازان فرمایا اگر طلاق کے بعد پھر رجوع عورت
سے مین کرتا تحقیق کہ مین اوسی عورت سے مین رجوع کرتا - ایضاً روایت کی ہو کہ امام حسنؑ معاویہ
پاس شام مین گئے اتفاقاً اوسی روز بہت مال و متاع کسی موضع سے معاویہ پاس لائے تھے جب
فہرست اوسکی معاویہ کو دی معاویہ نے امام حسنؑ کو دیدی جب حضرت معاویہ پاس سے اوٹھکر باہر
آئے وہ فہرست مال و متاع کی خادمانِ معاویہ مین سے جسنے کفش حضرت کی اوٹھائی تھی اوسے بخشش
فرمائی - ایضاً روایت کی ہو کہ جب معاویہ مدینہ مین آکر مجلس عام مین بیٹھا اشراف مدینہ کو بلایا اور ہر شخص
کو موافق اوسکی لیاقت کے پانچ ہزار درہم سے سو ہزار درہم تک دیئے امام حسنؑ بالکل آخر مین پہونچے
معاویہ نے کہا آپ دیر کر کے اسواسطے آئے کہ مجھے کنجوس و بخیل بتائیے یہ کہکر معاویہ نے

اپنے خزانچی سے کہا اب تک جسقدر مین نے تقسیم کیا ہی اوس سب کے برابر امام حسنؑ کو دیا جائے مین پسند ہون امام حسنؑ نے فرمایا مین نے سب تجھے واپس کر دیا کیونکہ مین پسر فاطمہؑ دختر محمدؐ ہون۔ کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ ایک مروان نے کہا مین امام حسنؑ کا استر لینا چاہتا ہون اور اوسے نہین لے سکتا ابن ابی عتیق نے کہا اگر مین تجھے لادون تو میری تین حاجتین بر لائیگا۔ مروان نے کہا ہان ابن ابی عتیق نے کہا جسوقت لوگ جمع ہون مین اوس جلسہ مین سخاوت قریش کا بیان کرونگا اور امام حسنؑ کا کچھ ذکر نہ کرونگا تو مجھسے پوچھنا سخاوت امام حسنؑ تونے کیون نہ بیان کی جب مجلس ہوئی ابن ابی عتیق نے سخاوت مین قریش کی بیان کین مروان نے کہا امام حسنؑ کی سخاوت کیون نہین بیان کرتا اسلیے کہ انکے مناقب و فضائل و سخاوت سب سے زیادہ ہی ابن ابی عتیق نے کہا مین نے اشراف قریش کا ذکر کیا اگر مناقب و فضائل پیغمبرون کے بیان کرتا امام حسنؑ کا ذکر بھی کرتا اور اونکا نام سب پر مقدم رکھتا جب امام حسنؑ مجلس سے باہر تشریف لائے اور چاہا سوار ہون ابن ابی عتیق آیا اور حضرت کو سوار کیا امام حسنؑ نے جب مطلب اوسکا جانا متبسم ہوے اور کہا تیری کوئی حاجت ہی ابن ابی عتیق نے کہا یا حضرت مین چاہتا ہون اس استر پر سوار ہون یہ سنکر امام حسنؑ استر سے اتر آئے اور وہ استر اوسے بخشدیا۔

منقول ہی کہ ایک روز امام حسنؑ سوار تھے ایک مرد شامی حضرت کے سامنے آیا اور بہت کچھ سخت سست آنحضرتؐ کو کہا حضرتؑ نے جواب اوسکا نہ دیا یہانتک کہ وہ چپ ہوا پس امام حسنؑ نے اوسکی جانب دیکھکر سلام کیا اور تبسم فرماکر کہا اے مرد پیر مجھے گمان ہی تو مرد غریب ہی اور گویا تجھے چند امور مین شک ہوا ہی اگر تو مجھسے کسی چیز کا سوال کرے مین تجھے عطا کرون اگر مجھسے طلب ہدایت و ارشاد کرے تجھے ہدایت کرون اگر مجھسے کوئی سواری مانگے تجھے عطا کرون اگر تو گرسنہ ہی تجھے سیر کرون اگر ننگا ہی کپڑا پہنا دون اگر محتاج ہی غنی کر دون اگر تجھے کسی نے نکالدیا ہی مین پناہ دون اگر کوئی حاجت رکھتا ہے مین بر لاؤن اگر اپنا اسباب اوٹھا لائے اور میرے گھر چلے اور میرا مہمان ہو تیرے لیے بہتر ہوگا اسلیے کہ ہمارا گھر وسیع ہی اور جو کچھ تجھے درکار ہو سب ہمارے پاس موجود ہی جب اوس شخص نے کلام حضرتؑ کا سنا رونے لگا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ زمین پر خلیفۂ خدا ہین اور خدا خوب واقف ہی کہ خلافت و رسالت کے لیے کون جگہ لائق ہی قبل اسکے مین آپ کو اور آپکے باپ کو سب سے زیادہ دشمن رکھتا تھا اور اب سب خلق سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہین پس اپنا اسباب حضرت کے گھر مین لایا اور جب تک مدینہ مین رہتا تھا امام حسنؑ کا مہمان رہتا تھا اور معتقدان و محبان اہلبیت سے ہوا۔

حکایت ابن ابی عتیق

قصہ مرد شامی

وایضاً۔ روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ نے بروز جنگ جمل محمد بن حنفیہ کو بلایا اور اپنا نیزہ اونکے ہاتھ مین دیکر حکم دیا کہ جاؤ اور یہ نیزہ شتر عائشہ پر لگاؤ جب محمد بن حنفیہ نزدیک شتر عائشہ پہونچے قبیلہ بنی امیہ نے راہ روکی اور مانع ہوے جب جناب امیرؑ پاس واپس آئے امام حسنؑ نے اونکے ہاتھ سے نیزہ لیا اور جانب شتر عائشہ جھپٹے اور نیزہ شتر پر مارکر با نیزہ خون آلود جناب امیرؑ کی خدمت مین تشریف لائے یہ دیکھکر محمد بن حنفیہ کا چہرہ خجالت سے متغیر ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکا ننگ نکرو کہ جو مجھسے نہو سکا وہ کام حسنؑ نے کیا اسلیے کہ حسنؑ فرزند پیغمبرؐ ہی اور تم میرے فرزند ہو۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ طواف کعبہ کر رہے تھے سنا کہ ایک شخص کہتا ہی یہ پسر فاطمہ زہراؑ ہی حضرت نے فرمایا اسطرح کہہ کہ یہ فرزند علی بن ابیطالبؑ ہی اسلیے کہ میرا پدر میری مادر سے بہتر ہی کشف الغمہ مین روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ خوشبو لگائے جامہ ہاے فاخرہ پہنے دوست احباب خدمتگار ہمراہ استر پر سوار کوچہ ہاے مدینہ مین جاتے تھے ناگاہ ایک مرد پیر فقیر یہودی پھٹے پرانے کپڑے پہنے پریشان حال سامنے آیا اور حضرتؑ کو اس حشم و خدم سے دیکھکر کہنے لگا اے فرزند رسول خداؐ ایک ساعت توقف کیجیے اور میری ایک بات سن لیجیے امام حسنؑ نے باگ روک لی اور کھڑے ہو گئے اوس یہودی نے کہا آپ ہی انصاف کیجیے کہ آپ کے نانا نے کہا ہی دنیا مومن کے واسطے زندان اور کافر کے واسطے بہشت ہی۔ آپ اپنے کو مومن اور مجھے کافر جانتے ہین آپ اس راحت و نعمت مین بسر کرتے اور مین اس محنت و مشقت مین زندگی بسر کرتا ہون امام حسنؑ نے جواب دیا اے مرد پیر اگر پردہ تیری آنکھون کے آگے سے اوٹھا دیا جائے اور تو وہ سامان دیکھے جو خدا نے ہمارے اور جمیع مومنین کے لیے حور و قصور و ریاض خلد مہیا کیے ہین پھر تجھے معلوم ہو جائیگا کہ دنیا میری باوجود اس حشم و خدم کے زندان ہی اور اگر تو وہ دیکھے جو خدا نے تیرے اور تمام کافرون کے لیے آتش جہنم و انواع عذاب و وبال آخرت مہیا کیا ہی پھر تو جانے گا کہ یہ حالت جسمین تو بسر کرتا ہی اوس حالت کے سامنے بہشت ہی۔ ایضاً روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ مسجد مین نماز پڑھ رہے تھے سنا کہ ایک شخص پہلو مین دعا کر رہا ہے خداوندا دس ہزار درہم مجھے روزی کر حضرتؑ جب گھر مین پہونچے دس ہزار درہم اوس شخص کے لیے بھیجدیے۔ کتاب عدد قویہ مین روایت کی ہی کہ ایک روز ایک شخص امام حسنؑ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا اے فرزند امیر المومنینؑ ہم مین ایک دشمن بیرحم ستمگار ہی کہ وہ بڈھون کی حرمت و عزت نہین کرتا اور بچون پر رحم نہین کرتا جب حضرت نے یہ سنا فرمایا بیان کر تیرا دشمن کون ہی کہ تیرا انتقام اوس سے لون اوسنے کہا

میرا دشمن تنگدستی و پریشانی ہی حضرتؑ نے ایک ساعت سر مبارک جھکایا پھر خادم کو بلایا اور فرمایا جو کچھ میرے مال مین سے باقی ہی حاضر کر۔ خادم پانچ ہزار درہم لایا حضرت نے وہ سب دیہہ اوس مرد مفلس کو دیدیا اور اوسے قسم دی کہ جس وقت یہ دشمن تجھپر ستم کرے مجھسے آکر اوسکی شکایت کرنا کہ مین اوسکا ستم تجھسے دفع کردونگا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ کا گذر گروہ فقرا پر ہوا وہ کچھ ٹکڑے خشک روٹی کے زمین پر رکھے کھارہے تھے جب اون فقیرون نے حضرت کو دیکھا صلاح کی حضرت گھوڑے سے اوترے اور فرمایا خدا متکبرون کو دوست نہین رکھتا پس فقرا کے پاس بیٹھ گئے اور اونکے ہمراہ اونکے کھانے مین سے تناول فرمایا اور حضرت کی برکت سے اوس کھانے مین مطلق کمی نہوئی حضرتؑ نے اون فقرا کی دعوت فرمائی اور بہت عمدہ کھانا اونکو کھلایا اور خلعتہاے فاخرہ اونکو مزین کرکے رخصت کیا۔ بعض کتب معتبرہ مین لکھا ہی کہ ایک روز امام حسنؑ بیٹھے کھانا نوش فرمارہے تھے اور ایک کتا سامنے کھڑا تھا ایک لقمہ آپ تناول فرماتے اور دوسرا لقمہ اوس کتے کے سامنے ڈالتے تھے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ اس کتے کو ہنکا دون حضرتؑ نے فرمایا رہنے دو مجھے خدا سے شرم آتی ہی کہ کوئی جاندار میرے کھانے کی طرف دیکھے اور مین اوسے کھانا نہ دون اور ہنکا دون۔ ایضاً منقول ہی کہ حضرتؑ کے غلامون مین سے ایک غلام نے کچھ خیانت کی کہ سزایاب ہونے کا مستحق ہوگیا حضرتؑ نے چاہا اوس سے قصاص لین اوس غلام نے پڑھا والکاظمین الغیظ۔ حضرتؑ نے فرمایا مین نے اپنے غصہ کو فرو کیا غلام نے کہا والعافین عن الناس حضرتؑ نے فرمایا تیرے گناہون سے مین درگذرا اوس غلام نے کہا واللہ یحب المحسنین حضرتؑ نے فرمایا مین نے تجھے آزاد کیا اور پہلے سے دونا وظیفہ مقرر کیا۔ کتاب عدد قویہ مین روایت کی ہی کہ امام حسنؑ بوجہ احترام و آداب اپنے پدر بزرگوار کے سامنے کم بات کرتے تھے بعض اہل کوفہ نے جناب امیرؑ سے کہا کہ امام حسنؑ کلام کرنے سے عاجز ہین یہ سنکر جناب امیرؑ نے امام حسنؑ کو طلب کیا اور فرمایا لوگ ایسا کچھ کہتے ہین منبر پر جاؤ اور اپنا فضل ہنر ظاہر کرو امام حسنؑ نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ آپکے سامنے مجھے یارا ے کلام نہین جناب امیرؑ نے فرمایا ای فرزند مین تیرے سامنے سے ہٹا جاتا ہون پس بحکم جناب امیرؑ لوگون کو جمع کیا اور امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا فرمایا اور حاضرین کو مواعظ شافیہ فرمائے خروش حاضرین مسجد سے بلند ہوا پس فرمایا ایہا الناس اپنے پروردگار کا کلام سمجھو اور آیات قرآنی پر غور کرو کہ حقتعالی فرماتا ہی ان اللہ اصطفے ادم ونوحا وال ابرھیم وال عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم

لطیفہ خلق و فروتنی امام حسنؑ

واضح ہو کہ ہم ذریت برگزیدۂ آدمؑ و سلالۂ نوحؑ و برگزیدۂ آل ابراہیمؑ و فرزند پسندیدۂ اسمٰعیلؑ
و آل محمدؐ ہین ہم مثل آسمان بلند ہین کہ ہمسے فیض و رحمت تم پر برستی ہی اور ہم بمنزلۂ خورشید انور
ہین کہ جہان کو نور ہدایت روشن کیا ہی اور ہم شجرۂ زیتون ہین کہ خدا نے قرآن مین اوسکی مثال
دی ہی اور برکت یاد کیا ہی کہ نہ شرق مین ہی نہ غرب مین پیغمبرؐ اوس درخت کی جڑ اور علیؑ شاخ
ہین اور ہم بخدا سوگند اوس درخت کے میوہ ہین پس جو کوئی اوس درخت کی شاخون مین سے کسی
شاخ کو اختیار کرے وہ ناجی ہی اور جو اوس درخت سے دور ہی وہ ناری ہی پس جناب امیرؑ
تعظیماً منبر پر جا کر درمیان دو دیدۂ امام حسنؑ بوسہ دیا اور کہا یا ابن رسول اللہ اپنی حجت
تمنے قوم پر تمام کی اور اپنی اطاعت اپنے واجب کی پس وائے اوس پر جو تمہاری مخالفت کرے۔

فصل چوتھی نصوص امامت و معجزات امام حسنؑ کا بیان۔ فریقین نے بسند ہائے متواترہ
روایت کیا ہی کہ جب وقت وفات جناب امیرؑ ہوا امام حسنؑ اور سب فرزندون اور اپنے شیعون
کو حضرت نے طلب کیا اور امام حسنؑ کو اپنا خلیفہ فرمایا اور اسرار علوم الٰہی و امانت ہائے
حضرت رسالت پناہیؐ سپرد کیے اور قریب بلا کر اسرار حق تعالےٰ اونکے کان مین کہے۔
اور اہل سنت کو بھی خلافت امام حسنؑ مین اختلاف نہین اور سب قائل ہین کہ امام حسنؑ بعد
امیر المومنینؑ و بیعت مسلمین مستحق خلافت تھے کلینی وغیرہ نے سلیم بن قیس ہلالی سے روایت
کی ہی کہ تھا مین وقت وصیت جناب امیرؑ بحق امام حسنؑ حاضر تھا کہ جناب امیرؑ نے اپنی وصیت پر
امام حسینؑ و محمد بن حنفیہ اور اپنے سب فرزندون اور اہلبیتؑ اور خاص خاص شیعون کو
گواہ کیا پس کتب اور اسلحہ حضرت رسولؐ اونکے سپرد فرمائے اور کہا اے فرزند مجھے رسولخداؐ
نے حکم دیا ہی کہ تمھین اپنا وصی کرون اور کتب و سلاح اپنے تمکو سپرد کرون جس طرح حضرت
رسولؐ نے مجھے اپنا وصی کیا اور کتب و سلاح اپنے مجھے سپرد کیے اور مجھے حکم دیا کہ مین تمھین
حکم دون کہ جب تمہارا وقت وفات آئے اِس تبرکات کو اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا اور اونکو اپنا
وصی و خلیفہ کرنا پس جناب امیرؑ نے امام حسینؑ سے کہا کہ تمکو رسولخداؐ نے حکم دیا ہی کہ اس تبرکات کو
اپنے فرزند علی بن الحسینؑ کے سپرد کرنا پس دست علی بن الحسینؑ پکڑ کے فرمایا تمکو رسولخداؐ نے حکم دیا ہی
کہ اسکو اپنے فرزند محمد بن علی باقرؑ کے سپرد کرنا اور رسولخداؐ اور میری جانب سے اونکو سلام کہنا۔
ایضاً بسند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ جب ہنگام وفات جناب امیرؑ ہوا اپنے فرزند
امام حسنؑ سے فرمایا میرے قریب آؤ کہ مین چند رازہائے پنہان جو رسولخداؐ نے مجھے تعلیم فرمائے تھے تمسے

فصل چوتھی بیان نص امامت و معجزات امام حسنؑ

بیان کرون اور اون چند امور پر تمکو امین کرون جنپر رسولخداؐ نے مجھے امین کیا تھا پس امام حسنؑ قریب گئے اور جناب امیرؑ نے اسرار الٰہی اونکے کان مین کہے۔ شیخ طبرسی رحؒ نے روایت کی ہی کہ جب جناب امیرؑ جانب عراق جاتے تھے اپنے کتب ام سلمہ زوجۂ رسولخداؐ کے سپرد کرتے تھے اور جب امام حسنؑ عراق سے مراجعت کرتے تھے ام سلمہؓ کتب جناب امیرؑ اونکے سپرد فرماتی تھین مؤلف فرماتے ہین کہ احادیث نصِ امامت جناب امام حسنؑ بکثرت ہین۔ اور اونمین سے اکثر حیات القلوب جلد سوم مین لکھے ہین۔ **ولیکن معجزات امام حسنؑ** صفار و قطب راوندی وغیرہ نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسنؑ سفر حج کو جاتے تھے ایک شخص فرزندان زبیر سے کہ قائل بامامت آنحضرتؑ تھا حاضر رہتا تھا پس بعض منازل سے کسی منزل پر گذر ہوا کہ وہان نخلستان خرما بھی تھے اور بغیر پانی کے خشک ہوگئے تھے پس امام حسنؑ کے لیے ایک درخت کے نیچے فرش بچھایا اور فرزند زبیر کے لیے دوسرے درخت کے نیچے سامنے بچھونا کیا فرزند زبیر نے درخت کی طرف دیکھکر کہا اگر یہ درخت خشک نہو گیا ہوتا تو ہم میوہ کھاتے امام حسنؑ نے فرمایا تجھے خواہش رطب ہی اوسنے کہا ہان۔ امام حسنؑ نے ہاتھ جانب آسمان بلند فرمائے اور دعا کی کہ وہ شخص نہ سمجھا ناگاہ وہ درخت خشک باعجاز حضرتؑ سبز ہوگیا اور پتے نکل آئے رطب بھی لگے جمال جو اونٹ کھینچتا ہی وہ بھی ہمراہ تھا اوسنے کہا بخدا سوگند جادو کیا ہی حضرتؑ نے فرمایا وائے ہو تجھپر یہ جادو نہین ہی لیکن خدا نے اپنے پیغمبر کے فرزند کی دعا مستجاب فرمائی پس اسقدر رطب اوس درخت سے توڑے کہ اہل قافلہ کو کافی ہوئے۔ قطب راوندی نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ نے امام حسینؑ و عبداللہ بن جعفر سے فرمایا خرچ کہ معاویہ کی جانب سے پہلی تاریخ تمھین پہونچے گا جب پہلی تاریخ ہوئی جس طرح حضرتؑ نے فرمایا تھا خرچ معاویہ کی طرف سے پہونچا اور امام حسنؑ بہت قرضدار تھے جو کچھ حضرتؑ کے لیے اوسنے بھیجا تھا اوس سے اپنا قرض ادا کیا اور باقی اہلبیت اور اپنے شیعون پر تقسیم کر دیا اور امام حسینؑ نے بھی اپنا قرض ادا کیا اور جو کچھ باقی رہا اوسکے تین حصّے کیے ایک حصّہ اپنے اہلبیتؑ اور شیعون کو دیا اور دو حصّے اپنے عیال کے لیے بھیجے اور عبداللہ بن جعفر نے بھی اپنا قرض ادا کیا اور جو باقی بچا وہ معاویہ کے ملازم کو انعام مین دیا اور جب یہ خبر معاویہ کو پہونچی اوسنے عبداللہ بن جعفر کے لیے بہت مال بھیجا۔ **ایضًا** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ مکہ سے پیادہ مدینہ مین آتے تھے اثنای راہ مین پاہاے مبارک پر ورم آگیا حضرت سے عرض کیا سوار ہو جیے کہ ورم مین کچھ تخفیف ہو جائے۔ حضرتؑ نے انکار کیا اور فرمایا جب مین اس منزل پر پہونچونگا ایک حبشی میرے استقبال کو آئیگا اوسکے

پاس ایک روغن بھی ہوگا کہ وہ اس ورم کو نافع ہے پس وہ روغن اوس سے مول لے لینا اور جو
قیمت وہ مانگے وہ دینا یہ سنکر دوستانِ آنحضرت سے ایک شخص نے تعجب کیا اور کہا جس منزل پر ہم جاتے ہین
وہان کوئی روغن فروش نہین حضرتؑ نے فرمایا بہت جلد وہ آئیگا جب چند میل راہ طے ہوئی اوس حبشی
کی سیاہی دور سے دکھائی دی حضرتؑ نے غلام سے فرمایا جا اور روغن اوس سے خرید کر لے جب غلام
اوس حبشی پاس گیا اور اوس سے روغن طلب کیا اوسنے کہا روغن کس کے لیے چاہیے کہا
حسن بن ابیطالبؑ کے لیے درکار ہے اوسنے کہا مجھے حضرت کی خدمت مین لیچلو جب حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوا کہا یا بن رسول اللہؐ مین آپکا محب و شیعہ ہون اس روغن کی قیمت نہ لونگا
ولیکن دعا کیجیے کہ حق تعالٰے ایک فرزند مستوی الخلقت مجھے کرامت کرے کہ وہ آپ اہلبیتؑ کا
محب و شیعہ ہو اسلیے کہ اسوقت جو مین آپکی خدمت مین آیا ہون میری زوجہ کو دردِ زہ تھا حضرتؑ
نے فرمایا اپنے گھر جا جب تو گھر مین پہونچے فرزند مستوی الخلقت پائیگا پس وہ حبشی جلد گھر کو واپس
گیا اور پھر خدمت حضرتؑ مین حاضر ہوا اور حضرتؑ کو دعاے خیر دی اور کہا جو کچھ آپؑ نے فرمایا تھا
وہی ہوا پس حضرتؑ نے روغن اپنے پانون پر ملا اور قبل اسکے کہ اپنی جگہ سے اوٹھین اوس ورم کا
نشان بھی باقی نہ رہا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ کوفہ مین مجلہ رحبہ بیٹھے تھے
ایک شخص خدمت مین حاضر ہوا اور کہا مین آپکی رعایا اور اہل بلاد سے ہون جناب امیرؑ نے فرمایا تو
جھوٹ کہتا ہے میری رعایا اور بلاد سے نہین ولیکن تجھے بادشاہ روم نے معاویہ پاس چند مسائل
دریافت کرنے کو بھیجا تھا اور وہ جواب نہ جانتا تھا اب معاویہ نے تجھے میرے پاس بھیجا ہے کہ مجھسے
اون مسائل کے جوابات دریافت کرے اوس شخص نے کہا یا امیر المومنینؑ آپ سچ فرماتے ہین معاویہ
نے پوشیدہ مجھے آپ پاس بھیجا ہے اور کوئی اس راز پر بغیر خدا مطلع نہین آپ نے بالہام حق تعالٰی جانا
پس جناب امیرؑ نے فرمایا میرے اِن دو فرزند حسنینؑ مین سے جس سے تو چاہے سوال کر اوسنے
کہا مین امام حسنؑ سے سوال کرتا ہون امام حسنؑ نے فرمایا تو دریافت کرنے آیا ہے کہ حق و باطل مین
کسقدر فاصلہ ہے اور زمین سے آسمان تک کسقدر مسافت ہے اور مشرق مغرب سے کتنی دور ہے اور
قوس قزح کیا چیز ہے اور مخنث کسے کہتے ہین اور وہ دس چیزین کون ہین جو ایک دوسرے سے
زیادہ سخت ہین اوس شخص نے کہا ہان مین اسی کے دریافت کرنے کو آیا ہون پس امام حسنؑ نے فرمایا
حق و باطل مین چار انگشت کا فرق ہے جو آنکھ سے تو دیکھتا ہے وہ حق ہے اور کان سے باطل بہت سنتا
ہے اور درمیان آسمان و زمین بقدر نفرین مظلوم فاصلہ ہے اور بقدر مد نگاہ ہے اور مشرق و مغرب مین فاصلہ

بقدر مسافت یک روزہ آفتاب ہی اور قزح شیطان کا نام ہی اور یہ قوس بنام شیطان نہین بلکہ
قوس خدا ہی اور علامت فراوانی سبزی کی ہی اور اہل زمین کے لیے غرق ہونے سے امان ہی اور
مخنث وہ ہی کہ معلوم نہو وہ مرد ہی یا عورت اور دونون مقام اوسکے ہون پس تابلوغ انتظار کرین
اگر محتلم ہو مرد ہے اور اگر حائض ہوا اور پستان ابھرین عورت ہی اور اگر اس سے بھی ظاہر نہو تو
دیکھنا چاہیے اگر بول کی دھار سیدھی ہی مرد ہی اور اگر بطور بول شتر ہی پس عورت ہی لیکن وہ دس
چیزین جو ایک دوسری سے زیادہ سخت ہین پس پتھر کو خدا نے سخت پیدا کیا ہی اور لوہے کو اوس سے
زیادہ سخت کیا ہی کہ پتھر کو توڑتا ہی اور آگ کو لوہے سے زیادہ سخت کیا ہی کہ اوسے پگھلا دیتی ہی
اور پانی کو آگ سے زیادہ سخت کیا ہی کہ اوسے بجھا دیتا ہی اور ابر کو پانی سے زیادہ سخت کیا ہی کہ
حکم اوسکا پانی پر جاری ہی اور ہوا کو پانی پر مسلط کیا ہی کہ اوسے حرکت دیتی ہی اور ہوا سے سخت تر
وہ فرشتہ ہی کہ ہوا جسکے حکم مین ہی اور اوس سے زیادہ سخت ملک موت ہی کہ اوسکی قبض روح کرتا ہی اور
ملک موت سے زیادہ سخت موت ہی کہ خود ملک موت اوس سے مریگا اور موت سے سخت زیادہ حکم خدا
ہی کہ اوسکے فرمان سے آتی بھی ہی اور دفع بھی ہو جاتی ہی - ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ جب
ابوسفیان مدینہ مین آیا اور چاہا حضرت رسولؐ سے امان طلب کرے جناب امیرؑ کی خدمت مین آیا اور
کہا آپ شفاعت کیجیے حضرت نے قبول نفرمایا جناب سیدہؑ پردہ مین تھین اور امام حسنؑ ایک سال
دو مہینے کے تھے اور گھٹنیون چلتے تھے ابوسفیان نے کہا اے دختر محمدؐ اس طفل کو میرا شفیع کیجیے کہ
اپنے نانا سے شفاعت کرین پس امام حسنؑ نے ابوسفیان کے آگے آکر ایک ہاتھ سے اوسکی ناک
اور دوسرے ہاتھ سے اوسکی داڑھی پکڑ کر بقدرت حق تعالیٰ کلام کیا اور کہا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ تو کہہ کہ مین اپنے نانا سے تیری شفاعت کرون پس جناب امیرؑ نے فرمایا مین
اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے آل محمدؐ کو مثل و نظیر حضرت یحییٰ بن ذکریا فرمایا جیسا کہ حق تعالیٰ اونکے
حق مین فرماتا ہی - وآتیناہ الحکم صبیا ایضاً روایت کی ہی کہ ایک روز شیعون نے امام حسنؑ
سے زیاد بن امیہ کی شکایت بیان کی پس حضرت نے ہاتھ دعا کے لیے اوٹھائے اور کہا خدایا خدا
زیاد بن امیہ سے ہمارے اور ہمارے شیعون کا انتقام لے اور اوسے بہت جلد معذب کر بیشک تو
سب چیز پر قادر ہی پس اوسی روز اوسکے انگوٹھے مین زخم پڑا اور گردن تک ورم پہونچ کر مر گیا - ایضاً
روایت کی ہی کہ ایک شخص نے ہزار دینار کا امام حسنؑ پر دعوی کیا اور حضرت کو شریح قاضی پاس لیگیا
حضرت نے اور شریح نے اوسکو قسم دی جب اوس شخص نے قسم کھائی اور روپیہ پایا اوٹھ کھڑا ہوا

معجزہ امام حسنؑ در طفولیت

معجزہ ۱۰ امام حسنؑ

معجزہ ۱۱ امام حسنؑ

اوٹھتے ہی زمین پر گر پڑا اور جہنم واصل ہوا۔ ایضاً جناب صادقؑ سے روایت کی ہو کہ ایک مرد نے
بعض شیعون نے امام حسنؑ سے کہا آپ اسقدر متحمل مشقت حضرت معاویہ کیون ہوتے ہین حضرت نے
فرمایا مین اپنے خدا کے حکم کی اطاعت کرتا ہون اور اگر خدا سے کہون کہ شام کو عراق اور عراق
کو شام مرد کو عورت اور عورت کو مرد کر دے میری دعا خدا قبول کریگا ایک مرد شامی بھی موجود تھا
اوسنے کہا کون ایسا کرسکتا ہی امام حسنؑ نے فرمایا تجھے شرم نہین آتی کہ عورت ہوکر مردون مین بیٹھی ہو
جب اوس مرد نے خیال کیا دیکھا عورت ہوگئی ہی پس حضرتؑ نے فرمایا اوٹھ اور گھر جا کر تیری
عورت مرد ہوگئی ہی اور تجھسے مجامعت کریگی اور تیرے فرزند مخنث پیدا ہونگا پس جو کچھ حضرت نے
فرمایا تھا سب واقع ہوا اور وہ دونون حضرت کی خدمت مین آئے اور توبہ کی حضرت نے
انکے لیے دعا فرمائی کہ دونون اپنی پہلی حالت پر ہوگئے۔ سید ابن طاؤس نے بسند معتبر ابن عباس
سے روایت کی ہی کہ مین ایک روز امام حسنؑ کی خدمت مین حاضر تھا کہ ایک گائے حضرت کے
سامنے سے کوئی لیے جاتا تھا حضرت نے فرمایا یہ گائے حاملہ ہی اور اسکے پیٹ مین بچھیا ہی اور اوسکے
ماتھے کے بیچ مین سفیدی ہی اور دم کی نوک بھی سفید ہی ابن عباس کہتے ہین کہ مین قصاب کے
ہمراہ روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے اوس گائے کو ذبح کیا اور ایک بچھیا اوسکے پیٹ سے ویسی ہی
حضرت نے فرمائی تھی نکلی پس مین حضرت کی خدمت مین آیا اور کہا خدا فرماتا ہی جو مان کے پیٹ مین ہی
اوسے ہم جانتے ہین آپ نے کیونکر جانا امام حسنؑ نے فرمایا مین نے بالہام خدا جانا۔ ایضاً امام محمد باقرؑ
سے روایت کی ہی کہ ایک گروہ اصحاب امیر المومنینؑ بعد شہادت آنحضرتؑ امام حسنؑ کی خدمت مین
آئے اور کہا ہمین وہ عجائب دکھاؤ جو تمھارے والد دکھاتے تھے حضرت نے فرمایا اگر تمکو وہ عجائب دکھاؤن
تو ایمان لاؤگے اونھون نے کہا ہان۔ امام حسنؑ نے فرمایا اگر میرے پدر کو دیکھو پہچانوگے اونھون نے کہا
ہان پس امام حسنؑ نے پردہ اوٹھایا اور کہا اس گھر مین دیکھو جب اوس گھر مین نظر کی دیکھا جناب امیرؑ
بیٹھے ہین امام حسنؑ نے کہا تم پہچانتے ہو یہ جناب امیرؑ ہین سب نے کہا ہان ہمنے پہچانا اور گواہی
دیتے ہین کہ آپ ولی خدا بحق و راستی ہین اور آپ بعد اپنے پدر کے امام ہین اور تحقیق کہ آپ نے
امیر المومنینؑ کو ہمین اونکی وفات کے بعد دکھایا جسطرح آپکے پدر نے رسول خدا کو اونکی وفات کے بعد
ابوبکر کو مسجد قبا مین دکھایا تھا پس امام حسنؑ نے فرمایا کیا تمنے قول خدا نہین سنا کہ قرآن مین فرماتا ہی
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون یعنی جو لوگ راہ خدا
مین شہید ہوتے ہین اونکو یہ نہ کہو کہ مردہ ہین بلکہ وہ زندہ ہین ولیکن تم نہین سمجھتے اور امام حسن نے

فرمایا یہ آیہ اون لوگون کے حق مین آیا ہی جو راہ خدا مین قتل ہوتے ہین پس میرے حق مین کیا عجب کرتے
ہو اون لوگون نے کہا ہم ایمان لائے اور اے فرزند رسولخداؐ آپکی ہمنے تصدیق کی۔ ایضاً بسند معتبر
جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی ایک روز نخلستان مین بیٹھے تھے
معاویہ نے کہا مین نے سُنا ہی رسولخداؐ نے خرمون کا درخت مین تخمینہ کیا ہی اور وہ تخمینہ ٹھیک ہوا ہی آیا وہ علم
آپ بھی جانتے ہین اسلیے کہ آپکے شیعہ دعوی کرتے ہین کہ آپ سے از آسمان تا زمین کسی چیز کا علم نہان
نہین امام حسنؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ تخمینہ پیمانہ سے فرماتے تھے اور مین تجھسے شمار خرمون کا بیان کرتا
ہون معاویہ نے کہا بتا دو اس درخت مین کسقدر خرمے ہین امام حسن نے فرمایا چار ہزار اور چار خُرمے اس
درخت مین ہین معاویہ نے حکم دیا کہ اس درخت کے خُرمے توڑکر شمار کرو جب سب کو توڑکر شمار کیا
چار ہزار اور تین خُرمے نکلے امام حسنؑ نے فرمایا مین نے ہرگز جھوٹ نہین کہا اور خبر دروغ خدا کیطرف سے
مجھے نہین پہونچی بیشک ایک خُرما کسی نے چھپا دیا ہی جب تلاش کیا ایک خرما عبداللہ بن عامر کے ہاتھ مین تھا
پس حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا ای معاویہ اگر ایسا نہ ہوتا کہ تو کافر ہیگا اور ایمان نہ لائیگا تحقیق مین تجھسے بیان کر دیتا
جو کچھ تو اسکے بعد کریگا زمانہ حضرت رسولؐ مین تصدیق کرتے اور تکذیب نکرتے تھے اور تو باوجود معائنہ
ایسا کہتا ہی کہ کب تجھے اپنے نانا سے سُنا حالانکہ تم کو دیکھتے تھے قسم بخدا کہ زیاد کو اوسکے باپ سے تو نے ملحق
کیا اور حجر بن عدی کو تو قتل کریگا شیعون کے سر شہرون سے تیرے پاس لائینگے پس جو کچھ حضرتؑ نے
اوس روز فرمایا تھا سب واقع ہوا صفار و قطب راوندی نے جناب صادق سے روایت کی ہی کہ دو شخص
امام حسنؑ کی خدمت مین حاضر تھے حضرت نے ایک سے کہا کل کی رات تونے اپنے گھر مین یہ باتین کین
اوس شخص نے متعجب ہوکر کہا آپ سب جانتے ہین جو کچھ کوئی کرے حضرت نے فرمایا ہم جو کچھ رات دن
مین واقع ہوتا ہی سب جانتے ہین پس فرمایا خدا نے رسولخداؐ کو علم حلال و حرام تعلیم کیا اور تنزیل و تاویل
قرآن پر اور جو کچھ تا روز قیامت واقع ہوگا اوسپر مطلع کیا اور حضرت رسولؐ نے سب جناب امیرؑ کو
اور جناب امیرؑ نے سب مجھے تعلیم کیا۔ کتاب عدد قویہ مین حذیفہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسولؐ
ایک روز کوہ حری یا کسی اور پہاڑ پر بیٹھے تھے اور جناب امیرؑ و ابوبکر و عمر و عثمان بھی موجود تھے اور
ایک گروہ مہاجرین و انصار بھی حاضر تھا۔ ناگاہ امام حسنؑ کو دیکھا کہ با نہایت تمکین و وقار آتے
ہین جب حضرت رسولؐ نے دیکھا فرمایا جبرئیل حسنؑ کو ہدایت کرتے اور میکائیل دوست رکھتے ہین
حسنؑ میرا فرزند اور میری جان اور میری پسلیون مین سے ایک پسلی اور میرا فرزند زادہ اور میرا نور دیدہ
ہی میرے پدر بزرگوار اوسپر فدا ہون پس حضرت رسولؐ اوٹھے اور ہم بھی حضرت کیساتھ اوٹھ کھڑے ہوئے

اور امام حسنؑ کا استقبال کیا جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے حسنؑ تم میرے باغ کے سیب اور میرے
حبیب اور میری جان و دل ہو پس امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑ کے لائے اور اپنے پاس بٹھایا اور ہم لوگ
حضرتؐ کے گرد بیٹھے دیکھ رہے تھے اور حضرت بغور امام حسنؑ کو دیکھتے تھے پھر فرمایا یہ فرزند بعد میرے
ہدایت کنندہ اور ہدایت یافت ہوگا اور یہ فرزند خدا کی جانب سے میرے لیے ہدیہ ہے میری جانب سے
لوگون کو خبر دیگا اور میرے آثار پسندیدہ اونھین پہونچائیگا۔ میری سنت کو زندہ رکھے گا میرے
کامون کا متولی ہوگا اور نظر لطف خدا اسکی طرف ہوگی پس خدا اوسپر رحمت کرے جو اسکی قدر جانے
اور اسکے حق مین مجھسے نیکی کرے اور اسکے گرامی رکھنے سے مجھے گرامی رکھے ہنوز سخن حضرتؐ تمام نہوا تھا
کہ ایک اعرابی دُور سے دکھائی پڑا کہ اپنے نیزہ کو ہلاتا آتا تھا جب حضرتؐ کی نظر مبارک اوسپر پڑی فرمایا
تمھاری طرف وہ شخص آتا ہے جو تمسے ایسی سخت کلامی کریگا کہ تم لوگ اوسکے کلام سے کانپنے لگوگے اور
چند سوال بھی کریگا اور بے ادبانہ کلام کریگا پس وہ اعرابی آیا اور سلام نہ کیا پوچھا تم مین محمدؐ کون ہے
ہمنے کہا کیا مطلب ہے حضرتؐ نے فرمایا اسے کہنے دو اعرابی نے کہا اے محمدؐ مین اس سے پہلے تمکو دشمن
رکھتا تھا اور اب تمکو دیکھ کر زیادہ تر مین دشمن ہوا اور غضب آلود ہون حضرت رسولؐ متبسم ہوئے
لوگون نے چاہا اوسے آزار دین حضرتؐ نے منع فرمایا اعرابی نے کہا اے محمدؐ تم پیغمبری کا دعوی
کرتے ہو پیغمبرون پر دروغ کہتے ہو اور کوئی حجت و دلیل اپنی پیغمبری پر تم نہین رکھتے حضرتؐ نے
فرمایا تجھے کیا معلوم کہ مین حجت نہین رکھتا اعرابی نے کہا کیا دلیل ہے حضرتؐ نے فرمایا اگر تو دلیل چاہتا
ہے تو میرے اعضا مین سے ایک عضو تجھے خبر دیگا یہانتک کہ میری دلیل محکم تر ہو اعرابی نے کہا آیا آدمی
کا عضو کلام کر سکتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہان پس امام حسنؑ سے خطاب فرمایا اوٹھو اور حجت اس اعرابی
پر تمام کرو اعرابی متعجب ہوا اور کہا بچے کو حکم دیا ہے کہ مجھسے گفتگو کرے حضرتؐ نے فرمایا تو اس کو دک
کو عالم و دانا پائیگا پس امام حسنؑ نے ابتدا کی اور فرمایا اے اعرابی جاہل و غافل ہے تو سوال نہین
کرتا بلکہ ایک فقیہ دانا سے تو سوال کرتا ہے اور خود تو جاہل و نادان ہے یہ فرماکر چند شعر نہایت فصیح
و بلیغ اپنی مفاخرت اور علم و فضل و جلالت پر فی البدیہہ انشاء فرمائے اور کہا اے اعرابی تونے اپنی
زبان کھولی اور اپنے اندازہ سے گذر گیا اور تیرے نفس نے تجھے فریب دیا ولیکن اس مجلس سے تو حرکت
نکریگا تا اینکہ انشاء اللہ ایمان لائے پس اعرابی متبسم ہوا اور کہا وہ کہو جو میرا سبب اسلام ہو امام حسنؑ
نے کہا تم لوگ مع اپنی قوم کے ایک مجلس مین جمع ہوئے اور از روے جہالت و سفاہت محمد صلعم کو
یاد کیا اور کہا سب عرب اونکے دشمن ہوے ہین اور وہ بھی تمام عرب سے دشمنی کرتے ہین

او نہوں نے تجھسے کہا لازم ہی اگر وہ مارے جائینگے کوئی اونکا خون طلب نکریگا پس اون لوگون نے تجھے بوجھ تجھے مقرر کیا کہ تو آنحضرت کو قتل کرے اور تو اپنا نیزہ اوٹھاکر بارادۂ قتل آنحضرت آیا او نہاں تیرا ارادہ کوئی مطلع نہو جائے اور یہ تو نہ جانتا تھا کہ خدا تجھے ایک امر خیر کے لیے لایا ہی کہ اوسنے تیرے لیے ارادہ کیا ہی اب مین تجھے اون امور کی خبر دیتا ہون جو تجھپر سفر مین گذرے اے اعرابی تو اپنی قوم مین سے چاندنی رات کو جدا ہوا ناگاہ آندھی آئی اور اندھیرا ہوگیا ابر دکھائی دیا اوس نے زور سے برسا تو حیران ہوا اور راہ بھول گیا نہ قدرت آگے جانے کی رہی نہ پھر جانے کی کسی کے پانون کی آہٹ نہ آتی تھی اور نہ روشنی دکھائی دیتی تھی ابر محیط آسمان تھا اور ستارے چھپ گئے تھے کبھی تجھے ہوا تھپیڑ مارتی تھی اور کبھی خار و خاشاک سے ایذا پہونچتی تھی بجلی کی چمک سے آنکھون مین چکاچوند ہوتی تھی اور پتھرسے پانون مجروح ہوتے تھے ناگاہ اِن شدتون سے تو نے رہائی پاکر اپنے کو جہان پاس دیکھا پس آنکھین تیری روشن ہوگئین اور نالہ و بیقراری ساکن ہوئی اعرابی نے کہا یہ سب باتین تمنے کیونکر جانین تمنے میرے دل کی خبر بیان کی گویا اس سفر مین تم میرے ہمراہ تھے اور میرے امور سے کوئی چیز تمپر مخفی نہ رہی گویا غیب کی باتین کرتے ہو۔ اب مجھکو اسلام کیا ہی کہ مین مسلمان ہون امام حسنؑ نے فرمایا کہہ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ و رسولہ پس اعرابی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور اسلام اوسکا نیک ہوا کہ خود حضرت رسولؐ نے تھوڑا قرآن اوسے تعلیم فرمایا۔ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مین اپنی قوم پاس پھر جاؤن اور اونکو ہدایت کرون اور شرائع دین اونھین تعلیم کرون حضرتؐ نے اجازت دی جب وہ اعرابی اپنی قوم مین پہونچا ایک جماعت کو حضرتؐ کی خدمت مین لایا اور وہ بھی مسلمان ہوے پس بعد اس واقعہ کے جب لوگ امام حسنؑ کو دیکھتے تھے خدا نے امام حسنؑ کو وہ درجہ عطا کیا ہی کہ اپنی خلق مین سے کسی کو عطا نہین کیا قطب راوندی نے روایت کی ہی کہ ایک روز عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا امام حسنؑ کلام کرنے مین عاجز ہین جب منبر پر وعظ کو جاتے ہین اور لوگ اونکی طرف دیکھتے ہین خجالت اونکو کلام کرنے سے مانع ہوتی ہی پس معاویہ نے امام حسنؑ سے کہا منبر پر جاکر مجھے موعظہ کیجیے امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور بعد مواعظ شافیہ اور اظہار حسب و نسب جلالت قدر و منزلت بہت کچھ فخر کیا اور فرمایا مین ہی فرزند بہترین زنان فاطمہؑ دختر رسولخدا ہون مین ہی فرزند رسولخدا ہون و فرزند سراج منیر و فرزند بشیر و نذیر و فرزند رحمۃ للعالمین و فرزند پیغمبر انس و جن ہون مین ہی فرزند بہترین خلق خدا بعد از رسولخدا ہون مین ہی فرزند صاحب فضائل و دلائل ہون مین ہی فرزند

معجزۂ امام حسن

معجزۂ امام حسن

امیر المومنینؑ ہون کہ حق میرا غصب کیا ہی مین ہی ایک دو بہترین جوانان بہشت سے ہون
مین ہی فرزند شفیع مطاع ہون مین ہی اوسکا فرزند ہون جسکے ہمراہ فرشتون نے کافرون سے قتال کیا
مین ہی اوسکا فرزند ہون جسکے سامنے سب قریش خاضع ہوے مین ہی فرزند پیشوائے خلق ہون پس
معاویہ ڈرا کہ کہین لوگ حضرت امام حسنؑ کی طرف متوجہ نہو جائین اور مجھسے پھر جائین کہا اے ابو محمد منبر سے اوتر
آیئے جو کچھ آپ نے بیان کیا بہت ہی جب امام حسنؑ منبر سے نیچے تشریف لائے معاویہ نے کہا تمھارے
گمان مین تم خلیفہ ہوا اور حالانکہ تمکو قابلیت خلافت کی نہین امام حسنؑ نے فرمایا خلیفہ وہی ہی جو
کتاب خدا پر عمل کرے اور متابعت سنت حضرت رسولؐ کرے وہ خلیفہ نہین جو درمیان مردم
بجور و ظلم سلوک کرے اور سنتہاے رسولخدا کو معطل چھوڑ دے اور دُنیا کو پدر و مادر سمجھے بادشاہی
کرے اور بعد چند روز کے برخوردار ہوا اور بعد اوسکے وہ لذت اوس سے منقطع ہو جائے اور
عقوبت اوسکے لیے باقی رہے پس ایک جوان جو کہ قوم بنی اُمیّہ سے اوس مجلس مین تھا معترض
ہوا اور بہت سخنان ناسزا امام حسنؑ اور امیر المومنینؑ کو اوس شقی نے کہے امام حسنؑ نے فرمایا
خداوندا اپنی نعمت کو اس سے متغیر فرما اور اسے عورت کردے تاکہ اور لوگ اسکے حال سے عبرت
حاصل کرین جب اوس شقی نے اپنے جسم پر نظر کی دیکھا عورت ہو گیا ہی مقام بول مثل عورتون کے
مبدل ہوا اور ریش بھی صفا چٹ ہو گئی ہی پس امام حسنؑ نے فرمایا اے عورت دور ہو کیون
مردون کی مجلس مین بیٹھی ہی یہ فرماکر حضرتؑ نے چاہا مجلس سے تشریف لے جائین عمرو بن عاص
نابکار نے کہا ابھی توقف کیجیے آپ سے چند مسائل دریافت کرونگا امام حسنؑ نے فرمایا جو چاہو
پوچھو۔ عمرو بن عاص نے کہا مجھے خبر دیجیے کہ کرم و نجدت و مروّت کیا چیز ہی حضرتؑ نے فرمایا و لیکن
کرم پس نیکی کرنا ہی کہ قصد عوض نہو اور قبل سوال عطا کرنا ہی و لیکن نجدت یعنی رفعت پس
دشمنون کو اپنے محارم سے دفع کرنا اور ہر مقام پر مکروہات مین صبر کرنا ہی۔ و لیکن مروت یعنی مردمی
پس وہ یہ ہی کہ آدمی اپنے دین کو نگاہ رکھے اور اپنے نفس کو کثافت و آلودگی سے حفظ کرے
اور بادائے حقوق خدا و خلق قیام کرے اور جسے دیکھے سلام کرے یہ ارشاد فرماکر حضرت تشریف
لے گئے پس معاویہ نے عمرو بن عاص کو ملامت و نفرین کی اور کہا تو نے اہل شام کو فاسد کر دیا
اور فضائل امام حسنؑ پر مطلع کیا عمرو بن عاص نے کہا ان باتون کو چھوڑ دو اہل شام تمکو ایمان
کے لیے دوست نہین رکھتے بلکہ دُنیا کے لیے دوست رکھتے ہین شمشیر و مال تمھارے ہاتھ مین ہے
سخنان امام حسنؑ مفید نہونگے پس اوس جوان بنی اُمیّہ کا قصہ لوگون مین مشتہر ہوا اور اوسکی زوجہ

امام حسنؑ کی خدمت مین آئی اور استغاثہ و فریاد و تضرع وزاری اپنے شوہر کے عورت ہو جانے پر
بہت کی امام حسنؑ بھی اوسکے رونے پر رونے لگے اور دعا کی پس وہ پھر مرد ہو گیا **فصل پانچوین**
بیان بعض احوال جناب امام حسنؑ بعد شہادت جناب امیرؑ اور معاویہ سے صلح کرنا۔ جاننا چاہیے
کہ بعد ثبوت عصمت و جلالت آئمہ ہدیٰؑ لازم ہے جو کچھ انسے واقع ہو مومنین اوسے تسلیم کرین اور
اعتراض و شبہہ نہ کرین اسلئے کہ جو کچھ انکا فعل ہے وہ از جانب خدا ہے اور اعتراض اُنپر کرنا
خدا پر اعتراض ہے جیسا سابقًا معلوم ہوا کہ خدا نے ایک صحیفہ جناب رسولخداؐ کے لیے بھیجا اور اوس صحیفہ پر
بارہ مہرین تھین پس ہر امام اپنی مُہر کھولتے اور جو کچھ اوسمین حکم لکھا پاتے تھے اوسپر عمل کرتے تھے اور
کس طرح جائز ہے کہ اپنی عقل ناقص سے اوس گروہ پر اعتراض کرین جو حجت ہاے خدا زمین پر ہین اور
انکا کہنا خدا کا کہنا اور انکا کیا خدا کا کیا ہے ابن بابویہ و شیخ مفید و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے
کہ بعد شہادت جناب امیرؑ امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ بلیغ مشتمل بر معارف ربانی و حقایق سبحانی
ادا کرکے فرمایا ہم ہی حزب اللہ ہین کہ غالب ہین اور ہم ہی عترت رسولخداؐ ہین کہ سب سے باٰنحضرت ہم زیادہ
نزدیک ہین اور ہم ہی اہلبیت رسالت ہین کہ بدی اور گناہون سے معصوم و مطہر ہین اور ہم ہی اون
دو چیز بزرگ سے ہین کہ جناب رسولخداؐ اپنی جگہ امت مین چھوڑ گئے اور فرمایا انی تارک فیکم الثقلین
کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی اور ہم ہی ہین کہ رسولخداؐ نے ہمکو ردیف کتاب خدا کیا اور علم تنزیل
و تاویل قرآن ہمکو دیا اور ہم تفسیر قرآن مین تخمین نہین کرتے اور بظن و گمان تاویل آیات نہین کرتے
پس ہماری اطاعت کرو کہ ہماری اطاعت خدا کی طرف سے تمپر واجب ہوئی ہے اور خدا نے
ہماری اطاعت اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے مقرون کیا اور فرمایا یاایھا الذین
امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم بعد اسکے حضرتؑ نے فرمایا اس شب وہ شخص دنیا
سے گیا کہ عمل خیر پر سابقین نے جسپر سبقت نہین کی اور اونکی بزرگواری تک کوئی سعید نہ پہونچ سکیگا تحقیق کہ
اونھون نے حضرت رسولؐ کے ہمراہ جہاد کیا اور اپنی جان رسولخداؐ پر قربان کی اور حضرت رسولؐ اپنا علم
اونکو دیکر جس طرف بھیجتے تھے جبرئیلؑ اونکی داہنی طرف اور میکائیل بائین جانب رہتے تھے اور پھر کر
نہ آتے تھے جبتک خدا اونکے ہاتھ سے فتح نکرتا تھا اور اوس راتکو اونھون نے بعالم بقا رحلت کی
جس رات کو حضرت عیسیٰؑ آسمان پر گئے اور یوشع بن نون وصی حضرت موسیٰؑ نے اوس رات کو انتقال کیا اور
کچھ طلا و نقرہ اونھون نے نہین چھوڑا مگر سات سو درہم کہ اونکی بخشش سے زیادہ آئے تھے اور چاہتے تھے
ایک خادم اپنے اہلبیتؑ کے لیے خریدین تا اسکے بعد حضرتؑ کے گلو گیر ہوا اور خروش لوگون سے اوٹھا پھر فرمایا

خطبہ حضرت امام حسنؑ

مین ہی فرزند بشیر و نذیر ہون مین ہی فرزند دعوت کنندہ بجانب خدا باذن خدا ہون مین ہی فرزند سراج منیر ہون مین ہی اوس خانوادہ سے ہون جسکو خدانے رجس سے دور کیا ہی اور انکو معصوم و مطہر فرمایا ہی مین ہی اون اہلبیت سے ہون کہ خدانے اپنی کتاب مین انکی مودت واجب کی اور فرمایا ہی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی و من یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا اور خدانے حسنہ جو اس آیت مین فرمایا ہی مراد اوس سے محبت ہماری ہی اسکے بعد عبداللہ بن عباس اوٹھکر کھڑے ہوئے اور کہا ای گروہ مردمان یہ تمھارے پیغمبر کا فرزند اور تمھارے امام کا وصی ہی اس سے بیعت کرو یہ سنکر لوگون نے قبول کیا اور کہا کسقدر یہ ہماری طرف محبوب ہین اور کس درجہ حق انکا ہمپر واجب ہی اور جلد جلد امام حسنؑ سے بیعت خلافت کی اور امام حسنؑ نے انسے شرط کی کہ مین جس سے صلح کرون تم بھی اوس سے صلح کرو اور جس سے مین جنگ کرون تم بھی اوس سے جنگ کرو ان لوگون نے قبول کیا اور یہ واقعہ اکیسوین ماہ مبارک رمضان سال چہلم ہجرت سے بروز جمعہ ہوا اور اوسوقت عمر شریف امام حسنؑ سینتیس سال کی تھی بعد اسکے امام حسنؑ منبر سے نیچے تشریف لائے اور حکام اطراف و نواحی مین روانہ کرکے سب جگہہ مقرر کیے اور عبداللہ بن عباس کو بصرہ بھیجا - ایضاً شیخ مفید و ابن بابویہ و قطب راوندی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب شہادت جناب امیرؑ اور امام حسنؑ سے لوگون کی بیعت کرنے کی خبر معاویہ کو پہونچی اوسنے دو جاسوس ایک جانب بصرہ اور دوسرا اطرف کوفہ روانہ کیا کہ جو کچھ واقع ہو مجھے لکھا کرین اور جب امام حسنؑ مطلع ہوے دونون کو بلایا اور اونکو قتل کیا اور ایک نامہ معاویہ کو لکھا کہ مجھسے بیعت کرے اور اپنے فضایل و استحقاق خلافت کو بعبارات شافی درج کیا اور لکھا کہ تونے جاسوس بھیجے اور حیلہ سازی و مکاری کی میرا گمان یہ ہی کہ تیرا ارادہ جنگ ہی اگر واقعی تیرا ارادہ ہی تو مین بھی موجود ہون جب یہ نامہ معاویہ پاس پہونچا اوسنے جواب مین کلمات سخت و درشت اور جو بمقتضاے کفر و نفاق تھا اوس نامہ مین لکھا اور امام حسنؑ کی خدمت مین بھیجا اور لشکر گران لیکر متوجہ عراق ہوا اور چند جاسوس کوفہ مین منافقون اور خارجیون مثل عمرو بن حریث و اشعث بن قیس و شیث بن ربعی وغیرہ پاس بھیجے کہ وہ لوگ اصحاب امام حسنؑ مین سے تھے اور بخوف شمشیر جبراً اطاعت قبول کی تھی اور ان منافقین و خوارج کو معاویہ نے لکھا کہ جو امام حسنؑ کو تم مین سے قتل کریگا مین اوسے دو لاکھ درہم اور ایک اپنی دختر دونگا اور ایک لشکر ہاے شام سے اوسکے تابع کرونگا اس تہیہ و حیلہ سے اکثر منافقین کو اوسنے اپنی طرف مائل اور امام حسنؑ کی جانب سے منحرف کیا یہانتک کہ امام حسنؑ ایک زرہ جامہ کے نیچے حفاظت اشرار

بیان بیعت امام حسنؑ

سے پہنکر نماز کے لیے تشریف لاتے تھے ایک روز اثنائے نماز مین کسی خارجی نے ایک تیر حضرت کو مارا
اور بوجہ زرہ کے کچھ اثر حضرت پر نہوا اور اون اشرار نے معاویہ کو خطوط پنہان لکھے اور اوس سے
اظہار موافقت کیا جب لشکر کشی معاویہ بجانب عراق امام حسنؑ نے سُنی منبر پر تشریف لائے اور
حمد و ثنائے الٰہی ادا فرماکر معاویہ سے جہاد کرنے کا حکم دیا حضرت کے کسی اصحاب نے جواب نہ دیا
بعد اوسکے عدی بن حاتم منبر کے نیچے سے اوٹھکر کھڑے ہوے اور کہا سبحان اللہ تم لوگ کیا فرقہ نا ہنجار ہو
تمکو فرزند رسول خدا جہاد کو حکم فرماتے ہین اور تم قبول نہین کرتے کیا ہوے تمھارے شجاع آیا تم لوگ غضب خدا
سے نہین ڈرتے اور ننگ و عار سے پروا نہین کرتے یہ سنکر ایک گروہ نے اوٹھکر عدی بن حاتم کا ساتھ دیا امام حسنؑ
نے فرمایا اگر سچ کہتے ہو تو جانب نخیلہ جہان میرا لشکر ہے جاؤ اور مجھے معلوم ہے کہ اپنے قول پر وفا نکروگے جسطرح
اوس سے وفا نہ کی جو مجھسے بہتر تھا اور مین تمھارے کہنے پر کیونکر اعتماد کرون حالانکہ مین نے دیکھا جو کچھ تمنے
میرے پدر کے ہمراہ سلوک کیا یہ فرماکر منبر سے نیچے تشریف لائے اور سوار ہوکر متوجہ لشکرگاہ ہوے جب وہان
پہونچے اون لوگون سے جنھون نے اظہار اطاعت کیا تھا اکثر نے اپنے قول پر وفا نہ کی اور حاضر نہوے پس
وہان امام حسنؑ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا مجھے فریب دیا جس طرح اپنے پہلے امام کو تمنے فریب دیا اور نہین معلوم
میرے بعد کس امام سے تم لوگ مقاتلہ کروگے آیا اوس شخص سے جہاد کروگے جو ہرگز ایمان بخدا و رسول نہین
لایا اور خوف شمشیر سے اظہار ایمان کیا بعد اوسکے منبر سے نیچے آئے اور ایک مرد کو قبیلۂ کندہ سے مع
چار ہزار آدمیون کے بمقابلہ معاویہ بھیجا۔ اور حکم دیا کہ منزل انبار پر توقف کرے کہ حکم نامہ میرا اوسکے پاس
پہونچ جائے جب وہ لوگ انبار مین پہونچے اور معاویہ کو اطلاع ہوئی اوسنے قاصد اس مرد کندی پاس
بھیجا اور نامہ مین لکھا اگر تو میرے پاس چلا آئیگا تو تجھے حکومت ایک شہر کی شہرہائے شام سے دونگا
اور پانسو درہم بھی اوسکے لیے بھیجے اوس شقی نے جب روپیہ دیکھا اور وعدہ حکومت سنا دین کو دنیا
سے بیچ ڈالا اور روپیہ لیکر مع دو سو نفر کے اپنے عزیزون اور مخصوصون مین سے معاویہ پاس چلا گیا
اور امام حسنؑ سے منحرف ہوگیا جب یہ خبر امام حسنؑ کو پہونچی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اوس مرد
کندی نے مجھسے مکر کیا اور معاویہ پاس چلا گیا اور مین نے مکرر تمسے کہا کہ تمھارے عہد کو وفا نہین ہے اور
تم سب بندۂ دنیا ہو اب مین دوسرے شخص کو بھیجتا ہون اور جانتا ہون کہ وہ بھی ایسا ہی کریگا
پس ایک شخص کو قبیلۂ مراد سے مع چار ہزار مرد روانہ کیا اور اوس سے عہد و پیمان لیا کہ غدر و مکر
نہ کرے اور اوسنے قسمین کھائین کہ مین فریب و دغا نہ کرونگا جب وہ روانہ ہوا حضرت نے فرمایا یہ
بھی مثل مرد کندی مکر کریگا جب یہ مرد مرادی انبار مین پہونچا پھر معاویہ نے قاصد اوسکے پاس

بیان مکر کندی با امام حسنؑ

بھیجے اور پانچ ہزار درہم بھی بھیجے اور وعدۂ حکومت و امارت جہان کی وہ پسند کرے لکھے پس وہ بھی امام حسن سے منحرف ہوکر معاویہ پاس چلا گیا جب یہ خبر امام حسنؑ کو پہونچی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا مین نے تمسے مکرر کہا کہ تم لوگ باوفا نہین ہو دیکھو مرادی نے بھی مجھسے مکر کیا اور معاویہ کے پاس چلا گیا پس عبداللہ بن عباس کو ہمراہ قیس بن سعد بارہ ہزار آدمی پر سردار کرکے ذریعہ اردن سے جانب معاویہ بھیجا اور فرمایا اگر عبداللہ بیمار ہو قیس بن سعد امیر ہوا اور اگر وہ بھی بیمار ہو جاے سعید پسر قیس امیر ہوا اور عبداللہ کو وصیت کی کہ قیس بن سعد و سعید بن قیس کی صلاح و مشورہ پر عمل کرے اور خود بھی حضرتؑ نے وہانسے کوچ کیا اور ساباط مدائن کی طرف تشریف لیگئے اور وہان پہونچکر چاہا اپنے اصحاب کا امتحان کرین اور اونکے کفر و نفاق اور بیوفائی کو لوگون پر ظاہر کرین پس لوگون کو جمع کیا اور حمد و ثناے الٰہی بجالاکر فرمایا۔ اما بعد تحقیق کہ مین بعد حمد و نعت خدا امید رکھتا ہون کہ اوسکی خلق پر خیر خواہ ترین مردم ہون اور کسی مسلمان کی طرف سے میرے دل مین کینہ نہین اور کسی کی طرف سے میرے دل مین ارادۂ بدی نہین اور مسلمانون کی جمعیت کو پراگندگی سے بہتر جانتا ہون اور جو صلاح تم اپنے حق مین بہتر جانتے ہو اوس سے مین زیادہ بہتر جانتا ہون پس لازم ہے کہ میرے حکم کی مخالفت نکرو اور میری راے کو اپنے حق مین رد نکرو امید ہے کہ خدا مجھے اور تمھین بخشدے اور ہمین تمھین جسمین اوسکی محبت و خوشنودی ہے ہدایت کرے جب اون منافقین نے یہ کلام حضرت سے سُنا ایک نے دوسرے پر نظر کی اور کہا اس کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکو معاویہ سے صلح منظور ہے اور چاہتے ہین منصب خلافت معاویہ کو دیدین پس سب اوٹھ کھڑے ہوے اور آپس مین صلاح و مشورہ کرکے بلوہ کیا اور اسباب امام حسنؑ کا لوٹ لیا یہانتک کہ جاے نماز حضرت کے پاؤن کے نیچے سے کھینچ لی اور ردا دوش مبارک سے اُتار لی پس امام حسنؑ نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوے اور اہلبیتؑ آنحضرتؑ نے تھوڑے شیعون کے ہمراہ حضرتؑ کو بیچ مین لے لیا اور جب ساباط مدائن مین پہونچے جراح بن سنان اسدی شقی نے لجام اسپ آنحضرتؑ پکڑ لی اور ایک خنجر ران مبارک پر مارا کہ استخوان تک شگافتہ ہوگیا اور بروایت دیگر پہلو پر خنجر مارا پس ملازمان و موالیان و دوستان امام حسنؑ نے اوس ملعون کو پکڑ کر قتل کیا اور حضرت کو عماری مین بٹھاکر مدائن مین لے گئے اور سعد بن مسعود ثقفی کے گھر مین کہ وہ حضرت کی طرف سے والی مدائن تھا نزول اجلال فرمایا اور وہ مختار کا چچا تھا پس مختار اپنے چچا پاس آیا اور کہا چلو امام حسنؑ کو ہم معاویہ کو

دیدین خفا یہ معاویہ اسکے عوض مین ہمکو ولایت عراق دیدے سعد نے کہا خدا تیرا بُرا کرے کیا یاد ہے کہ
مین امام حسن و امام حسین اور انکے پدر بزرگوار کی طرف سے حاکم مدائن کا ہون اونکا حق فراموش
کردون اور فرزند رسول خدا کو گرفتار کرکے معاویہ کو دیدون جب شیعیان امام حسن نے یہ
کلام سنا چاہا مختار کو قتل کرین آخر شفاعت عم مختار اوسکی تقصیر سے درگذر کیا پس حضرت نے
جراح کو لایا اور زخم کا علاج کیا اکثر رؤساے لشکر امام حسن نے معاویہ کو لکھا اگر ہم تمھارا ساتھ
دینگے تم جلد متوجہ عراق ہو جب نزدیک پہونچ گئے ہم امام حسن کو پکڑ کے تمکو دیدینگے
ناگاہ خبر آئی کہ جب عبد اللہ بن عباس برابر لشکر معاویہ پہونچے معاویہ نے ایک نامہ عبد اللہ کے پاس
بھیجا اور دو ہزار درہم کا وعدہ کیا کہ نصف اوسی وقت دیدینا اور نصف جب کوفہ مین آئیگا اوسوقت
دینا پس اوسی شب عبد اللہ اپنے لشکر سے بھاگا اور معاویہ کے لشکر مین جا ملا جب صبح ہوئی اوسے
اوسکے خیمہ مین نہ پایا پھر ہمراہ قیس بن سعد نماز صبح ادا کی اور قیس نے خطبہ پڑھکر لوگون سے کہا کہ
اگر اوس خائن یعنے عبد اللہ نے اپنے امام سے خیانت کی لازم ہی کہ تم خیانت نکرو اور خدا و رسول
کے غضب سے اندیشہ کرو اور دشمنان خدا سے جنگ کرو اون لوگون نے بظاہر قبول کیا مگر ہر شب
لشکر سے لوگ بھاگ کر معاویہ کے لشکر مین چلے جاتے تھے۔ اسکے بعد معاویہ نے دوسرا نامہ
امام حسن پاس بھیجا اور فہرست اسماے منافقین اصحاب آنحضرت جنھون نے اوسے لکھا
اور اظہار اطاعت و انقیاد کیا تھا اپنے نامہ مین ملفوف کرکے حضرت پاس بھیجدی اور لکھا تمھارے
اصحاب نے تمھارے باپ سے دغا کی اور تمسے بھی دغا کرینگے فہرست ملاحظہ ہو جب امام حسن نے
نامۂ معاویہ اور فہرست اسماے منافقین اصحاب پڑھی اور عبد اللہ کی بیوفائی اور اپنے لشکر
کی سستی و نفاق پر مطلع ہوے پھر اتمام حجت کے لیے فرمایا مین جانتا ہون کہ تم لوگ مکار ہو
ولیکن مین حجت خدا تمپر تمام کرتا ہون لازم ہی کہ کل فلان موضع مین جمع ہو اور بیعت نہ توڑو
عقوبت الٰہی سے ڈرو پس دس روز تک اوس موضع مین توقف فرمایا۔ اور چار ہزار سے
زیادہ لوگ حضرت پاس جمع نہوے امام حسن منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا مجھے اوس گروہ سے
تعجب ہی جو نہ حیا رکھتے ہین اور نہ ایمان۔ تمپر واے ہو بخدا سوگند معاویہ جس بات کا میرے قتل
تمھارا ضامن ہوا ہی اوسیرو فا نکریگا اور مین تمھارے لیے چاہتا تھا کہ دین حق کو برپا رکھون مگر
تمنے میری مدد نہ کی مین تنہا عبادت خدا کر سکتا ہون ولیکن قسم بخدا اگر مین امر خلافت معاویہ
کے سپرد کردون ہرگز تم لوگ دولت بنی امیہ مین خوش و شاد حال نہو گے انواع عذاب تمپر کرینگے

اور گویا مین تمھارے فرزندون کو دیکھ رہا ہون کہ اونکے فرزندون کے گروہ انکے دروازون پر
کھڑے کھانا پانی مانگ رہے ہین اور وہ انکو نہین دیتے قسم بخدا اگر مین یقیناً جانتا تو معاویہ کے لیے
یہ حکومت نہ چھوڑ دیتا اسلیے کہ مین بخدا و رسول قسم کھاتا ہون کہ خلافت بنی امیہ پر حرام ہے اور بندگان
دنیا پر نفرین ہوا ور بہت جلد لے وبال اعمال مین گرفتار ہوگے جب امام حسنؑ اپنے اصحاب سے
مایوس و نا امید ہوے معاویہ کو جواب لکھا مین چاہتا تھا حق کو زندہ اور باطل کو مردہ کرون اور
کتاب خدا و سنت پیغمبر خدا کو جاری کرون لوگون نے مجھسے موافقت نہ کی اب مین اپنے چند شرطون پر صلح
کرتا ہون اور مجھے معلوم ہے کہ اون شرطون پر تو وفا نہ کریگا اس پادشاہی پر جو تجھے ہوئی خوش نہو
کہ بہت جلد پشیمان ہوگا جسطرح اور لوگون نے غصب خلافت کی اور پشیمان ہوے انکی پشیمانی انکو نفع نبخشیگی
یہ لکھکر اپنے پسر عم عبد اللہ بن حارث کو معاویہ پاس بھیجا کہ عہد و پیمان اوس سے لین اور نامہ صلح لکھین
اوسوقت نامہ اسطرح لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم حسنؑ بن علی بن ابیطالبؑ نے معاویہ بن ابی سفیان
سے اس شرط پر صلح کی کہ درمیان مردم بکتاب خدا و سنت رسول خدا و سیرت خلفاے شایستہ در حق
عمل کرے اور شرط یہ ہے کہ اپنے بعد کسی کو اس کام پر مقرر نکرے اور شام و عراق و حجاز و یمن اور ہر جگہ
کے لوگ اوسکے شر اور غدر سے بیخوف رہین اور اصحاب علی بن ابیطالبؑ اور اونکے شیعہ اپنی جان و مال
و زنان و اولاد سے بیخوف رہین پس معاویہ سے ان شرائط پر اور اس امر پر بھی عہد و پیمان خدا لیا گیا
کہ حسنؑ بن علیؑ اور اونکے برادر حسینؑ اور جمیع اہلبیت و عزیزان رسول خدا سے معاویہ کوئی مکر و فند
نہ کرے اور پنہان و آشکار کوئی ضرر نہ پہونچائے اور انمین سے کسی کو کسی مقام پر نہ ڈرائے اور ہر حقدار کا
کا حق اوسکو پہنچائے اور ہر سال خراج ملک سے پچاس ہزار درہم آنحضرتؑ کو پہونچائے اور جناب امیرؑ کو
تبرا نہ کہین اور قنوت نماز مین ناسزا جناب امیرؑ اور اونکے شیعون کو جیسا کہ اون ملعونون کا قاعدہ تھا
نہ کہین اور جب نامہ لکھا گیا خدا اور رسول کو گواہ کیا اور عبد اللہ بن حارث و عمرو بن ابی سلمہ و عبد اللہ
بن عامر و عبد الرحمن بن ابی سمرہ وغیرہ نے اوس نامہ پر گواہی لکھی اور جب صلح منعقد ہوگئی معاویہ
متوجہ کوفہ ہوا یہانتک کہ روز جمعہ نخیلہ مین اترا اور وہان نماز پڑھکر خطبہ پڑھا اور آخر خطبہ مین کہا
مین نے تمسے اسواسطے قتال نہین کیا کہ تم لوگ نماز پڑھو یا روزہ رکھو یا زکوۃ دو مجھے اس سے مطلب
نہین ولیکن اس سبب سے تمسے قتال کیا کہ تمپر حاکم ہو جاؤن اور خدا نے مجھے یہ مرتبہ دیا اگرچہ
تمکو ناگوار ہوا اور جو عہد و شرط کہ [illegible] اور وہ سب شرائط اب میرے پاؤن کے نیچے ہین
اور وہین سے [illegible] بعد اسکے کوفہ مین داخل ہوا اور بعد کئی روز کے مسجد مین آیا اور

مضمون صلحنامہ امام حسنؑ

امام حسنؑ کو منبر پر بھیجا اور کہا بیان کیجیے کہ خلافت حق معاویہ کا ہے جب امام حسنؑ منبر پر تشریف لے گئے
حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور درود حضرت رسولؐ و اہلبیتؑ پر بھیجا اور فرمایا - ایہا الناس واضح ہو کہ بہترین زیرکی
و عقلمندی تقویٰ و پرہیزگاری و بدترین حماقت فجور و معصیت الٰہی ہے ایہا الناس اگر جابلقا و جابلسا مین ایسا
شخص تلاش کرو جسکا نانا رسولخداؐ اور باپ علی مرتضیٰؑ ہو بغیر میرے اور میرے برادر حسینؑ کے نپاؤ گے خدا نے
تمکو رسولخداؐ سے ہدایت کی اور تم اونکے اہلبیت سے دست بردار ہوے تحقیق کہ معاویہ نے اوس امر مین جو
مجھسے مخصوص ہے اور جسکا مین سزاوار تھا منازعہ و مخاصمہ کیا اور جب مین نے کوئی یار و مددگار نپایا بخیال اصلاح
و حفظ خون ہاے امت آپ دست بردار ہوا اور تمنے مجھسے بیعت کی تھی کہ مین جس سے صلح کرون تم بھی اوس سے
صلح کرو اور جس سے جنگ کرون تم بھی اوس سے جنگ کرو اور مین نے مصلحت امت کی اسی مین دیکھی کہ اوس سے صلح
کرون اور حفظ خونہاے مردم خونریزی سے بہتر سمجھا اور میری غرض تمھاری اصلاح تھی اور جو کچھ مین نے کیا اوسکی حجت
ہے جو مرتکب ان امور کے ہون اور فتنہ مسلمانون کے لیئے ہے اور منافقون کے لیئے تمتع قلیل ہے جب تک کہ خدا حق کو
غالب کرے اور اوسکے اسباب مہیا کرے پس معاویہ اوٹھا اور خطبہ پڑھا اور نسبت جناب امیرؑ کے کلمات نا[illegible]
امام حسینؑ [illegible] کھڑے ہوے اور چاہا متعرض جواب معاویہ ہون امام حسنؑ نے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کے بٹھایا اور خود کھڑے
ہوکر فرمایا اوس شخص کو معلوم ہو جو علی بن ابیطالب کا نام لیتا اور مجھے نا سزا کہتا ہے مین حسنؑ ہون اور پدر بزرگوار میرے
علی بن ابیطالبؑ ہین اور تو معاویہ ہے اور تیرا باپ صخر ہے اور میری مان فاطمہ زہراؑ ہین اور تیری ماں ہندہ
ہے - میرے جد رسولخداؐ ہین اور تیرا جد حرب ہے - میری جدہ خدیجہ ہین اور تیری جدہ قتیلہ ہے پس خدا اوسپر
نفرین کرے جو ہم مین اور تجھ مین پست تر نام و نسب مین زیادہ ہو اور جسکا حسب پست تر اور کفر جسکا قدیم تر
اور نفاق جسکا زیادہ تر اور حق جسکا اسلام اور اہل اسلام پر کمتر ہو پس اہل مسجد سے غلغلہ و خروش بلند ہوا اور
کہا آمین - بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے کہ بعد صلح کے امام حسینؑ روتے ہوئے امام حسنؑ پاس گئے اور
ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے لوگون نے سبب دریافت کیا فرمایا مین اپنے امام پاس گیا اور سوال کیا
کہ معاویہ کو خلافت دینے کا کیا باعث ہوا فرمایا جو باعث تمھارے پدر کو ہوا پس مین راضی و خوشنود
ہوکر باہر چلا آیا - ایضاً روایت کی ہے کہ جب امام حسنؑ اور معاویہ مین مصالحہ ہوا اوس وقت معاویہ
نے امام حسینؑ سے بیعت کو کہا امام حسنؑ نے معاویہ سے کہا حسینؑ سے کچھ کام نرکھ کہ وہ بیعت نکرے گا
یہانتک کہ شہید ہو اور وہ شہید نہوگا جب تک کہ سب اہل بیت اوسکے شہید نہوین اور اہلبیتؑ اوسکے
شہید نہونگے جب تک کہ اہل شام کو وہ قتل کرلین بعد اسکے معاویہ نے قیس بن سعد کو بیعت کے لیے طلب کیا
اور قیس مرد قوی و تنومند و بلند قامت تھے اور جب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے پاؤن زمین پر لگتے تھے

معاویہ سے قیس نے کہا مین نے قسم کھائی ہی کہ اوس سے ملاقات نہ کرون مگر یہ کہ میرے اور اوسکے
درمیان نیزہ و شمشیر ہو معاویہ نے اوسکی قسم اوتارنے کو نیزہ و شمشیر منگائی اور قیس کو طلب کیا اور
قیس مع چار ہزار آدمیون کے علحدہ معاویہ سے بمقام جنگ تھے جب دیکھا کہ امام حسنؑ نے صلح کی مضطر
ہو کر معاویہ پاس آئے اور متوجہ امام حسینؑ ہوئے اور پوچھا بیعت کرون امام حسینؑ نے اشارہ
امام حسنؑ کی طرف کیا اور فرمایا وہ میرے امام ہین اور اونہین اختیار ہی ہر چند لوگ کہتے تھے مگر
قیس بیعت کے لیے ہاتھ نہ پھیلاتے تھے یہان تک کہ معاویہ کرسی پر سے نیچے آیا اور اپنا ہاتھ اونکے
ہاتھ پر رکھا اور بروایت دیگر جب امام حسنؑ نے حکم دیا اوسوقت بیعت کی۔ اور روایت کی ہی کہ جب
معاویہ نخیلہ سے متوجہ کوفہ ہوا خالد بن عرفطہ آگے آگے معاویہ کے جاتا تھا اور حبیب بن حجاز رایت کفر و
ضلالت ہاتھ مین لیے آگے آگے تھا یہانتک کہ باب الفیل سے داخل مسجد کوفہ ہوے پس لوگون کو حکم
جناب امیرؑ یاد آیا کہ حضرت نے اس واقعہ کی خبر دی تھی جس طرح کہ فریقین نے عطاء بن سائب سے روایت
کی ہی کہ اوسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک روز جناب امیرؑ مسجد کوفہ مین خطبہ پڑھ رہے تھے
ناگاہ ایک شخص دروازۂ مسجد سے آیا اور کہا خالد بن عرفطہ مر گیا جناب امیرؑ نے فرمایا قسم بخدا نہین
مرا اسکے بعد اور ایک شخص آیا اور کہا خالد مر گیا جناب امیرؑ نے فرمایا نہین مرا اور نہ مریگا جب تک کہ
اس دروازۂ مسجد سے اندر آئے اور حبیب بن حجاز رایت کفر و ضلالت اوٹھائے اوسکے ہمراہ ہو۔
یہ سنکر حبیب منبر کے نیچے سے اوٹھا اور کہا مین ہی حبیب ہون جناب امیرؑ نے فرمایا جو مین نے کہا
وہ ہی ہوگا۔ اوسوقت صدق مقال جناب امیرؑ حاضرین پر ظاہر ہوا۔ شیخ طوسی نے بسند معتبر
امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسنؑ عازم صلح معاویہ ہوے اور ملاقات کی معاویہ
منبر پر گیا اور خطبہ پڑھا اور کہا۔ **ایہا الناس** حسنؑ فرزند علی بن ابیطالبؑ و فاطمہ زہراؑ نے مجھے
لایق خلافت جانا اور اپنے کو لائق خلافت نجانا اور بخواہش و رغبت آئے ہین کہ مجھسے بیعت
کرین پس امام حسنؑ سے کہا اوٹھیے امام حسنؑ اوٹھے اور خطبہ بلیغ مشتمل بر محامد بسیار و معارف
بیشمار و درود سید ابرار و آئمۂ اطہار ادا کیا اور بعد حمد و صلوٰۃ فرمایا ای گروہ خلائق مین جو کہتا ہون
تم سنو اور دل اور کان میری طرف کرو اور سمجھ لو کہ ہم وہ اہلبیت ہین جنکو خدا نے بسبب اسلام گرامی
رکھا اور تمامی خلایق سے اختیار کر کے برگزیدہ کیا اور رجس دور کیا اور ہمکو پاک کیا ہی جو حق پاک
کرنے کا ہی اور رجس کے معنی شک کے ہین پس دین خدا مین ہرگز شک نہین کرتا اور
مجھے خدا نے ہر دروغ و ضلالت سے پاک کیا ہی اور مجھے اور میرے آبا و اجداد کو تا حضرت آدمؑ

شرک اور برائیون سے خالص کیا ہرگز دو گروہ نہ تھے مگر یہ کہ ہم بہترین گروہ ہوئے پس امور مترتب
اور اسباب مسبب ہوئے یہانتک کہ خدا نے حضرت رسولؐ کو بہ پیغمبری مبعوث کیا اور اونکو برسالت
اختیار کیا اور پر اپنی کتاب بھیجی اور حکم دیا کہ لوگون کو جانب خدا دعوت کرین پس سب سے پہلے جسنے
اونکی دعوت اسلام خدا کے لیے قبول کی وہ میرے پدر بزرگوار تھے کہ وہ سب سے پہلے خدا پر ایمان
لائے اور پیغمبر خدا کی تصدیق فرمائی اور خدا قرآن مین فرماتا ہے۔ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ
ویتلوہ شاھد منہ پس مراد بینہ سے رسول خداؐ ہین کہ از جانب پروردگار دلیل رہنما تھے اور میرے پدر
علیؑ بعد مرتبہ نبوت اونکی حقیقت پر گواہ تھے اور اونسے تھے اسلیے کہ حضرت رسولؐ نے جسوقت سورہ برائت
ابوبکر کو دیکر جانب مکہ بھیجا میرے پدر بزرگوار کو اوسکے عقب روانہ کیا کہ سورہ اوس سے لیکر اہل مکہ پر
پڑھین اور فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ اس سورہ کو یا تو مین لیجاؤن یا وہ شخص جو مجھسے ہو وہ لیجائے اور یا علیؑ
تم ہی وہ شخص ہو کہ مجھسے ہو پس علیؑ رسول خداؐ سے اور رسول خداؐ علیؑ سے ہین۔ ایضاً جسوقت رسول خداؐ
نے درمیان جناب امیرؑ و جعفرؑ و زید بن حارثہ درباب دختر حمزہ حکم کیا فرمایا و لیکن تم یا علیؑ پس تم مجھسے ہو
اور مین تمسے ہون اور تم میرے بعد ولی ہر مومن ہو۔ میرے پدر جناب امیرؑ نے سب سے پہلے
رسول خداؐ کی تصدیق فرمائی اور مثل اپنی جان کے اونکی حفاظت کی اور حضرت رسول خداؐ ہر جگہ اونکو پہلے
بھیجدیتے تھے اور بوجہ زیادتی وثوق و اعتماد ہر شدت مین اونکو آمادہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ
رسول خداؐ کے نزدیک جناب امیرؑ مقرب تھے اور حقتعالیٰ فرماتا ہے والسابقون السابقون اولئک المقربون
پس میرے پدر امیر المومنینؑ جانب خدا و رسولؐ سابقترین سابقان اور مقرب ترین مقربان تھے۔
اور پھر خدا فرماتا ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین
انفقوا من بعد وقاتلوا یعنی برابری نہین کرسکتے اوس شخص کی جسنے قبل فتح مکہ راہ خدا مین انفاق کیا اور
کفار سے جہاد کیا انکا مرتبہ عظیم ہے اون لوگون سے جنھون نے بعد از فتح مکہ انفاق و مقاتلہ کیا امام حسنؑ
نے فرمایا پس پدرم امیر المومنینؑ سب سے پہلے اسلام و ایمان لائے اور سب سے پہلے خدا اور رسول خداؐ
کی جانب ہجرت فرمائی اور سب سے پہلے بقدر وسعت و طاقت راہ خدا مین انفاق کیا پھر حق تعالیٰ
فرماتا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان پس سب
امتون کے لوگ تا روز قیامت میرے پدر امیر المومنینؑ کے لیے استغفار کرتے ہین اسوجہ سے کہ سب سے
پہلے خدا و رسولؐ پر ایمان لائے پھر خدا فرماتا ہے کہ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن
آمن باللہ والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ پس امیر المومنینؑ راہ خدا مین بحق و راستی جہاد

خطبۂ جناب امام حسن علیہ السلام

کرنے والے تھے اور یہ آیہ اونکی شان مین نازل ہوا ہی اور اون سب مین سے جنھون نے
تصدیق رسولخدا ص کی اونکے چچا حمزہ اور ابن عم جعفر تھے پس دونون مع اور بہت شہدا کے شہید
ہوے خدا نے ان دونون کو اپنی کرامت سے مخصوص کیا حمزہ کو سید الشہدا کیا اور جعفر کو دو پر عنایت
کیے کہ ہمراہ ملائکہ جہان چاہین پرواز کرین اور یہ کرامتین بخیال قرابت رسولخدا ص انکے مخصوص کین
اور حضرت رسول نے درمیان سائر شہداے اُحد حمزہ پر ستر نمازین پڑھین اور اسی طرح خدا نے
زنان رسولخدا ص کے لیے بسبب نزدیکی آنحضرت مقرر کیا کہ انکا حسنہ اوروں سے دونا اور انکا
اوروں کے دو برابر ہوا اور مسجد رسول مین نماز پڑھنا برابر ثواب ہزار نماز دوسری کے فرمایا بغیر مسجد الحرام
کہ وہ مسجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہی پڑھی ہون اور یہ فضیلت اس وجہ سے تھی کہ وہ مسجد مخصوص
آنحضرت سے تھی اور خدا نے اوپر جمیع مومنین کے درود بھیجنا حضرت رسول پر واجب کیا اصحاب نے
عرض کی یا رسول اللہ ہم کسطرح آپ پر درود بھیجین حضرت نے فرمایا اسطرح درود بھیجو۔ اللھم صل علی
محمد وال محمد پس ہر مسلمان پر واجب ہی کہ رسولخدا ص کے درود کے ہمراہ ہمارے اوپر بھی درود بھیجے
اور خدا نے اپنے رسول کے لیے خمس غنیمت حلال فرمایا اور اپنی کتاب مین اونکے لیے مقرر کیا اور ہمارے
لیے بھی خمس مین حصہ مثل اپنے پیغمبر کے اوسی قدر مقرر کیا اور آنحضرت پر تصدق حرام کیا اور ہمپر بھی تصدق
حرام ہی ہمکو اوسمین داخل کیا جسمین اپنے پیغمبر کو داخل کیا اور ہمکو اوس سے باہر کیا جس سے اپنے
پیغمبر کو باہر کیا اور یہ ایک ایسی کرامت ہی جو کہ خدا نے ہمکو اوس سے گرامی کیا اور ایک ایسی فضیلت
ہی جس سے خدا نے سب بندون پر ہمکو زیادتی دی ہی جسوقت کافران اہل کتاب یعنے نصاری
نے انکار نبوت آنحضرت کیا اور اونسے حجت کی خدا نے یہ آیہ بھیجا فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم
ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پس حضرت رسول ص
اپنی جان کے عوض میرے پدر امیر المومنین ع اور مجھے اور میرے برادر حسین ع کو اور عورتون سے میری
مادر فاطمہ ع کو بروز مباہلہ لیگئے ہم اہلبیت رسول ورگوشت وخون وجان اونکی تھے اور ہم اونسے اور
وہ ہمسے ہین۔ پھر خدا نے فرمایا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا
جب یہ آیہ تطہیر نازل ہوا مجھے اور میرے پدر امیر المومنین ع و برادرم حسین ع و مادرم فاطمہ ع کو ام سلمہ کے گھر
مین ایک جگہ کیا اور ہم چارون کو اپنے ہمراہ عبا کے اندر داخل کیا اور کہا خداوندا یہ اہلبیت میرے اور اہل و
عترت میرے ہین انسے رجس کو برطرف کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنے کا ہی پس ام سلمہ نے کہا یا
رسول اللہ ص مین بھی انکے ہمراہ داخل عبا ہون رسولخدا ص نے فرمایا خدا تیر رحمت نازل کرے تم بخیر ہو

اور تمھاری عاقبت بخیر ہو اور مین تمسے بہت راضی ہون ولیکن یہ امر مجھسے اور میرے اہلبیت سے مخصوص ہی بیس بعد نزول آیۂ تطہیر تا وقت وفات جناب رسولخداؐ ہر روز وقت طلوع صبح ہمارے دروازہ پہ آتے اور کہتے تھے۔ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ اور آیۂ تطہیر کی تلاوت فرماتے اور تشریف لیجاتے تھے اور جناب رسولخدا نے حکم دیا کہ ان لوگون نے جسقدر دروازے مسجد کی طرف کھولے ہین بغیر ہمارے دروازہ کے سب بند کر دین تجب اس بارہ مین حضرت رسولؐ سے لوگون نے گفتگو کی حضرت رسول نے فرمایا مین نے اپنی طرف سے تمھارے دروازے بند کرنے اور علیؑ کا دروازہ بدستور کھلے رہنے کا حکم نہین دیا ولیکن مین حکم خدا کی متابعت کرتا ہون جو خدا نے مجھے وحی فرمائی ہی خدا نے مجھے حکم دیا ہی کہ تم سب کے دروازے بند کر دون اور دروازۂ علیؑ کھلا رہنے دون بعد اسکے کوئی شخص بغیر رسولخداؐ و پدرم امیر المومنینؑ جُنُب داخل مسجد نہوتا تھا اور یہ ایسی کرامت وفضیلت تھی کہ خدا نے ہمارے لیے مخصوص کی اور اب بھی دروازۂ خانۂ پدرم امیر المومنینؑ خانہ حضرت رسولؐ کے پہلو مین اونکی مسجد مین ہی اور ہمارے منازل اونکے منازل مین ہین اسلیے کہ جب خدا نے حضرت رسولؐ کو مسجد بنانے کا حکم دیا بامر الٰہی آنحضرتؐ نے دس گھر اپنی مسجد کے پہلو مین اپنے اور اپنے ازواج کے لیے تعمیر فرمائے اور دسوان مکان سب کے بیچ مین ہمارے پدر امیر المومنینؑ کے لیے تعمیر کیا مراد بیت سے مسجد مطہر آنحضرت ہی اور ہم اہلبیت اہل مسجد ہین اور ہم ہی وہ ہین جنھین خدا نے پاک وپاکیزہ کیا ہی۔ ایہا النّاس اگر سالہا سال فضائل ومناقب جنسے خدا نے ہمکو مخصوص کیا ہی ہم بیان کرین تحقیق جانو کہ تمام نہونگے اور مین ہی فرزند پیغمبر بشیر وسراج منیر ہون کہ خدا نے اونکو رحمت عالمیان اور میرے پدر کو ولی مومنان کیا ہی اور میرے پدر مثل وشبیہ ہارون ہین اور معاویہ پسر صخر دعوی کرتا ہی کہ مین نے اوسے اہل خلافت اور اپنے کو مستحق نہین جانا وہ جھوٹ کہتا ہی قسم بخدا مین اور لوگون سے بخلافت کتاب خدا وسنت خدا مین اولے وافضل ہون ولیکن ہم اہلبیت جسدن سے جناب رسولخداؐ نے دنیا سے رحلت کی اب تک ہمیشہ خائف ومظلوم رہے خدا ہمارے اور اونکے درمیان حکم کرے جنھون نے ہمپر ظلم کیا اور ہمارا حق غصب کیا اور ہمین مجبور کیا اور لوگون کو ہمپر مسلط کیا اور ہمکو ہمارے حصہ سے جو قرآن مین ہمارے لیے خمس وغنیمت سے مقرر ہے منع کیا اور ہماری مادر فاطمہؑ کو اونکے پدر رسولخداؐ کی میراث سے منع کیا اور مین کسی کا خاص نام نہین لیتا ولیکن قسم بخدا اگر لوگ سخن خدا ورسولخدا سنتے تحقیق آسمان اپنی برکت اینر برساتا اور دو شمشیر اس امت مین ایک دوسرے کے مُنھ پر نہ کھینچ سکتین اور تحقیق نعمتہاے خدا کو تا روز قیامت بشادی وخوش حالی کھاتے

خطبۂ ثانیۂ امام حسن علیہ السلام

اور اے معاویہ تو خلافت مین طمع نہ کر سکتا لیکن چونکہ روز اوّل خلافت کو حقدار سے غصب اور ارکان امامت کو متزلزل کیا قریشؓ نے آپس مین دربارۂ خلافت منازعہ کیا اور دست بدست لیا مثل گیند کے جسطرح میدان سے اوٹھالیتے ہین یہانتک کہ تجھ ایسے نے اے معاویہ طمع خلافت کی اور بعد تیرے اصحاب تیرے طمع کرینگے اور بتحقیق کہ جناب رسولخدا ص نے فرمایا ہر اُمّت جسکو اپنا والی و حاکم کرین اور انہین اوس خلیفہ سے دانا تر موجود ہو ہمیشہ انکا امر مائل بہ پستی ہی یہانتک کہ اوسیکی طرف پھر متوجہ ہون جسکو ترک کیا تھا بتحقیق کہ بنی اسرائیل نے ہارون برادر و وصی موسیٰ کو ترک کیا اور گوسالہ پرستی و اطاعت سامری اختیار کی باوجودیکہ جانتے تھے ہارون خلیفۂ موسیٰ ہین اور اس امت نے حضرت رسولؐ سے سنا کہ میرے پدر سے کہتے تھے اے علیؑ تم مجھسے بمنزلۂ ہارون کے موسیٰؑ سے ہو مگر یہ کہ پیغمبری بعد میرے نہین ہی کہ تم پیغمبر ہو اور غدیر خم مین دیکھا کہ امیر المومنینؑ کو جناب رسولخدا ص نے اپنا وصی کیا اور سب نے سُنا کہ امیر المومنینؑ کے لیے بولایت حکم کیا کہ علی بن ابیطالبؑ ولی اور مولائے ہر مومن و مومنہ ہی اور بمبالغہ ارشاد کیا کہ حاضرین غائبون کو یہ حکم پہونچادین اور حضرت رسولؐ خوف سے قوم کے غار مین گئے جبکہ اپنی قوم کو جانب خدا دعوت فرماتے تھے اور امت نے ارادۂ قتل کیا اور آنحضرتؐ نے کوئی دوست و یاور نپایا کہ جہاد کرتے اور اگر دوست و یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اسیطرح پدرم امیر المومنینؑ نے بعد وفات حضرت رسولؐ اپنے اصحاب سے استغاثہ اور طلب نصرت و یاری کی اور جب کوئی ناصر و یاور نپایا خلافت سے دست بردار ہوے اور اگر ناصر و یاور پاتے بیشک جہاد کرتے اور خدا نے انھین معذور رکھا جسطرح حضرت رسولؐ کو معذور رکھا اوسی طرح امت نے مجھے بھی چھوڑ دیا اور میری نصرت و یاوری نہ کی اور تجھسے اے پسر حرب بیعت کی اگر مین ناصران و یاوران مخلص پاتا کہ وہ مجھسے فریب نکرتے بتحقیق مین تجھسے بیعت نکرتا اور جس طرح خدا نے ہارون کو معذور رکھا جبکہ اونکی قوم نے اونکو ضعیف کیا اور اونسے دشمنی کی اوسی طرح مین اور میرے پدر بھی حق تعالیٰ کے نزدیک معذور ہین دران حالیکہ اُمّت ہمسے دست کش ہوئی اور غیر شخص کی متابعت کی اور ہمنے کوئی ناصر و یاور نپایا اس امت کا احوال مثل اُمتہاے گذشتہ ایک ہی ایہا الناس اگر درمیان مغرب و مشرق ڈھونڈھوگے کوئی شخص جسکا نانا رسولخدا ص اور باپ وصی رسولخدا ص ہو بغیر میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے نپاؤگے پس خدا سے ڈرو اور بعد اس بیان کے گمراہ نہو اس حالت مین کیونکر اطاعت حق کروگے اور ہرگز نہ کروگے بتحقیق کہ مین نے اس سے بیعت کی اور اشارہ معاویہ کی طرف فرماکے کہا یہ تمھارے لیے فتنہ اور منفعت قلیل ہے یہانتک کہ مرجاؤ اور اوسوقت حق تمپر ظاہر ہو ایہا الناس وہ شخص عیب نہین کیا جاتا جو اپنا حق اوس

دیدے بلکہ وہ شخص عیب کیا جاتا ہی جو کسی اور کا حق غصب کرلے اور ہر امر حق نفع پہونچانے والا اور ہر امر باطل اپنے اہل کو ضرر پہونچانے والا ہی پس جناب امام حسنؑ علاوہ ان حجج بالغہ کے اور دلائل بھی بیان فرماکر منبر سے اوترآئے معاویہ نے کہا قسم بخدا حسنؑ منبر سے نیچے نہین آئے مگر یہ کہ زمین مجھپر تاریک ہوگئی اور مین نے چاہا انھین ضرر پہونچاؤن مگر مین نے خیال کیا غصہ کھانا عاقبت سے نزدیک ہی ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ سدیر صیرفی نے امام محمد باقرؑ سے کہا امام حسنؑ کیونکر امام ہین حالانکہ اونھون نے خلافت معاویہ کو دیدی امام محمد باقرؑ نے فرمایا چپ رہ امام حسنؑ نے جو کیا اوس سے خوب واقف تھے اگر ایسا نکرتے تو سب شیعہ پسپا اور متاصل ہوجاتے اور امر عظیم حادث ہوتا - ایضًا روایت کی ہی کہ ایک شخص جسے ابوسعید کہتے تھے امام حسنؑ کی خدمت مین آیا اور کہا آپ نے کیون سستی کرکے معاویہ سے صلح کی حالانکہ معلوم تھا کہ حق آپکا ہی اور وہ ظالم و باغی ہے حضرتؑ نے فرمایا آیا مین خلق خدا پر حجت اور امام و پیشوائے مردم بعد اپنے پدر کے نہین ہون - اُسنے کہا ہان آپ نے سچ کہا امام حسنؑ نے فرمایا آیا مین وہ نہین ہون کہ جناب رسولخدا نے میرے اور برادرم حسینؑ کے حق مین فرمایا کہ دونون امام ہین خواہ بامر امامت قیام کرین اور خواہ بیٹھے رہین اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پس بقول جناب رسولخدا مین امام ہون خواہ بامر امامت قیام کرون خواہ بیٹھ رہون خواہ صلح کرون خواہ جنگ کرون بعد اسکے فرمایا علت صلح معاویہ مثل علت صلح جناب رسولخدا بنی ضمرہ اور بنی اشجع سے ہی اور علت صلح جو اہل مکہ سے کی جسوقت مدینہ سے بازگشت کی وہ لوگ بتنزیل قرآن کافر تھے اور معاویہ اور اوسکے اصحاب بتاویل قرآن کافر ہین اے ابوسعید جبکہ مین خدا کی طرف سے امام ہون کسی کو جائز نہین کہ میری رائے کو جو مین کام کرون بسفاہت و نادانی نسبت دے خواہ مصالحہ کرون خواہ محاربہ کرون ہرچند وجہ حکمت جو مین نے کیا ہی اوسمین مخفی ہو آیا تجھے نہین معلوم کہ جب خضرؑ نے کشتی کو توڑ ڈالا اور اوس لڑکے کو مار ڈالا اور دیوار کھڑی رہنے دی موسیٰؑ نے اون افعال خضرؑ پر اعتراض کیا اسلیے کہ وجہ حکمت اون افعال مین مشتبہ تھی اور جب اون امور کی حکمت موسیٰ پر ظاہر ہوئی راضی ہوگئے اسی طرح میرے کام بھی ویسے ہی ہین تو میرے فعل کی عدم واقفیت سے میرے پاس عین تحقین و خشمگین آیا ہی اگر مین معاویہ کسے صلح نکرتا ایک میرا شیعہ زمین پر باقی نرہتا مگر یہ کہ مارا جاتا - کتاب احتجاج مین روایت کی ہی کہ جب امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی لوگ حضرتؑ کی خدمت مین آئے اور بعضون نے معاویہ سے بیعت کرنے کی وجہ سے طعن تشنیع کی حضرتؑ نے فرمایا تمپر وائے ہو تم نہین جانتے کہ مین نے تمھارے لیے کیا کام کیا ہی قسم بخدا جو کچھ مین نے کیا ہی میرے

شیعون کے لیے اوس سے بہتر ہی کہ آفتاب جسپر طالع ہوتا ہی آیا تم نہین جانتے کہ مین تمھارا امام واجب الاطاعۃ ہون اور بارشاد حضرت رسول صلعم ایک بہترین جوانان اہل بہشت سے ہون سبب نے کہا ہان ۔ پس کہا آیا تم نہین جانتے کہ جو کچھ خضر ع نے کیا وہ موجب غضب موسیٰ ہوا اسلیئے کہ وجہ حکمت اونپر مخفی تھی اور جو کچھ خضر ع نے کیا تھا خدا کے نزدیک عین حکمت و صواب تھا آیا تم نہین جانتے کہ ہم مین سے کوئی نہین مگر یہ کہ اوسکی گردن مین بیعت خلیفہ جور زمان سے واقع ہوئی ہی مگر ہمارے قائم محمد مہدی کہ عیسیٰ ع اونکے پیچھے نماز پڑھینگے اسلیئے کہ خدا نے ولادت اونکی مخفی کی اور ایک شخص اونکو لوگون سے پنہان رکھیگا اسلیے کہ کسی کو اونکی گردن مین بیعت نہو اور وہ نوان فرزندان حسین ع سے ہی خدا اونکی غیبت کو طولانی کریگا بعد اوسکے اونکو اپنی قدرت سے بصورت ایک جوان کے کہ چالیس سال سے عمر اوسکی کم ہو عیان و ظاہر کریگا تا کہ لوگ جانین کہ خدا سب چیز پر قادر ہی ۔ **ایضاً** روایت کی ہی کہ جب امام حسن ع پر مدائن مین خنجر مارا زید بن وہب جہنی امام حسن ع کی خدمت مین آیا اوسوقت حضرت ع کو درد و الم تھا زید نے کہا یا ابن رسول اللہ کیا مصلحت ہی تحقیق کہ لوگ اس کام مین متحیر ہین حضرت ع نے فرمایا قسم بخدا اس جماعت سے میرے لیے معاویہ بہتر ہی یہ لوگ دعویٰ کرتے ہین کہ ہم شیعہ ہین اور میرا ارادہ قتل کیا میرا مال لوٹ لیا قسم بخدا اگر معاویہ سے مین عہد لون اور اپنا خون حفظ کرون اور اپنے اہل و عیال مین بیخوف ہو جاؤن اس سے بہتر ہی کہ یہ لوگ مجھے قتل کرین اور میرے اہل و عیال و عزیز قریب ضائع ہو جائین قسم بخدا اگر مین معاویہ سے جنگ کرون یہی لوگ مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑکے معاویہ کو دیدینگے قسم بخدا اگر معاویہ سے صلح کرون اور عزیز رہون اوس سے بہتر ہی کہ اوسکے ہاتھ مین آجاؤن اور وہ مجھے بذلت و خواری قتل کرے یا مجھپر احسان کرکے مجھے چھوڑ دے اور تا روز قیامت بنی ہاشم مین یہ عار باقی رہے اور ہمیشہ فرزندان معاویہ ہمارے فرزندون اور ہمارے مُردون زندون پر احسان کرین ۔ **راوی** نے کہا یا ابن رسول اللہ اپنے شیعون کو مثل اون گوسفندون کے آپ چھوڑے دیتے ہین جنکا کوئی محافظ نہ ہو حضرت نے فرمایا کیا کرون مین اوس کا کو بہتر جانتا ہون جو ثقات اور سچون سے مجھے پہونچا ہی تحقیق کہ ایک روز امیر المومنین نے مجھے شاد و خرم دیکھکر فرمایا اے حسن آیا تم خوشی کرتے ہو اوسوقت تمھارا حال کیا ہوگا ۔ جب اپنے باپ کو زخمی دیکھوگے بلکہ اوسوقت تمھارا کیا حال ہوگا جسوقت خلافت بنی امیہ مین پہونچیگی اور اونکا امیر ایک شخص فراخ گلو کشادہ شکم ہوگا کہ جسقدر کھانا کھائے سیر نہو اور جب مر جائے زمین و آسمان مین عذر کسی

کہنے والے کا نہو گا پس مشرق و مغرب زمین پر حاکم ہو بندگان خدا اوسکی اطاعت کرین بادشاہی اوسکی طولانی ہو پس سنتہاے بدعت وضلالت عمل کرے دین حق کو باطل اور سنتہاے رسولخداؐ کو ضایع کرے مال خدا اپنے عزیزون و دوستون کو دے اوسکا حق لوگون کو نہ دے اپنی بادشاہی مین مومنون کو ذلیل اور فاسقون کو قوی کرے بندگان خدا کو اپنا خدمتگار و غلام کرے اوسکی سلطنت مین حق کہنا اور باطل غالب ہو جائے صالحون پر لعنت کرین جو امر حق مین اوس سے دشمنی کرے اوسے وہ قتل کرے جو امر باطل مین اوس سے دوستی کرے اوسے وہ گرامی وعزیز رکھے روزگار اسی طرح فاسد رہیگا یہان تک کہ زمانۂ آخر مین خدا ایک مرد کو جبکہ روزگار مردم پر بہت شدید ہوا ہوگا اور نادانی لوگون پر غالب ہوگی ظاہر کرے گا پس خدا اوس شخص کی اپنے ملائکہ سے نصرت و یاوری کریگا اور اوسکے یاورون کو نگاہ رکھیگا اور اوسکو اپنی آیات سے نصرت دیگا اور اوسے تمام روے زمین اور اہل زمین پر غالب کریگا کہ اگر وہ چاہین اطاعت کرین اور اگر نہ کرین زمین کو عدالت اور نور و برہان سے بھر دے اور اہل جمیع بلاد اوسکے فرمانبردار ہون اوسکے زمانہ مین کوئی کافر باقی نہ رہے مگر یہ کہ ایمان لائے اور کوئی فاسق نہ رہے مگر یہ کہ صالح ہو جاے اوسکے زمانہ مین درندے آپس مین صلح کرین زمین اپنی گھانس اوگائے آسمان اپنی برکتین نازل کرے خزانہ ہاے زمین اوسپر ظاہر ہو جائین اور چالیس سال تک زمین کا مالک رہے پس خوشا حال اوسکا جسے اوسکا زمانہ نصیب ہوا اور اوسکی طاعت کرے شیخ کشی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسنؑ اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھے تھے ناگاہ ایک سوار آیا کہ اوسے سفیان بن لیلے کہتے تھے اوسنے کہا السلام علیک اے ذلیل کنندۂ مومنان۔ امام حسنؑ نے فرمایا اونٹ سے نیچے آ اور جلدی نہ کر پس وہ نیچے اوترا اور اونٹ کا پانون باندھکر حضرتؑ کی خدمت مین بیٹھا حضرتؑ نے فرمایا تونے کیونکر جانا کہ مین ذلیل کنندۂ مومنان ہون اوسنے کہا اسوجہ سے کہ امر امت اپنی گردن سے آپ نے گرا دیا اور خلافت معاویہ طاغی کو دیدی کہ وہ خلاف خدا حکم کرے امام حسنؑ نے فرمایا مین تجھے خبر دون کہ مین نے کسلیے ایسا کیا اپنے پدر بزرگوار سے مین نے سنا کہ کہتے تھے حضرت رسولؐ نے فرمایا شب و روز نہ گذریگا تا آنکہ اس امت پر ایک مرد فراخ گلو سینہ کشادہ حاکم ہوا اور کھانے سے سیر نہو بس وہ معاویہ ہی مین نے اسوجہ سے ایسا کیا کہ جانتا تھا وہ حاکم ہوگا اور میری سعی و کوشش مفید نہو گی پھر فرمایا تو میرے پاس کسلیے آیا ہی اوسنے کہا مین آپکو دوست رکھتا ہون حضرتؑ نے کہا قسم بخدا اسلیے تو نہین آیا اوسنے کہا قسم بخدا اسی لیے آیا ہون حضرت نے فرمایا قسم بخدا مجھے کوئی شخص دوست نہین رکھتا کیونکہ اگر کوئی شخص درمیان دیلم اسیر ہو

باب پنجم فصل ... معاویہ

مگر یہ کہ اوسے ہماری محبت نفع بخشتی ہی تحقیق کہ ہماری محبت بنی آدم سے گناہون کو اس طرح گراتی ہی جسطرح ہوا درخت سے پتون کو گراتی ہی کلینی رحہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؑ کا معاویہ سے صلح کرنا اس اُمت کے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر تھا قسم بخدا کہ یہ آیہ دربابِ صلح آنحضرتؑ نازل ہوا ہی الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فلما کتب علیہم القتال قالوا لولا اخرتنا الی اجل قریب پس حضرت نے آیہ کی یہ تفسیر فرمائی یعنی زمانۂ امام حسنؑ مین کہا کہ اطاعت اپنے امام کی کرو اور لڑائی سے دست بردار ہو نماز کو بر پا رکھو اور زکوٰۃ دو مگر وہ راضی نہوے پس جب زمانۂ امام حسینؑ مین جہاد واجب ہوا کہا کیلیے جہاد مین تا زمانۂ حضرت قائمؑ تاخیر نہین فرماتے۔ سید مرتضیٰ رحہ نے روایت کی ہی کہ جب امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کی شیعہ آپس مین اظہار تاسف وحسرت کرتے اور آرزوے قتال رکھتے تھے جب صلح کے بعد دو سال گذرے حضرتؑ کی خدمت مین آئے اور سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ ہمارا تعجب معاویہ سے صلح کرنے مین برطرف نہین ہوتا حالانکہ چالیس ہزار مردان کارزار اہل کوفہ آپکے ہمراہ تھے کہ وہ آپ سے تنخواہ لیتے تھے اور اپنے گھرون مین تھے اور اسی قدر انکے فرزندان ویاوران آپ کے ہمراہ تھے بغیر اون لشکرون کے جو بصرہ اور حجاز مین تھے باوجود اسکے آپ نے معاویہ سے پیمان محکم صلحنامہ مین نہ لیا اور بہرہ کامل عطا مین سے نہ لکھوا لیا اگر بروقت مصالحہ اہل مشرق ومغرب کو آپ گواہ کرتے اور نوشتہ اوس سے لیتے کہ بعد اوسکے خلافت آپ مین ہوتی ہمارا کام بہت آسان تھا ولیکن اوسکے اور آپ کے درمیان ایسے چند عہد ہوے کہ لوگ اوس پر مطلع نہوے اور اوسنے اپنے ایک عہد پر بھی وفا نہ کی اور علانیہ اوسنے کہا مین نے چند شرط و وعدہ اسلیے کیے کہ آتش فتنہ دھیمی ہوا اور اب جبکہ پادشاہی مجھپر قائم ہوئی وہ شرائط اور وعدے میرے پاؤن کے نیچے ہین اگر چاہون وفا کرون اور چاہون وفا نکرون اور غرض اوسکی اس سے وہ وعدے تھے جو آپ سے کیے تھے جب اوسنے عہد شکنی کی اگر آپ چاہین اپنے وعدون سے بھی درگذر کرین کہ مدار جنگ مکر و حیلہ پر ہی اور مجھے حکم دیجیے کہ کوفہ مین جاؤن اور عامل و حاکم معاویہ کو خارج کرون اور اظہار کرون کہ ہمنے معاویہ کو خلافت سے خارج کیا اور اوس سے مقاتلہ کیجیے تحقیق کہ خدا خیانت کرنے والون کو دوست نہین رکھتا اور معاویہ نے آپ سے خیانت کی پس سب شیعون نے بھی اسی طرح امام حسنؑ سے گذارش کی حضرت نے فرمایا تم میرے شیعہ اور دوست ہو اگر مین امر دنیا مین بعقل و اندیشہ عمل کرتا اور بادشاہی دنیا کے لیے فکر و تدبر کرتا معاویہ کی عظمت اور شوکت مجھسے زیادہ اور عقل و تدبیر

اوسکی مجھسے زیادہ تر او قصد و عزیمت اوسکی مجھسے محکم زیادہ نہ تھی ولیکن مین وہ جانتا ہون جو تم نہین
جانتے اور میری غرض اطاعت حکم خداوند رحمان وحفظ خونہاے مسلمانان ہی پس بقضاے خدا راضی رہو
اور اوسکے امر کو قبول کرو اپنے گھرون مین رہو اور جنگ و منازعہ و فتنہ سے دست بردار ہو
یہانتک کہ ایک نیکوکار اپنی مرگ سے استراحت پائے یا لوگ ایک بدکار کے مرنے سے راحت
پائین - ابن ابی الحدید نے روایت کی ہی کہ ایک روز امام محمد باقرؑ نے اپنے بعض اصحاب سے
کہا کہ ستم قریش اور اونکا اتفاق ظلم ہمپر کسقدر رجہ ہوا اور ہمارے شیعون اور محبون نے کسقدر
ایذائین اوٹھائین جب جناب رسولؐ خدا نے انتقال کیا اوسوقت لوگون کو خبر دی تھی کہ ہم جمیع خلائق
سے بامامت وخلافت سزاوار زیادہ ہین پس قریش نے ہمارے حق غصب کرنے اور خلافت ذیحق سے
چھین لینے پر اتفاق کیا اور قریش دست بدست دیتے رہے یہانتک کہ پھر ہم تک پہونچی جب امیر المومنینؑ
سے بیعت کی پھر اونسے بیعت شکستہ کی اور شمشیر اونپر کھینچی اور امیر المومنینؑ ہمیشہ اون سے
بمقام مجادلہ ومحاربہ تھے اور اون سے آزار ومشقت پاتے تھے یہانتک کہ اونکو شہید کیا اور
اونکے فرزند امام حسنؑ سے بیعت کی اور بعد بیعت کرنے کے اونسے غدر ومکر کیا اور چاہا اونکو
دشمن کو دیدین اہل عراق سامنے آئے اور خنجر اونکے پہلو پر لگایا اور خیمہ اونکا لوٹ لیا یہانتک کہ
اونکی کنیز کے پانوٗن سے خلخال تک وتار لی اور اونکو مضطر وپریشان کیا تا آنکہ اونھون نے معاویہ
سے صلح کر لی اور اپنے اور اہلبیت کے خون کی حفاظت کی اور اونکے اہلبیت بہت کم تھے پس
بیس ہزار مردم عراقی نے امام حسینؑ سے بیعت کی اور جنھون نے بیعت کی تھی خود اونھون نے شمشیر امام حسینؑ
پر کھینچی اور ہنوز بیعت ہاے امام حسینؑ اونکی گردنون مین تھی کہ امام حسینؑ کو شہید کیا اور بعد اونکے
ہمیشہ ہم اہلبیتؑ پر ستم کیے ہمکو ذلیل کیا اور ہمارے حق سے ہمکو دور اور اموال سے محروم کیا ہمارے
مارنے مین کوشش کی اور خائف وترسان رکھا ہم اپنے خون اور اپنے دوستون کے خون پر امین نہ تھے
جھوٹھون اور منکرون نے ہمکو محل دروغ وانکار قرار دیا ہمپر دروغ وافترا باندھتے مین اپنے قاضیون
اور والیون اور حاکمون اور ہر شہر و دیار والون سے تقرب حاصل کیا اور ہماری ضرر رسانی کے لیے
حدیثین وضع کین اور جھوٹھ باتین ہمپر باندھین کہ ہمنے نہ کہی تھین اور چند کام ہمسے ایسے منسوب
کیے جو ہمنے نہ کیے تھے یہانتک کہ لوگون کو ہمارا دشمن کر دیا اور ان افعال شنیعہ مین سے بہت بڑا
فعل شنیع زمانہ معاویہ مین بعد وفات امام حسنؑ واقع ہوا کہ اونکے شیعون کو جہان جس شہر مین تھے
تہمت لگائی اور اونکے ہاتھ پانون کاٹے اور جس نے ہماری محبت کا اظہار کیا یا سلام خواہی

ہماری طرف دیکھی اوسے قید کر دیا اور مال اوسکا لوٹ لیا گھر اوسکا چھین لیا اور ہمیشہ ہمپر اور ہمارے شیعون پر مصیبت بلا شدید اور عظیم رہی یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد و یزید بن معاویہ نے امام حسینؑ کو شہید کیا بعد اسکے حجاج اُنپر مسلط ہوا اور انکو بانواع سیاست قتل کیا ہر حیلہ و بہانہ سے انکو اذیتین پہونچائین یہانتک کہ جس کسی کو کہتے تھے یہ ملحد یا زندیق یا کافر ہے وہ بہت خوش ہوتا تھا بخلاف اسکے کہ شیعہ علیؑ ہے اور احادیث دروغ درمیان مردم اسقدر شائع ہوئین کہ جس کسی کو لوگ بہ نیکی یاد کرتے تھے اور شاید فی الواقع وہ راستگو اور پرہیزگار بھی ہوا وسکے عوض مین والیان جور اور غاصبان خلافت کے فضائل باحادیث عجیبہ اون ظالمان گذشتہ کے حق مین روایت کرتے تھے اور فی الواقع اون احادیث وضعی مین کوئی بھی صحیح نہ تھی اور اون احادیث موضوعہ کو حضرت رسولؐ پر افترا کرتے تھے اور جس سے بیان کرتے تھے وہ بسبب اسکے کہ بہت لوگون سے سنتا تھا حق جانتا اور بگمان راستی لوگون سے بیان کرتا تھا۔ ابن شہر آشوب نے بطریق مخالفین روایت کی ہے کہ ایک روز امام حسنؑ یزید پلید کے ساتھ بیٹھے خرمے نوش فرماتے تھے یزید نے کہا اے حسنؑ مین تمکو دشمن رکھتا ہون امام حسنؑ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے جب تیرے باپ نے تیری مان سے مجامعت کی شیطان اوسوقت تیرے باپ کا شریک تھا اور شیطان کا نطفہ تیرے باپ کے نطفہ مین شریک ہوا اور تو دو کتون کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے اسی وجہ سے میرا دشمن ہے اور شیطان حرب کا شریک تھا جسوقت اوسنے مادر ابوسفیان سے مقاربت کی اسی وجہ سے ابوسفیان میرے نانا کا دشمن تھا اور تیرا باپ بھی اسی وجہ سے میرا دشمن تھا اور جو ہم اہلبیت کا دشمن ہے وہ بیشک فرزند زنا ہے یا شیطان اوسکے نطفہ مین شریک ہے جس طرح خدا قرآن مین فرماتا ہے۔ وشارکھم فی الاموال والاولاد ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز امام حسنؑ مجلس معاویہ مین تشریف رکھتے تھے مروان نے کہا آپ کی مونچھون کے بال جلد سفید ہو گئے ہین امام حسنؑ نے فرمایا سبب اوسکا یہ ہے کہ ہم بنی ہاشم کا دہن خوشبو ہوتا ہے اور ہماری ازواج بوجہ بوے خوش استشمام کرتی ہین اور اونکی ہواے نفس سے ہمارے بال شارب کے سفید ہو جاتے ہین اور چونکہ تم بنی امیہ گندہ دہن ہو تمھاری ازواج تمھارے دہنون سے احتراز کرتی اور اپنا منھ تمھارے رخسار کی جانب رکھتی ہین اس سبب سے تمھارے رخسار کے بال جلد سفید ہو جاتے ہین۔ بس مروان نے کہا تم بنی ہاشم مین ایک خصلت بد یہ ہے کہ خواہش جماع زیادہ رکھتے ہو امام حسنؑ نے فرمایا خواہش ہماری عورتون سے سلب کی گئی اور مردون مین اضافہ ہوئی اور تمھارے مردون سے علحدہ کرکے تمھاری

عورتون مین دیکھی ہی اور یہی سبب ہی کہ زن امویہ سوائے مرد ہاشمی دوسرے سے سیراب نہین
ہوتی - کتاب احتجاج طبرسی و کتاب سلیم بن قیس مین روایت کی ہی کہ جب معاویہ اپنے ایام
حکومت مین حج کو گیا اور مدینہ مین آیا لوگ استقبال کو آئے اوسنے دیکھا کہ کوئی قریش نہین
آیا اسوجہ سے ناخوش ہوا کہ لوگ کم اوسکے استقبال کو آئے اور کہا انصار کیا ہو گئے اور کیون
میرے استقبال کو نہ آئے لوگون نے کہا وہ پریشان و محتاج ہین سواری اونکے پاس نہین ہے
معاویہ نے کہا انکے شتر ہائے آبکش کیا ہو گئے قیس بن سعد نے کہ اوسوقت بزرگ انصار تھا
کہا اونھون نے روز جنگ بدر و احد اپنے اونٹون کو ضائع کر دیا کہ حضرت رسولؐ کی خدمت مین
تجھسے اور تیرے پدر سے جنگ کرتے تھے یہانتک کہ خدا نے انکی شمشیر سے اسلام کو غالب کیا ہر چند
تم نہ چاہتے تھے یہ سنکر معاویہ چپ ہو گیا قیس نے کہا ہمکو رسول خدا نے خبر دی ہی کہ بعد اونکے ستمگار ہمپر
غالب ہونگے معاویہ نے کہا پھر تمکو کیا حکم دیا ہی قیس نے کہا ہمکو حکم صبر دیا ہی یہانتک کہ اوسسے
ملاقات کرین معاویہ نے کہا پس اونکی ملاقات تک صبر کرو یہ کہکر معاویہ ایک حلقہ مین پہونچا جہان
قریش جمع تھے سب بغیر عبداللہ بن عباس معاویہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے معاویہ نے عبداللہ
بن عباس سے کہا تمکو تعظیماً اوٹھنے سے کوئی چیز سوائے کینۂ جنگ صفین جو تمھارے دل مین ہی
مانع نہوئی تم آزردہ نہو کہ مین نے طلب خون عثمان کیا ہی اسلیے کہ عثمان بہ ستم مارا گیا ہی ابن عباس
نے کہا عمر بھی مارا گیا اوسکا خون طلب کیون نہ کیا معاویہ نے کہا عمر کو کافر نے مارا تھا - ابن عباس
نے کہا عثمان کو کس نے مارا معاویہ نے کہا مسلمانون نے اوسے مارا ابن عباسؓ نے کہا یہی حجت
تیرے سکوت کو کافی ہی معاویہ نے کہا مین نے اطراف و جوانب مین حکمنامے بھیجے ہین کہ تمام لوگ
فضائل و مناقب علیؑ ترک کرین اور تم بھی ترک کرو ابن عباس نے کہا تو مجھے قرآن کی تلاوت
سے منع کرتا ہی اوسنے کہا نہین ابن عباس نے کہا تو مجھے قرآن کے معنی کہنے سے منع کریگا معاویہ
نے کہا ہان ابن عباس نے کہا قرآن پڑھنا یا اوسپر عمل کرنا دونون مین سے کون زیادہ واجب ہی
معاویہ نے کہا عمل کرنا زیادہ تر واجب ہی ابن عباس نے کہا جب تک ہم معنی اوسکے نجانین کیونکر اوسپر
عمل کرسکتے ہین معاویہ نے کہا قرآن کے معنی اوس شخص سے پوچھ جو اوسکی تاویل کرے بغیر اوس
تاویل کے جو تم اور تمھارے اہلبیت اوسکی تاویل کرتے ہو ابن عباس نے کہا قرآن ہمارے اہلبیت
پر نازل ہوا ہی اور ہم اوسکے معنی آل ابوسفیان سے پوچھین اے معاویہ آیا تو مجھے حلال و حرام
قرآن پر عمل کرنے سے منع کرتا ہی اگر امت کے لوگ معنی قرآن نہ دریافت کرین اونمین اختلاف ہوگا

کلام عبداللہ ابن عباس با معاویہ

اور ہلاک ہو جائینگے معاویہ نے کہا قرآن پڑھو اور تاویل ہی کرو مگر اون آیات کی لوگون سے روایت
نہ کرو جو تمھاری شان مین نازل ہوئی ہین اور علاوہ انکے جو کچھ ہی اوسکی روایت کرو ابن عباس نے
کہا خدا قرآن مین فرماتا ہی - چاہتے ہین نور خدا کو اپنے دہنون سے بجھائین اور خدا حفظ کرتا ہی مگر یکہ
اپنے نور کو تمام کرے ہر چند کافر نخواہین معاویہ نے کہا ای پسر عباس ہوش مین رہو اپنی زبان سنبھالو
اور اگر کہو مخفی کہو آشکار نہ کہو اسکے بعد معاویہ گھر مین گیا سو ہزار درہم بطور خوشامد ابن عباسؓ کو بھیجے
اور منادیون کو حکم دیا کہ ندا کرین ہان اوس شخص سے بر طرف ہوگی جو کسی سے کوئی حدیث مناقب
علیؑ اور اونکے اہلبیت کے حق مین روایت کریگا اوسوقت بلا اور شدائد اہل کوفہ سب سے زیادہ
ہوے اسلیے کہ وہان اور جگہ سے شیعہ زیادہ تھے پس معاویہ نے زیاد کو بصرہ اور کوفہ کا والی کیا چونکہ
زیاد پلید شیعون کو پہچانتا تھا اور ایک مدت تک جناب امیرؑ کے ہمراہ رہا تھا پس وہ شقی شیعیان
جناب امیرؑ کو ڈھونڈھتا تھا اور جہان پاتا تھا اونکو قتل کرتا تھا شیعون کو ڈراتا اور ہاتھ پاؤن اونکے
کاٹتا تھا اور درختان خرما مین ٹنکا کر پھانسی دیتا تھا اور آنکھین نکلواتا اور شہر سے نکال دیتا
اور آوارہ وطن کرتا تھا یہانتک کہ سب شیعون کو عراق سے نکال دیا اور عراق مین کوئی شیعہ نہ رہا
مگر یہ کہ مارا گیا یا سولی دیا گیا یا قید کیا گیا یا آوارہ وطن کر دیا گیا اور معاویہ نے اپنے عمال اور امرا کو
سب شہرون مین حکمنامے بھیجے کہ گواہی کسی شیعہ علیؑ اور اونکے اہلبیتؑ کی قبول نکرین و شیعیان عثمان
و محبان اہلبیت عثمان کو اور اونکو جو لوگ مناقب و فضائل عثمان بیان کرتے ہین جہان پاؤ اونکو اپنا
مقرب کرو اور اپنے قریب بٹھاؤ اور اونکی عزت و توقیر کرو اگر مناقب عثمان مین کوئی شخص کوئی حدیث
وضع کرے یا روایت کرے اوس شخص کا اور اوسکے پدر و قبیلہ کا نام مجھے لکھو تاکہ مین اوسے خلعت
دون اور نوازش کرون پس منافقان عرب نے ایسا ہی کیا اور بکثرت احادیث فضائل عثمان
مین وضع کین اور معاویہ نے خلعتہاے گران و جائزہ ہا و بخششہاے عظیم اون راویان کذب
کے لیے بھیجے پس یہ حدیثین ہر شہر مین بکثرت مشتہر ہوگئین اور مردمان دین فروش اہل اعتبار
دنیا کے لیے احادیث وضع کرتے اور لوگ رغبت کرتے تھے اور جو کوئی کسی شہر سے آتا اور حق عثمان
مین کوئی منقبت و فضیلت بیان کرتا تھا اوسکا نام لکھ لیتے اور اوسکو مقرب بارگاہ کرتے تھے
اور اوسکو انعام و جاگیر و زمین و املاک دیتے تھے جب ایک مدت تک یہی کیفیت رہی تب اوسنے
اپنے عمال و حکام کو لکھا کہ احادیث دربارہ عثمان بکثرت ہوئین اور سب شہرون مین منتشر ہوگئین اب لازم
ہی لوگون کو اسپر ترغیب دو کہ احادیث معاویہ کی فضیلت مین وضع کرین کہ یہ بات مجھے بہت خوش آیند ہے

اور وہ اس امر سے بہت خوش ہونگا اور اہلبیت رسول پر بہت شاق گذریگا اور اونکی حجتون کو یہ احادیث
وضعی برہم کر دینگی پس عمال و امرا نے ہر شہر مین وہ علم پڑھکر سنایا اور اشقیانے وضع احادیث فضائل
معاویہ شروع کین ہر شہر و قصبہ مین احادیث موضوعہ لکھکر بھیجتے تھے اور مکتب خانون مین تھے کہ معلم
یہ احادیث اطفال کو تعلیم کرین جسطرح قرآن تعلیم کرتے ہین اور لوگ اپنی عورتون لڑکیون کو سکھائین کہ
محبت اوسکی سب کے دل مین راسخ و مستحکم ہو جائے جب اس حالت کو مدت گذری زیاد شقی نے معاویہ کو
نامہ لکھا کہ قبیلہ حضرمیین دین و حکم علی پر ہین معاویہ نے جواب مین لکھا جو شخص علی کے اور اونکے حکم پر ہو اوسے
قتل کرو پس زیاد ظالم نے شیعیان علی کو قتل کیا اور اونپر ظلم و ستم کیے اور معاویہ نے سب شہرون مین لکھا کہ
تلاش کرو اور جسے بدلیل و برہان جانو کہ وہ علی اور اونکے اہلبیت کو دوست رکھتا ہو اوسکا نام دیوان عطا سے
محو کرو بعد اسکے دوسرا نامہ لکھا کہ جسے علی کی محبت پر متہم کرین ہر چند ثابت نہوا اوسے قتل کر ڈالو اور جسپر
شک و شبہہ اور گمان دوستی علی ہو جہان اوسے پاؤ مار ڈالو پس یہی طریقہ جاری ہوا کہ ہر شخص کو تہمت
لگاکر مار ڈالتے تھے اور جسے لوگ نسبت کفر و زندقہ سے دیتے تھے اوسے گرامی و بزرگ رکھتے تھے اور اوسکے
متعرض نہوتے تھے اور جس کسی کو نسبت بہ تشیع دیتے تھے وہ شخص کسی شہر مین اپنی جان سے بیخوف
نہ تھا خصوص کوفہ اور بصرہ مین یہانتک کہ اگر کوئی شیعہ کوئی بھید دوسرے شیعہ سے کہنا چاہتا تھا
اور وہ معتمد ہوتا تھا اوسکے گھر مین جاکر اوسکے کان مین کہتا تھا اور اوسکے خادم و غلام سے خائف
رہتا تھا اور پھر اوس بات کو نہ کہتا تھا مگر بعد اسکے کہ قسم ہائے مغلظہ اوسے دیتا اور عہد و پیمانہائے محکم
اوس سے لیتا تھا کہ پوشیدہ رکھے اور ظاہر نکرے پس روز بروز یہی حالت ترقی پر تھی یہانتک کہ
معادتان جور و ظلم بکثرت ہوے اور احادیث موضوعہ لوگون مین منتشر ہوئین اور اطفال کا اوس حالت پر
نشو و نما ہوا اور ان اشقیا مین بدترین مردم قاریان قرآن تھے کہ از راہ مکر و ریا و حیلہ اظہار خشوع و ورع
کرتے اور لوگون کو بصورت پرہیزگاران دکھاتے تھے طمع دنیا اور خوشامد والیان جور کی وجہ سے احادیث
دروغ وضع کرتے اور اوسے اپنا سبب تقرب قاضیان و والیان شہر جانتے تھے اور اس وسیلہ سے
اونکے مقرب ہوتے تھے اور اموال و منازل و دیہات اون احادیث کے صلہ مین لیتے تھے اور لوگ
بسبب حسن ظن جو انسے رکھتے تھے یہ احادیث انسے سنکر روایت کرتے اور حق سمجھتے تھے اور اگر کوئی
اون احادیث موضوعہ کی رد کرتا یا اظہار شک کرتا تھا اوس سے یہ اشقیا دشمنی کرتے تھے اور یہ
احادیث جب کسی اور جماعت دیندار کے ہاتھ آتین اور یہ نہ جانتے کہ افترا رسول خدا پر
باندھین پس بنا دانی ان احادیث کو قبول کرلیتے اور گمان کرتے تھے کہ یہ حق ہین اور اگر جانتے کہ وہ

خطبہ حضرت امام حسن علیہ السلام

احادیث موضوع و باطل ہین اوسوقت روایت نہ کرتے اور اوسپر اعتقاد نہ کرتے تھے اور جو کوئی اوسپر اعتقاد نہ رکھتا تھا اوسے دشمن نہ رکھتے تھے پس اس زمانہ مین جو حق ہے وہ انکے نزدیک باطل ہے اور جو باطل ہے وہ انکے نزدیک حق ہے سچ انکے نزدیک جھوٹ جھوٹ انکے نزدیک سچ اور جب امام حسینؑ شہید ہوے بلا و فتنہ شدید ہوا اور کوئی دوست دوستان خدا سے نہ رہا مگر یہ کہ ترسان و خائف تھا یا قتل کیے جاتے یا نکالے جاتے یا آوارہ وطن کیے جاتے تھے پس دو سال قبل مرگ معاویہ حضرت امام حسنؑ نے ہمراہ عبداللہ بن جعفر ارادہ حج کیا اور عبداللہ بن عباسؓ و امام حسینؑ نے زنان و مردان بنی ہاشم کو جمع کیا اپنے شیعون اور دوستون کو طلب فرمایا جنھون نے حج کیا تھا اور جنھون نے نہ کیا تھا اور جو شہرون مین تھے کہ آنحضرتؐ اور اہلبیتؑ کو پہچانتے تھے اور جمیع اصحاب حضرت رسولؐ و فرزندان اصحاب و تابعین و انصار کو جو معروف بصلاح و سداد تھے سب کو جمع کیا اور سب کو تکلیف حج دی یہانتک کہ منے مین ایک ہزار سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور امام حسینؑ اپنے سراپردہ مین تھے اور اکثر اوس جماعت مین سے تابعان و فرزندان صحابہ تھے جب سب خیمہ آنحضرت مین جمع ہوے امام حسنؑ اوٹھے اور خطبہ پڑھا حمد و ثناے الٰہی ادا فرمائی اور ارشاد کیا معاویہ نے ہمسے اور تمسے جو کچھ کیا تمنے جانا اور دیکھا تم حاضر تھے اور سنتے تھے اور تمکو خبر تھی مین چاہتا ہون تمسے چند سوال کرون اگر مین سچ کہون میری تصدیق کرو اور اگر جھوٹھ کہون میری تکذیب کرو میرا کلام سنو اور میری گفتار پر غور کرو اور اپنے شہرون قبیلون مین واپس جاؤ جو کوئی امین و بیخوف ہو اور تمکو اوسپر اعتماد ہو اوسے اوسپر دعوت کرو جو تمنے جانا اسلیے کہ مجھے خوف اسکا ہے کہ یہ دین حق کہین مندرس کہنہ ہو جائے اور خدا نور کا تمام کرنے والا ہے ہر چند کفار ناخوش ہین پس امام حسنؑ نے کوئی آیہ قرآنی جو اہلبیت کی شان مین نازل ہوا تھا باقی نہ رکھا جو انکو نہ سنایا ہو اور اوسکی تفسیر نہ بیان کی ہو اور جو آیات قرآنی و احادیث نبوی جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ اور اہلبیتؑ کے حق مین وارد ہوئی تھین اون سب کو ان لوگون کے سامنے روایت کیا اور جس آیت و حدیث کو امام حسن ارشاد کرتے تھے صحابہ اوسکی تصدیق کرتے تھے کہ اسی طرح سے ہمنے سنی اور اوسوقت حاضر تھے اور تابعین کہتے تھے ہان ہمنے اوسنے سنا ہے جنھون نے ہمسے روایت کی اور ہم اوسپر اعتماد رکھتے ہین اور جمیع حجت ہاے بالغہ اسطرح بیان کین پھر آخر مین فرمایا مین تمکو قسم بخدا دیتا ہون کہ جب تم اپنے شہرون مین جاؤ جو کچھ مینے بیان کیا اسکو جسپر تم اعتماد رکھتے ہو اوس سے نقل کرو یہ فرما کر امام حسنؑ منبر سے اوتر آئے اور لوگ متفرق ہو گئے شیخ مفید و شیخ طوسی رح نے روایت کی ہے کہ جب خلافت معاویہ پر ...

بسر بن ارطاۃ کو شیعون کے بلانے کے لیے حجاز بھیجا اوسوقت والی مکہ عبد اللہ بن عباس تھے
جب اوسنے بہت تلاش کیا اور نپایا اونکے دو طفل صغیر کو جو نہایت حسین و جمیل تھے سرون پر گیسو تھے
پکڑ لیا اور اون دونون طفل بیگناہ کے سر کاٹ ڈالے جب یہ خبر اون بچون کی مان کو پہونچی نزدیک
تھا کہ اوسکی جان مفارقت کر جائے اور ایک مرثیہ اپنے فرزندون کی مصیبت مین انشا کیا جب عبد اللہ
نزد معاویہ پاس گئے اوس مجلس مین بسر سے ملاقات کی معاویہ نے کہا اے عبد اللہ اس مرد پیر کو پہچانتے ہو
اسی نے تمھارے دونون فرزندون کے سر کاٹے ہین بسر نے کہا ہان مین ہی اونکا قاتل ہون کیا کر سکیگا
عبد اللہ نے کہا کاش میرے پاس تلوار ہوتی بسر نے کہا تلوار میری موجود ہے اور چاہا اپنی تلوار دیدے
معاویہ نے منع کیا اور کہا اے مرد پیر تجھے آفت ہو تو کسقدر احمق ہے اپنی تلوار اوسکے ہاتھ مین دیتا ہے جسکے
دو فرزندون کو تو نے قتل کیا ہے گویا تو شجاعت بنی ہاشم سے واقف نہین قسم بخدا اگر تلوار اوسے دیگا اول
تجھے اور بعد اوسکے مجھے قتل کریگا عبد اللہ نے کہا قسم بخدا پہلے تجھے اور بعد اوسکے بسر کو قتل کرتا شیخ کشی نے
بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلعم نے کسی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا فلان ساعت رات کو راہ
بھول جاؤگے پس بائین جانب جانا جب اوس طرف سے جاؤگے گوسفندون مین ایک شخص کو دیکھوگے
اوس سے راستہ دریافت کرنا وہ کہیگا جب تک میرا کھانا نہ کھاوگے تمکو راہ نہ بتاؤنگا ایک گوسفند
تمھارے لیے وہ ذبح کریگا اور تمھاری ضیافت کریگا بعد اوسکے تمکو راہ بتائیگا پس میرا سلام اوس
شخص کو پہونچانا اور اوس سے کہنا مین مدینہ مین ظاہر ہوا ہون جب لشکر روانہ ہوا جو کچھ
آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا سب واقع ہوا اور جب بائین جانب گئے عمرو بن حمق خزاعی کو دیکھا انکی اونھون نے
دعوت کی جسطرح آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا عمرو نے جب لشکر کو راہ بتائی سلام اور پیغام حضرت رسول صلعم کا
پہونچانا بھول گئے عمرو نے پوچھا آیا کوئی پیغمبر مدینہ مین ظاہر ہوا ہے۔ کہا ہان پس حاضر خدمت حضرت
رسول صلعم ہوے اور ایمان لائے بعد ایک مدت کے آنحضرت صلعم نے عمرو سے فرمایا اپنے مقام پر جاؤ اور
جب علی بن ابی طالب علیہ السلام والی و حاکم ہون اونکی خدمت مین حاضر ہونا پس عمرو بن حمق خزاعی اپنے
مکان کی جانب روانہ ہوے اور جب جناب امیر علیہ السلام کوفہ مین گئے اوسوقت تک موجود تھے پس کوفہ مین
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر رہتے تھے ایک روز جناب امیر علیہ السلام نے اونسے پوچھا آیا کوئی گھر تمھارا ہے
اونھون نے کہا ہان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اپنا گھر فروخت کرو اور درمیان خانہ ہاے قبیلہ ازد گھر خرید کرو
جب مین تمسے مفارقت کرونگا میرے بعد والیان جور و ظلم تمکو طلب کرینگے اوسوقت قبیلہ ازد تمھاری
حمایت کرینگے اور تمکو نہ دینگے یہانتک کہ تم کوفہ سے موصل جاؤگے راہ مین ایک مرد مشلول پاس

حدیث عمرو بن حمق خزاعی

پہونچوگے وہان بیٹھکر اوس سے پانی مانگوگے وہ تمھین پانی دیگا اور تمسے تمھارا حال دریافت کریگا اوس سے اپنا حال کہنا اور دعوت اسلام کرنا پس وہ مشلول مسلمان ہوگا تم اپنے ہاتھ اوسکے رانون پر ملنا کہ وہ میرے اعجاز سے شفا پائیگا اور تمھارا رفیق ہوگا اور تمھارے ہمراہ آئیگا جب تم تھوڑی راہ طے کروگے ایک اندھے پاس پہونچوگے اور اوس سے پانی مانگوگے وہ اندھا تمکو پانی دیگا اور تمھارا حال پوچھیگا اوس سے اپنا حال کہنا اور دعوت اسلام کرنا جب وہ اندھا مسلمان ہوجائے اپنا ہاتھ اوسکی آنکھون پر پھیرنا میرے اعجاز سے اوسکی آنکھین روشن ہوجائینگی اور وہ بھی تمھارا رفیق ہوگا اور یہ دونون رفیق تمھین دفن کرینگے بعد اسکے کچھ سوار تمھارے عقب سے تمکو پکڑنے آئینگے اور نزدیک قلعۂ موصل فلان موضع مین تم تک وہ سوار پہونچ جائینگے جب اونکو دیکھنا گھوڑے سے نیچے آنا اور ایک گڈھے مین جو وہان سے نزدیک ہی اوتر جانا واضح ہو کہ تمھارے خون مین فاسقانِ جن وانس شریک ہونگے جب جناب امیر علیہ السّلام شہید ہوئے اور عاملان معاویہ نے عمرو بن حمق خزاعی کو طلب کیا کہ شہید کرین وہ کوفہ سے موصل گئے اور جو کچھ جناب امیرؑ نے فرمایا تھا وہ سب واقع ہوا جب قریب قلعۂ موصل پہونچے اپنے اون دونون رفیقون سے کہا بلندی پہ جاؤ اور جانب کوفہ نظر کرو جو کچھ دیکھو مجھسے بیان کرو۔ اون دونون نے کہا کچھ سوار اسطرف آتے معلوم ہوتے ہین یہ سُنکر عمرو بن حمق گھوڑے سے نیچے آئے اور غار مین اوتر گئے گھوڑے کو چھوڑ دیا جب غار مین گئے سیاہ سانپ نے کاٹا اور سوار بھی آموجود ہوئے گھوڑے کو پکڑ لیا اور کہا یہ گھوڑا اوسی کا ہی یہ کہکر عمرو کو تلاش کرنے لگے جب غار مین پہونچے اونکے جس عضو پر ہاتھ رکھتے تھے وہ جدا ہوجاتا تھا پس اونکا سر کاٹ لیا اور معاویہ پاس لائے معاویہ نے حکم دیا کہ سر نیزہ پر چڑھایا جائے اور سب سے پہلے جو سر نیزہ پر چڑھایا گیا وہ سر عمرو بن حمق خزاعی کا تھا۔ شیخ کشی نے حسن بصری سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا زمانہ معاویہ مین خراسان کی طرف مین لڑائی پر گیا تھا اور میرا سردار ایک شخص تابعین مین سے تھا ایک وقت نماز ظہر ہمنے اوسکے ہمراہ ادا کی جب نماز سے وہ فارغ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد وثنائے الٰہی کہا۔ ایہا الناس ایسا حادثۂ عظیم حادث ہوا اور ایسی بدعت واقع ہوئی کہ جب سے حضرت رسولؐ نے رحلت کی ہی اب تک ایسا امر شنیع ظہور پذیر نہوا تھا مین نے سُنا ہی کہ حجر بن عدی اور اونکے اصحاب کو کہ بزرگان دین تھے بے تقصیر معاویہ نے قتل کرڈالا اگر مسلمان اس بدعت کے مٹانے پر نکل کھڑے ہون مین اونکی نصرت واعانت کرونگا اور اگر کوئی اس بدعت کا

معجزہ عمرو بن حمق خزاعی

انکار نہ کریگا مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ میری جلد روح قبض کرے جب منبر سے نیچے وہ شخص آیا اور گھر گیا دعا اوسکی مستجاب ہوئی اور قبل اسکے کہ دوسری نماز کے لیے باہر آئے صدائے نوحہ وزاری اوسکے گھر سے بلند ہوئی اور برحمت الٰہی واصل ہوا کتاب احتجاج مین روایت کی ہے کہ جب معاویہ نے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ اور اونکے اصحاب کو شہید کیا اوس سال حج کو آیا اور امام حسینؑ سے ملاقات کرکے کہا اے ابو عبداللہ تمنے سُنا مین نے حجر بن عدی اور اونکے اصحاب اور تمھارے پدر کے تمام شیعون کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے امام حسینؑ نے فرمایا کیا سلوک کیا ہے معاویہ نے کہا مین نے سب کو قتل کیا اور کفنا کر نماز پڑھی اور دفن کردیا۔ امام حسینؑ متبسم ہوے اور فرمایا یہ سب لوگ بروز قیامت تیرے دشمن ہونگے اور تجھسے اپنا خون طلب کرینگے ولیکن جب مین قابو پاؤنگا اوسوقت تیرے شیعون کو قتل کرونگا اور اونکو کفن بھی نہ دونگا اور نماز بھی نہ پڑھونگا اور دفن بھی نہ کرونگا اور جو جو تو دربارۂ علی بن ابی طالبؑ اور ہم اہل بیت اور بنی ہاشم کے حق مین عیب لگاتا ہے مین نے سب سُنا ہے لازم ہے کہ تو اپنے نفس کی طرف رجوع کر اور خود انصاف کر کہ وہ عیب تجھ مین ہین یا ہم مین اور اپنی بدکاریون پر نظر کر اور اپنے مقدار سے نہ گذر اور ہم سے عداوت نہ کر اور تدبیر عمرو عاص شقی پر ہمارے حق مین عمل نہ کر کہ بہت جلد تو اپنے وبال اعمال کو دیکھیگا

شہادت حجر ابن عدی رض

فصل چھٹی۔ بیان کیفیت شہادت جناب امام حسن علیہ السلام۔ زیادہ تر مشہور ہے اور روایت اوّل مشہور علماے امامیہ مین یہ ہے کہ شہادت آنحضرتؑ آخر ماہ صفر مین واقع ہوئی اور بعضون نے ساتوین ماہ صفر کہی ہے اور بعض نے اٹھائیسوین تاریخ کو سال چہل ونہم ہجرت سے لکھا ہے اور عمر شریف آنحضرتؑ اوسوقت سینتالیس سال کی تھی اور بعضون نے اڑتالیس سال کہے ہین اور روایت اول زیادہ مشہور ہے چنانچہ کلینی رح نے جناب صادقؑ سے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام نے دُنیا سے رحلت فرمائی اوسوقت اونکی عمر شریف سینتالیس سال کی تھی اور سنہ پچاس ہجری تھے اور بعد حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس سال زندہ رہے ابن ابی الحدید و ابو الفرج اصفہانی نے جناب صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ عمر آنحضرتؑ اڑتالیس سال تھی اور بسند دیگر جناب صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ چھیالیس سال تھی۔ کتاب استیعاب مین لکھا ہے کہ زمانہ وفات آنحضرت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ سال چہل ونہم ہجرت مین واقع ہوئی اور بعض سال پنجاہم اور

فصل چھٹی بیان شہادت امام حسنؑ

بعضے سال پچاس و یکم بھی کہتے ہین اور عمر شریف کو بعضے پینتالیس سال اور بعضے اوننچاس سال گیارہ مہینہ اونیس روز کہتے ہین۔ ابن طلحہ نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ شہادت آنحضرت پانچوین ربیع الاول سنہ اونچاس ۴۹ ہجری مین واقع ہوئی۔ کتاب کشف الغمہ مین جناب امام محمد باقرؑ و جناب امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ عمر شریف امام حسن علیہ السلام وقت وفات سینتالیس سال کی تھی اور درمیان امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام بقدر مدت حمل فاصلہ تھا اور مدت حمل امام حسین علیہ السلام چھ ماہ تھے اور امام حسن علیہ السلام اپنے نانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سات سال رہے اور بعد اونکے انتقال کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ تیس ۳۰ سال رہے اور بعد وفات جناب امیر علیہ السلام دس سال زندہ رہے۔ ابن شہر آشوب نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسنؑ نے اپنے اہلبیتؑ سے فرمایا کہ واضح ہو مین زہر سے شہید ہونگا جس طرح جناب رسول خداؐ زہر سے شہید ہوے۔ اہلبیتؑ نے کہا کون آپ کو زہر دے گا کہا یا میری کنیز یا میری زوجہ مجھے زہر دیگی۔ اہلبیتؑ نے کہا اوس ملعونہ کو اپنے ملک سے باہر کر دیجیے۔ حضرتؑ نے فرمایا کیونکر اوسے باہر کر دون حالانکہ میری موت اوسکے ہاتھ سے ہوگی اور اس سے چارہ نہین اور اگر اوسے باہر کر دون بجز اوسکے اور کوئی مجھے زہر نہ دے گا کہ ایسا ہی مقدر ہوا ہے پس بعد تھوڑے زمانہ کے معاویہ نے زوجۂ آنحضرتؑ پاس زہر بھیجا امام حسن علیہ السلام نے اپنی زوجہ سے پوچھا تھوڑا دودھ کا شربت ہے اوسنے کہا ہان ہے پس وہ زہر جو معاویہ نے بھیجا تھا دودھ مین ملا کر امام حسن علیہ السلام کو دیا جب حضرتؑ نے نوش کیا اوسی ساعت اپنے بدن مین اثر زہر دیکھا فرمایا اے دشمن خدا تو نے مجھے مارا قسم بخدا میرے مارنے کا عوض تجھے نہ ملے گا اور معاویہ دشمن خدا و رسول سے ہرگز نفع نہ پائیگی۔ کلینی رحمہ اللہ نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اشعث بن قیس جناب امیرؑ کے خون مین شریک تھا اور اوسکی دختر ام جعدہ نے امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا اور بیٹا محمد خون امام حسینؑ مین شریک ہوا۔ قطب راوندی نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے اپنے اہلبیت سے کہا مین مثل رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زہر سے شہید ہونگا۔ اہلبیت نے کہا کون یہ کام کریگا امام حسن علیہ السلام نے فرمایا میری زوجہ جعدہ دختر اشعث بن قیس مجھے زہر دیگی اور معاویہ

اخبار شہادت امام حسنؑ

پوشیدہ اوسکے پاس زہر بھیجیگا اور حکم دیگا کہ تجھے وہ زہر پلادے اہلبیت نے کہا اوسکو اپنے گھر سے نکال دیجے اور اپنے پاس سے علیحدہ کر دیجے۔ حضرت نے فرمایا کیونکر اوسے گھر سے نکال دوں حالانکہ ابھی کوئی فعل واقع نہیں ہوا اور اگر اوسے نکال بھی دوں تو بغیر اوسکے اور کوئی مجھے زہر نہ دیگا۔ پس بعد ایک مدت کے معاویہ نے زہر ہلاہل اور بہت سا مال جعدہ پاس بھیجا اور کہا اگر یہ زہر امام حسن علیہ السّلام کو پلا دیگی تو مین تجھکو سو ہزار درہم دونگا اور اپنے فرزند یزید سے تیرا عقد کر دونگا۔ ایک روز امام حسن علیہ السّلام روزہ سے تھے اور گرمی بشدت تھی اور وقت افطار آنحضرت بہت پیاسے تھے جعدہ ملعونہ دودھ کا شربت حضرتؑ کے لیے لائی اور وہ زہر اوس شربت مین ملا دیا تھا جب امام حسن علیہ السلام نے وہ شربت نوش کیا فرمایا اے دشمن خدا تو نے مجھے مارا خدا تجھے مارے قسم بخدا خلق مین کسی کو تجھسے بہتر نپائیگی معاویہ نے تجھے فریب دیا خدا تجھے اور اوسے دونون کو اپنے عذاب سے معذب کرے پس دو روز امام حسن علیہ السّلام درد و الم مین زندہ رہے اور بعد اوسکے اپنے جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار سے ملحق ہوے اور معاویہ نے اوس ملعونہ سے اپنے عہد پر وفا نہ کی بروایت دیگر مال اوسے دیا لیکن یزید سے تزویج نہ کیا اور کہا جس نے امام حسن علیہ السلام سے وفا نہ کی وہ یزید سے بھی وفا نہ کریگی کلینی رح نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جعدہ دختر اشعث نے امام حسنؑ کو زہر دیا اور کنیزان آنحضرتؑ مین سے ایک کنیز کو بھی زہر دیا اوس کنیز نے قی کی اور اچھی ہو گئی اور امام حسن علیہ السلام کے شکم مبارک مین وہ زہر رہگیا اور جگر کو پارہ پارہ کر ڈالا۔ کتاب احتجاج مین روایت کی ہے کہ ایک شخص امام حسن علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور کہا ہماری گردنون کو آپ نے ذلیل کیا اور ہم شیعون کو آپ نے غلامان بنی امیہ بنایا حضرت نے فرمایا کیونکر اوس نے کہا اسوجہ سے کہ خلافت آپ نے معاویہ کو دیدی حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا مین نے کوئی ناصر و یاور نپایا اگر مین ناصر و یاور پاتا رات دن معاویہ سے جنگ کرتا یہانتک کہ خدا میرے اور اوسکے درمیان حکم کرتا ولیکن مین نے اہل کوفہ کو پہچانا اور امتحان کیا اور جان لیا کہ یہ لوگ میرے کام نہ آئینگے اور انکے عہد و پیمان پر وفا اور انکے گفتار و کردار پر اعتماد نہین اونکی زبانین میرے ہمراہ اور دل بنی امیہ کے ساتھ ہین یہ باتین حضرت کرہی رہے تھے ناگاہ خون حلق مبارک سے جاری ہوا پس ایک طشت منگایا وہ طشت خون سے بھر گیا۔ راوی نے کہا یا ابن رسول اللہ یہ خون کیسا ہے حضرت نے فرمایا معاویہ نے زہر بھیجا تھا اور وہ مجھے کھلا دیا ہے وہ زہر

زہر دادن بامام حسنؑ

میرے جگر میں پہونچا او۔ یہ ٹکڑے میرے جگر کے ہین جو طشت مین گرے ہین مین نے کہا یا حضرت کچھ دوا کیجیئے امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اس سے قبل دو مرتبہ مجھے زہر دیا تھا اور یہ تیسری دفعہ زہر دیا ہی اس دفعہ قابل دوا نہین معاویہ نے پادشاہ روم کو لکھا تھا کہ زہر کشندہ بھیجدے پادشاہ روم نے اوسے لکھا کہ ہمارے مذہب مین جائز نہین کہ جو ہم سے نہ لڑے ہم اوسکے قتل پر اعانت کرین معاویہ نے اوسے لکھا مین جس شخص کو اس زہر سے مارنا چاہتا ہون وہ اوس شخص کا فرزند ہی جو مکہ مین ظاہر ہوا اور دعوئی پیغمبری کیا اب اوسنے خروج کیا ہی اور اپنے پدر کی پادشاہی طلب کرتا ہی مین چاہتا ہون کہ یہ زہر اوسے کھلا دون اور خلائق کو راحت پہونچاؤن اور بہت ہدایا و تحف اوسکے لیے بھیجے پس پادشاہ روم نے یہ زہر بھیجا اور اس زہر کے عوض مین عہد و شرائط اوس سے لیے۔ کتاب کفایہ مین بسند معتبر جنادہ بن ابی امیّہ سے روایت کی ہی کہ جس مرض مین امام حسن علیہ السلام نے دنیا سے رحلت فرمائی مین حضرتؑ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ سامنے طشت رکھا ہی اور حضرتؑ جگر مبارک کے ٹکڑے اوس طشت مین اوگل رہے ہین مین نے کہا اے میرے مولا آپ اپنا علاج کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا اے بندۂ خدا موت کا علاج کس چیز سے کر سکتے ہین۔ مین نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون پس آنحضرت علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا مجھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی کہ بعد اونکے بارہ خلیفہ اور امام ہونگے۔ گیارہ امام فرزندان علیؑ و فاطمہؑ ہین اور یہ سب تیغ یا زہر سے شہید ہونگے جب طشت سامنے سے اوٹھا لیا حضرت گریان ہوے مین نے کہا یا ابن رسول اللہؐ ہمکو موعظہ کیجیئے فرمایا مہیاے سفر آخرت رہو اور توشۂ سفر قبل اجل پہونچنے کے تحصیل کرو اور واضح ہو کہ تم دنیا کو طلب کرتے ہو اور موت تمکو طلب کرتی ہی اوس روز کے اندوہ کو یاد نکرو جس روز تم ہو اور وہ نہین آیا۔ واضح ہو جو کچھ مال اپنی قوت سے زیادہ تحصیل کروگے اوسمین تمھارا حصہ نہوگا بلکہ دوسرا خزینہ دار ہوگا واضح ہو کہ حلال دنیا مین حساب اور حرام دنیا مین عقاب ہی اور مرتکب شبہات دنیا ہونا موجب عتاب ہی لہذا دنیا کو اپنے نزدیک بمنزلہ مردار جانو اور اوس سے نہ لو مگر جسقدر تمکو کافی ہو کہ اگر حلال ہوگا اوسمین زہد نصیب ہوگا اور اگر حرام ہوگا گناہ اور وبال نہوگا جو کچھ لیگا تجھپر ہوگا جس طرح ضرورت مین مردار حلال ہوتا ہی اور اگر عتاب ہوگا کم ہوگا دنیا مین ایسا کام نکرو کہ گویا ہمیشہ یہان رہنا ہی بلکہ آخرت کے لیے ایسا کام کرو کہ گویا کل مرجاؤگے اگر چاہو بے قوم

آخری حالات امام حسن علیہ السلام

وقبیلہ عزیز رہو اور بغیر سلطنت وحکومت با ہیبت ودبدبہ رہو پس ذلت معصیت خدا سے بسوے طاعت خدا متوجہ ہوا ور جب کبھی کوئی حاجت پیش آئے اور مضطرب ہوکر لوگون سے مصاحبت کرو پس اوس شخص کے مصاحب ہو کہ اوسکی مصاحبت تمھاری زینت ہو۔ اگر تم اوسکی خدمت کرو وہ تمھاری حفاظت کرے اگر اوس سے نصرت ویاوری چاہو وہ نصرت ویاوری کرے اگر تم کوئی بات کہو وہ تصدیق کرے اگر دشمن پر حملہ کرو وہ تمھاری تقویت کرے اگر تم ملتجی ہو وہ بھی باحسان ہاتھ دراز کرے اگر تمھارے احوال مین کوئی رخنہ ظاہر ہو وہ اوسکا انسداد کرے اگر تمسے نیکی دیکھے اوسکو شمار کرے اور ظاہر کرے اگر اوس سے سوال کرو وہ عطا کرے اور اگر ساکت رہو اور سوال نکرو وہ خود ابتدا کرے اگر اوسپر کوئی بلا وارد ہو تم بھی ملول رہو لازم ہی کہ اوس سے تمکو مصیبتین پہونچین اور اوسکی وجہ سے تمپر بلائین وارد ہون اور جب حقوق ضروریہ درپیش ہون تمکو نہ چھوڑدے اگر کسی تقسیم مین باہم نزاع کرو تمکو اپنے اوپر مقدم رکھے جب سخنان اعجاز بیان اوس مقام تک پہونچے سانس حضرت کی پھول گئی اور رنگ زرد ہوگیا۔ پس امام حسین علیہ السلام ہمراہ اسود بن ابوالاسود دروازہ سے تشریف لائے اور اپنے برادر بزرگوار کو گود مین لیکر سر مبارک آنحضرت علیہ السلام اور دونون آنکھون کے درمیان بوسہ لیا۔ اور نزدیک بیٹھے اور آپس مین بہت راز کہے۔ ابوالاسود نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ گویا خبر وفات امام حسن علیہ السلام پہونچی ہی پس امام حسین ع کو اپنا وصی کیا اسرار امامت اور نسخے کیے اور امانت ہاے خلافت اونکے سپرد کیے بعد اسکے روح مقدس نے بروز پنجشنبہ آخر ماہ صفر سال پنجاہم ہجری مین بریاض قدس پرواز کیا اور عمر مبارک اوسوقت سینتالیس سال کی تھی بقیع مین دفن ہوئے کتاب کشف الغمہ مین عمرو بن اسحق سے روایت کی ہی کہ کہا مین ایک شخص کے ہمراہ عیادت جناب امام حسن علیہ السلام کو گیا آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جو چاہو مجھسے سوال کرو مین نے کہا قسم بخدا سوال نہ کرونگا جب تک کہ خدا آپکو صحت عطا نکرے پس بعد صحت مین آپ سے سوال کرونگا پس اوٹھکر مین کسی کام کو چلا گیا اور پھر حاضر ہوا حضرت نے فرمایا مجھسے سوال کرو قبل اسکے کہ سوال کا موقع نپاؤ مین نے عرض کی جب خدا آپ کو صحت عطا کریگا اوسوقت مین سوال کرونگا۔ حضرت نے فرمایا اسوقت میرے جگر کا ٹکڑا کٹ کر گر پڑا مجھے کئی مرتبہ زہر دیا تھا اور کسی دفعہ کا زہر ایسا نہ تھا جب دوسرے روز مین حضرت کی خدمت مین گیا دیکھا حضرت کا وقت آخری ہی امام حسین ع سرہانے بیٹھے ہین۔ امام حسین علیہ السلام نے پوچھا

اے برادر بزرگوار آپکا گمان اس زہر دینے کے بارہ مین کسکی طرف ہی امام حسنؑ نے فرمایا کیون پوچھتے ہو آیا منظور ہی کہ اوسے قتل کرو امام حسینؑ نے کہا ہان یہی غرض ہی امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ ہی جسپر میرا گمان ہی پس عذاب خدا اوسکے لیے عقوبت دُنیا سے سخت تر ہی اور اگر وہ نہین ہی مین نہین چاہتا کہ کوئی بیگناہ میری وجہ سے مارا جائے۔ ایضاً روایت کی ہی کہ جب وقت وفات امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام ہوا فرمایا مجھے صحرا مین لیچلو کہ مین اطراف آسمان پر نظر کرون جب امام حسن علیہ السلام کو صحرا مین لے گئے فرمایا خداوندا مین اپنی جان کو کہ عزیز ترین جانون کی میرے نزدیک ہی اوسے مین نے تیری رضا مین دیا اور اپنے قصاص سے تیری رضا کے لیے درگذرا کہ کسی کو میرے عوض قصاص کرین کلینی رحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب وقتِ احتضار امام حسنؑ ہوا امام حسینؑ کو بلایا اور کہا اے برادر گرامی مین تمکو چند وصیتین کرتا ہون تم میری وصیتون کی حفاظت کرو جب مین دُنیا سے رحلت کرون مجھے غسل دینا کفن کرنا اور میرے نانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لیجانا کہ اونکی زیارت کرون اور اپنا عہد اونسے تازہ کرون اوسکے بعد مجھے میری مادر فاطمہؑ کی قبر پاس لیجانا بعد ازان مجھے قبرستان بقیع مین لیجا کر دفن کرنا اور واضح ہو کہ عائشہ سے چند امور ایسے ظاہر ہونگے کہ اسکی دشمنی خدا و رسولؐ اور ہم اہلبیت سے لوگون پر ظاہر ہو جائیگی۔ جب امام حسنؑ نے رحلت فرمائی غسل دیا اور کفنا کر جہان مُردون پر نماز پڑھتے تھے وہان لیگئے اور جناب امام حسین علیہ السلام نے آنحضرتؑ پر نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے جنازہ اوٹھایا اور مسجد مین لاکر نزدیک قبر رسول خدا رکھا کسی نے جا کر عائشہ کو خبر کی کہ امام حسنؑ کو لائے ہین اور چاہتے ہین پہلوے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دفن کرین عائشہ اس خبر کے سُننے سے خشمناک ہو کر استر پر سوار ہوئی (پہلے جو عورت اسلام مین زین پر سوار ہوئی وہ عائشہ تھی) اور بہت جلد نزدیک قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آ موجود ہوئی اور کہا حسنؑ بن علیؑ کو میرے گھر سے اوٹھا لیجاؤ مین نہین چاہتی کہ وہ میرے گھر مین دفن ہون اور پردۂ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دریدہ ہو۔ امام حسینؑ نے فرمایا سالہا سال ہوئے تونے اور تیرے باپ نے پردہ دری حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین اون لوگون کو داخل کیا جنکا قرب رسول خدا نہ چاہتے تھے اور جو کچھ تونے کیا خدا قیامت مین اوسکا تجھسے سوال کریگا۔ اے عائشہ میرے برادر نے مجھے حکم دیا ہی کہ بعد وفات اونکو قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاؤن

کہ وہ اپنا عہد اپنے نانا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تازہ کرین۔ وہ واضح ہو کہ میرے بھائی امام حسن ع بخدا ورسول وداناترین مردم تھے اور بتاویل کتاب خدا زیادہ تر دانا تھے اس سے کہ ہتک حجاب وپردہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اسلیے کہ خدا نے منع کیا ہی کہ بے رخصت داخل خانۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور قرآن مین فرمایا ہی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی اِلّا اَن یُّؤذَنَ لکم اور تو نے بغیر رخصت رسولخدا ص لوگون کو اونکے گھر مین داخل کیا اور خدا نے منع کیا ہی کہ آواز حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بلند کرین جیساکہ قرآن مین فرمایا ہی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور مین قسم کھاتا ہون کہ تو نے اپنے باپ اور عمر کے لیے نزدیک گوش حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیلچے زمین پر مارے حالانکہ حق تعالےٰ نے فرماتا ہی وہ لوگ جو اپنی آواز نزدیک رسولخدا ص پست کرتے ہین وہ لوگ وہی ہین جنکے دلون کو بہ پرہیزگاری خدا نے امتحان کیا ہی اور بتحقیق کہ تیرے باپ اور عمر نے بسبب اپنی نزدیکی کے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی اور جو خدا نے درباب حق رسول خدا ص اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اون دونون کو حکم فرمایا تھا اوسکی رعایت نہ کی اسلیے کہ خدا نے مومنون کے لیے بعد مرنے کے بھی حرام کیا ہی جو اونکی حیات مین حرام تھا اور اے عائشہ قسم بخدا جسطرح تو امام حسن علیہ السلام کے دفن سے اونکے نانا پاس کراہت رکھتی ہی اگر اونکے اور خدا کے درمیان جائز ہوتا اوسوقت معلوم ہو جاتا کہ تیرے ضد پر یہان امام حسن علیہ السلام دفن ہوتے پس محمد بن حنفیہ نے کہا اے عائشہ تیرا کچھ ٹھیک نہین کبھی استر پر اور کبھی اونٹ پر سوار ہوتی ہی عداوت بنی ہاشم سے ایک بات پر قائم نہین عائشہ نے کہا اے پسر حنفیہ یہ فرزندان فاطمہ ہین جو گفتگو کرتے ہین تم کس حسب ونسب پر کلام کرتے ہو امام حسین ع نے فرمایا محمد بن حنفیہ کو فاطمہ ع سے دور نکر کہ تین فاطمہ ع اونکی مان ہین فاطمہ ع دختر عمران بن عائد بن عمرو بن مخزوم و فاطمہ ع بنت اسد۔ و فاطمہ ع دختر زائدہ بن الاصم۔ پھر عائشہ نے کہا امام حسن ع کو اوٹھا لیجاؤ کہ تم لوگ خصومت مین نہایت مہارت رکھتے ہو اور مین تمسے عہدہ برآ نہین ہو سکتی۔ پس امام حسین علیہ السلام جنازۂ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو نزدیک قبر جناب فاطمہ ع لے گئے اور وہان سے قبرستان بقیع مین لیجاکر دفن کیا۔ ابن بابویہ نے بسند صحیح جناب صادق ع سے روایت کی ہی کہ امام حسین ع نے چاہا امام حسن ع کو نزدیک قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کرین اور اکثر لوگون کو اس کام کے لیے جمع کیا پس ایک شخص نے کہا مین نے خود

بیان ممانعت عائشہ از دفن امام حسن ع

امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے تھے میرے برادر حسینؑ سے کہنا ایسا نہ کرنا کہ میرے جنازہ کی وجہ
سے خون زمین پر گرے اور اگر ایسا ہوتا تو امام حسین علیہ السلام دست بردار ہوتے اور
امام حسن علیہ السلام کو ضرور اونکے نانا کے پہلو مین دفن کرتے۔ اور جناب صادقؑ نے
فرمایا اول جو عورت استر پر بعد وفات حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئی وہ
عائشہ تھی کہ دفن امام حسنؑ سے آکر مانع ہوئی شیخ مفید و شیخ طوسی و دیگر علما نے ابن عباس
وغیرہ سے روایت کی ہی کہ معاویہ نے جعدہ سے دو ہزار درہم اور بہت سے مواضعات حلہ وکوفہ
کا وعدہ کیا اور اوسکے پاس زہر بھیجا کہ امام حسن علیہ السلام کے طعام مین ملا دے جب
جعدۂ ملعونہ طعام امام حسن علیہ السلام کے سامنے لائی اور بروایت دیگر بعد تناول فرمانے
کے امام حسن علیہ السلام نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مین خدا کی حمد کرتا ہون کہ ملاقات
محمد سید المرسلین و پدرم سید الوصیین و مادرم فاطمہ زہراؑ و چچا جعفر جو بہشت مین پرواز
کرتے ہین اور حمزہ سید الشہدا سے فائز ہوا۔ امام حسین علیہ السلام سرہانے امام حسنؑ کے بیٹھے
اور کہا اے برادر آپ اپنا کیا حال دیکھتے ہین امام حسنؑ نے فرمایا مین اپنے کو اول روز
روز ہاے آخرت اور آخر روز روز ہاے دنیا سے پاتا ہون اور جانتا ہون کہ اپنی اجل میں
کمی بیشی نہین کرسکتا اپنے پدر اور جد پاس جاتا ہون۔ تمھاری اور دوستون اور برادرون کی
مفارقت کو مکروہ جانتا ہون اور اس گفتار سے استغفار کرتا ہون بلکہ خواہان سفر ہون اسلیئے
کہ اپنے جد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے پدر امیر المومنین علیہما السلام اور اپنی مادر
فاطمہ زہرا علیہا السلام اور اپنے دو چچا جعفر و حمزہ سے ملاقات کرون اور خدا عوض ہر گذشتہ
اور ثواب خدا ہر مصیبت سے تسلی دینے والا ہی اور جو فوت ہوا ہی اوسکا تدارک کرتا ہی اے
برادر مین نے اپنا جگر طشت مین دیکھا اور جانا کہ کس نے یہ کام کیا ہی اور اصل اوسکی کہان سے ہوئی
ہی اگر مین تمسے کہون تم اوسکے ساتھ کیا کروگے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا قسم بخدا مین اوسکو
قتل کرونگا یہ سنکر امام حسن علیہ السلام نے فرمایا مین تمسے وہ خبر نہ کہونگا یہانتک کہ اپنے نانا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے ملاقات کرون ولیکن میرا وصیت نامہ لکھو
کہ حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام اپنے برادر حسینؑ بن علی علیہ السلام کو وصیت کرتا ہی
مین بوحدانیت خدا گواہی دیتا ہون کہ وہ اپنی خداوندی مین شریک نہین رکھتا اور وہی
لائق پرستش ہی معبودیت مین شریک نہین رکھتا اور پادشاہی مین اوسکی کوئی شریک نہین

وہ محتاج کسی کی اعانت کا نہین سب چیزون کو اوسنے پیدا کیا ہی اور سب چیزون کو اوسنے مقدر کیا ہی اور وہی لعبادت سزاوار ترین معبودین اور بحمد وثنا سزاوار ترین محمودین ہی جو اوسکی اطاعت کرے رستگار ہی اور جو اوسکی معصیت کرے گمراہ ہی اور جو اوسکی طرف توبہ کرے ہدایت پاتا ہی پس ای برادر حسینؑ مین تمکو اونکے حق مین وصیّت وسفارش کرتا ہون جنکو اپنے بعد اپنے اہل اور اپنے فرزندون اور تمھارے اہلبیت سے چھوڑے جاتا ہون کہ انکے گناہگارون کے گناہ سے درگذر کرنا اور انکے احسان نیکوکردار کو قبول کرنا مثل میرے فرزند کے انسے رہنا اور مثل پدر مہربان انپر رہنا اور مجھے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس دفن کرنا اسلیے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خانۂ آنحضرتؐ کا اون لوگون سے زیادہ ذیحق ہون جنکو بے رخصت داخل خانۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حالانکہ خدا نے منع کیا اور قرآن مین فرمایا ہی یا ایہا الذین امنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم قسم بخدا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون کو اپنی حیات مین بے رخصت اپنے گھر مین جانے کی اجازت نہین دی اور اپنے وفات کے بعد بھی اجازت اونکو نہین دی اور ہمکو اجازت دی ہی کہ جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکو میراث مین ملا ہی اوسمین ہم متصرف ہون لہذا اگر عائشہ تمکو منع کرے مین تمکو قسم بقرابت ورحم دیتا ہون کہ میرے جنازہ کی وجہ سے زمین پر ذرا سا خون بھی نہ بہنے پائے یہانتک کہ اپنے نانا سے ملاقات کرکے اونکے سامنے فیصلہ کرون اور جو کچھ ظلم وجور منافقون سے بعد اونکی وفات کے ہمکو پہونچے اوسکی شکایت کرون۔

ابن عباس نے کہا کہ جب امام حسن علیہ السلام نے بعالم بقا وجوار حق تعالیٰ رحلت فرمائی اوسوقت امام حسینؑ نے مجھے اور عبداللہ بن جعفر اور علی میرے فرزند کو طلب کیا اور امام حسن علیہ السلام کو غسل دیکر چاہا کہ دروازۂ روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھولین اور جنازہ امام حسنؑ روضہ مین لے جائین ناگاہ مروان مع فرزندان عثمانؓ فرزندان ابوسفیان وجمیع بنی امیہ آکر مانع ہوا اور کہا ہم ہرگز یہ نکرنے دینگے کہ عثمان بہ بدترین حال بقیع مین دفن ہوا اور حسن بن علیؑ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دفن ہون یہ نہوگا جب تک تلوار نہ چلے اور ترکش تیرون سے خالی نہو جائین یہ سنکر امام حسین علیہ السلام نے فرمایا بحق اوس خدا کے جسنے مکہ کو محترم کیا کہ امام حسنؑ فرزند علی علیہ السلام وفاطمہ علیہما السلام رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے گھر سے بہ نسبت اون لوگون کے جو بے اجازت دفن ہوے بہت ذیحق ہین اور قسم بخدا کہ امام حسنؑ

بہ نسبت عثمان خطا کار کے کہ اوسنے ابوذر رضی اللہ عنہ کو بیگناہ مدینہ سے نکالدیا اور عمار و ابن مسعود
کی بیحرمتی کی اور حضرت رسول نے جسکو نکال دیا تھا اونکو پناہ دی ذیحق زیادہ ہین اور بروایت
دیگر مروان استر پر سوار ہوکر عائشہ پاس گیا اور کہا حسین بن علی اپنے بھائی کو لائے ہین کہ پیغمبر خدا
پاس دفن کرین اگر حسن بن علی علیہ السلام کو دفن کردیا تو یقین جاننا قیامت تک تمھارے پدر
اور عمر کا فخر برطرف ہو جائیگا عائشہ نے کہا کیا کرون مروان نے کہا چلکر منع کرو عائشہ نے کہا
کیونکر مانع ہون پس مروان استر سے نیچے اُترا اور عائشہ کو اپنے استر پر سوار کر کے قبر رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لایا کھینچتا چلاتا تھا اور بنی امیہ کو ترغیب دلاتا تھا کہ حسن بن علی ع
کو اونکے نانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مین دفن نہونے دو ابن عباس نے
کہا کہ ابھی حیص بیص مین ناگاہ ہمنے ایک آواز سنی اور ایک شخص کو دیکھا کہ آثر شر و فتنہ اوس سے
ظاہر ہین اور چلا آتا ہے جب ہمنے نظر کی دیکھا عائشہ مع چالیس سوارون کے آتی ہے اور
لوگون کو جنگ و جدال پر تحریص کرتی ہے جب اوسنے مجھے دیکھا بلایا اور کہا اے پسر عباس تم
سب نے مجھپر جرأت و جسارت بہم پہونچائی ہے اور ہر روز مجھے آزار دیتے ہو اور چاہتے ہو اوسے
میرے گھر مین داخل کرو جسے مین دوست و عزیز نہین رکھتی اور نہین چاہتی مین نے کہا
واسوأتاہ کبھی اونٹ پر اور کبھی استر پر سوار ہوتی ہے اور چاہتی ہے نور خدا کو بجھاوے
اور دوستان خدا سے جنگ کرے اور درمیان رسولخدا و دوستان رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم حائل ہو پھر عائشہ قریب قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئی اور استر سے کودکر
چلانے لگی کہ قسم بخدا جب تک میرے سر مین ایک بال رہیگا مین حسن بن علی کو یہان دفن نہونے
دونگی و بروایت دیگر جنازہ امام حسن کو تیر باران کیا یہانتک کہ ستر تیر جنازۂ امام حسن سے
باہر نکالے گئے یہ دیکھکر بنی ہاشم نے چاہا شمشیر کھینچین اور جنگ کرین امام حسین علیہ السلام
نے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ میرے برادر کی وصیت کو ضائع نکرو اور ایسا نہ کرو کہ
خونریزی ہو بعد اسکے اون اشقیا سے خطاب کیا کہ اگر میرے برادر کی وصیت نہوتی ضرور اونکو مین
تمھاری اس ضد پر یہان دفن کرتا پس جنازۂ امام حسن علیہ السلام لے گئے اور بقیع مین نزدیک
اپنی جدہ فاطمہ بنت اسد کے دفن کیا۔ **ایضاً** ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے
فرمایا جب میرے فرزند لخت جگر حسن علیہ السلام کو زہر سے شہید کرینگے اوسوقت ساتون آسمانون
کے فرشتے اوسپر روئینگے اور سب چیزین اوسپر روئینگی یہانتک کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا بھی

مانعت عائشہ از دفن امام حسن

گریہ کرینگے اور جو کوئی اوسپر روئیگا اوسکی آنکھیں کور نہونگی جس روز سب آنکھیں کور ہونگی اور جو کوئی اوسکی مصیبت پر اندوہناک ہوگا اوسکا دل اندوہناک ہوگا جسدن سب دل اندوہناک ہونگے اور جو بقیع میں اوسکی زیارت کریگا اوسکا قدم صراط پر ثابت رہیگا جس روز سب قدم اوس لرزان ہونگے۔ قرب الاسناد میں بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ امام حسینؑ ہر آخری جمعہ کو قبر امام حسن علیہ السلام کی زیارت کو جاتے تھے۔ اور ابن شہر آشوب نے روایت کی ہو کہ امام حسن علیہ السلام نے دوسو پچاس اور بروایت دیگر تین سو عورتوں سے نکاح کیا یہانتک کہ جناب امیرؑ نے منبر پر فرمایا کہ میرا فرزند حسنؑ مطلاق یعنی زیادہ طلاق دینے والا ہے اپنی دختر زن کو اوس سے تزویج نہ کرو لوگ کہتے تھے ایک شب کے لیئے اگر ہماری دختر کو وہ تزویج کریں ہمارے فخر کے لیئے کافی ہوا اور جب امام حسن علیہ السلام نے انتقال کیا جمیع زنانِ آنحضرت علیہ السلام جنکو طلاق دیا تھا عقب جنازہ پا برہنہ آتی تھیں اور گریہ وزاری کرتی تھیں۔ روایت کی ہو کہ جب امام حسن علیہ السلام کا ہنگام وفات ہوا امام حسینؑ نے کہا اے برادر میں چاہتا ہوں آپ کے وقتِ احتضار سے مطلع ہوں امام حسنؑ نے فرمایا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہو کہ فرماتے تھے کہ ہم اہلبیت کی عقل مفارقت نہیں کرتی جب تک روح ہمارے بدن میں ہو اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو جب میں ملک الموت کو دیکھونگا تمھارا ہاتھ چھوڑ دونگا یہ سُنکر امام حسین علیہ السلام نے اپنا ہاتھ امام حسنؑ کے ہاتھ میں دیا بعد ایک ساعت کے امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے ہاتھ کو تھوڑی حرکت دی جب امام حسین علیہ السلام اپنا کان امام حسنؑ کے مُنھ پاس لے گئے امام حسنؑ نے فرمایا ملک الموت مجھسے کہتے ہیں تمکو بشارت ہو کہ حق تعالےٰ تم سے راضی ہو اور تمھارے نانا شفیع روز جزا ہیں۔

خاتمۃ الطبع۔ خدا کا شکر کس زبان سے ادا کروں کہ اوسنے محض اپنی رحمت کاملہ سے اس کتاب مستطاب کے ترجمہ کو مرغوب طباع مؤمنین و بیداروشیعیان ائمہ اطہار کیا چوتھی مرتبہ اسکے چھپنے کی نوبت آئی الحمد بمزید خواہش مؤمنین بار چہارم ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء میں مطبع ... میں طبع ہوئی۔ حق تعالیٰ مقبول عالم کرے اور اس مترجم گناہگار کے عفو جرائم فرما کر مطالب مقاصد دلی بر لائے بحق حضرت محمد وآلہ الطاہرین آمین یا رب العالمین۔

وفات امام حسنؑ

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا

آغازِ ترجمۂ اُردو جلد دوم کتاب مستطاب جلاء العیون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب پانچوان بیان تاریخ ولادت و شہادت جناب سید الشہداء خامس آلِ عبا امام سعدا پیشوائے اہل صبر و ابتلا گلِ بوستان رسالت سرو جویبارِ امامت و خلافت یعنی امام شہید مظلوم ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام و بعض احوال و مناقب و معجزات آنحضرت اور

اس باب مین تئیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان تاریخ ولادت باسعادت جناب امام حسین علیہ السلام۔ میان علمائے شیعہ زیادہ تر مشہور یہ ہو کہ ولادت آنحضرت مدینہ منورہ مین بتاریخ سوم ماہ شعبان سال چہارم ہجرت واقع ہوئی اور بعضون نے پانچوین ماہ مذکور کی بھی لکھی ہو اور اکثر کہتے ہین کہ روز پنجشنبہ تھا اور روز سہ شنبہ بھی کہا ہو اور توقیع حضرت صاحب العصر علیہ السلام مین جو بنام قاسم بن علاء ہمدانی صادر ہوئی مذکور ہو کہ ولادت آنحضرت بروز پنجشنبہ تیسری ماہ شعبان کو ہوئی اور شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہو کہ ولادت آنحضرت پانچوین ماہ شعبان سال چہارم ہجری کو واقع ہوئی ایضًا کتاب تہذیب مین لکھا ہو کہ ولادت آنحضرت آخر ماہ ربیع الاول سال سوم ہجری مین ہوئی اور یہ خلاف مشہور ہے۔ اور جناب رسول خدا صلعم نے

بامر حق تعالیٰ حسین نام رکھا بنام پسر کوچک ہارون کہ شبیر اونکا نام تھا اور شبیر بلغت عبری بمعنی حسین ہے جسطرح کہ ولادت حضرت امام حسنؑ مین ذکر اسکا ہو چکا ہے اور کنیت آنحضرت ابو عبد اللہ ہے اور ابو علی بھی کہتے ہین اور القاب شریف آنحضرتؑ رشید طیب وفی وسید زکی مبارک سبط و شہید و سعید ہین جناب امام رضا سے منقول ہے کہ نقش نگین آنحضرت علیہ السلام ان اللہ بالغ امرہ تھا جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ نقش نگین آنحضرتؑ الحمد للہ تھا اور دوسری روایت مین فرمایا کہ نقش ایک انگوٹھی پر لا الہ الا اللہ عدۃ للقاء اللہ تھا اور نقش دوسری انگوٹھی کا ان اللہ بالغ امرہ تھا اور دوسری روایت حسن مین منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب صادقؑ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہین جب امام حسینؑ شہید ہوئے انگوٹھی دست مبارک سے اوتار لی جناب صادقؑ نے فرمایا ایسا نہین بلکہ امام حسین علیہ السلام نے امام زین العابدینؑ کو اپنا وصی کیا اور اپنی انگوٹھی اونکے ہاتھ مین پہنائی اور امر امامت اونکے سپرد کیا جسطرح جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیرؑ کو اپنا وصی کیا اور جناب امیرؑ نے امام حسنؑ کو اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ کو اپنا وصی کیا تھا اور وہ انگوٹھی میرے پدر بزرگوار کو پہونچی اور میرے پدر سے مجھے ملی اور اب میرے پاس موجود ہے مین ہر جمعہ کو اوسے پہنکر نماز پڑھتا ہون راوی کہتا ہے کہ مین بروز جمعہ خدمت آنحضرتؑ مین گیا اور حضرتؑ کو نماز مین مشغول پایا جب نماز سے فارغ ہوئے اپنا دست مبارک میری طرف پھیلایا مین نے اونکے دست مبارک مین ایک انگوٹھی دیکھی کہ اوسپر یہ نقش تھا لا الہ الا اللہ عدۃ للقاء اللہ حضرت نے فرمایا یہ انگوٹھی میرے جد امام حسینؑ کی ہے اور روایات معتبرہ اسپر دلالت کرتی ہین کہ فاصلہ میان امام حسنؑ و میان امام حسینؑ بقدر مدت حمل تھا اور مدت حمل امام حسینؑ چھ مہینے تھے ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ صفیہ دختر عبد المطلب نے کہا مین دایہ امام حسینؑ تھی جب آنحضرتؑ متولد ہوئے جناب رسول خدا نے فرمایا اے پھپھی میرے فرزند کو لے آؤ مین نے کہا یا رسول اللہ صلعم ابھی اونکو مین نے غسل نہین دیا ہے حضرت نے فرمایا تم اوسکو غسل دیکر کیا پاک کروگی خدا نے اوسے پاکیزہ و مطہر کیا ہے جب خدمت آنحضرتؑ مین لیگئی امام حسینؑ کو دامن مبارک مین لیا اور اپنی زبان مطہر اونکے منہہ مین دیدی امام حسینؑ زبان آنحضرتؑ چوستے تھے مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا شہد اور دودھ زبان جناب رسول خدا سے دہن امام حسینؑ مین جاری ہوتا تھا پس آنحضرتؑ نے درمیان دونو دیدوں کے بوسہ لیکر

بیان نقش و القاب و نقش نگین امام حسینؑ

میری گود مین دیدیا جناب رسولخدا روتے تھے اور فرماتے تھے خدا اوس گروہ پر لعنت کرے جو
تجھے اے فرزند شہید کرینگے اور تین مرتبہ اس کلام کو ارشاد کیا مین نے کہا یا حضرت میرے پدر
و مادر آپ پر سے فدا ہون اس فرزند کو کون شہید کریگا فرمایا گروہ ستمگار باقیماندہ بنی امیہ لعنہم اللہ اسکو
قتل کرینگے ابن بابویہ وابن قولویہ وابن شہرآشوب رضی اللہ عنہم نے بسند ہای معتبرہ جناب
صادق سے روایت کی ہی کہ جب امام حسین علیہ السلام متولد ہوے خدا نے جبرئیل کو حکم کیا کہ مع
ایک ہزار فرشتون کے میری طرف اور اپنی طرف سے تہنیت و مبارکباد رسولخدا کے لیے زمین پر جاؤ
جب جبرئیل نازل ہوے اونکا گذر کسی جزیرہ مین جزائر دریا سے ہوا وہان ایک فرشتہ کو دیکھا
جسکا فطرس نام تھا اور وہ حاملان عرش الٰہی سے تھا اور حق تعالیٰ نے اوسے کچھ حکم دیا تھا اوسنے
دیر مین تعمیل کی تھی اوس روز سے خدا اوس پر غضبناک ہوا اور اوسکے پر وبال گرا کر اوس جزیرہ مین
پھینک دیا اور اوس فرشتہ کو سات سو سال اوس جزیرہ مین عبادت حق تعالیٰ کرتے گذر گئے
تھے جس روز امام حسینؑ متولد ہوے اور بروایت دیگر خدا نے اوسے میان عذاب دنیا و
آخرت اختیار دیدیا تھا اور اوسنے عذاب دنیا اختیار کیا تھا خدا نے اوسے اوسکی آنکھون کی
پلکون مین معلق لٹکا دیا تھا کہ کوئی حیوان اوس تک نہ پہونچ سکتا تھا اور ہمیشہ اوس فرشتہ کے
نیچے سے دھوان بلند ہوتا تھا جب فطرس نے دیکھا جبرئیل مع ملائکہ آتے ہین پوچھا اے
جبرئیل کہان کا ارادہ ہی جبرئیل نے کہا خدا نے محمدؐ کو ایک نعمت کرامت کی ہی اسلیے مین جاتا ہون
کہ انکو خدا کی طرف اور اپنی طرف سے مبارکباد دون فطرس نے کہا اے جبرئیل مجھے بھی
اپنے ہمراہ لیجاؤ شاید رسولخدا میرے لیے دعا کرین یہ سنا جبرئیل اپنے ہمراہ فطرس کو لیجا
اور جب جناب رسولخدا کی خدمت مین پہونچے خدا کی طرف اور اپنی جانب سے مبارکباد
دی اور فطرس کا حال آنحضرت سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا فطرس سے کہو اپنے پرون کو اس
مولود سے مس کرے اور اپنی جگہ واپس جاے جب فطرس نے امام حسینؑ سے اپنے پرون
کو مس کیا پر نکل آئے اور اوڑکر اوپر چلا گیا وبروایت دیگر جب آسمان پر گیا کہتا جاتا تھا کہ
کون ہی مانند میرے کہ مین آزاد کیا ہوا ہون حسینؑ کا اور جبرئیل سے خدا کی جناب
سے کہلا بھیجا کہ جناب محمدؐ آپکی امت حسین کو قتل کریگی اور اوسکا عوض یہ ہی کہ جو اوسکی زیارت کریگا
اوسکی زیارت اوس تک پہونچا دونگا اور جو اوسپر سلام کریگا مین اوسکا سلام اوسکو پہونچا دونگا اور جو
صلوات اوسپر بھیجیگا مین اوسکا صلوات اوسکو پہونچا دونگا پھر جبرئیل

بیان معجزه حضرت فطرس

چلے گئے ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیل خدمت حضرت رسولؐ
میں قبل ولادت امام حسینؑ آئے اور کہا آپکے یہاں ایک فرزند متولد ہوگا کہ آپکی امت اوسے شہید کریگی
حضرت نے فرمایا مجھے ایسے فرزند کی احتیاج نہیں جب تین مرتبہ یہی خطاب ہوا تو تیسری مرتبہ
کہا کہ اوس فرزند اور اوسکی ذریت اور اولاد میں امامت و وراثت و آثار پیغمبران ہونگے اور خازن
علوم اولین و آخرین ہونگے یہ سنکر رسولخداؐ نے جناب امیرؑ کو بلایا اور فرمایا جبرئیل نے خدا کی جانب
سے مجھے خبر دی ہے کہ ایک فرزند تمھارے یہاں متولد ہوگا کہ میری امت بعد میرے اوسے شہید
کریگی جناب امیرؑ نے کہا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہیں یہاں تک کہ تین مرتبہ یہ کلام ہوا تو تیسری
مرتبہ فرمایا کہ اوس فرزند اور اسکے فرزندوں میں امامت و وراثت و آثار پیغمبران ہونگے اور خازن
علوم اولین و آخرین ہونگے پھر جناب فاطمہؑ سے کہلا بھیجا کہ خدا انکو بشارت دیتا ہے کہ میری امت
بعد میرے اوسکو شہید کریگی جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہیں یہاں تک
کہ تین مرتبہ پھر یہ خطاب واقع ہوا اور ہر مرتبہ جناب فاطمہؑ نے یہی جواب دیا حضرت نے فرمایا وہ
فرزند اور اوسکی اولاد پیشوایان دین اور میرے وارث اور میرے علم کے خازن ہونگے جب
یہ سنا جناب فاطمہؑ نے کہا میں اپنے خدا سے راضی ہوئی بعد اوسکے حاملہ بحمل امام حسینؑ ہوئیں اور بعد
چھ مہینے کے امام حسینؑ پیدا ہوئے اور کوئی فرزند جو بعد چھ مہینے کے متولد ہو زندہ نہیں رہا مگر حضرت
امام حسینؑ و حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اور بروایت دیگر حضرت یحییٰؑ ام سلمہ حفاظت و پرورش امام حسینؑ
کے لیے مقرر ہوئیں جناب رسولخداؐ ہر روز آتے اور اپنی زبان مبارک امام حسینؑ کے منہ میں
دیتے تھے اور امام حسینؑ چوستے تھے یہانتک کہ سیر ہو جاتے تھے پس خدا نے امام حسینؑ کا گوشت
جناب رسولخداؐ کے گوشت سے اوگایا اپنی ماں جناب فاطمہؑ اور کسی عورت کا ہرگز امام حسینؑ نے دودھ
نہ پیا لہذا خدا نے یہ آیہ امام حسینؑ کی شان میں نازل فرمایا۔ وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا حتی
اذا بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت
علی و علی والدی و ان اعمل صالحا ترضاہ و اصلح لی فی ذریتی یعنی مدت حمل و رضاعت حضرت تیس مہینے
تھی یہانتک کہ بحد قوت بدن و عقل پہونچے اور چالیس سال کی عمر سے گذرے کہا پروردگارا مجھے
الہام کر اور توفیق دے تاکہ تیری نعمت کا میں شکر کروں کہ تو نے مجھپر اور میرے پدر و مادر پر انعام کیا
ہے اور میری وجہ سے میری بعض ذریت میں اصلاح کر حضرت نے فرمایا اگر یہ کہتے تمام میری ذریت
کو صالح کر تو سب فرزند اونکے امام ہوتے لیکن بعض کو مخصوص کر دیا علی بن ابراہیم نے اس آیت کی تفسیر

اسطرح کی ہی۔ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرہا ووضعتہ کرہا یعنے ہمنے
انسان کو والدین کی نسبت نیکی وصیت کی شکم مین مادر نے بکراہت رکھا اور وضع حمل بکراہت کیا
حضرت نے فرمایا مراد والدین سے حسنینؑ ہین اور وہ جسکا حمل اور وضع حمل ازروے کراہت تھا
امام حسینؑ ہین اسلیے کہ خدا نے رسولخدا کو بولادت امام حسین بشارت دی اور کہا امامت فرزندان
حسینؑ مین ہوگی اور خبر دی کہ امام حسینؑ شہید ہونگے اور خدا رجعت مین اونکو دنیا مین پھر لائیگا
اور اوسکے دشمنون سے انتقام لینے اور قتل کرنے مین مدد و اعانت کریگا اور اوسکو تمام زمین کا
بادشاہ کریگا جیسا کہ قرآن مین فرمایا ہی۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض
ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم الوارثین یعنی ہم چاہتے ہین منت و احسان اونپر رکھین جو ضعیف کیے گئے
زمین پر اور اونکو اماما ہے زمین و وارثان زمین کرین اور پھر فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون یعنی تحقیق ہمنے توریت مین بعد زبور
کے لکھا کہ زمین کو میراث مین بندگان شائستہ لینگے حضرت نے فرمایا پس خدا نے اپنے پیغمبر کو
بشارت دی کہ تمہارے اہلبیت بادشاہ زمین ہونگے اور دنیا مین رجعت کرینگے اور اپنے دشمنون
کو قتل کرینگے پھر اسلیے رسولخدا نے جناب فاطمہ کو خبر ولادت امام حسینؑ اور خبر شہادت دی
و جناب فاطمہ بکراہت حاملہ ہوئین حضرت نے فرمایا ہرگز کسیکو تونے دیکھا ہی کہ اوسے ولادت
فرزند کی بشارت دین اور وہ حاملہ بکراہت ہو یعنی اوسے خبر ولادت فرزند دین اور معلوم
ہو کہ حاملہ ہونے سے کراہت کرے اسوجہ سے کہ حال قتل فرزند معلوم ہو چکا تھا اور وقت وضع
حمل بھی اوسی سبب سے کراہت کرے اور درمیان ولادت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے
حمل رہنے مین بقدر ایک طہر کے فاصلہ تھا اور امام حسینؑ اپنی مان کے شکم مین چھ مہینے رہے
اور مدت رضاعت چوبیس ماہ تھی اسلیے حق تعالی نے فرمایا ہی کہ مدت حمل اونکی اور دودھ
نہ چھوڑانا تیس ماہ تھا شیخ طوسی وغیرہ نے بسند ہاے معتبر جناب امام رضا سے روایت
کی ہی کہ جب امام حسینؑ متولد ہوے رسولخدا تشریف لائے اور اسماء بنت عمیس سے کہا اے
اسماء میرے فرزند کو لاؤ اسماء کہتی ہین کہ امام حسینؑ کو مین جامہ سفید پہنا کر آنحضرت کی خدمت
مین لیگئی حضرت نے امام حسینؑ کو مجھسے لیکے اپنے دامن مین رکھا داہنے کان مین اذان اور بائین کان
مین اقامت کہی ناگاہ جبرئیل آئے اور کہا حق تعالی بعد سلام کے فرماتا ہی چونکہ علیؑ تمہارے نسبت بمنزلہ
ہارون کے موسیٰ سے ہین پس اس فرزند کا نام پسر کوچک ہارون ... کے ...

کہ تمہاری زبان عربی ہے اسکا حسین نام رکھو یہ سنکر رسولخدا نے امام حسین کو پیار کیا اور روکر
فرمایا اے فرزند تجھے مصیبت عظیم درپیش ہے خداوند اسکے قاتل پر لعنت کرے پھر فرمایا اے اسماء
پیغمبر فاطمہ سے نہ کہنا اور جب ساتوان روز ہوا رسولخدا تشریف لائے اور فرمایا میرے فرزند کو
لاؤ جب امام حسین کو رسولخدا پاس لائے ایک گوسفند سیاہ و سفید کا عقیقہ کرکے ایک ران
اوسکی دایہ کو دی اور سر کے بال تراش کر بوزن بالون کے چاندی تصدق کی اور خلوق ایک
خوشبو کا نام ہے اوسکی سر پر مالش فرمائی بعد اسکے امام حسین کو دامن مین لیا اور کہا اے ابا عبداللہ
کسقدر تیرا قتل ہونا مجھپر گران ہے یہ کہکر بہت روئے اسماء نے کہا میرے پدر و مادر آپ پر سے قربان
ہون یہ کیا خبر ہے کہ پہلے ہی دن آپ روتے ہین اور عرض کی کہ کیون گریہ فرماتے ہین رسولخدا نے فرمایا
مین اپنے فرزند دلبند پر اسلیے روتا ہون کہ گروہ کافر ستمگار بنی امیہ مین سے اسکو شہید کرینگے خدا
میری شفاعت اون تک نہ پہونچاے اس فرزند کو وہ شخص قتل کریگا جو رخنہ میرے دین مین ڈالیگا
اور وہ ملعون کافر ہوگا بعد اسکے کہا خداوندا مین تجھسے سوال کرتا ہون ان اپنے دو فرزندون کے
حق مین جیسا تجھسے ابراہیم خلیل نے سوال کیا اپنی ذریت کے حق مین کہ خداوندا انکو دوست رکھ جو
انکو دوست رکھین اور جو انکو دشمن رکھین تو اونپر لعنت کر ایسی لعنت جو آسمانون اور زمینون کو بھرے
ابن بابویہ رح نے بسند معتبر عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ایک فرشتہ
ہے اوسے دردائیل کہتے ہین اور اوسکے سولہ ہزار بازو تھے اور ہر بازو سے دوسرے بازو تک فاصلہ
آسمانون اور زمین کے فاصلہ سے ایک روز اوسکے دل مین کوئی چیز گذری کہ مناسب جلال و
عظمت پروردگار تھی اس سبب سے خدا نے اوسکے بازو ضائع کردیے اور وحی کی کہ پرواز
کر اوسنے پانسو سال پرواز کی اور سر اوسکا ایک پایہ کے تلے پایہ ہائے عرش سے نہ پہونچا جب
حق تعالی کو معلوم ہوا کہ وہ تھک گیا ہے فرمایا اپنے مقام کو پلٹ جا مین خداوند عظیم
بڑون سے بڑا ہون مجھسے بلند تر کوئی چیز نہین مین مکان نہین رکھتا اور بلندی میری مشتمل
مکان نہین بعد اسکے خدا نے اوسکے پر گرادیے اور اوسے صفہاے ملائکہ سے خارج کیا جب
شب جمعہ کو امام حسین متولد ہوے خدا نے مالک خازن جہنم کو وحی کی کہ آتش جہنم کو بجھا دے
ٹھنڈا کردے بسبب کرامت اوس مولود کے جو محمد صلعم کے یہان پیدا ہوا ہے اور رضوان خازن بہشت
کو وحی کی کہ بہشت کو آراستہ اور خوشبو کردے بوجہ کرامت اوس مولود کے جو محمد صلعم کے یہان متولد
ہوا ہے اور حورالعین کو حکم دو کہ اپنی زینت کرین اور ایک دوسرے کی زیارت کو جاؤ بسبب کرامت

روایت دردائیل فرشتہ

اوس مولود کے جو دنیا مین محمد صلعم کے یہان متولد ہوا ہی اور ملائکہ کو وحی کی کہ صف بندی ہوکے
تسبیح وتحمید وتمجید وتکبیر کرو اوس مولود کی کرامت کے سبب سے جو دنیا مین محمد صلعم کے یہان متولد
ہوا ہی اور جبرئیل کو وحی کی کہ میرے پیغمبر محمد مصطفےٰ پاس مع ایک ہزار قبیلہ ملائکہ کے کہ ہر قبیلہ میں ہزار
ہزار ملک کا ہوتا ہی جاؤ اور سب گھوڑے ابلق پر زین ولجام پر سوار ہون اور اونپر قبہ ہاے
دُر و یاقوت نصب کرو اور اپنے ہمراہ ملائکہ روحانیان کو لیجاؤ کہ وہ ملائکہ حربہ ہاے نور ہاتھ مین
لیے ہون اس زینت سے محمد صلعم پاس جاؤ اور اونکو تہنیت ومبارکباد اونکے فرزند کی دو اور
اے جبرئیل آنحضرت کو خبر دو کہ مین نے اس فرزند کا حسینؑ نام رکھا ہی بعد اوسکے تعزیت اوسکی
دو اور کہو اے محمد صلعم اس فرزند کو تمھاری امت کے بدترین لوگ بدترین جانورون پر سوار ہو کر
قتل کرینگے وائے اوسپر جو اوسے قتل کرے اور وائے اوسپر جو اونکے گھوڑون کو ہنکائے
اور وائے اوسپر جو انکو قتال کے لیے طلب کرے اور مین قاتل حسینؑ سے بیزار ہون اور وہ مجھسے
بیزار ہی اسلیے کہ کوئی مجرم صحراے محشر مین نہین آئیگا مگر یہ کہ قاتل حسینؑ کا جرم اوس سے زیادہ تر
ہی قاتل حسینؑ کو بروز قیامت ہمراہ اون مشرکون کے جنھون نے خدا کے ساتھ دوسرا خدا قرار دیا
ہی داخل جہنم کرینگے اور آتش جہنم قاتل حسینؑ کی مشتاق تر ہی بہ نسبت مطیعان خدا کے بہشت کے
جب جبرئیل آسمان سے زمین پر آتے تھے دردائیل کی طرف سے گذر ہوا اور دردائیل نے کہا اے
جبرئیل یہ کیا واقعہ ہی جو مین آج کی رات آسمان پر دیکھتا ہون کیا قیامت برپا ہوئی ہی جبرئیل
نے کہا نہین ولیکن دنیا مین محمد صلعم کے یہان ایک فرزند متولد ہوا ہی اور خدا نے مجھے اونکی
تہنیت ومبارکباد کے لیے بھیجا ہی دردائیل نے کہا اے جبرئیل مین تمکو اوس خدا کی قسم دیتا ہون
جسنے تمھین و مجھے پیدا کیا ہی جب تم خدمت آنحضرت مین پہونچنا میرا سلام حضرت کو پہونچانا
اور حضرت سے کہنا بحق اس مولود بزرگوار کے مین آپسے سوال کرتا ہون آپ اپنے پروردگار سے سوال
کیجیے کہ مجھسے خوشنود ہو جائے اور میرے بازو پھر مجھے عنایت کرے اور مجھے میرے مقام پر صفہاے ملائکہ
مین جگہ دے جبرئیل بامر خداوند جلیل حاضر ہوے اور آنحضرت کو تہنیت وتعزیت دی رسولخدا
نے فرمایا آیا میری امت میرے فرزند کو قتل کریگی جبرئیل نے کہا ہان۔ رسولخدا صلعم نے فرمایا
وہ لوگ میری امت نہین اور مین اونسے بیزار ہون اور خدا اونسے بیزار ہی جبرئیل نے کہا اے
محمد صلعم مین بھی اونسے بیزار ہون بعد اسکے رسولخدا جناب فاطمہؑ پاس گئے اور اونکو تہنیت وتعزیت
دی جناب فاطمہؑ رونے لگین اور کہا کاش مجھسے حسینؑ نہ پیدا ہوتا اور قاتل حسینؑ جہنم

مین ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ لے فاطمہؑ قاتل حسینؑ جہنم مین ہی ولیکن حسینؑ قتل نہوگا جب تک وس سے ایک امام ایسا نہ پیدا ہو جس سے ہدایت کرنے والے ائمہ پیدا ہوں پھر رسولخداؐ نے فرمایا بعد میرے ائمہ ہونگے کہ اول اونکا علیؑ ابن ابیطالب ہادی ہی اور بعد اونکے حسنؑ مہتدی ہی بعد اوسکے حسینؑ ناصر ہی بعد اوسکے علیؑ ابن الحسین منصور ہی بعد اوسکے محمدؑ بن علی شافع ہی بعد اوسکے جعفرؑ بن محمد نفاع ہی بعد اوسکے موسیٰؑ ابن جعفر امین ہی بعد اوسکے علیؑ بن موسیٰ الرضا ہی بعد اوسکے محمدؑ بن علی فعال ہی بعد اوسکے علیؑ بن محمد مؤتمن ہی بعد اوسکے حسنؑ بن علی علام ہی بعد اوسکے وہ شخص ہی جسکے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھینگے یہ سنکر گریہ جناب فاطمہؑ کم ہوا بعد اسکے جبرئیلؑ نے آنحضرت سے پیغام دردائیل کہا اور جس بلا مین وہ مبتلا ہو گیا تھا اوسکو بھی بیان کیا۔ رسولخداؐ نے امام حسینؑ کو ہاتھ پر اوٹھایا اور امام حسینؑ پارچہ پشمین مین لپٹے ہوے تھے پھر جانب آسمان بلند کیا اور کہا خداوندا بحق اس مولود کے جو تجھپر ہی پھر فرمایا بلکہ جو حق تیرا اس مولود پر ہی اور اسکے جد محمدؐ اور ابراہیمؑ و اسمعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ پر ہی کہ اگر حسینؑ کی تیرے نزدیک کچھ قدر و منزلت ہی تو دردائیل سے رضی ہو اور اوسکو اوسکی جگہ پھیر دے حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت مستجاب فرمائی اور اوس فرشتہ کو بخشدیا اور اوسکے بازو ون کو پھر بدستور کیا اور اوسکو اوسکی جگہ صفہائے ملائکہ مین مقرر کیا اور اوس فرشتہ کو آسمانون مین اسوجہ سے پہچانتے ہین کہتے ہین یہ آزاد کیا ہوا حسینؑ کا ہی قطب راوندی نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخداؐ فرزندان شیرخوارہ جناب فاطمہؑ پاس آتے تھے اور اپنا آب دہن مبارک حسنینؑ کے دہان مین ڈالتے تھے اور جناب فاطمہؑ سے کہتے تھے انکو دودھ ندو۔ ابن شہرآشوب نے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ متولد ہوے جناب فاطمہؑ کو ایسی کوئی بیماری ہوئی کہ دودھ خشک ہو گیا دائیہ کی تلاش کی مگر نملی جناب رسولخداؐ تشریف لائے اور اپنی انگشت ابہام دہن امام حسینؑ مین دیدی امام حسینؑ چوستے تھے اور روزی اونکی انگشت ابہام رسولخداؐ سے پہونچتی تھی و بروایت دیگر اپنی زبان مبارک آنحضرتؐ نے دہن امام حسینؑ مین دیدی اور وہ چوستے تھے پس چالیس شبانہ روز یون ہی گذری اور گوشت امام حسینؑ کا گوشت حضرت رسولؐ سے اوگا ایضاً برہ خزاعیہ سے روایت کی ہی کہ جب جناب فاطمہؑ بامام حسینؑ حاملہ ہوئین رسولخداؐ نے ارادہ سفر کا کیا اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہی کہ تمسے ایک پسر متولد ہوگا جب پیدا ہو اوسے دودھ ندینا جب تک مین آؤن جب امام حسنؑ متولد ہوے جناب فاطمہؑ نے تین روز اونھین دودھ نہ دیا اور منتظر قدوم فیض لزوم آنحضرتؐ

تھین جب تین روز گذر گئے اور حضرت تشریف نہ لائے امام حسن پر جناب فاطمہ کو رحم آیا اور انھین
دودھ دیدیا بعد اسکے جب حضرت تشریف لائے پوچھا کیا کیا جناب فاطمہؑ نے کہا شفقت مادری سے
بیقرار ہوکر مین نے اوسے دودھ پلا دیا حضرتؐ نے فرمایا جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بعد اسکے جب
حضرت امام حسینؑ حاملہ ہوئین رسولخداؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک پسر تمسے
متولد ہوگا جب وہ متولد ہو اوسے دودھ نہ دینا جب تک مین نہ آؤن اگرچہ ایک مہینہ گذر جائے
یہ فرماکر حضرتؐ سفر کو گئے اور امام حسینؑ متولد ہوے آنحضرت سفر مین تھے اور جناب فاطمہؑ نے
امام حسینؑ کو دودھ نہ دیا یہانتک کہ آنحضرتؐ اوس سفر سے واپس آئے امام حسینؑ کو حضرت
کی خدمت مین لائے حضرت نے اپنی زبانِ مبارک امام حسینؑ کے مُنھ مین دی اور وہ
چوستے تھے یہانتک کہ سیر ہوگئے پھر حضرت نے فرمایا جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے خدا نے چاہا
امامت حسینؑ کے فرزندون مین ہو کلینی رح نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ
امام حسینؑ نے جناب فاطمہؑ بلکہ اور کسی عورت کا دودھ نہ پیا ہمیشہ حضرت رسولؐ کی خدمت مین
لاتے تھے اور حضرتؐ اپنی انگشت ابہام اونکے مُنھ مین دیتے تھے اور وہ انگشت ابہام آنحضرت
اسقدر چوستے تھے کہ دو تین روز اونکو کافی ہوتا تھا لہذا گوشت و خون امام حسینؑ کا گوشت و خون
حضرت رسولؐ سے اوگا اور کوئی فرزند ششماہہ متولد نہین ہوا کہ زندہ رہا ہو بغیر عیسیٰؑ بن مریم و حسینؑ
بن علی علیہ السلام کے بسند دیگر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ کو جناب رسولخدا پاس لاتے تھے
اور آنحضرت اپنی زبان مبارک دہن امام حسینؑ مین دیتے تھے امام حسینؑ چوستے تھے اور اوسی پر اکتفا
کرتے تھے اور کسی عورت کا دودھ نہ پیا

فصل دوسری بیان فضائل و مناقب امام حسین علیہ السلام

ابن بابویہ رح نے بسند معتبر حذیفہ سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز مین نے دیکھا رسولخداؐ
امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوے فرماتے تھے اے گروہ مردم یہ حسینؑ بن علی ہے اسے پہچانو مین
اوس خدا کی قسم کھاتا ہون جسکی دستِ قدرت مین میری جان ہے کہ حسینؑ بہشت مین ہے اور دوستان
حسینؑ بہشت مین ہین اور دوستان دوستان حسینؑ بہشت مین ہین شیخ طوسی رح نے بسند مخالفین
براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ مین نے رسولخداؐ کو دیکھا امام حسینؑ کو دوش مبارک پر لیے ہوے
فرماتے تھے خداوندا مین اسے دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ۔ ابن بابویہ رح نے
بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک روز امام حسینؑ کو جناب رسولخدا پاس لائے اور امام حسینؑ نے دامن
آنحضرت مین پیشاب کیا چاہا اثنائے پیشاب مین امام حسینؑ کو اوٹھا لین جناب رسولخداؐ نے فرمایا میرے

پیشاب کو نہ روکو بعد اسکے پانی منگا کر وہ مقام جہان پیشاب کیا تھا دھو ڈالا۔ ابن قولویہ رح نے
ابوذر غفاری رض سے روایت کی ہے کہ کہا مینے دیکھا ایک روز رسولخدا امام حسینؑ کو پیار کرتے اور
فرماتے تھے جو حسینؑ اور اونکی ذریت کو از روے اخلاص دوست رکھیگا اوسکی ملتہ تک آتش دوزخ کی
لپٹ نہ پہونچیگی ہر چند گناہ اوسکے بعدد ریگ بیابان ہون مگر نہ ایسا گناہ اوسکے ذمہ ہو جو اوسے
ایمان سے خارج کردے۔ ایضاً جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا حسنینؑ میرے
باغ کے دو پھول ہین۔ وبسند مخالفین یعلے بن مرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا حسینؑ
مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے ہون خدا اوسے دوست رکھے جو حسینؑ کو دوست رکھے حسینؑ ایک سبط
اسباط پیغمبران سے ہے اس حدیث کو مخالفین نے بطرق متعددہ اپنی کتب معتبرہ مین روایت
کیا ہے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ کسی راہ سے تشریف لیے جاتے تھے امام حسینؑ
کو دیکھا لڑکون مین کھیل رہے ہین جب امام حسینؑ کو دیکھا بیتابانہ حضرت اپنے اصحاب سے آگے
بڑھ گئے کہ گود مین اوٹھالین امام حسینؑ دوڑتے اور ہنستے جاتے تھے یہانتک کہ رسولخداؐ نے
امام حسینؑ کو پکڑ لیا اور منہ کھول کر بیچون بیچ مین پیار کیا اور فرمایا حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے
ہون جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اوسے دوست رکھتا ہے اور حسینؑ اسباط پیغمبران سے ہے
قطب راوندی رح نے بسند معتبر مقداد بن اسود کندی سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز جناب
رسولخدا حسینؑ کی تلاش مین باہر آئے اور مین خدمت آنحضرتؐ مین تھا پس ہمراہ حضرت روانہ ہوا
یہانتک کہ اوس مقام پر پہونچے جہان وہ دو امام مظلوم آرام کر رہے تھے اور ایک بڑا سانپ
انکے گرد حلقہ کیے ہوے تھا اور ایک درخت اونپر سایہ افگن تھا اور مین نے قبل اسکے کبھی اوس
مقام کو دیکھا تھا مگر وہ درخت وہان نہ دیکھا تھا اور بعد اسکے پھر مین وہان گیا اور اوس مقام
کو دیکھا مگر وہ درخت نہ دیکھا جب اوس سانپ نے صدائے رسولخدا سنی سیدھا ہوا اور
درختان خرما سے اوسکا زیادہ قامت بلند اور عرض اوسکا عرض شتر سے زیادہ تھا اور اوسکے منہ سے
آگ کی لپٹ نکلتی تھی مین اس حال کے دیکھنے سے بہت ڈرا جب اوس سانپ کی نظر حضرت پر
پڑی گھٹنا شروع ہوا یہانتک کہ مثل ایک ڈورے کے ہوگیا اور حضرت سے کلام کیا کہ میری
سمجھ مین نہ آیا حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو یہ سانپ کیا کہتا ہے مین نے عرض کیا خدا و رسو(ل)
خوب جانتے ہین حضرت نے فرمایا یہ سانپ کہتا ہے مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی جسنے مجھے موت نہ دی
یہانتک کہ پاسبان فرزندان رسولؐ کیا بعد اسکے وہ سانپ ریگ مین روانہ ہو کر چلا گیا آنحضرت

نزدیک دونوں صاحبزادوں کے بیٹھ گئے پہلے سر امام حسینؑ کا اوٹھا کر اپنے دامن میں رکھا بعد اوسکے
سر امام حسنؑ کا اوٹھا کر اپنے دامن میں لیا پھر زبان مبارک دہن امام حسینؑ میں دیدی یہانتک
کہ وہ جاگے اور اسے پدر رکھکر پھر آرام کیا بعد اسکے اپنی زبان مبارک دہن امام حسنؑ میں دی
تا آنکہ وہ بیدار ہوے اور ای پدر رکھکر پھر آرام کیا میں نے کہا یا حضرت امام حسینؑ گویا امام حسنؑ سے
بڑے ہیں حضرتؐ نے فرمایا حسینؑ کی دلہائے مومنین میں معرفت ومحبت پوشیدہ ہے اسکا
سبب انکی مادر سے دریافت کر وجب وہ دونوں فلک امامت خواب استراحت سے بیدار ہوے
حضرتؐ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے دوش مبارک پر سوار کیا اور گھر میں تشریف لائے اور میں حسب
ارشاد آنحضرت دروازہ دولتسرائے جناب فاطمہؑ پر ٹھہر رہا ناگاہ حامہ خادمہ جناب فاطمہؑ آئی
اور کہا اے برادر کندہ میں نے کہا تجھے کسنے بیان کیا کہ میں دروازہ پر ہوں حامہ نے کہا میری
خاتون اور سیدہ نے فرمایا ایک مرد کندی کہ نیکوترین قبائل کندہ سے آیا ہے کہ مجھ سے شرافت ومنزلت
میرے فرزند حسینؑ کی دریافت کرے مقداد نے کہا یہ سخن مجھے بہت عظیم معلوم ہوا اور میں نے
اپنی پشت جانب دروازہ پھیری جسطرح سے کبھی ام سلمہؓ کے دروازہ پر جاتا تھا بخدمت رسولؐ خدا
یہی میرا طریقہ تھا پس میں نے کہا اے فاطمہؑ امام حسینؑ کی منزلت مجھ سے بیان کیجئے جناب
فاطمہؑ نے فرمایا جب حسنؑ متولد ہوا میرے پدر بزرگوار نے مجھے حکم فرمایا جو کپڑا مجھے اچھا معلوم ہو وہ
پہنوں جب تک حسنؑ کا دودھ چھٹے بعد اسکے پدر بزرگوار مجھے دیکھنے آئے اور دیکھا کہ حسنؑ میرا دودھ پی
رہا ہے حضرتؐ نے فرمایا اسکا دودھ چھڑا دو میں نے عرض کیا بہت اچھا پھر فرمایا اگر علی بن ابیطالب
تمھارے پاس آئیں منع نکرنا اسلئے کہ میں تمھارے چہرہ پر ایک نور وضیا مشاہدہ کرتا ہوں اور جانتا
ہوں کہ بہت جلد تجھ سے ایک فرزند پیدا ہوگا کہ وہ حجت خدا اس خلق پر ہوگا جب حاملہ ہوئی ایک
مہینہ حمل سے گذرا مجھے حرارت عظیم معلوم ہوئی اور جب اپنی حالت کی شکایت اپنے پدر بزرگوار
سے کی ایک کوزہ آب مانگا اور کوئی دعا اوس پر پڑھکر آب دہن مبارک اوس پانی میں ڈالا اور
فرمایا اے فاطمہؑ پی لو جب میں نے وہ پانی پیا حالت مذکورہ مجھ سے دفع ہو گئی اور جب چالیس روز گذرے
مجھے پشت میں ایک حرکت محسوس ہوئی جس طرح چیونٹی کپڑے میں بدن پر حرکت کرے اور یہی کیفیت رہی
تا آنکہ دوسرا مہینہ ختم ہوا بعد اسکے اضطراب وحرکت مجھے شکم میں معلوم ہوئی اور کہا تا پانچواں چھٹا مہینہ
کہ تیسرا مہینہ تمام ہوا اور پھر روز بروز برکت فرزند سعادتمند زیادتی نعمت وخیر وبرکت میرے گھر میں ہوتی جب چوتھا
مہینہ شروع ہوا حق تعالی نے برکت فرزند گرامی میری وحشت بانس مبدل کی اور

اور محل عبادت سے حرکت سواے حاجت ضروری نکرتی تھی اور جو دن گذرتا تھا زیادہ تر مجھے ہلکاپن معلوم ہوتا تھا اور نعمت و رحمت خدا کو بہت زیادہ تر پاتی تھی یہانتک کہ پانچ مہینہ گذری جب چھٹا مہینہ شروع ہوا اندھیری راتون کو مجھے ضرورت چراغ کی نہ تھی جب خلوت مین اپنی جا نماز پر بیٹھتی تھی صداے تسبیح و تقدیس حق تعالی اپنے شکم سے سنتی تھی اور جب نوان مہینہ پہونچا قوت میری زیادہ ہوئی پس یہ اپنا حال مین نے ام سلمہ سے کہا اسلیے کہ وہ میری معین و یاور تھین جب دس مہینے تمام ہوے مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے قریب آیا اور اپنا بازہ میری پیلٹ پر ملا مین خواب سے بیدار ہوئی اور اوٹھکر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر سو گئی خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک مرد سفید کپڑے پہنے میرے سرہانے آبیٹھا اور میرے منھ اور پشت پر پھونکا مین ترسان خواب سے بیدار ہوئی اور اوٹھکر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر نیند آگئی پھر خواب مین دیکھا کہ ایک مرد سفید کپڑے پہنے میرے سرہانے بیٹھا اور میرے منھ و پشت پر پڑھکر پھونکا بعد اسکے مین ترسان خواب سے بیدار ہوئی اور وضو کرکے چار رکعت نماز پڑھی اور پھر خواب نے غلبہ کیا مین نے دیکھا کوئی آیا اور مجھے بٹھا کر دعائین اور تعویز پڑھکر مجھپر دم کیے جب صبح ہوئی اپنے پدر بزرگوار پاس گئی اوسوقت حضرت حجرہ ام سلمہؓ مین تھے جب نظر آنحضرت مجھپر پڑی اثر شادی و سرور جبین پرنور آنحضرتؐ سے مین نے مشاہدہ کیا اور جو ترس و بیم مجھے تھا وہ دفع ہو گیا جو کچھ مین نے خواب مین دیکھا تھا اپنے پدر بزرگوار سے بیان کیا آنحضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہ تمھین بشارت ہوا ور سنو کہ وہ مرد اول خلیل میرے عزرائیل تھے کہ شکمہای زنان پر موکل ہین اور دوسرے خلیل میرے میکائیل تھے کہ شکمہای اہلبیت رسول پر موکل ہین آیا اے فاطمہؑ کچھ اوسنے تجھے پھونکا تھا مین نے عرض کیا ہان یہ سنکر حضرت رونے لگے اور مجھے گود مین لیکر فرمایا کہ مرد سوم جبرئیل امین تھے کہ حق تعالی نے اونکو تمھارے فرزندون کا خدمتگار کیا ہے بعد اسکے مین اپنے گھر واپس آئی اور جب ایک سال تمام ہوا حسینؑ متولد ہوا مؤلف فرماتے ہین یہ روایت مدت حمل جناب فاطمہؑ مین مخالف احادیث سابقہ ہے اور احادیث مدت حمل ششماہہ صحیح تر و مشہور تر ہین ایضاً قطب راوندی نے بسند معتبر امام موسی کاظم سے روایت کی ہے کہ ایک روز حسنینؑ قضاے حاجت کیلیے باہر تشریف لائے یہانتک کہ نخلستان مین پہونچے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی طرف پشت گردانی فرماکر چاہا مشغول قضاے حاجت ہون پس حق تعالی نے بکرامت حسینؑ ایک دیوار دونون صاحبون کے درمیان پیدا کر دی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکین اور جب فارغ ہوے دیوار درمیان سے برطرف ہو گئی اور بقدرت خدا اوس جگہ ایک چشمہ آب اور دو ابریق پیدا ہوئین دونون صاحبون نے اون دونون ابریق سے طہارت فرمائی اور وضو کرکے واپس تشریف لاتے تھے اثناے راہ مین عمر بن الخطاب نے دیکھا پوچھا کہان سے آتے ہو کیا تم اپنے دشمنون سے

نہیں ڈرتے کہ تنہا نکل آئے ہو حسنینؑ نے فرمایا ہم قضاے حاجت کرکے واپس آتے تھے عمر نے جب تنہا
پایا چاہا دونون صاحبون کو ہلاک کرے ناگاہ آواز سنی کہ ای شیطان چاہتا ہی دو فرزند رسول خدا سے
دشمنی کرے کل انکی مان پر جسقدر ظلم و ستم کرچکا ہی وہ معلوم ہین دین خدا مین بدعتین کرتا ہی قتل اہلبیت
رسالت سے تو نے غضب کرلی اور امام حسینؑ سے بھی سختان درشت کہے عمر نے داہنا ہاتھ اوٹھا
یا کہ طمانچہ امام حسینؑ کو مارے خدا نے دہنا ہاتھ اوسکا خشک کردیا پھر چاہا بائین ہاتھ سے طمانچہ مارے وہ
ہاتھ بھی خشک ہوگیا یہ دیکھکر عمر نے بعاجزی کہا مین تمسے سوال کرتا ہون کہ بحق اپنے جد و پدر کے دعا کرو کہ
خدا میرے ہاتھون کو بدستور کردے یہ سنکر امام حسینؑ نے فرمایا خداوندا اسکو اس بلا سے رہا کر اور اسکو اسکے لیے عبرت
کر اور اسپر حجت فرما پس خدا نے اوسکو رہا کردیا اور وہ ان دونون صاحبون کے ہمراہ روانہ ہوا اور جناب
امیرؑ پاس آکر مخاصمہ و منازعہ شروع کیا اور یہ واقعہ بعد چند روز بیعت سقیفہ سے گذرا عمر نے کہا انکو آپ نے
کہان بھیجا تھا کیا پیغام بری کو بھیجا تھا جناب امیرؑ نے فرمایا کسی کام کو نہین گئے تھے بغرض قضاے حاجت گئے
ایک روسیاہ منافقین مین سے موجود تھا اوسنے رداے مبارک جناب امیرؑ کھینچی یہانتک کہ چاک ہوگئی
امام حسینؑ نے اوس مرد منافق کو کہا خدا تجھے دنیا سے نہ اوٹھائے تا آنکہ تو رسوا نہ ہو اپنی اولاد کی
کرے اور آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ منافق عراق مین اپنی دختر کو لوگون پاس لیجاتا تھا جب حسنینؑ گھر مین
تشریف لائے امام حسینؑ نے امام حسنؑ سے کہا مینے اپنے جد رسول خداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہاری اور تمہارے
بھائی کی مثال یونس پیغمبر کی مثال ہے کہ خدا اونکو شکم ماہی سے باہر زمین پر لایا اور درخت کدو ونکے
لیے اوگایا اور چشمہ آب جاری کیا کہ درخت کدو سے دودھ پیتے تھے اور اوس چشمہ سے پانی پیتے تھے اور تمہارے
لیے بھی چشمہ جاری ہوگا اور چونکہ درخت کدو کی ضرورت نہوگی وہ ظاہر نہوگا اور خدا درباب یونس فرماتا
ہے کہ ہمنے یونس کو ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیون کیجانب بھیجا اور وہ ایمان لائے پھر انکو ہمنے برخوردار تا وقت معین
کیا پس ہمین درخت کی حاجت نہتھی اور خدا نے جانا کہ چشمہ آب کی احتیاج ہی لہذا چشمہ آب ہمارے لیے
جاری کیا اور بعد اسکے خدا ہمکو بھیجیگا اور ایک قوم پر امام کریگا کہ قوم یونس سے زیادہ ہونگے اور کافر ہونگے اور خدا
انکو مہلت دیگا کہ دنیا سے برخوردار ہون تا وقتیکہ عذاب اپنا اونپر بھیجے یہ سنکر امام حسنؑ نے فرمایا ہمنے بھی اپنے
جد رسول خداؐ سے اسیطرح سنا ہے ابن شہر آشوب نے حسن بصری و ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ ایک روز جبرئیل بصورت
دحیہ کلبی جناب رسول خداؐ پاس بیٹھے ہوے تھے ناگاہ حسنینؑ تشریف لائے اور جبرئیل کو دحیہ کلبی سمجھ کر اونکے پاس
آئے اور ہدیہ طلب کیا جب جبرئیلؑ انکے مطلب سے واقف ہوے ہاتھ بجانب آسمان بلند کرکے ایک سیب و ایک بہی
اور ایک انار لیکر انکو دیدیا جب حسنینؑ نے وہ میوہ دیکھا خوش ہوگئے اور جناب رسول خداؐ کو وہ میوہ دکھلایا حضرت

بہشت میں ایک قصر دیکھا ایک دانہ مروارید سفید کا کہ اوسمین کوئی شگاف اور کوئی [illegible]
ای حبیب خدا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ قصر کسکے لئے ہے جبرئیل نے کہا آپکے فرزند حسینؑ کے لئے [illegible]
سیب دیکھا اوسکو میں نے اوٹھا لیا اور شگافتہ کیا اوسکے درمیان سے ایک [illegible]
سیاہی مثل سیاہی سینہ کرگس تھی میں نے پوچھا یہ کسکے لیے ہے وہ روئی اور کہا [illegible] تمھاری فرزند [illegible]
حسینؑ کے لیے ہوں شیخ طوسی رہ نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ امام حسینؑ [illegible] کلام کرتے
ایک روز جناب رسولخدا امام حسینؑ کو مسجد میں لائے اور اپنے پہلو میں کھڑا کیا اور تکبیر [illegible] امام حسینؑ نے چاہا
موافقت کریں تکبیر درست نکہی پس آنحضرتؐ نے دوسری مرتبہ تکبیر کہی یہانتک کہ [illegible] درست
کہی اسوجہ سے سات تکبیریں اول نماز میں سنت ہوئیں بعض کتب مناقب میں منقول [illegible]
فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے اور کہا اے فاطمہ آج میں تمھارا مہمان ہوں اوس روز [illegible] حسنؑ و حسینؑ
کے لیے طعام نہ تھا جب سب اہلبیت جمع ہوئے جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلعم خدا [illegible] سلام فرماتا ہے
کہ علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام سے آپ دریافت کیجیے کہ میوہ ہای بہشت سے کون میوہ چاہتے ہیں
حضرت رسولؐ نے اونسے پوچھا سب خاموش رہے مگر امام حسینؑ [illegible]
کروں سے کہا جو کچھ تم اختیار کروگے ہم اوس سے راضی ہیں امام حسینؑ نے کہا اے [illegible] جبرئیل سے
کہیے کہ ہم رطب چاہتے ہیں اور وہ موسم رطب کا نہ تھا یہ سنکر رسولخدا نے فرمایا اے فاطمہ حجرہ میں جاؤ اور
رطب لے آو جب جناب فاطمہ حجرہ میں گئیں ایک طبق بلور دیکھا کہ رطب اوس میں [illegible]
سبز بہشت کا اوس پر پڑا تھا جب جناب فاطمہ نے طبق جناب رسولخدا پاس لاکر [illegible]
فرما کر ایک رطب اوٹھایا اور امام حسینؑ کے منھ میں دیکر فرمایا هنیئا مریئا لك [illegible]
اور عافیت ہوئیں دوسرا رطب اوٹھایا اور امام حسنؑ کے منھ میں دیکر کہا هنیئا مریئا [illegible]
رطب دیگر جناب فاطمہؑ کے منھ میں دیا اور فرمایا هنیئا مریئا لك یا فاطمہ پس رطب [illegible]
امیرؑ کے منھ میں دیا اور فرمایا هنیئا مریئا لك یا علی یہ کہکر حضرت [illegible]
رطب تناول کر چکے اور سیر ہو گئے جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار آج آپنے [illegible]
اسکے نہ فرمایا تھا جناب رسولخدا نے فرمایا جب کہ اول [illegible] حسینؑ [illegible]
میں هنیئا مریئا لك یا حسین پس میں نے بھی اونکی موافقت کی اور جب دوسرا [illegible]
جبرئیل و میکائیل نے کہا هنیئا مریئا لك یا حسن جب رطب سوم ای فاطمہ تمھارے [illegible]
بہشتی نے سرغرفوں سے نکال کر ندا دی و خوشی کی اور کہا هنیئا مریئا لك یا فاطمہ [illegible]

بعجب دانہ چہارم علی کے منہ مین دیا خداوند علی اعلاکی جانب سے آواز مین نے سنی کہ فرماتا ہو ہنیئاً مریئاً لک یا علی پس مین نے حق تعالے کی موافقت کی اور بسبب عظمت و جلال ندائے پروردگار مین اوٹھ کھڑا ہوا بعد اسکے ایک صدا رب العزت کی طرف سے مین نے سنی کہ اے محمدؐ اگر اس ساعت سے تا روز قیامت تم علی بن ابیطالب کو رطب دیتے مین ہر رطب کے لئے اونکو ہنیئاً مریئاً کہتا۔ ابن بابویہ رح وغیرہ نے سلیمان بن مہران اعمش سے کہ فریقین مین بصدق قول معروف ہین روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ایک شب مین اپنے مکان پر خوابِ استراحت مین تھا ناگاہ ایک چوبدار ابوجعفر دوانقی کیجانب سے مجھے بلانے آیا مین بہت ڈرا اور متفکر ہوکر اپنے دل مین کہا اسوقت رات کو مجھے بلانا خالی از علت نہین بلکہ ضرور یہہ فضائل علی بن ابیطالبؑ وہ مجھسے پوچھیگا اگر مین فضائل جناب امیرؑ بیان کرونگا مجھے قتل کریگا پھر مین نے اپنا وصیت نامہ لکھا اور غسل کرکے حنوط ملا اور کفن پہنکر اوسکی مجلس مین گیا جب داخل مجلس ہوا عمرو بن عبید کو مین نے ابوجعفر پاس دیکھا جس سے مجھے کونہ اطمینان ہوا جب مین نے سلام کیا مجھے قریب بلایا اور جتنا مین قریب جاتا تھا اوسقدر اور وہ ہمراہ کرتا تھا یہانتک کہ اسقدر اوسکے پاس مین پہونچ گیا قریب تھا میرا زانو اوسکے زانو سے ملجائے جب مجھمین سے اوسے حنوط کی خوشبو پہونچی کہا سچ کہنا ورنہ تمکو قتل کرونگا مین نے کہا جو مزاج مین آئے دریافت کیجئے اوسنے کہا حنوط کیون ملا ہے مین نے کہا اسوقت رات کو آپکا چوبدار آیا مین سمجھا شاید خلیفہ نے مجھے فضائل علی بن ابیطالبؑ بیان کرنے کو بلایا ہو جب مین فضائل جناب امیرؑ بیان کرونگا خلیفہ مجھے قتل کرینگے اس خیال سے مین نے وصیت نامہ لکھا اور حنوط ملا اور کفن پہنکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا سلیمان بن اعمش کہتے ہین ابوجعفر دوانقی تکیہ لگائے بیٹھا تھا جب یہ کلام مجھسے سنا اوٹھکر بیٹھا اور کہا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے سلیمان مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون تم بیان کرو کہ کتنی حدیثین فضائل علی مین تمکو معلوم ہین مین نے کہا تھوڑی سی مجھے معلوم ہین اوسنے کہا تعداد اون احادیث کی بیان کرو مین نے کہا دس ہزار سے زیادہ احادیث فضائل جناب امیرؑ مجھے معلوم ہین۔ ابوجعفر نے کہا اے سلیمان مین ایک حدیث تمھین فضائل علیؑ مین سناؤن کہ جو حدیثین تم سن چکے ہو بھول جاؤ مین نے کہا اے امیر مجھسے بیان کیجئے اوسنے کہا حکومت بنی امیہ مین جبکہ مین اونسے بھاگا پھرتا تھا اور شہرون مین گشت کرتا تھا لوگون سے بذکر فضائل علیؑ تقرب حاصل کرکے اس وسیلہ سے قوت بہم پہونچاتا اور گذران کرتا تھا یہانتک کہ مین بلاد شام مین پہونچا ایک عباے کہنہ پہنے تھا اور بغیر اوسکے دوسرا لباس میرے پاس نہ تھا اوسوقت پیاس بھی شدید تھی ناگاہ صداے اذان آئی مین نے کہا مسجد مین جاکر نماز پڑھون اور بعد فراغت لوگون سے غذاے شام طلب کرون جب مین مسجد مین آیا اور پیشنماز کے ہمراہ نماز ادا کی اور اوسنے سلام پھیرا کیا دیکھتا ہون دو لڑکے داخل مسجد ہوئے پیشنماز اونکی طرف متوجہ ہوا اور کہا مرحبا اور اونھین بھی مرحبا

حکایت ابوجعفر دوانقی و شنیدن فضائل امیر المومنینؑ

جنکے تم ہمنام ہو میں نے ایک جوان سے جو میرے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا پوچھا یہ دو لڑکے اس شخص سے کیا قرابت رکھتے ہیں اوس جوان نے کہا یہ شخص انکا دادا ہے اور اس شہر میں کوئی بغیر اس شخص کے دوست جناب امیرؑ نہیں ہے اور اسنے ان دونوں کا نام حسنؑ و حسینؑ رکھا ہے جب میں نے یہ سنا بہت خوش ہوا اور شیخ کے پاس جا کر کہا آپ کو منظور ہے کہ میں ایک ایسی حدیث بیان کروں جس سے آپکی آنکھیں روشن ہو جائیں اوسنے کہا اگر میری آنکھیں تم روشن کر دوگے میں بھی تمھاری آنکھیں روشن کرونگا میں نے کہا مجھے میرے باپ نے اپنے دادا عبد اللہ بن عباس سے خبر دی کہ ایک روز میں جناب رسولخداؐ پاس بیٹھا تھا ناگاہ جناب فاطمہؑ گریاں تشریف لائیں رسولخداؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ سبب گریہ کیا ہے جناب فاطمہؑ نے کہا حسنینؑ باہر چلے گئے اور نہ معلوم رات کو کہاں رہے جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ گریہ نکرو جس خدا نے انھیں پیدا کیا ہے وہ تمسے زیادہ اونپر مہربان ہے پھر حضرتؐ نے ہاتھ جانب آسمان بلند فرمائے اور کہا خداوندا اگر حسنینؑ صحرا یا دریا میں گئے ہیں اونکی حفاظت کر اور سلامت رکھ ناگاہ جبرئیلؑ حاضر ہوے اور کہا خدا نے بعد سلام فرمایا ہے کہ حسنینؑ کیلیے محزون و غمناک نہو وہ دنیا و آخرت میں فاضل ہیں اور اونکا باپ اونسے افضل ہے حسنینؑ باغستان بنی نجار میں آرام کر رہے ہیں اور خدا نے ایک فرشتہ انکی حفاظت کے لیے موکل کیا ہے یہ سنکر جناب رسولخداؐ شاد و خندان اوٹھے اور مع اصحاب متوجہ باغستان بنی نجار ہوے جب باغستان میں پہونچے دیکھا حسنینؑ آرام کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالے ہے اور وہ فرشتہ ایک پر سے نیچے بچھونا اور دوسرے پر کا سایہ کیے ہے جناب رسولخداؐ نے حسنینؑ کے سر اپنے دامن میں رکھے اور پیار کرنے لگے یہانتک کہ حسنینؑ خواب سے بیدار ہوے پس جناب رسولخداؐ نے حسنؑ کو دوش مبارک پر اور جبرئیلؑ نے حسینؑ کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور باغستان سے باہر آئے حضرتؐ فرماتے تھے بخدا سوگند آج کی رات تمھاری شرافت لوگوں پر ظاہر کرونگا جیسے خدا نے تمکو شریف کیا ہے لوگ چونکہ جبرئیلؑ کو نہ دیکھتے تھے جانتے تھے رسولخداؐ خود ہی دونوں صاحبزادوں کو اپنے دوش مبارک پر لیے ہوے ہیں پس ابوبکر قریب آیا اور کہا یا رسول اللہؐ ان دو لڑکوں میں سے ایک کو مجھے دیجیے کہ بوجھ آپکا ہلکا ہو جائے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکر دو شخص ان دونوں کو اوٹھائے ہوے ہیں کیا اچھے اور نیک اوٹھانے والے ہیں اور یہ بھی نیک سوار ہیں اور انکا باپ انسے افضل ہے جب حضرتؐ دروازہ مسجد پر پہونچے بلالؓ کو حکم دیا کہ منادی کرکے لوگوں کو جمع کرے جب لوگ مسجد میں جمع ہوے جناب رسولخداؐ اوٹھے اور کہا ایہا الناس آیا تم چاہتے ہو میں تمکو اونکی خبر دوں جو ازجہت جد و جدہ بہترین مردم ہیں سب نے کہا ہاں یا رسول اللہ بیان کیجیے رسولخداؐ نے فرمایا وہ حسنینؑ ہیں کہ انکا جد رسولخداؐ اور انکی جدہ خدیجہ کبریٰ ہیں ایہا الناس تم چاہتے ہو میں تمھیں اونکی خبر دوں جو ازجہت مادر و پدر بہترین مردم ہیں سب نے کہا ہاں ارشاد کیجیے رسولخداؐ نے فرمایا

وہ حسنینؑ ہیں کہ انکا پدر علی بن ابیطالبؑ خدا اور رسول کا دوست ہے اور خدا و رسولؐ علیؑ کے دوست ہیں اور انکی ماں فاطمہؑ دختر رسولخداؐ ہے ایُّھا النّاس تم چاہتے ہو میں تمھیں ان کی خبر دوں جو از جہت عم و عمہ بہترین مردم ہیں لوگوں نے کہا ہاں یا حضرت بیان فرمائیے رسولخداؐ نے کہا وہ حسنینؑ ہیں کہ عم انکا جعفر ہے جو کہ بہشت میں ہمراہ ملائکہ پرواز کرتا ہے اور عمہ انکی ام ہانی دختر ابوطالب ہے ایُّھا النّاس تم چاہتے ہو میں تمکو انکی خبر دوں جو از جہت خالو و خالہ بہترین مردم ہیں سب نے کہا ہاں یا حضرت بیان کیجیے رسولخداؐ نے فرمایا وہ حسنینؑ ہیں کہ خالو انکا قاسم پسر رسولخداؐ اور خالہ انکی زینب دختر رسولخداؐ ہے پس حضرتؐ نے دست مبارک بلند کیا اور فرمایا خدا ہم سبکو اسطرح محشور کریگا جسطرح انگلیاں ہاتھ میں یکجا ہیں پھر فرمایا خداوندا تو جانتا ہے کہ حسنینؑ بہشت میں ہونگے اور جد و جدہ حسنینؑ بھی بہشت میں ہونگے اور پدر و مادر حسنینؑ بھی بہشت میں ہونگے اور عم و عمہ حسنینؑ بھی بہشت میں ہونگے اور خال و خالہ حسنینؑ بھی بہشت میں ہونگے خداوندا تو جانتا ہے جو انہیں دوست رکھیگا وہ بہشت میں ہوگا اور جو انکو دشمن رکھیگا وہ جہنم میں ہوگا جب اوس پشمینہ باز نے مجھسے یہ حدیث سُنی کہا اے جوان تم کون ہو میں نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہوں اوسنے کہا عجمی ہو یا عربی میں نے کہا عرب ہوں اوسنے کہا ایسی حدیثیں روایت کرتے ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو یہ کہکر ایک خلعت فاخرہ مجھے بخشا اور ایک شتر بھی عنایت کیا کہ میں نے اوسے ایکسو دینار کو فروخت کیا بعد اسکے اوس پشمینہ باز نے مجھسے کہا اے جوان تو نے میری آنکھیں روشن کیں میں بھی تیری آنکھیں روشن کرتا ہوں اور تجھے ایک جوان کا نشان دیتا ہوں کہ وہ بھی تیری آنکھیں روشن کریگا میں نے کہا مجھے نشان دیجیے پشمینہ باز نے کہا میرے دو بھائی اور بھی ہیں ایک پشمینہ باز دوسرا موذن ہے جو پشمینہ باز ہے وہ جبسے شکم مادر سے پیدا ہوا ہے تاحال دوستدار علی بن ابیطالبؑ ہے اور جو موذن ہے وہ جبسے شکم مادر سے پیدا ہوا ہے تاحال دشمن علیؑ ہے پس میرا ہاتھ پکڑ کے اوسکے دروازہ پر لایا جو دوست علیؑ تھا میں نے دروازہ کی زنجیر ہلائی ایک شخص باہر آیا جب مجھے دیکھا شتر اور جامہ پہچانا اور کہا اس شتر اور جامہ کو پہچانتا ہوں اور جانتا ہوں کہ میرے بھائی نے تجھے دیا ہے اور تجھے دوست خدا و رسولؐ اوسنے سمجھا ہے پس کوئی حدیث فضائل علی بن ابیطالبؑ کی مجھسے نقل کر میں نے کہا مجھے میرے باپ نے اپنے باپ و دادا سے خبر دی کہ ایکدن رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر تھا ناگاہ جناب فاطمہؑ گریان تشریف لائیں جناب رسولخداؐ نے کہا اے فاطمہؑ کس سبب گریہ کیا ہے جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر زنان قریش مجھے طعنہ زنی کرتی اور کہتی ہیں تمھارے باپ نے تمکو ایک درویش پریشان حال کے ہمراہ تزویج کیا جو مال دار نہیں جناب رسولخداؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ گریہ نکرو میں نے تمھیں تزویج نہیں کیا بلکہ خدا نے علیؑ سے تمکو تزویج کیا ہے اور جبرئیل و میکائیل کو گواہ کیا ہے اور خدا نے جمیع خلق سے تمھارے باپ کو اختیار کیا اور اوسی پیغمبر کیا ہے اور بعد تمھارے باپ کے علی بن ابیطالبؑ کو اختیار کیا اور تمکو اوسسے تزویج کیا اور اوسکو میرا وصی کیا ہے

علیؑ شجاع ترین و بردبار ترین و سخی ترین مردم ہے اونکا اسلام سب سے قدیم اور اونکا علم سب سے زیادہ ہے اور اونکے
دو پسر بہترین جوانان اہل بہشت ہین اور اونکا نام توریت مین بوجہ کرامت و قرب حق تعالیٰ شبر و شبیر ہوا ہے
فاطمہؑ گریہ نکرو جب قیامت ہوگی تمھارے پدر کو دو حُلّے پہنائینگے اور علیؑ کو بھی دو حُلّے پہنائینگے اور علم
حمد میرے ہاتھ مین ہوگا اور مین وہ علم علیؑ کو اونکی کرامت و قرب حق تعالیٰ کیوجہ سے دونگا اے فاطمہؑ گریہ نکرو
کہ جب مجھے بروز قیامت جانب پروردگار عالمیان طلب کرینگے اوسوقت علیؑ میرے ہمراہ ہونگے اور جب
خدا مجھے شفیع امت کریگا علیؑ مجھسے اپنے دوستون کی شفاعت کرینگے اے فاطمہؑ گریہ نکرو جب روز قیامت پاو
ہول قیامت طاری ہوگا ایک منادی ندا کریگا اے محمدؐ اچھے جد تمھارے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اور نیک ابن
تمھارے علی بن ابیطالبؑ ہین اے فاطمہؑ علیؑ کلید ہاے بہشت پر میری اعانت کرینگے اور شیعیان علیؑ بروز
قیامت رستگار ہونگے جب مین نے اوس سے یہ حدیث نقل کی اوسنے کہا اے فرزند تم کہان کے رہنے والے
ہو مین نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہون اوسنے کہا عرب ہو یا عجم مین نے کہا عرب ہون یہ سنکر اوسنے مجھے تیس جامے
اور دس ہزار درہم عطا فرمائے اور کہا اے جوان تو نے مجھے شاد کیا اور میری آنکھین روشن کین مجھے تجھسے ایک
حاجت ہے مین نے کہا ارشاد کیجیے اونھون نے کہا کل فلان مسجد مین آنا اور میرے اوس بھائی کو دیکھنا جو
علی بن ابیطالبؑ کا دشمن ہے یہ سنکر مین تمام رات مشتاق صبح تھا کہ کہین صبح ہو اور وہ حالت مین دیکھون
جب صبح ہوئی مین اوس مسجد مین گیا اور صف نماز مین کھڑا ہوا ناگاہ ایک جوان آیا اور میرے پہلو مین
کھڑا ہو گیا سر پر عمامہ تھا جب رکوع مین گیا عمامہ اوسکے سر سے گر پڑا مین نے دیکھا کہ اوسکا سر و منہ سور کا
ہے جب نماز سے فراغت ہوئی مین نے کہا اے جوان یہ کیا تیرا حال ہے یہ سنکر وہ رونے لگا اور کہا آؤ اس
گھر مین چلو کہ مین اپنا حال تمسے بیان کرون جب مین گھر مین گیا اوسنے کہا مین فلان جماعت کا موذن تھا
اور ہر صبح درمیان اذان و اقامت ہزار مرتبہ (معاذ اللہ) علیؑ پر لعن کرتا تھا اور جب جمعہ آتا تھا چار ہزار
مرتبہ لعن کرتا تھا پس بروز جمعہ جب مین گھر مین آیا اس گوشہ دیوار سے جو تم دیکھتے ہو تکیہ کیے تھا ناگاہ مین نے
خواب مین قیامت برپا دیکھی اور رسولخداؐ و علی بن ابیطالبؑ کو شاد و خندان کھڑے دیکھا اور حسنؑ جانب
راست و حسینؑ جانب چپ کھڑے تھے اور ایک کاسہ بھی موجود تھا جناب رسولخداؐ نے کہا اے حسنؑ مجھے
پانی دو جب نوش کر چکے فرمایا اس جماعت کو بھی پانی دو جب سب پی چکے کہا اس شخص کو جو اس جگہ
تکیہ کیے ہے اسے بھی پانی دو امام حسنؑ نے کہا اے جد بزرگوار مجھے آپ حکم فرماتے ہین کہ اس شخص کو پانی
دون اور وہ ہر روز ہزار مرتبہ میرے پدر پر لعن کرتا ہے اور آج چار ہزار مرتبہ اوسنے ایسا کیا ہے یہ سنکر رسولخداؐ میرے
قریب آئے اور کہا تجھپر لعنت خدا ہو علی بن ابیطالبؑ پر تو کیون لعن کرتا ہے حالانکہ علیؑ مجھسے ہے اور علیؑ کو

تو نے کیون کہتا ہی علی مجھسے ہی یہ فرماکر رسولخدا نے مجھپر تھوک دیا اور مجھے ایک ٹھوکر مارکے کہا اوٹھ خدا اپنی
نعمت کو تجھسے پھیر لے جب مین خواب سے بیدار ہوا میرا سر اور منھ مثل سور کے ہو گیا تھا بعد اسکے ابوجعفر دوانقی
نے مجھسے کہا آیا یہ دو حدیثین تمھارے پاس ہین مین نے کہا نہین وسنے کہا اے سلیمان محبت علیؑ ایمان اور
دشمنی علیؑ کی نفاق ہی اور قسم بخدا علیؑ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور علیؑ کو دشمن نہین رکھتا مگر منافق مینے
کہا اے امیر مجھے امان دیجیے کہ ایک بات کہون اسنے کہا کہو مین نے کہا قاتل حسینؑ بن علیؑ کے حق مین آپ
کیا کہتے ہین اوسنے کہا اوسکی بازگشت جانب آتش ہی اور ہمیشہ آتش مین ہی مین نے کہا اور فرزندان رسولخدا
کے قاتلون کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین اوسنے کہا بازگشت اونکی بجانب آتش ہی اور ہمیشہ آتش مین
ہین لیکن ملک و بادشاہی عقیم ہی اور آدمی اپنے فرزند کو بادشاہی کے لیے مار ڈالتا ہی ایسا سر جاور جو
کچھ تیرے تئین لوگون سے نہ کہنا فصل تیسری بعض مکارم اخلاق آنحضرت کا بیان عیاشی نے بسند معتبر
روایت کی ہی کہ ایک روز امام حسینؑ کا گذر ایک گروہ مساکین کی طرف ہوا کہ وہ اپنی عبا پر نان خشک رکھے
کھاتے تھے اسیوقت امام حسینؑ قریب پہونچے اونھون نے آپکی دعوت کی امام حسینؑ گھوڑے سے نیچے تشریف لائے اور
فرمایا خدا متکبرون کو دوست نہین رکھتا یہ فرماکر بیٹھ گئے اور اونکے ہمراہ کھانا کھایا و بروایت دیگر عذر کیا
اور فرمایا کہ روٹیان تمھاری تصدق کی ہین اور تصدق مجھپر حرام ہی بعد اسکے فرمایا مینے تمھاری دعوت قبول
کی تم بھی میری دعوت قبول کرو اور انکو اپنے مکان پر لیگئے اور اپنی کنیز سے فرمایا جو کچھ مہمان عزیز کے لیے
جمع کیا ہی حاضر کر پھر اونکی ضیافت کر کے انعام و اکرام فرمایا اور رخصت کیا ابن شہر آشوب نے روایت کی
ہی کہ مرض الموت اسامہ بن زید مین امام حسینؑ اونکی عیادت کو گئے اور اسامہ کو اندوہناک پاکر فرمایا اے
برادر سبب اندوہ کیا ہی کہا مین ساٹھ ہزار درہم کا قرضدار ہون اور یہی سبب اندوہ ہی حضرت نے فرمایا
تمھارے قرض کو مین ادا کر دونگا اسامہ نے کہا مجھے خوف ہی قبل ادا ہونے قرض مر جاؤن حضرتؑ نے فرمایا
قبل مرگ تمھارا قرض ادا کر دونگا اور ایسا ہی کیا ایضاً روایت کی ہی کہ ایک روز فرزدق شاعر
خدمت امام حسینؑ مین حاضر ہوا اور مدح آنحضرت کی حضرت نے چار سو اشرفیان اوسے عطا کین بعض لوگون نے کہا
وہ شاعر ایک مرد فاسق ہی کس لیے آپ نے اسقدر روپیہ اوسے عطا کیا حضرتؑ نے فرمایا بہترین مال تمھارا وہ مال
ہی کہ اوس سے اپنی حفظ آبرو کرو ایضاً روایت کی ہی کہ ایک اعرابی مدینہ مین آیا اور پوچھا بہترین مردم مدینے
مین کون ہی لوگون نے کہا امام حسینؑ کہ بہترین مردم ہین یہ سنکر وہ اعرابی مسجد مین آیا اور دیکھا کہ امام حسینؑ نماز
پڑھ رہے ہین اوسنے چند شعر مدح آنحضرت مین پڑھے جب حضرت نماز سے فارغ ہوے فرمایا اے قنبر آیا کچھ مال
حجاز سے باقی رہا ہی قنبر نے عرض کی ہان چار ہزار دینار طلا باقی ہین حضرت نے فرمایا لے آؤ کہ یہ مجھسے

فصل تیسری بعض مکارم اخلاق امام حسینؑ

اوس مال کا زیادہ ذیحق ہے بعد اسکے خود حضرت گھر میں تشریف لیگئے اور اپنی ردائے مبارک پھاڑ کر دو حصے کیے
ہزار دینار طلا اوسمین باندھے اور دروازے کے پیچھے شرم و حیا یا اعرابی سے کھڑے ہوئے اور دست مبارک
اپنا شگاف دروازے سے باہر کرکے وہ روپیہ اعرابی کو دیدیا اور چند شعر بطور عذر خواہی اعرابی کو پڑھے اعرابی نے
جب وہ روپیہ دیکھا رونے لگا حضرت نے فرمایا اے اعرابی گویا میری عطا کو تونے کم سمجھا اعرابی نے کہا نہیں
لیکن میں روتا ہوں کہ ایسا سخی ہاتھ کیونکر درمیان خاک پنہان ہوگا اور یہ حضرت کی روایت امام حسنؑ کی
سخاوت میں بھی منقول ہے ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ صحرائے کربلا میں شہید ہوئے
پشت آنحضرت پر گٹھے دیکھے امام زین العابدینؑ سے اوسکا سبب دریافت کیا فرمایا انہوں نے گٹھریاں اپنی
پشت مبارک پر اوٹھا کر رکھا تھا اسے بیوہ زنان و یتیمان و مسکینان میں لیجاتے تھے اسوجہ سے پشت مبارک
پر نشان ہوا ایضاً روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن سلمی نے کسی فرزند آنحضرت کو سورۂ حمد تعلیم کیا جب اس
لڑکے نے سورۂ حمد امام حسینؑ کے سامنے پڑھا حضرت نے فرمایا ہزار دینار طلا اور ہزار حلہ بیاں اوس معلم
کو دیدو اور اسکا منھ موتیوں سے بھر دو لوگوں نے کہا اسکی مزدوری اسقدر نہ تھی حضرت نے فرمایا عطا اوسکے
مقابلہ میں جو میرے فرزند کو اوسنے تعلیم کیا ہے کچھ بھی نہیں ایضاً جناب صادقؑ سے روایت کی ہے
ایک روز درمیان امام حسینؑ و محمد بن حنفیہ کسی بات پر ملال ہو کر جدائی ہوئی تھی محمد بن حنفیہ نے خط
لکھا کہ اے برادر میرے اور آپکے پدر علی بن ابیطالبؑ ہیں باپ کی جانب سے مجھپر آپکو فضیلت نہیں اور
والدۂ ماجدہ آپکی فاطمہ دختر رسول خدا ہیں اور اگر میری ماں بادشاہ تمام روئے زمین کی ہوتیں تب بھی
آپکی ماں کی برابری نہیں ہو سکتی تھی جسوقت آپ میرا خط ملاحظہ فرمائیں میرے پاس تشریف لاکر مجھے
خوشنود کریں کہ آپ مجھسے زیادہ تر سزاوار فضل و احسان ہیں۔ والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ جب امام
حسینؑ نے یہ خط پڑھا اوسیوقت اونکے گھر میں تشریف لیگئے اور اونکو رضامند کیا بعد اسکے پھر کبھی ملال نہوا
ایضاً دربارۂ شجاعت آنحضرت روایت کی ہے کہ ایک روز مدینہ میں آنحضرت سے اور ولید بن عتبہ سے جو حاکم
مدینہ تھا کسی زمین پر تکرار ہوئی امام حسینؑ نے ولید کے سر سے عمامہ اوٹھا لیا اور اوسکی گردن میں لپیٹ کر
زمین پر دے مارا مروان نے کہا میں نے ہرگز کسیکو اسطرح کا نہیں دیکھا کہ حاکم پر ایسی جرات کرسکے ولید نے
کہا حق انہیں کیطرف ہے اور یہ زمین بھی انکی ہے حضرت نے فرمایا اب چونکہ تونے اقرار کیا اسلئے یہ زمین تجھکو بخشدی
شجاعت و مردانگی ہائے آنحضرت جو صحرائے کربلا میں ظاہر ہوئیں بیان نہیں ہو سکتیں مگر وہ میں آیندہ جلد میں
انشاء اللہ بعد اسکے ہوگا۔ زہد و عبادت آنحضرت میں روایت کی ہے کہ پچیس حج پیادہ پا حضرت نے ادا کیے
جب حضرت رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سے کہا آپ اپنے پروردگار سے بہت ڈرتے ہیں حضرت نے

کہ عذاب قیامت سے کوئی محفوظ نہین مگر وہ جو دنیا مین خدا سے ڈرے منقول ہی کہ امام حسین صورت و سیرت مین شبیہ ترین مردم بحضرت رسول تھے اور شبہائے تاریک مین نور جبین مبین آنحضرت کا گردن کے نیچے تک چمکتا تھا اور لوگ امام حسین کو اوس نور سے پہچانتے تھے کشف الغمہ مین روایت کی ہی کہ انس نے کہا ایک روز مین امام حسین کی خدمت مین حاضر تھا کہ کنیز آنحضرت آئی اور ایک پھول سامنے لا کر رکھا امام نے فرمایا مین نے تجھے راہ خدا مین آزاد کیا مین نے کہا یا حضرت ایک پھول لانے پر آپ نے اوسے آزاد کر دیا امام نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی جب تمھین کوئی ہدیہ دے پس تم اوس ہدیہ سے بہتر ہدیہ اوسے دو اور میرا ہدیہ بہتر یہی تھا کہ اوسے آزاد کر دون ایضاً روایت کی ہی کہ غلامان آنحضرت مین سے کسی غلام نے کچھ خیانت کی اور قابل سزا ہوا جب فرمایا اوسے سزا دین غلام نے کہا والکاظمین الغیظ امام حسین نے فرمایا اس سے دست دار ہو غلام نے کہا اے مولا والعافین عن الناس امام حسین نے فرمایا تجھے مین نے عفو کیا غلام نے کہا واللہ یحب المحسنین امام حسین نے فرمایا مین نے تجھے راہ خدا مین آزاد کیا اور جو کچھ اس سے پہلے مین تجھے دیتا تھا اوسکا دو چند مقرر کیا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہی کہ امام حسین نے فرمایا بہترین اعمال بعد فراغت نماز قلب مومن کو مسرور کرنا ہی اسطرح کہ متضمن کسی گناہ سے نہو تحقیق کہ مین نے ایک روز دیکھا ایک غلام کتے کے ساتھ کھانا کھا رہا ہی مین نے سبب دریافت کیا اوس نے کہا یا ابن رسول اللہ مین مغموم و محزون ہون چاہتا ہون اسے خوش کرون شاید اسکی خوشی باعث میری خوشی کا ہو جائے اسلئے کہ میرا مالک یہودی ہی میرا دل چاہتا ہی اوسکے ہاتھ سے نجات پاؤن جب امام حسین نے اوس غلام سے یہ کلام سنا یہودی پاس گئے اور فرمایا دو سو دینار طلا مین تجھے دیتا ہون کہ تو اوس غلام کو میرے ہاتھ فروخت کر یہودی نے کہا مین اس غلام کو آپ کے اوس ایک گام پر فدا کرتا ہون جس سے آپ میرے گھر تشریف لائے ہین اور یہ باغ بھی اوسے دیتا ہون اور آپکا مال آپکو واپس دیتا ہون حضرت نے فرمایا مال مین نے تجھے بخشدیا یہودی نے کہا مین نے قبول کیا اور غلام کو بخشدیا حضرت نے فرمایا مین نے غلام کو آزاد کیا اور باغ اوسے بخشدیا زن یہودی نے کہا مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر اپنے شوہر کو بخشا یہودی نے کہا مین بھی مسلمان ہوا اور یہ گھر اپنی زوجہ کو بخشا سید ابن طاوس نے روایت کی ہی کہ امام زین العابدین سے لوگون نے کہا آپکے پدر بزرگوار کی اولاد کسقدر کم ہی امام زین العابدین نے کہا مجھے خود تعجب ہی کہ مین کیونکر پیدا ہوا اسلئے کہ میرے پدر بزرگوار ہر روز و ہر شب ہزار رکعت نماز بجا لاتے تھے جامع الاخبار مین روایت کی ہی کہ ایک اعرابی خدمت امام حسین مین حاضر ہوا اور کہا یا ابن رسول اللہ مین نے ایک شخص کے ضمانت کی ہی اور [illegible] نے کہا کہ بہترین مردم سے سوال کرون

اور اہلبیت رسولخداؐ سے کرمیترین مردم کوئی میرے گمان مین نہین امام حسینؑ نے فرمایا اے اعرابی مین
تجھسے تین سوال کرتا ہون اگر تو ایک کا جواب دیگا تیسرا حصہ مال کا مین تجھے دونگا اور اگر دو سوال کا
جواب دیگا دو حصے دونگا اور اگر تینون مسائل کا جواب دیگا کل مال تجھے دونگا اوس اعرابی نے کہا
یا ابن رسول اللہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ آپ جیسا مجھ ایسے سے سوال کرے حالانکہ آپ اہل علم و
شرف ہین۔ امام حسینؑ نے فرمایا مین نے اپنے جد رسولخداؐ سے سنا ہی کہ نیکی بقدر معرفت طلب کرنا چاہیے
اعرابی نے کہا آپ جو چاہین پوچھین اگر جانتا ہون جواب دونگا اور اگر نجانتا ہون آپ سے پوچھ لونگا اور یاد کر لونگا
امام حسینؑ نے فرمایا۔ اعمال مین سے کون عمل زیادہ تر اچھا ہی۔ اعرابی نے کہا ایمان بخدا۔ امام حسینؑ نے فرمایا
نجات مہالک سے کیونکر حاصل ہوتی ہی اعرابی نے کہا خدا پر توکل و اعتماد سے حضرت نے فرمایا آدمی کی زینت
کس چیز سے ہی اعرابی نے کہا وہ علم جسکے ساتھ تواضع ہو حضرت نے فرمایا اگر تواضع نرکھتا ہو پھر زینت کس چیز مین
ہی اعرابی نے کہا ایسا مال جس سے مروت و جوانمردی کرسکے امام حسینؑ نے فرمایا اگر یہ بھی نہ رکھتا ہو اعرابی نے
کہا وہ فقر و پریشانی جسمین صبر کرسکے امام حسینؑ نے فرمایا اگر یہ بھی نہ رکھتا ہو اعرابی نے کہا بجلی آسمان سے گرے اور
اوسے جلادے کہ وہ بجز اسکے اور کسی چیز کے لائق نہین یہ کہکر امام حسینؑ متبسم ہوے اور کیسہ جسمین ہزار
دینار تھے اوسکے آگے رکھدیا اور اپنی انگوٹھی جسکا نگین دو سو دینار کا تھا اوسے دیدی اور فرمایا یہ طلا قرض مین دینا
اور اس انگشتری کی قیمت سے خرچ اپنے نان و نفقہ کا کرنا اعرابی نے یہ سب مال اوٹھالیا اور خدا بہتر جانتا ہی
کہ رسالت و امامت کو کس جگہ قرار دیا ہی محمد بن العباس نے اپنی تفسیر مین روایت کی ہی کہ ایک شخص نے
امام حسینؑ سے کہا آپ مین کبر ہی امام حسینؑ نے فرمایا کبریا و بزرگواری مخصوص خداوند عالمیان ہی اور
دوسرے کے لیے جائز نہین اور جو مجھے حاصل ہی وہ عزت ہی خدا فرماتا ہی فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین
یعنی خدا اور رسولؐ اور مومنون کے لیے عزت ہی کلینیؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ امام
حسینؑ اپنی ریش مبارک مین حنا و کتم کا خضاب فرماتے تھے اور بسند معتبر دیگر آنحضرت سے روایت کی ہی کہ جب
امام حسینؑ شہید ہوے ریش مبارک پر رنگ خضاب وسمہ تھا۔ کتاب احتجاج مین روایت کی ہی کہ ایک روز لوگون نے
معاویہ سے کہا چشمہا لئے مردم جانب امام حسینؑ نگران ہین اور اونکو سزاوار خلافت جانتے ہین تم اوسے کہو کہ منبر
پر جاکر کچھ بیان کرین تاکہ لوگ سمجھ جائین وہ اہلیت خلافت نہین رکھتے۔ معاویہ نے کہا جب وہ منبر پر جائینگے
اپنا علم و فضل ظاہر کرکے مجھے رسوا کرینگے جب لوگون نے اصرار کیا معاویہ نے امام حسینؑ سے کہا امام حسینؑ
منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ جو مناسب اپنے علم و فضل کے تھا ادا کیا اور آخر مین فرمایا ہم حزب اللہ
خلق پر غالب ہین اور ہم عترت رسولؐ ہین کہ سب سے باآنحضرت قریب ہین ہم اہلبیت رسالت ہین کہ

اس سے پہلے جو اوسکے عزیز اقارب تھے وہی آج بھی ہین اور بادشاہی اوسکے پدر کی بجبر و ستم اوسکی شرافت کا
باعث نہین ہوئی لیکن یہ جو تو نے کہا کہ ہمارا موجب فخر ہی اہل جہالت کے نزدیک اسیطرح ہی اور عقلاء و دانایان
زمان جانتے ہین کہ اوسکا باعث فخر ہی نہ ہمارا بعد اسکے امام حسینؑ نے فرمایا ای حاضرین گواہ رہو کہ مین نے ام کلثوم
دختر عبداللہ بن جعفر کو اوسکے چچازاد بھائی قاسم بن محمد بن جعفر سے بعوض چار سو اسی درہم تزویج کیا اور مین نے اوس
دختر کو وہ زمین مزروعہ جو مدینہ مین میرے قبضہ مین ہی بخشدی اور ہر سال آمدنی اوس زمین کی آٹھ ہزار دینار
طلا ہوتے ہین اور یہ آمدنی اوسکے اخراجات کو کافی ہی جب مروان نے یہ کلام سنا اوسکا رنگ متغیر ہو گیا
اور کہا ای بنی ہاشم تم نے مجھسے مکر کیا اور اپنی عداوت سے تم دست بردار نہین ہوتے امام حسینؑ نے فرمایا ہمنے مکر
نہین کیا یہ بات ویسی ہی کہ تو نے عائشہ دختر عثمان امام حسنؑ کو نہ دی بعد اسکے امام حسینؑ نے عائشہ دختر عثمان کی
اپنے لیے جو استگاری فرمائی شیخ کشی نے روایت کی ہی کہ مروان مدینہ مین معاویہ کیطرف سے حاکم تھا اوسنے معاویہ کو
لکھا کہ مجھسے عمر بن عثمان نے بیان کیا ہی کہ ایک گروہ عراقی و حجازی امام حسینؑ پاس آمد و رفت رکھتے ہین اور
اونکو طمع خلافت دلاتے ہین مجھے خوف ہی کہین فتنہ و فساد برپا نہو جاوے اب مجھے جو حکم ہو اوسکی تعمیل کرون
معاویہ نے مروان کو جواب لکھا کہ تمھارا خط میرے پاس آیا جو کچھ اوسمین لکھا تھا مفہوم اور معلوم ہوا تم ہرگز
معترض امام حسینؑ نہوتا اور جبتک وہ تمسے تعلق نہ کرین تم بھی اونسے علاقہ نہ رکھنا کہ جبتک وہ میری بیعت پر
وفا کرتے ہین اونکا معترض نہونگا اور ایک خط امام حسینؑ کو بھی لکھا جسکا مضمون یہ ہی کہ آپکے کئی امور مجھے
دریافت ہوے اگر وہ درحقیقت صحیح ہین لازم ہی کہ اونھین ترک کیجیے اسلیے کہ جسنے خدا سے عہد و پیمان کیا ہی
اوسے لازم ہی کہ اپنے عہد و پیمان پر وفا کرے اور جو کچھ مین نے سنا ہی باطل ہی ہرگز آپ ون امور کے پابند
نہوں آپکو لازم ہی کہ آپ اپنے امور کا خیال اور اپنے عہد و پیمان پر وفا کرتے رہو اور جب آپ عہد شکنی کرینگے مین بھی
عہد شکنی کرونگا اور اگر آپ کوئی مکر کرینگے مین بھی آپ سے مکر کرونگا آپ اس امت کے اجتماع کو برہم نہ کیجیے
اور موجب حدوث فتنہ نہو جیے کیونکہ آپ لوگون کو پہچانتے ہین اور امتحان کر چکے ہین پس اپنے اوپر رحم
اور اپنے دین پر اور اپنے جد کی امت پر رحم کیجیے بیخرد اور احمقون سے دھوکا نہ کھائیے جب یہ نامہ معاویہ
امام حسینؑ پاس پہونچا آپ نے جواب مین لکھا اے معاویہ تو نے اپنے خط مین لکھا تھا کہ چند امور میرے تجھے
معلوم ہوے ہین اور تو مجھے اونسے بری جانتا اور میری نسبت اون امور کو تو نیک بہتر نہین جانتا واضح
ہو کہ امور نیک و بد کو خدا خوب جانتا ہی اور جن لوگون نے یہ تجھے لکھا ہی وہ سخن چین و خوشامدی ہین میرا
تجھسے ارادہ جنگ نہین اور نہ مین تجھسے مقام مخالفت مین نہین مگر قسم بخدا مین ڈرتا ہون کہ شاید خدا
میری ترک مخالفت سے مستحق عقاب ہون اور مجھے گمان نہین کہ تجھسے اور تیرے اعوان و انصار سے

جنھون نے جور و ستم اپنا طریقہ و شعار کیا ہی اور دین خدا سے خارج ہو گئے ہیں خدا راضی ہو کہ میں تجھکو اور ان لوگوں باطلہ کو
چھوڑ دوں اور ایسی بدعتوں کو دیکھکر غفلت و سستی کروں آیا تو وہ نہیں جسنے حجر بن عدی کندی کو مع ایک گروہ عابد
گذار و عبادو زہاد کہ وہ ظلم و عدوان کا انکار کرتے اور بدعتوں کو عظیم جانتے تھے اور راہ خدا میں ملامت کنندوں کی ملامت
سے نہیں ڈرتے تھے تو نے بظلم و ستم انکو قتل کیا باوجودیکہ قسمہائے مغلظہ انکی امان کی دی ہیں تو نے کھائے
اور انسے پیمانہائے محکم تو نے کیے تھے اور انپر کوئی جرم تو نے ثابت نکیا اور کوئی کینہ قدیم تجھمیں اور انمیں نتھا
آیا عمرو بن الحمق خزاعی کا کہ صحابی رسول خدا و بندہ شائستہ خدا تھے اور عبادت نے بدن انکا کہنہ اور جسم انکا
لاغر اور رنگ انکا زرد کر دیا تھا تو انکا قاتل نہیں تو نے انسے چند عہد و پیمان کیے تھے کہ اگر وہ عہد و پیمان
ایک مرغ کو بالائے ہوا دیے جاتے تحقیق کہ وہ تیرے پاس آتا تو نے خدا پر جرأت کرکے اور عہد و پیمان
خدا کو سبک سمجھ کے انھیں قتل کیا آیا تو وہ نہیں ہی کہ تو نے زیاد پسر سمیہ کو اپنا بھائی بنا لیا حالانکہ
وہ بستر پر غلام ثقیف کے بزنا متولد ہوا تھا اور تو نے دعوی کیا کہ وہ تیرے باپ کا بیٹا ہی باوجودیکہ
رسول خدا نے فرمایا کہ فرزند فراش کے لیے ہی اور زنا کار کے لیے سنگسار پس عمداً تو نے سنت رسول خدا کو
ترک کیا اور اپنے خواہش نفس کی تو نے بے دلیل و برہان متابعت کی اور ایک حرامی کو عراقین پر مسلط کیا
کہ ہاتھ پاؤں مسلمانوں کے کاٹے اور انکو اندھا کیے اور انکو خرموں کے درختوں میں سولی دیکر لٹکا دیا
گویا تو اس امت سے نہیں اور وہ تجھسے ہم ملت نہیں آیا تو وہ نہیں ہی کہ تجھے فرزند سمیہ نے لکھا کہ گروہ
حضرمیین دین علی بن ابیطالب پر ہیں تو نے اسے لکھا کہ جو دین علی پر ہو اسے قتل کرو لہذا بدترین
ظلم و جور سے انکو اسنے قتل کیا اور انپر سیاستین کین و قسم بخدا دین علی ابن ابیطالب وہ دین ہی کہ علی
نے تیرے منھ پر اور تیرے باپ کے منھ پر تلوار ماری اور بزور شمشیر تمکو بظاہر دین میں لائے اور اوسی دین
کی برکت سے تخت حکومت پر بیٹھا ہی اور یہ امارت و حکومت تو نے غصب کی ہی اور اگر شمشیر علی نہوتی تو
تیرے اور تیرے باپ کا شرف وہی تھا کہ متاع قلیل مکہ سے شام میں لیجا کر بیچتے اور اوس سے منفعت قلیل پیدا
کرتے تھے تو نے مجھے لکھا ہی کہ اپنے اوپر اور اپنے دین اور اپنے جد کی امت پر رحم کرو اور اس امت میں
فتنہ برپا نکرو پس واضح ہو کہ میں کوئی فتنہ اس امت میں تیری خلافت سے عظیم نہیں جانتا اور اپنے لیے
اور اپنے دین کے لیے اور اپنے جد کی امت کے لیے میں کوئی چیز اس سے بہتر نہیں جانتا کہ تجھسے جہاد کروں
اگر میں جہاد کروں اور میں مجھے تقرب بخدا ہوگا اور اگر ترک کروں خدا سے طلب آمرزش کروں گا اور خدا سے
سوال کرونگا کہ مجھے توفیق دے کہ میں جو امر زیادہ تر اچھا ہو اوسے اختیار کروں مجھے تو نے لکھا ہی کہ اگر میں تجھسے
عہد شکنی کروں اوس وقت تو مجھسے عہد شکنی کرے اور اگر میں تجھسے کید و مکر کروں تو مجھسے کید و مکر کرے

لہذا تجھسے جو کید و مکر ہوسکے وہ تو کر کہ تیرا کوئی کید و مکر مجھے ضرر رسانی نکریگا بلکہ تیرا کید و مکر تجھی کو اور وہان کیا ذم پہونچیگا
اسلیے کہ تو ہمیشہ اپنی جہالت پر رہا ہے اور اپنے نقص پیمان پر تو حریص رہا ہے اور مین اپنی جان کی قسم کھاتا
ہون کہ ہرگز تونے کسی اپنی شرط پر وفا نہین کی اور بتحقیق کہ تونے عہد شکنی کرکے اوس جماعت کو قتل کیا
جنسے پہلے تو صلح کرچکا تھا اور اونسے تونے قسمین کھائی تھین اور عہد و پیمان کیے تھے آخر الامر تونے اونکو قتل
کیا قبل اسکے کہ وہ تجھسے قتال کرین یا عہد شکنی کرین اور اونسے تونے یہ مکر و غدر نہین کیا مگر اتنی بات پر
کہ وہ ہمارے فضائل بیان کرتے تھے اور ہمارے حق کو بزرگ جانتے تھے پس قتل کیا تونے اونھین اس
خوف سے کہ اگر تو اونکو قتل نکرتا ہر آئینہ تو اونسے پہلے مرتا قبل اسکے کہ اونسے کوئی امر ظاہر ہو یا وہ مرتے
قبل اس بات کے کہ اپنے مطلب کو پہونچین پس بشارت ہو تجھے اے معاویہ کہ وہ لوگ تجھسے قصاص خون لینگے اور یقین
جان کہ بروز قیامت بمقام محاسبہ تجھے بلائینگے اور واضح ہو خدا کی ایک کتاب ہے کہ کوئی گناہ چھوٹا اور بڑا اوس کتاب
سے باہر نہین اور خدا فراموش نہین کرتا جو کچھ تونے لوگون سے بگمان مواخذہ کیا اور دوستان خدا کو بیگناہ
قتل کیا اور نیکان خدا کو آوارہ وطن کر دیا اور لوگون پر جبر کیا کہ وہ تیرے پسر سے کمسنی مین ہی بیعت کرین
حالانکہ وہ شرابخوار ہے اور کتون سے لہو و لعب مصروف ہے بتحقیق کہ تو اپنے نفس کا زیانکار ہے اور اپنے
دین کو تونے برباد کر دیا ہے اور اپنی رعیت کے ہمراہ تونے خیانت کی ہے اور اپنی امارت تونے ضایع کر دی
ہے اور سخن سفہا و جہلا تو سنتا ہے اور صلحا و پرہیزگارون کو اونکی باتون پر ڈراتا ہے جب معاویہ نے یہ خط پڑھا
کہا اونکے دل مین کینہ ہے جو کہ مین نجانتا تھا یزید پلید نے اپنے باپ معاویہ سے کہا اونکو اس خط کا جواب
لکھیے اور سخنان ناسزا اونکو اور اونکے پدر کو اوسمین لکھ بھیجیے اوسوقت عبداللہ بن عمرو عاص معاویہ پاس
آیا معاویہ نے وہ خط اوسے دیا اور کہا پڑھ کہ حسین بن علی نے مجھے کیا لکھا ہے اوس شقی نے بھی مثل یزید
پلید معاویہ سے کہا یہ سنکر معاویہ ہنسنے لگا اور کہا یزید کی اور تیری راے ایک ہے اور تم دونون نے خطا کی
بھلا مین اونکے اور اونکے پدر کے کیا عیوب لکھون حالانکہ میرا ذہن کوئی عیب نہین پاتا اور اگر کچھ جھوٹی
باتین لکھون کہ لوگ اوسکے خلاف جانتے ہین اس سے کیا فائدہ ہوگا مین چاہتا ہون چند تہدید و تنبیہ
اونکو لکھون لیکن مین اپنی مصلحت اسمین نہین دیکھتا اور صبر کرتا ہون **فصل چوتھی** بیان نص خلافت و بعض
معجزات آنحضرت۔ واضح ہو کہ فریقین نے بطریق متواتر روایت کی ہے کہ امام حسن نے اپنے وقت
وفات امام حسین کو اپنا وصی و خلیفہ کیا اور نص امامت آنحضرت پر فرمایا اور اسرار نبوت و احکام خلافت
اونکے سپرد کیے اور اکثر نصوص امامت آنحضرت کا ذکر ہو چکا ہے کلینی و شیخ طبرسی نے بسند ہاے معتبر
امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب ہنگام وفات امام حسن کا ہوا امام حسین کو طلب کیا اور فرمایا اے برادر

مین تمکو اپنا وصی کرتا ہون اور وصیت کرتا ہون کہ جب مین دنیا سے رحلت کرون مجھکو غسل و کفن دینا اور
مجھپر نماز پڑھنا اور مجھے قبر رسول خدا پاس لیجانا تاکہ عہد اونسے تازہ کرون بعد اوسکے مجھے میری مادر جناب فاطمہ
کی قبر پاس لیجانا اور بقیع مین دفن کر دینا۔ جناب صادق سے روایت کی ہی کہ جب وقت وفات امام حسن
ہوا کہا اے قنبر جا کر میرے برادر محمد بن حنفیہ کو بلا لاؤ جب قنبر نے محمد بن حنفیہ سے یہ خبر کہی اوسوقت محمد بن حنفیہ
اوٹھ کھڑے ہوئے اور بغیر بند نعلین باندھے روانہ ہوئے اور بہت جلد آئے یہانتک کہ بخدمت آنحضرت پہونچے
جب سلام کیا امام حسن علیہ السلام نے فرمایا بیٹھو اے محمد بن حنفیہ تم ایسا شخص نہین چاہیئے کہ اوس کلام سے غائب ہو
جو زندون کو مردہ اور مردون کو زندہ کرتا ہی لازم ہے کہ تم صندوق ہاے علم رہنا اور تاریکیہائے ضلالت
مین چراغہاے راہ ہدایت رہنا اور واضح ہو کہ ایک پدر کی فرزندون مین تفاوت ہوتا جسطرح کہ سارا
روز مین سے بعض وقت دوسری وقت سے روشن تر ہوتا ہی۔ مگر تمنے نہین کیا تمہین معلوم کہ حق تعالی نے
امامت فرزندان ابراہیم مین مقرر فرمائی اور بعض کو بعض پر فضیلت دی حضرت داؤد کو زبور بخشی اور محمد
صلعم کو انمین سے اختیار کیا اور آنحضرت کو اون سب پر فضیلت دی۔ اے محمد بن حنفیہ مین تمپر حسد سے ڈرتا ہون
خدا نے کافرون کو بحسد وصف کیا اور فرمایا ہی۔ کفار اجمعین امن عند انفسہم من بعد ما تبین لہم الحق اور خدا
شیطان کو تم تک راہ نہ دے اے محمد مین تمکو وہ خبر دون جو کہ تمہارے پدر نے تمہاری شان مین کہا محمد
بن حنفیہ نے کہا ہان ارشاد کیجیے۔ امام حسن نے فرمایا مین نے پدر بزرگوار سے سنا کہ بروز جنگ بصرہ فرماتے تھے
جو چاہے کہ مجھسے دنیا و آخرت مین نیکی کرے پس لازم ہی کہ وہ میرے فرزند محمد سے نیکی کرے اے محمد اگر تم چاہو تو مین
تمہین اوسوقت کی خبر دے سکتا ہون جب تم پشت پدر مین نطفہ تھے اے محمد واضح ہو کہ حسین بعد میری
وفات کے جب میری روح میری بدن سے مفارقت کرے امام ہی اور یہ وہ میراث ہے جو اوسکو بعد جد و پدر کے
پہونچی ہی اور کتابہاے خدا مین اونکی خلافت لکھی ہی اور خدا نے تم اہلبیت کو دانستہ تمیز خلائق اختیار کیا ہی
اور محمد صلعم کو تم مین سے اختیار کیا اور اونہین پیغمبر کیا اور محمد نے علی ابن ابیطالب کو اپنی خلافت کے لیے اختیار کیا
اور جناب امیر علیہ السلام نے مجھے امامت کے لئے اختیار کیا اور مین حسین کو امامت کے لئے اختیار کرتا ہون پس محمد بن حنفیہ نے
کہا آپ میرے امام اور میری سید و بزرگ ہین اور آپ ہی میرے وسیلہ جانب رسول اپین قسم خدا کی مین چاہتا تھا
کہ قبل اس کلام سننے کی میری روح مفارقت کرتی تحقیق کہ میرے ذہن مین ایسے چند سخن آپکی صفت مین ہین
اونکو وسعت اور بیان نہین کر سکتا اور جو کہنا چاہتا ہون وہ قبل اسکے کہا گیا اور کتاب خدا مین لکھا گیا زبانہا
فصحا و دانشمندان گونگی اور قلمہاے کاتبان و نویسندگان آپکے فضائل و مناقب کے احصا مین کند ہین اور
[illegible] ... دیتا ہی اور امام حسین سب سے دانا تر ہین او[illegible] ... گران تر

اور اونکی قرابت بحضرت رسولؐ ہم سب سے زیادہ تر ہے وہ قبل مخلوق ہونیکے امام تھے اور وحی خدا اونپر
آچکے تھی قبل اسکے کہ کلام کرتے اور اگر خدا جانتا کہ محمد صلعم سے کوئی بہتر ہی تحقیق کہ اوسکو پیغمبری کیلئے اختیار
کرتا اور جبکہ رسول خدا نے جناب امیرؑ کو اور جناب امیرؑ نے آپکو اور آپ نے امام حسینؑ کو اختیار کیا مین نے
تسلیم کیا اور راضی ہوا اونکی امامت مین نے قبول کی مشکلات مین ہم اونسے پناہ لینگے اور شبہات
مین اونسے ہدایت پائینگے۔ کتاب بصائر الدرجات مین صالح بن میثم سے روایت کی ہی مین اور عبایہ بن ربعی
حبابہ والبیہ پاس گئے اونھون نے کہا تم چاہتے ہو مین تمکو خبر دون جو مین نے امام حسینؑ سے سنا ہی ہمنے
کہا ای عمہ ہان بیان کیجئے اونھون نے کہا مین زیارت امام حسینؑ کو جایا کرتی تھی اتفاقاً میری دو آنکھون
کے درمیان برص کا نشان پڑا اور اسوجہ سے مینے ترک زیارت کی جب امام حسینؑ میرے عارضہ پر مطلع ہوے
مع اصحاب میرے گھر تشریف لائے اور مین اسی جگہ مشغول نماز تھی پس امام حسینؑ نے کہا ای حبابہ کیا ہوئی
تم میرے پاس کیون نہین آئین مین نے کہا یابن رسول اللہ یہ مرض جو تم دیکھتے ہو مجھے ہوا ہی یہ سنکر امام حسینؑ نے
فرمایا مقنعہ اوٹھاؤ جب مینے مقنعہ اوٹھایا امام حسینؑ نے اپنا آب دہن مبارک اوس جگہ لگا دیا اور فرمایا
خدا کا شکر کرو کہ اوسنے تمہارا مرض دفع کیا یہ سنکر مین نے سجدہ کیا اور شکر خدا بجا لائی جب مین نے سر سجدہ سے
اوٹھایا امام حسینؑ نے فرمایا آئینہ دیکھو جب مین نے آئینہ دیکھا مطلق کچھ اثر و نشان اوس مرض کا نہ تھا قطب
راوندی نے خالد کابلی سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا ایک روز مین امام حسینؑ کی خدمت مین بیٹھا تھا ناگاہ ایک
جوان گریان آیا حضرت نے پوچھا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا ابھی میری والدہ نے انتقال کیا ہی اور مجھے وصیت
نکی اور مال ابھی مجھسے کہا کہ جبتک مین مر جاؤن تو کچھ کام نکرنا جبتک امام حسینؑ سے عرض نکر لینا امام حسینؑ
نے فرمایا اوٹھو اوس زن صالحہ پاس چلین جب اوس مکان کے دروازہ پر پہونچے جہان وہ لٹا دیا تھا
حضرت دروازہ پر کھڑے ہوے اور دعا کی کہ خداوندا اسے زندہ کر کہ یہ اپنے مال وغیرہ کی وصیت
کرے جب امام حسینؑ دعا سے فارغ ہوے وہ عورت اوٹھ بیٹھی اور کلمہ شہادت پڑھا جب اوسکی نظر امام حسینؑ
پر پڑی کہا اے میرے مولا گھر مین تشریف لائیے اور جو کچھ میرے حق مین مصلحت جانئے اوسکا مجھے حکم کیجئے
یہ سنکر امام حسینؑ گھر مین جا کر اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا خدا تجھپر رحمت نازل کرے تو وصیت کر اوس
عورت نے کہا یابن رسول اللہ میرے پاس اسقدر مال ہی اور فلان جگہ رکھا ہے اوسکا ثلث آپکو دیا کہ آپ اپنے
دوستون مین جسے چاہین تقسیم کرین اور دو ثلث اس لڑکے کا حصہ ہے بشرطیکہ آپ اسے اپنا شیعہ جانین
اور اگر آپ اوسے مخالف پائین تو وہ سب مال بھی آپکا ہی اور [illegible] اموال مومنین مین کچھ حق
نہین [illegible] امام حسینؑ سے التماس کی کہ آپ مجھپر نماز پڑھیئے گا [illegible]

اور جان بحق تسلیم کی۔ ایضاً امام زین العابدین سے روایت کی ہو کہ ایک اعرابی مدینہ میں امام حسین کا
امتحان لینے آیا اور جب داخل مدینہ ہوئی لگا اپنے ہاتھ سے استمنا کیا اور جنب داخل ہوا جسوقت خدمت
آنحضرت میں پہونچا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تجھے شرم نہیں کہ جنب ہو امام کی خدمت میں یا ہے اور جنابت
بھی اسطرح کی۔ اعرابی نے کہا مجھے میری حاجت ملی اور معجزہ آپکا میں نے جانا بعد اسکے وہان سے اوٹھکر غسل کیا اور
پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر جو مسائل دریافت کرنے تھے دریافت کیے۔ ایضاً جناب صادق سے
روایت کی ہو کہ ایک روز امام حسین نے اپنے بعض غلامون کو کسی کام پر مقرر کیا اور فرمایا فلان روز جانا
اور فلان روز جانا اور اگر میری مخالفت کروگے چور تمکو مار ڈالینگے اون غلامان بے سعادت نے مخالفت
آنحضرت کی اور جسروز آپنے جانے سے منع کیا تھا اوسی روز چلے گئے پس چورا اونکو قتل کرکے مال لوٹ لیگئے
جب یہ خبر امام حسین کو پہونچی فرمایا میں نے اونھیں منع کیا اور میرا کہنا اونھون نے نہ مانا پھر حضرت حاکم
مدینہ پاس تشریف لیگئے اوسنے کہا میں نے سنا ہو آپکے غلامون کو قتل کیا ہو خدا آپکو اونکا عوض ثواب
عطا کرے امام حسین نے فرمایا میں بتا دون کہ اونکو کسنے قتل کیا ہو لازم ہے اونکو پکڑکر قصاص کرنا عامل
مذکور نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ اونھیں پہچانتے ہین فرمایا جسطرح تجھے پہچانتا ہون اوسیطرح اونھیں پہچانتا
ہون بعد اسکے ایک شخص کی جانب جو عامل مدینہ کی سامنے کھڑا تھا امام حسین نے اشارہ کیا اور فرمایا اونمین
ایک یہ ہو اوس شخص نے کہا مجھے کہان سے آپنے جانا کہ مین اونمین سے ہون حضرت نے کہا اگر مین
سچ کہون میری تصدیق کریگا اوسنے کہا ہان قسم بخدا آپکی تصدیق کرونگا۔ امام حسین نے فرمایا جب
تو باہر گیا تیرے ہمراہ فلان فلان تھے اور اوسکے سب رفیقون کا نام لیا اور چار نفر عامل مدینہ کے اور باقی لشکر
اہل مدینہ منورہ سے تھے پس عامل نے اوس شخص سے کہا بحق قبر و منبر مین قسم کھاتا ہون کہ اگر تو سچ نکہیگا تو
تیرے تمام بدن کا گوشت تازیانہ سے گرا دونگا اوس شخص نے کہا قسم بخدا امام حسین نے جھوٹ نہیں کہا
بلکہ راست کہا گویا ہمراہ ہمارے تھے پس لشکر سب نے سبکو جمع کیا اور حاکم نے گردن زنی دی۔ ایضاً روایت
کی ہے کہ ایک شخص امام حسین کی خدمت میں آیا اور کسی زن مالدار کے ہمراہ اپنے نکاح کا مشورہ کیا
اور وہ خود بھی بڑا مالدار تھا امام حسین نے فرمایا اوسکی خواستگاری نکرنا اوس بیدولت نے مخالفت
آنحضرت کی اور اوسکو تزویج کیا تھوڑے ہی دنون میں پریشان ہوا اور اوسکا ذاتی مال بھی جاتا رہا
امام حسین نے فرمایا کیون میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ اوس سے نکاح نکرنا اب اوسے طلاق دے اور فلان عورت سے
نکاح کر جا اوسنے تعمیل ارشاد آنحضرت کی ایکسال نگذرا تھا کہ بہت مال اوسکو ملا اور اولاد بھی پیدا ہوئی اور
حال اوسکا اچھا ہوا۔ ایضاً جناب باقر سے روایت کی ہو کہ ایکبار امام حسین کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے

کہا ہاں یا ابن رسول اللہ میں یہی چاہتا ہوں امام حسینؑ نے فرمایا اوٹھو اوٹھے ہم اور امام حسینؑ کوفہ میں تھے ناگاہ پلک جھپکنے سے پہلے میں نے دیکھا کہ ہم اور امام حسینؑ مسجد قبا میں ہیں بعد اسکے امام حسینؑ میری طرف دیکھ کے متبسم ہوئے اور فرمایا اے اصبغ خدا نے ہوا سلیمان پیغمبر کے مسخر کی تھی کہ وقت چاشت ایک ماہ راہ جاتے تھے اور آخر وقت بھی ایک ماہ راہ جاتے تھے۔ اور مجھے اوس سے زیادہ عطا کیا ہے میں نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ صحیح فرماتے ہیں امام حسینؑ نے فرمایا ہم ہی وہ ہیں کہ علم کتاب ہمارے پاس ہے اور جو کتاب میں ہے اوسکا بیان ہم جانتے ہیں اور کسی پاس خلق خدا سے وہ نہیں جو ہمارے پاس ہے اسلیے کہ ہم محل رازہائے پنہان خدا ہیں ہنس کر فرمایا ہم آل اللہ و وارثان رسولخدا ہیں میں نے کہا آپکی اس نعمت پر میں حمد خدا کرتا ہوں بعد اسکے امام حسینؑ نے فرمایا مسجد میں جاؤ جب میں داخل مسجد قبا ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ رسولخدا بیٹھے ہیں اور اپنی ردائے مبارک پشت و زانو پر ڈالے ہوئے ہیں ناگاہ میں نے دیکھا کہ جناب امیرؑ گریبان ابوبکر پکڑے ہوئے ہیں اور رسولخدا انگشت بدندان ابوبکر سے فرما رہے ہیں کہ تو نے اور تیرے اصحاب نے میرے بعد میرے اہلبیتؑ سے بہت برائی کی تجھپر نفرین خدا اور میری نفرین ہو۔ **ایضاً** ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے امام حسینؑ کو قبل اسکے کہ متوجہ عراق ہوں دیکھا دروازہ کعبہ پر کھڑے تھے اور جبرئیلؑ کا ہاتھ حضرت کے ہاتھ میں تھا اور جبرئیل ندا کرتے تھے کہ جانب بیعت خدا آؤ کہ انکی بیعت خدا کی بیعت ہے۔ **ایضاً** سید ابن طاؤس نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے زمانہ رسولخداؐ میں امام حسینؑ سے جبکہ وہ کمسن تھے سنا کہ فرماتے تھے قسم بخدا میرے قتل کو طاغیان و باغیان بنی امیہ جمع ہونگے اور اونکا سردار عمر بن سعد ہوگا میں نے کہا یہ خبر آپنے رسولخداؐ سے سنی ہے کہا نہیں یہ سنکر میں رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کلام امام حسینؑ نقل کیا رسولخداؐ نے فرمایا میرا علم حسینؑ کا علم اور حسینؑ کا علم میرا علم ہے اسلیے کہ قبل وقوع واقعہ ہمکو اطلاع ہوتی ہے **ایضاً** کتاب عیون المعجزات میں جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مردمان کوفہ خدمت جناب امیرؑ میں آئے اور قلت بارش کی شکایت کرکے استدعا کی کہ آپ خدا سے طلب باران کیجیے جناب امیرؑ نے امام حسینؑ سے فرمایا اوٹھو انکے لیے دعائے باران کرو امام حسینؑ اوٹھے اور بعد حمد و ثنائے الہی و درود حضرت رسالت پناہی و آل رسول ایک دعا نہایت فصاحت و بلاغت سے انشا فرمائی اور خدا سے لوگوں کے لیے طلب باران کی ہنوز امام حسینؑ دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ بارش آسمان سے ہونے لگی اور ایک اعرابی بعض نواحی کوفہ سے آیا اور کہا کہ صحن خانہ اور ٹیلوں سے میں نے دیکھا کہ پانی جاری ہو رہا تھا اور نہریں موجزن تھیں۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ صحرائے کربلا میں ایک ملعون قبیلہ تمیم سے کہ اوسکا نام عبداللہ بن جویریہ تھا نزدیک امام حسینؑ آیا اور کہا اے حسینؑ واللہ تمہیں آتش جہنم کی بشارت ہو امام حسینؑ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ میں خداوند بخشنے والے اور پیغمبر

شفاعت کرنے والے پاس جاتا ہون اور مین حالت نیک سے بجانب حالت بہتر جاتا ہون۔ تو کون ہے اوسنے کہا مین سیر حجیہ ہون یہ سنکر امام حسینؑ نے دست مبارک اپنے بلند فرمائے تا آنکہ سفیدی زیر بغل آنحضرتؑ ظاہر ہوئی اور فرمایا خداوندا اس ملعون کو جانب آتش کھینچ لیجا۔ اوس ملعون نے غضب آلود ہو کر امام حسینؑ پر حملہ کیا ناگاہ اوسکا گھوڑا دوڑکر نہر مین جا پڑا اور وہ ملعون گھوڑے سے نیچے گرا پاؤن اوسکا رکاب مین اور سر زمین پر تھا گھوڑا دوڑتا اور بھاگتا تھا اور اوس ملعون کا سر نخس ہر ڈھیلون پتھرون پر مارتا تھا اور ایک پاؤن اور ران اسکی جدا ہو کر رکاب مین لٹکی تھی اور دوسرا پاؤن زمین پر تھا یہانتک کہ وہ ملعون واصل جہنم ہوا۔ ایضاً احادیث معتبرہ مین فریقین نے روایت کی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جناب فاطمہؑ آرام فرماتی تھین اور امام حسینؑ چھوٹے تھے روتے تھے پس جبرئیل گھوارۂ امام حسینؑ ہلا کر باتین کرتے اور دل بہلاتے تھے اور جب جناب سیدہؑ جاگتی تھین دیکھتی تھین کہ جھولا ہل رہا ہے اور کوئی حسینؑ سے باتین کر رہا ہے مگر دکھائی نہین دیتا جب اسکا ذکر رسول خداؐ سے فرماتی تھین حضرت فرماتے تھے وہ جبرئیل امین ہین۔ ایضاً روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کسی اندھیری رات مین کہین بیٹھتے تھے اوس نور سے جو جبین مبارک سے گردن تک چمکتا تھا امام حسینؑ کو لوگ پہچان جاتے تھے اسلیئے کہ جناب رسول خداؐ ہمیشہ پیشانی نورانی اور گلوئے مبارک امام حسینؑ کے اکثر بوسے لیتے تھے مولف فرماتے ہین کہ اکثر معجزات امام حسینؑ باب شہادت آنحضرت مین مذکور ہونگے

فصل پانچوین ثواب رونے کا امام حسینؑ پر اور ہمیشہ مغموم

رہنا اور مصائب آنحضرت پر اندوہناک رہنا خصوصاً بروز عاشورہ ابن قولویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر ابن خارجہ سے روایت کی ہے کہ کہا مین ایک روز خدمت بابرکت جناب صادقؑ مین حاضر تھا مین نے امام حسینؑ کا ذکر کیا حضرت بہت روئے اور مین بھی رویا پھر حضرت نے سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ امام حسینؑ فرماتے تھے مجھے رولا رولا کر قتل کیا ہے اور کوئی مومن مجھے یاد نہین کرتا مگر یہ کہ گریان ہوتا ہے بروایت دیگر جناب صادقؑ نے فرمایا کہ امام حسینؑ فرماتے تھے مین کشتۂ گریہ وزاری اور کشتۂ کرب وغم والم ہون خدا پر لازم ہے کہ ہر اندوہناک جو میری زیارت کو آئے وہ شاد وخوشحال اپنے اہل وعیال سے جا ملے۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہر جزع وفزع مکروہ ہے بغیر جزع وفزع مصیبت امام حسینؑ۔ ابن قولویہ رہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جسدن جناب صادقؑ کے سامنے ذکر امام حسینؑ ہوتا تھا اوس روز شام تک کوئی شخص آنحضرت کو ہنستا نہ دیکھتا تھا تمام دن محزون ومغموم رہتے اور فرماتے تھے کہ امام حسینؑ سبب گریہ ہر مومن ہین۔ ایضاً جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے امام حسینؑ کیطرف دیکھا اور فرمایا اے حسینؑ تم سبب گریہ ہر مومن ہو یہ سنکر امام حسینؑ نے کہا اے پدر بزرگوار درحقیقت مین ایسا ہی ہون جناب امیرؑ نے فرمایا اے فرزند گرامی ہان ایسے ہی ہو۔ ابن بابویہ و ابن قولویہ رحمہ نے بسند ہائے معتبرہ ابو عمارہ شاعر سے روایت کی ہے کہ کہا مین ایک روز جناب صادقؑ کی خدمت مین

گیا حضرت نے فرمایا چند شعر مرثیہ امام حسین میں پڑھو جب مین نے مرثیہ شروع کیا حضرت گریان ہوئے مین مرثیہ
پڑھتا اور حضرت روتے تھے تا آنکہ صداے گریۂ آنحضرت گھر سے بلند ہوئی و بروایت دیگر فرمایا کہ اوس طریقے سے
پڑھو جسطرح تم پڑھتے اور نوحہ وزاری کرتے ہو جب مین نے اوسطرح پڑھا حضرت بہت روئے اور صدائے زنان آنحضرت بھی
پس پردہ سے بلند ہوئی جب مین فارغ ہوا حضرت نے فرمایا جو ایک شعر مصیبت امام حسین مین پڑھے اور پچاس آدمیون کو
رولائے بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے۔ اور اگر تیس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر
بیس آدمیون کو رولائے جب بھی بہشت واجب ہوگا اور اگر دس آدمیون کو رولائے بہشت واجب ہوگا اور اگر پانچ آدمیونکو
بہشت اوسپر واجب ہوگا اور جو خود بھی روئے اور ایک آدمی کو رولائے بہشت اوسپر واجب ہوگا اور اگر خود ہی مرثیہ
پڑھے اور خود ہی تنہا روئے بہشت اوسپر واجب ہوگا اور جسے رونا نہ آئے اور رونے والون کی صورت بنانے
اوسپر بھی بہشت واجب ہوگا اور دوسری روایت مین فرمایا کہ جو امام حسین کو یاد کرے اور اوسکی آنکھ سے بقدر پر مگس
آنسو نکلے ثواب اوسکا خدا پر ہے اور خدا اوسکے لئے کسی ثواب پر راضی نہین بغیر بہشت عطا کرنے کے۔ شیخ کشی
نے بسند معتبر زید شحام سے روایت کی ہے کہ کہا مین با جماعت اہل کوفہ خدمت جناب صادق مین حاضر تھا کہ
جعفر بن عفان آئے اور حضرت نے اونکی تعظیم کر کے اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا اے جعفر جعفر نے کہا لبیک مین
آپ پر فدا ہون حضرت نے فرمایا مین نے سنا ہے تم مرثیۂ امام حسین مین شعر کہتے ہو اور خوب کہتے ہو جعفر نے کہا
مین آپ پر فدا ہون ہان شعر کہتا ہون حضرت نے فرمایا پڑھو جب مین نے پڑھا حضرت گریان ہوے اور قطرات اشک
ریش مبارک پر جاری ہوے اور حاضرین بھی سب گریان ہوے پس حضرت نے فرمایا قسم بخدا ملائکہ مقرب یہان
حاضر ہوے اور تمھارا مرثیہ سنا اور ہمسے زیادہ وہ روئے اور خدا نے تمھارے لیے تمام بہشت واجب کئے اور
تمھارے گناہ بخشدیئے بعد اسکے فرمایا اے جعفر تم چاہتے ہو زیادہ اس سے کہون مین نے کہا اے میرے مولا ارشاد کیجیے
حضرت نے فرمایا جو مرثیۂ امام حسین مین ایک شعر پڑھکر خود بھی روئے اور لوگون کو بھی رولائے البتہ خدا بہشت
اوسکے لیے واجب کریگا اور گناہ اوسکے بخشدیگا شیخ مفید نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ امام حسین
اپنے پروردگار پاس ہین اور اپنے لشکر کی جگہ اور اپنے محل قبر اور شہدا کی قبرون کو جو نزدیک آنحضرت دفن ہین ملاحظہ
فرماتے ہین اور اپنی زیارت کرنے والون کیطرف دیکھتے ہین اور آنحضرت اونکے نامون اور اونکے باپ کے
نامون اور اونکے درجات و منازل سے جو نزدیک پروردگار ہین زیادہ تر واقف ہین بمنزلہ اسکے کہ تم اپنی کسی
فرزند سے واقف ہو اور جو آنحضرت پر گریہ کرتا ہے اوسکی جانب دیکھتے اور اوسکے لیے طلب آمرزش فرماتے ہین
اور اپنے بزرگون سے اوسکے لیے طلب آمرزش کرنے کو کہتے ہین اور فرماتے ہین اگر میرا زیارت کرنیوالا جانے جو کچھ
خدا نے اوسکے لیے مہیا کیا ہے تحقیق کہ اوسکی خوشی رنج سے زیادہ ہوجائیگی اور جب آنحضرت کا زائر واپس جاتا ہے

کوئی گنا اوسپر باقی نہین رہتا۔ ابن بابویہ رح نے بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ
اہل جاہلیت جدال و قتال اوس مہینہ مین حرام جانتے تھے۔ مگر اس امت جفاکار نے ہمارا خون حلال جانا اور ہماری
ہتک حرمت کی اور ہمارے فرزندون کو قید کیا اور ہمارے خیمون مین آگ لگادی اور ہمارا مال لوٹ لیگئے اور حرمت
رسول کی ہمارے حق مین رعایت نہ کی مصیبت امام حسین نے ہماری آنکھون کو زخمی اور ہمارے آنسوون کو
جاری کیا اور ہمارے عزیز کو ذلیل کیا اور زمین کربلا ہمارے لیے تا روز قیامت موجب کرب و بلا ہوئی لازم ہے
کہ امام حسینؑ پر گریہ کرین کہ آنحضرت پر رونا بڑے بڑے گناہون کو زائل کردیتا ہے پھر فرمایا میرے پدر بزرگوار
کو جب ماہ محرم ہوتا تھا کوئی خندان نہ دیکھتا تھا اور اندوہ و حزن اونپر غالب رہتا تھا اور جب دسوین محرم کی
ہوتی تھی وہ دن مصیبت و اندوہ و گریۂ آنحضرت کا تھا اور فرماتے تھے کہ آج کا دن وہ دن ہے جس دن
امام حسینؑ شہید ہوے۔ ایضاً بسند موثق امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جو شخص روز عاشورا اپنے کامونکو
ترک کریگا حق تعالے اوسکے دنیا اور آخرت کے کام کا نیک انجام کریگا۔ اور جو کوئی روز عاشورا مغموم
و اندوہناک رہیگا حق تعالی روز قیامت کو اوسکی شادی و سرور کا دن مقرر کریگا۔ اور اوسکی آنکھین بہشت
مین ہمارے دیدار سے روشن ہونگی اور جو کوئی عاشورے کو روز برکت جانیگا اور روز برکت سمجھکر اوس دن اپنے گھر مین
کچھ ذخیرہ کریگا اوسکو اوس ذخیرہ مین برکت نہوگی اور خدا اوسے بروز قیامت یزید پلید و عبید اللہ بن زیاد و
عمر بن سعد علیہم اللعنہ کے ہمراہ پست ترین طبقات جہنم مین ڈالدیگا۔ بسند حسن ریان بن شبیب سے روایت کی ہے
کہ کہا مین پہلی تاریخ ماہ محرم کی جناب امام رضاؑ کی خدمت مین گیا حضرت نے فرمایا کہ ای پسر شبیب آیا تو روزہ سے ہے
مین نے کہا نہین حضرت نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ خدا نے دعاے زکریا پیغمبر مستجاب کی جبکہ اونھون نے خدا سے
فرزند طلب کیا اور فرشتون نے اونھین از جانب حق تعالی محراب مین بشارت یحیی دی پس جو کوئی اسدن روزہ
رکھیگا دعا اوسکی مثل دعاے زکریا مستجاب ہوگی۔ اے پسر شبیب محرم وہ مہینہ تھا کہ اہل جاہلیت زمانہ گذشتہ
مین جدال و قتال اوس مہینہ مین بوجہ حرمت حرام جانتے تھے اور اس امت نے اوس مہینہ کی حرمت نہ پہچانی
اور اپنے پیغمبر کی حرمت نہ جانی اس مہینہ مین اپنے پیغمبر کی ذریت سے اونھون نے جدال و قتال کیا اور اہلبیت
رسول خدا کو اسیر کرکے اونکا مال لوٹ لیا خدا ہرگز اون ظالمونکو نہ بخشے۔ اے پسر شبیب اگر تو کسی چیز پر گریہ کرتا ہے
پس امام حسینؑ پر گریہ کر کہ اونکا مثل گوسفند سر مبارک جدا کیا اور اونکے اٹھارہ عزیزون کو اہل بیت سے اونکے ہمراہ شہید
کیا کہ جو اونکے زمین پر اپنا مثل و مانند نہ رکھتے تھے اور تحقیق کہ شہادت امام حسین پر آسمانہاے ہفتگانہ اور زمین
نے گریہ کیا اور چار ہزار فرشتے آسمان سے نصرت امام حسینؑ کے لئے زمین آئے اور جب زمین پر پہونچے
حضرت شہید ہوچکے تھے اب وہ فرشتے ہمیشہ سر برہنہ گرد آلود قبر امام حسینؑ پاس حاضر ہین تا وقتیکہ

حضرت قائمؑ ظاہر ہوں پس وہ فرشتے یاوران امام حسینؑ سے ہونگے اور وقت جنگ شعار اونکا یہ ہوگا کہ یالثارات
الحسین یعنے اے طلب کنندگانِ خون حسینؑ۔ اے پسر شبیب مجھے میرے پدر نے اپنے پدر و جد علیہم السلام سے
خبر دی کہ جب جدم امام حسینؑ شہید ہوئے آسمان نے خون و خاکستر سرخ برسایا۔ اے پسر شبیب اگر تو امام حسینؑ پر گریہ
کرے یہانتک کہ آنسو تیرے منھ پر جاری ہوں حق تعالی تیرے جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ بخشدیگا خواہ وہ گناہ کم ہوں
یا زیادہ۔ اے پسر شبیب اگر تو خدا سے ملاقات چاہے اور منظور ہو کہ تجھپر کوئی گناہ نہو پس امام حسین کی زیارت
کر۔ اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ غرفہاے عالیہ بہشت میں ہمراہ رسولخداؐ و ائمہ ہدی علیہم السلام ساکن ہو پس
لازم ہے کہ امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعن کر۔ اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ مثل ثواب شہدای کربلا تجھے ثواب ملے پس
جسوقت کہ مصیبت امام حسینؑ یاد کر اوسوقت کہہ۔ یالیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیما یعنی میں آرزو
کرتا ہوں کہ اونکے ہمراہ ہوتا اور رستگاری عظیم پاتا۔ اے پسر شبیب اگر تو چاہے کہ درجات عالیہ بہشت میں ہماری ہمراہ
ہو پس ہمارے اندوہ پر اندوہناک اور ہماری خوشی پر خوش رہا کر اور تجھے ہماری ولایت نصیب ہو اسلیے کہ اگر
کوئی پتھر کو دوست رکھے گا خدا اوسکو قیامت میں اوس پتھر کے ساتھ محشور کریگا۔ کتاب کامل الزیارۃ میں بسند معتبر
عبداللہ بن بکر سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز جناب صادقؑ سے میں نے پوچھا یابن رسول اللہؐ اگر
قبر امام حسینؑ کھودیں آیا قبر آنحضرتؑ میں کچھ پائینگے جناب صادقؑ نے فرمایا اے پسر بکر کسقدر تیرا سوال
عظیم ہے تحقیق کہ حسینؑ بن علیؑ ہمراہ اپنے پدر و مادر و برادر کے منزل رسولخداؐ میں ہیں اور ہمراہ آنحضرتؐ کے
رزق پاتے اور فرحناک ہیں اور کبھی جانب راست عرش آتے اور کہتے ہیں پروردگارا جو مجھسے تو نے وعدہ کیا تھا
اوسے وفا کر اور اپنے زائروں کی طرف نظر کرکے اونکے اور اونکے باپ کے ناموں کو اور اونکے مساکن کو اور جو کچھ
اونکے گھروں میں ہے اوس سے زیادہ جانتے اور پہچانتے ہیں جسطرح اپنے فرزندونکو پہچانتے ہو۔ اور جو اونپر روتے ہیں
اونکی طرف نظر کرتے اور اونکے لیے طلب آمرزش کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں سے فرماتے ہیں کہ اونکے لیے استغفار
کریں اور کہتے ہیں اے مجھپر رونے والے اگر تو وہ جانے جو خدا نے تیرے لیئے ثواب مہیا کیا ہے بتحقیق کہ خوشی
تیری رنج سے زیادہ ہوگی۔ اور خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ہر گناہ و خطا اون پر رونے والے کی بخشدے
بسند معتبر مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ نے فرمایا اے مسمع تم عراقی ہو آیا قبر
امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہو میں نے کہا یا حضرت نہیں۔ میں مشہور اہل بصرہ ہوں اور میرا رفیق ایک
گروہ ہے جو کہ تابع خلیفہ ہے اور ناصبیوں وغیرہ سے ہمارے دشمن بہت ہیں اور ہم اس سبب سے مطمئن
نہیں کہ حاکم سے کوئی ہمارا حال کہدے اور ہمکو اون سے ضرر پہونچیں۔ حضرت نے فرمایا اے مسمع تمکو
کبھی امام حسینؑ یاد آتے ہیں اور جو ظلم و ستم امام حسینؑ پر گذرے ہیں انکی کہانیاں یا حضرت میں یاد کرتا ہوں۔ فرمایا اون مصائب پر

روایت پسر شبیب

روایت مسمع بن عبدالملک

تم روتے ہو۔ مین نے کہا ہان یا حضرت قسم بخدا مین روتا ہون اور یہانتک روتا ہون کہ میرے اہل و عیال مجھ مین اثر اندوہ پاتے ہین اور مین کھانا کھانے سے انکار کرتا ہون تا آنکہ مجھ مین آثار مصیبت ظاہر ہوتے ہین۔ حضرت نے فرمایا خدا تیرے رونے پر رحم کرے تحقیق کہ تم اون رونے والون مین شمار کیے جاتے ہو جو لوگ ہمارے رنج سے رنج کرتے اور ہماری خوشی سے خوش رہتے اور ہمارے اندوہ سے اندوہناک ہوتے۔ اور ہمارے خوف سے خائف اور ہمارے اطمینان سے مطمئن ہوتے ہین اور جلد تم دیکھوگے کہ مرتے وقت تمھارے پاس ہمارے پدران بزرگوار تشریف لائین اور ملک الموت سے تمھاری شفارش کرین اور بشارتین تمکو دین کہ تمھاری آنکھین روشن ہوجائین اور تم خوش ہوجاؤ اور ملک موت تمپر اوس مان سے جو اپنے فرزند پر مہربان ہو زیادہ تر مہربان ہو یہ فرما کر حضرت رونے لگے اور مین بھی رونے لگا حضرت نے فرمایا مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے خلق پر ہمکو اپنی رحمت سے فضیلت دی اور ہم اہلبیت کو اپنی رحمت سے مخصوص کیا اے مسمع تحقیق کہ زمین اور آسمان اوسوقت سے کہ امیر المومنین شہید ہوئے ہین ہمپر رحم کھا کر گریہ کرتے ہین جس روز سے کہ جناب امیر شہید ہوئے ہین اور گریہ ملائکہ ہمپر اون سے زیادہ ہے جسروز سے کہ ہمارے پدران بزرگوار شہید ہوئے ہین گریہ ملائکہ نہین تھما اور ہرگز کوئی ترحم ہمپر گریہ کرے قبل اسکے کہ اوسکی آنکھ سے آنسو نکلے حق تعالے اپنی رحمت اوسکے شامل حال فرماتا ہے اور جب آنسو اوسکے چہرہ پر جاری ہوتا ہے اگر ایک قطرہ اوس آنسو کا جہنم مین ڈالدین حرارت آتش جہنم کو دھیما کردے اور جسکا دل ہمارے لئے دردمند ہو وقت مرگ جب وہ ہمکو دیکھے گا شاد ہو جائیگا اور وہ شادی و فرحت اوسکے دل سے زائل نہوگی جبتک حوض کوثر پر ہمارے پاس نہ آئیگا اور جب ہمارے دوست حوض پر آتے ہین سب تر شاد ہوجاتا ہے اور لذت تمامی الوان طعام سے بقدریکہ اونہین ذائقہ پہونچتا ہے کہ وہان سے جانے کو دل اونکا نہین چاہتا۔ اے مسمع جو کوئی اوسمین سے تھوڑا سا پانی پیتا ہے ہرگز پیاسا نہین ہوتا اور تعب و مشقت نہین دیکھتا اور وہ پانی مانند کافور سرد ہے اور خوشبو مشک کی اوس سے آتی ہے اور مزا زنجبیل کا ہے شہد سے زیادہ شیرین اور مسکہ سے زیادہ نرم اور دیدہ سے زیادہ صاف اور عنبر سے زیادہ خوشبو ہے چشمۂ تسنیم سے نکل کر نہرہاے بہشت مین جاری ہوتا ہے اوسمین مروارید و یاقوت بہتے ہین اور اوس حوض کے کنارہ پر پیالے ستارگان آسمان سے زیادہ ہین اور اونکی خوشبو ہزار سالہ راہ سے دماغ مردم مین پہونچتی ہے اور وہ پیالے طلا و نقرہ اور رنگارنگ جواہر کے ہین اور جب کوئی ارادہ کرتا ہے کہ اوس پیالہ پانی پئے وہ پیالہ تمام خوشبو اوس شخص کے دماغ مین پہونچاتا ہے اوسوقت پانی پینے والا کہتا ہے مین راضی ہون کہ مجھے یہین رہنے دین اور کوئی نعمت مجھے مطلوب نہین اور اس جگہ سے جانا مجھے منظور نہین اے مسمع تم اونمین سے ہو جو لوگ اوس حوض سے سیراب ہونگے جو آنکھ ہماری مصیبت پر گریان ہوگی البتہ وہ آنکھ حوض کوثر کو دیکھکر خوش ہوگی اور سب ہمارے دوست اوسکا پانی پئینگے اور ہر شخص جسکو ہم سے جسقدر محبت ہو اوسیقدر اوس حوض پر وہ لذت

پائیگا بتحقیق کہ جناب امیرؑ اوس حوض کے کنارے کھڑے ہین اور عصائے چوب عوسج اونکے ہاتھ مین ہے اور ہمارے دشمنون کو اوس پانی سے ہنکاتے ہین پس انہین سے ایک کہیگا کہ مینے دنیا مین شہادت بوحدانیت خدا اور رسالت محمد صلعم دی تھی آپ مجھے کیون پانی نہین دیتے جناب امیرؑ اوسے جواب دینگے کہ اپنے امام ابوبکر پاس جا اور اوس سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہیگا آج میرا امام مجھسے بیزار ہے حضرت فرمائینگے اوسکے پاس جا جسکی ولایت و محبت تونے اختیار کی تھی اور اوس سے سوال کر وہ تیری شفاعت کرے اسلیئے کہ بہترین خلق کو سزاوار ہے کہ اوسکی شفاعت رد نہو وہ کہیگا مین تشنگی سے ہلاک ہوا جناب امیرؑ فرمائینگے خدا تیری تشنگی زیادہ کرے۔ راوی نے کہا مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ ایسا شخص حوض کوثر پاس کیونکر آنے پائیگا حضرت نے فرمایا اسلیئے آنے پائیگا کہ اوسنے پرہیزگاری گناہون سے کی تھی اور جب ہمارا اوسکے سامنے ذکر ہوا ہمکو اوسنے ناسزا نہین کہا اور جسقدر لوگون نے جرأتین ہمارے حق مین کین اوسنے نہین کین اور یہ سب اسوجہ سے نہ تھا کہ وہ ہمکو دوست رکھتا تھا یا اعتقاد ہماری امامت پر رکھتا تھا ولیکن از بسکہ اپنی عبادت باطل مین مشغول تھا نہ چاہتا تھا کہ مشغول دوسرے ذکرون مین ہو ولیکن اوسکا دل منافق اور اوسکے دلمین ہماری عداوت تھی اور متابعت غاصبون کی کرتا تھا اور ولایت ابوبکر و عمر کی رکھتا تھا اور انکو سب پر مقدم جانتا تھا بعض ثقات نے سید علی حسینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین مجاور مشہد آقا و مولا امام رضاؑ کا تھا جب روز عاشورا ہوا ایک شخص نے ہمارے ہمراہیون مین سے مصائب امام حسینؑ پڑھے جب اس روایت پر پہونچا کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جسکی آنکھ سے مصیبت امام حسینؑ مین بقدر پر پشہ آنسو نکلے خدا اوسکے گناہ بخشدیگا اگرچہ گناہ اوسکے مانند کف دریا ہون اوس مجلس مین ایک مرد جاہل مدعی علم موجود تھا اور اپنی علمیت پر اپنی عقل ناقص مین اعتماد تمام رکھتا تھا اوسنے کہا یہ حدیث صحیح نہین کیونکہ امام حسینؑ کے مصائب پر اسقدر ثواب کیونکر ہو سکتا ہے یہ سنکر مینے اوس سے بہت مباحثہ کیا لیکن وہ اپنی ضلالت سے باز نہ آیا اور اوٹھ گیا دوسرے دن میرے پاس آیا اور عذر کرکے اظہار ندامت اپنے کلام سے کرنے لگا اور کہا جب مین رات کو تمھارے پاس سے گیا اور اپنی خوابگاہ مین سو رہا مینے خواب مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی اور لوگون کو ایک صحرا مین جمع کیا ہے ترازوہائے اعمال ویران ہین اور پل جہنم پر کھینچا ہے نامہائے عمل کھولے گئے ہین آتش جہنم کو بھڑکا دیا ہے قصرہائے بہشت کو آراستہ کیا ہے اوسوقت مجھپر پیاس کا غلبہ ہوا جب مین نے نظر کی داہنی جانب حوض کوثر دیکھا اور اوس حوض کے کنارہ دو مرد ایک عورت کو دیکھا کہ انکے نور جمال نے محشر کو روشن کر دیا ہے اور جامہ ہائے سیاہ پہنے گریہ کر رہے ہین مینے ایک شخص سے پوچھا یہ کون ہین جو حوض کوثر کے کنارہ کھڑے ہین اوسنے کہا ایک محمد مصطفیٰ دوسرے علی مرتضیٰ اور وہ عورت فاطمہ زہرا ہین مینے کہا یہ سیاہ پوش کیون ہین اور کیسلیئے روتے ہین اوسنے کہا کیا تو نہین جانتا

کہ آج روز عاشورا ہے اسدن امام حسینؑ شہید ہوئے ہین یہ سنکر مین جناب فاطمہؑ پاس گیا اور کہا اے دختر رسول خدا
مین پیاسا ہون جناب فاطمہؑ نے غضبناک ہو کر میری جانب نظر کی اور فرمایا تو وہ نہین ہے کہ فضیلت گریہ و بکا مصائب
شہید کربلا کا منکر ہے یہ خواب دیکھکر ترسان و خائف بیدار ہوا اور اپنے کلام سے نادم و پشیمان ہو کر آپ سے
عذر خواہ ہون کہ میری تقصیر عفو کیجیے۔ ابن قولویہ رحمہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ نے
فرمایا اے زرارہ تحقیق کہ آسمان چالیس صبح خون کے آنسون سے امام حسینؑ پر رویا اور زمین بسیاہی چالیس صبح
روئی اور آفتاب چالیس صبح بسرخی و کسوف رویا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ گئے دریاؤن مین جوش و خروش
ہوا اور ملائکہ چالیس روز امام حسینؑ پر روئے اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نکیا اور تیل نلگایا
سرمہ نلگایا بالون مین کنگھی نہ کی تا آنکہ عبیداللہ بن زیاد شقی کا سر نجس ہمارے پاس لائے اور ہم ہمیشہ مصیبت
امام حسینؑ پر گریان ہین اور ہمارے جد امام زین العابدینؑ جب اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ کو یاد کرتے تھے اسقدر
روتے تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھی اور جو کوئی اونکو اوسوقت دیکھتا تھا اونکے رونے پر وہ بھی
رونے لگتا تھا اور ملائکہ جو قبر امام حسینؑ پر روتے ہین اونکے رونے سے مرغان ہوا اور جو کچھ ہوا اور آسمانون مین ہے
مثل ملائکہ وغیرہ سب گریان ہوتے ہین اور جب شمر ملعون نے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا جہنم نے
ایک ایسا نعرہ مارا کہ قریب تھا کہ زمین کو شگافتہ کردے اور جب ارواح پلید عبیداللہ بن زیاد و یزید بن معاویہ
و عمر بن سعد و شمر اونکے بدنہائے نجس سے نکل گئین جہنم جوش و خروش مین آیا اور اگر خدا خزینہ داران جہنم کو حکم نکرتا کہ
اوسے خوب اچھی طرح سے بند کئے رہین جو کوئی زمین پر تھا اوسکے جوش و خروش سے جل جاتا اور اگر اوسے اجازت دیتے
جو کوئی زمین پر تھا اوسے وہ نگل جاتا ولیکن اپنے خدا کے حکم پر مامور ہے اور خزینہ داران جہنم زنجیرون مین جہنم کو جکڑے
رکھتے ہین اور جب ہر مرتبہ جہنم نے خزینہ دارون پر زیادتی کی اور وہ اوسکی تاب مقاومت نلا سکے تا آنکہ جبرئیل آئے
اور اپنے بازو سے اوسکے شعلے کو دھیما کرکے اوسے ساکن کر دیا جہنم گریہ و نوحہ مصائب امام حسینؑ کرتا ہے اور اونکے
قاتلون پر جوش و خروش کرتا ہے اور اگر حجتہاے خدا زمین پر نہوتے زمین کو سرنگون کر دیتا اور کوئی آنکھ
خدا کے نزدیک محبوب زیادہ اور کوئی گریہ پسندیدہ زیادہ نہین اوس آنکھ سے جو مصیبت امام حسینؑ پر روئے
اور ان آنسوؤن سے جو مصیبت امام حسینؑ پر نکلین اور جو کوئی امام حسینؑ پر روتا ہو وہ جناب فاطمہؑ سے نیکی کرتا ہے
اور ناصر و یاور اونکا ہے اور اوسنے رسول خدا سے بھلائی کی اور ہم اہلبیت کا حق اوسنے ادا کیا اور بروز قیامت
کوئی شخص محشور نہوگا جسکی آنکھ گریان نہو مگر وہ شخص جو امام حسینؑ کے مصائب پر رویا ہو وہ با دیدہ خندان
محشور ہوگا اور اوسے خدا کی جانب سے بشارت پہونچیگی اور آثار سرور و خوشی اوسکے چہرہ سے ظاہر ہونگے اور تمام خلائق ترسان
و خائف ہوگی مگر امام حسینؑ کے رونے والے بےخوف ہونگے سب خلق کو بمقام حساب بجا ئینگے اور شیعہ زیر عرش

خداوند جہان امام حسینؑ کی خدمت مین ہونگے اور حساب ہونے دینگے ملائکہ انکے پاس آئینگے اور انھین بہشت
مین جانے کو کہینگے یہ انکار کرینگے اور کہینگے ہم مصاحبت امام حسینؑ کو بہشت سے نہین بدلتے اور لقائے
آنحضرت ہمکو خوشتر بہشت سے ہے پھر حوران و غلمان بہشتی انکے پاس پیام بھیجین گے کہ ہمکو تمھاری
ملاقات کا نہایت درجہ شوق ہے اور یہ مومنین بسبب سرور و شادی صحبت آنحضرت سے سر نہ اوٹھائینگے اور انکا پیام
نسنین اور دشمنان اہلبیت کو دیکھین گے کہ اونھین منہ کے بل جانب آتش دوزخ کھینچے لیے جاتے ہین
وہ اشقیا منازل مومنین دیکھکر کہینگے ہمارا شفاعت کرنیوالا اس روز کوئی نہین اور نہ کوئی ہمارا دوست
ہے کہ ہمکو شدت و مصیبت سے نجات دے پھر ملائکہ شیعون پاس اونکی عورتون اور خزینہ داران بہشت کیطرف
سے پیغام لائینگے اور اون سے اون نعمتہائے حق تعالے کو بیان کرینگے جو انکے لیے مہیا کی ہین شیعہ جواب مین کہینگے
کہ ہم انشاء اللہ تمھارے پاس آئینگے اور جب یہ جواب حوران و غلمان و خازنان بہشت کو پہونچیگا وہ سنینگے کہ وہ حضرت
امام حسینؑ مین تیر عرش بیٹھے ہین اونکا شوق ملاقات انسے زیادہ ہوگا ہمنشینان امام حسینؑ کہینگے کہ حمد
وسپاس اوس خدا کو جسنے ہمکو فزع اکبر و ہول قیامت سے محفوظ رکھا اور ہمکو اوس چیز سے جس سے ہم ترسان
و خائف تھے نجات دی بعد اسکے اسپان و شتران بہشتی مع مخلوق کے شیعون کے لیے لائینگے یہ اونپر سوار ہونگے اور
حمد و ثنا خدا بجا لائینگے اور درود و صلوات رسول خدا و آل اطہار پر بھیجتے داخل منازل بہشت ہونگے۔ ایضاً بسند
معتبر ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ مین ایک روز جناب صادقؑ کی خدمت مین حاضر تھا اور حضرت سے باتین کر رہا تھا کہ
کوئی فرزندان آنحضرتؑ سے آیا جب حضرت کی نظر پڑی مرحبا فرماکر آغوش مبارک مین لیلیا اور فرمایا
خدا اونھین حقیر کرے جنھون نے تمھین حقیر کیا اور خدا اونسے انتقام لے جنھون نے تمھارے پدران بزرگوار
کو شہید کیا خدا اونسے دست بردار ہو جو تمسے دست بردار ہوئے۔ خدا اونپر لعنت کرے جنھون نے
تمکو شہید کیا۔ خدا حافظ و ناصر تمھارا ہو کسقدر مردود تون نے تمپر گریہ کیا اور کسقدر پیغمبران و صدیقان
و شہیدان و ملائکہ آسمان کا گریہ طویل ہوا یہ فرماکر حضرت رونے لگے اور فرمایا اے ابو بصیر جب مین فرزندان
امام حسینؑ کو دیکھتا ہون اور جو انپر اور انکے پدر بزرگوار پر ظلم و ستم ہوئے اونکو یاد کرتا ہون اوس وقت مجھپر ایسی
حالت طاری ہوتی ہے کہ ضبط نہین کرسکتا اے ابو بصیر جناب فاطمہؑ اپنے فرزند شہید امام حسینؑ پر روتی ہین
کبھی نعرہ زن ہوتی ہین کہ جہنم جوش و خروش مین آتا جاتا ہے اور جب خازنان جہنم صدائے جناب سیدہ سنتے ہین
جہنم کی حفاظت کرتے ہین کہ مبادا اشتعلہ کھینچ کر تمام اہل زمین کو جلا دے اور جب تک جناب فاطمہؑ روتی ہین
ملائکہ دریائے جہنم کی حفاظت کرتے ہین اور اونکے شعلون کو حفاظت اہل زمین کے لیے دیکھا کرتے ہین جہنم کو سکون
نہین ہوتا جبتک جناب سیدہ فاطمہؑ کا گریہ ساکن نہین ہوتا اور نزدیک ہوتا ہے کہ صدائے گریہ جناب سیدہ دریا

عطاء ثواب بشیعیان روز قیامت

روایت ابو بصیر از جناب صادقؑ

جوش زن ہو کر ایک دوسرے میں ملجائیں اسوجہ سے ہر قطرہ پر ایک فرشتہ موکل ہے کہ جب صدای جناب فاطمہ
آتی ہے دریاؤں کی حفاظت کرتے ہیں کہ اہل زمین کو غرق نکر دیں اور ملائکہ ہمیشہ خائف و ترسان ہیں اونکی گریہ
جناب سیدہ کیوجہ سے گریان ہیں اور تضرع و استغاثہ درگاہ خدا میں کرتی ہیں اور اہل عرش وغیرہ جو عرش کے گرد ہیں
مع تمام ملائکہ تضرع و زاری کرتے اور صدا تسبیح و تقدیس خدا بسبب ترس عذاب اہل زمین بلند کرتی ہیں اور اگر انمیں سے
ایک کی بھی آواز اہل زمین تک پہونچے اہل زمین بیہوش ہو جائیں پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائیں زمین کانپنے لگے
میں نے کہا اے حضرت میں آپ پر فدا ہوں یہ بہت امر عظیم ہے جسے آپ یاد فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا جو کچھ میں نے بیان
نہیں کیا زیادہ اس سے ہے جو میں نے بیان کیا پھر فرمایا اے ابو بصیر آیا تم نہیں چاہتے کہ ان میں سے ہو جو نصرت
و اعانت جناب فاطمہ کی اونکے رونے میں کرتی ہیں یہ سنکر میں رونے لگا اور شدت گریہ و زاری سے بات نکر سکتا تھا
حضرت جانماز پر جاکر مشغول دعا ہوئے اور میں اوسی حالت میں خدمت حضرت سے باہر آیا اور کھانا نکھا سکتا تھا
اور رات کو مجھے نیند نہ آئی جب صبح ہوئی ترسان و خائف خدمت آنحضرت میں گیا میں نے دیکھا کہ حضرت کو
سکون حاصل ہوا ہے یہ دیکھکر مجھے بھی سکون ہوا خدا کی میں نے حمد کی کہ مجھپر کوئی عذاب نازل نہوا بعض کتب معتبرہ
میں دعبل خزاعی سے روایت کی ہے کہ کہا میں بروز عاشورا خدمت جناب امام رضا میں حاضر ہوا حضرت مغموم
و اندوہ ناک بیٹھے تھے اور ایک جماعت شیعیان آنحضرت کی خدمت میں حاضر تھی جب حضرت نے مجھے دیکھا فرمایا اے دعبل
مرحبا تم ہماری ہاتھ اور زبان سے ناصر ہو یہ فرماکر مجھے بلایا اور اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا اے دعبل چونکہ یہ دن
ہم اہلبیت کے لئے حزن و اندوہ کا اور ایام شادی و سرور ہماری دشمنوں کے ہیں چند شعر مرثیہ امام حسین کے پڑھو
دعبل واضح ہو کہ جو شخص ہماری مصیبت پر روئے اور ایک آدمی کو رلائے اوسکا اجر خدا پر ہے اے دعبل ہماری مصیبت جو
ہمکو دشمنوں سے پہونچی اگر کسیکی آنکھ سے آنسو جاری ہو خدا اوسے ہمارے زمرہ میں محشور کریگا اے دعبل جو کوئی
ہمارے جد امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر روئیگا خدا اوسکے گناہ بخشدیگا پس بحکم آنحضرت پردہ ڈالا گیا اور پردگیان حرم
عصمت و طہارت عقب پردہ مرثیہ سننے اور مصائب امام حسین ع پر رونے کو بیٹھیں حضرت نے فرمایا اے دعبل مرثیہ امام حسین
پڑھو میں نے چند شعر مرثیہ کے پڑھے آنحضرت یا مردان و زنان جو حاضر دولت تھے وہ اشعار سنکر بہت روئے اور صدای گریہ
و زاری خانۂ آنحضرت سے بلند ہوئی **فصل چھٹی** - حق تعالی کا جزای شہادت جناب امام حسین علیہ السلام میں جو دنیا اور عقبی میں
بعوض شہادت آنحضرت کو عطا کریگا شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ
حق تعالی نے بعوض شہادت امام حسین کو یہ کرامت عطا کی کہ امامت کو اونکی ذریت میں قرار دیا اور اونکی تربت
میں شفا عطا فرمائی اور دعا کو نزدیک قبر آنحضرت مستجاب کیا اور ایام زیارت اور جو ایام آمد و رفت زیارت میں صرف ہوں
اونکی عمر میں محسوب نکریگا - راوی نے کہا جبکہ لوگ برکت زیارت آنحضرت سے اسقدر ثواب پاتے ہیں آیا خود آنحضرت کے

اپنی شہادت سے کیسا درجہ پایا ہوگا فرمایا خدا نے اونکو اپنے پیغمبر سے ملحق کیا کہ ہمراہ آنحضرتؐ اونکی درجہ اور
منزل میں ہیں ابن بابویہ وغیرہ نے بسندہائے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہو کہ جب امام حسینؑ متولد ہوئی
جناب سبحانہ نے جناب فاطمہؑ کو خبر دی کہ میری امت اس فرزند کو شہید کریگی جناب فاطمہؑ نے کہا مجھے ایسا فرزند
مطلوب نہیں ہیں جناب سبحانہ نے فرمایا بعد اس فرزند کے خدا نے امامت اسی کی فرزندوں میں تا روز قیامت قرار دی ہے
یہ سنکر جناب سیدہؑ نے کہا اب میں راضی ہوئی شیخ طبرسی وغیرہ نے سعد بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ کہا میں
امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور آنحضرت سے چند مسائل میں نے دریافت کیے حضرت امام حسنؑ
عسکریؑ نے فرمایا اپنے مولا صاحب العصرؑ سے دریافت کرو اور اوسوقت حضرت صاحب الامرؑ خورد سال تھے
اور امام حسن عسکریؑ کے سامنے کھیل رہے تھے حضرت صاحب العصرؑ سے کھیعص کی تفسیر پوچھی حضرتؑ نے فرمایا یہ
حروف اخبار غیب سے ہیں کہ خدا نے حضرت زکریاؑ کو خبر دی اور بعد ازان جناب سبحانہ نے اونکو وحی فرمائی اور
اوسکا سبب یہ تھا کہ حضرت زکریاؑ نے خدا سے طلب کیا تھا کہ اسماء مقدس آل عبا اونکو تعلیم کرے کہ شدائد و مصائب
میں اونکی برکت سے پناہ چاہیں جبرئیلؑ آئے اور اسماء آل عبا اونکو تعلیم کیے جب حضرت زکریا علیہ السلام نام محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و علی و فاطمہ و حسن علیہم السلام یاد کرتے تھے غم و الم اونسے برطرف ہو جاتا تھا اور خوشحال ہو جاتے
تھے اور جب نام مبارک امام حسینؑ یاد کرتے تھے اونھیں شدت گریہ ہوتی تھی اور ضبط نکر سکتے تھے۔ ایک روز مناجات
کی کہ خداوندا جب میں اون چار بزرگوار کا نام لیتا ہوں کسلیے میرا غم و الم برطرف ہو جاتا ہی اور مجھے سرور
حاصل ہوتا ہی اور جب نام بزرگوار امام حسینؑ یاد کرتا ہوں مجھپر غم و الم طاری ہوتا ہی اور گریہ مجھے بیحال
کر دیتا ہے خداوند عالم نے قصہ شہادت و مظلومیت امام حسینؑ زکریاؑ کو وحی فرمائی اور کہا کہ کھیعص
کاف اشارہ کربلا سے ہی اور ہا ہلاک عترت طاہرہ ہے اور یا یزید پلید ہے کہ اونکا قاتل تھا اور عین عطش
و تشنگی امام حسینؑ اور اونکی عترت و اصحاب سے مراد ہے جو اوس صحرا میں گذرے اور صاد صبر
آنحضرتؐ سے مطلب ہی کہ مصائب پر صبر کیا جب حضرت زکریاؑ نے یہ قصہ دردناک سنا تین روز تک مسجد سے
نہ نکلے اور کسیکو اپنے پاس آنے نہ دیا اور مشغول گریہ و زاری و نالہ و بیقراری رہے اور مرثیہ مصیبت امام حسینؑ
پڑھتے اور کہتے تھے الٰہی آیا دل بہترین خلق کو اونکی مصیبت فرزند میں دردناک کریگا آیا ایسی بلا اونکی
راہ پائیگی آیا علی و فاطمہؑ کو اس مصیبت کا جامہ پہنائیگا آیا ایسے درد و الم کو اونکی منزل رفیعہ جلال عصمت
داخل کریگا اور بعد اس کلام کے فرماتے تھے الٰہی مجھے ایسا فرزند عنایت فرما کہ پیری میں اوس سے میری آنکھیں روشن
ہوں اور جب ایسا فرزند مجھے کرامت فرمانا مجھے اوسکی محبت میں فریفتہ کرنا اور ایسا ہو کہ میرا دل اوسکی مصیبت میں
اوسی طرح دردمند ہو جسطرح دل حبیب مجتبیٰ مصطفےٰ کا اونکے فرزند کی مصیبت میں دردمند ہوگا پس خدا نے حضرت یحییٰ کو عطا

تفسیر کھیعص از حضرت صاحب العصر

اور حضرت یحییٰ مثل امام حسینؑ بشہادت فائز ہوئے اور حضرت یحییٰ چھ مہینہ شکم مادر میں رہے اور مدت حمل
امام حسینؑ بھی چھ ماہ تھے ابن بابویہ نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ کہا ہمنے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ
ایک شخص فرزندان محمد صلعم سے قتل ہوگا اور اوسکے اصحاب کے گھوڑوں کا پسینہ خشک ہونے نہ پائیگا کہ داخل بہشت
ہوکر حور العین سے معانقہ کرینگے پس امام حسنؑ کا گذر ادسطرف ہوا۔ لوگوں نے کہا یہ وہ شہید ہیں کہا نہیں
اور جب امام حسینؑ کا اودھر سے گذر ہوا لوگوں نے پوچھا یہ ہیں کہا ہاں یہی ہیں۔ ایضاً روایت کی ہے کہ گروہ
مسلمین قتل مشرکین کو گئے اور بلاد اونکا شہر فتح کیا اونکی معبد اور گرجاؤں میں سے کسی معبد میں ایک شعر لکھا دیکھا
کہ اوس شعر کا مضمون یہ تھا آیا وہ گروہ جو امام حسینؑ کو شہید کریگا اونکے جد محمد مصطفےٰ صلعم کی شفاعت کا
بروز قیامت امیدوار ہے مسلمانوں نے کافروں سے پوچھا کتنے سال سے یہ شعر تمہاری گرجا میں لکھا ہوا ہے اونہوں نے
کہا تین سو سال قبل بعثت تمہارے پیغمبر سے یہ شعر لکھا ہے۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب
رسولخدا ایک روز خانہ اُم سلمہؓ میں تھے ناگاہ فرمایا میرے پاس کوئی نہ آئے ام سلمہؓ نے کہا کہ امام حسینؑ آئے
اور کمسن تھے میں منع نکر سکی تا آنکہ امام حسینؑ رسولخدا پاس گئے اور میں عقب آنحضرت گئی میں نے دیکھا کہ جناب
رسولخدا امام حسینؑ کو اپنے سینہ مبارک پر بٹھائے رو رہے ہیں اور کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے پھراتے ہیں پھر
فرمایا اے ام سلمہ جبرئیل خبر لائے ہیں کہ یہ فرزند شہید ہوگا اور یہ وہاں کی مٹی ہے جہاں یہ شہید ہوگا اسکو
اپنے پاس رکھو جب یہ مٹی خون ہو جائے اوسوقت جاننا کہ میرا فرزند شہید ہوا ہے ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ
خدا سے سوال کیجئے کہ اس شہادت کو اونسے برطرف کردے رسولخدا نے فرمایا میں نے اپنے خدا سے سوال کیا
حق تعالےٰ نے فرمایا میں اسے بسبب شہادت کے ایسا درجہ عطا کرونگا کہ کوئی میری مخلوق میں سے اوس درجہ تک نہیں پہونچ
سکتا اور تحقیق کہ امام حسینؑ کے کچھ دوستدار ہونگے کہ وہ شفاعت کرینگے اور اونکی شفاعت رد نہوگی اور
مہدی آل محمدؐ امام حسینؑ کے فرزندوں میں ہوگا خوشا حال اوسکا جو شخص محبان حسینؑ سے ہوا اور شفیعان حسینؑ
بروز قیامت رستگار ہیں۔ ایضاً بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جب خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم
کیا کہ اپنے فرزند اسمعیل کی قربانی کریں اور اونکے لیے فدیہ بھیجا اور حکم کیا کہ گوسفند کی بعوض اسمعیل قربانی
کریں ابراہیمؑ نے آرزو کی کہ کاش میں گوسفند کے ذبح کرنے پر مامور ہوتا اور اپنے فرزند کی اپنے ہاتھ سے راہ
خدا میں قربانی کرتا کہ دل میرا بقتل عزیز ترین فرزندان دردمند ہوتا اور میں بسبب اوسکے مستحق رفیع ترین درجہ اہل مصائب
ہوتا خدا نے اونھیں وحی کی کہ اے ابراہیم میرا محبوب ترین خلق تمہارے نزدیک کون ہے ابراہیمؑ نے کہا خداوندا تو نے
ایک خلق نہیں پیدا کی کہ وہ خلق مجھے زیادہ تر محبوب ہو تیرے حبیب محمد مصطفےٰ اور اونکی اولاد سے خدا نے ابراہیم کو
وحی کی کہ آیا وہ تمکو زیادہ محبوب ہیں یا اپنی جان تمہیں پیاری ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا بلکہ میں اونکو اپنی جان سے

روایت حضرت ابراہیمؑ

زیادہ تر دوست رکھتا ہون خدا نے فرمایا اونکے فرزند محبوب تمکو زیادہ ہین یا تمھارے فرزند تمکو پیارے ہین ابراہیمؑ نے کہا بلکہ اونکے فرزندون کو اپنے فرزندون سے مین زیادہ تر دوست رکھتا ہون خدا نے وحی کی کہ اے ابراہیمؑ آیا اونکے فرزندون کا دشمنون کے ہاتھ سے مارا جانا زیادہ تر تمکو دردمند کرتا ہی یا تمھین اپنے فرزند کا اپنے ہاتھ سے میری اطاعت مین ذبح کرنا۔ ابراہیم نے کہا بلکہ اونکا دشمنون کے ہاتھ سے قتل ہونا زیادہ تر مجھے دردمند کرتا ہے پس خدا نے وحی کی کہ اے ابراہیم ایک گروہ دعوی کرینگے کہ ہم امت محمدؐ سے ہین اونکے فرزند حسینؑ کو اسطرح بظلم و عدوان قتل کرینگے جسطرح گوسفند کو ذبح کرتے ہین اور اسوجہ سے میرے غضب کے وہ بقیامت مستوجب ہونگے یہ سنکر حضرت ابراہیم رونے لگے پھر خدا نے وحی کی کہ تمھارا گریہ مصائب امام حسینؑ پر تمھارے فرزند اسمعیل کے لیئے مین نے فدا کیا اگر تم اوسکی قربانی کرتے تو وہ قربانی اس سبب سے جو تمنے فرزند پیغمبر آخر الزمان حسینؑ پر گریہ کیا مین نے بہ فدیہ مبدل کی۔ اور اس وجہ سے مین نے تمپر رفیع ترین درجات اہل مصائب کو واجب کیا اور یہی معنی قول خدا کے ہین وفدیناہ بذبح عظیم یعنی ہمنے فدا کیا اسمعیل کو بذبح عظیم۔

روایت خبر شہادت از جبرئیلؑ

طوسیؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب رسولخداؐ بیٹھے تھے کہ امام حسینؑ آئے ناگاہ جبرئیل بھی نازل ہوے اور کہا اے محمد صلعم آیا اس اپنے فرزند کو آپ دوست رکھتے ہین رسولخدا نے فرمایا ہان۔ جبرئیلؑ نے کہا آپکی امت اسے قتل کریگی رسولخدا اس خبر کے سننے سے بہت اندوہگین ہوئے جبرئیلؑ نے کہا آپکو مین وہ زمین دکھاؤن جس پر امام حسین شہید ہونگے رسولخدا نے کہا ہان دکھاؤ پس جبرئیل نے جو کچھ درمیان آنحضرتؐ و کربلا تھا زمین کے اندر کر دیا اور کربلا کو بقدر پلک جھپکنے کے قریب لائے اور اپنے پر سے تھوڑی مٹی اوٹھائی اور پھر زمین کو واپس کر دیا کہ کربلا اپنی جگہ پہونچ گئی پھر جناب رسولخداؐ کو وہ مٹی دی آنحضرتؐ نے فرمایا اے مٹی تیرا خوشا حال اور خوشا حال اوسکا جو تجھپر شہید ہوگا۔

خبر شہادت از فرشتہ بنام میکائیل

بسند معتبر بطریق مخالفین انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک روز ایک ملک عظیم القدر نے خدا سے اجازت چاہی کہ زیارت جناب رسولخداؐ کو جاے جب اجازت ملی زمین پر آیا اور خدمت جناب رسولخدا مین بیٹھا تھا کہ امام حسین آئے جناب رسولخدا نے پیار کرکے اپنی آغوش مبارک مین بٹھالیا اوس فرشتہ نے حضرتؐ سے پوچھا آیا آپ اس فرزند کو دوست رکھتے ہین حضرت نے فرمایا مین اسے بہت دوست رکھتا ہون یہ میرا فرزند گرامی ہے اوس فرشتہ نے کہا کہ آپکی امت اسے قتل کریگی حضرت نے فرمایا میری امت اور میرے ہی فرزند کو قتل کریگی فرشتہ نے کہا ہان اور اگر آپکو منظور ہو تو مین وہ زمین دکھاؤن جسپر امام حسین شہید ہونگے حضرت نے فرمایا دکھاؤ پس اوس فرشتہ نے ایک خاک سرخ خوشبو جناب رسولخداؐ کو دکھائی اور کہا جب یہ خاک خون تازہ ہو جائے علامت اسکی ہے کہ فرزند آپکا شہید ہوا ہے راوی کہتا ہے مین نے سنا ہے کہ وہ فرشتہ میکائیل تھا۔ ایضاً بسند معتبر زینبؑ زوجہ جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز رسولخدا میرے گھر مین آرام فرما رہے تھے کہ امام حسینؑ آئے

مین نے اس خیال سے کہ امام حسینؑ رسولخدا کو جگا دین سہلا لیا او بچھوڑ دیا کہ امام کو ... حتی جبرئیل کی
دیکھا کہ امام حسینؑ شکم رسولخدا پر نیچے ناف مبارک آنحضرتؐ پر پیشاب ... اٹھاؤن
حضرتؐ نے فرمایا میرے فرزند کا پیشاب قطع نکرو اور رہنے دو کہ فارغ ہو جاے امام ... حضرتؐ نے شکم و ناف
کو دھو ڈالا اور وضو کر کے مشغول نماز ہوا اور جب سجدہ مین گئے امام حسینؑ پشت مبارک ... پر سوار ہو گئے
جناب رسولخداؐ نے تھوڑا تامل کیا یہانتک کہ امام حسینؑ اوتر آئے اور حضرتؐ نے سر سجدہ سے اوٹھایا اور امام حسینؑ کو
گود مین لیکر نماز ادا کی اور جب نماز سے فارغ ہوے مین نے دیکھا کہ دست مبارک آنحضرتؐ بلند فرمائے اور کہا اے
جبرئیلؑ مجھے دکھاؤ مین نے کہا یا حضرت آج آپسے ایک ایسا امر دیکھا کہ اسکے قبل نہ دیکھا تھا سبب اسکا کیا ہے جناب
رسولخدا نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آگئے اور مجھے حسینؑ کے بارہ مین تعزیت دیکر خبر دی کہ میری امت حسینؑ کو شہید
کریگی اور ایک خاک سرخ میرے لیے لائے اور کہا یہ وہان کی مٹی ہے اور بسند دیگر مثل اسی کے عایشہ سے بھی
روایت کی ہے ایضاً بطریق مخالفین انس ابن مالک سے روایت کی ہے کہ جو فرشتہ موکل باران ہے اوسنے
ایک مرتبہ خدا سے اجازت طلب کی کہ جناب رسولخداؐ کی زیارت کو جاے جب وہ فرشتہ حاضر ہوا حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا
دروازہ پر جاؤ اور کسیکو نہ آنے دو ناگاہ اوسوقت امام حسینؑ آئے ام سلمہؓ نے چاہا منع کرین کہ امام حسینؑ دوڑ کر
گھر مین چلے گئے اور دوش مبارک جناب رسولخداؐ پر سوار ہو اوس فرشتے نے کہا آیا آپ اس اپنے فرزند کو دوست رکھتے ہین
حضرتؐ نے فرمایا ہان۔ اوس فرشتے نے کہا آپکی امت اس فرزند کو شہید کریگی اور اگر آپ چاہین تو مین اوس جگہ کی
خاک آپکو دکھا دون جہان حسینؑ شہید ہونگے وہ فرشتہ ہاتھ بڑھا کر ایک خاک سرخ حضرت کیلیے لایا اور ام
سلمہؓ نے وہ خاک لیکر گوشہ چادر مین باندھلی۔ ابن قولویہ نے بسند ہاے معتبرہ جناب صادقؑ سے روایت
کی ہے کہ جب جبرئیل خبر شہادت امام حسینؑ جناب رسولخدا پاس لائے آنحضرتؐ دست جناب امیرؑ دست مبارک
مین پکڑ کے خلوت مین گئے اور ایک ساعت طویل تک آپس مین مشورہ کیا اور دونون صاحبون پر رقت و گریہ
غالب ہوا اور بہت روئے پھر قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے رخصت ہوں جبرئیل نازل ہوے اور کہا آپکا پروردگار
آپکو بعد سلام فرماتا ہے مین تمکو قسم دیتا ہون کہ اس مصیبت پر صبر کرو یہ سنکر جناب رسولخداؐ و جناب امیرؑ نے بحکم خدا صبر کیا
ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ جبرئیل جناب رسولخداؐ پاس آئے اور کہا السلام
علیک ... آیا منظور ہے میرا اوس فرزند کی آپکو بشارت دون جسے آپکی امت آپکے بعد قتل کریگی جناب
رسولخداؐ نے فرمایا مجھے ایسے فرزند کی حاجت نہین یہ سنکر جبرئیل آسمان پر گئے اور پھر وہی بشارت لائے حضرتؐ نے پھر بھی
جواب سابق دیا پھر جبرئیل آسمان پر گئے اور مرتبہ سوم بشارت مذکورہ لائے اور جب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے
اوس فرزند کی حاجت نہین ... نے کہا آپکا پروردگار فرماتا ہے کہ ... اوسکی ...

اخبار شہادت امام حسینؑ

و امامت قرار دی ہے جب یہ جناب رسولخدا نے سنا فرمایا میں راضی ہوا بعد اسکے جناب فاطمہ کے گھر میں آئے
اور فرمایا جبرئیل یہ بشارت خدا کی طرف سے لائے ہیں جناب فاطمہ نے کہا میں ایسا فرزند نہیں چاہتی جناب
رسولخدا نے فرمایا میرے پروردگار نے وصایت و امامت اوسی کی فرزندوں میں قرار دی ہے پھر حق تعالیٰ نے
یہ آیہ نازل فرمایا ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا پس جناب صادق نے فرمایا کبھی
تمنے دیکھا ہے کہ کوئی عورت حاملہ بہ پسر بہ کراہت ہوا ور وضع حمل بکراہت کرے ولیکن جناب فاطمہ نے ایسا کیا کہ
جب خبر شہادت اپنے فرزند کی سنی بہ کراہت حاملہ ہوئیں اور وضع حمل بھی بہ کراہت ہوا ایضاً بسند موثق
جناب صادق سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب فاطمہ خانہ جناب رسولخدا میں آئیں اور دیکھا آنسو چشم مبارک
آنحضرت سے جاری ہیں جناب فاطمہ نے سبب گریہ پوچھا جناب رسولخدا نے فرمایا جبرئیل خبر لائے کہ میری امت حسین کو
شہید کریگی جب جناب فاطمہ نے یہ خبر سنی بیقرار ہوئیں اپنا گریبان چاک کیا جناب رسولخدا نے فرمایا اے فاطمہ جزع و فزع
نکرو کہ امامت تا قیامت حسین کے فرزندوں میں رہیگی یہ سنکر جناب فاطمہ کا رونا تھما ایضاً بسند ہائے معتبر امام محمد
باقر و امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ جناب امیر نے فرمایا ایک روز جناب رسولخدا میرے دیکھنے کو تشریف
لائے پس وہ کھانا میں نے آنحضرت کے سامنے حاضر کیا جو ام ایمن میرے لیئے بطور ہدیہ لائی تھیں اور وہ خرما
و شیر و مسکہ تھا آنحضرت نے تھوڑا او میں سے تناول کیا اور جب فارغ ہوئے میں نے پانی حضرت کے دست مبارک پر ڈالا
جب آنحضرت نے اپنا ہاتھ دھویا اور بعد دھونے کے دست مبارک اپنی روی منور و ریش مطہر پر پھیرا گوشہ خانہ
میں جاکر چند رکعت نماز ادا کی اور سجدہ آخر نماز میں بہت روئے جب سر سجدہ سے اوٹھایا اور نماز سے فارغ
ہوئے ہم میں سے کسیکی جرأت بوجہ جلالت و تعظیم نہ پڑی کہ سبب گریہ آنحضرت دریافت کرتے اوس وقت امام حسین
بہت گھبرائے اور کئی دن ہوئے کہ پاؤں چلنے لگے تھے پس نزدیک آنحضرت آئے اور زانوئے مبارک پر زور دیکر
بیٹھ گئے اور اپنا سر حضرت کی بغل میں لیا اور کہا اے پدر بزرگوار آپ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آپکے
آنے سے ہم بہت شاد و مسرور ہوئے بعد اسکے آپ کیوں رونے لگے اور ہمکو اپنے رونے سے آپنے مغموم کیا اے
پدر بزرگوار آپ کیوں روئے ہیں جناب رسولخدا نے فرمایا اے فرزند گرامی جس وقت میں نے تم سب پر نظر کی اور تمھارے پاس بیٹھکر
دیکھا بہت خوش ہوا اور ہرگز اسقدر کبھی مجھکو خوشی نہوئی تھی لیکن چونکہ دوستان خدا کی خوشی رنج و غم سے
ملی ہوتی ہے اوس وقت جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ تم سب شہید ہوگے اور تمھاری قبریں شہر ہائے مختلف
میں ہونگی اس خبر کے سننے سے میں رونے لگا اور خدا کا شکر کرکے اوس سے تمھارے لیئے طالب خیر و برکت ہوا
یہ سنکر امام حسین نے کہا اے جد بزرگوار اس پراگندگی کی وجہ سے ہماری زیارت کون کریگا جناب رسولخدا نے
فرمایا ایک گروہ ہماری امت میں سے تمھاری زیارت کو برکت و نیکی جان کر آئینگے اور مجھپر احسان اوٹھاوینگے

اخبار نبی در شہادت جناب امام حسین ع

اور میں قیامت میں اونکی جستجو کرونگا اور اونکا ہاتھ پکڑ کے شدائد و ہول قیامت سے نجات دونگا ابن بابویہ
و ابن قولویہ نے بسندہاے معتبرہ جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ برید عجلی نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ اسمٰعیل جنکو
خدا نے قرآن مجید میں بہ صادق الوعد وصف کیا ہے آیا اسمٰعیل پسر ابراہیم ہیں حضرت نے فرمایا نہیں اسمٰعیل
فرزند حزقیل ہیں کہ خدا نے اونکو ایک گروہ پر مبعوث کیا اوس قوم نے اونکی تکذیب کی اور کھال اونکے
منھ اور سر کی کھینچ ڈالی اوسوقت خدا نے اوس قوم پر غضب کیا اور سطاطائیل فرشتہ عذاب نے بھیجا کہ اسمٰعیل
پاس آیا اور کہا خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر منظور ہو تو تمھاری قوم کو با نواع عذاب معذب کروں اسمٰعیل نے
کہا مجھے اونپر عذاب نازل کرانے کی حاجت نہیں پھر خدا نے وحی کی کہ جو حاجت تمھاری ہو اوس سے عرض کرو اسمٰعیل نے
کہا پروردگارا تو نے عہد و پیمان ہم پیغمبروں سے اپنی پروردگاری اور محمد صلعم کی پیغمبری اور اونکے اوصیا کی
ولایت پر لیا اور خلایق کو خبر دی جو کچھ ستمگاران امت محمدی اونکے جگر گوشہ و فرزند حسینؑ بن علی سے بعد
پیغمبر کے سلوک کرینگے اور پروردگارا تو نے حسینؑ بن علی سے وعدہ کیا ہے کہ اونھیں دنیا میں پھر لائیگا کہ وہ خود
اپنے قاتلوں سے اور جنھوں نے اونپر ستم کیا اور اونھیں شہید کیا ہے انتقام لیں۔ خداوندا میری حاجت تیری درگاہ
میں یہ ہے کہ مجھے دنیا میں پھر لا تاکہ میں خود اپنی قوم سے انتقام لوں لہذا خدا نے حاجت و دعاے اسمٰعیل
قبول کی اور رجعت میں اسمٰعیلؑ ہمراہ امام حسینؑ دنیا میں پھر آئینگے و بروایت دیگر اسمٰعیلؑ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ
صبر کروں اور صبر و شکیبائی میں حسنؑ بن علی کی پیروی کروں۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ
سلیمان نے کہا کوئی فرشتہ آسمانوں میں باقی نہ رہا جو خدمت جناب سولخدا میں نہ آیا ہو اور تعزیت آنحضرت کو
اونکے فرزند امام حسینؑ کی مصیبت میں نہ دی ہو اور اون سے فرشتوں نے جناب سولخدا کو اوس ثواب کی جو حق
تعالیٰ نے بعوض شہادت امام حسینؑ کو عطا کیا ہے خبر دی ہو اور ہر ایک فرشتہ جناب رسولخدا کے لئے وہ خاک لایا جسپر
امام مظلوم بجور و ستم شہید ہونگے اور جو فرشتہ آتا تھا اوس سے جناب سولخدا فرماتے تھے کہ خداوندا اوسکو خذول کر
جو حسینؑ کی نصرت نکرے اور اوسے قتل کر جو حسینؑ کو قتل کرے اور اوسے ذبح کر جو حسینؑ کو ذبح کرے اور اوس ظالم ملعون
کو اوسکے مطلب سے بہرہ یاب نکر۔ راوی کہتا ہے کہ دعاے آنحضرتؐ اون ظالموں کے حق میں مستجاب ہوئی اور یزید کو بعد قتل
امام حسینؑ کچھ دنیا کا نفع نصیب نہ ہوا اور خدا نے ایسا کیا کہ رات کو مست سو گیا اور صبح کو اوسے مردہ پایا
اور شکل روسیاہ قیر سیاہ ہو گیا تھا اور کوئی ظالم اون میں سے جو قتل امام حسینؑ پر اوس شقی کی بیعت کی
تھی یا اوسکے لشکر میں تھے باقی نہ رہا مگر یہ کہ دیوانہ ہو گیا یا کوڑھی ہو گیا یا مبروص ہو گئے اور یہ امراض
اونکی اولاد میں میراث باقی رہے ایضاً ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرشتہ جو خبر شہادت امام حسینؑ لایا
جبرئیل تھے کہ اپنے پر کھولے ہوئے جنھیں بلند کئے تھے اور خاک وہاں کی اپنے ہمراہ لائے تھے اور روتے چلے آتے

اوس خاک سے آئی تھی جناب رسولخدا نے فرمایا وہ امت جو میرے فرزند دلبند اور نور چشم فاطمہ کو شہید کریگی
[illegible] ہوگی جبرئیل نے کہا نہیں بلکہ خدا اونمین اختلاف ڈالیگا کہ اونکے دل باہمدیگر موافق نہونگے ایضاً بسند معتبر جناب
صادق سے روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسولخدا جناب فاطمہ کے گھر مین تھے اور امام حسین کو اپنی آغوش مبارک مین
لئے ہوئے تھے ناگاہ [illegible] رونے لگے اور سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اوٹھایا کہا اے فاطمہ اے دختر محمد تحقیق کہ خدا نے اسوقت
مجھے وحی کی اور الطاف و نوازش بے پایان مجھے سرفراز کیا اور فرمایا اے محمد آیا آپ حسین کو دوست رکھتے ہین مین نے
کہا ہان حسین میرا نور دیدہ اور میوۂ دل ہے پھر مجھسے کہا یا محمد کیا مبارک ہو او حسین ہر کہ مین اوسپر اپنی رحمت
و برکات و صلوات بھیجتا ہون اور اپنی خوشنودی اوسکے شامل حال کرتا ہون اور لعنت و غضب و عذاب و نکال میرا
اوسکے قاتل پر ہے یا جو اوس سے نزاع و دشمنی کرے اور حسین بہترین شہداے گذشتگان و آیندگان دنیا و آخرت
مین ہی اور وہ سید جوانان بہشت و تمام خلق خدا سے ہی اور اوسکا پدر اوس سے افضل و نیکوتر ہے پس میرا سلام
اوسے پہونچاؤ اور اوسے بشارت دو کہ وہ علامت راہ ہدایت و ہادی و شاہد ہمارے دوستون کا خلق پر وہ
خازن علم و حجت ہمارے ساکنان تمام آسمان اور زمین و جن و انس پر ہے شیخ مفید رح نے روایت کی ہے کہ
ام الفضل دختر حارث خدمت جناب رسولخدا مین آئین اور کہا یا رسول اللہ صلعم کل رات کو مین نے ایک خواب ہولناک
دیکھا ہے جناب رسولخدا نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے کہا مین نے یہ خواب مین دیکھا ہی کہ ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک سے جدا
ہوکے میرے دامن مین گرا جناب رسولخدا نے فرمایا اچھا خواب تمنے دیکھا ہی واضح ہو کہ ایک پسر فاطمہ سے متولد ہوگا اور تم اوسکو
پرورش کروگی بعد اسکے امام حسین متولد ہوئے اور جناب رسولخدا نے اونھین ام الفضل کو دیا کہ اوسکی پرورش کرین
ام الفضل نے کہا کہ ایک روز مین امام حسین کو جناب رسولخدا کی خدمت مین لیگئی حضرت نے اونکو مجھسے لیکر اپنی آغوش
مبارک مین بٹھایا ناگاہ مین نے دیکھا کہ چشمہاے مبارک آنحضرت سے آنسو جاری ہوئے مین نے کہا میرے پدر و مادر
آپ پر سے فدا ہون یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہی جو مین آپکی دیکھتی ہون حضرت صلعم نے فرمایا ابھی جبرئیل میرے
پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ میری امت اس میرے فرزند کو شہید کریگی اور ایک خاک سرخ رنگ اوسکی تربت
سے میرے لیے لائے شیخ جعفر بن نما رح نے کتاب مثیر الاحزان مین اور دیگر علما نے بھی روایت کی ہے کہ ایک
فرشتہ ملائکہ سموات سے [illegible] جناب رسولخدا کی خدمت مین نہ آیا تھا خدا سے خواستگار ہوا کہ زیارت کو آنحضرت کی
جاے جب روانہ ہوا خدا نے اوسکو وحی کی کہ محمد صلعم کو خبر دینا کہ تمھاری امت مین سے ایک شقی کہ یزید نام ہے وہ
فرزند طاہر مبارک فاطمہ بتول عذرا کو شہید کریگا اوس فرشتہ نے کہا اے میرے خدا مین شاد و خوش تھا کہ زیارت
حضرت کو جاتا ہون اب اس خبر سے [illegible] کسطرح مغموم و محزون کرون حکم خدا ہوا جو کچھ ہمنے تجھسے کہا اوسکی تعمیل کر
پس وہ فرشتہ جناب رسولخدا کی خدمت مین آیا اور [illegible] کہا السلام علیک یا حبیب اللہ مین نے اپنے پروردگار سے

اخبار شہادت بخواب ام الفضل

اجازت مانگی کہ آپکی زیارت کو آؤن جب مجھے اجازت حق تعالے نے عطا کی ایک خبر دی جسکے سننے سے
مجھے آرزو ہوئی کہ کاش میری پر چھپ جاتے اور وہ خبر آپکے لیئے نہ لاتا ولیکن مین اپنے پروردگار کے حکم کی مخالفت
نہین کر سکتا اے پیغمبر خدا واضح ہو کہ ایک شقی آپکی امت مین سے جسے یزید کہتے ہین (خدا اوسکا عذاب
زیادہ کرے) وہ آپکے فرزند طاہر مبارک کو کہ تمہاری دختر طاہرہ مبارکہ بتول عذرا سے پیدا ہوگا قتل
کریگا اور آپکی فرزند کو قتل کرنے کی بعد اوسے دنیا مین کچھ نصیب نہوگا اور خدا اوسے یکایک جہنم مین اپنے
عذاب سے معذب کریگا جب امام حسین ع دو سال کے ہوے جناب رسولخدا کسی سفر کو گئے ایک روز اثنائے
راہ مین کھڑے ہوگئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگے اور فرمایا اسوقت جبرئیل آئے اور مجھے خبر دی کہ
فرات کے کنارہ ایک زمین ہے کہ اوسے کربلا کہتے ہین اوس زمین پر آپکے فرزند حسین ع کو اشقیائے امت شہید
کرینگے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ کون امام حسین ع کو شہید کریگا حضرت نے فرمایا یزید پلید کہ میرے فرزند
حسین ع کو شہید کریگا خدا اوسے برکت نہ دے گویا مین جگہ اوسکے قتل ہونے کی اور محل دفن دیکھ رہا ہون
اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اوسکا سر مبارک یزید کو ہدیہ دیتے جاتے ہین جو شخص میرے فرزند کے سر کیجانب
نظر کرے اور خوش ہو خدا اوسکے دل و زبان مین مخالفت ڈالے اور اوسے کفر و نفاق پر موت دے بعد اسکے
آنحضرت نے اوس سفر سے محزون و غمگین مراجعت فرمائی اور بالائے منبر جاکر ایک خطبہ پڑھا اور حسنین
کو بھی منبر پر لیگئے اپنا دہنا ہاتھ امام حسن ع کے سر پر اور بایان ہاتھ امام حسین ع کے سر پر رکھکر اپنا سر مبارک
جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا خداوندا مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور یہ دو فرزند میری عترت
مین سے پاکیزہ اور میری ذریت مین سے نیک ہین اور یہ وہ ہین جنکو مین اپنے بعد اپنی امت مین چھوڑ کے جاتا
ہون اور مجھے جبرئیل ع نے خبر دی کہ اس میرے فرزند حسین ع کو بجور و ستم قتل کرینگے اور میری امت اوسکی نصرت
ویاری نکریگی خداوندا قاتلان حسین ع کو برکت ندینا اور حسین ع کو بہترین شہدا کرنا تحقیق کہ تو سب چیز پر
قادر ہے خداوندا اوسکے قاتل کو برکت ندے اور اوسے بھی برکت ندے جو اسکی نصرت ویاری نکرے یہ سنکر
جمیع اہل مسجد نے صدا بگریہ بلند کی حضرت نے فرمایا آج تم حسین ع پر روتے ہو اور کل اوسکی نصرت نکروگے
ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسولخدا چند روز قبل اپنی وفات سے ایک سفر مین گئے اور جب واپس تشریف لائے
رنگ مبارک آنحضرت متغیر مزاج بر افروختہ تھا بعد اسکے منبر پر گئے اور ایک خطبہ بلیغ مختصر ادا کیا اور
آنسو چشمہای مبارک سے جاری تھے پس فرمایا ایہا الناس مین تم مین سے جاتا ہون اور دو چیز بزرگ تم مین چھوڑے
جاتا ہون ایک کتاب خدا اور دوسری میری عترت ہے کہ شجرہ نبوت سے اوگی ہین اور میرے باغ کی میوہ ہین اور یہ
دونون آپس سے جدا نہونگے جبتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ پہونچین اور مین اپنی عترت اور اہلبیت کے حق مین مجھے

سوال نہیں کرتا مگر اوس چیز کا جسکا خدا نے حکم فرمایا ہے کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
یعنی کہدے اے محمد ﷺ کہ میں تمسے تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں چاہتا مگر محبت میری اہلبیت کی رکھو اور
اسکے بعد فرمایا تاکہ جب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ دشمنان عترت رسول ہوؤ اور اونپر ستم کرچکے ہو بتحقیق کہ بروز
قیامت [illegible] علم رایت میری امت کے مجھپر وارد ہونگے۔ ایک رایت سیاہ و تیرہ ہوگا جب میرے پاس آئینگے میں
کہونگا تم کون ہو تو [illegible] تمام اونکی دلون سے محو ہوجائیگا اور کہینگے ہم اہل توحید عرب کے رہنے والے ہین میں
کہونگا میں احمد [illegible] عرب و عجم ہون پس کہینگے ہم آپکی امت سے ہین میں کہونگا بعد میری کتاب خدا اور میری
عترت کی رعایت کسطرح کی پس کہینگے کتاب خدا کو ہمنے ضائع کردیا اور اوسمین تاویل و تحریف کی ولیکن
آپکی عترت و اہلبیت اونکی حق مین ہمنے سعی و کوشش کی کہ اونہیں روئے زمین پر اونکی مرتبہ سے گرادین پس سنکر
مین اونسے روگرداں ہونگا اور یہ لوگ پیاسے حوض کوثر کے سامنے سے پھر جائینگے اسکے بعد دوسرا رایت علم میرے
پاس رایت اول سے زیادہ تر سیاہ و تیرہ آئیگا وہ بھی مجھے مثل اول جواب دیگا میں اونسے کہونگا کہ میں تم مین دو چیزیں
چھوڑ آیا تھا اونسے تمنے کیا سلوک کیا وہ کہینگے کتاب خدا کی ہمنے مخالفت کی اور آپکی عترت کی نصرت و یاری
نہ کی اور اونکو قتل کیا اور پراگندہ کردیا میں یہ سنکر کہونگا میرے سامنے سے دور ہو تم حوض کوثر سے تشنہ رو پیاسے
واپس جائینگے بعد اسکے تیسرا علم میرے پاس آئیگا جسسے نور تاباں ہوگا میں اونسے کہونگا تم کون ہو وہ کہینگے
ہم اہل کلمہ توحید و پرہیزگاری ہین ہم امت محمدی ہین ہم بقیہ اہل حق ہین کہ حامل کتاب خدا ہوئی ہمنے اوسکے
حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا ذریت محمدی کو ہمنے دوست رکھا اور اونکی ہر امر مین ہمنے نصرت و یاری
کی جسطرح اپنی ہمنے نصرت کی ہمنے اونکی خدمت مین قتال کیا اور جسنے اونسے دشمنی کی ہمنے اوس سے مقاتلہ کیا
پس یہ سنکر مین اونسے کہونگا تمکو بشارت ہو کہ مین تمہارا پیغمبر محمد ہون اور تم دنیا مین ایسے ہی تھے جیسا کہتے ہو بعد
اسکے مین انکو حوض کوثر سے پانی پلاونگا اور یہ سیراب حوض کوثر سے پھرینگے بتحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ میری امت
میرے فرزند حسین ع کو کربلا میں شہید کریگی خدا کی لعنت اوسپر تا روز قیامت ہو جو حسین کو قتل کرے یا اوسکی
نصرت نکرے پھر فرما کر حضرت منبر سے نیچے تشریف لائے اور جمیع مہاجرین و انصار کو یقین کامل ہو گیا کہ امام حسین ع
شہید ہونگے بعض کتب معتبرہ مین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسولخدا امام حسن کو داہنے زانو اور
امام حسین کو بائین زانو پر بٹھائے تھے کبھی حسن کو اور کبھی حسین کو پیار کرتے تھے ناگاہ جبرئیل آئے اور کہا یا رسول اللہ
آپ انکو دوست رکھتے ہین حضرت نے فرمایا انہیں کیونکر دوست نہ رکھوں یہ میرے دنیا مین دو پھول ہین اور میرے
دو نور دیدہ ہین جبرئیل نے کہا یا نبی اللہ خداوند عالم نے انکے لیے ایک امر قرار دیا ہے صبر کیجیے حضرت نے فرمایا
وہ امر کیا ہے جبرئیل نے کہا امام حسن کو زہر سے شہید کرینگے اور امام حسین کا بظلم و ستم تن سے سر جدا کرینگے یا حضرت

ہر پیغمبر کی دعا مستجاب ہوتی ہو اگر چاہیئے خدا سے دعا کیجیے کہ یہ مصیبتین انسے دفع کر دے اور اگر شفاعت
امت بروز قیامت منظور ہی تو ان مصائب کو قبول کیجیے جناب رسولخدا نے فرمایا اے جبرئیل مین اپنے پروردگار کے
حکم پر راضی ہون اور جو اوسنے میرے لیئے پسند کیا ہی وہ مجھے منظور ہے اور مین چاہتا ہون کہ انکی مصائب
وسیلہ شفاعت گناہگاران امت کرون۔ ایضاً روایت کی ہی کہ جب حضرت آدم ؑ زمین پر آئے
کو اطراف زمین پر تلاش کر رہے تھے یہان تک کہ صحرائے کربلا مین گذر ہوا اور جب اس جگہ مین پہونچے افواج
حزن و اندوہ نے حضرت آدم کو گھیر لیا اور جب مقتل امام حسین ؑ مین پہونچے ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور قدم
مبارک سے خون جاری ہوا حضرت آدم نے آسمان کی طرف سر مبارک بلند کیا اور کہا پروردگارا مین تمام زمین پر
پھرا مگر جو غم و اندوہ مجھے اس زمین پر پہونچا اور کسی زمین پر نہ پہونچا حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو وحی فرمائی
کہ اس زمین پر میرا برگزیدہ حسین ؑ بن علی ؑ شہید ہوگا مین نے چاہا کہ حسین ؑ کی اندوہ و غم مین تمکو بھی شریک
کرون اور تمہارا خون اس زمین پر جاری ہو جسطرح حسین ؑ کا خون اس زمین پر بہے گا حضرت آدم نے کہا
پروردگارا حسین ؑ بن علی ؑ کا قاتل کون ہی خدا نے آدم ؑ کو وحی کی کہ حسین ؑ کا قاتل یزید ہی کہ اہل آسمان
و زمین اوسپر لعنت کرتی ہین یہ سنکر حضرت آدم ؑ نے بھی مکرر یزید پر لعنت کی اور اوس زمین سے باہر تشریف لیگئے ایضاً
جب نوح ؑ کشتی مین سوار ہوے اور کشتی زمین کربلا پر پہونچی ایک موج ایسی آئی کہ قریب تھا کشتی غرق ہو جائے اور نوح ؑ
پر ترس و بیم و الم عظیم طاری ہوا اور کہا پروردگارا کسی زمین پر مجھپر یہ واقعہ نہین گذرا جو اس زمین پر گذرا
ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا اے نوح یہ وہ جگہ ہی جہان فرزند زادہ خاتم الانبیاءؐ و فرزند بہترین اوصیا شہید
ہوگا نوح ؑ نے کہا پروردگارا اونکا قاتل کون ہوگا حکم ہوا اونکا قاتل یزید ملعون ہی کہ اوسپر تمام آسمان
و زمین لعنت کرتی ہین یہ سنکر حضرت نوح ؑ نے بھی مکرر یزید پلید پر لعنت کی یہانتک کہ کشتی نے غرق ہونے سے نجات
پائی اور کوہ جودی پر ٹھہری۔ ایضاً حضرت ابراہیم ؑ ایکروز گھوڑے پر سوار صحرائے کربلا مین پہونچے
ناگاہ گھوڑے نے ٹھوکر کھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین پر گر پڑے اور سر مبارک ایک پتھر پر لگا اور
خون جاری ہوا حضرت ابراہیم ؑ نے استغفار شروع کی اور کہا خداوندا مجھسے کون سا گناہ سرزد ہوا کہ
مین اس عقوبت کا مستوجب ہوا ناگاہ جبرئیل ؑ نازل ہوے اور کہا اے ابراہیم ؑ آپ سے کوئی گناہ
صادر نہین ہوا ولیکن یہ وہ جگہ ہے جہان نور دیدہ محمد مصطفےٰ و فرزند پسندیدہ علی مرتضیٰ بجور و جفا
شہید ہوگا اور خدا نے چاہا کہ آپ بھی اونکی مصیبت مین موافقت کرین اور آپکا خون بھی اس زمین پر
جاری ہو حضرت ابراہیم ؑ نے کہا اے جبرئیل کون اونکا قاتل ہوگا جبرئیل نے کہا اونکا قاتل یزید پلید ہی کہ
ساکنان جمیع آسمان و زمین و لوح و قلم اوسپر لعنت کرتے ہین یہ سنکر حضرت ابراہیم ؑ نے ہاتھ اوٹھا کر یزید پر

لعنت کی اور خدا نے حضرت ابراہیم کے گھوڑے کو گویا کیا کہ ہر دفعہ لعنت کرتے وقت وہ گھوڑا آمین کہتا تھا ابراہیم نے اوس گھوڑے سے کہا تو کیوں یزید پر لعنت کرتے وقت آمین کہتا ہی گھوڑے نے کہا اسوجہ سے آمین کہتا ہوں کہ اوس ملعون کی شومی و بدبختی سے میں نے آپکو زمین پر گرادیا اور آپ سے میں خجل و شرمندہ ہوں۔ ایضاً ایک روز گوسفندان اسمعیلؑ کو فرات کے کنارے چرا رہے تھے ناگاہ چرواہے نے آکر کہا کئی روز سے گوسفند وہاں نہیں چرتے ہیں میں انکو دریا کے کنارہ لیجاتا ہوں مگر پانی نہیں پیتے یہ سنکر حضرت اسمعیل نے خدا سے اس حال کا سوال کیا جبرئیل نازل ہوے اور کہا اے اسمعیل اس کیفیت کو تم خود اپنے گوسفندوں سے دریافت کرو جب حضرت اسمعیل نے اون گوسفندوں سے سوال کیا اون جانوروں نے بزبان فصیح کہا ہمکو خبر پہونچی ہی کہ آپکا فرزند حسینؑ جگر گوشہ پیغمبر آخر الزمان اس زمین پر پیاسا شہید ہوگا لہذا ہمنے اوس حزن واندوہ کے سبب سے پانی نہ پیا اور چاہا پیاس میں اونکی موافقت کریں حضرت اسمعیلؑ نے اون گوسفندوں سے پوچھا کہ قاتل حسینؑ کا کون ہوگا گوسفندوں نے کہا حسینؑ کا قاتل یزید پلید ہی کہ تمام آسمان و زمین و جمیع خلق خدا اوس پلید پر لعنت کرتے ہین حضرت اسمعیل نے کہا خداوندا حسینؑ کے قاتل پر لعنت کر۔ ایضاً ایک روز حضرت موسیٰ مع اپنے وصی یوشع بن نون صحرائے کربلا میں پہونچے جب اوس صحرا میں داخل ہوے بند نعلین موسیٰؑ ٹوٹ گیا اور پاے مبارک خار و خاشاک سے مجروح ہوا حضرت موسیٰؑ نے کہا خداوندا اس حالت کا سبب کیا ہے خدا نے وحی کی کہ اس زمین پر میرے برگزیدہ حسینؑ کا خون بہیگا میں نے چاہا کہ تمہارا خون بھی اس زمین پر جاری ہو حضرت موسیٰ نے کہا خداوندا حسینؑ کون ہو خدا نے وحی کی کہ حسینؑ محمد مصطفےٰؐ کا نواسا اور فرزند دلبند علی مرتضیٰؑ ہے موسیٰؑ نے کہا خداوندا حسینؑ کا قاتل کون ہی خدا نے وحی کی کہ حسینؑ کا قاتل وہ ہی جسپر ماہیان دریا و وحشیان صحرا و مرغان ہوا لعنت کرتے ہین یہ سنکر حضرت موسیٰؑ نے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے اور قاتلان آنحضرت پر بہت لعن فرمایا اور یوشع وصی آنحضرت نے آمین کہا۔ ایضاً ایک روز حضرت سلیمان اپنے تخت پر سوار تھے اور تخت ہوا پر جارہا تھا جب وہ تخت مقابل صحرائے کربلا کے پہونچا اوس تخت ہوا کے جھونکے سے تین مرتبہ تخت کو تزلزل ہوا حضرت سلیمانؑ خائف و ترسان ہوے کہ کہین تخت ہوا سے نیچے نہ گر پڑے پھر ہوا تھم گئی اور تخت زمین پر آگیا حضرت سلیمانؑ نے ہوا پر غصہ و عتاب کیا کہ تو کیوں تھم گئی اور تیرا سبب اضطراب کیا تھا ہوا نے کہا اسکا سبب یہ تھا کہ اس جگہ نور دیدہ محمد مختارؐ و فرزند گرامی حیدر کرارؑ شہید ہوگا سلیمانؑ نے کہا اوسکا قاتل کون ہوگا ہوا نے کہا اونکا قاتل یزید پلید ہی کہ ساکنان آسمان و زمین اوسپر لعنت کرتے ہین یہ سنکر حضرت سلیمانؑ نے ہاتھ دعا کو اوٹھائے اور قاتلان امام حسینؑ پر بہت لعنت و نفرین کی اور جن و انس و مرغان ہوا جو ہمراہ آنحضرت کے تھے سبنے آمین کہا پھر اوس لعن کی برکت سے ہوا چلی اور اوس تخت کو اوس صحرا سے باہر لیگئی۔ ایضاً ایک روز حضرت عیسیٰؑ مع حواریوں

حواریین سیر و سیاحت کر رہے تھے ناگاہ صحرائے کربلا مین گذر ہوا اور جب اوس صحرا مین داخل ہوکر چاہا
باہر نکل جاوین کہ ناگاہ ایک شیر انکے سامنے آکھڑا ہوا حضرت عیسیٰؑ نے کہا اے شیر تو نے میرا راستہ کیون
روکا شیر بحکم خدا گویا ہوا اور بزبان فصیح کہا مین آپکو اس صحرا سے باہر نجانے دونگا جب تک حسینؑ بن علیؑ کے
قاتل پر لعنت نکیجیئےگا عیسیٰؑ نے کہا حسینؑ کون ہے اوس شیر نے کہا حسینؑ فرزند زادہ نبی اُمّی و فرزند علی
ولی ہے عیسیٰؑ نے کہا اونکا قاتل کون ہے شیر نے کہا قاتل امام حسینؑ کا یزید پلید ہے کہ تمام وحشیان و درندگان
صحرا اوسپر لعنت کرتے ہین خصوصاً بروز عاشورا یہ سنکر حضرت عیسیٰؑ نے ہاتھ دعا کیلیے بلند کرکے یزید پلید پر لعنت
کی اور حواریین و مصاحبین نے آمین کہا بعد اسکے وہ شیر سامنے سے ہٹ گیا اور حضرت عیسیٰؑ مع حواریین
و مصاحبین اوس صحرا سے باہر تشریف لیگئے فصل ساتوین خبر دینا جناب رسولخداؐ و جناب امیرؑ کا بشہادت جناب
امام حسینؑ اور خود آنحضرتؑ کا اپنی شہادت کے بارہ مین خبر دینا۔ ابن بابویہ و ابن قولویہ و شیخ مفید و صفار
وغیرہ نے بسند ہائے معتبرہ جناب امیرؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ و ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ جناب
رسولخداؐ نے فرمایا ہے منظور ہو کہ میری طرح زندگانی کرے اور میری طرح اوسے موت آئے اور داخل جنت العدن
ہو کہ جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے پس اوسے لازم ہے کہ ولایت علی بن ابیطالبؑ رکھے اور علیؑ کے
دوستون کا دوست اور دشمنون کا دشمن ہے اور بعد قتل علی بن ابیطالبؑ حسنؑ سے اور اونکی اوصیا کو امام جانے بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے
اونکو علم و فہم میرا عطا کیا ہے اور یہ میری عترت ہین اور میرے خون و گوشت سے پیدا ہوے ہین خدا نے میرا علم و فضل
انکو عطا کیا ہے اون لوگون پر وائے ہو جو میری امت مین سے میرے فرزندون کے علم و فضل سے انکار کرتے ہین
اور بوجہ دشمنی ذریت و عترت میرے صلہ رحم قطع کرتے ہین و بروایت دیگر آنحضرتؐ نے فرمایا مین اپنی خدا سے اپنی
امت کے اون لوگون کی شکایت کرتا ہون جو میری عترت کے دشمن ہین اور اونکی فضیلت کا انکار کرتے ہین
اور قسمہ بجا میرے فرزند حسینؑ کو بعد میرے شہید کرینگے خدا اون ظالمون کو میری شفاعت سے محروم رکھے ابن
قولویہ رحمہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ ایام طفولیت مین جناب رسولخداؐ پاس آتے تھے
آنحضرتؐ جناب امیرؑ سے فرماتے تھے یا علی میرے فرزند حسینؑ کو میرے پاس لاؤ پس امام حسینؑ کو آغوش مبارک مین
لیتے اور گلوئے مبارک کو چوم کر روتے تھے ایک روز امام حسینؑ نے کہا ای پدر آپ کیون روتے ہین جناب رسولخداؐ نے
فرمایا ای فرزند گرامی کس طرح مین نہ روؤن حالانکہ مقام شمشیر و سنان کو چومتا ہون امام حسینؑ نے کہا ای پدر
کیا ہم قتل ہونگے جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہان تم اور تمہارا بھائی اور باپ سب شہید ہونگے امام حسینؑ نے کہا قبرین
ہماری ایکدوسرے سے دور ہونگی جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہان فرزند قبرین تم سب کی علٰحدہ ہونگی امام حسینؑ نے
کہا پھر ہماری زیارت آپکی امت مین سے کون کریگا جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہماری زیارت اور تمہارے باپ و بھائی کی

صدیقان امت کرینگے۔ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہند مادر معاویہ نے عائشہ سے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور چاہتی ہوں جناب رسولخدا سے بیان کروں تم آنحضرت سے اجازت لیدو۔ جب اجازت ملی جناب رسولخدا کی خدمت میں آئی اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک آفتاب میرے سر پر سے طالع ہوا اور اوس آفتاب میں سے دوسرا آفتاب ظاہر ہوا اور میری فرج سے ایک سیاہ چاند نکلا اور اوس چاند سے ایک ستارۂ سیاہ نکلا اور اوس ستارۂ سیاہ نے اوس آفتاب پر جو آفتاب سے ظاہر ہوا تھا حملہ کیا اور اوسے نگل گیا پس تمام آسمان سیاہ ہو گیا اور ستارے آسمان پر نمایاں ہوئے اور سیاہ ستارے بھی جنہوں نے زمین کو گھیر لیا اور جمیع آفاق زمین کو اونہوں نے گھیر لیا جب جناب رسولخدا نے یہ خواب سُنا آنسو چشمہائے مبارک سے جاری ہوئے اور دو مرتبہ فرمایا اے دشمن خدا باہر جا کہ تو نے میرا اندوہ و غم تازہ کیا اور خبر مرگ میرے دوستوں کی تو نے دی جب وہ ملعونہ باہر گئی جناب رسولخدا نے فرمایا خداوندا اسپر لعنت کر اور اسکے فرزند پر لعنت کر جب جناب رسولخدا سے اوس خواب کی تعبیر پوچھی حضرت نے فرمایا وہ آفتاب جو پہلے طالع ہوا خورشید برج امامت علی ابن ابیطالبؑ ہے اور وہ سیاہ چاند جو اوس ملعونہ کی فرج سے نکلا معاویہ منکر خدا و رسول ہے کہ عالم کو گمراہ کریگا اور وہ ستارۂ سیاہ جو سیاہ چاند سے نکلا اور آفتاب کو جو نکلا حملہ کرکے نگل گیا وہ یزید پلید پسر معاویہ ہے کہ میرے فرزند حسینؑ سے جنگ کریگا اور حسینؑ کو شہید کریگا اور روز شہادت حسینؑ آفتاب سیاہ و تیرہ و تار ہو جائیگا اور اطراف آسمان بھی تیرہ و تاریک ہو جائینگے اور تیرگی کفر و ضلالت آفاق جہان کو گھیر لیگی اور وہ ستارہ ہائے سیاہ جو زمین پر پھیل گئے منافقان بنی امیہ ہیں کہ زمین کو احاطہ کر لینگے۔ فرات ابن ابراہیم و ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب فاطمہؑ امام حسینؑ کو گود میں لیے ہوئے تھیں جناب رسولخدا نے امام حسینؑ کو لیلیا اور فرمایا خدا تیرے قاتل پر لعنت کرے اور خدا اوس پر لعنت کرے جو تجھے عریان کریگا اور خدا اون پر لعنت کرے جو تیرے قتل پر معاونت کرینگے اور خدا میرے اور انکے درمیان حکم کرے جو تیرے قاتلوں کی نصرت و یاری کرینگے جب جناب فاطمہؑ نے یہ سخنان غم انگیز اپنے پدر بزرگوار سے سُنے کہا اے پدر یہ کیا باتیں آپ میرے فرزند کے حق میں فرماتے ہیں جناب رسولخدا نے فرمایا اے فاطمہؑ جو کچھ اس فرزند پر بعد میرے اور تمہارے آزار و ظلم و ستم گذرینگے وہ مجھے اسوقت یاد آئے اور یہ فرزند اوس روز اپنے اون اصحاب میں ہوگا جو مانند ستارہ ہائے آسمان ہونگے اور نہایت شوق سے اپنی جان دینگے اور گویا میں اس فرزند کا لشکر گاہ اور خیمہ اور انکی قبروں کو دیکھ رہا ہوں۔ جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر جو خبریں آپ نے مجھے دیں یہ کس جگہ واقع ہونگی جناب رسولخدا نے فرمایا اوس جگہ جسے کربلا کہتے ہیں کہ وہ مقام کرب و بلا و محنت و عنائے اہلبیت رسولخدا ہوگا اور اس فرزند سے بدترین امت لڑینگے کہ اگر ان میں سے ایک کے لیے تمام اہل آسمان و زمین شفاعت کریں انکی شفاعت

قبول نہوگی اور ابد الآباد جہنم مین معذب رہینگے جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار یہ میرا فرزند گرامی قتل ہوگا جناب رسولخدا نے فرمایا ہان اے فاطمہؑ اسطرح یہ فرزند قتل ہوگا کہ کوئی شخص قبل اسکے اوسطرح نہ قتل ہوا ہوگا اور اسپر تمام آسمان و زمین و ملائکہ و وحشیان صحرا و ماہیان دریا اور تمام پہاڑ روئینگے اور ان سب میں ہر ایک خدا سے اجازت چاہیگا کہ انتقام اسکے دشمنون سے لے اور انکو اجازت نہ ملیگی اور اگر اجازت انھین ملجائے کوئی متنفس زمین پر باقی نہ رہے اور ایک جماعت ہماری دوستون سے اسکی زیارت کو جائینگے کہ اون لوگون سے زیادہ تر کوئی دانا بحق خدا اور بحق اہلبیتؑ نہوگا اور کوئی بغیر اونکے انکی زیارت کا متوجہ نہوگا وہ لوگ چراغہاے راہ ہدایت و شفیعان روز قیامت ہین جبکہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچینگے مین بخوبی انکی علامتہا نیک سے پہچان لونگا کہ یہ زائران حسین مظلوم ہین اور اوس روز ہر دین و مذہب کے لوگ اپنی پیشواؤن کو طلب کرینگے اور وہ لوگ مجھے طلب کرینگے اور سوائے میرے دوسرے کو طلب نکرینگے اونکی وجہ سے زمین تھمی ہوئی ہے اور اونکی برکت سے پانی آسمان سے برستا ہے جناب فاطمہؑ نے کہا اے پدر بزرگوار انا للہ وانا الیہ راجعون یہ کہا اور بآواز بلند رونے لگین جناب رسولخدا نے فرمایا اے دختر بہترین اہل بہشت شہدا ہین کہ جنہون نے دنیا مین اپنی جان و مال کو راہ خدا مین دیدیا اور بہشت کے خدا سے خریدلیا اور ثواب عطائے خدا دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہے اوس سے بہتر ہے اور راہ خدا مین مارا جانا اپنے فرش پر مرنے سے بہتر ہے جسے خدا نے شہادت کیلئے مقدر کیا ہے وہ اپنے قتلگاہ مین جاتا ہے اور جو کوئی بسعادت شہادت فائز نہو وہ بھی مریگا اے فاطمہؑ دختر محمدؐ کیا تم کو منظور نہین کہ روز قیامت انکی حق مین جو تم کہو وہ قبول ہو۔ اے فاطمہؑ آیا راضی نہین ہو کہ تمہارا فرزند حاملان عرش خدا سے ہو۔ آیا راضی نہین ہو کہ تمہارا باپ شفیع روز جزا ہو۔ آیا راضی نہین ہو کہ تمہارا شوہر اوس روز ساقی حوض کوثر ہو جسدن تمام خلق تشنہ ہوگی اور تمہارا شوہر اوس روز حوض کوثر سے اپنے دوستون کو سیراب کرے اور اپنے دشمنون کو وہان سے ہنکادے۔ اے فاطمہؑ آیا راضی نہین ہو کہ تمہارا شوہر قاسم جہنم ہو اور جہنم تمہارے شوہر علی بن ابیطالبؑ کا مطیع ہو جسے چاہے جہنم سے نکال لائے اور جسے چاہے جہنم مین ڈالدے۔ آیا راضی نہین ہو کہ تم بجانب ملائکہ نظر کرو کہ اطراف آسمان مین کھڑے ہون اور وہ سب تمہاری طرف دیکھ رہے ہون اور تمہاری حکم کے منتظر ہون اور جو تم اونکو حکم دو اوسکی وہ تعمیل کرین اور تمہاری شوہر کی جانب وہ نظر کرین کہ قریب عرش حق تعالی اپنے دشمنون سے محاکمہ کرتے ہون اے فاطمہؑ تم جانتی ہو کہ خدا تمہاری فرزند کے قاتل سے اور تمہارے قاتلون اور تمہاری شوہر کے قاتل سے کیا سلوک کریگا جبکہ حجت تمام خلائق پر تمام ہوگی اور آتش جہنم کو حکم ہوگا کہ علی بن ابیطالبؑ کی اطاعت کر آیا تم راضی نہین ہو کہ ملائکہ مقربان خدا تمہاری فرزند پر گریہ کرین اور نہایت متاسف و اندوہگین ہون آیا تم راضی نہین ہو کہ جو اونکی زیارت کو جائے خدا کی حفظ و امان مین ہو اور اوس زائر کا مرتبہ ایسا ہو کہ گویا خانۂ خدا کی حج کو

گیا ہو اور حج و عمرہ بجا لایا ہوا اور جب تک اسکا زائر راستہ میں ہو ایک چشم زدن رحمت خدا سے خالی نہ ہو اور
اگر مر جائے شہید مرے اور جب تک زندہ رہے ہمیشہ حافظان اعمال اوسکے لیے دعا کریں اور ہمیشہ حفظ و امان خدا
میں رہے یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کرے یہ سنکر جناب فاطمہ نے کہا اے پدر بزرگوار میں راضی ہوئی اور حکم خدا
میں نے قبول کرکے خدا پر توکل کیا یہ سنکر جناب رسولخدا نے اپنا دست مبارک قلب جناب فاطمہ پر رکھا اور آنسو
اونکی آنکھوں سے پونچھ کر فرمایا میں اور تمھارا شوہر اور تمھارے دو فرزند ایسے مکان میں ہونگے جسکے دیکھنے سے تمھاری
آنکھیں روشن اور دل خوش ہو جائے ابن عمار رحمہ اللہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے وقت وفات امام
حسین کو اپنے سینہ سے لگایا اور عرق مبارک آنحضرت چہرہ امام حسین پر ٹپکتا تھا اور آنحضرت متوجہ عالم بقا تھے اور
فرماتے تھے مجھے یزید سے کیا کام ہے خداوندا یزید پر تو لعنت کر یہ فرما کر ایک ساعت بیہوش رہے اور جب ہوش میں آئے
امام حسین کو پیار کرکے رونے لگے اور فرمایا اے فرزند میرے اور تیرے قاتل کے درمیان ایک مقام نزدیک خداوند
عالمیان ہوگا۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ ایک روز امام حسین آغوش مبارک جناب
رسولخدا میں بیٹھے تھے اور آنحضرت امام حسین کو بہلاتے اور ہنساتے تھے یہ دیکھکر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس طفل کو
کس درجہ خوش رکھتے ہیں جناب رسولخدا نے فرمایا تجھ پر وائے ہو کسطرح میں اسے دوست نرکھوں اور مجھے یہ فرزند اچھا نہ
معلوم ہو حالانکہ یہ میرا میوہ دل ہے تحقیق کہ میری امت اسے قتل کریگی پس جو کوئی بعد شہادت اسکی زیارت
کریگا خداوند عالم اوسکے لیے ایک حج میری حجوں میں سے لکھیگا عائشہ نے از روے تعجب کہا ایک حج آپکی حجوں میں
اوسے ملیگا حضرت نے فرمایا بلکہ دو حج میری حجوں میں سے پھر عائشہ نے تعجب کیا حضرت نے فرمایا بلکہ چار حج میری حجوں میں
سے اور برابر عائشہ تعجب کرتی تھی اور آنحضرت بڑھاتے جاتے تھے یہانتک کہ حضرت نے فرمایا نوے حج میری حجوں
میں سے کہ ہر حج کے ہمراہ عمرہ بھی کیا ہو اوسکا ثواب اس فرزند کے زائر کو ملیگا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ میں ہمراہ جناب امیر تھا جبکہ وہ متوجہ جنگ صفین تھے جب ہم مقام نینوا میں پہونچے جو فرات
کے کنارہ ہے جناب امیر نے بصدائے بلند مجھے آواز دی کہ اے پسر عباس تم اس زمین کو پہچانتے ہو میں نے
کہا اے امیر المومنین میں نہیں پہچانتا جناب امیر نے فرمایا اگر تم اس مقام کو پہچانتے جسطرح میں پہچانتا ہوں
بتحقیق کہ اس مقام سے تم نجاتے جبتک گریہ نکر لیتے جسطرح میں نے گریہ کیا یہ فرما کر جناب امیر بہت روئے یہانتک کہ
ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آنسو سینۂ مبارک پر جاری ہوا اور ہم بھی گریان ہوئے پھر جناب امیر نے
فرمایا آہ آہ مجھے آل سفیان سے کیا کام ہے مجھے آل حرب سے کہ لشکر ہای شیطان و والیان کفر و عدوان ہیں
کیا کام ہے پھر فرمایا اے ابو عبد اللہ صبر کرو کہ جو تمھیں پہونچا تمھارے پدر کو بھی پہونچیگا بعد اسکے پانی طلب کرکے
وضو کیا اور بہت نمازیں پڑھیں پھر اوسیطرح گریہ فرمایا [illegible] پھر ایک ساعت [illegible] ہم گریہ کیا جب

سے بیدار ہوئے فرمایا اے پسر عباس کہان ہو مین نے کہا یا حضرت مین حاضر ہون فرمایا تم چاہتے ہو
مین تمسے بیان کرون جو اسوقت مین نے خواب مین دیکھا ہے مین نے عرض کیا ہمیشہ آپکی چشمہائے مبارک خنک
رہین جو کچھ آپنے خواب دیکھا ہے آپکے لیے وہ خیر و سعادت ہو جناب امیرؑ نے فرمایا مین نے دیکھا کہ چند مرد آسمان سے
نیچے آئے اور علمہائے سفید ہاتھ مین لیے ہوے تھے اور تلوارین حمائل کیے تھے اور اونکی تلوارین بوجہ نور
سفیدی چمکتی تھین اونھون نے آکر اس زمین کے گرد ایک خط کھینچا پھر مین نے دیکھا کہ ان درختونکی شاخین
زمین کیجانب جھک گئین اور خون تازہ اس صحرا مین موجزن ہوا اور اپنے حسینؑ فرزند جگر گوشہ کو مین نے دیکھا
کہ اوس خون مین ہاتھ پاؤن مار رہا اور استغاثہ کررہا ہے اور کوئی اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا اور وہ مردان سفید
پوش جو آسمان سے زمین پر آئے تھے حسینؑ سے کہتے تھے کہ اے آل رسولؐ صبر کرو کہ تم بدترین امت کی ہاتھ سے قتل ہوگے
اور اسوقت اے ابوعبداللہ بہشت تمھارا مشتاق ہے بعد اسکے وہ سفید پوش لوگ میرے پاس آئے اور مجھے تعزیت دیکر
کہا اے ابوالحسن شاد و خوش رہیے کہ خدا آپکی آنکھین بروز قیامت بسبب ان مصائب کے روشن کریگا یہ دیکھکر
مین خواب سے بیدار ہوا اور مین قسم اوس خدا کی کھاتا ہون جسکے قبضۂ قدرت مین علی کی جان ہے کہ مجھے سچا جانو
کیونکہ جناب رسول خداؐ نے خبر دی تھی کہ جب مین باغیون سے لڑنے جاؤنگا اور وہ مجھپر طغیانی کرینگے مین اس زمین کو
دیکھونگا اور یہ زمین کربلا ہے کہ میرا فرزند حسینؑ مع سترہ نفر اپنے فرزندون و فرزندان فاطمہؑ کے اس مین دفن
ہوگا اور یہ زمین آسمانون مین مشہور و معروف ہے اور اسے زمین کرب و بلا کہتے ہین جسطرح حرم کعبہ و حرم مدینہ و بیت المقدس
کا نام لیتے ہین پھر فرمایا اے پسر عباس اس صحرا مین سرگین آہو ڈھونڈھو قسم بخدا مین ہرگز جھوٹ نہین کہتا ہون
اور جھوٹ مین نے جناب رسول خداؐ سے نہین سنا حضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ اس صحرا مین سرگین جمع دیکھونگا اوسکا
رنگ مثل زعفران زرد ہوگیا ہوگا ابن عباس کہتے ہین کہ مین ڈھونڈھنے لگا اور جسطرح جناب امیرؑ نے فرمایا تھا
اوسطرح کی سرگین ایک جگہ مین نے جمع دیکھی اور آواز دی کہ اے امیرالمومنینؑ جسطرح کی آپ نے سرگین بیان کی
تھی مجھے ملی جناب امیرؑ نے فرمایا کہ خدا اور رسولؐ نے سچ کہا یہ فرماکر وہان سے اوٹھکر جلدی آئے اور اوٹھا کر اوسے سونگھا
اور فرمایا یہ وہی سرگین ہے جسکی مجھے خبر دی ہے اے پسر عباس تم جانتے ہو یہ کیا ہے اسے عیسیٰ بن مریمؑ نے جب وہ
اس صحرا مین داخل ہوے اور حواریین و مصاحبین اونکی خدمت مین تھے سونگھا ہے اور اونھون نے دیکھا کہ گلہ آہو
یہان جمع ہوکے رو رہے ہین حضرت عیسیٰؑ بیٹھے اور گرد اونکے حواریین و مصاحبین بھی بیٹھ گئے یہانتک کہ حضرت عیسیٰؑ بہت
روئے اور اونکے رونے پر حواریین و مصاحبین بھی روئے مگر سبب گریہ حضرت عیسیٰؑ کا انکو معلوم نہ تھا پس کہا یا روح اللہ آپکا سبب
گریہ کیا ہے حضرت عیسیٰؑ نے کہا کچھ تم جانتے ہو یہ کونسی زمین ہے سبنے کہا نہین حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا یہ وہ زمین ہے جسپر فرزند
پیغمبر آخرالزمانؐ فرزند طاہرہ بتول عذرا کہ میری والدہ کی مثل اور مانند زنان آخرین ہین، شہید ہوگا اور اسجگہ دفن ہوگا

اور خاک اس زمین کی مشک سے زیادہ خوشبو ہے اسلیے کہ یہ زمین طینت اوس فرزند مبارک شہید کی ہے اور طینت
انبیا و اولاد انبیا کی ایسی ہی ہوتی ہے اور یہ آہو مجھسے باتین کر رہے ہین اور مجھے خبر دے رہے ہین کہ اس زمین مین بشوق
تربت فرزند مبارک بتول عذرا ہم چرا کرتے ہین اور یہ آہو کہتے ہین کہ ہم جب تک اس زمین پر رہتے ہین برکت اوس فرزند
پیغمبر آخر الزمان و برگزیدہ خداوند عالمیان شرارت جانوران و درندگان سے امین و محفوظ رہتے ہین یہ فرماکر حضرت
عیسیٰ نے اس سرگین کو اوٹھالیا اور سونگھ کر فرمایا کہ اس سرگین کی خوشبو اوس گھانس کی خوشبو کی وجہ سے ہے
جو اس زمین مبارک مین اوگتی ہے خداوندا اسے اپنے حال پر باقی رکھنا تا آنکہ پدر بزرگوار اوس فرزند شہید کا اسے
سونگھے اور اوسکا موجب تسلی ہو واضح ہو کہ یہ دعاے حضرت عیسیٰ اب تک باقی رہی ہے اور بسبب طول مدت زرد ہو گئی ہے
اور یہ زمین کربلا ہے بعد اسکے بصدائے بلند فرمایا اے پروردگار عیسیٰ بن مریم میرے فرزند کے قاتلون کو اور جو
لوگ ان اشقیا کی نصرت و یاری قتل حسین پر کرینگے اور وہ لوگ جو نصرت حسین ترک کرینگے اونکو برکت نہ دینا یہ کہکر جناب
امیر بہت روئے اور مین بھی ہمراہ آنحضرت رونے لگا یہانتک کہ کثرت گریہ سے امیر المومنین منھ کے بھل گر پڑے اور
ایک ساعت بیہوش رہے اور جب ہوش مین آئے تھوڑی سرگین اوس مین سے اوٹھا کر گوشہ رداے مبارک مین باندھی
اور مجھے بھی حکم فرمایا کہ مین بھی تھوڑی سی اپنے گوشہ ردا مین باندھ لی پھر امیر المومنین نے فرمایا اے پسر عباس جب
تم دیکھنا کہ یہ سرگین خون تازہ ہو گئی اور بہی جاتی ہے جاننا کہ حسین میرا جگر گوشہ اس زمین پر شہید ہو گیا ابن
عباس کہتے ہین کہ مین اوس سرگین کو ہمیشہ اپنی آستین مین باندھے رہتا تھا اور اوسکی حفاظت کرتا تھا اور اپنی
نمازہای واجبی سے زیادہ اوسکا اہتمام رکھتا تھا ایک روز اپنے گھر مین آرام کر رہا تھا جب خواب سے بیدار ہو گیا دیکھتا ہون
کہ میری آستین خون آلودہ ہو گئی ہے اور اوس سرگین سے خون جاری ہے یہ دیکھکر مین رونے پیٹنے لگا اور کہا قسم بخدا
حسین بن علی قتل ہو گئے ہر گز مین نے جناب امیر سے جھوٹ نہین سنا اور ہر گز جناب امیر نے مجھے کوئی خبر نہین
دی کہ خلاف واقع ہوئی ہو اور جب مین گھر سے باہر آیا دیکھا کہ ایک غبار مدینہ کو گھیرے ہوے ہے لوگ ایک دوسرے کو
نہین دیکھ سکتے ہین اور آفتاب مثل طشت خون سرخ ہو گیا ہے اور دیوارہای مدینہ اسطرح کی سرخ ہین کہ گویا خون
اونپر ملا ہے بعد اسکے مین گھر مین گیا اور گریان ہو کر کہا قسم بخدا حسین بن علی شہید ہو گئے ناگاہ اطراف خانہ سے
مجھے آواز آئی اور کسیکو مین نے نہ دیکھا مجھسے کوئی کہتا ہے کہ اے آل رسول صبر کرو فرزند بتول شہید ہو گیا اور جبرئیل
امین روتے پیٹتے نازل ہوے جب مین نے یہ آواز سنی میری گریہ و زاری زیادہ ہوئی اور مین نے جانا کہ امام حسین
اسوقت شہید ہوے ہین اور اوس دن محرم کی دسوین تاریخ تھی بعد اسکے جب خبر مدینہ مین پہونچی معلوم ہوا کہ
امام حسین اوسی روز شہید ہوئے تھے اور وہ جماعت جو کربلا مین تھی اونھون نے بھی بیان کیا کہ بعد شہادت امام حسین
ایسی ہی آواز جو تم نے سنی تھی ہم نے بھی کربلا مین سنی تھی اور کسیکو نہ دیکھا کہ کون کہتا ہے ہمنے گمان کیا کہ حضرت خضر ہین

ایضاً بسند معتبر ہرثمہ سے روایت کی ہے کہ کہا جب مین نے خدمت جناب امیرؑ مین ہمراہ آنحضرت غزوہ صفین سے
مراجعت کی امیر المومنینؑ کربلا مین اوترے اور نماز صبح اوسی جگہ پڑھی پھر ایک مٹھی خاک اوٹھا کر سونگھی اور فرمایا
اے زمین تیرا خوشا حال تجھسے ایک جماعت محشور ہوگی کہ بیحساب داخل بہشت ہوگی یہ سنکر ہرثمہ اپنی زوجہ پاس گیا اور وہ
عورت شیعہ امیر المومنینؑ تھی جب اپنی زوجہ سے اوسنے وہ خبر بیان کی اوسنے کہا امیر المومنینؑ جھوٹ نہین کہتے
اور جو کچھ وہ فرماتے ہین وہی واقع ہوتا ہے۔ ہرثمہ کہتا ہے جب امام حسینؑ وارد کربلا ہوے مین اوس لشکر مین
تھا جسے ابن زیاد ملعون نے مقاتلۂ امام حسینؑ کے لیے بھیجا تھا جب مین نے وہ زمین اور درخت دیکھے وہ قصہ مجھے
یاد آیا اوس وقت مین اونٹ پر سوار ہو کر اور امام حسینؑ کی خدمت مین گیا اور سلام کیا اور جو کچھ امیر المومنین سے مین نے
سنا تھا عرض کیا امام حسینؑ نے فرمایا تو ہمارے ہمراہ ہوگا یا ہمسے لڑیگا مین نے کہا نہ مین آپکے ہمراہ ہون اور
نہ آپسے لڑونگا اسلیے کہ چند اطفال چھوڑ آیا ہون اور ابن زیاد سے ڈرتا ہون یہ سنکر امام حسینؑ نے فرمایا
یہان سے چلا جا کہ تو مجھے قتل ہوتے نہ دیکھے اور میری صدائے استغاثہ نہ سنے قسم اوس خدا کی جسکے دست
قدرت مین حسینؑ کی جان ہے کہ جو کوئی آج میری صدائے استغاثہ سنے گا اور میری نصرت نکریگا خدا اوسے منہ کے بل
جہنم مین گرا دیگا۔ ابن بابویہ و ابن قولویہ و شیخ مفید و شیخ طبرسی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بسند ہای معتبر اصبغ بن نباتہ
رضی اللہ عنہ سے اور علاوہ اونکے اور راویون سے بھی روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنین منبر کوفہ پر خطبہ پڑھ
رہے تھے اور فرماتے تھے جو چاہو مجھسے پوچھو قبل اسکے کہ مجھے نہ پاؤ قسم بخدا اگر خبرہائے گذشتہ و آئندہ کا مجھسے
سوال کروگے مین تمھین اوسکا حال قیامت تک کا بتا دونگا یہ سنکر سعد بن وقاص نے اوٹھ کر کہا اے
امیر المومنینؑ مجھے خبر دیجیے کہ میرے سر اور ڈاڑھی مین کسقدر بال ہین جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے میرے
خلیل جناب رسولخداؐ نے خبر دی تھی کہ تو مجھسے یہ سوال کریگا اور آنحضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ تیرے سر اور ڈاڑھی
مین کسقدر بال ہین اور مجھے خبر دی کہ تیری ہر بال کے نیچے ایک شیطان ہے کہ وہ تجھے گمراہ کرتا ہے اور تیرے گھر مین
ایک پسر ہے کہ وہ میرے فرزند حسینؑ کو شہید کریگا اور اگر مین تیری بالون کی تعداد بیان کرون تو میری تصدیق
نکریگا و لیکن یہ خبر شہادت حسینؑ جو مین نے تجھسے بیان کی اوسکی تصدیق اور حقیقت تجھپر ظاہر ہو جائیگی اور اوس زمانہ
مین عمر بن سعد ملعون بچہ تھا اور پاؤن چلنے لگا تھا۔ قرب الاسناد مین حمیری نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے کہ جناب امیرؑ مع اصحاب صحرائے کربلا مین پہنچے اور جب داخل صحرائے کربلا ہوے رو رو کر فرمانے
لگے کہ یہ جگہ دوستان خدا کے اونٹون کی ہے اور یہ جگہ اسباب رکھنے کی ہے اور یہ جگہ خون بہنے کی ہے خوشا حال
تیرا اے زمین کہ خون دوستان خدا تجھپر بہے گا۔ ابن قولویہ نے بسند ہای معتبرہ ابو عبداللہ جدلی سے
روایت کی ہے کہ کہا مین ایک روز جناب امیرؑ کی خدمت مین گیا اور امام حسینؑ پہلوئے مبارک امیر المومنینؑ مین بیٹھے تھے

پس جناب امیرؑ نے اپنا دست مبارک کتف امام حسینؑ پر رکھا اور کہا یہ فرزند شہید ہوگا اور کوئی اسکی نصرت و یاری نکریگا میں نے کہا یا امیر المومنینؑ اوسوقت کی زندگی بہت بری زندگی ہوگی جناب امیرؑ نے فرمایا یہ وہ امر ہے جو البتہ واقع ہوگا۔ ایضاً ہانی بن ہانی سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنینؑ نے فرمایا میرا فرزند حسینؑ شہید ہوگا اور میں اوس زمین کو پہچانتا ہوں جسپر حسینؑ شہید ہوگا وہ زمین نہر فرات کے قریب ہی۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے امام حسینؑ سے کہا اے ابو عبداللہ ایک زمانہ گذرا کہ لوگ تمپر اندوہناک ہیں امام حسینؑ نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیوں مجہپر روتے ہیں جناب امیرؑ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں اور تم بھی جانو قبل اسکے کہ وہ مصیبت تمہیں پہونچے اے حسینؑ قسم اوس خدا کی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے کہ بنی امیہ تمہارا خون بہائینگے اور اونسے یہ نہو سکیگا کہ تمکو دین سے برگشتہ کریں اور یاد پروردگار تمہارے دل سے محو و فراموش کر سکیں امام حسینؑ نے کہا یہی مجھے بہت ہے میں نے اوسکو تسلیم کیا جو خدا نے میرے لئے مقرر کیا ہے اور کلام پیغمبر خدا کی میں تصدیق کرتا ہوں اور اپنے پدر بزرگوار کے کلام کی بھی میں تصدیق کرتا ہوں شیخ مفید رحمہ نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے اونسے کہا کہ میرا فرزند حسینؑ شہید ہوگا اور تم زندہ ہوگے مگر اوسکی نصرت نکروگے جب امام حسینؑ شہید ہوئے براء بن عازب کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے سچ فرمایا امام حسینؑ شہید ہوگئے اور میں نے اونکی نصرت نکی پس اظہار حسرت و ندامت کرتے تھے اور اوس حسرت و ندامت سے کچھ فائدہ نتھا۔ ایضاً عبداللہ بن شریک سے روایت کی ہے کہ جب عمر بن سعد داخل مسجد ہوتا تھا اصحاب امیر المومنینؑ کہتے تھے یہ قاتل امام حسینؑ کا ہے بعض کتب معتبر میں عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ کہتا تھا میں خدمت جناب امیرؑ میں روز صفین پر گیا ابو الاعور سلمی آیا اور آب فرات کا مانع ہوا اصحاب آنحضرتؑ لب فرات نجا ئیں جناب امیرؑ نے ایک جماعت کو بھیجا کہ اونہیں ہٹادیں مگر وہ نہ ہٹا سکے بلکہ پسپا ہوگئی یہ دیکھکر امام حسینؑ نے کہا ای پدر بزرگوار مجھے اجازت دیجئے کہ جاؤں جناب امیرؑ نے فرمایا اچھا اے فرزند گرامی جاؤ جناب امام حسینؑ مع جماعت سواران متوجہ منافقین ہوئے اور بضرب شمشیر آبدار اون گروہ اشرار کو لب دریا سے ہٹا دیا اور بہت سے اشقیا کو جہنم واصل کیا جب خبر فتح جناب امیرؑ کو پہونچی بیتاب ہوئے آنسوؤں کی چشمہا مبارک سے جاری ہوئی اصحاب نے عرض کیا یا حضرت ایسی فتح ببرکت امام حسینؑ نصیب ہوئی چاہیے تھا آپ خوش ہوتے آپ روتے کیوں ہیں جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے وہ وقت یاد آیا جس دن صحرائے کربلا میں آب فرات سے میرے فرزند حسینؑ کو منع کرینگے اور اوسے تشنہ لب شہید کرینگے اور بعد اوسکی شہادت کے گھوڑا اوسکا بھاگ کر جانب خیمہ اہلبیت رسالت جا کر فریاد کرے اور کہے کہ آہ آہ امت نے فرزند رسول خدا کو شہید کیا شیخ مفید رحمہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز عمر بن سعد ملعون نے امام حسینؑ علیہ السلام سے کہا کہ ایک جماعت بے خرد و بیوقوفوں کا گمان یہ ہے کہ میں آپکو شہید کرونگا

امام حسینؑ نے فرمایا وہ لوگ بیخبر و بے وقوف نہیں بلکہ عقلمند و واقف کار ہیں ولیکن میں اسوجہ سے خوش ہوں کہ میرے
بعد تو گندم عراق نہ کھا سکیگا مگر تھوڑی مدت۔ **فصل آٹھوین** بیان مصیبت امام حسینؑ کہ عظیم ترین مصائب ہے
اور بیان اس علت کا کہ خدا نے قاتلان آنحضرت کو قتال سے کیوں باز نہ رکھا اور اوس جماعت کی قول کا رد جو
کہتے ہیں کہ امام حسینؑ قتل نہیں ہوئے اور نظر مردم میں ایسا معلوم ہوا۔ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے بسند معتبر عبداللہ
بن فضل سے روایت کی ہے کہ میں نے خدمت جناب صادقؑ میں عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ کس علت
سے روز عاشورا روز اندوہ و جزع و مصیبت و گریہ ہے اور روز وفات رسول خداؐ و روز وفات فاطمہ زہراؑ اور روز
شہادت علی مرتضیٰؑ و حسن مجتبیٰؑ جزع و مصیبت و اندوہ میں مثل روز عاشورا نہیں حضرت نے فرمایا روز شہادت
امام حسینؑ مصیبت و اندوہ میں تمام دنوں سے عظیم تر ہے اسلیے کہ اصحاب کسا و آل عبا خدا کے نزدیک گرامی ترین
خلق تھے لوگ انکو بایکدیگر دیکھتے اور انکی آیات کرامت و فضل بایکدیگر نازل ہوتے تھے جب جناب رسول خداؐ نے
دنیا سے رحلت فرمائی جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ و حسنینؑ درمیان مردم تھے اور لوگوں کو اونکے دیکھنے سے تسلی
ہوتی تھی جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا مردم بملاقات جناب امیرؑ و حسنینؑ اپنے دل کو تسلی دیتے تھے اور
جب امیر المومنینؑ نے رحلت فرمائی مردم بزیارت حسنینؑ اپنے کو تسلی دیتے تھے اور در مصیبت و اندوہ
میں ملاقات حسنینؑ سے خوش ہوتے تھے اور اپنی آنکھیں بمشاہدہ حسنینؑ روشن کرتے تھے اور جب
امام حسنؑ نے انتقال کیا لوگ امام حسینؑ کی زیارت سے خوش و خرم تھے اور جب امام حسینؑ شہید ہوئے آل عبا
کا خاتمہ ہوا اور اون بزرگواروں میں سے کوئی نہ رہا جسکی زیارت سے لوگ مستفیض ہوتے اور تسلی پاتے پس
امام حسینؑ کا شہید ہونا اون سب حضرات کا شہید ہونا تھا اور امام حسینؑ کا رہنا گویا اون سب بزرگواروں کا رہنا تھا
اسوجہ سے روز مصیبت امام حسینؑ عظیم ترین روزہا دنیا ہے راوی نے کہا یا ابن رسول اللہ کیا ملاقات حضرت امام
زین العابدینؑ موجب تسلی مردم نہ تھی جناب صادقؑ نے فرمایا ہاں علی بن الحسینؑ سردار عابدان و پیشوای مردمان و حجت
خداوند عالمیان بعد اپنے بزرگوں کے تھے ولیکن جناب رسول خداؐ کے زمانہ میں نہ تھے اور اونسے حدیث نہ سنی تھی
اونکو علم اپنے باپ دادا سے میراث میں پہونچا تھا اور لوگوں نے جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ کو
ہمیشہ ہمراہ جناب رسول خداؐ دیکھا تھا اور مجالس متعددہ میں بایکدیگر ملاقات کی تھی اور خود جناب رسول خداؐ اونکے
فضائل و مناقب سے تھی جب لوگ انمیں سے ایک کو بھی دیکھتے تھے سبکو یاد کرکے ذکر احوال و اقوال گذشتہ کرتے تھے پس جب
امام حسینؑ شہید ہوئے کوئی باقی نہ رہا جسے دیکھتے اور اون بزرگواروں اور اون مجالس کا ذکر کرتے اور اونکے فضائل
و مناقب یاد کرکے تسلی پاتے پس روز عاشورا اون سب کا خاتمہ ہوگیا اسوجہ سے مصیبت امام حسینؑ عظیم ترین مصائب ہے راوی نے
کہا یا ابن رسول اللہ گروہ اہلسنت کیوں عاشورے کے دن کو روز برکت جانتے ہیں یہ سنکے جناب صادقؑ رونے لگے

اور فرمایا جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے لوگون نے شام مین یزید پلید سے تقرب حاصل کیا اور احادیث کے لیے وضع کین جسکی عوض مین اونھون نے بہت کچھ صلہ و انعام پایا اور منجملہ اون احادیث موضوعہ کے ایک حدیث فضیلت و برکت روز عاشورا بھی وضع کی اسلیئے کہ بروز عاشورا لوگ بجائے جزع و گریہ کے مصیبت واندوہ خوشی کرین اور تبرکا اوس روز متبرکہ امور کرین اور آذوقہ جمع کرین خدا حکم کرے اور اونکے درمیان حکم کرے بعد اسکے حضرت صادق نے فرمایا ای پسر عم اون احادیث موضوعہ کا ضرر اسلام اور اہل اسلام پر اوس سے کمتر ہے کہ جو ایک جماعت کا بیان ہے کہ وہ ہماری محب کہلاتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ ہماری امامت پر اعتقاد رکھتے ہین اور یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام شہید نہین ہوئے بلکہ نظر مردم مین ایسا معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوئے جسطرح عیسی بن مریم نظر مردم مین قتل ہوتے دکھلائی دیئے اور فی الواقع قتل نہین ہوئے پس بنا بر اس قول کے چاہیئے کہ کچھ عقاب و عتاب و ملامت و عذاب بنی امیہ پر نہوا ے پسر عم جو کوئی دعوی کرے کہ امام حسین علیہ السلام شہید نہین ہوئے گویا اوسنے تکذیب جناب رسولخدا کی ہے اور ائمہ ہدی کو بدروغ اون اخبار و احادیث مین نسبت دی ہے جو انھون نے بقتل امام حسین علیہ السلام خبرین دی ہین اور جو کوئی جناب رسولخدا و ائمہ ہدی کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور جو کوئی ایسے شخص سے ایسا سنے اوسکا خون مباح ہے راوی نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ شیعون کی ایک جماعت کے مقدمہ مین کیا فرماتے ہین جنکو یہ اعتقاد ہے حضرت نے فرمایا وہ ہماری شیعہ نہین اور مین اونسے بیزار ہون پھر حضرت نے فرمایا خدا غالیون پر لعنت کرے کہ ہم اہلبیت کے حق مین غلو کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا مفوضہ پر لعنت کرے جو کہتے ہین خدا نے تمام عالم کو ائمہ کے مفوض کیا ہے۔ واضح ہو کہ مفوضہ نے معصیت خدا کو ضعیف جانا اور اپنی خدا سے کافر ہوگئے اور شریک خدا کے لیے قرار دیا اور گمراہ ہوگئے اور لوگون کو بھی گمراہ کیا کہ فرائض خدا پر اقامت نکرین اور حقوق خدا و خلق خدا ادا نکرین شیخ طبرسی و کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک فرمان بخط حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ صادر ہوا اوسمین مندرج تھا کہ قول اونکا جو لوگ دعوی کرتے ہین امام حسین شہید نہین ہوئے کفر ہے اور تکذیب جناب رسولخدا و ائمہ ہدی ہے اور ضلالت و گمراہی ہے ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ابو الصلت ہروی نے امام رضا کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک جماعت کوفہ مین ہے وہ دعوی کرتے ہین کہ امام حسین شہید نہین ہوئے اور خدا نے مشابہ اونکے حنظلہ بن اسعد شامی کو بنا دیا اور امام حسین کو آسمان پر لیگیا جسطرح عیسی کو آسمان پر لیگیا اور اس آیت کو حجت کرتے ہین ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا یعنی خدا نے کافرون کو مومنون پر دسترس نہین دیا ہے حضرت نے فرمایا جھوٹ کہتے ہین اونپر غضب و لعنت خدا ہو وہ لوگ پیغمبر خدا کی تکذیب کرنے سے کافر ہوگئے ہین اسلیئے کہ جناب رسولخدا نے خبر دی کہ امام حسین شہید ہونگے قسم بخدا امام حسین شہید ہوئے اور وہ شہید ہوئے جو امام حسین سے بہتر تھے یعنی جناب امیر

و امام حسن اور ہم اہلبیت رسالت مین سے ہر ایک شہید ہو کر دنیا سے جاتا ہے اور جناب رسولخدا سے خبر پہونچی ہے کہ مجھے بمکر و حیلہ زہر سے شہید کرینگے اور جناب رسولخدا کو جبرئیل نے خدا کی جانب سے خبر دی ہے۔ اور حق تعالی کی مراد اس آیت مین یہ ہے کہ کافر کے لئے کوئی حجت مومنون پر نہین اور وہ معنی جو وہ لوگ قرار دیتے ہین کیونکر ٹھیک ہو سکتے ہین حالانکہ خدا نے قرآن مین خبر دی ہے کہ کافرون نے بہت سے پیغمبرون کو ناحق قتل کیا و لیکن باوجود قتل کرنے کی حجت پیغمبرون کی کافرون پر غالب اور اونکی حقیقت اُنپر ظاہر تھی۔ ابن بابویہ و شیخ طبرسی نے روایت کی ہے کہ محمد بن ابراہیم طالقانی نے کہا ایک روز مین ہمراہ ایک جماعت کے جنمین علی بن عیسیٰ قصری بھی تھا شیخ ابوالقاسم بن روح پاس کہ وکلائے حضرت صاحب الامر سے ہین بیٹھا تھا ناگاہ ایک شخص اوٹھا اور کہا ایک مسئلہ آپ سے پوچھتا ہون شیخ ابوالقاسم نے کہا جو چاہو پوچھو اوس شخص نے کہا مجھسے بیان کیجئے کہ حسین بن علیؑ ولی خدا تھے شیخ نے کہا ہان اوسنے کہا اونکا قاتل دشمن خدا تھا شیخ نے کہا ہان اوس شخص نے کہا آیا جائز ہے کہ خدا اپنے دشمن کو اپنے دوست پر مسلط کرے شیخ نے کہا جو مین کہتا ہون اوسے سمجھ اور جان کہ لوگ حق تعالی کو نہین دیکھ سکتے اور سب لوگ کلام الٰہی کو بیواسطہ نہین سُن سکتے اسوجہ سے خدا نے رسول کو اوس قوم سے اونہین بھیجا کہ وہ مثل انکی ہو اسلئے کہ اگر اہکا رسول انکی صورت نہوتا اور انسے دوسری صورت پر ہوتا ضرور یہ لوگ نفرت کرتے اور اونکے اقوال کو قبول نکرتے اور جبکہ آئین مین سے تھے اور کھانا کھاتے اور بازارون مین پھرتے تھے اوس قوم نے کہا تم نہین ہو مگر مثل ہماری لہذا ہم تمسے تمھاری دعوت قبول نہین کرتے جبتک کہ ایسی چیز نہ لاؤ جس سے ہم عاجز ہون اور جانین کہ اسوجہ سے خدا نے تمکو اپنی خلافت و رسالت سے مخصوص کیا ہے خدا نے اونکے لئے ایسے چند معجزات مقرر فرمائے کہ جمیع خلق عاجز ہوئی اور مثل اونکے معجزہ نہ لاسکے بعد اسکے انمین سے بعض نے بعد تہدید و تخویف طوفان کی دعا کی اور اپنی قوم کے سرکشون کو غرق کیا اور بعضون نے اپنے رسول کو آگ مین ڈالدیا اور خدا نے آگ انپر سرد و سلامت کردی کسی پیغمبر نے سنگ سخت سے اونٹ نکالا کہ اوسکی پستان سے دودھ جاری تھا اور کسی نے دریا شگافتہ کیا اور سنگ خشک سے چشمہائے آب جاری کیے اور عصا کو اژدہا کیا اور کسی نے کوڑھی اور اندھے کو اچھا کیا اور مردہ کو زندہ کیا اور اونکو خبر دی جو وہ لوگ کھاتے اور گھرون مین ذخیرہ کرتے تھے اور کسی کے لیئے چاند دو ٹکڑے ہوا اور حیوانات سے کلام کیا جب پیغمبران خدا یہ معجزات لائے وہ لوگ ان معجزات کے مثال لانے سے عاجز ہوئے پھر خدا نے اپنے بندون پر بمقتضائے لطف و حکمت کاملہ پیغمبرون کو ان معجزات کی وجہ سے کبھی غالب کیا اور کبھی مغلوب کسیوقت اونکو قاہر کیا اور کسیوقت مقہور۔ اسلئے کہ اگر بوجہ ان معجزات و خوارق عادات کے جمیع احوال مین غالب و قاہر تھے اور بلا و مصائب مین ممتحن نہوتے تھے اسلئے لوگ انکو خدا جانتے تھے اور انکے فضائل صبر کو انکی بلاؤن پر نجانتے تھے ولیکن خدا نے ان امور مین انکا احوال مثل احوال

دوسرون کو کیا کہ حالت بلا و محنت مین صابر اور حالت فراغت و عافیت مین شاکر رہین اور جمیع احوال مین مقام
تواضع و فروتنی رہین اور تکبر و تجبر نکرین اور حجت خدا و پیغمبر تمام ہو جو انکی بابت مین تھی کہ رہائین اور دعوی پر مددگاری
اثر کرین یا انسے معاندہ و مخالفت و عصیان کرین اور بارہا آپ خدا جو معجزہ لائے ہین اونسے انکار کرین تا اونکو
ہلاک کرے بعد اتمام حجت ہلاک ہون اور جو نجات پائے بدلیل و برہان نجات پائی پھر شیخ ابو القاسم رحمہ نے کہا کہ یہ جو کچھ مین نے تمسے
کہا اپنی طرف سے نہین کہا بلکہ یہ حضرت صاحب الامر سے مین نے سنا۔ ابن بابویہ و حمیری نے بسند صحیح و موثق
روایت کی ہے کہ جناب صادق سے سوال کیا کہ خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے جو مصیبت تمھین پہونچتی ہے وہ تم
اپنے ہاتھون پہونچاتے ہو اور خدا تمھارے بہت گناہون کو عفو کرتا ہے یا حضرت آپ کیا ارشاد فرماتے ہین اسبارہ
مین کہ جو مصائب امیر المومنین اور اونکی اہلبیت کو پہونچے آیا خود اونہین کی وجہ سے تھے حالانکہ وہ اہلبیت عصمت
و طہارت تھی اور کوئی گناہ اونھون نے نکیا تھا حضرت نے فرمایا یہ آیہ اون حضرات کے حق مین نہین و لیکن خدا
اپنے دوستون کو مصیبتون سے مخصوص کرتا ہے اسلیے کہ اونکو ثواب عظیم عطا کرے اور اونکے درجات مضاعف
کرے بغیر اسکے کہ گناہ کیے ہون جسطرح جناب سولخدا بغیر اسکے کہ گناہ کرتے ہون ہر روز ستر مرتبہ استغفار
کرتے تھے صفار نے بسند معتبر روایت کی کہ ایک روز اصحاب امام محمد باقر خدمت آنحضرت مین بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا
مجھے اوس جماعت سے نہایت عجب ہے جنھون نے ولایت ہماری اختیار کی ہے اور ہمکو امام جانتے ہین اور ہماری
اطاعت اپنے اوپر واجب مثل اطاعت خدا جانتے ہین اور پھر اپنی ضعف عقل کے ہمارا مرتبہ پست کرتے ہین
اور اوس جماعت کو عیب لگاتے ہین جو ہمکو پہچانتے اور ہمارا مرتبہ جانتے اور ہمارے کمالات بیان کرتے ہین
اور اونکو بہ غلو منسوب کرتے ہین آیا وہ یہ گمان کرتے ہین کہ خداوند عالم اطاعت اپنے دوستون کی خلق پر
واجب کرے اور انسے اخبار آسمان و زمین مخفی رکھے اور اونھین اوسکی خبر نکرے جو کچھ اونپر بلا اور لوگون پر گذرتا ہے
حمران نے کہا مین آپ پر فدا ہون مجھے خبر دیجیے کہ امر علی بن ابیطالب و امام حسن و امام حسین کیونکر تھا کہ خروج کیا
اور دین خدا پر قائم رہے اور اہل جور و طغیان اونپر غالب و ظفریاب ہوے حضرت نے فرمایا اے حمران علم الہی مین
اسیطرح گذرا اور یونہی مقرر ہو چکا تھا اور جسنے خروج کیا بسبب الحکم جناب سولخدا خروج کیا اور ہم مین سے جسنے سکوت
اختیار کیا وہ اونکے علم و دانائی سے ساکت رہا۔ اے حمران جب بلا نازل ہوئی اور اہل جور و ظلم ہمپر غالب ہوتے اور ہم خدا سے
سوال کرتے کہ ملک و پادشاہی اون ظالمون کی زائل کردے ضرور خداوند عالم ہماری دعا قبول کرتا اور وہ بلا
ہمسے دفع کرتا اور پادشاہی اون ظالمون کی اس سے بھی جلد ہی زائل کردیتا جسطرح کوئی تاگا توڑ ڈالے اور
دانہ [illegible] بکھر جائے [illegible] ہمارے آئمہ راضی برضا و تسلیم تھے اور خدا جو کچھ اونکے حق مین صلاح جانتا تھا وہ اونکو بغیر اوس
کچھ [illegible] تھے اے حمران جو [illegible] اونکو پہونچی کسی گناہ کی وجہ سے نہین تھے کہ معاذ اللہ وہ اونکے مرتکب ہوے ہون [illegible]

عقوبت کسی معصیت کی نہ تھی کہ انھون نے مخالفت خدا کی ہو ولیکن اسلیئے تھا کہ خدا چاہتا تھا اون مصائب کے عوض درجات عالیہ بہشت مین پہونچین لهذا گمان بد اون حضرات کے حق مین اپنے دل مین نہ لاؤ

فصل نوین بیان فضائل و درجات و منازل شهدا جو همراه امام حسین علیہ السلام شهید ہوے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا سبب کیا تھا کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام باوجود یکہ جانتے تھے قتل ہو جاینگے جہاد پر سبقت کر کے بیباکانہ دریاے جنگ مین کود پڑتے تھے حضرت نے فرمایا پردہ ونکے سامنے سے اوٹھا دیا گیا کہ اپنے منازل بہشت مین دیکھتے تھے اس سبب سے سبقت کرتے تھے کہ قتل ہو کر اپنی منزلون مین پہونچین اور اپنی حورون سے ہم آغوش ہون قطب راوندی نے بسند صحیح ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین نے فرمایا اوس رات کو جسکی صبح میرے پدر بزرگوار شهید ہوے مین اونکی همراه تھا میرے پدر بزرگوار نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اب رات ہو گئی موقع بھاگنے کا تمکو ملگیا لازم ہے کہ اس رات کو غنیمت جانو اور بھاگ جاؤ کہ اس گروہ جفا کار کو مجھسے غرض ہے اور کسی سے مطلب نہین اگر مجھے قتل کرین تمھارا تعاقب نکرینگے مین نے اپنی بیعت تمھاری گردنون سے نکال لی اصحاب نے عرض کیا قسم بخدا یہ ہرگز نہوگا حضرت نے فرمایا کل کے دن قتل ہونگا اور تم مین سے ایک بھی نہ بھاگ سکیگا اصحاب نے کہا ہم خدا کی حمد کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اس کرامت سے مشرف کیا کہ همراه آپکے شهید ہون پہر اکثر اصحاب شهادت پر مستعد ہوگئے اور حضرت نے انکے لیئے دعا کی اور فرمایا سر اونچا کر کے نظر کرو جب نظر بلند کی اپنے منازل و درجات بہشت مین دیکھے اور حضرت نے ہر ایک کی جگہ اوسے دکھا دی یہانتک کہ سبنے اپنی اپنی منزلین پہچان لین اور حور و قصور و نعمتہاے خدا کا معاینہ کر لیا اس سبب سے اوس صحرا مین نیزہ و شمشیر کا مطلق خیال نکرتے دوڑ پڑتے تھے کہ کہین جلد اپنی منزل مین پہونچ کر نعمتہاے ابدی حاصل کرین۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر امام محمد تقی سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین فرماتے تھے جب میرے پدر بزرگوار کو اون کافرون نے ہر طرف سے مع انکے اصحاب کے گھیر لیا حضرت خوش تھے جب شجاعان معرکہ نے احوال امام حسین اپنے حالات کے برخلاف دیکھا اسلیئے کہ وہ لوگ ترسان تھے اور رنگ انکا متغیر ہوگیا تھا بدن مین لرزہ تھا اور امام حسین همراه مخصوصان اهلبیت شگفتہ و خوش و خرم تھے اور رنگ انکا افروختہ اور سکون قلب و اطمینان بخوبی تھا اوسوقت ایک جماعت نے اصحاب آنحضرت مین سے کہا کہ اس شیر بیشہ شجاعت کی طرف نظر کرو کہ مطلق مرنے کی پروا نہین بلکہ آرزو مند شهادت ہے امام حسین نے جب یہ کلام سنا فرمایا اے فرزندان بزرگوار صبر کرو کہ تمھاری مرگ فقط اسیقدر ہے کہ جسطرح پل پر سے اوتر جاؤ اور شدت و سختی سے بجانب نعیم ابدی و بہشت جاودانی مراجعت کرو تم مین سے کون ہے جو نہین چاہتا کہ زندان سے نکلکر قصر مین جا پہونچے اور تمھارے دشمنون کی مرگ اسطرح ہے جسطرح کوئی قصر و منازل سے بجانب زندان و عذاب جائے تحقیق کہ میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا دنیا زندان مومن و بہشت کافر ہے اور مرگ پل مومنو ن کو

بجانب بہشت اوربیل کا فرون کا بسبب عذاب ہوا دوزخ مین نہ ہمر گز جہوٹ نہین کہا اور اپنے پدر بزرگوار سے بہی
جہوٹ نہین سنا ایضاً بسند معتبر ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہو کہ ایک روز امام زین العابدینؑ نے عبداللہ بن
عباس بن علیؑ کیطرف دیکھا اور رو کر فرمایا کوئی دن جناب رسولخداؐ پر سخت تر نہ ہوا روز احد سے کہ اوس
روز اونکے چچا اور حمزہ بن عبدالمطلب شہید ہوئے اور بعد اوسکے روز موتہ تھا کہ اوس روز جعفر بن ابیطالب
شہید ہوئے اور کوئی دن اوس قتل پدر بزرگوار امام حسینؑ سے زیادہ سخت نہ تھا کہ تیس ہزار نامرد جمع ہوئے تھے کہ گمان رکھتے تھے ہم امت
محمدیؐ ہین اون امام مظلوم کو گھیر لیا تھا اور ہر ایک بعوض قتل امام حسینؑ تقرب بخدا چاہتا تھا اور امامؑ ہیت
اون اشقیا کو موعظہ نصیحت فرماتے اور خدا کو یاد دلاتے تھے اور اون جفا کار اشرار نے نصیحت حضرتؑ کی نہ سنی اور
اونسے دست بردار نہوئے یہانتک کہ میرے پدر عالیمقدار کو بجور وستم شہید کیا پھر فرمایا خدا چچا عباسؑ پر رحمت
نازل کرے کہ اونہونے جانفشانی و مردانگی کرکے اپنی جان اپنے برادر پر نثار کی یہانتک کہ اونکے ہاتھ ظالمون نے
کاٹ ڈالے خدا نے بعوض اونکے ہاتھون کے دو پر اونہین عطا کیے کہ اون پرون سے ہمراہ ملائکہ بہشت مین پرواز
کرتے ہین جسطرح جعفر بن ابیطالبؑ کو خدا نے دو پر عنایت کیے تحقیق کہ عباس بن علیؑ کو خدا کے نزدیک
ایسی منزلت عظیم ہے کہ بروز قیامت جمیع شہدا اونکی منزلت کی آرزو کرینگے۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ
سے روایت کی کہ کوئی شہید ایسا نہین جو آرزو نکرتا ہو کہ کاش ہم امام حسینؑ کے ہمراہ شہید ہوئے ہوتے
اور اونکے ہمراہ داخل بہشت ہوتے **فصل دسوین** بیان کفر قاتلان آنحضرتؑ اور بیان اونکی عذاب اور
ثواب اونپر لعنت کرنے کا۔ ابن بابویہ نے بسند ہائے معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہو جناب رسولخداؐ نے فرمایا
امام حسینؑ کا قاتل صندوق آتش مین ہو اور اوسپر نصف عذاب تمام اہل دنیا کا مقرر ہے۔ اوس ملعون کے ہاتھ
پاؤن کو آگ کی زنجیرون سے جکڑ کے اوندھا قعر جہنم مین لٹکا دیا ہے اوسکی گندگی اور بدبو سے ساکنان جہنم پناہ
خدا سے مانگتے ہین اور وہ ملعون مع اپنے جمیع یاورون کے اور جنہون نے قتل امام حسینؑ پر اوسکی اعانت کی ہے
ابد الآباد جہنم مین رہیگا اور جسقدر اونکا پوست جل جائے خدا اوسیقدر دوسرا پوست تازہ اوگا دیتا ہو کہ شدت
عذاب الٰہی چکہین اور ایک ساعت عذاب و عقوبت اونسے ساکن نہین ہوتا اور حمیم جہنم اونکے حلق مین ڈالتے ہین پس وائے ہو
اونپر عذاب جہنم سے۔ ایضاً بسند ہائے معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہو کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے سوال کیا کہ
میرا برادر ہارون مرگیا ہے اوسے بخشدے خدا نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ اگر گذشتگان و آیندگان کے حق مین
تم شفاعت کروگے بیشک مین تمہاری شفاعت قبول کرونگا بغیر شفاعت قاتل حسینؑ بن علیؑ کے البتہ مین اونکے
قاتل سے انتقام لونگا۔ ایضاً بسند معتبر آنحضرتؑ سے روایت کی ہو کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا میرے فرزند حسینؑ کو
بعد میرے امت میری قتل کریگی جو اوس ظالم سے بیزار ہوگا بہشت مین جائیگا اور جو میرے فرزندون سے بیزار ہوگا

وہ مجھسے کافر ہوگا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب امام جعفر صادقؑ میں
قاتل امام حسینؑ کا ذکر کیا بعضے اصحاب آنحضرتؑ نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ خدا اوس سے دنیا میں انتقام لے
حضرت نے فرمایا مگر عذاب خدا کو اوسکے لیے سہل و آسان خیال کرتے ہو کہ خدا نے اوس ظالم کے واسطے وہ عقوبت
و عذابہائے الیم مقرر کیے ہیں کہ مثل عقوبتہائے دنیا نہیں ہیں۔ ایضاً بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے
روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا جہنم میں ایک منزل ہے کہ اوسکا مستحق کوئی نہیں مگر قاتل حسین
بن علی و یحییٰ بن زکریا کا اوسکا مستحق ہے۔ ابن قولویہ نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ پہلے جسنے حسینؑ بن علیؑ کے
قاتل پر لعنت کی وہ ابراہیم خلیل اللہ تھے اور اونھوں نے اپنے فرزندوں کو حکم لعن دیا اور اونسے عہد و پیمان
لیا کہ حسینؑ کے قاتل پر ہمیشہ لعن کریں۔ بعد اونکے حضرت موسیٰ نے لعنت کی اور اپنی اُمت کو لعن کرنے کا حکم
دیا اونکے بعد داؤد نے اوسپر لعنت کی اور بنی اسرائیل کو اوسپر لعن کرنے کا حکم دیا اونکے بعد حضرت عیسیٰ نے
اوسپر لعنت کی اور بنی اسرائیل سے بہت کہتے تھے کہ حسینؑ بن علیؑ کے قاتلوں پر لعنت کرو اور جب اونکا زمانہ تمکو
نصیب ہو اونکی خدمت میں جہاد کرنا کہ جو اونکے ہمراہ شہید ہوگا ایسا ہی کہ گویا وہ ہمراہ پیغمبروں کے شہید ہوا اور گویا وہ
زمین جسپر وہ شہید ہونگے میں دیکھ رہا ہوں اور ہر ایک پیغمبر کربلا کی زیارت کو گیا ہے اور وہاں توقف کرکے اوس زمین
مبارک سے خطاب کیا ہے کہ تو ہی وہ زمین ہے کہ تجھمیں بہت خیر ہے اور ماہ تابان امامت تجھمیں دفن ہوگا۔ ایضاً
عمر بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے ایکدن جناب رسولخدا کو دیکھا کہ حسینؑ کو آغوش مبارک میں لیے
ہوئے کبھی امام حسینؑ اور کبھی امام حسنؑ کو پیار کرتے تھے اور امام حسینؑ سے فرماتے تھے اوسپر وای ہو جو تجھے قتل کریگا
ایضاً بسند ہائے صحیح جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ یحییٰ بن زکریا کا قاتل ولد الزنا تھا اور امام حسینؑ کا
قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان کسی پر نہیں رویا مگر حضرت یحییٰ اور امام حسینؑ پر۔ ابن قولویہ و کلینی نے بسند
معتبر داؤد رقی سے روایت کی ہے کہ کہا ایکدن میں جناب صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آنحضرت نے پانی مانگا
جب نوش کیا آنسو چشمہائے مبارک سے جاری ہوئے اور کہا اے داؤد خدا امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرے
جو کوئی پانی پیئے اور امام حسینؑ کو یاد کرکے اونکے قاتل پر لعنت کرے حق تعالیٰ سو ہزار حسنہ اوسکے لیے لکھتا ہے
اور سو ہزار گناہ اوسکے بخشدیتا ہے اور سو ہزار درجہ اوسکے لیے بلند کرتا ہے اور اوس شخص کو سو ہزار بندہ آزاد کرنے
کا ثواب ملتا ہے اور بروز قیامت شاد و خرم مبعوث ہوگا۔ ایضاً کلینی نے بسند معتبر داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے
کہا ایک روز میں جناب صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک کبوتر آنحضرت کے گھر میں بول رہا تھا جناب صادقؑ
نے مجھسے فرمایا اے داؤد جانتے ہو یہ کبوتر کیا کہہ رہا ہے میں نے کہا نہیں واللہ میں آپ پر سے فدا ہوں حضرت
نے فرمایا یہ جانور نفرین و لعن قاتلان امام حسینؑ پر کر رہا ہے لازم ہے کہ اس قسم کے کبوتر کو اپنے گھر میں پالو

تفسیر امام حسن عسکری مین لکھا ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا میری امت مین سے ایک گروہ ہوگا کہ وہ مدعی اسلام ہونگے اور میری نیکو ترین ذریت و پاکیزہ ترین عترت کو قتل کرینگے اور میری شریعت و سنت کو تبدیل کرینگے اور میرے دو فرزند حسن و حسین کو شہید کرینگے جسطرح گذشتگان یہود نے یحیی و زکریا کو شہید کیا تحقیق کہ خدا انپر لعنت کرتا ہی جسطرح اونپر لعنت کرتا ہے اور انکی بقیہ ذریت پر قبل قیامت امام ہدایت کنندہ ہدایت یافتہ ذریت حسین سے بھیجیگا کہ وہ اپنے دوستون کی شمشیر سے انکو جہنم واصل کریگا۔ اور واضح ہو کہ خدا نے حسین کے قاتلون اور دوستان و یاوران قاتلان حسین اور اون لوگون پر جو کہ لعن کرنے سے بغیر تقیہ چپ ہین لعنت کی ہے اور واضح ہو کہ خدا نے اون لوگون پر جو امام حسین پر از روے شفقت و مرحمت روتے ہین اور اونپر جو امام حسین کے قاتلون پر لعنت کرتے اور اون ظالمون سے انکار از روے خشم و کینہ کرتے ہین صلوات بھیجتا ہی اور واضح ہو کہ جو لوگ قتل امام حسین سے راضی ہین وہ لوگ قتل آنحضرت مین شریک ہین اور تحقیق کہ قاتلان امام حسین اور یاور و دوست اونکے اور اونکی اقتدا کرنے والے دین خدا سے بیزار ہین اور تحقیق کہ خدا ملائکہ کو حکم کرتا ہی کہ امام حسین پر رونے والون کے آنسو خازنان بہشت پاس لیجاؤ کہ وہ آب حیات مین اون آنسوؤن کو ملا دین اور اسوجہ سے لذت و شیرینی اوس پانی کی زیادہ ہو جاتی ہے اور حکم ہوتا ہی کہ اون رونے والون کے آنسو جہنم مین ڈالدو کہ حمیم و صدید جہنم مین ملا دین کہ شدت و حرارت اوسکی زیادہ ہو اور عذاب ساکنان جہنم پر ہزار درجہ زیادہ ہو جائے اور اس سبب سے عذاب دشمنان آل محمد جنکو جہنم مین لیجاتے ہین زیادہ تر شدید ہو جاتا ہی۔ بعض کتب مین روایت کی ہو کہ جب ابن زیاد ملعون نے اپنے اصحاب کو جمع کرکے امام حسین سے لڑنے پر تحریص و ترغیب کی عمر بن سعد ملعون کو امیر و سردار لشکر کیا اور حکومت رے کا اوس سے وعدہ کیا وہ ملعون ابن زیاد پاس سے متفکر ہوا اور اپنے اصحاب دوستون سے مشورہ کیا اون لوگون مین ایک شخص تھا جسے کامل کہتے تھے اور وہ بکمال عقل و دیانت موصوف تھا اوسنے عمر بن سعد ملعون کو بہت پند و نصائح کیے اور عقاب و عقوبات خدا سے ڈرایا لیکن اوس بدبخت کو مفید نہوا پھر کامل نے کہا مین ایک سفر مین تیرے باپ کے ہمراہ تھا اور جانب شام جاتا تھا اثناے راہ مین میرا گھوڑا تھک گیا اور رفقا سے چھوٹ کر پیاسا ہوا اوسی حالت مین میری نظر ایک راہب کے گرجا پر پڑی جب مین اوس گرجا کی نزدیک گیا اور گھوڑے سے نیچے آیا راہب نے گرجا سے مجھے دیکھا اور کہا کیا چاہتا ہی مین نے کہا پیاسا ہون تھوڑا پانی چاہتا ہون اوس راہب نے کہا تم اوس پیغمبر کی امت سے ہو جسکی امت دنیا کے لیے ایک دوسرے کو قتل کرتی ہی مین نے کہا مین امت محمد صلعم سے ہون اوسنے کہا تم بدترین امت ہائے گذشتہ پیغمبرون سے ہو اسلیے کہ اپنے پیغمبر کی عترت سے دشمنی کرتے ہو اور اونکی عورتون کو اسیر کرکے اونکا مال لوٹ لیتے ہو مین نے کہا اے راہب کیا ہم لوگ ایسے کام کرینگے اوسنے کہا ہان اور جب تم ایسے کام کروگے تمام آسمان و زمین و دریا و پہاڑ و صحرا و وحشی و طیور خروش مین آکر اونکے قاتل

لعنت کرینگے اور اونکا قاتل دنیا مین رہیگا مگر بہت کم بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوگا اور انکا طلب خون کریگا
اور جو اونکے قتل مین شریک ہوا ہوگا اوسے وہ شخص قتل کریگا اور کسیکو اونمین سی نچھوڑیگا اور خدا اونکے قاتلون
کو جلد جہنم واصل کریگا بعد اسکے راہب نے کہا مجھے گمان ہی کہ تمھین کچھ قرابت اوس فرزند مبارک طیب کے قاتل
سے ہی قسم بخدا اگر مین اوس وقت موجود ہون بیشک اپنی جان اونپر قربان کر ڈالون مین نے کہا اے
راہب مین اپنے نفس کو پناہ خدا مین دیتا ہون کہ قاتلان فرزند رسول خدا سی ہون اوسنے کہا اگر تم نہین ہو تو
تمھارا اقربا کوئی ایسا ہوگا اور اوس فرزند مبارک کے قاتل پر نصف عذاب اہل جہنم ہوگا اور عذاب فرعون و ہامان
سے بھی اوسکا عذاب بدتر ہوگا یہ کہکر اوسنے دروازہ بند کرلیا اور مشغول عبادت ہوا اور مجھے پانی نددیا جب مین
لشکر سعد مین پہونچا اوسنے کہا ای کامل تمھین دیر کیون لگی مینے اپنا حال کہا اور اوس راہب کی نقل بیان کی سعد نے
کہا تم سچ کہتے ہو مین بھی ایک دن اس راہب پاس گیا اوسنے مجھے بھی یہی خبر دی کہ مین یا میرا بیٹا فرزند رسول خدا
کا قاتل ہوگا۔ اور مجھے خوف ہی کہ میرا پسر عمر اونکا قاتل ہو اسیوجہ سے سعد نے تیرے باپ نے تجھے نکال دیا تھا اے عمر
بن سعد خوف کر کہ نصف عذاب اہل جہنم کا اس دنیائے فانی کے لیے مستوجب نہو یہ سنکر شقاوت اوس
بدبخت پر اور زیادہ غالب ہوئی اور یہ باتین اوسے کچھ موثر نہوئین جب اس کلام کامل کی خبر ابن زیاد شقی کو
پہونچی کامل کو اوسنے بلایا اور زبان اونکی کاٹ ڈالی بعد اسکے ایک روز کامل زندہ رہکر رحمت الٰہی ملحق ہوے
کتب معتبرہ انساب وغیرہ مین منقول ہی کہ عبید اللہ بن زیاد ولد الزنا تھا اور اوسکا باپ زیاد بھی ولد الزنا تھا اور
سمیہ مادر زیاد زناکار مشہور تھی چنانچہ سمیہ سے قبیلہ ثقیف کے ایک غلام نے زنا کیا اور زیاد اوس نطفہ زنا سے
پیدا ہوا اور چونکہ سفیان نے بھی مادر زیاد سے زنا کیا تھا اسوجہ سے معاویہ زیاد کو اپنا بھائی کہتا تھا۔ اور
روایت میں ہے کہ عائشہ زیاد کو زیاد بن ابیہ کہتی تھی اسلیئے کہ اوسکے باپ کا پتہ نہ تھا اور یزید بن معاویہ غلام
بجدل کلبی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا اور فرزند زنا تھا کہ عمر اور اوسکا باپ سعد دونون مشہور تھے کہ ولد الزنا ہین
مشہور ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی عذرہ سی ہمراہ مادر سعد زنا کیا اور وہ اوس نطفہ زنا سی پیدا ہوا ایک روز سعد نے
معاویہ سے کہا مین تجھسے زیادہ مستحق خلافت ہون معاویہ نے کہا ہان بنی عذرہ سے پوچھنا چاہیئے۔ احادیث
کثیرہ مین ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول ہے کہ پیغمبرون کو اور اونکے اوصیا اور اونکی ذریت کو نہین قتل کرتا
مگر ولد الزنا اور اونکے قتل کا ارادہ نہین کرتا مگر فرزند زنا فلعنۃ اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین شیخ طوسی نے بسند معتبر
روایت کی ہی کہ معاویہ بن وہب نے کہا مین ایک روز جناب صادقؑ کی خدمت مین حاضر تھا ناگاہ ایک مرد پیر خمیدہ
مجلس آنحضرت مین آیا اور سلام کیا حضرت نے فرمایا و علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے شیخ میری قریب آ
یہ سنکر وہ مرد پیر قریب آیا اور دست مبارک آنحضرت چوم کر رونے لگا حضرت نے فرمایا اے شیخ تمھاری رونے کا

سبب کیا ہی اوس مرد پیر نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے ایکسو سال کا عمر گذرا آرزو میری یہ ہی آپ خروج کیجیے
اور شیعون کو پنجہ مخالفین سے نجات دیجیے اور مجھکو خیال رہتا ہی کہ اس سال یا اس مہینے مین یا اس روز آپ خروج کرینگے
اور اپکا مین رہجان بہتین یا المنذ این کیونکر مشہور و فون یہ کلام اوس مرد پیر کا سنکر حضرت رونے لگے اور فرمایا اے
شیخ اگر موت تمہاری تاخیر آئے اور ہم خروج کرین تم ہمارے ہمراہ ہوگے اور اگر قبل خروج تمہارا انتقال ہو جاوے بروز
قیامت ہمراہ اہلبیت جناب رسولخدا ہوگے جب اوس مرد پیر نے یہ سنا کہا جب یہ آپ سے سنا یہ قدم میت انجام
جو کچھ مجھسے فوت ہو جاوے اوسکی مجھے پروا نہین حضرت نے ارشاد کیا کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے مین دو چیز بزرگ
چھوڑے جاتا ہون کہ جبتک اون سے متمسک ہوگے گمراہ نہوگے اور وہ دو چیزین کتاب خدا اور میری عترت و اہلبیت
ہین اور جب بروز قیامت آؤگے ہمارے ہمراہ ہوگے پھر فرمایا اے مرد پیر میرا گمان یہ ہے کہ تم کوفہ کی باشندہ نہین ہو
اوس مرد پیر نے کہا آپ پر سے فدا ہون مین اطراف کوفہ کا باشندہ ہون حضرت نے فرمایا کیا تم میرے جد امام حسین
کی قبر مبارک سے قریب ہو اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تم اونکی قبر کی زیارت کو کیونکر جایا کرتے ہو اوس
مرد پیر نے کہا مین زیارت کو جاتا ہون اور بہت جاتا ہون حضرت نے فرمایا اے شیخ یہ وہ خون ہے جسے خداوند عالم
طلب کریگا اور کوئی مصیبت فرزندان جناب فاطمہ پر مثل مصیبت امام حسین نہین گذری بتحقیق کہ امام حسین
مع ہشترہ اہلبیت کے شہید ہوئے جنہون نے خدا کے لئے جہاد کیا اور خدا پر صبر کیا اور خدا نے انکو جزا بہترین جزا
صبر کنندگان عنایت فرمائی جب قیامت ہوگی جناب رسولخدا تشریف لائینگے اور امام حسین اونکی ہمراہ ہونگے
جناب رسولخدا اپنا دست مبارک امام حسین کے سر پر رکھے ہونگے اور سر مبارک امام حسین سے خون بہتا ہوگا پھر جناب
رسولخدا فرمائینگے پروردگارا میری امت سے سوال کر کہ میرے فرزند کو کیون قتل کیا یہ فرماکر حضرت نے ارشاد کیا ہر جزع و گریہ
مکروہ و ناخوش ہے مگر جزع اور گریہ کرنا امام حسین پر

فصل گیارھوین بیان اوس ظلم و ستم کا جو شیعون پر ہوا اوس
پہلے کہ امام حسینؑ عراق مین داخل ہون شیخ کشی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایکروز میثم تمار رضی اللہ عنہ کہ بزرگ
اصحاب جناب امیرؑ اور صاحب اسرار آنحضرت تھے مجلس بنی اسد کیطرف سے گذر رہے تھا کہ حبیب ابن مظاہر جو شہید کربلا
ہین میثم تمار سے ملے اور کھڑے ہو کر آپس مین بہت باتین کین حبیب ابن مظاہر نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون کہ ایک مرد پیر
جسکے سر کے اگلے بال نہین اور شکم فربہ ہے اور خربوزہ فروش ہے اوسے پکڑ لیا ہے اور بوجہ محبت اہلبیت رسالت سولی
پر کھینچ دیا ہے اور اوسی سولی پر اوسکا پیٹ چاک کیا ہے اس کلام سے غرض ابن مظاہر کی میثم تمار تھے میثم تمار نے
کہا گویا مین ایک شخص کو پہچانتا ہون کہ اوسکے سرخ بال ہین اور دو گیسو ہین وہ نصرت فرزند رسول کو آیا ہے
اور اوسے قتل کرکے اوسکا سر کوفہ کی اطراف مین پھرا رہے ہین اس کلام سے غرض میثم تمار کی حبیب ابن مظاہر تھے
جب یہ باتین کرکے الگ ہوگئے اہل مجلس نے جب یہ باتین سنی آپس مین کہا ہمنے انسے کوئی جھوٹا زیادہ نہین دیکھا

ہنوز اہل مجلس نہ اوٹھے تھے کہ رشید ہجری رضی اللہ عنہ کہ محرمان اسرار جناب امیرؑ سے تھے اون دونون
بزرگوارون کو بلانے آئے اور اہل مجلس سے اونکو دریافت کیا اونھون نے کہا وہ دونون تھوڑی دیر یہان ٹھہرے
رہے اور یہ باتین کرتے چلے گئے رشیدؓ نے کہا خدا میثم تمار پر رحمت نازل کرے میثم نے اسکو فراموش کیا کہ اوسنے
یہ بھی کہا تھا کہ جو شخص حبیب ابن مظاہرؓ کا سر کاٹ کر لاویگا اوسکا انعام اوروں کے انعام سے ایک ہزار درہم زیادہ دیا جائیگا
رشیدؓ یہ کہکر وہان سے چلے گئے اوس جماعت نے کہا یہ شخص اون دونون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے بعد تھوڑی دنون کے دیکھا کہ
میثمؓ کو دروازۂ عمرو بن حریث پر سولی پر کھینچا ہے اور حبیب ابن مظاہرؓ ہمراہ امام حسینؑ شہید ہوئے اور اونکا سر
اطراف کوفہ میں پھرایا گیا حبیب ابن مظاہرؓ منجملہ اون سر شہیدون کے تھے جنھون نے یاری و نصرت امام مظلوم کی
اور بمقابلہ کوہ پا آہن کیے اور اپنے سینون کو ہزارون شمشیر و نیزہ و تیرون سپر دیکر دیا اور وہ شقیائے امت
ان مجاہدین کو طمع مال اہل کثیر دلاتے تھے اور یہ انکار کرتے اور کہتے تھے جبتک ہماری آنکھ کو حرکت ہو اور ہماری آنکھ
کھلی ہے ہم سب اپنی جانین فدائے فرزند رسول خدا کرینگے بس سب گرد امام حسینؑ اور بعد کر شہید ہوا اور جب
اوس صحرا مین جنگ شروع ہوئی اور ہزارون کافرون نے اس جماعت قلیل کو گھیر لیا حبیب ابن مظاہرؓ ہمراہ بریر ابن
خضیر ہمدانی کہ وہ قاریان قرآن کے سردار تھے آپسمین مزاح کرتے تھے بریرؓ نے کہا اے برادر یہ وقت ہنسی کا نہیں ہے حبیب
ابن مظاہرؓ نے کہا اس روز سے بڑھکر کون سا روز زیادہ خوشی کا ہے کہ یہ کافر و منافق اپنی شمشیرون سے ہمپر حملہ
کرین اور ہم شہید ہوکر حورون کے ہم آغوش ہون اور نعیم ابدی بہشت مین پہونچین شیخ کشی نے بسند معتبر روایت
کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ مع اصحاب ایک نخلستان مین تشریف لائے اور ایک خرمے کے درخت کے نیچے بیٹھکر فرمایا
اسمین سے خرمے توڑو جب خرمے گرے ہمراہ اصحاب تناول فرمائے رشید ہجریؓ نے کہا یا امیر المومنینؑ یہ رطب کیا عمدہ ہین
جناب امیرؑ نے فرمایا اے رشید تمکو اس درخت کے ایک ٹکڑے پر سولی پر کھینچینگے اور جب یہ خبر مشتہر ہوگی اس
درخت کو کاٹ کر دو حصے کرینگے لیکن تمھارے ہاتھ پاؤن زبان کاٹی جاویگی بعد اس کلام کے ہمیشہ رشیدؓ اوس درخت
پاس آتے اور اوسکو پانی دیتے تھے ایک روز جو وہان آئے دیکھا کہ اوس درخت کو کاٹ ڈالا ہے رشید ہجریؓ نے کہا میری
اجل قریب ہی ہے پھر بعد چند روز کے ابن زیاد لعین نے رشید رضی اللہ عنہ کو بلایا راستہ مین دیکھا کہ اوس درخت کے دو ٹکڑے کیے
ہین کہا میرے لیے اس درخت کو کاٹا ہے اسکے بعد دوسری دفعہ ابن زیاد شقی نے رشیدؓ کو طلب کیا اور کہا اپنے امام کی جھوٹی
باتون مین سے کوئی بات بیان کر رشیدؓ نے کہا مین جھوٹا نہین اور میرے امام بھی جھوٹے نہین اونھون نے مجھے خبر دی ہے کہ
تو میرے ہاتھ پاؤن زبان کاٹیگا اوس ملعون نے حکم دیا کہ انکے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالو اور زبان نکالو اسلیے کہ اسکے
امام کا جھوٹ ظاہر ہو جب ہاتھ پاؤن اونکے کاٹ ڈالے اور گھر مین لے گئے ابن زیاد لعین کو خبر پہونچی کہ رشیدؓ امور
غریبہ و عجیبہ لوگون سے بیان کرتے ہین یہ سنکر اوس شقی نے حکم دیا کہ زبان بھی انکی کاٹ ڈالو شیخ طوسی رحمۃ

بسند معتبر ابو حسان عجلی سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے امۃ اللہ دختر رشید ہجریؓ سے ملاقات کرکے کہا مجھسے بیان کرو جو کچھ تمنے اپنے پدر بزرگوار سے سنا ہے امۃ اللہ نے کہا میں نے سنا کہ میرے پدر کہتے تھے میں نے اپنے حبیب امیر المومنینؑ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اے رشید تم اوس وقت صبر کیونکر کروگے جب تمکو بنی امیہ میں سے ولد الزنا طلب کریگا اور تمہارے ہاتھ پاؤن زبان کاٹ ڈالیگا میں نے کہا یا امیر المومنینؑ آخر انجام اوسکا بہشت ہوگا حضرتؑ نے فرمایا ہاں تم دنیا اور آخرت میں میرے ہمراہ ہوگے یہ سنکر دختر رشید نے کہا قسم بخدا میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد لعین نے میرے پدر بزرگوار کو طلب کیا اور کہا امیر المومنینؑ سے بیزاری کرو میرے باپ نے قبول نکیا اوسنے کہا تمہارے امام نے تمکو کیونکر خبر تمہارے قتل کی دی ہے میرے باپ نے کہا میرے خلیل و حبیب امیر المومنینؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ تو مجھسے کہیگا کہ امیر المومنینؑ سے بیزاری اختیار کرو اور میں قبول نکرونگا پس تو میرے ہاتھ پاؤن زبان کاٹ ڈالیگا اوس لعین نے کہا قسم بخدا تمہارے امام کو میں جھوٹا کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ہاتھ پاؤن اسکے کاٹو اور زبان نہ کاٹو پس میرے باپ کے ہاتھ پاؤن کاٹ کر گھر میں بھیجدیا میں اپنے باپ پاس گئی اور کہا اے پدر آپ پر درد و الم کسطرح گذر رہا ہے میرے باپ نے کہا اے دختر مجھے فقط اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شخص انبوہ و ازدحام مردم میں ہو اور اوسے لوگون سے تکان ہو بعد اسکے ہمسایہ کے لوگ اور دوست احباب اوسکے دیکھنے آئے اور اظہار درد و اندوہ میرے باپ کی مصیبت پر کرکے روتے تھے میرے باپ نے کہا رونا چھوڑو اور دوات و کاغذ لاؤ کہ میں تمہیں وہ خبر دون جو میرے مولا امیر المومنینؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اسکے بعد واقع ہوگی پس میرے پدر خبرہائے آیندہ بیان کرتے تھے اور لوگ لکھتے تھے جب یہ خبر ابن زیاد لعین کو پہونچی کہ وہ خبرہائے آیندہ لوگون سے بیان کررہے ہیں اور نزدیک ہے کہ فتنہ و فساد برپا ہو اوس حرامی نے کہا کہ اوسکے آقا اور مولا نے جھوٹ نہیں کہا۔ جاؤ اور اوسکی زبان بھی کاٹ ڈالو پس میرے پدر کی زبان بھی کاٹی گئی اور اوسی رات کو رحمت الٰہی سے واصل ہوا اور جناب امیرؑ میرے باپ کو رشید بلایا کہتے تھے اور علم منایا و بلایا اونکو تعلیم کیا تھا اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب کسیکو دیکھتے تھے اوس سے کہتے تھے تم اسطرح مروگے اور اسطرح قتل ہوگا اور جو کچھ وہ کہتے تھے وہی ہوتا تھا شیخ مفید رح نے روایت کی ہے کہ زیاد حارثی نے کہا ایک روز میں ابن زیاد پاس بیٹھا تھا کہ رشید ہجریؓ کو اوسکے پاس لائے ابن زیاد نے اونسے پوچھا تمکو تمہارے مولا علی ابن ابیطالبؑ نے کیونکر خبر دی ہے کہ میں تمکو کسطرح قتل کرونگا رشیدؓ نے کہا مجھکو میرے مولا نے خبر دی ہے کہ تو میرے ہاتھ پاؤن کاٹیگا اور سولی پر فلان درخت خرما کے تختے پر لٹکاویگا ابن زیاد شقی نے کہا قسم بخدا میں کلام تمہارے امام کا جھوٹا کرونگا اور تمکو چھوڑ دونگا جب رشیدؓ نے چاہا مجلس ابن زیاد لعین سے باہر آئیں وہ حرامی پشیمان ہوا اور کہا کوئی سیاست و عقوبت اس سے زیادہ بدتر نہیں جو اسکے آقا نے اسے خبر دی ہے ہاتھ پاؤن اسکے کاٹ ڈالو اور اوسے درخت خرما کے تختے پر سولی پر لٹکاؤ جب رشیدؓ نے کہا افسوس صد افسوس

ایک بات اسکے علاوہ باقی رہگئی ہی جسکی میرے مولا نے مجھے خبر دی ہے ابن زیاد نے کہا وہ کون بات ہے رشید نے کہا
میری زبان بھی کاٹی جائیگی یہ سنکر ابن زیاد شقی نے کہا اسکی زبان بھی کاٹ ڈالو رشید نے کہا اب خبر امیر المومنین کی
پوری ہوئی جو مجھسے میرے مولا نے بیان کی تھی شیخ کشی و شیخ مفید رح وغیرہ نے روایت کی ہے کہ میثم تمار ایک زن بنی اسد
کے غلام تھے اور جناب امیر نے خرید فرما کے آزاد کر دیا تھا اونسے پوچھا تمھارا کیا نام ہی کہا سالم حضرت نے فرمایا
مجھے جناب رسولخدا نے خبر دی ہی کہ تمھارے اپنے عجم مین تمھارا میثم نام رکھا ہے کہا ہان خدا و رسول و امیر المومنین
نے سچ کہا قسم بخدا میرے باپ نے میرا یہی نام رکھا ہی حضرت نے فرمایا سالم اپنا نام نرکھو بلکہ جسکی جناب
رسولخدا نے خبر دی ہی وہ ہی نام رکھو پس اپنا نام میثم رکھا اور کنیت اپنی ابو سالم رکھی ایک روز جناب امیر نے
میثم سے کہا تمکو میری بعد پکڑ لیجاینگے اور سولی پر کھینچ دینگے اور حربہ تمپر مارینگے اور تیسرے روز خون تمھاری
ناک اور منھ سے جاری ہوگا اور تمھاری داڑھی اوس خون سے رنگین ہوگی اے میثم اوس خضاب کے منتظر رہو
اور تمکو دروازہ عمرو بن حریث پر مع نو نفر سولی دینگے اور لکڑی تمھاری سولی کی سب سے زیادہ چھوٹی ہوگی
اور تم مرتبہ مین اون سب سے مقرب ہوگے میرے ساتھ آو مین تمکو وہ درخت دکھاؤن جسکی چوب مین تمکو لٹکا دینگے پھر
حضرت نے وہ درخت میثم کو دکھایا و بروایت دیگر جب میثم خدمت جناب امیر مین کوفہ سے باہر جاتے تھے اور جناب امیر
اوس درخت پاس پہونچتے تھے۔ فرماتے تھے اے میثم تم مین اور اس درخت مین مصاحبت ہوگی و بروایت دیگر جناب
امیر نے کہا اے میثم تمھارا حال اوسوقت کیا ہوگا جب ایک ولدالزنا بنی امیہ مین سے تمکو بلا کر تکلیف دیگا کہ مجھسے
بیزاری کرو میثم نے کہا قسم بخدا مین بیزار نہونگا جناب امیر نے فرمایا قسم بخدا وہ تمکو قتل کریگا اور سولی پر
لٹکا دیگا میثم نے کہا مین صبر کرونگا اور یہ امور راہ خدا مین کم اور سہل ہین جناب امیر نے فرمایا اے میثم تم آخرت مین
میرے ہمراہ میرے درجہ مین ہوگے بعد جناب امیر کے میثم ہمیشہ اوس درخت پاس جاتے اور نماز پڑھتے اور کہتے
تھے اے درخت خدا تجھے برکت دے کہ مین تیرے لیئے پیدا ہوا ہون اور تو میرے لیئے بڑھا ہے اور جب عمرو بن حریث سے
ملاقات ہوتی تھی کہتے تھی مین ایک وقت تمھارا ہمسایہ ہونگا رعایت ہمسائیگی مجھسے کرنا عمرو کا گمان تھا یہ
مکان کے قریب اپنے رہنے کو دوسرا مکان لینگے یہ سمجھکر کہتے تھے کہ تمھین مبارک ہو خانہ ابن مسعود مول
لوگے یا ابن حکیم کا گھر خرید وگے اور یہ نہ معلوم تھا کہ مراد میثم کی کیا ہی بعد اسکے جس سال امام حسین مدینہ سے متوجہ
مکہ ہوے اور مکہ سے کربلا کا قصد کیا میثم نے بھی ارادہ حج کیا اور اپنے ایک دوست سے کہا مین تم سے ایک خبر بیان
کرتا ہون اوسکو دل مین رکھنا چاہیئے تک کہ اوسکی تعبیر ظاہر ہو اور میری کلام کی تمکو تصدیق ہو۔ واضح ہو مین اس سال
حج کو جاتا ہون جب حج سے پھرونگا یہ ولدالزنا یعنے عبید اللہ بن زیاد ایک سو آدمی میرے لیئے بھیجیگا اور وہ مجھے پکڑ کر اوسکے
پاس لیجائینگے جب وہ مجھے دیکھیگا کہیگا کہ یہ کس حلیے تھے کو میرے سامنے لائے ہو جسکا داڑھی چہرا ایک ہے قسم بخدا مین اسکے

ہاتھ پاؤن کاٹونگا ای دوست علی اوس سے کہونگا خدا تجھپر رحم نکرے علی ابن ابیطالب علیہ السلام امام حسن علیہ السلام سے زیادہ پہچانتی تھے
جس روز کوڑا تیری سر پر مارا تھا اور امام حسن علیہ السلام نے کہا تھا ای پدر آپ اسکے سر پر کوڑا کیون مارتے ہین یہ تو ہمارا دوست
ہے جناب امیر نے فرمایا تھا قسم بخدا ہے اسکو تمسے بہتر پہچانتا ہون یہ ہمارے دشمنون کا دوست اور ہمارے
دوستون کا دشمن ہے پھر وہ شقی مجھے سولی پر کھینچیگا اور میری منھہ پر لگام باندھ دیگا اور تیسرے روز خون
میری ناک کے سوراخون سے جاری ہوکر میری داڑھی اور سینہ پر بہیگا بعد اسکے میثم اوس سال حج کو گئے
اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ جناب رسول خدا کے پاس بھی حاضر ہوے ام سلمہ نے کہا تم کون ہو کہا مین میثم ہون ام سلمہ نے کہا
قسم بخدا مین نے ایک رات کو سنا جناب رسول خدا تمکو یاد کرکے تمہارے حق مین سفارش علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کرتے تھے میثم نے امام
حسین علیہ السلام کا حال ام سلمہ سے پوچھا ام سلمہ نے کہا اپنے کسی باغ مین گئے ہین میثم نے کہا جب آئین اونسے میرا سلام کہنا اور کہنا
بہت جلد نزدیک حقتعالی انشاء اللہ تعالی ہے آپسے ملاقات ہوگی یہ سنکر ام سلمہ نے خوشبو منگائی اور اپنی کنیز سے کہا میثم
کی داڑھی اس سے خوشبو کردے اور روغن ملدے کہا میثم نے کہا تمنے میری داڑھی خوشبو کی اور بہت جلد اہلبیت کی محبت
مین میری داڑھی کا خون سے خضاب ہوگا ام سلمہ نے کہا امام حسین علیہ السلام تمکو بہت یاد کرتے تھے میثم نے کہا مین بھی ہمیشہ اونکی یاد
مین رہتا ہون اسوقت بہت مستعجل ہون میرے اور اونکے لیے ایک امر مقدر ہوا ہے کہ اوس تک پہونچنا ضروری ہے جب باہر آئے دیکھا کہ عبد اللہ
ابن عباس بیٹھے ہین میثم نے کہا ای پسر عباس مجھسے جو چاہو تفسیر قرآن کا سوال کرو کہ مین نے قرآن جناب امیر کے سامنے پڑھا ہے
اور اوسکی تاویل آنحضرت سے سنی ہے ابن عباس نے دوات و کاغذ مانگا اور میثم سے پوچھ پوچھ کر لکھا یہانتک کہ میثم نے کہا
ای پسر عباس اوسوقت تمہارا حال کیا ہوگا جب مجھے دیکھو گے کہ ہمراہ نو آدمیون کے سولی پر کھینچا جاؤنگا جب ابن
عباس نے یہ سنا کاغذ پھاڑ ڈالا اور کہا تم کہانت کرتے ہو میثم نے کہا کاغذ نہ پھاڑو جو مین نے کہا ہے اگر واقع ہو
اوسوقت کاغذ پھاڑ ڈالنا بعد اسکے جب میثم حج سے فارغ ہوکر متوجہ کوفہ ہوئے اور قبل اسکے کہ حج کو جائین معرف
کوفہ سے کہتے تھے کہ بہت جلد ایک حرامزادہ بنی امیہ مین سے مجھے طلب کرے گا اور تو اوس سے مہلت چاہیگا
اور آخر الامر مجھے اوسکے پاس لے جائیگا یہانتک کہ دروازہ خانہ عمرو بن حریث پر مجھے سولی دیگا بعد اسکے جب عبید اللہ
ابن زیاد ملعون کوفہ مین آیا اور معرف کو بلا کر میثم رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا معرف نے کہا وہ حج کو گئے ہین ابن زیاد
نے کہا قسم بخدا اگر اونکو نہ لاؤگے تو مین تمکو قتل کر ڈالونگا پس معرف نے مہلت مانگی اور مقام قادسیہ مین میثم کے
استقبال کو گیا اور وہان قیام کیا یہانتک کہ میثم وہان پہونچے وہ میثم کو پکڑ کے ابن زیاد ملعون کے پاس گیا جب میثم
تمار رضی اللہ عنہ داخل مجلس ابن زیاد شقی ہوئے حاضرین مجلس نے کہا یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نزدیک مقربین مین سے
تھے اوس شقی نے کہا تمپر وای ہو اس عجمی کو وہ اسقدر دوست رکھتے تھے سب نے کہا ہان۔ ابن زیاد نے کہا ای میثم
پروردگار تمہارا کہان ہے میثم نے کہا ظالمون کی گھات مین ہے اور تو اون ظالمون مین سے ہے ابن زیاد نے کہا

تم اسقدر جرأت رکھتے ہو کہ اس طور سے مجھسے کلام کرتے ہو لازم ہی کہ ابو تراب سے بیزاری اختیار کرو میثم نے کہا
مین ابو تراب کو نہین جانتا ابن زیاد نے کہا علی ابن ابیطالب سے بیزاری کرو میثم نے کہا اگر علی ابن ابیطالب سے بیزاری
نکرون کیا کریگا ابن زیاد شقی نے کہا قسم بخدا تمھین قتل کرونگا میثم نے کہا میرے مولا امیر المومنین نے مجھے خبر دی ہے
کہ تو مجھے قتل کریگا اور سولی پر مع نو آدمیون کے دروازہ خانہ عمرو بن حریث پر لٹکا دیگا ابن زیاد نے کہا مین تمھارے
مولا اور آقا کے قول کی مخالفت کرتا ہون تاکہ اونکا جھوٹ ظاہر ہو جائے میثم نے کہا میرے مولا اور آقا نے جھوٹ نہین کہا
اور جو کچھ کہا ہی جناب رسولخدا سے سُنا ہی اور رسولخدا نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے خداوند جلیل سے سنا ہے تو انکی مخالفت
کیونکر کر سکیگا اور مین جانتا ہون جسطرح تو مجھے قتل کریگا اور جانتا ہون جہان مجھے سولی دیگا اور سب سے پہلے
اسلام مین جس آدمی کے منھ پر لگام باندھینگے وہ مین ہونگا بعد اسکے ابن زیاد نے حکم دیا کہ میثم اور مختار
دونون کو قید کرین۔ قید خانہ مین میثم نے مختار سے کہا تم قید سے چھوٹ جاؤگے اور خروج کرکے طلب خون امام حسین کرکے
اور عبید اللہ بن زیاد کو قتل کروگے جب مختار کو قتل کرنے لیچلے قاصد یزید کیجانب سے پہونچا اور ایک نامہ لایا اوسمین
لکھا تھا کہ مختار کو چھوڑ دو پھر میثم کو بلایا اور حکم دیا کہ انکو سولی پر دروازہ خانہ عمرو بن حریث پر لٹکا دو اوسوقت
عمرو نے جانا کہ وہ مجھسے میثم نے کہا تھا کہ اپنے ہمسایہ کی رعایت کرنا اُس سے مراد یہ وقت تھا پھر اپنی کنیز کو حکم دیا کہ انکی
سولی کے نیچے جھاڑو دی اور خوشبو روشن کری میثم نے احادیث فضائل اہلبیت شروع کیے اور بنی امیہ پر لعن کیا او
دیگر امور جدال و قتال و حالات بنی امیہ کی خبر دیتے رہے لوگون نے ابن زیاد سے کہا اس شخص نے تمکو بدنام کر رکھا ہی اوس
ولد الزنا نے حکم دیا کہ اونکے منھ پر لگام باندھکر سولی پر کھینچ دین کہ بات نکرسکے اور جب تیسرا دن ہوا ایک ملعون آیا
اوسکے ہاتھ مین ایک حربہ تھا اوسنے کہا قسم بخدا مین یہ حربہ تیرے مارونگا باوجودیکہ جانتا ہون تم ہمیشہ دن کو روزہ
رکھتے تھے اور راتون کو عبادت الٰہی مین کھڑے رہتے تھے یہ کہکر وہ حربہ اوس شقی نے میثم تمار کے چوتڑ پر مارا کہ پہلو
اوس سے قطع ہو گیا اور آخر روز خون اونکے سوراخہاے دماغ سے جاری ہو کر ریش و سینہ مبارک پر جاری ہوا اور مرغ
روح نے جانب ریاض جنان پرواز کیا رحمہ اللہ۔ ایضاً شیخ کشی نے امام رضا سے روایت کی ہی کہ ایک روز میثم تمار
رضی اللہ عنہ خدمت مین امیر المومنین کے حاضر ہوی اور آنحضرت آرام فرما رہے تھے میثم نے پوچھا اوس علم کی جو امیر المومنین
نے اونکو تعلیم کیا تھا کہا افسوس ای میرے مولا آپ کی ریش مبارک کو آپکے خون سر سے رنگین کرینگے بعد اسکے امیر المومنین
جب بیدار ہوے فرمایا ای میثم تمکو پکڑ لینگے اور تمھارے ہاتھ پاؤن زبان کاٹ ڈالین گے اور وہ درخت جو کوفہ مین
بمحلہ کناسہ واقع ہی اوسکے چار ٹکڑے کرینگے ایک ٹکڑے پر تمکو سولی دینگے اور دوسرے پر حجر بن عدی کو اور تیسرے پر
محمد بن اکثم کو اور چوتھے پر خالد بن مسعود کو سولی پر لٹکاوینگے میثم نے کہا اس خبر سے مجھے کچھ شک سا ہوا اور مین نے
عرض کیا یا حضرت البتہ ایسا ہوگا امیر المومنین نے فرمایا ہان بحق پروردگار کعبہ اسیطرح مجھے جناب رسولخدا نے خبر دی ہے

مین نے کہا اے امیر المومنین مجھے کیون قتل کرینگے جناب امیر نے فرمایا ایک ولد الزنا فرزند زناکار عبید اللہ پسر زیاد
تمکو ہماری محبت کی وجہ سے قید کریگا اور اسیطرح قتل کریگا بعد اسکے جب عبید اللہ بن زیاد داخل کوفہ ہوا اوسکا
علم اوسی خرمے کے درخت مین اولجھا جسکی جناب امیر نے خبر دی تھی اور اولجھ کر پھٹ گیا اوس ملعون نے یہ فال بد جانی
اور حکم دیا کہ اوس درخت کو کاٹ ڈالو۔ اوس درخت کے چار ٹکڑے کیئے جب میثم کا گذر اوس درخت کی طرف ہوا
دیکھا کہ اوسے کاٹ ڈالا ہے میثم نے کہا اے درخت تو میرے لیئے کاٹا گیا ہے بعد اسکے صالح اپنے فرزند سے کہا
ایک میخ لاؤ اور اپنا نام اوس میخ پر لکھکر اون چارون حصون مین سے ایک حصہ پر جسکا نشان امیر المومنین نے بتایا تھا
ٹھونک دی اور کہا مجھے اس حصہ پر سولی دینگے بعد تھوڑے دنون کے میثم سے اہل بازار اور کوتوال سے نزاع
ہوئی میثم کو پکڑ کے ابن زیاد ملعون پاس لیگئے جب گفتگو ہوئی اس شقی کو طلاقت لسانی و فصاحت بیانی میثم
کی اچھی معلوم ہوئی اوس وقت عمرو بن حریث نے کہا اے امیر آپ پہچانتے ہین ابن زیاد نے کہا کون ہے عمرو بن حریث ملعون نے
کہا یہ میثم تمار ہے کہ خود بھی جھوٹا ہے اور اسکا آقا علی ابن ابیطالب بھی معاذ اللہ جھوٹا ہے جب ابن زیاد شقی نے
جانا کہ یہ میثم تمار رضی اللہ عنہ ہین آتش خشم و غضب و کینہ اوسکے سینے مین بھڑکنے لگی پھر سیدھا ہو کر بیٹھا اور کہا اے
میثم تم جھوٹ بولا کرتے ہو میثم نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے مین سچا ہون اور میرے مولا امیر المومنین بھی سچے ہین کہ سچے
بادشاہ مومنون کے وہی تھے ابن زیاد ملعون نے کہا علی سے بیزاری کرو اور اونکی برائی بیان کرو اور ولا
عثمان کی اختیار کرکے عثمان کی نیکیان بیان کرو اور اگر ایسا نکروگے تمھارے ہاتھ پانون زبان کاٹ ڈالونگا
جب میثم نے یہ سنا رونے لگے ابن زیاد لعین نے کہا اے میثم کیون روتے ہو کہا تیری کردار و گفتار پر نہین روتا
ولیکن مین اوس شک پر روتا ہون جو میرے دل مین گذرا تھا کہ ایک روز میرے مولا علی بن ابی طالب نے اسی واقعہ
کی مجھے خبر دی تھی ابن زیاد نے کہا اس واقعہ کی علی نے تمکو کیونکر خبر دی تھی میثم نے کہا مین ایک روز جناب امیر کی
خدمت مین گیا اور آنحضرت آرام فرمارہے تھے مین نے ایسا کچھ کہا اور حضرت نے اسطرح مجھسے کہا اور جو کچھ جناب امیر نے فرمایا
تھا سب یہان تک بیان کیا کہ اے میثم تمکو ایک کافر ولد الزنا فرزند کنیز زناکار پکڑ لیگا جب اوس ولد الزنا نے یہ سنا سخت
طیش و غضب آلودہ ہوکر کہا قسم بخدا مین تیرے ہاتھ پانون کاٹ ڈالونگا اور زبان نہ کاٹونگا کہ تیرا اور تیرے آقا کا جھوٹ
ظاہر ہو جائے بعد اسکے اوس لعین نے حکم دیا کہ میثم تمار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پانون کاٹ ڈالو اور حکم دیا کہ انکو
سولی پر لٹکا دو جب میثم رہ کو سولی پر لٹکائے ہجوم مردم ہوا باواز بلند کہا جسے علم مکنون علی بن ابیطالب سننا منظور ہو وہ آوے
مجھسے سنے یہ سنکر لوگ اونکے گرد جمع ہو گئے اور میثم تمار رہ سولی پر علوم و اسرار لوگون سے بیان کرتے اور عجائب و غرائب اخبار
حیدر کرار روایت کرتے تھے ناگاہ عمرو بن حریث ملعون آیا اور دیکھا ہجوم و انبوہ ہے پوچھا سبب ہجوم و انبوہ مردم کیا ہے
لوگون نے کہا میثم تمار رہ احادیث و اخبار حیدر کرار لوگون سے نقل کر رہے ہین یہ دیکھکر وہ لعین ابن زیاد شقی پاس گیا اور کہا جلد کسی کو

بھیجے کہ میثم کی زبان کاٹ ڈالے اسلیئے کہ اگر اور ایک ساعت اُسکی زبان مُنھ مین باقی رہیگی اہل کوفہ کا تمام بلاد
گمراہ کر دیگا یہ سنکر ابن زیاد ملعون نے ایک خواص کی طرف جو اوسکے بالا ہی سر مجلس کھڑا تھا نظر کی اور کہا جا اور
اوسکی زبان کاٹ ڈال جبکہ وہ خواص آیا کہا اے میثم میثم نے کہا مجھسے کیا مطلب ہے خواص نے کہا زبان اپنی نکالو
امیر کا حکم ہے تمہاری زبان کاٹ ڈالون میثم نے کہا اوس ولد الزنا نے تو کہا تھا کہ مجھے اور میرے مولا کو جھوٹا
کریگا آ میری زبان کاٹ تو یہ کہکر اپنی زبان مبارک باہر نکالی اور اوس شقی نے کاٹ ڈالی بعد اسکے جب لوگون نے
دیکھا اوسی حصہ چہارم درخت پر جسپر میثم نے میخ ٹھونک دی تھی اور اپنا نام لکھ دیا تھا اونکو سولی پر لٹکا دیا یہ اور
میثم تمار کی شہادت دس روز اوس سے پہلے ہوئی کہ جب امام حسین عراق مین پہنچے الصفّار روایت کی ہی کہ جب وہ بردار
برحمت پروردگار ملحق ہوے سات آدمی خرما فروش جو ہم پیشہ میثم کے تھے ایک رات کو آئے جسوقت کہ سب نگہبان و پاسبان
جاگ رہے تھے اور حق تعالی نے ان ساتون آدمیون کو نگہبانون سے پوشیدہ رکھا کہ انکو وہ نہ دیکھ سکے یہانتک کہ وہ
ساتون شخص میثم تمار کو وہان سے ایک نہر کے کنارے اوٹھا لیگئے اور وہان دفن کرکے پانی قبر پر جاری کر دیا اسکے
بعد ہر چند نگہبانون نے تلاش کیا مگر کہین اثر اور نشان بھی قبر کا نپایا۔ فصل (۱۲) بارھوین بیان توجہ سید الشہدا
امام حسین علیہ السلام بجانب مکہ معظمہ۔ چونکہ کتب فریقین مین اس واقعہ ہایلہ کا مختلف طور سے ذکر ہے لہذا جو کچھ اعاظم علماے
شیعہ رضوان اللہ علیہم نے لکھا ہی اوسپر اکتفا کیگئی اور اسوجہ سے کہ انکی روایات مین بھی اختلاف ہی لہذا مجمل
طور سے سبکا ذکر کرکے مقامات اختلاف مین اشارہ کر دیا ہی۔ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے بسند معتبر امام زین العابدین سے
روایت کی ہے کہ جب ہنگام ارتحال بدترین اہل بغی و عدوان معاویہ بن ابی سفیان جانب سقر جحیم و
عذاب الیم نیران پہونچا اپنے فرزند شقاوتمند یزید پلید علیہ اللعنہ والعذاب الشدید کو طلب کیا اور اپنے پاس بٹھاکر
کہا اے فرزند واضح ہو مین نے تیرے لیے گردن کشان جہان کو ذلیل و مطیع و منقاد کیا اور تمام شہرون کو تیرے تحت تصرف
مین دیا اور جہانداری و ملک و شہریاری تیرے واسطے مہیا کی اسمین تین شخصون سے تجھپر ڈرتا ہون اور جانتا ہون کہ
وہ تیری مخالفت جہانتک اُنسے ہوسکیگا کرینگے اول عبد اللہ پسر عمر بن الخطاب دوم عبد اللہ پسر زبیر سوم حسین
بن علی ولیکن عبد اللہ پسر عمر پس وہ تجھسے جدا نہوگا اگر تو اوسکی خاطر و مدارات کریگا ولیکن پسر زبیر اگر اوسپر
تیرا دسترس ہوجائے بند بند اسکا جدا کر ڈالنا اسلیئے کہ وہ ہمیشہ تیری گھات مین ہے مثل اوس شیر کے جو شکار
کی گھات مین بیٹھا ہو اور مانند روباہ شب و روز باندیشہ و مکر مشغول ہے کہ تیری دولت کو تباہ کرے ولیکن امام
حسین پس اونکی نسبت قرابت کا حال رسولخدا سے تجھے معلوم ہی کہ وہ پارۂ تن حضرت رسول کے ہین اور اونکے
گوشت و خون سے پرورش ہوئے ہین مین جانتا ہون کہ بیشک اہل عراق اونکو اپنی طرف بلائینگے اور یاری
و نصرت اونکی نکرینگے بلکہ اونکو تنہا چھوڑ دینگے لازم ہے کہ اگر اوسپر تو ظفر پائے اوسکی حق حرمت کو پہچاننا اور اونکو

منزلت و قرابت جو حضرت رسالتؐ سے ہی اوسکو یاد کرنا اور اونکی باتون پر اونکو مواخذہ نکرنا اور جو روابط مین نے اس مدت مین اونسے محکم کیے ہین اونکو قطع نکرنا اور ہرگز ہرگز اونکو کوئی صدمہ و ضرر نہ پہونچانا مؤلف فرماتے ہین کہ غرض اوس شقی کی ان نصیحتون سے حفظ ملک و پادشاہی یزید تھی اسلیئے کہ جانتا تھا بعد شہادت امام حسینؑ مین تزلزل ہوگا اور تمام خلائق مؤمن و منافق یزید سے منحرف ہونگے اور یہ بخوبی واضح ہے کہ وہ بدبخت اعتقاد نجدا اور وزجرا و نبوت سید انبیا نرکھتا تھا اور اوسکا کفر و نفاق تمام عالم پر ظاہر تھا پس امام زین العابدینؑ نے فرمایا جب معاویہ جہنم واصل ہوا اور یزید پلید اوسکے بعد مسند خلافت باطل پر بیٹھا اپنی چچا عتبہ پسر ابوسفیان کو اور بروایت شیخ مفید وغیرہ ولید پسر عتبہ کو حاکم مدینہ کرکے مدینہ میں بھیجا اور مروان بن حکم کو کہ معاویہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھا معزول کیا جب عتبہ داخل مدینہ ہوا اور مسند امارت پر متمکن ہوا چاہا حکم یزید درباب مروان جاری کرے مروان بھاگ گیا اور عتبہ کا اوسپر دسترس نچلا بعد اسکے اوسنے امام حسینؑ پاس ایک قاصد بھیجا کہ یزید نے مجھے حکم دیا ہے کہ اوسکے لیئے آپ سے بیعت لون لازم ہے کہ یہان آکر بیعت یزید کی قبول کیجئے جب امام حسینؑ تشریف لائے فرمایا اے عتبہ تو جانتا ہے کہ ہم خاندان عزت و کرامت و معدن نبوت و رسالت ہین اور ہم علمائے روشن دین اور نشانہائے راہ یقین ہین خدا نے حق ہمارے دلون کو سپرد کیا اور ہماری زبانون کو اوسنے گویا کیا ہے اور ہم چشمہ ہائے حکمت و دریائے علم جناب احدیت ہماری زبان معجز بیان پر جاری ہین مین نے اپنے جد جناب سولخدا سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے خلافت فرزندان ابوسفیان پر حرام ہے پھر مین اوس گروہ سے کیونکر بیعت کرون جنکے حق مین جناب سولخدا نے یہ ارشاد کیا ہے جب عتبہ نے امام حسینؑ سے یہ جواب سنا اپنے منشی کو بلایا اور اس مضمون کا نامہ یزید کو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ از طرف عتبہ پسر ابوسفیان بجانب بندۂ خدا یزید پادشاہ مؤمنین ہے۔ امابعد حسینؑ ابن علیؑ تمکو سزاوار خلافت نہین جانتے اور تمہاری بیعت پر راضی نہین ہو پس جو کچھ تم اونکے حق مین مناسب جانو اوسپر عمل کرو والسلام جب یہ خط یزید پلید پاس پہونچا جواب مین لکھا لازم ہے کہ جب میرا خط اے عتبہ تمہارے پاس پہونچے فوراً جواب لکھو اور بیان کرو کہ کس نے میری اطاعت کی اور کس نے میری مخالفت اختیار کی اور لازم ہے کہ امام حسینؑ کا سر ہمراہ خط کے میرے پاس بھیجدے۔ اور شیخ مفید و سید ابن طاؤس و ابن شہر آشوب وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے روایت کی کہ جب امام حسنؑ نے انتقال فرمایا شیعیان عراق نے مستعد ہوکے ایک عریضہ امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کرکے آپسے بیعت کرتے ہین امام حسینؑ نے اوسوقت موافقت اونکی صلاح وقت نجانی اور حکم بصبر فرمایا جب معاویہ واصل جہنم ہوا نصف ماہ رجب سنہ ہجری مین یزید نے ایک نامہ ولید پسر عتبہ بن ابوسفیان کو کہ از جانب معاویہ حاکم مدینہ تھا اس مضمون کا لکھا کہ امام حسینؑ و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن زبیر و عبدالرحمن بن ابی بکر سے میری

بیعت لے اور لازم ہے کہ انپر تنگ گیری کرکے عذر قبول نکرنا اور جو بیری بیعت سے انکار کرے اوسکا سر بہت جلد میری پاس بھیجدی جب یہ نامہ ولید پاس پہونچا اوسنے مروان بن الحکم سے اس بارہ مین مشورہ کیا مروان شقی نے کہا مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز یہ لوگ انتقال معاویہ سے خبر دار نہوئی پائین کہ انکو بلاکر یزید کی بیعت انسے لیلے اور جو قبول نکرے اوسی وقت قتل کر یہ بات ولید پر بہت گران ہوئی مگر اوسی رات ادن لوگون کو طلب کیا اور اوس وقت روضہ منورہ جناب رسولخدا مین جمع تھی جب پیغام ولید سنا امام حسینؑ نے فرمایا معاویہ مرگیا اور ہمکو بیعت یزید کے واسطے ولید نے طلب کیا ہے عبداللہ بن عمر و عبدالرحمن بن ابوبکر نے کہا ہم اپنے اپنے گھر جاکر دروازہ بند کیئے لیتے ہین عبداللہ بن زبیر نے کہا مین یزید سے ہرگز بیعت نکرونگا امام حسینؑ نے فرمایا البتہ مین ولید پاس جاونگا پس حضرت نے تیس شخصون کو اپنے اہلبیت اور غلامون موالیون مین سے حکم فرمایا کہ ہتھیار سج لین جب سب تیار ہوچکے امام حسینؑ اپنے ہمراہ لیگئے اور فرمایا تم سب دروازہ پر ٹھہرو جب میری آواز بلند ہو اندر چلے آنا جب امام حسینؑ داخل مجلس ولید ہوئے دیکھا مروان ولید پاس تنہا بیٹھا ہی جب امام حسینؑ بیٹھے ولید نے خبر مرگ معاویہ حضرت سے بیان کی حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ولید نے یزید کا خط پڑھا حضرت نے فرمایا مجھے یہ گمان نہین ہے کہ تم مجھسے پنہان یزید کے بیعت کرنے پر راضی ہو ضرور جا ہوگے علانیہ لوگون کے سامنے مین بیعت کرون ولید نے کہا ہان یہی مقصود ہے حضرت نے فرمایا کل صبح جو اس بارہ مین مناسب ہوگا جواب دونگا اور تم بھی اس بارہ مین خیال کرنا بعد اسکے آپس مین صلاح کرکے ہم مین سے جو لائق خلافت ہو اوسکی بیعت قبول کرنا ولید نے کہا بہت اچھا خدا حافظ آپ تشریف لیجائیے پھر بعد اسکے مجمع مردم مین آپ سے ملاقات کرونگا مروان لعین نے کہا امام حسینؑ کو نجانے دو کہ اگر اسوقت اونسے بیعت تونے نہ لی پھر بغیر اسکے کہ بہت خونریزی ہو وہ ہاتھ نہ آئینگے اسوقت تمہارے قابو مین ہین جس طرح ہوسکے انسے بیعت لیلو اور اگر بیعت نکرین قتل کرو امام حسینؑ اس کلام مروان بدانجام سے غضبناک ہوے اور فرمایا اے ولد الزنا فرزند ان ازرق زناکار بھلا تو یا وہ مجھے قتل کرسکیگا قسم بخدا تو جھوٹ کہتا ہے تو اور وہ کوئی میرے قتل پر قادر نہین بعد اسکے ولید کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا اے ولید واضح ہو کہ ہم اہلبیت نبوت و معدن رسالت ہین ہمارے گھر مین ملائکہ نازل ہوتے ہین خدا نے ہمکو نبوت و خلافت عطا کی اور ہمپر خلافت و امامت کو ختم کریگا اور یزید ایک مرد فاسق و شرابخوار ہے لوگون کو ناحق قتل کرتا ہے اور علانیہ انواع اقسام کے فسوق و فجور و معاصی کا مرتکب ہوتا ہے مجھ ایسا اوس ایسے فاسق سے ہرگز بیعت نہین کرسکتا اور پھر بعد اسکے میرے تمہارے جو کچھ ٹھہرے۔ یہ فرماکر ہمراہ اصحاب جانب منزل مراجعت فرمائی اور یہ واقعہ شب شنبہ ستائیسوین ماہ رجب کو گذرا جب امام حسینؑ باہر تشریف لیگئے مروان لعین نے ولید سے کہا تمنے میری بات نہ مانی قسم بخدا اب پھر وسترس نپاوگے

ولید نے جواب دیا اے مروان تیری راے پر واے ہو تیری راے میری موجب ہلاکت دنیا و دین تھی قسم بخدا میں راضی نہیں کہ تمام دنیا ہماری ہوجائے اور میں خون امام حسین میں شریک ہوں سبحان اللہ تو راضی ہے کہ میں امام حسین کو اس بات پر کہ وہ یزید سے بیعت کریں قتل کروں قسم بخدا جو شخص اونکے خون میں شریک ہوگا اوسکو قیامت میں کوئی حسنہ نجات نہ دیگا بظاہر مروان نے کہا اگر تمنے اسوجہ سے میرا کہا نکیا خوب کیا دلمیں فعل ولید سے راضی نہ تھا جب صبح ہوئی امام حسین گھر سے باہر تشریف لائے بعض کوچہ ہاے مدینہ میں مروان نے حضرت کو دیکھا اور کہا میری نصیحت قبول کیجیے اور یزید سے بیعت کر لیجیے کہ آپکے دین و دنیا کے لیے بہتر ہے امام حسین نے جواب میں فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حال اسلام پر واے ہو کہ اُمت یزید ایسے خلیفہ کی خلافت میں مبتلا ہو بتحقیق کہ مین نے اپنے جد بزرگوار رسول تمہارے سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خلافت آل ابوسفیان پر حرام ہے الغرض اسی بات پر بہت ردّ و بدل ہوئی اور مروان غضب آلود ہو کر چلا گیا۔ ولید نے شب اول عبداللہ بن زبیر سے بیعت لینے میں بہت مبالغہ کیا اور وہ صبح ہوتے ہی مدینہ سے مکہ کیجانب روانہ ہوا جب ولید اوسکے جانے پر مطلع ہوا ایک شخص کو بنی امیہ میں سے مع چالیس سوار اونکے متعاقب روانہ کیا مگر چونکہ عبداللہ راہ غیر متعارف سے گیا تھا ہرچند ڈھونڈھا مگر نپایا اور واپس آئے جب روز شنبہ تمام ہوا ولید نے کسیکو امام حسین پاس بھیجا اور دوبارہ بیعت بہت تاکید کی امام حسین نے فرمایا کہ صبر کرو کہ میں اس شب سوچوں اور فکر کروں و بروایت شیخ مفید رحمہ اللہ اوسی شب کہ وہ شب یکشنبہ ستائیسوین ماہ رجب کی تھی امام حسین متوجہ مکہ ہوے اور بروایت سابق امام زین العابدین نے فرمایا کہ جب امام حسین نے ارادہ عراق کیا شب اول بقصد وداع اپنے جد بزرگوار جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مقدس میں گئے کہ وداع کریں جب قریب قبر مطہر پہونچے ایک نور قبر منور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امام حسین علیہ السلام کے لئے ظاہر ہوا قریب امام حسین علیہ السلام نے وہ حالت مشاہدہ کی اپنی دولتسرا کی جانب مراجعت فرمائی اور دوسری شب کو پھر ضریح مقدس کی زیارت کو روانہ ہوے اور نزدیک مرقد مطہر آن سرور کھڑے ہو کر بہت نمازیں پڑھیں اور سجدہ میں نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ جناب سرور کائنات محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین پاس آئے اور آغوش مبارک میں لیکر درمیان دو دیدہ امام حسین بوسہ دیا اور رو رو کر فرمانے لگے میرے پدر و مادر اے فرزند تجھپر سے فدا ہوں گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ درمیان اشقیائے اُمت کہ مجھسے امید شفاعت رکھتے ہیں تو اپنے خون میں غوطے مار رہا ہے بتحقیق کہ اون ظالموں کا خدا کے یہاں کوئی حصہ نہیں اے فرزند تم بہت جلد اپنے پدر و مادر و برادر پاس آؤگے اور وہ تمھارے مشتاق ہیں اور تمھارے بہشت میں درجے ایسے ہیں کہ اونہیں نہ پہونچ سکوگے مگر شہید ہو کے یہ خواب دیکھکر امام حسین محزون و مغموم بیدار ہوے اور جانب دولتسرا مراجعت فرمائی

اپنا خواب اہلبیت سے بیان کر کے عازم سفر عراق ہوے اور بروایت معتبر دیگر جب خبر بیعت طلبی یزید کیجانب سے ولید کو پہونچی بہت محزون و مغموم ہوا اور کہا مجھکو منظور نہین کہ مین امام حسینؑ فرزند رسول خدا کو قتل کرون اگرچہ ایسا نہو گا ہرچند یزید تمام روے زمین مجھے دیدے بعد اسکے امام حسینؑ کو طلب کیا اوسوقت حضرت اپنے جد امجد کے روضہ پر گئے ہوے تھے جب امام حسینؑ کو گھر مین نپایا اور ولید کو خبر کی اوسنے کہا مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ وہ شہر سے چلے گئے اور مین اونکے خون مین شریک نہوا اور جب امام حسینؑ اوس شب نزدیک قبر مطہر جناب رسول خدا آئے۔ کہا السلام علیک یا رسول اللہ مین حسینؑ پسر فاطمہؑ فرزندزادہ آپکا ہون کہ آپنے مجھے اپنی امت مین امانت رکھا اور مجھے اپنا خلیفہ اونپر کیا یا نبی اللہ آپ گواہ ہین امت نے میری نصرت نکی اور میری حرمت کی رعایت نکی اور مجھے تلف کیا ان سب کی مین آپ سے شکایت کرتا ہون یہانتک کہ مین آپ سے ملاقات کرون یہ فرما کر مشغول نماز و عبادت ہوے اور صبح تک اپنے جد بزرگوار کے پاس بطاعت کردگار قیام کیا جب صبح ہوئی جانب دولتسرا مراجعت فرمائی پھر دوسری شب روضۂ مقدسۂ جد عالیمقدار کی زیارت کو تشریف لیگئے اور چند رکعت نماز ادا کی جب نماز سے فارغ ہوے کہا خداوندا یہ قبر تیرے پیغمبر کی ہے اور مین تیرے پیغمبر کا فرزند ہون و رمجھے جو امر درپیش ہے وہ تو جانتا ہے خداوندا مین نیکیون کو دوست رکھتا اور اوسکا حکم دیتا ہون و بدی کو دشمن رکھتا اور اوس سے منع کرتا ہون خداوندا بحق اس قبر اور صاحب قبر کے مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میرے لیے اختیار کر جس مین تیری اور تیرے رسول کی رضا ہو صبح تک اپنے جد بزرگوار ادر خداوند جلیل سے مناجات کرتے رہے جب قریب طلوع صبح ہوا اپنا سر اقدس ضریح مقدس جد بزرگوار پر رکھا ناگاہ نیند آگئی خواب مین دیکھا کہ جناب رسول خدا مع گروہ بیشمار ملائکہ مقربین کہ وہ حضرت کو بیچ مین لیے تھے قریب امام حسینؑ آئے اور سید الشہداؑ کو آغوش مبارک مین لیکر سینہ سے لگایا اور درمیان دو دیدۂ نور دیدہ بوسہ دیکر کہا اے حبیب من اے حسینؑ شہید من بہت جلد صحراے کربلا مین تمھارا سر تن سے جدا کرینگے اور تم اوس گروہ مین جنکو دعوی ہوگا کہ میری امت ہین اپنے خون مین تڑپو گے اور پیاسے ہو گے وہ اشقیا تمکو پانی نہ دینگے اور باوجود ایسے افعال و اعمال کے میری شفاعت کی امید رکھتے ہونگے خدا بروز قیامت اونکو میری شفاعت سے محروم کریگا اے نور دیدۂ من اے فرزند پسندیدۂ من تمھارے پدر و مادر و برادر میرے پاس آے اور تمھاری ملاقات کے مشتاق ہین تمھارے لیئے ریاض جنان مین منزلت اور چند درجے ایسے ہین کہ بغیر شہادت وہانتک نہین پہونچ سکتے پسکر امام حسینؑ نے خواب مین وہ و گرا اپنے جد بزرگوار رسول مختار سے عرض کی کہ مجھے دنیا کی کوئی حاجت نہین مجھے اپنے ہمراہ اپنی قبر مطہر مین لیجائیے اور شر اشرار سے خلاص کیجیے جناب رسول خدا نے فرمایا اے نور دیدہ تمکو دنیا مین جانے اور شہادت سے فائز ہونے کے بغیر چارہ نہین اور بعد شہادت کے درجات بلند و سعادت ابدی

وداع امام حسین از قبر رسول

خواب امام حسین

تمکو حاصل ہوگی تم اور تمھارے پدر و برادر و عم اور تمھارے پدر کے عم بروز قیامت بایکدیگر محشور ہونگے اور بایکدیگر
داخل بہشت ہونگے امام حسینؑ گریان و پریشان خواب سے بیدار ہوئے اور جانب دولتسرا مراجعت کرکے جو کچھ خواب
مین دیکھا تھا اہلبیتؑ سے بیان کیا اوس روز کوئی گھر اہلبیت رسالتؑ سے باقی نتھا جسمین آواز نوحہ و صدائے
گریہ و نوحۂ اہلبیتؑ بلند نتھی بعد اسکے امام حسینؑ اسباب سفر مہیا کرکے عازم مکہ ہوئے اور رات کو اپنی مادر فاطمہ زہرا
کی قبر معطر و مطہر اور اپنے برادر امام حسنؑ کی قبر منور پر جاکے بطور رسم وداع قیام کیا اور صبح کو جانب دولتسرا مراجعت کی
اوسوقت محمد بن حنفیہ حاضر خدمت ہوئے اور کہا اے برادر آپ میرے نزدیک گرامی و عزیز ترین خلق ہین اور مین
آپکو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہون مجھپر لازم ہے کہ جس مین آپکی خیر ہو اوسے عرض کرون اور کیونکر نہ عرض کرون
حالانکہ آپ میرے بڑے بھائی اور میرے بمنزلۂ جان و دل و دیدہ اور بزرگ اہلبیت رسالت اور میرے امام
و پیشوا ہین اور آپکی اطاعت مجھپر واجب ہے اور خدا نے آپکو مجھپر شرافت و فضیلت دی ہے اور آپکو بہترین جوانان
اہل بہشت کیا ہے مین آپکے حق مین یہ صلاح مناسب جانتا ہون کہ بیعت یزید سے کنارہ کیجیے اور شہرون سے دوری
اختیار کرکے جنگل کیطرف تشریف لیجایئے اور لوگون پاس قاصدان کو بھیج کے اپنی بیعت کی دعوت کیجیے اگر
جمع ہوجائین اور آپکی بیعت اختیار کرین اوسوقت جو آپکی خاطر مبارک مین ہو اوسکا قصد کیجیے اور اگر وہ لوگ
آپکی اطاعت نکرین آپ خود مختار رہئے مجھے خوف ہے کہ آپ کسی شہر مین داخل ہون اور اہالیان شہر مختلف ہوکے
کچھ آپکی طرف ہوجائین اور کچھ مخالفت کرین اور آخر جدال و قتال تک نوبت پہونچے اور آپکی جان شریف اور آپکے
اہلبیت کی جانین جو سب سے بہترین تلف ہوجائین امام حسینؑ نے فرمایا اے برادر کہان جاؤن کہ توقف کرون محمد بن حنفیہ
نے کہا مکہ تشریف لیجایئے اگر ہو سکے وہان قیام کیجیے اگر اہل مکہ بشیوۂ بیوفائی پیش آئین یمن تشریف لیجایئے
کہ اہالیان بلاد یمن آپکے پدر و جد کے شیعہ ہین اونکے دل رحیم ہین اور شہر اونکا وسیع ہے اور اگر وہان
بھی موقع قیام کا نملے پہاڑون اور جنگلون مین جایئے اور منتظر فرصت رہئے کہ حق تعالے آپ کے اور ان
فاسقون کے درمیان بحق حکم کرے امام حسینؑ نے فرمایا اے برادر اگر کہین بھی پناہ نملے مگر یزید سے بیعت
نکرونگا یہ سنکر محمد بن حنفیہ نے کلام تمام کیا اور بہت روئے اور امام حسینؑ بھی روئے پھر فرمایا اے برادر خدا تمکو
جزائے خیر دے تمنے مجھے نصیحت کی اور میری خیر خواہی کی اب میرا ارادہ مکہ معظمہ کا ہے اور مین اس سفر کا
عازم ہوا ہون اپنے بھائیون اور بھائی کے فرزندون اور شیعون کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون اگر مناسب ہو تو
تم مدینہ مین رہو اور میری جانب سے ان اشقیا پر بطور جاسوس ہو جو کچھ گذرے مجھے لکھو پھر دوات و کاغذ منگا
اس مضمون کا ایک وصیت نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت نامہ حسینؑ بن علی ابن ابیطالب کا اپنے برادر
محمد معروف بابن حنفیہ کیطرف ہے بتحقیق کہ حسینؑ شہادت دیتا ہے کہ خدا یگانہ ہے اور کوئی شریک نہین رکھتا

اور گواہی دیتا ہی کہ محمد صلعم اسکا بندہ اور رسول ہی اور بحق وراستی حق تعالے کیطرف سے مبعوث ہوئے ہین اور شہادت دیتا ہی کہ بہشت و دوزخ حق ہی اور قیامت آنیوالی ہی اور اسمین کوئی شک و شبہہ نہین اور خدا سبکو جو قبروں میں ہین زندہ کریگا واضح ہو کہ مین ازروے طغیان و عدوان و فساد و ظلم نہین نکلا جاتا ہون لیکن اپنے نانا کی امت کی اصلاح اسمین جانتا ہون کہ انکو نیکیون کا حکم دون اور بدیون سے منع کرون اور انکے حق مین مثل سنت اپنے نانا اور اپنے پدر سید اوصیا کی سیرت کے عمل کرون پس جو کوئی مجھے بحق وراستی خدا قبول کرے بحق و راستی اہل حق سزاوار تر ہی اور جو مجھپر رد کرے مین صبر کرتا ہون تا آنکہ خدا میرے اور اس گروہ کے حق مین براستی حکم کرے اور خدا بہترین حکم کنندگان ہی اور یہ میری وصیت اے برادر تمکو ہی اور نہین میری توفیق مگر بخدا اور اوسی پر مجھے توکل اور اوسیکی جانب میری بازگشت ہی بعد اسکے امام حسین نے نامہ لپیٹا اور اوسپر مہر فرما کے محمد بن حنفیہ کے ہاتھ مین دیا اور رات ہی کو روانہ ہوئے۔ کتب معتبرہ مین باسانید قویہ ابن قولویہ رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ ایک روز حمزہ بن حمران نے جناب صادق کی خدمت مین عرض کی کہ جب امام حسین متوجہ سفر عراق ہوئے اوسوقت محمد بن حنفیہ کیون ہمراہ نہوے حضرت نے فرمایا مین تم سے ایک بات کہتا ہون کہ پھر اس طرح کا سوال نکرنا واضح ہو کہ جب امام حسین روانہ سفر ہونے لگے کاغذ طلب کیا اور یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ حسین بن علی بن ابیطالب کیطرف سے بجانب فرزندان ہاشم ہے اما بعد جو میرے ہمراہ ہوگا وہ شہید ہوگا اور مجھسے جو مخالفت کریگا وہ رستگار نہوگا۔ والسلام۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب امام حسین نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے باہر چلے جائین عورات مخدرات بنی ہاشم جمع ہوئین اور صدا بہ نوحہ وزاری بلند کی امام حسین نے جب اونکی نالہ و بیقراری ملاحظہ فرمائی کہا مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون کہ صبر کرو اور رونے پیٹنے سے ہاتھ اوٹھاؤ اونھون نے کہا اے سید و سرور ہم گریہ و زاری سے کیونکر باز رہین حالانکہ آپ جیسا بزرگوار بحسرت وناکامی ہم مین سے جاتا اور ہم بیکسون کو غریب تنہا چھوڑے دیتا ہے اور انجام کار ہم نہین جانتے کیا ہوگا اب نالہ و بیقراری کسدن کے لیے رہنے دین قسم بخدا یہ دن ہمارے نزدیک مثل اوس روز کے ہی جسروز جناب رسول خدا نے دنیا سے انتقال کیا اور مثل اوس دن کے ہی جس روز جناب فاطمہ شہید ہوئین اور مثل اوس روز کے ہی جسدن امیر المومنین شہید ہوے اور مثل اوس روز کے ہی جسدن امام حسن کو زہر دیا اور مثل اوس روز کے ہے جسدن رقیہ و زینب و ام کلثوم نے وفات کی اے محبوب قلوب مومنان اے یادگار بزرگواران خلق ہماری جانون کو آپ پر سے فدا کرے بعد اسکے امام حسین کی ایک پھوپھی تشریف لائین اور نوحہ وزاری کر کے کہا اے نور دیدہ مین گواہی دیتی ہون کہ اسوقت مین نے مناجات جن کو حکر کے کہ رہے ہین شہید کربلا نے آل نبی ہاشم سے قریش کی گردنون کو ذلیل کیا وہ بزرگوار جو حبیب رسول خدا تھا اور ہرگز کوئی بدعتی نہ

ظاہر ہوئی اوسکی مصیبت نے نوگونکی ناکونکو خاک پر ملدیا اور نیکون کو ذلیل کیا پس اون مخدرات حجرات طہارت
و سیادت نے ایک آواز ہوکر مرثیہ ہاے جانسوز مصیبت امام حسینؑ مین پڑے اور اشکہاے خونین آنکھون سے
جاری کرکے اوس امام مظلوم کو وداع کیا قطب راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ نے قصد کیا
کہ مدینہ سے تشریف لیجائین ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ طاہرہ جناب رسولخداؐ سید الشہدا پاس آئین اور کہا ای فرزند گرامی
اپنے عزم سفر عراق سے مجھے اندوہگین و ملول نہ کرو اسلیئے کہ مین نے تمہارے جد بزرگوار سے سنا کہ فرماتے تھے
میرا فرزند دلبند حسینؑ زمین عراق پر تیغ جور اہل کفر و نفاق سے شہید ہوگا اور اوس زمین کا نام کربلا ہے امام حسینؑ نے
فرمایا اے مادر محترم مین خود جانتا ہون کہ شہید ہونگا مگر مجھے کوئی چارہ بجز جانے کے نہین حکم خدا کی تعمیل کرتا
ہون اور قسم بخدا مین جانتا ہون کہ کس روز شہید ہونگا اور کون مجھے شہید کریگا اور کس زمین مین دفن
ہونگا اور اونکو بھی جانتا ہون جو میرے ہمراہ میرے اہلبیت اور عزیز شہید ہونگے اے مادر گرامی اگر آپ چاہین
تو وہ جگہ جہان مین شہید اور دفن ہونگا آپکو دکھادون یہ فرماکر امام حسینؑ نے دست مبارک سے بجانب کربلا
اشارہ کیا اور باعجاز آنحضرت زمین ہاے دنیا پست اور زمین کربلا بلند ہوگئی یہانتک کہ حضرت نے محل شہادت
و موضع دفن اپنا اور ہر ایک اصحاب کا اور اپنے لشکر کی جگہ حضرت ام سلمہؓ کو دکھا دی یہ دیکھکر ام سلمہؓ نے فغان و نالہ بلند کرکے
در و دیوار کو رولا دیا امام حسینؑ نے فرمایا ای مادر گرامی اسیطرح مقدر ہوا ہے کہ مین بظلم و ستم شہید ہون اور میرے فرزندان
و عزیز و اقارب بھی قتل ہون اور میرے اہلبیت و عورات و اطفال قید ہوکر شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے جائین اور
ہرچند استغاثہ کرین مگر کوئی یاور و معین نپائین ام سلمہؓ نے کہا اے فرزند دلبند تمہارے جد عالی مقدار نے تربت
تمہاری مدفن کی مجھے دی ہے اور مین نے شیشہ مین رکھ چھوڑی ہے امام حسینؑ نے ہاتھ بلند کرکے ایک مشت
خاک کربلا اوٹھاکے ام سلمہؓ کو دیدی اور فرمایا اے مادر گرامی اس خاک کو بھی اوس شیشہ مین رکھیے جب
یہ دونون خون ہو جائین جانیئے گا کہ مین اوس صحرا مین شہید ہو گیا۔ امام زین العابدینؑ سے بسند سابق منقول
ہے کہ جب حضرت نے عزم کیا کہ مدینہ سے تشریف لیجائین عزیزون دوستون کو وداع کیا اور اپنی خواہرون و دخترونکو
محملون مین سوار کرکے قاسم فرزند امام حسنؑ کو مع اکیس نفر اصحاب و اہلبیت کے اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ اونمین سے
ابوبکر و محمد و عثمان و عباس فرزندان امیر المومنینؑ و عبد اللہ پسر مسلم بن عقیل و علی اکبر اور مین علی اصغر
تھے جنکو لوگ علی اکبر کہتے ہین شیخ مفید اور دیگر علما رضوان اللہ علیہم نے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ
مدینہ سے باہر تشریف لے گیے یہ آیہ تلاوت فرمایا کہ قصہ حضرت موسیٰؑ مین جبکہ وہ فرعون کے خوف سے بمقام مدین
چلے گئے نازل ہوا ہے فخرج منہا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین یعنی شہر سے باہر گئے ترسان
اور امیدوار دشمنون کے پہونچنے کے کہا پروردگار مجھے نجات دے گروہ ستمگارون سے پس امام حسینؑ راہ متعارف سے

وداع امام حسینؑ از ام سلمہ

روانہ ہوے اہلبیت آنحضرت سے کہا مناسب ہی راہ غیر متعارف سے تشریف لیچلیے جس طرح ابن زبیر گیا اسلیے کہ اگر کوئی ڈھونڈھتا آئے ہمکو نپائے امام حسینؑ نے فرمایا مین راہ راست سے جدا ہونگا یہانتک کہ خداوندعالم کو جو منظور ہو میرے اور اونکے درمیان حکم کرے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب سید الشہدا مدینہ سے باہر تشریف لیگئے افواج ملائکہ مع علامتہاے محاربہ نیزے ہاتھون مین لئے اسپان بہشت پر سوار حاضر ہوئے اور سلام کرکے کہا اے حجت خدا بعد اپنے جد و پدر و برادر کے تمام خلق پر خدا نے بحکم خداوندعالم آپ کے جد بزرگوار کی بہت مقامات پر نصرت کی اور اب ہمکو آپکی نصرت کیلیے بھیجا ہی حضرت نے فرمایا ہمارا تمھارا وعدہ گاہ وہ مقام ہے جسے خدا نے میرا موضع شہادت و دفن مقرر کیا ہے اور اوسکا نام کربلا ہے جب مین اوس زمین مین تشریف پر پہونچون اوسوقت میرے پاس آنا ملائکہ نے عرض کی اے حجت خدا جو حکم دیجیگا ہم اوسکی اطاعت کرینگے اگر آپکو دشمن سے خوف ہو تو ہم آپکے ہمراہ رہین اور دفع ضرر کرین حضرت نے فرمایا وہ لوگ مجھے کوئی ضرر نہ پہونچا سکین گے یہانتک کہ اپنے مقام شہادت پر پہونچ جاؤن اسکے بعد بیشمار فوجین مسلمانان جن کی بخدمت امام حسینؑ حاضر ہوئین اور کہا اے سید و بزرگ ہمارے ہم آپکے شیعہ اور یاور ہین اپنے دشمنون کے حق مین جو حکم آپ کرین ہم اوسکی تعمیل و اطاعت کو حاضر ہین اگر آپ فرمائین تو آپکے سب دشمنون کو ہم ہی ہلاک کرین و را آپکو مطلق تعب و زحمت اور حرکت کرنی نہ پڑے امام حسینؑ نے اونکو دعا دی اور فرمایا مگر تم نے قرآن مین نہین پڑھا کہ خداوندعالم نے میرے جد بزرگوار کے لیئے یہ آیہ نازل فرمایا ہے اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنی جس جگہ ہوگے وہان موت پہونچیگی ہر چند قلعہاے محکم مین ہو اور پھر ارشاد کیا ہے لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم یعنی اے محمد منافقون سے کہو اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے البتہ باہر آتے اپنے مقام مقتل پر وہ لوگ جنکی مقدر مین قتل ہونا لکھا ہی پس اگر مین اپنی جگہ توقف کرون اور جہاد کو نجاؤن اس خلق گمراہ کو کس سے امتحان کرینگے اور وہ منافقین کس چیز سے امتحان کیئے جائینگے اور زمین کربلا پر میری قبر مین کون ساکن ہوگا کہ خداوندعالم نے اوسکو جس روز زمین کو فراخ کیا برگزیدہ فرمایا ہے اور اوس مکان شریف کو میرے شیعونکا پست و پناہ کیا ہے اور اوس بقعۂ مقدسہ کیجانب جانا باعث اونکی دنیا و آخرت ہے ولیکن تم لوگ بروز دوشنبہ عاشورہ کو میرے پاس آؤ کہ مین آخر روز کربلا مین شہید ہونگا جبکہ کوئی میرے اہلبیت سے باقی نرہیگا کہ اوسکے قتل کا ارادہ کرین وہ میرا سر یزید پلید پاس لیجائینگے یہ سنکر گروہ جن نے کہا اے حبیب خدا اور فرزند حبیب خدا اگر آپکے حکم کی اطاعت واجب نہوتی اور آپ کی مخالفت جائز ہوتی بیشک ہم آپکی تمام دشمنون کو قبل اسکے کہ وہ آپ تک پہونچے قتل کر ڈالتے حضرت نے فرمایا قسم بخدا میری قدرت اونکے دفع کرنے پر تمھاری قدرت سے زیادہ ہے ولیکن مین چاہتا ہون کہ حجت خدا کو خلق پر

حاضر شدن افواج ملائکہ و جنات

والسلام اور یہ نامہ عبداللہ بن مسمع ہمدانی و عبداللہ بن وال کے ہاتھ بخدمت امام حسین روانہ کیا اور اصرار کیا کہ یہ خط بہت جلد آنحضرت کی خدمت میں پہونچا دینا پس یہ دونوں قاصد دسوین ماہ مبارک رمضان کو مکہ معظمہ پہونچے اور نامہ اہل کوفہ جناب امام حسین کی خدمت میں پہونچا دیا اور دو دن قاصدوں کی روانگی کے دو دن بعد پھر اہل کوفہ نے قیس بن مسہر و عبداللہ بن شداد و عمارہ بن عبداللہ کو ڈیڑھ سو خطوط جو رؤسا کوفہ کے لکھے تھے دیکر بخدمت امام حسین روانہ کیا اور پھر دو روز کے بعد تین چار بلکہ زیادہ لوگوں نے ایک خط لکھا اور سعید ہانی بن ہانی سبعی و سعید بن عبداللہ حنفی بخدمت آنحضرت روانہ کیا اور اس خط میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ شیعوں اور فدویوں و مخلصوں کیطرف سے بخدمت امام حسین بن علی ابن ابیطالب علیہ السلام یہ ہے بہت جلد آپ اپنے دوستوں ہواخواہوں پاس تشریف لائیے کہ جمیع مردان ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں اور بغیر آپکے دوسرے شخص کیطرف لوگوں کو رغبت نہیں البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں پاس تشریف لائیے والسلام پس شبث بن ربعی و حجار بن ابجر و یزید بن حارث و عروہ بن قیس و عمرو بن حجاج و محمد بن عمرو نے اس مضمون کا دوسرا عریضہ لکھا بعد حمد و نعت گذارش ہے کہ تمام صحرا سبز اور میوے تیار ہیں اگر آپ یہاں تشریف لائیں تو آپکے لیے لشکر یہاں مہیا و حاضر ہے اور ہم شب و روز آپکی تشریف آوری کے منتظر ہیں ہر چند اس طرح کے خطوط خدمت آنحضرت میں پہونچتے تھے مگر حضرت ٹالدیتے اور جواب ونکا نہ لکھتے تھے یہانتک کہ ایک ہی دن چھ سو خطوط اہل کوفہ کے امام حسین پاس پہونچے اور جب مبالغہ و اصرار اونکا از حد ہوا اور متعدد قاصد حضرت پاس جمع ہوگئے اور بارہ ہزار خط کوفہ سے آگئے حضرت نے اُنکے آخری خط کا جواب لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسین بن علی کا مومنوں مسلمانوں شیعوں کی طرف ہے اما بعد بہت سے قاصدوں اور خطوط بیشمار آنے کے بعد جو تم نے مجھے خط ہانی و سعید کے ہاتھ بھیجا مجھے پہونچا تمہارے سب خطوط کے مضامین سے مطلع ہوا تم سب نے خطوط میں مجھے لکھا ہے کہ ہمارا کوئی امام نہیں بہت جلد آپ ہمارے پاس تشریف لائیے خدا آپکی برکت سے ہمکو حق ہدایت کرے واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر و پسر عم و محل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں اگر مسلم مجھے لکھیں کہ جو کچھ تمنے مجھے خطوط میں لکھا ہے بمشورہ عقلا و دانایان و اشراف و بزرگان قوم لکھا ہے اسوقت انشاء اللہ میں بہت جلد تمہارے پاس چلا آؤنگا میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ امام وہی ہے جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم اور بعدالت قیام کرے اور قدم جادہ شریعت مقدسہ سے باہر نرکھے اور لوگونکو دین حق پر مستقیم رکھے والسلام

فصل تیرھوین

در بیان نہ فرمانا سید جلیل و نزاد وہ بوستان کرامت و تجلیل کا حضرت مسلم بن عقیل کو بجانب کوفہ و شہادت حضرت مسلم جب خطوط بیحد کوفیان بیوفا کی انحضرت کو پہنچا امام حسین نے مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بھائی کو کہ بوفور عقل و علم و تدبیر و صلاح و سداد و شجاعت و سخاوت

جو متانت ممتاز تھے طلب کیا اور کوفیون سے بیعت لینے کو ہمراہ قیس بن مسہر صیداوی و عمارہ بن عبد اللہ سلولی و عبد الرحمن بن عبد اللہ ازدی بجانب کوفہ روانہ کیا اور حکم تقوی و پرہیزگاری کیا اور اپنا راز مخالفین سے پوشیدہ رکھنا اور حسن تدبیر و لطف و مدارا کرنے کو فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر اہل کوفہ میری بیعت پر اتفاق کرین بہت جلد حقیقت حال سے مجھے مطلع کرنا پس حضرت مسلم رخصت ہو کر مدینہ گئے اور مسجد مدینہ مین نماز پڑھی او جناب رسولخدا کی زیارت کرکے اپنے مکان مین گئے اور اہل و عیال و دوستون عزیزونکو رخصت کرکے دو شخص جو منزلون اور راہون سے واقف تھے قبیلۂ قیس سے اپنے ہمراہ لیکر متوجہ کوفہ ہوے یہ دونون راہ بھول گئے اور جو پانی ہمراہ تھا وہ بھی ہوچکا یہ دو شخص جو ہمراہ تھے پیاس کی شدت سے مر گئے او حضرت مسلم بمشقت تمام پانی تک پہونچے اور وہانسے ایک عریضہ جناب امام حسینؑ کیخدمت مین لکھا اور اپنی حقیقت حال اور راہ اون دو آدمیونکے پیاسے مرجانیکی کیفیت اوس خط مین درج کی اور لکھا مین نے ابتدائے سفر مین اس واقعہ کو اپنے لئے فال نیک تصور نہین کیا اگر آپ مناسب جانین تو مجھے اس سفر سے معاف رکھین اور یہ عریضہ بدست قیس بن مسہر روانہ کیا جناب امام حسین نے جواب مین لکھا میرے گمان مین یہ ہے کہ تم بوجہ خوف و ترس اس سفر سے حذر کرتے ہو جب یہ نامۂ امام حسین حضرت مسلم پاس پہونچا روانہ کوفہ ہوے اثنائے راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے ایک تیر آہو پر مارا اور وہ آہو زمین پر گر کے ہلاک ہو گیا حضرت مسلم نے کہا انشاء اللہ اپنے دشمن کو مین قتل کرونگا ظاہر مین تو یہ کہا ولیکن اس حال کے مشاہدہ سے خاطر شریف زیادہ تر پریشان ہوئی اور جب کوفہ مین پہونچے مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے مکان مین اُترے اور مردم کوفہ نے خبر تشریف آوری مسلم سے بہت خوشیان کین اور فوج فوج خدمت حضرت مسلم مین آتے تھے او مسلم نامۂ امام حسین پڑھتے تھے اور وہ لوگ مضمون نامہ سنکر روتے اور بیعت کرتے تھے یہانتک کہ حضرت مسلم سے اٹھارہ ہزار کوفی اشرف بیعت امام حسین مشرف ہوے اوسوقت حضرت مسلم نے ایک عریضہ جناب امام حسینؑ کیخدمت مین لکھا کہ اسوقت تک اٹھارہ ہزار کوفی آپکی بیعت سے سرفراز ہوے ہین اگر آپ یہان تشریف لائین مناسب ہے جب شیعہ حضرت مسلم پاس بہت جمع ہو گئے اور نعمان بن بشیر جو کہ معاویہ و یزید کیطرف سے حاکم کوفہ تھا حقیقت حال سے مطلع ہوا مسجد مین آکر منبر پر گیا او بعد حمد و ثنای الٰہی و درود حضرت رسالت پناہی نعمان نے کہا اما بعد اے بندگان خدا لازم ہے کہ حق تعالے سے ڈرو اور امت مین فتنہ و فساد نکرو کہ موجب قتل و خونریزی مسلمانان و غارت اموال بندگان ہو جو مجھ سے جنگ نکریگا مین اوس سے جنگ نکرونگا او جب تک تم آرام سے ہو مین تمکو ہیجان نکرونگا اور بہ تہمت و گمان کسی کو عقوبت و عذاب نکرونگا ولیکن اگر خروج کروگے اور میرے مقابل ہوگے او بیعت شکنی اپنے خلیفہ کی کروگے قسم بخدا مین تیغ کین نیام انتقام سے کھینچ کے جبتک دستہ شمشیر میرے ہاتھ مین رہے گا تم سے

انتقال دو ہمراہان حضرت مسلم

گرد آمدن مردم و بیعت کنندہ

حرب و ضرب مین دریغ نکرونگا ہرچند تم مین سے ایک بھی میری نصرت نکرے اور مجھے امید ہے کہ تم مین جو حق شناس ہین
بہ نسبت مفسدون کے زیادہ ہین بعد اسکے عبداللہ بن مسلم ربیعہ کہ ہمسوگند بنی امیہ تھا اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا اصلاح کے
کلام سے دفع شر و فتنہ نہوگا اسطرح کی گفتگو ضعیف و سست دل یا ورنا سر لوگونکی ہوتی ہے نعمان نے کہا اگر ضعیف ہون اور
اطاعت خدا مین ہون میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ غالب ہون اور معصیت خدا کرون یہ کہکے منبر سے نیچے آیا اور عبداللہ
بن مسلم ربیعہ نے یزید پلید کو نامہ لکھا اور اوس خط مین درج کیا کہ مسلم بن عقیل کوفہ مین آئے اور شیعیان کوفہ
امام حسین ع کی بیعت مسلم سے کرتے ہین اگر کوفہ کی ریاست منظور ہے کسی کو حاکم کوفہ مقرر کرکے بھیجدو کہ دشمنون کے
حق مین مثل تمھارے اہتمام کرے اسلیئے کہ نعمان بن بشیر کو یا تاب مقابلہ نہین یا دانستہ تساہل کرتا ہے اور
عمر بن سعد شقی وغیرہ نے بھی اسی مضمون کے خطوط لکھے جب یزید پلید مضامین خطوط پر مطلع ہوا سرجون
آزاد کردہ معاویہ کو بلایا اور اوس سے اس بارہ مین مشورہ کیا سرجون نے کہا مین یہ مصلحت جانتا ہون کہ
عبیداللہ بن زیاد کو حاکم کوفہ مقرر کرو کہ اس فتنہ کی آتش کو بغیر اوس بدتر اشرار کے اور کوئی نہ بجھا
سکیگا چونکہ یزید ابن زیاد سے عداوت رکھتا تھا پہلے یہ راے اوسنے قبول نکی سرجون نے کہا تمھارا اعتقاد نسبت
راے معاویہ کیا ہے اوسنے کہا مین معاویہ کی راے ہر امر مین نہایت عمدہ جانتا ہون سرجون نے کتبہ معاویہ نکالا
جسمین امارت و حکومت کوفہ باضافہ بصرہ اوس شقی کے لیے لکھی تھی جب کتبہ اپنے باپ کا دیکھا سرجون کو حکم
دیا کہ وہ کتبہ عبیداللہ پاس بھیجے اور ایک خط عبیداللہ کو لکھا کہ میرے دوستون نے کوفہ سے مجھے اطلاع دی ہے
کہ مسلم بن عقیل داخل کوفہ ہوئے ہین اور امام حسین کے لیے لشکر جمع کرتے ہین جسوقت میرا نامہ تمھارے
پاس پہونچے فوراً کوفہ جاؤ اور ہر مکر و حیلہ سے جسطرح ہو سکے مسلم بن عقیل کو قید کرکے میرے پاس بھیجدو یا قتل
کر ڈالو یا کوفہ سے نکالدو یہ نامہ بدست مسلم بن عمرو عبیداللہ پاس بھیجا جب بصرہ مین یہ نامہ یزید اوس پلید پاس
پہونچا دوسرے روز متوجہ کوفہ ہوا اور عثمان اپنے برادر کو بصرہ مین اپنا نائب مقرر کیا سید ابن طاوس علیہ الرحمہ
نے روایت کی ہے کہ جب امام حسین نے جواب عرائض اہل کوفہ لکھے اوسوقت خطوط اشراف بصرہ کے نام بھی
مثل یزید بن مسعود نہشلی و منذر ابن جارود عبدی وغیرہ رؤساے بصرہ لکھے اور بدست سلیمان کہ شیعہ
آنحضرت سے تھا روانہ کیے اور ان خطوط مین ان لوگون کو اپنی اطاعت و بیعت و نصرت کی دعوت فرمائی جب
یزید بن مسعود مطالعہ نامہ نامی آنحضرت سے سرفراز ہوئے قبائل بنی تمیم و بنی حنظلہ و بنی سعد کو جمع کرکے کہا
میرا حسب و نسب تم مین کیسا ہے اور عقل و تدبیر میری کسطرح ہے سب نے اونکو شرف حسب و نسب و فصاحت راے
و تدبیر سے تعریف کرکے کہا تم ہمارے پشت و پناہ و سرمایہ عزت و اعتبار ہو یزید بن مسعود نے کہا مینے تمکو ایک کام
کے لیے جمع کیا ہے اور چاہتا ہون کہ تم سے مشورہ کرون اور تم سے اوس کام مین اعانت چاہون سب نے کہا آپ

اتفاق دوستان امام حسینؑ

بیان کیجئے جو کچھ ہم صلاح جانینگے عرض کرینگے اور جو آپ حکم دیجئیگا اوسکی ہم اطاعت اور آپ کی نصرت یاری کرینگے یزید بن مسعود نے کہا معاویہ مرگیا اوسکے مرنیسے دستونہاے جور وطغیان شکستہ اور ارکان ظلم و عدوان منہدم ہو گئے یزید پلید شراب خوار بد کردار اوسکے بعد خلیفہ ہوا ہے اوسے علم و بردباری سے بہرہ نہین اور کسی طرح قابل ریاست وخلافت نہین اور امام حسینؑ جو کہ صاحب نسب جلیل و شرف جمیل ہین راے و تدبیر اونکی درست وصحیح ہے پیلے علم اونکا بے پایان اور فضائل وکمالات اونکے فراوان حد واحصا سے ہین وہ اس حکومت کے سزاوار ہین اسلیے کہ وہ معدن نبوت و رسالت ومنبع علم وحکمت ہین رافت و رحمت وفتوت ومروت مین تمام عالم سے ممتاز ہین جو اونکی بیعت سے انکار کریگا وہ بذلت دنیا و بہ عذاب الیم عقبی مبتلا ہوگا یہ سنکے اول بنی حنظلہ نے اظہار اطاعت وانقیاد کیا اونکے بعد بنی تمیم نے اپنی رضامندی وخوشنودی ظاہر کی اور بنی سعد نے کہا ہم اس مقدمہ مین فکر کرکے جو کچھ ہماری راے مین آئیگا آپ سے بیان کرینگے بعد اسکے یزید بن سعد نے ایک عریضہ خدمت امام حسینؑ مین لکھا اور اظہار فرمانبرداری واطاعت وجانسپاری کیا اور یہ بھی لکھا کہ قبائل بنی تمیم وبنی سعد وبنی حنظلہ کو آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف مین نے مائل کیا ہے سبکے سب آپکے منتظر قدوم میمنت لزوم ہین اور کمر اطاعت باندھے ہین جسوقت آپ اسطرف تشریف لائینگے ہم آپکی تشریف آوری پر جان نثار کرینگے اور آپ کی متابعت کو اپنے اوپر ہمنے لازم کرلیا ہے جب یہ عریضہ نظر اشرف امام حسینؑ سے گذرا یزید بن سعد کو دعا دی اور فرمایا خدا تمھین بروز بیم واندوہ ایمن کرے اور تشنگی قیامت سے رہائی بخشے اتفاق سے جسروز اوسنے چاہا کہ اپنا لشکر لیکر بصرہ سے متوجہ نصرت آنحضرت ہون ناگاہ خبر وحشت اثر شہادت شہداے کربلا پہونچی۔ اور منذر بن جارود نے نامہ امام حسینؑ اس خوف سے کہ مبادا یہ نامہ حیلہ وبہانہ سے عبید اللہ

رسیدن عبید اللہ بن زیاد بکوفہ

بن زیاد نے امتحاناً اشراف بصرہ پاس بھیجا ہو جاکے عبید اللہ بن زیاد شقی کو دیدیا اور اوس شقی نے امام حسینؑ کے قاصد کو پکڑکے سولی پر لٹکا دیا اور خود منبر پر آکے اہل بصرہ کو بہت تہدید وتنبیہ کی اور دوسرے روز متوجہ کوفہ ہوا چونکہ بیوفایان کوفہ منتظر قدوم امام مظلوم تھے جس رات کو ابن زیاد شقی داخل کوفہ ہوا گمان کیا کہ امام حسینؑ آئے ہین پس اہل کوفہ فوج فوج اوسکے استقبال کو جاتے اور سلام کرکے کہتے تھے خوش آمدی اے فرزند رسول خداؐ اور اظہار فرح وسرور اوس سے کرتے تھے چونکہ اوس بدبخت نے اپنا چہرہ نجس چھپالیا تھا لوگ اوسے نہ پہچانتے تھے اور وہ روسیاہ ان کلمات اہل کوفہ سے غصہ ہوتا تھا تاآنکہ مسلم بن عمرو نے اہل کوفہ کو للکارا اور کہا دور ہو یہ عبید اللہ پسر زیاد ہے جب لوگون نے جانا وہ شقی ہے پراگندہ ہوگئے اور وہ نابکار قصر الامارہ کے نیچے پہونچا اور دروازہ کھٹکھٹایا نعمان نے اس خیال سے کہ امام حسینؑ شاید تشریف لائے ہین بالاے قصر جاکر کہا مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون کہ یہان سے تشریف لیجائیے اور میرے متعرض ہوجیئے اور

جو میرے سپرد کیا ہی اوسے اپنے حتی المقدور آپکو ندونگا اور آپ سے مقاتلہ بھی نکرونگا جب ابن زیاد نے یہ کلام سُنا آواز دی اور کہا دروازہ کھولدے نعمان نے اوسکی آواز پہچان کر دروازہ کھولدیا اہل کوفہ وسکے آنے سے ڈر کر پراگندہ ہو گئے جب صبح ہوئی اوسکی منادی سنے کوفہ مین ندا کی کہ اہل کوفہ جمع ہون جب جمع ہوئے وہ شقی باہر آیا اور خطبہ پڑھکر کہا یزید بن معاویہ نے مجھے تمھارے شہر کا حاکم کیا ہی اور تمھاری سرحد میرے سپرد کی ہی مجھے حکم دیا ہے کہ مطیعون کو نوازش اور مخالفون کو تازیانہ و شمشیر سے تادیب کرون لازم ہی کہ مخالفت خلیفہ اور اونکے عقوبات سے خوف کرو یہ کہکے منبر سے نیچے آیا اور روسائے قبائل کو طلب کرکے اونسے مبالغہ اور تاکید کی کہ جس جس پر تمھارا گمان ہو کہ فلان محلہ اور قبیلہ مین یزید بن معاویہ کا مخالف ہی اونکی فہرست اسامی میرے پاس لاؤ اور اگر مجھے دریافت ہو گیا کہ مخالفین یزید تمھارے قبیلہ اور محلہ مین موجود ہین اور اونکے حالات سے تمنے مجھے مطلع نہین کیا ہے اوسوقت خون و مال تمھارا مجھپر حلال ہوگا اور جب خبر داخلۂ عبید اللہ بن زیاد حضرت مسلم کو پہونچی خائف ہو کے مختار کے گھر سے باہر آئے اور ہانی بن عروہ کے گھر مین چھپ رہے بعد اسکے شیعیان آنحضرت پوشیدہ اونکی خدمت مین جاکر اونسے بیعت کرتے تھے حضرت مسلم جس سے بیعت لیتے تھے اوسے قسم دیتے تھے کہ کہ افشائے راز نکرے اور بیعت کو مخالفون سے پوشیدہ رکھے۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہی کہ جب مسلم بن عقیلؑ داخل کوفہ ہوئے سالم بن مسیب کے گھر مین اوترے اور بارہ ہزار آدمیون نے حضرت سے بیعت کی اور جب عبید اللہ بن زیاد لعین آیا حضرت مسلم رات کو ہانی کے گھر مین تشریف لے گئے اور پنہان لوگونسے بیعت لیتے تھے یہانتک کہ پچیس ہزار اہل کوفہ نے حضرت مسلم سے بیعت کی جب چاہا خروج کرین ہانی نے منع کیا اور کہا جلدی نکیجئے اور شریک بن اعور ہمدانی ہمراہ ابن زیاد بصرہ سے آئے تھے اور وہ بھی ہانی کے گھر مین مقیم ہو کر بیمار ہو گئے تھے جب حضرت مسلم کے حال سے مطلع ہوئے اونسے کہا عبید اللہ بن زیاد میری عیادت کو آئیگا جب مین اوسے باتون مین لگاؤن آپ تلوار کھینچ کے باہر آئے اور اوسکا کام تمام کیجئے گا اور پہچان یہ ہی کہ مین پانی مانگونگا جب ابن زیاد شریک بن اعور ہمدانی کی عیادت کو آیا شریک نے پانی مانگا حضرت مسلم نے چاہا باہر آئین ہانی نے منع کیا اور کہا مجھے منظور نہین کہ میرے گھر مین وہ قتل ہو بروایت دیگر ایک عورت نے ہانی کے گھر مین سے منع کیا بروایت دیگر خود حضرت مسلم نے نچاہا کہ بمکر و غدر اوسے قتل کرین اسلیے کہ جناب سول خدا نے غدر و مکر سے قتل کرنیکو منع کیا ہے جب حضرت مسلم کے تشریف لانے مین تاخیر ہوئی شریک نے ایک شعر پڑھا کہ وہ اونکے خروج کرنے پر دلالت کرتا تھا یہ شعر سنکر ابن زیاد کو وہم ہوا اور گھبرا کر باہر چلا گیا ہر چند اوسنے تلاش و تفحص کیا مگر احوال حضرت مسلم سے مطلع نہوا ابن زیاد کا ایک غلام معقل نامے تھا اوسکو بلایا اور تین ہزار درہم دیکر بطلب مسلم بن عقیل بھیجا اور کہا اونکے شیعونکو تلاش کرنا اور جسکو پانا اوس سے اظہار محبت و ولایت

حال عبید اللہ بن زیاد و مطعون

حال حضرت مسلم

اہلبیت کو کچھ روپیہ بھیجا اور کہا میں نے نذر کی ہے کہ یہ روپیہ تا قتال دشمنان اہلبیت میں خرچ کرون اور اس مطلب سے
اونکو مدد پہونچا سکون اور دوستی و دشمنی پیدا کرکے مکر سے اونسے ملاقات کرتا شاید اس حیلہ و بہانہ سے مسلم کا حال کچھ معلوم
ہو جائے بعد اسکے معقل ملعون مسجد میں آیا اور جاسوسانہ احوال و اوضاع مردم دیکھتا تھا ناگاہ اوسکی نظر مسلم بن عوسجہ پر پڑی
اور سنا لوگ کہتے ہیں کہ یہی لوگون سے بیعت امام حسین کی لیتے ہیں جب اوس ملعون نے یہ سنا قریب ابن عوسجہ
کے گیا اور اونکے پاس بیٹھ گیا یہانتک کہ مسلم بن عوسجہ نماز سے فارغ ہوئے معقل ملعون نے کہا میں شہر شام
کا رہنے والا ہون اور خدا نے مجھپر محبت اہلبیت رسالت سے احسان کیا ہے میں دوستان اہلبیت کو دوست رکھتا
ہون وہ ملعون یہ کہتا جاتا اور حیلہ و بہانہ سے روتا جاتا تھا اور اظہار اخلاص و محبت میں بہت مبالغہ کیا اور
کہا میں نے سنا ہے کہ اہلبیت رسول خدا میں سے کوئی بزرگوار اس شہر میں آئے ہیں اور فرزند رسول خدا کے لیے لوگونسے
بیعت لیتے ہیں اور ترس و خوف مخالفین سے پنہان ہیں میں اونکے لیے تین ہزار درہم نذر لایا ہون مگر مجھے کوئی
نہیں بتاتا کہ اونکے اتنا تک پاس پہونچاؤن اسوقت مسجد میں مجھے حیرت اپنے کام میں تھی ناگاہ لوگون سے سنا وہ کہتے تھے
کہ یہ شخص احوال اہلبیت سے مطلع ہے اور آپکی جانب اشارہ کرتے تھے اسوجہ سے میں آپ پاس آیا کہ آپ یہ مال
مجھسے لے لیجئے اور مجھے بشرف ملازمت اپنے امام حسین کی مشرف کیجئے میں امیدوار ہون کہ اس شرف سے آپ
مجھے محروم نہ رکھیئے گا میں محبان اہلبیت رسالت سے ہون اور اگر منظور ہو پہلے مجھسے بیعت لے لیجئے اور بعد اوسکے
خدمت با برکت آنحضرت میں لے چلیے۔ ابن عوسجہ نے اوس مکار کے کلام سے دھوکا کھایا اور کہا میں خدا کی
حمد کرتا ہون کہ تمنے ایک دوست کی دوستان اہلبیت رسول سے ملاقات کی میں تمہاری ملاقات سے خوش
ہوا اور لیکن اس امر سے رنج ہوا کہ لوگ میرے حال سے مطلع ہوگئے اوس مکار غدار نے کہا کہ رنج نہ کیجئے جو کچھ آپ
کے لیے ہوگا بہتر ہوگا اب جلد مجھسے بیعت لیجئے کہ میں چاہتا ہون داخل بیعت امام ہون مسلم بن عوسجہ نے
اوس مکار ملعون کے کلمات کو سچ جانکر اوس سے بیعت لیکے عہد و پیمان لیا کہ خیر خواہی کرے اور راز اون
کو افشا نکرے بعد اسکے وہ ملعون چند روز ابن عوسجہ کے گھر میں جایا کیا یہانتک کہ ابن عوسجہ نے اوسپر اعتماد کیا
اور اوسے حضرت مسلم کی خدمت میں لیجا کر بیعت جدید لی اور مال پہونچا دیا وہ مکار ہر روز حضرت مسلم کی خدمت
میں جاتا اور راز ہائے شیعیان اہلبیت پر مطلع ہوکے ابن زیاد شقی سے خبرین بیان کرتا تھا چونکہ ہانی ابن عروہ بسبب
متوہم تھے اسوجہ سے بیماری کا بہانہ کرکے مجلس ابن زیاد میں نہ جاتے تھے ایک روز ابن زیاد نے دریافت کیا کہ ہانی ہمارے
ملاقات کو کیون نہیں آتے لوگون نے کہا وہ بیمار رہتے ہیں ابن زیاد نے کہا میں نے سنا ہے اچھے ہوگئے ہیں اور اپنے دروازہ
پر نکل کے بیٹھا کرتے ہیں پھر ابن زیاد نے محمد بن اشعث و اسماء بن خارجہ اور عمرو بن الحجاج و حسان بن اسماء کو
بلایا اور عمرو بن الحجاج کی دختر حبالۂ نکاح ہانی میں تھی اور ان لوگونکو ہانی پاس بھیجا اور کہا اونھین میرے پاس لے آؤ

بیان مکر معقل ملعون

مین اونسے ملاقات کرونگا اس لیے کہ وہ اشراف عرب سے ہین مین نہین چاہتا کہ مجھ مین اور اونمین کوئی غبار وکدورت رہے یہ سنکر وہ لوگ ہانی پاس آئے اور اونھین بمکر وحیلہ ابن زیاد پاس لے گئے۔ ہانی راہ مین ان لوگون سے کہتے تھے مین اوس ملعون سے خائف ہون اور وہ لوگ تسلی و دلاسہ دیتے تھے کہ اوسکے دل مین آپکی طرف سے کوئی برائی نہین جب ابن زیاد کی نظر ہانی پر پڑی کہا تم اپنے پانون سے آپ محل قصاص مین آئے جب ہانی مجلس ابن زیاد مین داخل ہوئے اوس شقی نے ہانی پر غصہ وعتاب شروع کیا اور کہا یہ کیا فتنہ تمنے اپنے گھر مین برپا کر رکھا ہے یزید بن معاویہ سے تمنے خیانت کیکے مسلم بن عقیل کو اپنے گھر مین چھپا رکھا ہے لشکر اور ہتھیار اونکے واسطے جمع کرتے ہو ہانی نے انکار کیا ابن زیاد نے معقل اپنے غلام کو طلب کیا جب ہانی کی نظر اوس روسیاہ پر پڑی جانا کہ یہ ملعون ابن زیاد کا جاسوس تھا اور اوس ملعون کو اسرار و راز ہاے شیعیان اہلبیت سے ہر اسینے مطلع کیا ہے جب اوس بدبخت کو ہانی نے دیکھا پھر انکار نہ کرسکے اور کہا قسم بخدا مین اونکو اپنے گھر مین نہین لایا بلکہ وہ خود بیخبر ایک رات کو میرے گھر مین آئے اور مجھ سے امان مانگی مجھ سے نہو سکا اونکو نہ آنے دون اب مین قسم کھاتا ہون کہ اگر مجھے اجازت ہو تو جاکے اونکو اپنے مکان سے باہر کر دونگا اور پھر یہان چلا آؤن اگر چاہو مین اس امر کی ضمانت دیدون کہ پھر آؤن گا ابن زیاد ملعون نے کہا قسم بخدا مین تم سے دست بردار نہونگا جبتک اونکو میرے پاس نہ لے آؤگے ہانی نے کہا قسم بخدا یہ ہرگز نہوگا کہ مین مہمان کو تجھے دیدون کہ تو اوسے قتل کرے پھر ابن زیاد نے مبالغہ اونکے لانے مین کیا یہانتک کہ آپسمین بہت حجت و تکرار ہوئی ناگاہ مسلم بن عمرو باہلی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے امیر انھین چھوڑ دو کہ مین خلوت مین انسے باتین کرون۔ پس ہانی کا ہاتھ پکڑکے گوشہ مین لے گیا اور کہا اے ہانی کیون اپنی جان دیتے ہو اور اپنے قبائل کو بلا مین ڈالتے ہو تمھین معلوم ہے کہ ابن زیاد اور مسلم بن عقیل مین رابطہ قرابت ہے وہ اونھین قتل نکرینگے تم مسلم کو انکے سپرد کر دو اور اس بلا سے رہائی پاؤ ہانی نے کہا یہ ننگ و عار مجھے گوارہ نہین کہ اپنے مہمان کو دشمن کے حوالہ کرون باوجودیکہ مین صحیح وسالم ہون اور یار و مددگار بھی میرے ہین قسم بخدا اگر ایک بھی یاور نہوگا جبتک قتل نہونگا مسلم بن عقیل کو ابن زیاد کے سپرد نکرونگا جب ابن زیاد لعین نے یہ کلام سنا ہانی کو قریب بلایا اور کہا قسم بخدا اگر ابھی مسلم کو حاضر نہ کروگے تمھین قتل کرونگا۔ ہانی نے کہا اگر یہی ارادہ ہے تلوارین غلاف سے کھنچ جائینگی اور آتش حرب وضرب مشتعل ہوگی ابن زیاد نے کہا تم ان دھمکیون سے مجھے ڈراتے ہو یہ کہکے چوبدست ناک اور چہرہ ہانی پر اسقدر مارین کہ وہ چوب ٹوٹ گئی اور خون اونکے چہرہ اور ڈاڑھی و سینہ پر جاری ہوا پس ہانی نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر چاہا غلاف سے کھینچین کہ ابن زیاد نے اپنے غلامونکو آواز دی اور ہانی کو پکڑکے مکان مین بند کر دیا جب حسان بن اسماء نے یہ حال دیکھا کہا اے ابن زیاد تو نے مجھے

بھیجا اور مین ہانی کو بحیلہ و مکر تیرے پاس لایا اور تیری طرف سے امان دی اب تو اونکے ہمراہ عذر و مکر کرتا ہے ابن زیاد شقی نے حسان کو للکارا اور سخت و سست کہکر حکم دیا کہ اسے ڈھکیل دو حسان ایک گوشہ مین بیٹھ گیا محمد بن اشعث نابکار نے کہا کہ حکم امیر ہے جو کچھ وہ کہین ہم اوس سے راضی ہین بعد اسکے عمرو بن حجاج کو خبر پہونچی کہ ہانی قتل ہوگئے عمرو بن حجاج نے قبیلہ مذحج کو جمع کیا اور گرد دار الامارہ ابن زیاد کا گھیر لیا اور آواز دی کہ مین عمرو بن حجاج ہون واضح ہو شجاعان قبیلۂ مذحج جمع ہوئے ہین اور طالب خون ہانی کے ہوتے اور کہتے ہین کہ ہانی سے کوئی جرم صادر نہوا تھا کس خطا پر اونھین قتل کیا ابن زیاد شقی مجمع سے گھبرا گیا اور شریح قاضی سے کہا جاؤ ہانی کو دیکھو اور لوگون سے بیان کرو کہ وہ زندہ ہین جب شریح ہانی پاس گیا دیکھا کہ خون چہرہ ہانی سے جاری ہے اور کہتے ہین کہ میرے عزیز دوست کہان ہین اگر دس آدمی بھی قصر مین چلے آئین مجھے اس ملعون کے شر اور غدر سے نجات دے سکتے ہین پھر شریح قاضی باہر آیا اور بالائے قصر جاکر آواز دی کہ ہانی زندہ ہین اور اونھین کوئی صدمہ نہین پہونچا ہے جب اونکے اہل قبیلہ نے سنا کہ ہانی زندہ ہین پراگندہ ہوگئے اور ابن زیاد مع ملازمان و یاوران و ناصران مسجد مین آیا اور اشراف کوفہ کو جمع کرکے بالائے منبر گیا اور لوگونکو مخالفت یزید سے ڈرایا دھمکایا اور مطیعان یزید کو نوازش و بخشش امیدوار کیا ناگاہ کچھ لوگ دوڑتے ہوئے مسجد مین آئے اور کہا مسلم نے خروج کیا اور جانب دار الامارہ آتے ہین ابن زیاد جلد بانہ منبر سے نیچے آیا اور دار الامارہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا۔ عبد اللہ بن حازم نے روایت کی ہے کہ مین مجلس ابن زیاد مین تھا جسوقت ابن زیاد نے ہانی کو مجروح کیا اور حکم حبس دیا جب مین نے وہ حال دیکھا حضرت مسلم پاس آکے قصہ نقل کیا اوسوقت اصحاب مسلم خانہ ہانی کے گرد جمع تھے حضرت مسلم نے مجھے حکم دیا کہ اونھین ندا کرون جہاد کو نکلین اور منادیون کو حکم دیا ندا کرین۔ یا منصور امت۔ جب بیوفایان اہل کوفہ نے صدائے مسلم سنی دروازۂ خانہ ہانی پر جمع ہوئے اور حضرت مسلم باہر تشریف لائے اور ہر قبیلہ کے لیے ایک علم ترتیب دیا تھوڑی دیر مین مسجد و بازار کوفہ اصحاب مسلم سے بھر گئے یہ دیکھکر ابن زیاد پریشان ہوا کیونکہ دار الامارہ مین اوسکے ہمراہ پچاس آدمیون سے زیادہ نہ تھے اور بعض اوسکے یاورون ناصرون سے جو باہر تھے اوس تک پہونچنے کی راہ نپاتے تھے پس اصحاب مسلم نے ابن زیاد شقی کے قصر کو گھیر لیا اور پتھر مار مار کے اوسے اور اوسکی مان کو گالیان دیتے تھے ابن زیاد نے کثیر بن شہاب کو بلایا اور کہا تم باہر جاؤ اور قبیلۂ مذحج سے جو تمہاری اطاعت کرے اوسے بانعام و اکرام امیدوار کرو اور لوگون کو عقوبت یزید اور حرب و ضرب کے انجام بد سے ڈراؤ اور نصرت مسلم مین لوگونکو خائف کرو بعد اسکے محمد پسر اشعث کو بھیجا کہ قبیلہ کندہ کو جمع کرکے رایت امان کھولدے اور ندا کرے جو اس رایت کے نیچے آئیگا جان و مال سے امان پائیگا اور اسیطرح قعقاع ذہلی و شبث بن ربعی و حجار بن ابجر و شمر بن ذی الجوشن کو

بیان خروج حضرت مسلم

اون بیوفایان غدار پاس آکر فریب دہی کے لیے بھیجا پس اشعث نے علم بلند کیا اور لوگ اوسکے گرد جمع ہوگئے اوس دوسرے گروہ نے بوساوس شیطانی لوگون کو نصرت حضرت مسلم سے خائف کرکے منتشر کردیا یہانتک کہ مردم بیشمار اوس گروہ غدار کے جمع ہوگئے اور قصر دار الامارہ کے عقب سے داخل ہوئے جب ابن زیاد نے کثرت اپنے یارون اور ناصرون ایک علم شیث بن ربعی کو دیکر مع گروہ منافقین قصر سے باہر بھیجا اور اشراف کوفہ کو حکم دیا کہ بام قصر پر جاکے یاوران وناصران مسلم کو آواز دو کہ اے لوگو اپنے حال پر رحم کرو اور پراگندہ ہوجاؤ کہ ابھی لشکر ہاے شام پہونچتے ہین تمکو تاب مقاومت اونسے نہین ہے اگر اطاعت کروگے امیر تمسے عہد کرتا ہے کہ تمھاری جانب سے یزید بن معاویہ سے معذرت کر کے تمھارے وظائف مضاعف مقرر کرا دیگا اور قسم کھائی ہے کہ اگر تم لوگ متفرق نہو جاؤگے تو اوسوقت جب شام کے لشکر پہونچین کے تمکو پکڑ کے قتل کر ڈالے گا اور بیگناہ کو بجاے گناہگار مار ڈالے گا اور تمھاری عورتون اور فرزندونکو شامیون پر تقسیم کردیگا لوگ اس حکم کے سننے سے متفرق ہوگئے جب شام ہوئی تیس آدمیون سے زیادہ حضرت مسلم کے ہمراہ نہ تھے جب حضرت مسلم نے یہ کیفیت دیکھی عذر و مکر اہالیان کوفہ سے مطلع ہوئے اور مسجد مین جاکر نماز مغرب ادا فرمائی جب نماز سے فارغ ہوئے فقط دس آدمی آپ کے ہمراہ رہ گئے چاہا مسجد سے نکلین جب دروازہ کندہ سے باہر آئے کوئی آپکے ہمراہ نرہا اوسوقت حضرت مسلم اپنی تنہائی سے متحیر ہوئے جب تھوڑی دور گئے دروازہ خانۂ طوعہ پر پہونچے اور وہ کنیز آزاد کردۂ اشعث بن قیس تھی اور اسید حضرمی نے اوسے تزویج کیا تھا اوس سے ایک پسر متولد ہوا تھا کہ اوسے بلال کہتے تھے طوعہ اپنے دروازہ پر بیٹھی اپنے بیٹے کے آنے کی منتظر تھی۔ حضرت مسلم نے کہا اگر تھوڑا پانی ہو مجھے پینے کو دو طوعہ جاکر تھوڑا سا پانی حضرت مسلم کے لیے لائی جب حضرت مسلم نے پانی پیا ایک ساعت تامل کیا طوعہ نے کہا اے بندۂ خدا اپنے گھر جاؤ کہ اسوقت رات کو تمھارا یہان ٹھہرنا مناسب نہین حضرت مسلم نے فرمایا میرا اس شہر مین گھر نہین ہے اور کوئی عزیز و اقارب بھی نہین ہین مین مسافر ہون اور راہ نہین جانتا اگر اس رات تم پناہ دو ممکن کہ بروز قیامت جب سب عاجز و پریشان ہون اوسوقت جناب رسولخدا تمکو پناہ دین طوعہ نے کہا تم کون ہو کہا مین مسلم بن عقیل ہون اہل کوفہ نے مجھے فریب دیکر آوارہ وطن کیا عزیز و اقرا سے چھوڑایا اور میری نصرت نکی بلکہ تنہا چھوڑ دیا جب طوعہ نے حضرت مسلم کو پہچانا اونھین اپنے گھر مین لائی اور ایک عمدہ حجرہ مین اونکے لیے فرش بچھایا اور کھانا حاضر کیا اوسوقت بلال اوسکا پسر گھر مین آیا اور دیکھا اوسکی مان اوس حجرہ مین بہت آتی جاتی ہے اوسکا سبب پوچھا طوعہ نے چاہا اوس سے پوشیدہ رکھے جب بیٹے نے بہت اصرار کیا طوعہ نے اوسے قسم دی اور حال حضرت کا بیان کیا۔ جب ابن زیاد شقی نے سنا کہ اصحاب مسلم پراگندہ ہوگئے ہین اوسی شب مسجد مین

حضرت مسلم کا مہمان طوعہ ہونا

آیا اور منبر پر گیا منادیون نے کوفہ مین جاکے ندا کی کہ جو شخص بزرگان واشراف کوفہ سے اسوقت مسجد مین
نہ آئیگا خون اوسکا بہایا جائیگا اس خبر کے سننے سے تھوڑی دیر مین مسجد لوگون سے بھر گئی جب لوگ جمع ہوے
ابن زیاد نے باواز بلند کہا کہ مسلم بن عقیل خلیفہ کی مخالفت کرکے بھاگ گئے ہین جس شخص کے گھر مین مسلم ہونگے اور وہ
مجھے خبر نہ کریگا اوسکا مال و جان تلف مین ہے اور جو شخص مسلم کو میرے پاس لے آئیگا اوس شخص کو دو سو روپیہ
انعام دونگا پس تہدید و تنبیہ کرکے اور ڈرا دھمکا کے منبر سے نیچے اوترکے قصر مین گیا اور سپاہیون کو حکم دیا کہ
جاکر دروازہ ہاے شہر کی حفاظت کرین کہ مسلم شہر سے باہر نہ نکلنے پائین اور حصین بن نمیر کو بھیجا کہ محلون
اور گھرون مین جاکے تلاش کرے جب صبح ہوئی وہ شقی مجلس مین بیٹھا اور مردمان کوفہ کو آنیکی اجازت دی
اور محمد بن اشعث کو بہت نوازش کی اوسوقت بلال پسر طوعہ دروازۂ ابن زیاد پر آیا اور حضرت مسلم کی خبر
عبد الرحمن پسر محمد بن اشعث سے بیان کی وہ روسیاہ اپنے باپ پاس آیا اور یہ خبر اوس سے کہی جسوقت
کہ اوسکا باپ پہلوے ابن زیاد مین بیٹھا تھا ابن زیاد شقی نے جب یہ خبر سنی ستر آدمی قبیلۂ قیس کے اوسکے ہمراہ
کرکے حضرت مسلم کے پکڑنیکو بھیجے جب حضرت مسلم نے گھوڑون کے پاؤن کی آواز سنی جانا مجھے پکڑنے آئے ہین کہا
انا للہ وانا الیہ راجعون اور تلوار اپنی اوٹھاکے حجرہ سے باہر آئے جب نظر مبارک اون اشقیا پر پڑی اپنی
تلوار کھینچ کے اونپر حملہ کیا اور ایک جماعت کو ہلاک کیا جسطرف حضرت مسلم پھر پڑتے تھے وہ اشقیا آگے
سے بھاگ جاتے تھے یہانتک کہ کئی حملون مین پینتالیس ۴۵ ظالمون کو جہنم واصل کیا اور شجاعت و قوت اوس
شیر بیشۂ شجاعت کی اسدرجہ تھی کہ پہلوان کو اپنے ایک ہاتھ سے اوٹھاکر اونچے کوٹھے پر پھینک دیتے
تھے یہانتک کہ بکر بن عمر بن عمران ملعون نے ایک ضربت چہرۂ مبارک پر لگائی اور اوس ضربت کے صدمہ
سے اوپر کا ہونٹ اور دندان مبارک زخمی ہوئے مگر پھر بھی جسطرف حضرت مسلم حملہ کرتے تھے کوئی اونکے
سامنے کھڑا نہو سکتا تھا جب وہ اشقیا لڑائی سے عاجز ہوئے کوٹھون پر جاکے پتھر اور لکڑیان حضرت مسلم پر
مارتے اور آگ حضرت مسلم کے سر مبارک پر برساتے تھے جب حضرت مسلم نے یہ حال دیکھا اپنی حیات سے
ناامید ہوگئے اور تلوار کھینچے آن کافرون پر حملہ کرتے تھے پھر ایک جماعت منافقین کو بھگا دیا جب شہوت نابکار نے
دیکھا کہ باسانی ظفریاب ہونا مشکل ہے کہا اے مسلم تم آپ کیون اپنی جان دیتے ہو مین تمکو امان دیتا ہون تم
ابن زیاد پاس چلو تمھارے قتل کا وہ ارادہ نہین رکھتا حضرت مسلم نے فرمایا تم کوفیون کے قول و فعل
پر مجھے اعتماد نہین منافقین بیدین سے امید وفا رکھنی چاہیے جب وہ شیر بیشۂ ہیجا کثرت مقاتلۂ اعدا
اور جراحتہاے کاری سے بہت سست و ناتوان ہوگیا ضعف نے غلبہ کیا پس ایک ساعت دیوار سے
تکیہ کیا اوسوقت پھر ابن اشعث نے کہا مین نے تمکو امان دی ناچار امان منظور کی باوجودیکہ جانتے تھے

اون بے دینون کے کلام کو فروغ اور صدق نہین ہے ابن اشعث سے کہا آیا تو نے مجھے امان دی اوسنے کہا ہان پس اوسکے رفیقون سے مخاطب ہوکر فرمایا تمنے بھی مجھے امان دی سب نے کہا ہان پس حضرت مسلم حرب وضرب سے دست بردار ہوئے اور بروایت سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ ہر چند حضرت مسلم سے اون اشقیا نے کہا ہمنے تمکو امان دی حضرت مسلم نے قبول نہ کیا اور مقاتلۂ اعدا مین اہتمام کرتے تھے یہانتک کہ جراحت بیشمار جسم اطہر پر لگے اور ایک نامرد نے عقب سے نیزہ پشت مبارک پر مارا اور حضرت مسلم اوسکے صدمہ سے منھ کے بھل زمین پر گر پڑے کافرون نے ہجوم کیا اور حضرت مسلم کو پکڑ لیا۔ ابن اشعث لعین کے حکم سے حضرت مسلم کو شتر پر سوار کیا اور ہتھیار اونسے لے لیے اوسوقت حضرت مسلمؑ نے آہ حسرت دل پر درد سے کھینچی اور سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری کرکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ عبد اللہ پسر عباس بن مرداس نے کہا ای مسلم کیون روتے ہو جس مقصد بزرگ کا تمھارا ارادہ تھا اوسکی تحصیل مین یہ آزار بے نہین ہین حضرت مسلم نے کہا مین اپنے حال پر نہین روتا ہون ولیکن امام حسین علیہ السلام اور اونکے اصحاب کے حال پر روتا ہون کہ ان منافقین غدار کے فریب سے اپنے شہر اور عزیزون سے جدا ہوکے اسطرف آتے ہین نہ معلوم اون پر بھی کیا مصیبت گذریگی پس ابن اشعث سے متوجہ ہوئے اور کہا مین جانتا ہون تمھاری امان پر اعتماد نہین ہے اور مجھے قتل کروگے اب ایک امید تم سے یہ ہے کہ میری طرف سے کسی کو جناب امام حسین کی خدمت مین روانہ کرو کہ آنحضرت مکر وغدر کوفیان بیوفا سے اسطرف آتے ہین لہذا کہلا بھیجو کہ آپ کا پسر عم عرض کرتا ہے میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہون آپ مراجعت فرمائیے کہ مین یہان اسیر ہو گیا ہون مترصد قتل ہون یہ اہل کوفہ وہی لوگ ہین جنکے نفاق سے آپ کے پدر بزرگوار پریشان ہوکے آرزوے مرگ کرتے تھے۔ ابن اشعث شقی نے عہد کیا کہ مین کہلا بھیجونگا اور بعد عہد کے حضرت مسلم کو دروازۂ قصر ابن زیاد پر لایا اور اوس شقی سے جاکے حال بیان کیا ابن زیاد نے کہا تجھے امان دینے سے کیا کام تھا مین نے تجھے اونکے امان دینے کو نہین بھیجا تھا جب حضرت مسلم دروازہ ابن زیاد پر آئے تشنگی نے غلبہ کیا اوسوقت اکثر مردمان کوفہ دروازۂ قصر پر منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے تھے حضرت مسلمؑ نے کہا ای منافقو ایک گھونٹ پانی مجھے پلادو مسلم بن عمرو بد بخت نے کہا ایک قطرہ پانی کا تمکو نہ ملیگا یہانتک کہ معاذ اللہ حمیم جہنم پیو حضرت نے کہا تیری مان تیری عزا مین بیٹھے ای سنگین دل جفا کار مددگار کفار تو زیادہ سزاوار حمیم پینے اور ہمیشہ جہنم مین رہنے کا ہے۔ یہ کہکے حضرت مسلم نے بوجہ ضعف و غلبۂ تشنگی دیوار کا تکیہ کیا جب عمرو بن حریث نے حضرت مسلم کا یہ حال مشاہدہ کیا اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ ایک پیالہ پانی کا حضرت مسلمؑ کے واسطے لے آیا جب حضرت مسلم نے چاہا پانی نوش کرین وہ پیالہ خون سے بھر گیا پس وہ پانی پھینک دیا اور دوسرا پانی کا پیالہ طلب کیا اور وہ پیالہ

اسیر ہونا حضرت مسلم کا

بھی اُسی طرح خون سے بھر گیا تیسری مرتبہ جب پانی کا پیالہ آیا دندان ہائے مبارک اوس پیالہ مین گر پڑے
پس حضرت مسلمؑ نے فرمایا الحمد للہ گویا دنیا کا پانی اب تقدیر مین نہین ہے ناگاہ ابن زیاد ولد الزنا کا آدمی آیا
اور حضرت مسلم کو لے گیا جب حضرت مسلمؑ داخل مجلس ابن زیاد ہوئے سلام نہ کیا ملازم ابن زیاد نے کہا تم نے
سلام کیون نہ کیا حضرت مسلمؑ نے جواب دیا اگر وہ مجھے قتل کریگا پھر مین کیون سلام کرون اور اگر قتل نکریگا اوسے
بہت سلام کرونگا۔ ابن زیاد ولد الزنا نے کہا البتہ مین تمکو قتل کرونگا خواہ سلام کرو یا نہ کرو حضرت مسلمؑ نے کہا
اگر تو مجھے قتل کریگا تجھسے بدتر نے مجھسے بہتر کو قتل کیا ہے ابن زیاد پلید اس کلام سے خشمگین ہوا اور زبان نجس سے
ناسزا کہنا شروع کیا اور کہا اے عاق اے پراگندہ کنندۂ اہل نفاق تم نے اپنے امام پر خروج کیا اور جمعیت مسلمین
کو پراگندہ کر دیا آتش فتنہ بھڑکا دی حضرت مسلمؑ نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے واضح ہو کہ معاویہ اور اسکے پسر یزید
نے جمعیت مسلمین کو پراگندہ کیا اور رخنہ دین خدا مین ڈالا تیرے باپ اور تو نے کہ ولد الزنا و فرزند غلام ثقیف
ہے شعلۂ فتنہ و فساد اہل اسلام مین بھڑکایا ہے اور مین امیدوار ہون کہ بدترین خلق خدا کے ہاتھ سے
سعادت شہادت پاؤن اور اپنے آباے کرام علیہم السلام سے ملاقات کرون اس شہر مین میرا آنا اسوجہ
سے ہوا کہ یہان کے لوگون نے مجھے اطلاع دی کہ تو نے اور تیرے باپ نے دین خدا مین بدعتین شروع
کی ہین نیکون کو بیگناہ قتل کیا ہے اور احکام کسرے و قیصر کو مسلمانون مین جاری کر دیا ہے مین اسوجہ سے
آیا تھا کہ لوگون کو بہ کتاب خدا و سنت رسول حکم کرون اور بعدالت انسے سلوک کرون پس حقتعالے
مجھمین اور تجھمین بحق و راستی حکم کرے بدرستیکہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے۔ ابن زیاد دمشقی نے کہا خدا نے
تمکو اس امر کے لائق نجانا حضرت مسلمؑ نے جواب دیا ہمسے زیادہ کون خلافت و امامت کا سزاوار ہے ابن زیاد
نے کہا یزید حضرت مسلم نے کہا اپنے اور تیرے درمیان بحکم خدا مین راضی ہوا پس درمیان مین بہت طول سخن
ہوا اوس بدبخت روسیاہ ابن زیاد دمشقی نے بہت کچھ ناسزا جناب امیر علیہ السلام اور امام حسینؑ و عقیلؑ کو کہا
حضرت مسلمؑ نے فرمایا اگر تجھے میرا قتل منظور ہے اجازت دے کہ مین کسی کو اپنا وصی کرون کہ وہ میری وصیتون
کی تعمیل کرے ابن زیاد نے کہا جو چاہو کہو حضرت مسلم عمر بن سعد ملعون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا
موافق اوس قرابت کے جو مجھ مین اور تجھ مین ہے میری وصیت قبول کر اوس ملعون نے عبید اللہ بن زیاد پلید
کی خوشامد کی وجہ سے کلام حضرت مسلم کا نہ سنا ابن زیاد نے کہا اے عمر بن سعد مسلم تجھسے رابطۂ قرابت رکھتے ہین اونکی
وصیت سے کیون انکار کرتے ہو جب عمر سعد نے ابن زیاد سے اجازت پائی حضرت مسلم کا دست مبارک پکڑ کے
گوشۂ قصر مین لے گیا حضرت مسلمؑ نے فرمایا میری وصیت اوّل یہ ہے کہ اس شہر مین سات سو درہم کا مین قرضدار
ہون لازم ہے کہ شمشیر و زرہ میری فروخت کرکے میرا قرضہ ادا کرے دوسری وصیت یہ ہے کہ جب مجھے قتل کر چکے ابن زیاد

سے اجازت لے کے مجھے دفن کر دینا تیسری وصیت یہ ہی کہ امام حسینؑ کو اس مضمون کا خط لکھ کہ کوفیون نے
مجھسے بیوفائی کی اور آپ کے پسر عم کی نصرت و یاوری نہ کی انکے وعدون پر اعتماد نہین ہی آپ اسطرف
نہ آئین جب ابن زیاد نے یہ وصیتین سنین کہا مجھے انکے مال سے کچھ کام نہین ہی جو کہا ہی ویسا کر اور جب مین انکو
قتل کر دون اوسکے بعد دفن کر دینے مین مضائقہ نہین ہی ولیکن امام حسینؑ اگر وہ میرا ارادہ نہین رکھتے مجھے بھی وکا
ارادہ نہین ہی پس ابن زیاد شقی نے بکر بن حمران کو طلب کیا جسنے اوس روز حضرت مسلمؑ کے سر مبارک پر ضربت
لگائی تھی اور حکم دیا کہ مسلم کو سقف قصر پر لیجا کر قتل کرے اور سر و تن کو قصر سے نیچے پھینکدے حضرت مسلمؑ نے
فرمایا اے ابن زیاد اگر تو ولد الزنا نہوتا اور مجھمین تجھمین قرابت ہوتی میرے قتل کا تو حکم نہ دیتا پس بکر بن
حمران ملعون نے حضرت مسلم مظلوم کا ہاتھ پکڑا اور سقف قصر پر لے گیا اثنائے راہ مین زبان مبارک حضرت مسلمؑ
بحمد و ثنا و تکبیر و تہلیل خدا و بصلوٰۃ سیّد انبیا و اہلبیت آنحضرت گویا تھی اور حقتعالی سے مناجات کرتے تھے
کہ خداوندا تو مجھمین اور اوس گروہ مین حکم کر جنھون نے مجھے فریب دیا اور مجھسے جھوٹ بولے اور اپنے وعدون
پر وفا نہ کی جب وہ لعین بدکردار اوس زبدۂ ابرار و نقاوۂ اخیار یعنی مسلم نامدار کو سقف قصر پر لایا اور قتل
کر کے سر و بدن شریف کو بام قصر سے نیچے پھینکدیا لرزان و خائف ابن زیاد شقی پاس آیا اوس لعین نے پوچھا
سبب تغیر کیا ہی اوس بدبخت نے کہا جب مین نے مسلم کو قتل کیا ایک مرد سیاہ مہیب کو دیکھا کہ میرے
برابر کھڑا ہی اور اپنی انگلیان دانتون سے کاٹتا ہی اور بروایت دیگر قبل قتل اوسنے یہ حالت مشاہدہ
کی اور ہاتھ اوسکا خشک ہو گیا جب یہ خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہونچی بکر بدکردار کو بلایا اور بعد دریافت
حال تبسم کر کے کہا جب تو نے خلاف عادت چاہا کام کرے دہشت تجھپر طاری ہوئی اور تجھے وہم و خیال نے
گھیر لیا پس اوس ولد الزنا نے دوسرے روسیاہ کو سقف قصر پر بھیجا جب اوسنے ارادہ قتل مسلم کیا جناب
رسولخدا کو دیکھا اور خوف آنحضرت سے پتہ اوسکا پھٹ گیا اور اوسی وقت مر گیا پس ابن زیاد روسیاہ نے
تیسری مرتبہ ایک شامی ملعون کو بھیجا اور اوسنے جا کے حضرت مسلمؑ کو قتل کیا جب حضرت مسلمؑ شہید ہو چکے
اوسوقت ابن زیاد نے ہانی کو طلب کیا اور ہر چند محمد بن اشعث وغیرہ نے شفاعت کی مگر اوس بدبخت
نے ایک نہ مانا اور قتل ہانی کا حکم دیا غلام ابن زیاد ہانی کو قصر سے باہر لے گیا اور ایک ضربت اوسپر لگائی
اوس ضربت نے اثر نہ کیا ہانی نے کہا الی اللہ المعاد اللّٰھم الی رحمتک و رضوانک یعنے
بازگشت سبکی بجانب خدا ہی خداوندا مجھے اپنی رحمت و خوشنودی کی طرف لیجا پس اوس غلام بد انجام نے
دوسری ضربت لگائی اور ہانی برحمت الٰہی ملحق ہوئے پس عبید اللہ بن زیاد روسیاہ نے حضرت مسلم و ہانی کے سر کٹوا کر
ہانی بن ابی حیہ وادعی و زبیر بن اروح کو دیے اور یزید پلید پاس روانہ کیا اور ایک نامہ لکھا اوسمین حال حضرت مسلمؑ و ہانی کا

درج کیا اور جب نامۂ عبید اللہ بن زیاد و سرہاے مسلم و ہانی یزید پلید علیہ اللعنۃ والعذاب الشدید پاس پہونچے خوش ہوگیا اور حکم دیا کہ دونون سر دروازۂ دمشق پر لٹکائے گئے اور ابن زیاد کے خط کا جواب لکھا اور اوسمین نوازش و انعام کا امیدوار کیا اور کہا مین نے سنا ہی امام حسینؑ متوجہ عراق ہوئے ہین لازم ہی کہ اونپر راہین بند کرکے تفتیش و تفحص مین سعی و کوشش بلیغ کر اور تہمت و گمان لوگون کو قتل کر اور ہر روز جو گذرے اوسکی مجھے اطلاع دے والسلام۔ اور خروج حضرت مسلم روز سہ شنبہ بتاریخ ہشتم ذیحجہ تھا اور شہادت بروز عرفہ واقع ہوئی

فصل چودھوین بیان توجہ امام حسینؑ بجانب عراق اور جو کچھ اہل کفر و نفاق سے اون امام آفاق پر مصائب گذرے شیخ مفید و سید ابن طاؤس و شیخ بن نما و شیخ محمد ابن ابی طالب بعنوان بعد علیہم اجمعین نے اس قصۂ جانسوز و واقعہ ہائلۂ غم اندوز کو جس نے جان قدسیان ملکوت کو مجروح و دلہاے مقربان بارگاہ جبروت کو مقروح کر دیا ہی اس طرح بیان کیا ہی کہ جب سید الشہداء تیسری شعبان سنہ ۶۰ہجری کو منافقون کے خوف سے مکۂ معظمہ مین تشریف لائے بقیۂ ماہ شعبان و رمضان و شوال و ذیقعدہ اوسی مقام متبرک مین بعبادت الٰہی قیام کیا اس مدت مین شیعیان اہل حجاز و بصرہ و تمام بلاد امام حسینؑ پاس جمع ہوئے جب ماہ ذی الحجہ آیا امام حسین نے احرام حج باندھا چونکہ یزید پلید نے ایک گروہ کو حج کے بہانہ سے بھیجا تھا کہ حضرت کو پکڑکے اوس شقی پاس لیجائین یا قتل کرین اسوجہ سے حضرت نے احرام حج کو عمرہ سے بدل دیا اور اعمال عمرہ بجالاکے جب فارغ ہوئے اوسوقت متوجہ عراق ہوئے۔ اور چند حدیث معتبر مین جناب صادقؑ سے منقول ہی چونکہ حضرت جانتے تھے کہ اعمال و مناسک حج بجالانے کی وہ اشقیا مہلت نہ دینگے اسوجہ سے احرام بعمرۂ مفردہ باندھا اور اعمال عمرہ کے تمام کرکے ساتوین ذیحجہ کو مکہ سے تشریف لے گئے اور بعضون نے لکھا ہی کہ بروز عرفہ تشریف لے گئے سید ابن طاؤس نے روایت کی ہی کہ حضرت تیسری ذیحجہ کو مکہ سے تشریف لے گئے اور اوسی روز حضرت مسلم شہید ہوئے تھے اور روایت کی ہی کہ جب حضرتؑ نے قصد توجہ عراق کیا ایک خطبہ ادا فرمایا اور بعد از حمد و ثناے الٰہی و درود جناب رسولخداؐ و اہلبیت اطہارؑ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ خدا نے مقدر کیا ہی وہ ضرور ہوگا اور پناہ و قوت نہین ہی مگر خدا سے۔ بدرستیکہ موت کو مثل طوق جمیع فرزندان آدم کے گردنون پر لازم کر دیا ہی اور کسقدر خواہان و مشتاق لقاے اسلاف ہوئے ہین مانند اشتیاق یعقوبؑ بیوسفؑ اور خداوند عالم نے میرے دفن کے لیے ایک بقعۂ شریف اختیار کیا ہی کہ مین جلد اوس جگہ پہونچونگا اور گویا مین دیکھ رہا ہون کہ بہت جلد میرے اعضا صحراے کربلا مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے اور جو روز اس امر کے لیے مقدر ہوا ہی اوس روز سے چارہ نہین ہی اور ہم اہلبیت بقضاے الٰہی راضی ہین اور اوسکی بلا پر صابر رہتے ہین کہ ہمکو اوسکے عوض بہترین جزاے صابران عطا فرمائیگا اور بہت جلد وہ

اعضاے پارہ پارہ حظیرۂ قدس مین جناب رسولخدا پاس جمع ہونگے اور خداوند عالم اونکی آنکھین روشن کریگا اور اپنے وعدون کی تعمیل کریگا جس کسی کو آرزوے شہادت ہو اور میری نصرت مین جان دینے کی سعادت ابدی فائز ہونا منظور ہو وہ میرے ہمراہ رہے کہ کل کے روز انشاء اللہ مین روانہ ہونگا **ایضاً** زرارہ بن صالح سے روایت کی ہے کہ کہا مین امام حسینؑ کی خدمت مین روانگی سفر عراق آنحضرتؑ سے تین روز پہلے پہونچا اور عرض کیا مردم کوفہ کے دل آپ کی طرف اور تلوارین بنی امیہ کی جانب ہین پس امام حسینؑ نے اپنے دست مبارک سے بجانب آسمان اشارہ کیا ناگاہ مین نے دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھل گئے اور اسقدر افواج ملائکہ آسمان سے نیچے آئین کہ اونکی تعداد بغیر خدا کے دوسرا نہین جانتا تھا امام حسینؑ نے فرمایا اگر آرزوے سعادت شہادت و شوق ملاقات حضرت رسالتؐ و رضا بقضاے جناب احدیت کا ارادہ نہوتا بیشک مین ہمراہ لشکرون کے اعدا و کفار سے جہاد کرتا و لیکن مجھے یقین ہے کہ مین اور میرے اہلبیتؑ و اصحاب یہان شہید ہونگے اور میرے فرزندون مین سے بغیر زین العابدین کے اور کوئی قتل ہونے سے نہ بچیگا **ایضاً** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جس رات کو امام حسینؑ نے عزم کیا کہ صبح کو متوجہ کوفہ ہون محمد بن حنفیہ حاضر خدمت آنحضرتؑ ہوے اور کہا اے برادر جو کچھ غدر و مکر اہل کوفہ نے آپ کے پدر و برادر کے ساتھ کیا آپ جانتے ہین مین ڈرتا ہون کہ مین آپ سے بھی اوسی طرح سلوک کرین اگر آپ مکہ مین اقامت فرمائین عزیز و مکرم رہینگا اور کوئی مکہ مین آپکا متعرض نہوسکیگا حضرت نے فرمایا مین ڈرتا ہون کہ یزید مجھے مکہ مین شہید کرے مجھے منظور نہین ہے کہ حرمت کعبہ کی میرے سبب سے ضائع ہو جائے۔ محمد بن حنفیہ نے کہا اچھا آپ یمن کی طرف یا جنگل مین تشریف لے جائیے کہ آپ پر کوئی ظفریاب نہوسکے حضرت نے جواب دیا اس مقدمہ مین فکر کرونگا جب صبح ہوئی حضرت نے حکم دیا کہ اونٹون پر اسباب بار کرین جب یہ خبر محمد بن حنفیہ کو پہونچی بیتابانہ آئے اور مہار ناقۂ برادر بزرگوار سے لپٹ گئے اور کہا اے برادر آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مین اس مقدمہ مین فکر کرونگا اسقدر جلدی کیون آپ متوجہ سفر ہو گئے امام حسینؑ نے فرمایا جب تم چلے گئے جناب رسولخدا خواب مین میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے حسینؑ سفر کرو کہ خدا چاہتا ہے اپنی راہ مین تمکو کشتہ دیکھے محمد بن حنفیہ نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جبکہ آپ اس قصد سے جاتے ہین عورتون کو اپنے ہمراہ کیون لیے جاتے ہین امام حسینؑ نے فرمایا خدا کو منظور ہے کہ اونھین اسیر دیکھے پس محمد بن حنفیہ با دل بریان و دیدۂ گریان سید الشہدا امام عالمیان کو وداع کر کے رخصت ہوے بعد اوسکے عبداللہ بن عباس خدمت امام حسینؑ مین حاضر ہوے اور اونسے سفر سے ممانعت اور ترک مین بہت مبالغہ کیا حضرتؑ نے کہا رسولخدا نے مجھے حکم فرمایا ہے اور مین مخالفت حکم جناب رسولخدا کی نکرونگا۔ پس ابن عباس روتے ہوے اور فریاد و اِحسیناہ کرتے رخصت ہوے۔ احادیث معتبرہ مین امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے

منقول ہے کہ جب امام حسینؑ بارادہ سفر عراق مکہ سے باہر تشریف لیے جاتے تھے عبداللہ بن زبیر استقبال امام حسینؑ کو گیا اور بظاہر اوس سفر کرنے سے منع کرتا تھا حضرتؑ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ میری وجہ سے حرمت حرم وکعبہ برطرف ہوجائے جسقدر زیادہ حرم سے مین دور جاکر قتل ہون اوسی قدر زیادہ خوشی ہے اور اگر کنارِ نہر فرات دفن ہون اس سے بہتر ہے کہ نزدیک کعبہ دفن ہون حضرتؑ نے باعجاز عبداللہ بن زبیر کو یہ خبر دی کہ وہ مکہ مین مارا جائیگا اور ہتک حرمت کعبہ اوسکی وجہ سے ہوگی مگر وہ نہ سمجھتا تھا یا تجاہل کرتا تھا آخر جو حضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ حجاج نے کعبہ کو اوسکے سامنے خراب کیا۔ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب سید الشہداءؑ مکہ سے متوجہ عراق ہوے ایک نامہ محمد بن حنفیہ و جمیع بنی ہاشم کو لکھا کہ جسے آرزوے شہادت ہو میرے ہمراہ آئے اور جو میرے ہمراہ نہ رہیگا وہ فتح و فیروزی نہ پائیگا والسلام۔ امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب امام حسینؑ متوجہ عراق ہوے عبداللہ بن عمر سوار ہوکے بسرعت تمام سید الشہداءؑ پاس آیا اور پوچھا یا ابن رسول اللہ آپ کہان جاتے ہین حضرتؑ نے فرمایا بجانب عراق جاتا ہون ابن عمر نے کہا نہ جائیے بلکہ اپنے جد بزرگوار کے حرم مین واپس تشریف لیجائیے ہر چند وہ مبالغہ کرتا تھا حضرتؑ قبول نہ فرماتے تھے پس ابن عمر نے کہا یا حضرت آپ موضع جسد مطہر اپنا جسے رسول خدا اکثر چومتے تھے مجھے دکھا دیجیے پس حضرتؑ نے موضع ناف مبارک کھایا اور اوس مکار غدار نے تین مرتبہ اوس موضع مبارک کا بوسہ لیا اور باگریہ وزاری کہا مین آپکو خدا کے سپرد کرتا ہون اور جانتا ہون کہ اس سفر مین آپ قتل ہونگے اور بروایت دیگر حضرتؑ نے فرمایا مگر تو نہین جانتا کہ بیقدری دُنیا کی وجہ سے جو خدا کے نزدیک ہے حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کا سر مبارک واسطے ایک زن زناکار کے زنان بنی اسرائیل سے ہدیہ بھیجا مگر تو نہین جانتا کہ بنی اسرائیل نے طلوع صبح سے تا طلوع آفتاب ستر پیغمبر شہید کیے اور اپنی بازارون مین اسطرح مشغول خرید و فروخت تھے کہ گویا کچھ نہین کیا ہے اور خدا نے اونپر عذاب کرنے مین تعجیل نہ کی بعد اسکے اونکو دنیا اور عقبیٰ مین باشد عقوبات مبتلا کیا پس اے پسر عمر خدا سے ڈر اور میری ترک نصرت نکر۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرزدق شاعر سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا مین سنہ ساٹھ ہجری مین اپنی مان کو حج کے لیے لیگیا کیا دیکھتا ہون کہ امام حسینؑ مع اسلحہ جنگ حرم سے باہر تشریف لیے جاتے ہین جب مجھے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ ہین لپس اونکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور عرض کیا حقتعالی آپ کے مقصد بر لائے اور آپکو کامروائے مطالب دوجہان کرے میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہون آپ نے جلدی کیون کی کہ قبل ادائے مناسک حج مکہ سے باہر تشریف لائے امام حسینؑ نے فرمایا اگر جلدی نکرتا منافقین مجھے پکڑ لیتے پھر حضرتؑ نے احوال اہل عراق مجھسے دریافت کیا مین نے عرض کیا اونکے دل آپکی طرف اور تلوارین بجانب بنی امیہ ہین اور جو کچھ خدا چاہتا ہے کرتا ہے قضائے خدا سے چارہ نہین ہے حضرتؑ نے فرمایا سچ کہتا ہے تمام امور خلائق بقبضہ قدرت خداوند عالم مین ہین

(فرزدق بجناب سید الشہدا ملاقات)

اور ہر روز و ہر ساعت امور خلائق مین خدا کی تقدیر و تدبیر ہی اگر قضاے خدا نازل ہو اوس طرح جو مجھے محبوب ہی پس مین خدا کی اوسکی نعمتون پر حمد کرونگا اور اوس سے نصرت و یاری طلب کرونگا اور اوسکے شکر پر توفیق پیا ہونگا اور اگر قضاے الہی خلاف امید جاری ہو جسکی نیت حق ہو اور سیرت اوسکی پرہیزگاری پر ثابت ہو وہ بلاہاے دنیا سے کچھ پروا نہین رکھتا مین نے عرض کیا آپ سچ فرماتے ہین خدا آپ کو آپکے مطلب تک پہونچاے اور جس امر سے آپ پرہیز کرتے ہین اوس سے باز رکھے پس چند مسائل حج امام حسینؑ سے مین نے دریافت کیے اور حضرت کو وداع کرکے روانہ ہوا پس عمرو بن سعید بن العاص نے اپنے برادر یحیی کو بھیجا کہ امام حسینؑ کو سفر کرنے سے منع کرے جب وہ حضرت کی خدمت مین پہونچا حضرت نے قبول نہ کیا اور اون سبکو حضرت نے نزاع سے ممانعت فرمائی اور قبل اسکے کہ جدال و قتال کی نوبت پہونچے وہ سب باز رہے پس حضرت وہان سے روانہ ہوے جب بمقام تنعیم پہونچے ایک قافلہ یمن آتا تھا اور چند ہدیہ حاکم یمن نے یزید کو بھیجے تھے امام حسینؑ نے اونکے باربردارون کو کہ امام زمان اونکا ذیحق ہی تصرف کرکے شتربانون سے کہا جو میرے ہمراہ عراق چلے گا مین اوسکا پورا کرایہ دونگا اور اوسکے ساتھ احسان کرونگا اور جسے منظور نہو اوسپر جبر بھی نکرونگا بعضون نے اونٹ اصحاب آنحضرت کو بکرایہ دیے اور بعض نے مفارقت اختیار کی و بروایت شیخ مفید جب خبر روانگی آنحضرت بجانب عراق عبداللہ پسر جعفر طیارؑ چچازاد بھائی کو پہونچی اپنے دو بیٹون عون و محمد کو حضرت کی خدمت مین بھیجا اور ایک عریضہ لکھا اور التماس کی کہ اوس سفر مین تعجیل نہ کرین اور لکھا کہ اب پشت و پناہ مومنان و شیعیان و پیشوا و مقتداے ہدایت یافتگان آپ ہی ہین اور جب آپ بھی ہم مین سے چلے جائینگے اوسوقت اہلبیت آپکے ہلاک ہو جائینگے اپنے بیٹون کو آپکی خدمت مین بھیجتا ہون اور خود بھی عقب سے آتا ہون جب حضرت عبداللہ اپنے بیٹون کو مع خط روانہ کر چکے عمرو بن سعید حاکم مدینہ پاس گئے اور اوس سے کہا ایک خط امام حسینؑ کے نام تم لکھدو اور اونھین امان دیکے التماس معاودت کرو۔ عمرو نے ایک خط امام حسینؑ کی خدمت مین لکھا اور اپنے برادر یحیی کے ہمراہ روانہ کیا اور عبداللہ بھی ہمراہ یحیی ہوے جب امام حسینؑ کی خدمت مین پہونچے ہرچند مبالغہ در راجعت آنحضرت مین کیا کچھ مفید نہوا حضرت نے فرمایا مین نے جناب رسولخدا کو خواب مین دیکھا ہی آنحضرتؐ نے مجھے حکم کیا ہی مین اونکی فرمان سے درگذر نہین کرسکتا پوچھا آپ نے کیا خواب دیکھا ہی حضرتؑ نے فرمایا مین بیان نہ کرونگا اوسکا اثر بہت جلد خود ہی ظاہر ہو جائیگا جب حضرت عبداللہ معاودت امام حسینؑ سے ناامید ہوے اپنے فرزندون کو ہمراہ کردیا اور خود بادیدۂ اشکبار و دل افگار واپس گئے امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب حضرت مقام ثعلبیہ مین پہونچے بشیر بن غالب نے آکر کہا یا ابن رسول اللہ مجھسے تفسیر اس آیہ کی بیان کیجیے یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ یعنے جسروز ہم ہر جماعت مردم کو اونکے امام کے نشان سے بلائینگے امام حسینؑ نے

جواب دیا ایک امام وہ کہ اوسنے لوگون کو ہدایت کی اور اونھون نے اوسکی ہدایت قبول کی اور ایک امام وہ کہ جسنے لوگون کو بجانب ضلالت دعوت کی اور اونھون نے اوسکی متابعت کی ہر جماعت کو اوسکے امام و پیشوا کے ہمراہ طلب کرینگے پیر مطیعان ہدایت یافتہ کو بجانب بہشت اور گمراہون کو بطرف جہنم لیجائینگے جسطرح خدا نے فرمایا ہی فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ یعنی ایک گروہ بہشت مین اور ایک گروہ آتش دوزخ و جہنم مین ہی اور بروایت دیگر امام حسینؑ نے بشیر سے احوال اہل کوفہ دریافت کیا بشیر نے بھی مثل اور لوگون کے بیان کیا کہ اونکے دل آپکی طرف اور تلوارین بجانب بنی اُمیّہ ہین حضرت نے فرمایا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید کلینیؒ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ مقام ثعلبیہ مین پہونچے ایک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اور سلام کیا حضرتؑ نے فرمایا کہان رہتے ہو اوسنے کہا کوفہ مین رہتا ہون حضرت نے فرمایا اگر مدینہ مین گئے تو مین تمکو اپنے مکان مین اثر و نشان راہ جبرئیلؑ دکھاتا کہ کس طرف سے وہ ہمارے گھر مین داخل ہوتے تھے اور کیونکر ہمارے جد کو وحی پہونچاتے تھے آیا چشمۂ آب حیوان علم و عرفان ہمارے گھر مین ہی یا اور کسی کے یکیونکر ہوسکتا ہی کہ اور لوگ علوم الٰہی کو جانین اور ہم نجانین امام زین العابدینؑ سے منقول ہی کہ جب سید الشہدا کنار چشمۂ عذیب پہونچے وہان مقام کیا اور قیلولہ فرما کے خواب سے گریان بیدار ہوے پس علی اکبر نے پوچھا آپ کا سبب گریہ کیا ہی حضرت نے فرمایا ای فرزند گرامی یہ وہ ساعت ہی کہ اس ساعت کا خواب دروغ نہین ہوتا اوسوقت مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک ہاتف نے مجھے آواز دی کہ تم جلدی کرتے ہو اور موت تمھین بجانب بہشت لیے جاتی ہی علی اکبر نے کہا اے پدر بزرگوار کیا ہم حق پر نہین ہین حضرت نے فرمایا ای فرزند گرامی ہین اوس خدا کی قسم کھاتا ہون جسکی طرف سبکی بازگشت ہی کہ ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر ہین علی اکبر نے کہا پھر ہمین قتل ہوجانے سے کیا پروا ہی حضرت نے فرمایا ای فرزند گرامی خدا تجھے جزاے خیر عطا کرے پس وہان سے کوچ کرکے مقام ہمیہ مین نزول فرمایا اور اوس منزل مین ایک شخص کوفی جسے ابو ہرہ کہتے تھے حاضر ہوا اور سلام کرکے کہا یا ابن رسول اللہ آپ حرم خدا اور اپنے جد رسولؐ خدا کے حرم سے کیون چلے آئے حضرت نے فرمایا ای ابو ہرہ بنی اُمیّہ نے میرا مال لے لیا مین نے صبر کیا میری ہتک حرمت و آبرو کی اوسپر بھی مین نے صبر کیا جب اُنھون نے چاہا مجھے قتل کرین اوسوقت مین نے ترک وطن کیا اور بخدا سوگند یہ گروہ طاغی باغی مجھے شہید کریگا اور خداوند تعالی انکو لباس ذلت و خواری اور ان ظالمون کو پہنائیگا اور شمشیر انتقام اونپر کھینچیگا اور اونپر اوس شخص کو مسلط کریگا وہ انھین قوم سبا سے زیادہ ذلیل کریگا کہ عورت اونپر حاکم تھی اور بروایت دیگر فرمایا کہ اہل کوفہ نے خطوط مجھے لکھے اور مجھے بلایا ہی اور یہ لوگ مجھے قتل کرینگے اور خدا اوس شخص کو انپر مسلط کریگا کہ وہ شمشیر جور و ستم لباس ذلت و خواری انھین پہنائیگا محمد بن ابیطالبؒ نے روایت کی ہی کہ جب ولید حاکم مدینہ نے سنا کہ امام حسینؑ

متوجہ عراق ہوے ایک خط ابن زیاد کو لکھا کہ مین نے سُنا ہے امام حسینؑ متوجہ عراق ہوے ہین وہ فرزند
فاطمہ بنت رسولؐ ہین اونکا متعرض نہونا اور کچھ صدمہ اونکو نہ پہونچانا کہ جب تک دنیا باقی ہے دوست و دشمن
تجھپر لعنت کرینگے جب وہ خط ابن زیاد پاس پہونچا مطلق تاثیر اوس بے پیر کو نہوئی اکثر مشایخ عظام نے روایت
کی ہے کہ جب خبر توجہ امام حسینؑ ابن زیاد شقی کو پہونچی حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ سر راہ آنحضرت پر مقام قادسیہ
بھیجا اور قادسیہ سے قطقطانیہ تک لشکر ضلالت اثر پھیل گیا جب امام حسینؑ مقام بطن رمہ مین پہونچے عبداللہ بن یقطر
اپنے برادر رضاعی کو اور بروایت دیگر قیس بن مسہر کو بجانب کوفہ روانہ کیا اور ہنوز خبر شہادت مسلم نہ پہونچی تھی اور ایک
نامہ اس مضمون کا اہل کوفہ کو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط حسین بن علیؑ کی طرف سے برادران مومن و مسلم کو بعد تسلیم
سلام الہی ہو اور مین حمد اوس خدا کی کرتا ہون کہ بغیر اوسکے اور کوئی خدا نہین ہے اما بعد بدرستیکہ خط مسلم بن عقیل
کا میرے پاس پہونچا اوس خط مین لکھا تھا کہ تم لوگون نے میری نصرت اور دشمنون سے میرا حق طلب کرنے پر
اتفاق کیا ہے مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ اپنا احسان تمپر تمام کرے اور تمکو تمھارے حسن نیت و کردار پر
بہترین جزاے ابرار عطا فرمائے بدرستیکہ مین آٹھوین ماہ ذیحجہ روز سہ شنبہ کو مکہ سے باہر آیا اور تمھاری جانب
آتا ہون جب میرا قاصد تم تک پہونچے لازم ہے کہ کمر متابعت مضبوط باندھو اور اسباب کارزار آمادہ رکھو اور میری
نصرت کے مہیا ہو کہ مین اب بہت جلد تم تک پہونچتا ہون والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس خط
کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ حضرت مسلم نے ستائیس روز قبل اپنی شہادت کے ایک خط امام حسینؑ کو لکھا تھا اور مضمون
اظہار اطاعت و انقیاد اہل کوفہ درج کیا تھا اور ایک گروہ اہل کوفہ نے بھی خطوط حضرت کو لکھے تھے کہ یہان
سو ہزار تلوارین آپکی نصرت کے لیے مہیا ہین بہت جلد آپ شیعون تک پہونچ جائیے الغرض جب قاصد روانہ
ہوا اور قادسیہ مین پہونچا حصین بن نمیر لعین نے اوس قاصد کو پکڑ لیا اور چاہا وہ خط امام حسینؑ کا اوس سے
چھین لے قاصد نے خط چاک کر ڈالا اور حصین کو نہ دیا حصین بن نمیر شقی نے قاصد امام حسینؑ کو ابن زیاد
پاس بھیجا ابن زیاد نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین علی بن ابیطالب اور اونکے فرزند گرامی کا
شیعہ ہون ابن زیاد نے کہا تو نے خط کیون چاک کیا قاصد نے کہا اس وجہ سے چاک کیا کہ تو اوسکے مضمون
پر مطلع نہونے پاے ابن زیاد نے کہا وہ خط کس نے لکھا تھا اور کس کے نام تھا قاصد نے کہا خط امام حسینؑ نے
ایک جماعت اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ مین اونکے نامون سے واقف نہین ہون ابن زیاد شقی غضبناک ہوا اور کہا کہ مین
تجھسے دست بردار نہونگا جب تک تو اون لوگون کے نام مجھسے بیان کریگا یا منبر پر جا کے حسینؑ اور اونکے برادر و پدر
کو ناسزا نہ کہیگا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو مین تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالونگا قاصد نے کہا نام تو مین اون لوگونکے تجھے
نہ بتاؤنگا ولیکن دوسرا مطلب جو تو نے کہا اوسے کر سکتا ہون پس وہ قاصد منبر پر گیا اور حمد و ثناے الہی ادا کرکے

درود جناب رسول خدا اور اونکے اہلبیت پر بھیجا اور صلوٰۃ و درود بیشمار رشید ابرار امام حسین اور اونکے پدر بزرگوار
پر بھیجکے ابن زیاد اور اوسکے باپ اور جمیع بنی امیہ پر لعن بیشمار کیا اور کہا اے اہل کوفہ مین امام حسین کیجانب سے
تمھاری طرف قاصد ہون اور اونکو فلان موضع پر چھوڑ آیا ہون جسے منظور ہو اونکی نصرت کرے اور اونکی خدمت
مین حاضر ہو پس ابن زیاد شقی نے حکم دیا کہ اوس قاصد کو قصر سے نیچے گرا دیا اور بدرجۂ شہادت فائز ہوا اور بروایت
دیگر ایک رمق جان باقی تھی کہ عبدالرحمٰن بن عمیر روسیاہ نے اوس قاصد بیگناہ کا سر کاٹ ڈالا جب امام حسین
نے منزل حاجر سے بجانب کوفہ توجہ کی ایک چشمہ آب پر پہونچے کہ عبداللہ بن مطیع نزدیک اوس چشمہ کے مقیم تھے
جب اونکی نظر امام حسین پر پڑی استقبال کرکے کہا میرے پدر و مادر آپ پر سے فدا ہون آپ اِس شہر مین
کیون تشریف لائے ہین حضرت نے فرمایا اہل عراق نے مجھے بلایا ہے عبداللہ بن مطیع نے کہا مین آپکو خدا کی قسم
دیتا ہون کہ اپنے کو معرض تلف مین نہ لائیے اور حرمت اسلام و قریش و عرب کو ضائع نہ کیجیے کہ سب کی حرمت آپکی
حرمت سے وابستہ ہے بخدا سوگند اگر یہ ارادہ کیجیے گا کہ سلطنت بنی امیہ سے لے لیجیے وہ آپ کو قتل کر ڈالین گے
اور بعد آپکے قتل کے کسی مسلمان کے مار ڈالنے سے پروا نکرینگے اور کسی سے نہ ڈرینگے پس ہرگز ہرگز آپ کوفہ نجائیے
اور بنی امیہ کے متعرض نہو جیے حضرت اوسکے کلام کی طرف متوجہ نہوے اور جس کام پر از جانب خداوند عالم
مامور تھے اوسکے لیے روانہ ہوے ابن زیاد شقی نے بصرہ و شام کے راستے بند کر دیے تھے کہ کوئی خبر باہر نجانے
پاتی تھی اور کوئی آجا نہ سکتا تھا پس ایک گروہ عرب کی طرف گذر ہوا اونسے خبر دریافت کی اوںھون نے کہا
ہمین کچھ خبر نہین و لیکن اسقدر ہم جانتے ہین کہ کوئی آنے جانے نہین پاتا ہے۔ ایک جماعت نے قبیلۂ فزارہ سے
روایت کی ہے کہ ہم زہیر بن قین بجلی کے جب مکہ سے مراجعت کی رفیق تھے اور منزلون پر حضرت امام حسین سے
ملاقات ہوتی تھی اور ہم لوگ بہت دو حضرت سے اترتے تھے کہ رفاقت ہمپر ثابت ہو ناگاہ ہم کسی منزل پر
اوترے چاشت کھا رہے تھے کہ ایک قاصد امام حسین کیطرف سے آیا اور زہیر سے خطاب کیا کہ امام حسین
تمکو بلاتے ہین ہم سبکے بوجہ غلبۂ دہشت لقمے ہاتھ سے گر گئے اور ششدر و حیران ہوے زوجۂ زہیر سماۃ دیلم
دختر عمرو نے کہا سبحان اللہ فرزند رسول تمکو بلاتے ہین اور تم جانے مین تامل کرتے ہو پس زہیر حضرت کی
خدمت مین گئے اور شاد و خرم واپس آئے اور حکم دیا کہ اونکا خیمہ وہان سے اوٹھا کے قریب سراپردہ ہاے
امام حسین نصب کیا اور اپنی زوجہ کو طلاق دیکے کہا اپنے قبیلہ مین چلی جا مجھے منظور نہین کہ میری وجہ سے
کوئی ضرر تجھے پہونچے مین چاہتا ہون اپنی جان امام حسین پر سے قربان کر ڈالون عورت روتی ہوئی
وداع ہوئی اور کہا خدا امور خیر تمھارے لیے میسر کرے تم سے میری التماس ہے کہ مجھے بروز قیامت حسین بن علی
کے جد بزرگوار پاس یاد کرنا پس زہیر بن قین نے اپنے اصحاب سے کہا جسے میرا ساتھ منظور ہو آئے اور جسے منظور ہو چلا جائے

اسوقت مین تم لوگون سے ایک حدیث روایت کرتا ہون واضح ہو کہ مین نے عہد جناب رسول خدا مین بعض
مقامات دریا پہ ہمراہ لشکر اسلام کفار سے بعد کارزار اونپر ظفریاب ہوگئے مال غنیمت بے شمار پایا پس سلمان رض نے
مجھسے کہا آیا تم اس مال غنیمت سے خوش ہوے مین نے کہا ہان سلمان رض نے مجھسے کہا جب تم دیکھنا کہ سید جوانان
آل محمد متوجہ قتال منافقین ہے لازم ہے کہ اونکی رفاقت اور راستہ مین اپنے شہید ہوجانے سے بمقابلہ
غنیمت ہاے دنیا کہ معرض زوال مین ہے بہت خوش ہو پس زہیر نے اپنے دوستون کو وداع کیا اور اصحاب
امام حسین ع مین ملحق ہوے اور آنحضرت سے جدا نہوے یہانتک کہ بدرجہ شہادت فائز ہوے جب امام
حسین ع منزل خزیمیہ پہونچے رات کو اوسی مقام پر استراحت کی جب رات ہوئی زینب خاتون خواہر محترمہ امام
حسین ع نے کہا کہ شب گذشتہ مین قضاے حاجت کو باہر گئی ناگاہ ایک ہاتف کی صدا آئی کہ اس مضمون کے دو
چند شعر پڑھتا تھا۔ اے آنکھ اون شہیدون پر جنکو موت لیے جاتی ہے اور بہت جلد وعدہ گاہ شہادت پر
پہونچاتی ہے اشک حسرت برسا۔ امام حسین ع نے فرمایا اے خواہر جو کچھ مقدر ہوا ہے وہ ہوگا۔ عبد اللہ بن
سلیمان و منذر بن مشمعل نے روایت کی ہے کہ کہا جب ہم اعمال حج سے فارغ ہوے بہت جلد امام حسین ع کی خدمت مین
نزدیک ثعلبیہ حاضر ہوے ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص کوفہ کیطرف سے ظاہر ہوا اور جب لشکر امام حسین ع اوسنے
دیکھا راہ پھیر دی ہم اوسکے راستہ پر گئے اور کوفہ کا حال دریافت کیا اوسنے کہا مین کوفہ سے باہر نہین آیا
یہانتک کہ مین نے دیکھا مسلم بن عقیل اور ہانی کو شہید کیا اور اونکے پاؤن پکڑکے بازارون مین کھینچتے تھے۔
جب امام حسین ع منزل ثعلبیہ پر پہونچے ہم لوگ رات کو حضرت ع کی خدمت مین گئے اور یہ خبر وحشت اثر بیان کی
حضرت ع اس کلام کے استماع سے بہت اندوہناک ہوے اور مکرر فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا اون
شہدا پر رحم کرے پس ہم نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اہل کوفہ اگر آپ سے نہ پھرین تو آپ کے ناصر و یاور بھی
نہونگے ہماری التماس ہے کہ آپ واپس تشریف لیجائین۔ امام حسین ع متوجہ اولاد عقیل ہوے اور خبر شہادت
مسلم ع اونسے بیان کی اور اونکو بہت تسلی دلاسہ دیکے واپس چلے جانے کو فرمایا انھون نے کہا بخدا سوگند ہم
واپس نہ جائینگے جب تک حضرت مسلم کا عوض اون اشقیا سے نہ لین یا جو شربت انھون نے پیا ہم بھی نوش کرین
پس جب حضرت ع کو عازم سفر پایا ہم لوگ وداع کرکے روانہ ہوے اور بروایت دیگر جب خبر شہادت مسلم امام حسین ع
نے سنی فرمایا جو اونپر لازم تھا اوسکی اونھون نے تعمیل کی اب جو مجھپر لازم ہے وہ باقی ہے پس چند شعر ادا فرمائے جنکا
خلاصہ مضمون یہ تھا کہ تن بشہادت دیا ہے اور شربت ناگوار مرگ کو رضاے الٰہی کے لیے اپنے اوپر گوارا کیا ہے جب
صبح ہوئی اپنے غلامون کو حکم دیا کہ پانی بہت سا ہمراہ لو اور روانہ ہوے جب منزل زبالہ پر پہونچے خبر شہادت
عبد اللہ بن یقطر امام حسین ع کو پہونچی جب یہ خبر وحشت اثر حضرت ع نے استماع فرمائی آنسو دیدہ مبارک سے

جاری ہوے اور ہاتھ دعا کو اوٹھا کے فرمایا خداوندا میرے شیعون کے لیے عقبے مین منزل پاکیزہ مہیا کر اور مجھے اونکو ایک جگہ غرفہاے بہشت مین مقیم فرما بدرستیکہ تو سب چیز پر قادر ہے پس امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا خبر پہونچی ہے کہ مسلم بن عقیل و ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کو شہید کیا ہے اور ہمارے شیعون نے ہماری نصرت سے ہاتھ اوٹھا لیا ہے جسے منظور ہو مجھسے جدا ہو جائے کوئی حرج نہین ہے پس ایک گروہ جو بطمع مال غنیمت و راحت و عزت دنیا حضرتؑ کے رفیق ہوے تھے ان اخبار کے استماع سے متفرق ہو گئے اور اہلبیتؑ و خویشان آنحضرتؑ اور ایک جماعت کہ از روے ایمان و یقین رفیق حضرت تھے باقی رہگئے پس حضرتؑ روانہ ہوے یہانتک کہ بطن عقبہ مین نزول فرمایا اوس منزل پر ایک مرد پیر قبیلہ بنی عکرمہ سے حضرتؑ کی خدمت مین آیا اور کہا یابن رسول اللہ مین آپکو قسم دیتا ہون کہ واپس جائیے اور بخدا سوگند آپ نہین جاتے مگر نوک سنان و شمشیر جان ستان کی طرف جاتے ہین حضرتؑ نے فرمایا اے شیخ جو تم مجھے خبر دیتے ہو یہ خبر مجھپر پوشیدہ نہین ہے و لیکن اطاعت حکم الٰہی واجب ہے اور مقدرات ربانی شدنی ہین بخدا سوگند مجھسے دست بردار نہونگے جب تک میرا دل میرے بدن باہر نکال لینگے اور جب مجھے شہید کرینگے خدا اونپر اوسکو مسلط کریگا جو انکو ذلیل ترین امتہاے گذشتہ کردیگا پس وہان سے بھی کوچ کر کے مقام اشراف مین نزول فرمایا اور خیمہ برپا کر کے رات اوسی جگہ بسر کی جب صبح ہوئی حکم دیا کہ غلامان و ملازمان و اصحاب آنحضرتؑ نے بہت پانی بھر کے ہمراہ لیا اور بتوفیق قوت الٰہی امیدوار ہوے روانہ ہوے اور دوپہر تک راہ چلے ناگاہ ایک شخص نے اصحاب آنحضرتؑ سے اللہ اکبر کہا حضرتؑ نے پوچھا تم نے تکبیر کیون کہی اوسنے کہا درختان خرما نمودار ہوے ہین رفقا نے کہا ہم نے اس موضع مین ہرگز خرمے کے درخت نہین دیکھے ہین شاید نیزون کی نوکین اور گھوڑون کے کان دکھائی دیتے ہین حضرتؑ کو جب معلوم ہوا کہ علامت لشکر ہے اور اسطرف آتا ہے آپ ایک پہاڑ کی جانب جو وہان تھا متوجہ ہوے کہ اگر قتال کی حاجت پڑے پہاڑ کی طرف پشت کر کے اونسے مقابلہ کرین جب نزدیک کوہ پہونچے حر بن یزید ریاحی مع ہزار سوار عین شدت گرما مین قریب لشکر سید الشہداء پہونچا اور صف آرا ہوا حضرتؑ نے فرمایا خیمہ نصب کیا جائے اور اصحاب امام مظلوم نے سامنے اوس فوج کے صفین باندھین جب امام حسینؑ نے اوس لشکر ضلالت اثر مین آثار تشنگی مشاہدہ فرمائے حکم دیا کہ اونکی فوج اور جانورون کو پانی دو اور حضرتؑ نے خود بنفس نفیس متوجہ ہو کے اونکو اور اونکے جانورون کو پانی سے سیراب کیا ابن زیاد نے حصین بن نمیر کو مع لشکر انبوہ استقبال آنحضرتؑ کے لیے قادسیہ مین بھیجا تھا اور حصین نے حر کو مع ایک ہزار سوار کے آگے روانہ کیا تھا جب وقت نماز ظہر آیا حضرتؑ نے حجاج بن مسروق کو فرمایا اذان نماز کہے جب وقت اقامت ہوا

مقام بطن عقبہ

مقام اشراف

ورود حر

سید الشہداؑ با عمامہ و نعلین در خیمہ سے باہر آئے اور دونوں لشکر کے درمیان کھڑے ہوکے حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور فرمایا ایہا الناس میں تمھاری طرف نہیں آیا مگر جبکہ تمھارے خطوط متواتر اور تمھارے قاصد پیاپے میرے پاس پہونچے تم نے لکھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیے کہ ہمارا امام و پیشوا کوئی نہیں ہے شاید خدا ہمکو اور آپ کو حق و ہدایت پر متفق کرے اگر تم اپنے عہد و گفتار پر برقرار ہو مجھسے پیمان تازہ کرکے دل میرا مطمئن کردو اور اگر اپنے گفتار سے پھر گئے ہو اور عہد و پیمان کو شکستہ کردیا ہے اور میرے آنے سے بیزار ہو میں اپنے وطن واپس جاتا ہوں۔ اون مکاران و غداران بیوفا نے کچھ جواب نہ دیا پس حضرت نے موذن سے فرمایا اقامت نماز کہو اور حر سے فرمایا اگر چاہو اپنے لشکر کے ہمراہ نماز ادا کرو حر نے عرض کیا میں آپ کے عقب نماز پڑھونگا پس جناب امام حسینؑ آگے کھڑے ہوے اور دونوں لشکروں نے عقب آنحضرت نماز ادا کی اور بعد ادائے نماز دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے جب وقت نماز عصر ہوا پھر حضرت آگے کھڑے ہوے اور دونوں لشکروں کو نماز پڑھائی اور بعد فراغت اپنا روے مبارک بجانب لشکر کیا اور خطبہ ادا فرمایا۔ ایہا الناس اگر خدا سے ڈروگے اور حق ذیحق کا پہچانوگے تم سے خدا خوش ہوگا اور ہم چونکہ اہلبیت رسالتؐ اور بعلو و کمال و عصمت و جلالت موصوف ہیں خلافت کے زیادہ تر اوس گروہ سے سزاوار ہیں جو بناحق دعوی ریاست کرکے تم میں بجور و ظلم سلوک کرتے ہیں اگر جہالت و ضلالت میں تم راسخ ہو اور راے تمھاری اوس سے جو کچھ مجھے لکھا پھر گئی ہے میں بھی واپس جاتا ہوں حر نے جواب دیا بخدا سوگند مجھے اون خطوط اور قاصدوں کی جیسا آپ فرماتے ہیں مطلق خبر نہیں ہے حضرتؑ نے عقبہ بن سمعان سے فرمایا کہ وہ خرجین جسمیں خطوط ہیں لے آو جب خرجین لائے خطوط کو خیان بیوفا سے بھری ہوئی تھی حر نے کہا مجھے ان خطوط کی اطلاع نہیں ہے مجھے ابن زیاد نے مقرر کیا ہے کہ جب آپ سے ملاقات کروں جدا نہوں تا وقتیکہ آپ کو ابن زیاد پاس نہ لے جاؤں حضرت نے فرمایا جبتک زندہ ہوں یہ ذلت مجھے گوارا نہوگی بعد اسکے اصحاب کو حکم دیا سوار ہوں جب ہودج ہاے حرم محترم اونٹوں پر بندھ گئیں حضرت پاے مبارک رکاب میں رکھ کے سوار ہوے جب چاہا واپس جائیں لشکر مخالف نے راستہ روک لیا او ر مانع ہو حضرتؑ نے حر سے خطاب کیا کہ تیری ماں تیری عزا میں بیٹھے مجھسے کیا چاہتا ہے حر نے کہا اگر اور کوئی میری ماں کا نام لیتا البتہ میں بھی اوسکا جواب دیتا ولیکن آپکی مادر گرامی کے حق میں بغیر تعظیم و تکریم کوئی سخن زبان پر نہیں لاسکتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا مطلب تیرا کیا ہے حر نے کہا میں چاہتا ہوں آپکو ابن زیاد پاس لیچلوں حضرتؑ نے فرمایا میں تیری اطاعت نکرونگا حر نے کہا میں بھی دست بردار نہونگا جب درمیان میں طول سخن ہوا حر نے کہا مجھے حکم نہیں ہے کہ آپسے جنگ کروں اگر آپکو کوفہ جانا منظور نہیں ہے تو مدینہ و دوسرے راستہ سے جائیے

کہ میں کل کیفیت ابن زیاد کو لکھوں شاید کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ میں آپ ایسے پیشوا سے محاربہ میں مبتلا نہوں حضرت
نے بضرورت راہ قادسیہ سے جانب دست چپ توجہ کی اور وہ لشکر ضلالت اثر بھی ہمراہ ہوا حر نے قریب امام
حسینؑ آکے کہا یا حضرت آپکو میں قسم دیتا ہوں کہ اس گروہ سے مقابلہ نہ کیجیے گا ورنہ قتل ہو جائیے گا حضرت نے فرمایا
تو مجھے موت سے ڈراتا ہے راہ خدا میں مارا جانا اور خوشنودی حق تعالیٰ میں شہید ہونا اسکی مجھے بڑی آرزو ہے اور میں
بحکم خدا ان منافقین سے مقابلہ کرونگا اور مرجانے سے مجھے پروا نہیں ہے جب حر نے جانا کہ سمجھانا کچھ مفید نہیں
ہے اور حضرت ارادۂ مخالفت و مخاصمت اس لشکر سے مصمم رکھتے ہیں اپنے لشکر سے ملحق ہوا اور ہمراہ حضرت چلے
تا آنکہ قصر بنی مقاتل میں نزول اجلال فرمایا - امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب خبر قرب امام
مظلوم ابن زیاد کو پہونچی اوسنے حر بن یزید ریاحی کو مع ایک ہزار سوار سر راہ امام ابرار پر بھیجا حر نے
کہا جب میں گھر سے باہر آیا صدائے منادی سُنی کہ تین مرتبہ اوسنے مجھے ندا کی اے حر تجھے بہشت کی
بشارت ہو میں نے اپنے دل میں کہا میری مادر میری عزا میں بیٹھے میں فرزند رسولؐ سے لڑنے
جاتا ہوں اور بشارت بہشت سُنتا ہوں پس حر وقت نماز ظہر قریب حضرتؑ پہونچ گیا حضرتؑ نے اپنے
بڑے بیٹے سے فرمایا کہ اذان و اقامت کہو حضرتؑ آگے کھڑے ہوئے اور دونوں لشکروں کے ہمراہ نماز
پڑھی جب سلام نماز پھیرا حر قریب آیا اور کہا السلام علیک یا بن رسول اللہ و رحمۃ و برکاتہ حضرت نے جواب
سلام دیا اور پوچھا تم کون ہو حر نے کہا میں حر بن یزید ریاحی ہوں حضرت نے فرمایا مجھسے لڑنے آئے ہو
یا میری نصرت کو آئے ہو حر نے کہا بخدا سوگند اے فرزند رسولؐ خدا مجھے آپ سے جنگ کرنے کو بھیجا ہے
اور میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اپنی قبر سے محشور ہوں اور میری پیشانی کے بال میرے دونوں
پیروں میں بندھے ہوں اور ہاتھ گردن میں جکڑے ہوں اور مجھے منہ کے بل جہنم میں ڈالدیں - یا بن رسول اللہ
آپ کہاں جاتے ہیں اپنے جد رسول خدا کے حرم میں واپس جائیے ورنہ شہید ہو جائیے گا حضرت نے
فرمایا قتل ہو جانے سے مجھے کچھ پروا نہیں اور شہادت جو کہ سرمایۂ سعادت ابدی ہے دوستان خدا کی
عین آرزو ہے پس حضرت وہاں سے روانہ ہوئے اور منزل قطقطانیہ پر نزول اجلال کیا جب گھوڑے
سے اوترے حضرت کی نظر مبارک ایک خیمہ پر پڑی پوچھا یہ خیمہ کسکا ہے کہا خیمہ عبداللہ بن حر جعفی کا ہے
حضرت نے کسی کو اوسکے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ تو نے درگاہ خداوند جبار میں خطا و نافرمانی بہت کی
ہے اگر تو نہ پلٹیگا خدا تجھسے مواخذہ کریگا اب لازم ہے توبہ کرا اور میری نصرت کر کہ میرے جد تیرے گناہوں کے عوض
تیری شفاعت کریں اوس رو سیاہ بے سعادت نے کہا اگر میں آپکی نصرت کو آؤں اول جو آپکے لشکر
سے قتل ہو وہ میں ہونگا ولیکن میرے پاس ایک گھوڑا ہے کہ ہرگز کسی سے پیچھے تجسس میں نہیں گیا مگر یہ کہ اوس تک

حر کی ملاقات

منزل قطقطانیہ

اِس گھوڑے پر سوار ہو نکلیا اور جو کوئی میرے تعاقب میں آیا ہی مجھے پا نہ سکا میں وہ گھوڑا آپکو دیتا ہوں حضرتؑ نے
اوسکی طرف سے روے مبارک پھیر لیا اور فرمایا مجھے تیری اور تیرے گھوڑے کی کچھ احتیاج نہیں ہی اور گمراہ
کرنے والوں کو اپنا ناصر و یاور میں نہیں کرتا ولیکن تو بھاگ جا کہ نہ میرا ناصر ہو اور نہ میرا مقابل بدرستیکہ جو میرے
واقعہ میں حاضر ہوگا اور بروہ میری یاوری و نصرت نکریگا خدا اوسے مونھ کے بھل جہنم میں ڈالدیگا اور بروایت دل
جب قصر بنی مقاتل سے کوچ کیا اور تھوڑی راہ طے کی امام حسینؑ کو گھوڑے پر کچھ نیند سی آگئی جب بیدار ہوئے
تین مرتبہ فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ علی اکبرؑ نے جب یہ حال دیکھا اپنے پدر بزرگوار
سے دریافت کیا حضرتؑ نے فرمایا اسوقت گھوڑے پر مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ ایک سوار کہتا ہی یہ گروہ
جاتا ہی اور مرگ انکی جانب آتی ہی معلوم ہوا کہ میری جانب اوسکا خطاب تھا علی اکبرؑ نے کہا اے پدر بزرگوار
جبکہ ہم حق پر ہیں پھر مرگ سے کیا پروا ہی حضرتؑ نے علی اکبرؑ کو دعا دی ابن قولویہ نے جناب صادقؑ سے روایت
کی ہی کہ جب امام حسینؑ بطن عقبہ سے آگے بڑھے فرمایا میں البتہ اس سفر میں قتل ہونگا اصحاب نے کہا
یا ابن رسول اللہ کیونکر آپ نے جانا فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ چند کتے مجھپر حملہ کر رہے ہیں اور اونمیں
ایک ابلق کتا تھا کہ وہ مجھپر بہت حملہ کرتا تھا بسند معتبر دیگر آنحضرتؐ سے روایت کی ہی کہ امام حسینؑ فرماتے
تھے پادشاہی بنی امیہ کو سزاوار نہوگی جبتک مجھے قتل نہ کرینگے اور بیشک مجھے قتل کرینگے جب مجھے شہید
کرینگے پھر یہ امت توفیق اجتماع نماز نجوگی نپائیگی عطا و غنیمت بجور و ظلم تقسیم ہوگی اور اول اس امت میں
جسے علانیہ بزور و قہر قتل کرینگے میں اور میرے اہلبیت ہونگے اور بعد میرے بنی ہاشم ہمیشہ محنت و مصیبت میں
رہیں گے تا آنکہ قائم آل محمدؐ ظہور کریں شیخ مفید نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ فرماتے تھے
سفر کربلا میں ہمکر میرے پدر بزرگوار حضرت یحییٰ اور اونکی شہادت کو یاد کرتے کہتے تھے بیقدری دنیا سے
جو خدا کے نزدیک ہی سر مبارک یحییٰ ایک زن زناکار کے لیے ہدیہ بھیجا اور بروایت دیگر یہ کہتے تھے کہ میرا سر
ایک ولد الزنا کو ہدیہ دینگے بقیہ روایت اول یہ ہی کہ جب صبح ہوئی نماز صبح ادا کرکے امام حسینؑ سوار ہوے
ہر چند چاہتے تھے دوسری طرف جائیں مگر لشکر حر مانع ہوتا تھا یہانتک کہ زمین کربلا پر پہنچے حضرتؑ نے
دریافت کیا کہ اس زمین کا نام کیا ہی کہا اس زمین کو کربلا کہتے ہیں جب امام مظلوم نے یہ نام محنت انجام
سنا اشک حسرت چشمہاے مبارک سے جاری ہوے اور فرمایا یہ مقام کرب و بلا محل محنت و عنا ہی یہ جگہ وہ ہی
جہان خون شہداے کربلا بہیگا ناگاہ دور سے ایک سوار نمایان ہوا کہ بسرعت تمام آتا تھا جب نزدیک آیا
امام حسینؑ کو سلام نکیا اور حر کے پاس جا کے سلام کیا اور ایک خط ابن زیاد شقی کا حر کو دیا جب خط کھولا اوس شقی نے
لکھا تھا کہ جہان میرا خط تجھکو پہونچے حسینؑ کو اوتار دو اور ایسے بیابان میں اوتارنا جہاں پانی اور آبادی نہ

اور وہ تیرے سختی کرنا لازم ہے کہ میرا قاصد مجھے یہ خبر جا کر سنائے کہ تم نے میری اطاعت فرمان برداری کی ہے جب
حُر نے وہ خط پڑھا مضمون خط سے واقف ہوا لشکر حضرت کو پڑھ کے سنایا یزید بن مہاجر نے قاصد ابن زیاد کو
پہچانا اور اوس سے کہا تیری مان تیرے ماتم مین بیٹھے یہ کیا پیام تو لایا ہے اوس ملعون نے کہا مین نے اپنے امام
کی اطاعت اور وفا اپنی بیعت کی کی ہے ابن مہاجر نے کہا بلکہ تو نے اپنے خدا کی معصیت کی ہے عار و نار
دوزخ کو تو نے اپنے لیے مہیا کیا ہے تیرا امام ان اماموں مین سے ہے جنکے حق مین خداوند عالم فرماتا ہے
کہ ہم نے انکو امام کیا وہ لوگون کو بجانب آتش بلاتے ہین بروز قیامت یاری اونکی نکی جائیگی پس حُر
وہان اوترا حضرت نے فرمایا مجھے جانے دو کہ نینوا یا غاضریہ یا اور کسی جگہ جہان پانی اور آبادی ہو وہان
اوترون حُر نے کہا امیر نے اس قاصد کو بھیجا ہے اور یہ حکم لکھا ہے مین اونکے حکم کی مخالفت نہین کر سکتا زہیر
بن قین نے کہا یا ابن رسول اللہ ہمین اجازت دیجیے کہ ہم اس سے مقاتلہ کرین اسلیے کہ اسوقت ہماری جنگ
اس سے بہت آسان ہے بنسبت اوسکے جبکہ لشکر ہائے بیحد و احصا اسکے بعد آئین گے حضرت نے فرمایا مین نہین چاہتا
ہون اور یہ حجت خدا تمام کردن اور انسے لڑنے مین ابتدا کرون پس بضرورت اوسی جگہ اوترے قناتین اور
خیمے اہلبیت کے لیے نصب کیے گئے بقول ایک جماعت کے تاریخ دوسری ماہ محرم سنہ ۶۱ ہجری کی تھی اور
روز چہارشنبہ یا پنجشنبہ تھا اور بقول بعض آٹھوین ماہ محرم کی تھی پس حُر نے ایک خط ابن زیاد کو لکھا اور
حقیقت حال اوس مین درج کی جب وہ خط ابن زیاد پاس پہونچا اوس شقی نے ایک خط امام حسین کو لکھا
اور اوس مین تحریر کیا مین نے سنا ہے آپ کربلا مین اوترے ہین یزید بن معاویہ نے مجھے خط لکھا ہے کہ آپکو مہلت
نہ دون یا آپ سے بیعت لون اور اگر انکار کیجیے تو یزید پاس بھیجدون جب خط اوس شقی کا حضرت پاس پہونچا
اور حضرت نے مطالعہ فرمایا اوس خط کو پھینکدیا اور کہا وہ گروہ رستگار نہوگا جو رضامندی مخلوق کے لیے عقوبت
خالق خرید کرے جب قاصد نے خط کا جواب مانگا حضرت نے فرمایا اوسکے خط کا جواب میرے پاس نہین ہے عذاب
الٰہی اوسپر نازل ہوا ہے جب یہ خبر اوس بدبخت کو پہونچی آتش کفر و نفاق اور زیادہ بھڑکی اور لڑائی کا
اوسنے عزم بالجزم کیا سرداری لشکر کی تکلیف عمرو بن سعد ملعون کو دی اوسنے اول انکار کیا مگر چونکہ قبل ازین حکومت
شہر رے اوسے دیچکا تھا کہا اگر حسین سے تو نہ لڑیگا حکومت رے سے دست بردار ہو مین دوسرے کسیکو وہان کا حاکم
کرونگا پس اوس روسیاہ نے بطمع حکومت رے شقاوت ابدی عذاب سرمدی اختیار کر کے امام حسین سے جنگ
قبول کی اور مع چار ہزار نامرد کربلا روانہ ہوا امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جب امام حسین صحرائے کربلا مین پہونچے ایک خط
اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کو لکھا جسکا مضمون یہ ہے یہ خط حسین بن علی کا محمد بن علی کو اور جو اونکے قریب فرزندان
بنی ہاشم سے ہین اونھین پہونچے اما بعد واضح ہو کہ مین نے ترک زندگانی کی اور منتظر شہادت ہون اور

فرود امام حسین علیہ السلام بزمین کربلا

دنیا کو مین ایسا جانتا ہون کہ گویا ہرگز نہ تھی اور آخرت کو باقی اور ہمیشہ جانتا ہون آخرت کو دنیا پر مین نے
اختیار کیا ہے والسلام۔ اور بروایت اول جب امام حسین ع کربلا مین اترے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک
خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا کیا۔ اور فرمایا میرا کام یہانتک پہونچا جو تم دیکھتے ہو دنیا نے مجھسے روگردانی کی
ہے ایام زندگانی تمام ہوے لوگ حق سے دست بردار ہوکے باطل پر جمع ہوگئے ہین جو کوئی ایمان خدا اور
قیامت پر رکھتا ہو لازم ہے کہ دنیا سے روگردانی کرے اور مشتاق لقاے پروردگار ہو جائے اسلیے کہ شہادت
راہ حق مین موجب سعادت ابدی ہے اور زندگی ہمراہ ستمگارون کے اور انکا مومنین پر غلبہ بجز محنت و مصیبت
کے دوسرا ثمرہ نہین رکھتا پس زہیر بن قین رض اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا اگر دنیا ہمارے لیے ہمیشہ باقی رہتی تحقیق کہ
راہ خدا مین قتل ہونا بقاے دنیا پر ہم اختیار کرتے اور جب ہم جانتے ہین کہ دنیا فانی ہے تو کیونکر اپنی جان آپ پر
عزیز کرین پس ہلال بن نافع بجلی اوٹھے اور کہا یا بن رسول اللہ آپ کے جد بزرگوار رسول خدا ص سے نہو سکا کہ اپنی
محبت قلوب مردم مین مستحکم کرتے اور اونکو اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھتے بہت منافقین ایسے تھے کہ اونسے وعدہ
نصرت کرتے تھے اور درحقیقت مکر و غدر پر مستعد تھے اور ہمیشہ اپنے منافقین اصحاب سے محنت و مشقت مین بسر کرتے
تھے یہانتک کہ انتقال فرمایا آپ کے پدر عالیمقدار نے بھی ناکثین و قاسطین و مارقین سے جو جو مصائب
اوٹھائے معلوم ہین یہانتک کہ برحمت ایزدی ملحق ہوئے اور آپ بھی آج اس گروہ اشرار کے مکر و غدر مین
گرفتار ہین جو کوئی آپ سے فسخ عہد اور بیعت شکنی کرے گا اوسنے اپنی ضرر رسانی خود کی ہے ہم نے بانیت
درست و عزم صحیح آپ کی متابعت اختیار کی ہے آپ کے دوستون کا دوست اور آپ کے دشمنون کا دشمن
ہون اور جو آپ فرمائین گے اوسے بجان و دل قبول کرونگا پس بریر بن خضیر اوٹھے اور کہا اے فرزند رسول خدا
حق تعالی نے ہمپر احسان کیا ہے کہ ہم آپ کے سامنے جہاد کرین اور ہمارے اعضا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین اور
آپکے جد بزرگوار روز قیامت ہمارے شفیع ہون وہ گروہ رستگار نہوگا جو فرزند پیغمبر خدا کو چھوڑ دیگا اور اونکی نصرت
نکریگا اونپر تف ہے وہ بروز قیامت عذاب الیم و حسرت و ندامت جہنم مین مبتلا ہونگے یہ سنکر جناب سید الشہدا نے
انکو دعا دی اور اپنے اہلبیت اور بھائی بندون پر بحسرت نظر کی اور ہاتھ دعا کے لیے اوٹھا کے کہا خداوندا
ہم عترت پیغمبر تیرے ہین مجھے وطن سے نکال کے حرم جد بزرگوار سے دور کیا مجھپر بنی امیہ تعدی کرتے ہین
خداوندا تو میرا حق انسے لے اور گروہ ستمگار پر مجھے نصرت دے پھر فرمایا سب لوگ بندگان دنیا ہین اور دین
اونکی زبان پر جاری ہے مگر وقت امتحان دیندار طالب حق بہت کم ہین جب دوسرا دن ہوا عمر بن سعد لعین
مع چار ہزار منافقین داخل کربلا ہوا اور مقابل لشکر امام حسین اوترا اور عروہ بن قیس احمسی کو بلا کے چاہا کہ بطور قاصد
امام حسین پاس بھیجے مگر چونکہ وہ منجملہ اون مین سے تھا جنھون نے خطوط امام حسین ع کو لکھے تھے اوسنے قاصدی

کلام زہیر بن قین رحمہ

کلام ہلال بن نافع رحمہ

کلام بریر بن خضیر رحمہ

قبول نہ کی اور جس نے بیعت امیر المومنین سے کی تھا کوئی قبول نکرتا تھا اسلیے کہ اونمیں سے اکثر وہی لوگ تھے
جنھوں نے خطوط لکھ کے حضرت کو عراق میں بلایا تھا آخر کثیر بن عبداللہ کہ وہ ملعون شجاع و بیباک تھا
اوٹھا اور کہا جو پیغام امام حسین سے کہنا منظور ہو بیان کرو مین جاکے پہونچا دونگا اور اگر کہو تو اونکو قتل کرکے
اونکا سر تمھارے پاس لے آوں عمر بن سعد شقی نے کہا یہ بھی منظور نہیں ولیکن تو اونکے پاس جا اور پوچھ آپ
یہاں کیوں آئے ہیں جب وہ ملعون متوجہ لشکر امام حسین ہوا اور اصحاب حضرت نے اوسکی شرارت دیکھی آگے بڑھکے
اوس سے کہا اپنے ہتھیار رکھ کے امام حسین پاس جا اوس شقی نے اس بات کو نہ مانا اور واپس گیا پھر عمر
بن سعد نے قرہ بن قیس کو امام حسین پاس بھیجا اور اوسنے پیغام حضرت کو پہونچایا سید الشہداء نے فرمایا تمھارے
شہر کے لوگوں نے نامہائے بیشمار بھیجے لکھے اور بیعت میا اخذ اور اصرار کرکے بلایا اگر میرا آنا اب منظور نہیں ہے تو
مجھے واپس جانے دو جب قرہ بن قیس نے چاہا واپس جائے حبیب بن مظاہر نے کہا اے قرہ تجھپر وائے ہو
امام بحق سے روگردانی کرکے ظالموں کی طرف جاتا ہے انکے گھرانے سے تو نے ہدایت پائی اب انکی نصرت
نہیں کرتا اوس بے سعادت نے کہا میں عمر بن سعد کے پیغام کا جواب لیجاؤں اوسکے بعد فکر کرونگا جب یہ
امام حسین عمر ابن سعد کو پہونچا اوسنے کہا امید وار ہوں کہ خدا مجھے جنگ و مقاتلہ امام حسین سے نجات دے
بعد اسکے ایک خط ابن زیاد کو لکھا اور اوسمیں سب حقیقت حال درج کی جب اوس روسیاہ پاس خط پہونچا اوس
بدبخت نے کہا جبکہ میرے چنگل میں امام حسین آگئے تو اب اونکو چھوڑ دوں یہ ہرگز نہوگا و بروایت دیگر وہ شقی راضی ہوا
کہ امام حسین چلے جائیں مگر شمر ذی الجوشن حرامی نے ابن زیاد کو پشیمان کرکے مستعد کیا اوسنے عمر بن سعد کو خط لکھا
کہ حضرت سے کہو مع اصحاب بیعت کریں بعد اسکے جیسا مناسب ہوگا میں ویسا کرونگا جب یہ خط عمر بن سعد پاس
پہونچا اوسنے امام حسین سے وہ مضمون نہ کہلا بھیجا اسلیے کہ جانتا تھا حضرت بیعت یزید پر راضی نہونگے جب ابن زیاد
عمر بن سعد کو خط لکھ چکا مسجد میں آیا اور لوگوں کو طلب کرکے منبر پر گیا اور کہا ایھا الناس تم نے ابوسفیان
کا امتحان کیا ہے کہ دوستوں سے کسقدر نوازشہائے بیشمار کرتے ہیں اور یزید کی رعایا پروری تمھیں معلوم ہے مجھے اوسنے
حکم دیا ہے کہ تمھارے وظائف کو مضاعف کردوں اور تمکو انعامات و اکرامات کثیر سے سرفراز کروں بشرطیکہ اونکے دشمن
امام حسین سے جنگ کرو لازم ہے کہ حکم امیر قبول کرو اور انعامات و نوازشات فراوان کے امید وار ہو یہ کہکے
وہ شقی منبر سے اوترا اور کسی قدر مال تقسیم کرنا شروع کیا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ اعانت عمر بن سعد کو روانہ
ہوں اکثر بدبختان غدار نے دین کو دنیا سے بیچڈالا اور آمادہ قتل امام حسین ہوگئے پس پہلے جو شخص روانہ ہوا
وہ شمر ذی الجوشن تھا کہ مع چار ہزار کافران ستم شعار روانہ ہوا اور یزید بن رکاب کو مع دو ہزار ظالموں کے
بھیجا اور حصین بن نمیر کو چار ہزار اشرار کے ہمراہ روانہ کیا و بروایت حضرت امام زین العابدین عبداللہ بن حسین کو

ایک ہزار سوار اور شیث بن ربعی کو چار ہزار سوار اور محمد بن اشعث بن قیس کو ایک ہزار سوار کے ہمراہ روانہ کیا اور ایک خط عمر بن سعد کو لکھا کہ سب لشکر اوسکی اطاعت کریں اور لکھا کہ امام حسینؑ پر سختی کرو اور پانی کا راستہ روک لو جسطرح عثمان کے درمیان حائل ہوئے تھے اور موافق بعض روایات کے بیس ہزار سوار بطرح عمر بن سعد نابکار پاس جمع ہوگئے۔ ابن زیاد نے ایک خط عمر بن سعد لعین کو لکھا کہ تمہارا کوئی عذر مدد یا کثرت لشکر نہیں لازم ہے کہ مردانہ رہو اور جو کچھ گذرے اوسکی صبح شام مجھے اطلاع دو اور موافق اس روایت کے یہ لشکر بد اختر چھٹی محرم کو کربلا میں جمع ہوا جب حبیب ابن مظاہرؓ نے کثرت لشکر مخالف دیکھی خدمت میں شاہ کم سپاہ کے حاضر ہوئے اور عرض کی قبیلہ بنی اسد قریب ہیں اگر اجازت دیجیے تو میں جا کے آپکی نصرت کی طرف اونھیں دعوت کروں جب رخصت ملی رات کو قبیلہ بنی اسد پاس گئے اور اونکو بہت نصیحتیں کیں امام حسینؑ کی طرف راغب کیا اور نوے آدمیوں کو راضی کرکے چاہا امام حسینؑ کی خدمت میں پہنچائیں ناگاہ کسی منافق قبیلہ نے یہ خبر عمر بن سعد کو پہونچائی اور اوس شقی نے چار سو نفر پیادہ ازرق شامی کو افسر کرکے راستہ میں اوس جماعت بنی اسد کے روانہ کیا اور لڑائی ہوئی چونکہ مردم قبیلہ بنی اسد کم تھے اون چار سو سے تاب مقابلہ نہ لاسکے اور مغلوب ہوگئے مگر حبیب بن مظاہرؓ امام حسینؑ کی خدمت میں پہونچ گئے اور سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ پس عمر بن سعد روسیاہ نے عمرو بن حجاج کو مع پانسو سپاہیوں کے آب فرات پر مقرر کیا کہ اصحاب امام حسینؑ کو پانی لیجانے سے منع کریں جب تشنگی نے اصحاب فادار امام ابرار پر غلبہ کیا حضرت پاس آکے شکایت پیاس بیان کی حضرت نے ایک بیلچہ دست مبارک میں لیا اور عقب خیمہ حرم محترم تشریف لائے اور پشت خیمہ سے نو قدم سمت قبلہ چلے اور وہاں ایک بیلچہ زمین پر مارا کہ باعجاز آنحضرت چشمہ آب شیرین ظاہر ہوا اور امام حسینؑ نے مع اصحاب وہ پانی نوش کیا اور مشکیں وغیرہ بھر لیں پھر وہ چشمہ غائب ہوگیا اور اسکا اثر بھی کسی نے نہ دیکھا جب یہ خبر ابن زیاد کو پہونچی کہ امام حسینؑ کنوان کھود کے پانی نکالتے ہیں اوس شقی نے عمر بن سعد کو اس بارہ میں ایک نامہ لکھا کہ جسوقت میرا یہ خط پہونچے اوسیوقت سے تو امام حسینؑ پر سختی کر اور ہرگز ایک قطرہ پانی کا نہ پینے دے یہانتک کہ وہ قتل ہو جائیں جسطرح عثمان تشنہ لب قتل ہوا جب اس خط کے آنے پر عمر بن سعد نے امام حسینؑ و اہلبیت پر تنگ گیری کی اور پیاس نے اونپر غلبہ کیا امام حسین نے اپنے برادر حضرت عباسؑ کو بلایا اور تیس سوار بیس پیادے اونکے ہمراہ کرکے بیس مشکیں اونکو دیں کہ فرات سے بھر لائیں جب کنارہ فرات پہونچے عمرو بن حجاج نے پوچھا کون ہو ہلال بن نافع نے اصحاب آنحضرت میں سے کہا میں تمہارا ابن عم ہوں پانی پینے کو آیا ہوں اوسنے کہا تمکو پانی گوارا ہو ہلال نے کہا تجھپر وائے ہو میں کس طرح پانی پیوں حالانکہ اہلبیت عصمت و طہارت گوشگان حضرت رسالت پیاسے ہیں اوس شقی نے کہا یہ سچ ہے ولیکن مجھے جو حکم دیا گیا ہے اوسکی میں تعمیل کرونگا یہ سنکر

ہلال نے اپنے اصحاب کو آواز دی کہ جلد پانی بھر لو حجاج نے اپنے لشکر سے کہا کہ پانی نہ بھرنے دو قریب تھا کہ
آتش حرب و ضرب مشتعل ہو مگر اصحاب امام حسینؑ نے جلدی مشکین پانی سے بھر لین اور روانہ ہوئے اور کوئی صدمہ
یکمزید نہ پہونچا اسیوجہ سے حضرت عباسؑ کو سقائے اہلبیت کہتے ہین بروایتے امام حسینؑ نے عمر بن سعد کو وقت
شب طلب کیا کہ درمیان دونون لشکر ون کے مین تجھ سے چند باتین کرونگا امام حسینؑ بیس آدمی اپنے لشکر
سے لیکے علیحدہ ہوئے اور وہ شقی بھی مع بیس آدمیون کے اپنے لشکر سے جدا ہوا حضرت نے اپنے اصحاب سے کہا
ٹھہرے رہو اور عباسؑ و علی اکبرؑ کو اپنے ہمراہ لیا اوس روسیاہ نے بھی اپنے اصحاب سے کہا کہ جاؤ حفص اپنے
پسر اور ایک غلام کو ہمراہ لے کے آیا امام حسینؑ نے حجت تمام کرنے کو اوس شقی سے کہا اے بدبخت تو مجھسے
مقاتلہ کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے مین کون اور کسکا پسر ہون آیا خدا سے نہین ڈرتا اور اعتقاد قیامت پر
نہین رکھتا میری طرف چلا آ کہ سعادت ابدی حاصل ہو اور عذاب آخرت سے نجات ملے اوس لعین نے کہا
مجھے خوف ہے میرا گھر لوٹ لین گے حضرت نے فرمایا مین اپنے روپیہ سے تیرے لیئے مکان بنا دونگا اوسنے کہا
مین ڈرتا ہون میرے مزروعات کو چھین لین حضرت نے فرمایا مین اوس سے عمدہ زراعت اپنے مال سے
تجھے حجاز مین دونگا اوسنے کہا مجھے اپنے عیال کا ڈر ہے جب حضرت نے دیکھا کہ وعظ و پند اوس نحوست پسند
شقاوت مند کو اثر نہین کرتے اوسکی جانب سے منھ پھیر لیا اور فرمایا خدا تجھے تیری خوابگاہ مین قتل کرے اور آخرت
مین نہ بخشے مین امیدوار ہون کہ تجھے کوئی تمتع دنیا نصیب نہو اور میرے بعد گندم عراق بھی بہت نہ کھانے پائے
یہانتک کہ مارا جائے اوس ملعون نے ازروئے استہزا کہا اگر گندم نہونگے نان جو خوب ہے پس ابن زیاد نے دوسرا
خط بتاکید و تہدید عمر بن سعد کو لکھا کہ مین نے سنا ہے تو امام حسینؑ کی خاطر و مدارا کرتا ہے اور راتون کو اوسنے
ملاقات کرتا ہے جب یہ خط میرا پہونچے لازم ہے کہ امام حسین سے فوراً مقاتلہ کرنا اور اونکو مہلت نہ دینا اور بعد قتل
کرنے کے اونکے جسمہائے مبارک پر گھوڑے دوڑانا اگر ایسا کریگا تو بڑا مرتبہ و انعام پائیگا اور مین تجھے اسکے صلے مین
بہت کچھ دونگا اور اگر تجھسے یہ نہین ہو سکتا سرداری سے دست بردار ہو جا اور امارت سپاہ شمر بن ذی الجوشن کے
سپرد کر دے وبروایت شیخ مفید علیہ الرحمہ شمر لعین یہ خط لیکر عمر بن سعد پاس نوین ماہ محرم بروز پنجشنبہ یا بروز جمعہ لایا
جب عمر بن سعد نے وہ خط پڑھا شمر سے کہا خدا تجھے بدترین جزا دے تو نے صلح نہونے دی امام حسینؑ فرزند
علی ابن ابی طالبؑ ہین وہ ہرگز نہ راضی ہونگے کہ ابن زیاد کے مطیع ہون ناچار مجھے اونسے لڑنا پڑا جو اونسے لڑیگا
دنیا و عقبیٰ مین اوسے نجات نہ ملے گی شمر نے کہا مین ان باتون کو نہین جانتا اگر ابن زیاد کی اطاعت منظور ہے
اطاعت کر ورنہ سرداری لشکر کی مجھے دیدے اوس ملعون شقی نے محبت دنیائے دنی کے لیئے دانستہ عذاب
ابدی کو گوارا کیا اور شمر کو پیادگان لشکر ضلالت اثر کا سردار کر کے اپنے لشکر کا مسعود دجنود نامسعود کو حکم دیا

خطاب امام بآن ملعون

کہا [illegible] کی جانب رخ کرین شمر لعین تنہا ایک لشکر گاہ فرزند سید المرسلین ع آیا اور کہا میرے فرزندان
خواہر کہان ہیں [illegible] یعنی بعض برادران آنحضرت جو قبیلہ شمر سے تھے یہ سنکر جعفر و عباس و عثمان فرزندان جناب امیر
نکلے اور [illegible] کیا چاہتا ہے اوس شقی نے کہا [illegible] والدہ میرے قبیلے سے ہین اسوجہ سے مین نے
تمکو امان [illegible] ان لوگون نے کہا خدا لعنت کرے تجھپر اور تیری امان پر لعنت کیسے تمکو امان دیتا ہے اور فرزند رسول خدا
کو امان نہین دیتا جب خروش و غلغلہ لشکر بد اختر بلند ہوا زینب خاتون نے امام مظلوم ع کو دیکھا
[illegible] سر زانوے اندوہ پر رکھے آرام کر رہے ہین کہا اے برادر صداے اہل جور و شر کو آپ نہین سنتے
حضرت نے سر مبارک بلند فرمایا اور کہا اے خواہر اسوقت مین نے اپنے جد بزرگوار و پدر عالی مقدار و مادر و برادر
عالی مقدار کو خواب مین دیکھا کہ میرے پاس آئے اور کہا اے حسین ع تم بہت جلد ہمارے پاس آؤ گے جب حضرت زینب ع نے
یہ خبر وحشت اثر سنی اپنا منہ پیٹ لیا اور فریاد و واویلا بلند کی حضرت نے فرمایا اے خواہر گرامی عذاب و نکال
تمہارے دشمنون کے لیے ہے تم صبر کرو اور دشمنون کی شماتت اور رسوائی سے مجھے بچاؤ پھر حضرت عباس ع
آئے اور کہا یا حضرت لشکر مخالف ہمپر یورش کر رہا ہے امام حسین ع نے فرمایا اے برادر تم جاؤ اور اونسے
دریافت کرو کہ تمہارا مطلب کیا ہے حضرت عباس ع بیس سوار کو ہمراہ اپنے لے کے لشکر مخالف کی طرف گئے اور
کہا اس یورش سے تمہاری غرض کیا ہے اون اشقیا نے کہا ہمکو حکم امیر ہے کہ تم سے بیعت لین اگر بیعت قبول کرو
تمکو امیر پاس لے چلین اور اگر انکار کرو اوسوقت تم سے جنگ کرین حضرت عباس ع نے فرمایا صبر کرو کہ مین تمہارا
پیغام اپنے امام سے جاکر بیان کرون جب حضرت عباس اون ملاعین شقاوت اساس کا پیغام امام حسین ع
پاس لائے حضرت نے فرمایا اگر ہوسکے اونسے مہلت چاہو کہ لڑائی کل پر رکھین کہ مین آج کی رات وداع عبادت
قاضی الحاجات کرلون اسلیے کہ مین ہمیشہ خواہان و مشتاق نماز و استغفار و تلاوت و دعا رہا ہون غنیمت
جانتا ہون کہ ایک شب مناجات و تضرع و ابتہال درگاہ ذوالجلال مین اور کرلون جب حضرت عباس ع
یہ پیغام امام حق شناس کا لے گئے اور ایک رات مہلت کے طالب ہوئے اون اشقیا نے مضائقہ کیا تا آنکہ
لشکر کفار سے خروش بلند ہوا کہ اگر تم سے کوئی کافر مہلت مانگتا تم مہلت دیتے۔ جگر گوشہ رسول خدا تم سے
مہلت ایک رات کی مانگتا ہے اور تم انکار کرتے ہو اوسوقت عمر سعد نے لشکر شقاوت اثر مین آواز دی کہ حسین ع
اور اونکے اصحاب کو ایک رات کی مہلت ہمنے دی بعد اسکے امام حسین ع نے اوس شب اپنے اصحاب کو جمع کیا
امام زین العابدین ع فرماتے ہین کہ مین اوسوقت بیمار تھا مگر افتان و خیزان اپنے پدر عالی مقدار تک پہونچا
مین نے سنا کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے ہین بہترین حمد و ثنا اپنے خدا کی بجالاتا ہون اور اوسکی حمد
ہر سختی و نرمی و نعمت و بلا پر کرتا ہون خداوندا مین تیری حمد کرتا ہون کہ تونے مجھے گرامی بہ پیغمبری کیا

قرآن ہمکو تعلیم کیا اپنا دین ہمین عطا فرمایا ہمکو چشمہاے بینا و گوشہاے شنوا و دلہاے با نور و ضیا عنایت فرمائے
پس مجھے شکر کرنے والون مین شمار کرتا اما بعد تحقیق کہ مین اپنے اصحاب سے وفادار و نیکوکار زیادہ اور
کسی کے اصحاب کو نہین جانتا اور نہ اپنے اہلبیت سے پاکیزہ تر و شائستہ تر و حق شناس تر اور کسیکے اہلبیت
کو پاتا ہون خدا تم لوگون کو جزاے خیر میری جانب سے عطا کرے مجھپر بالفعل جو مصیبت نازل ہوئی ہے اوسے
تم دیکھ رہے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون اور بیعت تمھاری گردنون سے اوٹھائے لیتا ہون اور تم سے
نصرت و معاونت بھی نہین چاہتا ہون اسوقت اندھیری رات ہے جسطرف چاہو چلے جاؤ کہ ان اشقیا کو
مجھسے کام ہے جب مجھے پائین گے اور کسی کو طلب نکرینگے یہ سنکے حضرت عباسؑ و جمیع برادران حق شناس
اوٹھ کھڑے ہوے اور کہا قسم بخدا ہم ہرگز آپ سے جدا نہونگے خدا وہ دن ہمین نہ دکھائے کہ بعد آپ کے
زندہ رہین ہم آپ کے دامن کو نہ چھوڑینگے ہم اپنی جان آپ پر قربان کرنی سعادت جانتے ہین یہ سنکر
امام مظلوم اولاد مسلم بن عقیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا شہادت مسلم تمھین کافی ہے مین تمکو رخصت
کرتا ہون جسطرف چاہو چلے جاؤ اون سعادتمندون نے کہا اے فرزند رسول خدا ہم لوگ کیا کہین گے
جبکہ آپ ایسے بزرگ و سید و فرزند بہترین اعمام و فرزند پیغمبر کی یاری و نصرت ہم نکرکے آپکے دشمنون سے
شمشیر و نیزہ بازی نکرین قسم بخدا ہم آپ سے جدا نہونگے یہانتک کہ جہان آپ جائین ہم بھی وہان جائین
اور اپنی جان و خون کو آپ کی جان مکرم و خون محترم پر فدا کرکے آپ کا حق ادا کرین اوس زندگی پر لعنت خدا
جو بعد آپ ایسے امام کے ہو پھر مسلم بن عوسجہ اوٹھے اور کہا اگر ہم آپ کی نصرت سے دست بردار ہون تو
اپنے پروردگار سے کیا عذر کرین قسم بخدا ہم آپ سے جدا نہونگے یہانتک کہ اپنے نیزے دشمنون کے سینون پر
لگائین اور جبتک دستۂ شمشیر ہمارے ہاتھ مین رہیگا آپکے مخالفون کی جانین نکال لین گے اور اگر کوئی حربہ
نہوگا جسکی وجہ سے دشمنون سے لڑین پتھر ہم اونپر مارینگے مگر آپ کی نصرت سے دست بردار نہونگے تاکہ
خدا جانے کہ حرمت پیغمبر خدا کی ہم نے آپکے حق مین رعایت کی ہے قسم بخدا اگر ہمین معلوم ہو کہ ستر مرتبہ قتل
ہونگے اور ہر مرتبہ جلا کے راکھ ہماری اوڑا دیجائیگی تب بھی آپ سے جدا نہونگے اب ہم کیونکر آپسے مفارقت
کرین حالانکہ ایک ہی مرتبہ تو قتل ہونا ہے اور پھر وہ سعادت جاوید حاصل ہے جسکا حساب نہین بعد اسکے
زہیر بن قین اوٹھے اور کہا قسم بخدا مین راضی ہون کہ ہزار مرتبہ قتل ہون اور زندہ ہون اور پھر قتل ہون
اور ہزار جان سے آپ اور آپکے اہلبیت پر قربان ہون اور جمیع سعادتمندان باوفانے اسیطرح
کلام کیا اور حضرت نے اونھین دعا دی۔ در روایت دیگر حضرت نے اوسوقت ہر ایک شخص کو اوسکی
جگہ بہشت مین دکھادی جب اونھون نے حور و قصور و نعیم و سرور کو معاینہ کیا اونکا مرتبہ یقین زیادہ ہوا

خطبہ جناب سید الشہداء و اظہار اصحاب باوفا

اسلیے جب سے نیزہ و شمشیر و تیر انکو معلوم بھی نہوتے تھے اور ضربت شہادت انھین گوارا تھا حضرت امام حسن عسکری
سے منقول ہے کہ جب لشکر مخالف نے سید الشہدا کو گھیر لیا حضرت نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا مین نے اپنی
بیعت تمپر حلال کی اگر منظور ہو اپنے اہل وعیال سے جا کے ملحق ہو اور اپنے اہل و قبائل سے کہا مین نے
تمکو رخصت دی اسلیے کہ تم اس گروہ بسیار سے تاب مقاومت نہین رکھتے پس لشکر ایک گروہ منافقان و مردمان
ضعیف الایمان مفارقت آنحضرت سعادت ابدی پر اختیار کرکے پراگندہ ہو گئے اور اہلبیت عزیز و اقربا و خواص
اصحاب آنحضرت نے کہ بقوت ایمان و یقین ممتاز زمانہ تھے کہا ہم آپ سے مفارقت نکرینگے اندوہ و بلا و محنت
مین ہم آپ کے شریک ہین اور قرب خدا کو مخصوص آپکی خدمت گزاری پر جانتے ہین حضرت نے فرمایا ورانحالیکہ تمنے اپنے
اوپر وہ قرار دیا ہے جو مین نے اپنے اوپر قرار دیا ہے پس واضح ہو کہ خداوند عالم منازل شریفہ و درجات رفیعہ نہین بخشتا
مگر اوس شخص کو جو اوسکی راہ مین متحمل مکروہات و شداید عظیم ہو اور واضح ہو کہ تلخ و شیرین دنیاے فانی بمقابلہ
جہان باقی مثل اوس خواب کے ہے کہ کوئی دیکھے اور بیدار ہو جائے فائز و رستگار وہ شخص ہے جو آخرت مین فائز و
رستگار ہو اور شقی و بدبخت وہ ہے جو نعیم باقی آخرت کو ہاتھ سے کھو بیٹھے۔ و بروایت دیگر اوس شب کو حضرت نے
محمد بن بشیر حضرمی سے کہا تمھارے فرزند کو سرحد پر اسیر کر لیا ہے اونھون نے جواب دیا اوسکی اور اپنی جان کا عوض
آفرینندہ جان سے مین چاہتا ہون جب حضرت نے یہ سنا فرمایا خدا تمپر رحمت نازل کرے مین تمکو رخصت دیتا ہون
چلے جاؤ اور اپنے فرزند کو قید سے چھوڑا لو محمد بن بشیر نے کہا مجھے درندے پھاڑ ڈالین اگر آپ سے جدا ہون پس
حضرت نے پانچ جامہ اونھین عطا فرمائے کہ ایک ہزار درہم اونکی قیمت تھی اور فرمایا انکو اپنے فرزند کی رہائی کے لیے
بھیجدو۔ امام زین العابدین سے منقول ہے کہ حضرت نے اوس شب حکم دیا کہ خیمہ ہاے حرم محترم متصل یک دیگر
کے برپا کیے گئے اور اونکے گرد خندق کھودی گئی اور لکڑیون سے بھر دیا کہ جنگ ایک طرف سے ہو اور علی اکبر کو مع
تیس سوار اور بیس پیادہ کے بھیجا کہ وہ چند مشک آب با نہایت خوف و اضطراب بھر لائے حضرت نے اپنے اہلبیت
و اصحاب سے فرمایا پانی پیو کہ یہ آخری توشہ تمھارا ہے اور وضو و غسل کر و اور اپنے کپڑون مین خوشبو لگاؤ کہ وہ تمھارے
کفن ہونگے اور وہ تمام رات بعبادت و دعا و تلاوت و تضرع و مناجات بسر کی صداے تلاوت و عبادت لشکر سعادت اثر
نور دیدہ خیر البشر سے بلند تھی اور موافق ایک روایت کے بتیس ۳۲ نفر لشکر عمر بد اختر سے لشکر امام حسین مین داخل
ہوئے اور سعادت ملازمت آنحضرت اختیار کی اوس رات کی سحر کو امام مظلوم مطہر نے تہیۂ سفر آخرت کیا اور نورہ حضرت
کے لیے اوس ظرف مین جسمین بہت مشک تھا تیار کیا اور حضرت خیمۂ مخصوص مین نورہ لگا رہے تھے اوسوقت بریر
بن خضیر ہمدانی و عبد الرحمن بن عبد ربہ انصاری در خیمہ پر کھڑے منتظر تھے کہ جب آنحضرت فارغ ہون یہ بھی
نورہ لگائین بریر ہمدانی اوسوقت عبد الرحمن سے مذاق کرتے تھے عبد الرحمن نے کہا اے بریر یہ ہنگام مذاق

تمھین ہی بریر نے کہا خدا خوب جانتا ہی کہ مین ہرگز عہد جوانی و پیری مین مائل لہو و لعب و مذاق نہین رہا ہون
مگر اسوقت اس وجہ سے خوش ہون کہ جانتا ہون شہید ہونگا اور بعد شہادت کے حوران بہشت سے ہم آغوش
ہوکے نعیم ابدی آخرت سے متنعم ہونگا۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا اوس شب مین کہ صبح شہید ہوئے تھے مین مریض تھا اور میری
پھوپھی زینب خاتون مشغول بیمارداری تھین اور میرے پدر عالی مقدار دوسرے خیمہ مین تھے اور غلام ابوذر
حضرت کی خدمت مین تھا اور حضرت ہتھیار حرب و ضرب مرتب کر رہے تھے اور بحالت مایوسی اور وداع دنیا اور
حب لقاے خدا مین چند شعر اس مضمون کے پڑھتے تھے۔ اے روزگار ناپائدار تجھپر اف ہو کہ تو نے ہرگز کسی دوست
یار سے وفا نہین کی کس قدر مصاحب و یار ہر شہر و دیار مین تو نے قتل کیے اور کسی کے بدلہ پر بھی راضی نہین ہوتی سبکی
بازگشت بجانب خدا ہی اور ہر زندہ کو جس راہ مین جاتا ہون وہ راہ درپیش ہی امام زین العابدینؑ نے فرمایا جب
مین نے یہ اشعار حسرت آثار پدر بزرگوار سے سنے جانا کوئی بلا نازل ہوئی ہی اور آنحضرت منتظر شہادت ہین اس
سبب سے میرا حال متغیر ہوگیا اور رقت مجھپر طاری ہوئی اور آنسو آنکھون سے جاری ہوے زبان بخیال اضطراب
اہلبیت مین نے صبر کیا جب میری پھوپھی جناب زینب نے وہ سخنان وحشت انگیز سنے بیتابانہ پابرہنہ خیمہ محترم سے نکلے
برادر معظم پاس گئین اور رو رو کے کہتی تھین کاش اسدن مجھے موت آجاتی کہ یہ حال آپ کا سنتی نہ جب پدر بزرگوار
امیرالمومنینؑ شہید ہوئے میری مادر گرامی فاطمہ زہراؑ نے بھی انتقال کیا برادر حسنؑ بھی زہر ہلاہل جفا سے شہید
ہوے اب ایک آپ فقط یادگار رفتگان و پشت پناہ بازماندگان ہین اور مجھے اپنی زندگی سے آپ ناامید کرتے
ہین یہ سنکر امام حسینؑ باضطراب تمام سے رونے لگے اور فرمایا اے خواہر بجان برابر حلم و بردباری کو اختیار کرو اور
شیطان کو مسلط نہ کرو قضاے خدا پر صبر کرو اگر مجھے آرام سے رہنے دیتے تو مین کیون آپ اپنے کو ہلاکت مین ڈالتا
حضرت زینبؑ نے فرمایا اس سے اور بھی زیادہ میرا دل مجروح ہی کہ راہ چارہ جوئی مسدود ہوگئی اور بمجبوری شربت
ناگوار مرگ آپ نوش کرتے اور مجھے غریب و بیکس و تنہا اہل نفاق و شقاق مین چھوڑے دیتے ہین یہ فرما کر اپنا
منھ پیٹ لیا اور مقنعہ سر سے پھینکدیا اور گریبان طاقت چاک کرکے بیہوش گر پڑین امام مظلوم اوٹھے اور اپنی
ہمشیر کو چونکایا جب جناب زینب خاتون ہوش مین آئین حضرت نے فرمایا اے خواہر نیک اختر خدا سے خوف
لازم ہی قضاے حق تعالی پر راضی رہنا چاہیے واضح ہو کہ سب اہل زمین شربت ناگوار مرگ نوش کرینگے
اور ساکنان آسمان بھی باقی نرہین گے مگر ذات حق تعالی باقی ہی اور سب چیزین معرض زوال و فنا مین ہین
خدا سب کو مار ڈالیگا اور پھر زندہ کریگا فقط اوسی کو بقا ہی دیکھو ہمارے پدر و مادر و برادر شہید ہوئے اور
سب سے بہتر جناب رسول خدا ص کہ اشرف المخلوقات تھے دنیا مین نرہے اور بجانب سراے باقی رحلت
فرمائی اسی طرح بہت مواعظ بہن خواہر سے بیان کرکے وصیت کی اور کہا اے خواہر گرامی تمکو مین قسم دیتا ہون کہ مین جب

شہید ہو کر بعالم بقا رحلت کرون گریبان چاک نہ کرنا اور منھ نہ نوچنا واویلاہ نہ کہنا پس اہلحرم کو فی الجملہ تسلّی دلاسہ دیکے تہیّہ سفر آخرت درست کیا اور فرمایا طنابہاے خیمہ ہاے محترم ایک دوسرے مین باندھدین اور راہ آمد و رفت خیمون کی مسدود کردی گئی اور خندق جو گرد خیمہ تھا اوسے لکڑیون سے بھر دیا اور مشغول نماز و عبادت دعا و تلاوت ہوے جب صبح ہوئی حضرت کو نیند آگئی اور گریان خواب سے بیدار ہوے اور فرمایا اسوقت مین نے خواب مین دیکھا کہ کئی کتّون نے مجھپر حملہ کیا اور اون کتّون مین ایک ابلق کتّہ تھا کہ اور کتّون سے زیادہ وہ مجھپر حملہ کرتا تھا میرا گمان یہ ہی کہ میرا قاتل مبروص ہی اسوقت مین نے دیکھا کہ جدم رسولخدا مع افواج ارواح مقدسہ میرے پاس آئے میرے نانا نے مجھسے کہا اے فرزند گرامی تم ہی شہید آل محمدؐ ہو ساکنان جمیع آسمان مقدّسان ملاء اعلےٰ تمھارے استقبال کو آگئے ہین اور تمھاری روح مقدس کے منتظر ہین تعجیل کرو کہ آج کی رات ہمارے ساتھ افطار کرنا اور اسوقت ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور ایک شیشہ سبز لایا ہی جب تم شہید ہوگے تمھارا خون اوس شیشہ مین رکھکے آسمان پر لیجائیگا۔ جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ جب صبح طالع ہوئی امام حسینؑ نے ہمراہ اصحاب نماز ادا کی اور بعد فراغ نماز اصحاب سعادت انتساب کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ آج تم سب بغیر علی بن الحسینؑ شہید ہو جاؤگے لازم ہی کہ خدا سے ڈرو اور صبر کرو تا آنکہ بسعادت شہادت فائز ہو اور مشقت و مذلت دنیاے فانی سے رہائی پاؤ۔ بروایت دیگر امام حسینؑ نے بعد نماز صبح صفہاے جنگ کو مرتب کیا اور مجموع لشکر قلیل عسکر جلیل آنحضرت مین ۳۲ بتّیس سوار اور ۴۰ چالیس پیادے تھے و بروایت دیگر ۸۲ بیاسی پیادے تھے امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ ۴۵ پینتالیس سوار اور ۱۰۰ سو پیادے تھے اور لشکر مخالف مین بقول مشہور بائیس ہزار نامرد تھے اور جناب صادقؑ سے منقول ہی کہ تیس ہزار شقی تھے پس حضرت نے زہیر بن قین رضؓ کو میمنہ لشکر اور حبیب ابن مظاہر رضؓ کو میسرہ لشکر سعادت اثر مقرر فرمایا اور علم ہدایت شیم اپنے برادر عباسؑ نامور کو عطا کیا اور حکم دیا کہ آگ خندق مین لگادین کہ کافران بیحیا قریب خیام گرام حرم محترم نہ آسکین اور لڑائی ایک طرف سے ہو اودھر عمر بد اختر نے اپنا لشکر شقاوت اثر اس طرح مرتب کیا کہ عمرو بن حجاج کو میمنہ اور شمر ذی الجوشن کو میسرہ پر مقرر کرکے رایت ودت قساوت علامت درید اپنے غلام کو دیا اور عمروہ بن قیس کو سردار سواران لشکر و شیث بن ربعی کو سردار پیادون کا کیا بعد ترتیب لشکر عمر سعد مع فوج با نہایت بشری سیاہ ملائک پناہ مقرب درگاہ الٰہی طرف متوجہ ہوا جب امام حسینؑ نے بیباکی و بیحیائی اوسکی دیکھی از روے رضا و تسلیم دست نیاز درگاہ خداوند علیم مین اوٹھاکے یہ دعا پڑھی

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ فِیْ کُلِّ کَرْبٍ وَرَجَائِیْ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّاَنْتَ لِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ نَّزَلَ بِیْ ثِقَۃٌ وَّعُدَّۃٌ کَمْ مِنْ کَرْبٍ یَّضْعُفُ عَنْہُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِیْہِ الْحِیْلَۃُ وَیَخْذُلُ فِیْہِ الصَّدِیْقُ وَیَشْمَتُ فِیْہِ الْعَدُوُّ اَنْزَلْتُہٗ بِکَ وَشَکَوْتُہٗ اِلَیْکَ رَغْبَۃً مِّنِّیْ اِلَیْکَ عَمَّنْ سِوَاکَ فَفَرَّجْتَہٗ وَکَشَفْتَہٗ فَاَنْتَ وَلِیُّ کُلِّ نِعْمَۃٍ وَصَاحِبُ کُلِّ حَسَنَۃٍ وَّمُنْتَہٰی کُلِّ رَغْبَۃٍ

جب وہ اشقیائے بےحیا قریب خندق پہونچے اور راہ اوس طرف مسدود پائی عنان روک لی امام زین العابدینؑ
سے منقول ہے کہ اسوقت ابن ابی جویریہ مزنی شقی نے تالی بجا کے کہا اے حسینؑ و اصحاب حسین تمکو بشارت
آتش ہو کہ دنیا مین اپنے لیے تمنے آگ جلائی ہے امام حسینؑ نے دعا کی کہ خداوندا اسے جلد دنیا مین عذاب آتش
چکھا دے ناگاہ باعجاز آنحضرت اوس بدبخت کا گھوڑا بھاگا اور لا کے خندق مین گرا دیا کہ وہ ملعون جلگیا اور
براہ آتش دنیا جانب شعلہائے عذاب جہنم روانہ ہوا پھر تمیم بن حصین بیدین نے آواز دی کہ اے حسینؑ و اصحاب حسینؑ
آب فرات کو دیکھو کہ مثل شکم ماہی کیسا چمکتا اور موجزن ہے قسم بخدا اس دریا سے تمکو ایک قطرہ پانی کا نہ ملیگا یہانتک
کہ جرعۂ ناگوار مرگ پیو حضرت نے فرمایا یہ اور اسکا باپ دونون جہنمی ہین خداوندا آج اسے پیاسا ہلاک کر بس
باعجاز صدرنشین مسند امامت و خلافت اوس روسیاہ بدبخت پر تشنگی غالب ہوئی اور گھوڑے سے نیچے گر کے
زیر سم اسپان تشنہ لب باحال سقیم روانۂ جحیم ہوا اور بروایت دیگر عبداللہ بن حصین نے یہ آواز دی
اور حضرت نے دعا کی کہ خداوندا اوسے پیاسا ہلاک کر اور اوسے ہرگز نہ بخش راوی کہتا ہے کہ بعد واقعۂ کربلا وہ
لعین بیمار ہوا اور مین اوسکی عیادت کو گیا مین نے دیکھا کہ شدت عطش و تشنگی سے وہ شقی چلاتا تھا جب پانی اوسکے
پاس لاتے تھے اسقدر پیتا تھا کہ دم رک جاتا تھا اور قے کر دیتا تھا اور پھر عطش و تشنگی سے فریاد کرتا تھا اور ہمیشہ
اوسکا یہی حال تھا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا و بروایتے امام زین العابدینؑ محمد بن اشعث کندی قریب لشکر آیا
اور کہا اے حسینؑ پسر فاطمہؑ تمہین حضرت رسول سے کونسی فضیلت حاصل ہے جو دوسرا نہیں رکھتا امام حسینؑ نے
یہ آیہ تلاوت فرمایا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا
من بعض اور فرمایا قسم بخدا جناب رسول خدا آل ابراہیمؑ تھے اور عترت آل محمد ہادی ہے پس سر مبارک جانب
آسمان بلند کیا اور فرمایا خداوندا آج محمد بن اشعث کو ایسا ذلیل کر کہ اسکے بعد کبھی اوسے عزت نہو وہ شقی
اوسیوقت لشکر سے باہر قضائے حاجت کو گیا ناگاہ خداوند عالم نے ایک بچھو اوسپر مسلط کیا اوس بچھو نے ڈنک مارا
وہ بےحیا ننگا اپنے غلیظ مین لوٹنے لگا یہانتک کہ اوسکی روح پلید بجانب عذاب شدید پہونچی الغرض جب
تشنگی نے غلبہ آنحضرت علیہ پر کیا بریر ہمدانی خدمت باسعادت حضرت مین حاضر ہوئے اور اجازت
طلب کی کہ اگر حکم ہو تو مین ان کافران سنگین دل سے جاکے گفتگو کرون جب رخصت ملی بریر قریب لشکر عمر سعد
آئے اور کہا ایہا الناس بتحقیق کہ خداوند عالم نے محمد صلعم کو براستی بھیجا کہ مردم کو نبوت خدا بشارت دین اور
عذاب سے ڈرائے خلائق کو جانب خدا بلائین و دعوت کرین چراغ روشن وہ بالنفس تھے اسوقت آب فرات سے سگ و خوک
پانی پیتے ہین اور ہم لوگ فرزند پیغمبر اور پانی کے بیچ مین حائل ہوئے ہو اون اشقیا نے جواب دیا کہ فضول کم کہو
ہم اونھین پانی نہ دینگے یہانتک کہ وہ تشنگی سے ہلاک ہو جائین جسطرح عثمان تشنہ لب قتل ہوا و بروایت دیگر

نزول عذاب بر بعض اشقیا

شمر لعین کنارۂ خندق آیا اور کہا اے حسین آتش دنیا کو قبل آتش آخرت کے تمنے اختیار کیا حضرت نے فرمایا
اے گڈریے کے بیٹے بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ تو ہی سزاوار آتش جہنم ہوگا اوسوقت مسلم بن عوسجہ نے کہا یا ابن
رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ اس شقی کو ایک تیر مارون اسلیے کہ یہ سب سے زیادہ تر شقی ہوا اور تیری
زد پر آگیا ہی حضرت نے فرمایا مین لڑائی کی ابتدا نکرونگا چاہتا ہون اتمام حجت خدا تمام کرون پس
بریر بن خضیرؓ قریب سپاہ شریر گئے اور کہا اے گروہ بیحیا خدا سے ڈرو کہ حرمت و ذریت و اہلبیت و
فرزندان حضرت رسالتؐ تمہاری زمین پر آگئے ہین اور تمہارے مہمان ہین اونکی نسبت تمھارا کیا ارادہ ہی
اون اشقیانے جواب دیا ہم چاہتے ہین اونھین پکڑکے ابن زیاد کے حوالہ کردین کہ وہ انکی نسبت جو چاہے
کرے بریر نے کہا اسپر بھی راضی نہین ہو کہ وہ اپنے اپنے وطن چلے جائین اہل کوفہ تم ایسے ہو کہ تم اپنے وہ
عہد و پیمان اور وعدے اور خطوط موکد بقسم جو تم نے لکھے تھے سبکو بھول گئے آہ بتغیر ہو تمنے اہلبیت پیغمبر کو
لکھا تھا کہ ہمارے شہر مین تشریف لائیے ہم اپنی جانین آپ پر سے قربان کرین اب جبکہ وہ تشریف لائے
تو پانی بھی اونکو نہین دیتے اور چاہتے ہو پسر زیاد بے بنیاد کو اونپر مسلط کرو اپنے پیغمبر کی رعایت اونکے
فرزندون کے حق مین اسی طرح کرتے ہو تم بہت برے لوگ ہو خدا تمھین بروز قیامت سیراب نکرے جب
اون بیحیاسے جواب شافی نہ پایا اونکی طرف سے روگردانی کرکے کہا الحمد للہ تمھاری ضلالت و کفر سے
میری بینائی ایمان زیادہ ہوئی خداوندا تیری جانب انکے افعال ناپسندیدہ سے مین بیزاری ڈھونڈھتا
ہون خداوندا انکی تلوارون کو انھین کے چہرون پر پڑنا کہ بہت جلد ہلاک ہو جائین اور تو انسے خشمناک
رہے جب اون اشقیانے بریر نے تیر انکی طرف پھینکے بریر خدمت باسعادت امام حسینؑ مین واپس آئے حضرت
نے جب دیکھا کفار لڑائی پر موجود ہین تمام حجت کے لیے اوٹھے عمامۂ حضرت رسول سر مبارک پر رکھا اور
شمشیر آنحضرت حمائل کرکے گھوڑے پر سوار ہوئے اور برابر لشکر ضلالت اثر جاکے خطبہ نہایت فصیح و بلیغ ادا
فرمایا اور آخر خطبہ مین بصدائے بلند اون ظالمون کو آواز دی کہ مین تمھین قسم دیتا ہون آیا مجھے پہچانتے ہو
اون اشقیانے جواب دیا ہان ہم پہچانتے ہین آپ فرزند اور فرزندزادۂ رسولخدا ہین حضرت نے پھر بقسم
پوچھا تم جانتے ہو میرے نانا رسولخدا ہین سب نے کہا ہان ہم جانتے ہین حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو
میری مان فاطمۂ زہرا دختر رسولخدا ہین اونھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو میرے پدر
عالیمقدار حیدر کرار علی ابن ابی طالب ہین اونھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو میری جدہ خدیجہ
دختر خویلد ہین کہ قبل جمیع زنان امت اونھون نے اسلام قبول کیا سب نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تم جانتے
ہو حمزہ سید الشہدا میرے پدر کے چچا ہین کہا ہان حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو جعفر طیار میرے چچا ہین سب نے کہا ہان

بیان کلام بریر

بیان خطبۂ امام حسینؑ

حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو یہ شمشیر جناب رسولخدا کی ہین باندھے ہون اور عمامۂ مبارک آنحضرت سرپر رکھے ہون اور اسپ آنحضرت پر سوار ہون سب نے کہا ہان ہم پہچانتے ہین حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو میرے پدر بزرگوار اس امت مین سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے دانا اور بردبار زیادہ تھے اور ولی و مولائے ہر مومن و مومنہ تھے سب نے کہا ہان حضرت نے فرمایا پھر کس حجت سے تم نے میرا خون اپنے اوپر حلال کیا ہے حالانکہ میرے پدر قیامت مین حوض کوثر سے ایک گروہ کو ہنکا دینگے جس طرح شتر بیگانہ کو پانی پر سے ہنکا دیتے ہین اور لوائے حمد بروز قیامت میرے نانا لیے ہونگے آیا تم نے نہین سُنا کہ میرے جد عالیمقدار نے میرے اور میرے برادر کے حق مین کہا کہ بہترین جوانان بہشت ہین اگر تم نے نہین سُنا ہی اور میرے سخن کو باور نہین کرتے ہو جابر انصاری و ابو سعید خدری و سہل ساعدی و زید بن ارقم و انس بن مالک اور جمیع اصحاب آنحضرت سے جو زندہ ہین دریافت کرو کہ تم سے وہ حدیث بیان کرین۔ اون اشقیائے جفا کار نے بجواب جہائے شافی امام ابرار سے کہا ہم سب جانتے ہین اور والنستہ آپ سے دست بردار نہونگے یہان تک کہ آپ تشنہ لب شربت مرگ نوش کرین یہ سُنکر حضرت نے دست مبارک ریش مقدس پر پھیرا اور اوسوقت عمر شریف حضرت ستاون سال کی تھی پس فرمایا غضب خدا یہود پر شدید ہوا جسوقت اونھون نے کہا عزیر پسر خدا ہین اور غضب خدا انصاری پر شدید ہوا جبکہ اُنھون نے کہا مسیح پسر خدا ہین اور غضب خدا مجوس پر شدید ہوا جبکہ عوض خدا انھون نے آتش پرستی اختیار کی اور غضب خدا اوس گروہ پر شدید ہوا جنھون نے اپنے پیغمبر کو شہید کیا اور غضب خداوند جبار اس گروہ اشرار پر شدید ہوگا جو امام اخیار و فرزند پیغمبر مختار کو قتل کرتے ہین و بروایت دیگر امام حسین نے خطبہ مین فرمایا مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے دنیا کو پیدا کیا اور خانۂ فنا و نیستی بنایا اور اہالیان دنیا کا بتغیر احوال امتحان کیا واضح ہو فریب خوردہ وہی شخص ہی جسنے دنیا سے فریب کھایا اور بدبخت وہی ہی جو دنیا کا مفتون و گرویدہ ہوا اے گروہ اشرار تمکو دنیائے غدار فریب نہ دے بتحقیق کہ دنیا اپنے امیدوارون کی امید کو قطع اور اپنے طمع کرنے والون کو نا امید کر دیتی ہی مین تمکو دیکھ رہا ہون کہ تم لوگ اوس کام کے لیے جمع ہوے ہو کہ خدا کو تم نے اپنے اوپر خشمگین کیا ہی اور اوسکے غضب کو اپنی جانب متوجہ کیا ہی اور اوسکی رحمت سے محروم ہوے ہو واضح ہو کہ ہمارا پروردگار نیکوکار ہی اور تم اوسکے خراب و بدکار بندے ہو پہلے تم نے اوسکی فرمانبرداری کا اقرار کیا اور بظاہر اوسکے پیغمبر پر ایمان لائے اور اب اوسی پیغمبر کی ذریت و عترت کے قتل کرنے کو جمع ہوے ہو شیطان تم پر غالب ہوا ہی اور اوسنے یاد خدا تمھارے دلون سے محو کر دی ہی تم پر اور تمھارے ارادہ پر لعنت ہو اے بیوفایان جفا کار غدار تم پر وائے ہو تم نے ہنگام اضطرار اپنی مدد کو مجھے بلایا اور جب مین نے تمھارا کہنا قبول کیا اور تمھاری نصرت و ہدایت کرنے کو آیا اوسوقت تم نے شمشیر کینہ مجھپر کھینچی اپنے دشمنون کی تم نے یاوری و مددگاری کی اور اپنے دوستون سے دست بردار

خطبۂ جناب سید الشہداء

ہوکے اپنے دشمنون سے ملگئے بغیر اسکے کہ اونھون نے تم مین اپنی کوئی عدالت ظاہر کی ہو اور بغیر اسکے کہ تم کچھ بھی امید مرحمت اونسے رکھتے ہو مگر قدرے مال حرام جو مصلحتاً تمکو دیا ہو یا حکومت باطل کا تم سے وعدہ دروغ کرکے تمھین امیدوار کیا ہو اور میری جانب سے کوئی برائی نسبت تمھارے صادر نہین ہوئی اور کوئی برائی مجھسے تمکو نہین پہونچی تم پیروا ہوے ہو عداوت و کینہ و نزاع تم کیونکر شمشیر کین نیام انتقام سے کھینچ سکے اور بے سبب قتل اہلبیت رسول اللہ پر کمر باندھ سکے مثل ہجوم مگس خوان لئیمان تم جمع ہوے ہو اور مانند پروانگان بیباکانہ آگ پر گر پڑے ہو اے گمراہان امت ترک کنندگان کتاب و متفرقان احزاب و پیروان شیطان و ترک کنندگان سنتہاے پیغمبر آخر الزمان و کشندگان و ہلاک کنندگان اولاد و عترت و اوصیاے پیغمبران و الحاق کنندگان اولاد زنا بغیر پدران و ایذا رسانندہ مومنان و یاوری کنندہ ظالمان تم پیروا ہوے ہو اور تم پر نفرین ہو کہ فرزند حرب کی نصرت و یاوری کرتے اور فرزندان پیغمبر کو اونکی خاطر سے قتل کرتے ہو تم مین بیوفائی و ترک نصرت ائمہ و پیشوایان دین خدا شائع ہو گئی اور خرد و کلان کے ذہن مین راسخ ہوگیا تمھارے دلون مین ریشہ دوانی کردی ہے اون ظالمون پر لعنت خدا ہو جو اپنے عہد و پیمان کو بعد ازانکہ مؤکد بقسم کر چکے اور اب فسخ کرتے ہین باوجودیکہ خدا کو اپنے قول و قرار پر گواہ کر چکے ہین بتحقیق کہ ولد الزنا و فرزند ولد الزنا یسر زیاد میرے قتل ہونے یا بیعت کرنے اور ذلیل و خوار ہو جانے کو کہتا ہے یہ ہرگز نہوگا کہ مین ایسے کافر کے سامنے اپنے کو ذلیل و اسیر کرون صاحبان ہمہاے بلند و خصلتہاے ارجمند و ارباب نسبہاے فاخر و پروردگان دامانہاے طاہر ہرگز مذلت لئیمانہ کو شہادت کریمانہ پر گوارا نہین کرتے. واضح ہو کہ مین نے اپنا عذر ظاہر کر دیا اور حجت خدا تم پر تمام کر دی اسوقت باوجود عدم سامان و قلت اعوان اس گروہ قلیل بزرگوار سے تمھارا مقابلہ کرونگا اور جہاد سے پشت گردانی نکرونگا مین جانتا ہون کہ شہید ہو جاؤنگا ولیکن میرے جد عالیمقدار نے مجھے خبر دی ہے کہ میری شہادت کے بعد تھوڑے ہی دنون مین تم شقیا تیغ انتقام سے قتل ہوگے اور تمھاری آرزوئین حاصل نہونگی اب جو چاہو کرو مین نے اپنے خدا پر توکل کیا ہے اور خدا نے جو کچھ میرے لیے مقدر کیا ہے اوس مین راضی ہون یہ فرما کر روے مبارک جانب آسمان بلند فرمایا اور کہا خداوندا اِنسے باران رحمت کو حبس کر لے اور انکو قحط مین مبتلا کر اور فرزند ثقیف یعنی مختار کو ان پر مسلط کر دے کہ کاسہ ہاے زہر آلود مرگ انکو وہ پلائے اور ان مین سے کسی کو بغیر میرے اور میرے عزیزون و دوستون کے انتقام لینے سے باقی نہ چھوڑے اسلیے کہ انھون نے مجھے فریب دیا اور جھوٹ بولے اور میرے دشمنون کا ساتھ دیا اونکی نصرت کی خداوندا تو ہی میرا پروردگار ہے مین نے تجھ پر توکل کیا اور سبکی بازگشت تیری طرف ہے بعد اسکے فرمایا عمر بن سعد کہان ہے اوسے ذرا میرے سامنے بلاؤ اوس ملعون کو منظور نہ تھا کہ سامنے حضرت کے آئے مگر جب قریب آیا حضرت نے فرمایا اے عمر تو مجھے باُمید حکومت ری و جرجان قتل کرتا ہے اور تجھے امید ہے کہ پسر زیاد حرامزادہ تجھے دیدیگا قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہوگا

اور بعد میرے زندگی تجھپر گوارا نہوگی اسلیے کہ یہ جو مین نے تجھسے بیان کیا ہے اسکی خبر بزرگون نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر مگر بعد میرے دنیا و عقبی مین خوشی تجھے نہوگی گویا مین دیکھ رہا ہون کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ مین نصب کیا ہے اور لڑکے اوسپر پتھر مار کے نشانہ بنا رہے ہین یہ سنکر عمر بد گہر خشمناک ہوکے اپنے اصحاب اشقیا و ضلالت مآب کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کیا انتظار ہے اور کیون انکو مہلت دیے رکھی ہے یہ اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہین ہین و بروایت دیگر امام حسین ع نے درمیان لشکر مخالف آواز دی کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن ابجر اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھے خطوط نہین لکھے کہ میوہ جات تیار ہوگئے اور صحرا سرسبز ہوگیا اور لشکرہاے دوستان مہیا اور تہیا ہوگئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپکی نصرت یاوری کرین قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتین مفید نہین ہین لڑائی سے دست بردار ہوکے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہوجاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہین رکھتے اون حضرت نے فرمایا قسم بخدا مین اپنے کو تمھارے اختیار مین دیکے ذلیل و خوار رہجالون زندیلون کا نہونگا اور بر سم غلامان طوق اطاعت گردن مین نہ پہنونگا یہ فرماکر آواز بلند حضرت نے ندا کی کہ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ اَعُوْذُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ اور اپنے اصحاب سعادت مآب کی جانب مراجعت فرماکے تہیہ حرب و ضرب مخالفین بیدین درست کیا اور وہ جفا کار اون بزرگوارون کیطرف بڑھے جب حُر بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخر کار لڑائی ٹھہری نزدیک عمر بن سعد آیا اور کہا اے عمر ایسے بزرگ سے تو لڑیگا اوسنے کہا ہان ایسی جنگ کرونگا کہ سر جدا ہوجائین اور ہاتھ کٹ جائین حر نے کہا اونکا سوال ہے کہ تم اونسے دست بردار ہوجاؤ اوسپر بھی کیا تو راضی نہین عمر و نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین راضی ہوجاتا لیکن تمھارا امیر راضی نہین ہوتا یہ سنکے حر اپنی جگہ گئے اور قرہ بن قیس سے کہا اپنے گھوڑے کو تونے پانی دیا ہے اوسنے کہا نہین قرہ کہتا ہے کہ یہ پوچھکے حر چلے گئے مین سمجھا اپنے گھوڑے کو پانی دینے گئے ہین اور اگر جانتا کہ حضرت امام حسین ع پاس جاتے ہین تو مین بھی ہمراہ چلا جاتا ناگاہ مین نے دیکھا کہ امام حسین ع کے لشکر کی طرف جا رہے ہین یہ دیکھکر مہاجر بن اوس حر پاس گیا اور دیکھا اوسکا جسم کانپ رہا ہے مہاجر نے کہا مین تم کو شجاعترین کوفہ جانتا تھا یہ کیا حال ہوگیا ہے حر نے جواب دیا وہ بات نہین جو تو سمجھا ہے و لیکن درمیان اختیار بہشت و دوزخ متردد ہون اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کرکے جلادین ہرگز مین دوزخ قبول نکرونگا یہ کہکے گھوڑا دوڑایا اور بخدمت امام حسین ع حاضر ہوکے ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون میری توبہ قبول کر بتحقیق کہ تیرے دوستون کے دلون کو مین نے ڈرایا اور تیرے پیغمبر کے فرزندون کو مین نے خائف کیا پھر حضرت سے کہا یا ابن رسول اللّٰہ مین وہی ہون جسنے آپکو واپس نجانے دیا اور اس مقام پر آپ کو لے آیا و لیکن مین نہ جانتا تھا کہ یہ ستمگار آپسے ایسا سلوک کرینگے آیا توبہ میری قبول ہوگی حضرت ع نے فرمایا ہان اگر توبہ کروگے توبہ

تمہاری قبول ہوگی حر نے کہا یابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے مین ہی ان کافرون سے لڑنے جاؤں
جب اجازت پائی رجز خوان معرکہ مین آکے لشکر مخالف کو آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہاری مائیں تمہارے
ماتم مین گرفتار ہوں فرزند رسولؐ کو بوعدہ ہائے دروغ تمنے طلب کیا اور اب تلوار کھینچے ہو اور پھر تم نے ہیں اور
انھیں اجازت واپس جانے کی بھی نہیں دیتے ہو اور آب فرات کو یہود و نصاری و مجوس سگان و خوک پیتے ہیں اور
امام حسینؑ اور انکے اہلبیت کو نہیں دیتے اپنے پیغمبر کو یہی عوض دیتے ہو خدا تم لوگوں کو بروز قیامت تشنگی سے نجات
نہ دے جب اون کافرون نے حر کو نشانۂ تیرہائے ظلم و ستم کیا حر امام حسینؑ کی خدمت مین واپس آئے کہ حضرت کو
وداع کرین پھر عمر بن سعد ملعون نے تیر کمان مین رکھکے لشکر سعادت اثر امام بیرو بیکس کی طرف پھینکا اور کہا گواہ رہنا
پہلے جسنے تیر لشکر امام حسینؑ کیجانب پھینکا وہ مین تھا بعد اسکے یکدفعہ جمیع کافران بیحیا نے تیرہائے شقاق کمان نفاق
سے امام آفاق پر برسائے اصحاب امام حسینؑ مین سے اس حملہ مین کم کوئی بچا جو مجروح نہوا ہو اور موافق ایک روایت
کے اس حملہ مین پچاس مجاہد شربت شہادت نوش کرکے بسعادت شہداء سے ملحق ہوئے ... نے اصحاب
سے فرمایا مردانہ رہو کہ یہ تیر تمہاری جانب قاصدان کافران غدار ہیں حر نے کہا یابن رسول اللہ جو نکہ مین سب سے
پہلے آپکا راہ مین متعرض ہوا چاہتا ہوں مجھے اجازت دیجیے کہ پہلے مین ہی آپکی راہ مین قتل ہوں جب رخصت
لی معرکہ قتال مین آئے رجز پڑھکے شجاعان معرکہ نبرد کو خاک ہلاک پر گرایا یہانتک کہ چالیس شقیا بیدین
کو جہنم واصل کیا اور بروایت امام زین العابدینؑ اٹھارہ کافر روانہ سقر کیے جب اسپ حر پے کیا گیا پیادہ
جنگ کی یہانتک کہ اون اشقیا نے گرا دیا اور اصحاب امام حسینؑ معرکہ قتال سے اوٹھا لائے اوسوقت ایک
رمق جان باقی تھی اور خون رگوں سے جاری تھا امام حسینؑ نے اپنا دست مبارک حر کے منھ پر پھیرا اور فرمایا
تمہاری ماں نے تمہارا حر نام رکھا اب تم دنیا و عقبی مین آزاد ہو لکھا ہے کہ ایوب بن مسرح نے حر کو شہید کیا
بعد ازان ایک ایک اصحاب انجناب مین سے آکے رخصت جہاد مانگتا اور امام مظلوم کو وداع کرکے کہتا تھا
السلام علیک یابن رسول اللہ حضرتؑ فرماتے تھے وعلیک السلام جاؤ ہم بھی بہت جلد عقب سے آتے ہین
اور یہ آیہ تلاوت فرماتے تھے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے بعضے
مر گئے اور بعضے منتظر ہین اور اپنا دین تبدیل نہ کیا اور اپنے دین پر ثابت قدم رہے ہیں موافق روایات معتبرہ
اوسوقت فرشتوں سے جو نصرت حضرت کو آئے تھے زمین سے آسمان تک اونسے بھر گیا اور حضرتؑ نے اونکی نصرت
قبول نہ کی اور شہادت اختیار کی و بروایت دیگر جنات آئے اور چاہا نصرت کرین حضرت نے انکار کیا پس
بریر بن خضیر ہمدانی کہ عباد و زہاد و بندگان شائستہ رب العباد اور قاری قرآن اہل زمان سے تھے نعرہ زنان
روانہ ہوئے اور رجز خوان برابر مخالفین کے کھڑے ہوئے اور کہا آہ کشندگان مومنان آؤ قاتلان اولاد پیغمبران

حر

بریر

میرے قریب آؤ پس تیس جوانان لشکر شقاوت اثر کو روانۂ سقر کر کے سرخرو روضۂ رضوان مین داخل ہوئے لکھا ہی کہ یزید بن معقل متصل بریر آیا اور کہا مین گواہی دیتا ہون تم ناز گزار ہو بریر نے کہا آ کے مجھسے مباہلہ کر ہم دونون مین سے جو دروغ کہے دوسرے کی تیغ سے مارا جائے پس یزید بن معقل نے بریر بن خضیر ہمدانی پر تلوار لگائی اوسپر اثر نہوا بریر نے ایک ایسی ضربت اوس ملعون کے سر پر لگائی کہ اوسکا خود کاٹ کے مغز سر تک پہونچ گئی اور وہ شقی زمین پر گرا یہ دیکھکر بحیر بن اوس نے اصحاب ابن زیاد سے بریر پر حملہ کر کے شہید کیا اور پشیمان ہوا مگر پشیمانی مفید نہوئی بعد اسکے وہب بن عبد اللہ کلبی رض نے رخصت مبارزت طلب کی اونکے ہمراہ اونکی زوجہ اور مادر بھی تھی بلحو سعادتمند محاربہ مقابلہ کی اپنے پسر کو ترغیب کرتی تھی جب وہب معرکہ کارزار مین آئے ایک گروہ اشرار کو طعمۂ شمشیر آبدار کر کے اپنی زوجہ اور والدہ پاس پھر واپس آئے اور کہا اے مادر آپ مجھسے راضی ہوئین اوس مومنہ نے کہا اے فرزند مین تجھسے اوسوقت راضی ہونگی جب نصرت امام حسین ع مین قتل ہو جائیگا زوجہ نے کہا مجھے بیکس و غریب چھوڑے جاتے ہو ماں نے کہا اے فرزند سعادتمند اسکی بات نہ سنو اور اپنی جان امام حسین ع پر فدا کرو کہ بروز قیامت اپنے جد بزرگوار سے وہ تیری شفاعت کرین یہ سنکر وہب بن عبد اللہ جنگگاہ مین پھر گئے اور دریائے جنگ مین غوطہ مار کے دلیرانہ محاربہ کیا یہانتک کہ انیس سوار اور بارہ پیادے لشکر شقاوت اثر کے واصل جہنم کیے ظالمون نے اونکے ہاتھ کاٹ ڈالے مادر وہب نے جب یہ حال اپنے پسر کا دیکھا چوب خیمہ ہاتھ مین لیکے متوجہ معرکہ ہوئی اور کہتی تھی میرے پدر و مادر اے فرزند تجھپر سے نثار ہون حرم محترم جناب رسولخدا کی نصرت کر کے شہید ہو جا اور سعادت ابدی حاصل کر۔ وہب ہر چند چاہتے تھے ماں کو پھیر دین مگر وہ نہ مانتی تھی جب امام حسین ع نے یہ حال ملاحظہ فرمایا خدا تجھے جزائے خیر عطا کرے کہ نصرت اہلبیت ع مین تو نے کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اے زن صالحہ واپس چلی آ عورتون پر جہاد نہین جب وہب نے شربت شہادت نوش کیا اوسکی زوجہ بیتابانہ اوسکے پاس گئی اور اپنا منھ اوسکے منہ پر رکھ کے خاک شوہر کے منھ سے جھاڑنے لگی شمر لعین نے اپنے غلام سے کہا اوسنے گرز اوس سوگوار کے سر پر ایسا لگایا کہ اپنے شوہر سے ملحق ہوئی اور حدیث مین امام زین العابدین ع سے منقول ہی کہ وہب پہلے نصرانی تھا بعد اوسکے وہ اور اوسکی ماں امام حسین ع کی ہدایت سے مسلمان ہوئے اور جب معرکہ مین پہونچا سات آٹھ شقی قتل کیے و بروایت دیگر چوبیس پیادے اور بارہ سوار منافقان بدکار کے طعمۂ تیغ آبدار کیے اور جب کثرت جراحت سے مجبور ہو گیا اوسے قید کر کے عمر بن سعد پاس لے گئے اوس ملعون نے حکم دیا کہ اوسکا سر کاٹ کر لشکر امام حسین ع مین پھینکدیا اوسکی ماں نے تلوار اپنے پسر کی اوٹھالی اور متوجہ لشکر مخالف ہوئی امام حسین ع نے فرمایا اے مادر وہب لوٹ آ خدا نے جہاد کا عورتون کو حکم نہین دیا ہی تجھے بشارت ہو کہ تو اور تیرا پسر بہشت مین میرے جد بزرگوار کے ہمراہ ہوگا بروایت دیگر مادر وہب نے فرزند کا سر جانب

لشکر مخالف پر پھینکدیا اور ایک ظالم کو ہلاک کیا پھر چوب خیمہ اوٹھا کے دو کافرون کو قتل کیا حضرت نے فرمایا اے
مادرِ وہب پھر آؤ وہ مومنہ پھر آئی اور کہا خداوندا میری اُمید قطع نہ کرنا حضرت نے فرمایا اے مادرِ وہب خدا تجھے
نا امید نہ کریگا اور تو مع پسر خدمت سید البشر مین درجہ اعلے بہشت مین ہوگی پس **عمرو بن خالد ازدی**
متوجہ لشکر مخالف ہوے اور کارزار کرکے شہید ہوئے اونکے بعد اونکے فرزند نیک اختر خالد گئے اور جہاد
کرکے شہید ہوئے اونکے بعد **سعید بن حنظلہ تمیمی** بشوق ریاض رضوان متوجہ قتال کافران ہوئے
اور بہت سے منافقین کو واصل جہنم کرکے بدرجہ رفیعہ شہادت فائز ہوئے اونکے بعد **عمرو بن عبد اللہ
مذحجی** تلوار کھینچ کے معرکہ کارزار مین آئے اور بہت کافرون کو قتل کیا آخر کار بضربت مسلم ضبابی و عبد اللہ بجلی
شہید ہوگئے پھر **مسلم بن عوسجہ** رض کہ اکابر زہاد و عُباد و بزرگان اصحاب سید الشہداء ع سے تھے بعزم شہادت
متوجہ اشقیائے امت ہوئے اور بہت جدال و قتال کرکے ایک گروہ تیرہ بخت کو جہنم واصل کیا اور جب
گھوڑے سے زمین پر گرے امام حسین ع مع حبیب ابن مظاہر رض تشریف لے گئے ہنوز ایک رمق حیات باقی تھی
حضرت نے فرمایا اے مسلم خدا تم پر رحمت نازل کرے تم بسعادت شہادت فائز ہوئے اور جو تم پر حق تھا اوسے
تمنے ادا کیا اب مین بھی تمھارے عقب آتا ہون حبیب بن مظاہر رض نے کہا مجھے یہ تمھارا حال دیکھنا بہت دشوار
معلوم ہوتا ہے تمکو بہشت کی بشارت ہو مسلم بن عوسجہ نے بصداے ضعیف کہا خدا تمکو بخیر و سعادت بشارت دے
حبیب بن مظاہر نے کہا اگر ایسا نہوتا کہ مین بھی بہت جلد تم سے ملحق ہوتا تحقیق کہ تم سے کہتا جو چاہو وصیت کرو
مسلم بن عوسجہ نے کہا میری وصیت یہ ہے کہ حضرت امام حسین ع کی نصرت سے دست بردار نہونا یہانتک کہ اپنی جان
اونپر سے فدا کردو یہ کہکے روح شریف نے بجانب آشیانہ قدس پرواز کیا پس کنیزک مسلم نے صداے یا سیداہ یا ابن عوسجاہ
بلند کی جب صداے شیون کنیزک لشکر عمر بن سعد بدنہاد مین پہونچی وہ اشقیا خوش ہوئے شیث بن ربعی
اونسے کہا تمھاری مائین تمھارے مرگ مین سوگوار ہون تم لوگ اپنے ہاتھ سے اپنے بزرگون کو مارتے اور
اپنی عزت کو ذلت سے بدلتے ہو جب بزرگوار کے قتل کرنے سے ہنستے اور خوش ہوتے ہو اوسنے کس مردانگی
جہاد دین کرکے اسلام اور مسلمانون پر اپنا حق ثابت کیا ہے بروایت امام زین العابدین ع بعد شہادت مسلم بن عوسجہ رض
جہاد اشقیا کو **زہیر بن قین بجلی** رض گئے اور رجز خوان محاربہ و مقاتلہ کرکے اونیس کافر لشکر مخالف کو راہی
جہنم کیے یہانتک کہ شربت شہادت نوش کرکے باعلاے درجات سعادت مشرف ہوئے بروایت دیگر
ایکسو بیس کافر جہنم واصل کیے آخر بضربت کثیر بن عبد اللہ شعبی و مہاجر بن اوس تمیمی شہید ہوے
امام حسین ع نے فرمایا خدا تمکو اپنی رحمت سے دور نکرے اور تمھارے قاتلون کو بدترین عذاب دنیا و عقبی مین
معذب کرے روایت شہادت زہیر بن قین کی اسکے بعد بھی بروایت دیگر درج ہوگی بعد اونکے **حبیب بن مظاہر اسدی**

عمرو بن خالد ازدی رض
سعید بن حنظلہ تمیمی رض
عمرو بن عبد اللہ مذحجی
مسلم بن عوسجہ رض
زہیر بن قین بجلی رض
حبیب بن مظاہر اسدی

چہار اشقیائے بدنہاد کو روانہ ہوئے اور اکتیس[31] نفر لشکر ضلالت اثر کے روانہ سقر کیے و بروایت دیگر پانسو
کافرون کو قتل کیا آخر بضرب حصین بن نمیر ملعون بدرجۂ رفیعۂ شہادت فائز ہوئے و بروایت دیگر بدیل بن
حریم نے اونکو شہید کیا اور اونکا سر اپنے گھوڑے کی گردن مین لٹکایا جب داخل مکہ ہوا پسر حبیب نے کہ وہ ہنوز
کمسن لڑکا تھا اوس شقی کو قتل کیا بعد شہادت حبیب بن مظاہر[2] خروش اصحاب امام حسین ع سے بلند ہوا اور امام
مظلوم نے فرمایا مین ہی نزدیک خدا اپنی جان اور حامیان اصحاب کی جان کو جانتا ہون اور اونکے فرد کو خدا
سے طلب کرتا ہون پس مالک بن انس کاہلی رض نے قدم سعادت میدان شہادت مین رکھا اور اٹھارہ[18] کافرون کو
جہنم واصل کرکے بخیر و خوبی ریاض بہشت مین پہونچے اونکے بعد زیاد بن مہاجر کندی رض اون ظالمان طاغی پر
حملہ آور ہوئے اور نو باغی قتل کرکے باغ جنت کو روانہ ہوئے۔ اونکے بعد ہلال بن حجاج رح امواج افواج مین
غوطہ زن ہوئے اور تیرہ[13] روسیاہ کو روانۂ جہنم کرکے خود جمیع شہدا سے ملحق ہوئے و بروایت دیگر جناب تیر اونکے
ترکش مین ہے مخالفون پر برسائے جب تیر ختم ہو گئے تلوار کھینچ کے تیرہ[13] سیاہ قلب کو جہنم روانہ کیا ہلال رض کے
ہاتھ کاٹ ڈالے اور اونکو دستگیر کرکے عمر بن سعد ملعون پاس لے گئے اور بحکم عمر آخر اونکو قتل کیا پھر نافع بن
ہلال رح کو جلال آیا اور ایک جماعت اشقیا کو میدان قتال مین جاکے قتل کیا اور فرا حرم بن حریث لعین نے انہین
شہید کیا جب ہر حملہ مین جماعت کثیر کافران بے پیر سے روانۂ سعیر ہوئے اوسوقت عمرو بن حجاج نے عمر بن سعد کو مشورہ
دیا کہ مصلحت مبارزت طلبی مین نہین ہے لازم ہے کہ ایک دفعہ اونپر حملہ آور ہو عمر نے یہ صلاح پسند کرکے حکم دیا کہ مبارزطلبی
نہ کرین اور سب یکدفعہ حملہ کرین یہ سنکر شمر لعین مع اصحاب شقاوت قرین میسرۂ لشکر سعادت اثر پر حملہ آور ہوا
اور اوسوقت لشکر امام حسین ع مین بتیس[32] سوار سے زیادہ نہ تھے اصحاب امام حسین ع ثابت قدم ہوکے جسطرف سے لشکر
مخالف حملہ کرتا تھا بہ پاؤ وقار دور کے سد راہ ہو جاتے تھے۔ عمر بد سیر نے حصین بن نمیر کو مع پانسو تیر انداز اعانت
شمر کو بھیجا اور آتش جنگ مشتعل ہوکے تا ظہر لڑائی ہوئی چونکہ خیمہ ہائے حرم محترم بیکدیگر متصل تھے بغیر ایک طرف کے
حملہ نہ کر سکتے تھے عمر بن سعد ملعون نے حکم دیا کہ خیمہ ہائے اہل حرم گرا دو جب وہ ستمگار اس پر مستعد ہوئے اور جرأت پر مستعد
ہوئے اصحاب آنحضرت خیمون سے نکل کے اونپر حملہ آور ہوئے اور بہت ظالمون کو واصل جہنم کیا جب عمر بن سعد
ملعون نے یہ کیفیت دیکھی حکم دیا کہ خیمون مین آگ لگا دین حضرت ع نے فرمایا رہنے دو اور آگ خیمون مین لگا دینے دو جب
آگ خیمون مین لگے گی اوسوقت انکا راستہ اوسطرف سے مسدود ہو جائیگا پس یہی ہوا کہ اون اشرار کفار مستحق
نار نے آگ سے خیمہ ہائے اہلبیت اطہار ع جلا دیے اصحاب کبار اخیار امام ابرار[12] اون اشقیائے ستمگار سے مشغول کارزار
تھے اگر اسطرف کا ایک شخص شہید ہوتا تھا لشکر مین کمی معلوم ہوتی تھی اور اوس لشکر سے اگر دس یا سو بھی مارے جاتے
تھے کچھ بھی معلوم نہ ہوتا تھا جب اصحاب آنحضرت ع بہت شہید ہو گئے اور مخالفین کی کثرت کی وجہ سے نماز ظہر امام حسین ع

مالک بن انس کاہلی رض
زیاد بن مہاجر کندی رض
ہلال بن حجاج رض
نافع بن ہلال رض

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یابن رسول اللہ میری جان آپ پر سے قربان ہو آب لشکر مخالف قریب آگیا ہم چاہتے ہیں اپنی جان آپ پر سے فدا کریں ولیکن نماز ظہر آپ کے ہمراہ ادا کریں کہ نماز وداع ہو جناب امام حسین نے نماز کا نام سُنا آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچی اور سر مبارک بجانب آسمان بلند کر کے فرمایا تم نے مجھے نماز یاد دلائی خدا تمکو نماز گذاروں سے کرے بیشک اول وقت نماز ہے ان کافرون سے مہلت طلب کرو کہ نماز ادا کریں جب اون کفار سے مہلت نماز پڑھنے کی مانگی حصین بن نمیر ملعون نے کہا نماز تمہاری مقبول نہیں حبیب ابن مظاہر نے کہا اے غدار مکار نماز فرزند سید ابرار قبول نہو اور تجھ ایسے منافق نابکار کی قبول ہو حصین بن نمیر نے حبیب بن مظاہر پر خشمناک ہو کر حملہ کیا حبیب نے ایک تلوار اوس ملعون کے گھوڑے پر لگائی وہ شقی گھوڑے سے کود پڑا حبیب نے چاہا اوسے قتل کریں وسکے اصحاب اوسے ہجوم کر کے لیگئے پس زہیر بن قین و سعید بن عبداللہ حنفی جناب امام حسین کے آگے کھڑے ہوئے اور اپنی جان حضرت پر قربان کروائی اور حضرت نے نماز ظہر با جماعت اصحاب باقی ماندہ بعنوان نماز خوف ادا فرمائی جو نیزہ اور تیر لشکر مخالف سے بجانب حضرت آتا تھا دونوں بزرگوار اپنے جسم پر لیتے تھے تا آنکہ سعید سعادتمند کثرت جراحت نیزہ و تیر سے زمین پر گرے اور کہتے تھے خداوندا ان اشقیا پر لعنت کر مثل لعنت عاد و ثمود۔ خداوندا میرا اسلام اپنے پیغمبر کو پہونچا اور ان کے فرزند دلبند کی نصرت میں جو میں نے صدمات و الم اوٹھائے اوسکی اونھیں اطلاع دے۔ خداوندا میں نے تیرے پیغمبر کے فرزند کی نصرت کی مجھے اپنی رحمت کا امیدوار کر جب شہد شہادت نوش کیا تیرہ تیر اونکے بدن میں علاوہ جراحتہائے شمشیر و نیزہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت کو فرصت نماز جماعت کی ندی اور ہر ایک نے جدا جدا نماز ادا کی پھر عبدالرحمن بن عبداللہ یزنی نے معرکہ کارزار میں آ کے قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوئے اونکے بعد عمرو بن قرظہ انصاری نے اپنی جان فدائے سید الشہدا کی حضرت کے سامنے کھڑے جہاد کرتے تھے اور جو شمشیر و نیزہ و تیر امام حسین کی طرف آتا تھا شوق سے اپنے جسم پر لیتے اور حضرت تک نہ جانے دیتے تھے جب لڑتے لڑتے گرے کہا یابن رسول اللہ آیا میں نے اپنے عہد پر وفا کی حضرت نے فرمایا ہان جب میں داخل بہشت ہونگا تم میرے آگے ہوگے میرے جد رسول خدا کو میرا اسلام پہونچانا اور کہنا میں بہت جلد آتا ہوں پس جون آزاد کردہ ابوذر غفاری کہ غلام حبشی تھا خدمت حضرت میں آیا اور رخصت جہاد طلب کی حضرت نے فرمایا میں تجھے رخصت دیتا ہوں کہ واپس چلا جا اوسنے کہا یابن رسول اللہ میں نے نعمت و عیش و عشرت میں آپ کے بدولت بسر کی جبکہ ہنگام بلا و محنت ہوا اوسوقت آپ سے جدا ہو جاؤں یابن رسول اللہ آپ نہیں چاہتے کہ میں بایں روے سیاہ و حسب تباہ و بوئے بد شہید ہو کے سفید رو و خوشبو داخل بہشت ہوں قسم بخدا میں آپ سے جدا نہونگا یہانتک کہ اپنے خون سیاہ کو آپ کے خونہائے طیب و پاکیزہ میں مخلوط کروں یہ سنکر حضرت نے رخصت جہاد دی وہ مردانہ مقابلہ اعدا کو گیا اور داد مردانگی دیکے شہید ہو گیا بعد اوسکی شہادت کے حضرت وسکے سرہانے

تشریف لائے اور کہا خداوندا اسکا منھ سفید کردے اور بدبو کو اسکی خوشبو سے متبدل کر اور اسے ہمراہ نیکوکاران محشور کر اسکے اور محمد و آل محمد کے درمیان جدائی نکرنا امام زین العابدین ع سے منقول ہی کہ جب مردان قبیلہ نے شہدا کو بعد دلس روز کے دفن کیا اور اوسکے قریب آئے دعای حضرت سے بوے مشک اوس سے آتی تھی پھر عمرو بن خالد صیداوی رض خدمت آنحضرت مین حاضر ہوئے اور کہا یا بن رسول اللہ ص اجازت دیجیے کہ اپنے ہمراہیون سے ملحق ہون اور آپکی شہادت نہ دیکھون حضرت ع نے فرمایا جاؤ مین بھی جلد تمسے ملحق ہوتا ہون جب رخصت جہاد پائی لشکر مخالف سے دوچار ہوکے بعد مقاتلہ بسیار جمیع شہدائے ابرار سے ملحق ہوئے پس حنظلہ بن سعد شامی رض حاضر ہوئے اور سپروار روبرو دے امام ابرار کھڑے ہوئے تیر و نیزہ و شمشیر مخالفان بے پیر اپنے سینہ پر لیتے اور باواز بلند کہتے تھے۔ یا قوم انی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل داءب قوم نوح و عاد و ثمود والذین من بعدھم وما اللہ یرید ظلما للعباد یا قوم انی اخاف علیکم یوم تولون مدبرین ما لکم من اللہ من عاصم یا قوم لا تقتلوا حسینا فیسحتکم اللہ بعذاب وقد خاب من افترى اور یہ چند نصائح ہین جو مومن آل فرعون نے قوم فرعون سے کہے تھے یعنی ای قوم مین تمپر ڈرتا ہون مثل اون عذابون کے جو امتہاے گذشتہ پر نازل ہوئے مانند عذاب قوم نوح و عاد و ثمود اور وہ لوگ جو انکے بعد تھے اور خدا کوئی ستم اپنے بندون پر نہین چاہتا ای قوم مین تمپر ڈرتا ہون عذاب روز قیامت سے جس روز کہ منھ محشر سے پھیر کے جانب جہنم جاؤ اور تمھین عذاب خدا سے بچانے والا کوئی نہو۔ ای قوم امام حسین ع کو شہید نکرو کہ خدا تمھین بعذاب الیم ہلاک کریگا تحقیق کہ وہ شخص ناامید ہی جو خدا پر افترا کرے امام حسین ع نے کہا ای پسر سعد خدا تمپر رحم کرے یہ گروہ اشقیا مستحق عذاب ہوئے جبکہ تمھاری نصیحت اونھون نے قبول نہ کی اور تمھین اور تمھارے اصحاب کو اونھون نے دشنام دیے اب کیونکر مستحق عذاب الیم یہ کافر نہونگے حالانکہ بزرگان دین کو شہید کرچکے حنظلہ رض نے عرض کیا مین آپ پر سے فدا ہون آیا یہ فدوی ثواب خدا کو نہ پائیگا اور اپنے بھائیون سے ملحق نہوگا حضرت نے فرمایا جا کہ تیرے لیے آخرت مین بڑے درجے ہین جو کہ دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہی اوس سے بہتر ہین تو اوس ملک کیطرف جاتا ہی جو زوال نہین رکھتا حنظلہ رض نے کہا السلام علیک ای فرزند رسول خدا ص آپ پر اور آپکے اہلبیت پر صلوٰۃ و سلام ہو خدا مجھے بہشت ع مین آپکا مصاحب کرے حضرت نے فرمایا آمین پس حنظلہ رض دریاے حرب و ضرب مین غوطہ لگا کے لب جادہ شہادت فائز ہوئے اور مہالک دنیا سے جانب ساحل نجات پہونچے انکے بعد سوید بن عمرو رض کہ شرافت حسب و کثرت نماز و عبادت مشہور و معروف تھے میدان کارزار مین پہونچے اور بہت لڑے یہانتک کہ کشتہ جراحت سے درمیان کشتگان صحرا گرے جب سنا کہ امام حسین ع شہید ہوئے چھری اپنے موزے سے نکال کے اوسی حالت ہیجان مین جہاد کرکے شہید ہوگئے پھر یحیی بن سلیم مازنی رض معرکہ قتال مین جاکے لڑے اور شہید ہوگئے اونکے بعد

عمرو بن خالد صیداوی رض

حنظلہ بن سعد شامی رض

سوید بن عمرو رض

یحیی بن سلیم مازنی رض

قرہ بن ابی قرہ غفاری رض بقدم اخلاص میدان قتال مین آئے اور بعد محاربۂ بسیار شہید ہوئے اونکے بعد
عمرو بن مطاع جعفی رض نے باب تیغ آبدار آتش خرمن حیات کفار جلا دیا اور آپ بھی شربت شہادت نوش کیا
اونکے بعد حجاج بن مسروق رض نے بیاسے جلالت میدان سعادت مین پہونچے اور بعد محاربۂ و مقاتلۂ بسیار کافران اشرار
کو روانۂ نار کرکے آپ بھی خلعت شہادت پہنا۔ اونکے بعد جنادہ بن حارث رض میدان مین گئے اور بعد قتال
جمیع شہدا سے ملحق ہوئے اونکے بعد عمرو بن جنادہ رض بشرف شہادت فائز ہوئے اونکے بعد عبدالرحمن
بن عروہ رض نے شربت شہادت نوش کیا۔ اونکے بعد عابس بن شبیب شاکری رض نے شوذب اپنے غلام
سے کہا او شوذب تیرے دل مین کیا ہے اوسنے کہا جدال و قتال کرونگا تا آنکہ قتل ہو جاؤن عابس نے کہا مجھے
بھی تیری جانب یہی گمان تھا اب چونکہ سعادت شہادت کا خواہان ہے امام حسینؑ کی خدمت مین جاکے خصومت طلب کر
اور اپنی بیعت جدید کرکے مستعد سفر آخرت رہ آج وہ دن ہے کہ حتی الوسع تحصیل اجر آخرت مین کوشش کرین
کہ بعد اسکے کوئی ایسا عمل نیک نہ ہوگا اور حساب و جزا در پیش ہے پس عابس بن شبیب شاکری رض
بقدم اخلاص و یقین بخدمت امام المتقین حاضر ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ آجکے دن کوئی عزیز و قریب
میرے نزدیک آپ سے زیادہ عزیز نہین اور ہو سکتا تو مین آپ سے ظلم و ستم اہل جفا کو دفع کرتا اوس چیز
سے جو میرے نزدیک جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی اب مین آپکو سلام اور وداع کرتا ہون اور گواہ کرتا ہون
کہ آپکے جد بزرگوار اور پدر عالیمقدار کے طریقہ پر ثابت قدم ہون یہ کہکے تلوار غلاف سے کھینچ لی اور مثل شیر متوجہ
لشکر مخالف ہوئے ربیع بن تمیم کہتا ہے جب مین نے دیکھا کہ عابس با تیغ برہنہ خشمناک میرے لشکر کیطرف آتے
ہین اور مکرر اونکی شجاعت معرکہ ہاے کارزار مین دیکھ چکا تھا مین نے کہا ایہا الناس یہ پسر شبیب شیر بیشۂ شجاعت ہے
جو تمھاری طرف آتا ہے تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مبادا کوئی تم مین سے اونکے مقابلہ کو جائے یہ سنکر وہ نامردان روباہ صفت
ڈر گئے اور ہرچند عابس نے مبارزطلبی کی مگر کسی کی جرات سامنے آنے کی نہ پڑی جب عمر سعد شقی نے دیکھا کہ
کسی کو جرات مبارزت اونسے نہین حکم دیا کہ اونھین سنگ باران کرین جب عابس نے اونکی نامردی مشاہدہ کی
اپنی جان پر کھیل کے خود و زرہ اپنی پھینکدی اور مثل شیر ژیان برہنہ ہوکے اون اشقیا پر حملہ کیا جسطرف جا پڑتے
تھے دو سو کافرون سے زیادہ اونکے آگے سے بھاگ جاتے تھے یہانتک کہ اون نامردان بیحیا نے بسنگ جور و جفا
چور چور کر دیا جب ضرب و حرب سے عاجز ہو گئے اونکا سر کاٹ لیا اور اونکے سر کاٹنے پر کئی روسیاہون نے منازعہ کیا ہر ایک
کہتا تھا مین نے کاٹا ہے عمر بن سعد ملعون نے کہا اونکو ایک آدمی نہین مار سکتا تھا تمام لشکر کے حملے سے وہ مارے گئے
ہین پس عبداللہ و عبدالرحمن غفاری رض بخدمت امام مظلوم حاضر ہوئے اور کہا السلام علیک یا ابا عبداللہ
ہم آپکی خدمت مین آئے ہین کہ اپنی جان آپ پر سے قربان کرین حضرت نے فرمایا مرحبا تم آؤ اور مہیائے شہادت ہو جب وہ دونون

قرہ بن ابی قرہ غفاری رض
عمرو بن مطاع جعفی رض
حجاج بن مسروق رض
جنادہ بن حارث رض
عمرو بن جنادہ رض
عبدالرحمن بن عروہ رض
شوذب غلام عابس
عابس بن شبیب شاکری رض
[illegible]
عبداللہ و عبدالرحمن غفاری رض

سعادتمند قریب آئے قطرات اشک حسرت آنکھون سے برساکے حضرت نے فرمایا اے فرزندان برادر کیون روتے ہو قسم بخدا
مین امیدوار ہون کہ بعد ایک ساعت کے تمھاری آنکھین روشن اور دل خوش ہونگے اونھون نے عرض کیا ہم اپنے
سے خدا ہون اپنے حال پر ہم نہین روتے ولیکن آپکے حال خراب پر ہمین رونا آتا ہے کہ ان مخالفون نے سب طرف سے
آپ کو گھیر لیا ہے اور ہم دفع شر آپ سے نہین کر سکتے حضرت نے فرمایا خدا تمھین اوس اندوہ پر جو تم میرے حال پر رکھتے ہو بہتر جزا
بہترین جزاہا ے پرہیزگاران عطا فرمائے پس حضرت کو وداع کرکے بجانب میدان کارزار روانہ ہوے اور اپنے سر راہ سرور
مین نثار کرکے سر عزت اوج رفعت تک پہونچائے جب اکثر اصحاب امام حسین ع شہید ہوچکے اوسوقت غلام ترکی
امام مظلوم کہ نہایت صالح اور قاری قرآن تھا خدمت آقاے نامدار سے رخصت ہوکے بمقابلۂ کفار گیا اور بہت سے
نابکار اشرار کو واصل جہنم کرکے آخر بتیغ ظلم اشرار زمین پر گرا جب امام حسین ع اوسکے سرہانے تشریف لائے رونے لگے
اور اپنا روے مبارک اوس سعادتمند کے منھ پر رکھدیا اوس غلام با وفا نے آنکھین کھولکے اپنے آقا کو دیکھا اور
تبسم کرکے مرغ روح نے جانب ریاض جنان پرواز کیا پس زیاد بن ابی شعثاء لشکر مخالف کیطرف گئے اور آٹھ تیر جو
اونکے پاس تھے لشکر ضلالت اثر پر مارے اور پانچ منافق روانۂ جہنم کیے جو تیر لشکر مخالف کیطرف پھینکتے تھے امام حسین
فرماتے تھے خداوندا انکا تیر نشانہ پر لگے اور اسکے عوض زیاد کو بہشت عطا فرما انکے بعد ابو عمرو نہشلی کہ عباد
وزہاد و قاریان قرآن سے تھے جنگاہ مین پہونچے اور بہت کافرون کو ہلاک کیا آخر عامر بن نہشل تمیمی نے اونھین شہید
کیا پھر سیف بن ابی الحارث و مالک بن عبداللہ رخصت کارزار لیکے جہاد کو گئے اور شہید ہوکر داخل جنان
ہوے جب بغیر اہلبیت رسالت و خویشان و اقارب آنحضرت کوئی باقی نرہا اوسوقت اہلبیت اولاد امجاد امام
مظلوم و اولاد جناب امیر ع و اولاد امام حسن ع و اولاد جعفر بن ابی طالب و اولاد عقیل نے جمع ہوکر ایک دوسرے
کو وداع کیا اور عازم حرب و ضرب ہوے انمین سے پہلے جو لڑنے نکلے عبداللہ پسر مسلم بن عقیل تھے اپنے چچا
پاس آئے اور رخصت لیکے میدان وغا مین گئے اور رجز خوان ہوے و بروایت امام زین العابدین تین کافر
قتل کیے و بروایت دیگر تین حملون مین اٹھانوے دشمن سیاہ مخالف کے جہنم واصل کیے یہان تک کہ اسد بن
صبیح و عمرو بن مالک علیہما اللعنہ نے اونکو شہید کیا و بروایت دیگر اپنا دست مبارک سر پر رکھا تھا ناگاہ ایک
نامرد نے ایسا تیر مارا کہ دست مبارک پیشانی نورانی مین پیوست ہوگیا۔ ابو الفرج لکھتا ہے کہ مادر عبداللہ
رقیہ صبیۂ جناب امیر تھین بعد اونکے بروایت امام محمد باقر محمد برادر عبداللہ رض جنگاہ مین آئے ابو طالب
خون برادر ایک جماعت پر فتنہ و شر کو روانہ سقر کیا آخر بضرب ابو جہیم اسدی لقیط بن ناشر جہنی علیہما اللعنہ
شربت شہادت نوش کیا پھر جعفر پسر عقیل رض رجز خوان میدان مین آئے اور پندرہ کافرون کو جہنم داخل کیا
و بروایت دیگر دو کافر مارے اور آپ بھی بضرب بشیر بن خوط ہمدانی بدرجۂ شہادت فائز ہوے و بروایت

غلام ترکی

سیف بن ابی الحارث

عبداللہ بن مسلم

جعفر بن عقیل

امام محمد باقرؑ عروہ بن عبداللہ خثعمی شقی نے اونھین شہید کیا پھر عبدالرحمن بن عقیلؓ میدان قتال مین گئے اور سترہ اشقیا کو جہنم واصل کیا آخر بضربت عثمان بن خالد جہنی جہنمی خلعت شہادت پہنا و بروایت دیگر اونکے بعد عبداللہ پسر عقیل معرکۂ قتال مین آئے اور ایک جماعت مخالف کو قتل کرکے بضربت عثمان بن خالد و بشر بن خوط علیہما اللعنۃ بدرجۂ علیۂ شہادت فائز ہوئے پس محمد پسر ابوسعید بن عقیلؓ میدان مین آئے اور بہت کافرون کو جہنم واصل کرکے ضرب تیر لقیط بن یاسر جہنی سے بسعادت شہادت فائز ہوئے اور بعضون نے روایت کی ہے کہ علی پسر عقیل بھی بروز عاشورا شہید ہوئے جب نوبت اولاد جعفر طیارؓ کی پہونچی اول محمد پسر عبداللہ بن جعفر طیارؓ میدان کارزار مین گئے اور دس کافران ستمگار کو روانۂ نار کیا آخر بہ تیغ بیدریغ عامر بن نہشلی تمیمی ملعون شہید ہوگئے اونکے بعد عون بڑے بھائی معرکۂ کارزار مین پہونچے اور تین سوار اٹھارہ پیادون کو قتل کرکے تیغ عبداللہ بن قطبہ سے شہید ہوگئے و بروایت دیگر عبداللہ انکے بھائی بھی اوسی صحرا مین بدرجۂ شہادت فائز ہوئے بعد انکے قاسم پسر امام حسنؑ کہ اونکا چہرۂ مبارک مثل آفتاب تابان تھا اور ہنوز بحد بلوغ نہ پہونچے تھے اپنے عم بزرگوار پاس آئے اور رخصت جہاد طلب کی امام مظلوم نے حضرت قاسم کو آغوش مبارک مین لیا اور اسقدر روئے کہ قریب تھا بیہوش ہوجائین ہرچند قاسم طلب رخصت مین مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت اجازت نہ دیتے تھے یہانتک کہ قاسم اپنے چچا کے پانون پر گر پڑے اور اسقدر روئے اور اجازت مانگی کہ آخر امام حسینؑ نے رخصت قتال دیدی جب اجازت پائی میدان قتال کو نور جمال سے روشن کیا اور باوجود خوردسالی ایک جماعت کثیر سنگین دلان کو بعرصۂ فنا روانہ کیا راوی کہتا ہے مین عمر بن سعد شقی کے لشکر مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک لڑکا لشکر امام حسینؑ سے جدا ہوکے متوجہ میدان ہوا نور جبین مبین سے تابان تھا ایک قمیص و ازار پہنے اور دو موزے چڑھائے تھا بند نعل راست ٹوٹا ہوا تھا اوسوقت عمر بن سعد ازدی نے کہا قسم بخدا مین جاکے اسے قتل کرتا ہون راوی کہتا ہے مین نے کہا سبحان اللہ آیا تیرے دل سے اس امر کی تاب ہوسکے گی کیا اوسپر ضربت لگائے قسم بخدا اگر وہ مجھپر تلوار مارے مین اوسکے دفع کرنے مین ہاتھ نہ اوٹھاؤنگا یہ فوج جو اوسے گھیرے ہے اوسکے لیے کافی ہے لیکن اوس ظالم نے گھوڑا دوڑا کے ایک ایسی ضربت حضرت قاسم کے سر پر لگائی کہ منہ کے بل گرے اور فریاد کی کہ یا عماہ خبر لیجیے ناگاہ مین نے دیکھا امام حسینؑ مثل عقاب آئے اور صفون کو شگافتہ کرکے مثل شیر خشمناک اون کافرون بیباک پر حملہ کیا اور ایک تلوار عمر بن سعد ازدی قاتل قاسم پر لگائی اوس ملعون نے بھی ہاتھ اوٹھایا حضرتؑ نے ہاتھ اوسکا جدا کردیا وہ شقی چلایا لشکر اہل نفاق جمع ہوگیا کہ اوسے دست زبردست امام حسینؑ سے چھڑا لیجائین لڑائی ہونے لگی اور وہ ملعون قتل ہوگیا اور وہ طفل زیر سم اسپان مخالفان چورچور ہوگیا جب امام حسینؑ نے اون کافرون کو دفع

محمد ابن ابوسعید عقیل
عبدالرحمن بن عقیلؓ
عبداللہ پسر عقیلؓ
علی پسر عقیلؓ
محمد پسر عبداللہ بن جعفرؓ
عون ابن عبداللہؓ
شہادت عون برادران امام و محمد ابن عبداللہ ابن جعفرؓ
قاسم پسر امام حسنؑ

بھگا دیا اور اپنے بھتیجے پاس پہونچے دیکھا کہ ایڑیاں زمین پر رگڑ رہا ہے اور عازم سفر آخرت و گلگشت بہشت ہے جب حضرت قاسمؑ کا یہ حال امام حسینؑ نے دیکھا دریائے اشک حسرت دیدہ ہائے مبارک حضرتؑ سے جاری ہوا اور کہا قسم بخدا تیرے چچا پر بہت گران ہے کہ تو اوسے اپنی نصرت و مدد کو بلائے اور وہ نصرت نکر سکے خدا اپنی رحمت سے اون اشقیا کو دور کرے جنھوں نے تجھے قتل کیا۔ اوس گروہ پر وائے ہو جسکے دشمن تیرے جد و پدر ہوں یہ فرماکر امام مظلوم نے اوس شہید معصوم کو اوٹھایا اور اوسکا سینہ اپنے سینہ پر رکھا یاؤں اوس طفل کے زمین پر گرتے جاتے تھے اسطرح اوٹھائے گئے اور شہدائے اہلبیتؑ میں جا کے لٹا دیا اور کہا خداوندا ہمارے قاتلوں کو تو قتل کر اور انکی جمعیت کو پراگندہ کر دے اور انمیں سے ایک کو نہ چھوڑ اور ہرگز انکو نہ بخشنا بعد اسکے فرمایا اے میرے بھتیجو اور اے میرے اہلبیتؑ اور اے میرے بھائیو صبر کرو کہ اس روز کے بعد پھر کوئی ذلت و خواری نہ دیکھوگے اور بعزت و سعادت ابدی پہونچوگے بروایت امام زین العابدینؑ حضرت قاسمؑ نے تین کافر واصل جہنم کیے اور اس سے زیادہ کی بھی روایت ہے۔ اور روایت داماد قاسمؑ کتب معتبرہ میں نظر فقیر سے نہیں گذری پس عبداللہ پسر حضرت امام حسنؑ معرکہ کارزار میں پہونچے اور تیغ آبدار سے چودہ کافران غدار بدرک اسفل نار روانہ کیے اور بعد مقاتلہ بسیار ہانی بن ثبیت حضرمی نے اوپر ضربت لگائی اور اوسی ضربت سے شربت شہادت نوش کرکے اپنے جد و پدر سے ملحق ہوئے و بروایت امام محمد باقرؑ حرملہ بن کاہل لعین نے انکو شہید کیا اور انکی شہادت بروایت دیگر اسکے بعد ذکر ہوگی۔ پس ابوبکر بن امام حسنؑ معرکہ قتال میں گئے اور ایک گروہ مخالفین کو ہلاک کیا آخرالامر بضربت عبداللہ بن عقبہ غنوی شہید ہوکے سرائے فانی سے بجانب بہشت جاودانی انتقال کیا پس برادران بزرگواران امام اخیار نے رخصت جہاد طلب کی اوّل عبداللہ فرزند جناب امیرؑ کہ اونکو ابوبکر کہتے تھے میدان کارزار میں پہونچے اور ایک گروہ کافران بیدین کو روانہ جہنم کرکے تیغ عبداللہ بن عقبہ غنوی یا زحر بن بدر کی تلوار سے شہید ہوگئے و بروایت امام محمد باقرؑ قبیلۂ ہمدان کے کسی نامرد نے ضربت لگائی اور اوسی ضربت سے بریاض جنت انتقال کیا۔ انکے بعد عمر بن علی اونکے برادر بزرگ نے عزم میدان کیا اور معرکہ کارزار میں پہونچ کے پہلے اپنے بھائی کے قاتل کو جہنم واصل کیا پھر رجز خوان صفوف مخالفین پر جا پڑے اور اکثر منافقین کو جہنم واصل کرکے آپ بھی اپنے پدر بزرگوار پاس پہونچے۔ انکے بعد عثمان بن علیؑ میدان میں گئے اور بہت ظالموں کو قتل کیا تا آنکہ خولی اصبحی لعین نے ایک تیر پیشانی پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے زمین پر گر پڑے اور اونکا سر مبارک ایک نامرد نے فرزندان ابان بن حازم سے کاٹ لیا اوس وقت اونکی عمر شریف اکیس [۲۱] سال کی تھی انکے بعد جعفر بن علیؑ جنکی عمر انیس [۱۹] سال کی تھی بعزم شہادت میدان میں گئے بروایت امام محمد باقرؑ خولی اصبحی نے ایک تیر چشم مبارک یا پیشانی نورانی پر لگایا کہ اوسی کے صدمہ سے جنت خلد میں اپنے پدر پاس پہونچے و بروایت دیگر بضربت ہانی بن ثبیت حضرمی شہید ہوئے

عبداللہ پسر حضرت امام حسن

شہادت حضرت ابوبکر بن امام حسن

شہادت عبداللہ فرزند جناب امیر

عمر بن علی

عثمان بن علی

جعفر بن علی

بعد انکے عبد اللہ بن علی معرکہ کارزار مین آئے اور ایک گروہ اشقیا کو تیغ آبدار شربت مرگ ناگوار چکھا کے آخر کار تیغ ہانی بن ثبیت ملعون سے خلعت باکرامت شہادت پہنکر جمیع شہدائے اہلبیت رسالت سے ملحق ہوے اوسوقت عمر شریف پچیس سال کی تھی انکے بعد محمد پسر جناب امیر عم میدان مین گئے اور ایک نامرد قبیلہ تمیم کی ضرب سے روانہ نعیم ابدی ہوے اور کہتے ہین کہ ابراہیم فرزند جناب امیر بھی اوسی معرکہ مین شہید ہوے مگر بابت انکی شہادت کے اور بعضون نے اولاد امجاد جناب امیر کی شہادت مین اختلاف کیا ہے مگر روایت حضرت صاحب العصر صلوات اللہ علیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانچ برادران امام حسین اوس صحرا مین شہید ہوے عباس و جعفر و عثمان و محمد و عبد اللہ امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس و جعفر و عثمان و عمر فرزندان جناب امیر جو صحرای کربلا مین شہید ہوے اونکی مادر گرامی ام البنین دختر حزام کلابیہ تھیں جب مدینہ مین خبر شہادت اہلبیت رسالت اونکو پہونچی ہر روز قبرستان بقیع مین جا کے اپنے فرزندون کو روتی تھین و اہل مدینہ اونکی صدائے گریہ و نوحہ سے روتے تھے یہانتک کہ مروان علیہ اللعن باوجود اس شقاوت و عداوت کے جو اہلبیت رسالت سے رکھتا تھا اونکی نوحہ و زاری سے بیتاب ہوکے روتا تھا اور حضرت عباس بن علی اپنے سب بھائیون سے بڑے تھے اور حسن و جمال و سباحت و شجاعت و قوت و شوکت و تنومندی و بلندی قامت اپنے ہمعصرون مین ممتاز تھے جب بڑے گھوڑون پر سوار ہوتے تھے پاہاے مبارک زمین تک پہونچتے تھے اور اونکو ماہ بنی ہاشم کہتے تھے اوس روز حضرت عباس علمدار فوج امام ابرار تھے جب حضرت عباس نے دیکھا کہ اب کوئی بغیر امام حسین و فرزندان آنحضرت باقی نہین ہے اپنے برادر گرامی امام حسین کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا ای برادر مجھے رخصت دیجیے کہ اپنی جان آپ پر سے قربان کرکے بدرجہ رفیعہ شہادت فائز ہون امام مظلوم اس کلام حسرت انجام کے استماع سے زار زار روئے اور کہا ای برادر تم علمدار میرے لشکر کے ہو تمھارے جانے سے میرا لشکر منتشر ہوگا حضرت عباس نے کہا ای برادر بزرگوار میرا سینہ بھائیون اور دوستون کے قتل ہونے سے تنگ ہو گیا اور اپنے زندگی سے ملول ہون اور آرزومند لقائے حقتعالی ہون اب تاب مصیبت دستان باوفا نہین رکھتا مین چاہتا ہون اپنے بھائیون اور دوستون کا ان مخالفون سے خون طلب کرکے انکا خون بہا کرون امام حسین نے فرمایا اگر ارادہ سفر آخرت ہے تو کچھ پانی اہلبیت رسالت اور بچون کے لیے حاصل کرو کہ پیاس سے بیتاب رہے ہین یہ سنکر حضرت عباس حقشناس اون سنگین دلان ظلم اساس پاس گئے اور کہا ای بشیر سو اگر تمھارے گمان ناقص مین ہم گناہگار ہین ہمارے زنان و اطفال نے کیا گناہ کیا ہے اون پر رحم کرو اور تھوڑا سا پانی دو جب حضرت عباس نے دیکھا کہ نصیحت اون کافران بے حمیت کو اثر نہین کرتی خدمت بابرکت امام حسین مین واپس گئے ناگاہ خیمہ حرم سے صدائے العطش بلند ہوئی حضرت عباس بیتاب ہوکے اپنے گھوڑے پر سوار ہوگئے اور نیزہ و مشک لیکے

عباس ابن علی

قصد نہر فرات کیا جب قریب نہر پہونچے چار ہزار کفار اشرار موکل آب فرات تھے اونھون نے حضرت عباسؑ کو گھیر کے جسم شریف کو تیر باران کر دیا حضرت عباسؑ نے بھی اوس فوج بیقیاس پر حملہ کیا اور اسی شقی تن تنہا قتل کر کے نہر فرات پر پہونچے جب ایک چلو پانی اوٹھایا کہ پی لین اوسوقت پیاس حضرت امام حسینؑ اور اونکے اہلبیت کی یاد آئی وہ پانی چلو سے پھینک دیا اور مشک پانی سے بھر کے دوش مبارک پر رکھی اور لڑتے ہوئے متوجہ خیمہ ہای حرم محترم ہوئے وہ کافران بیحیا سد راہ ہوئے اور حضرت عباسؑ کو گھیر لیا مگر حضرت عباسؑ ان اشقیا سے لڑتے چلے آتے تھے ناگاہ یزید بن ورقا کمینگاہ سے آیا اور حکیم بن طفیل شقی نے بھی اوسکی مدد کی اور ایک ضربت دست راست پر ایسی لگائی کہ وہ ہاتھ کٹ گیا حضرت عباسؑ نے مشک دوش چپ پر رکھی اور تلوار بھی دست چپ مین اوٹھا کے جہاد شروع کیا اور راہ طے کرتے تھے ناگاہ حکیم بن طفیل لعین نے دوسری ضربت دست چپ پر لگائی اور وہ ہاتھ بھی کٹ گیا حضرت عباسؑ نے مشک دانتون مین پکڑ کے گھوڑا دوڑا دیا کہ کسیطرح پانی پیاسون تک پہونچ جائے ناگاہ ایک تیر مشک پر لگا اور پانی زمین پر بہگیا اور دوسرا تیر سینۂ اقدس پر لگا کہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اوسوقت آواز دی کہ ای برادر میری خبر لیجیے و بروایت دیگر نوفل بن ازرق شقی نے ایک ایسا گرز سر مبارک پر لگایا کہ حضرت عباسؑ نے بشہپر سعادت جانب ریاض جنت پرواز کیا اور آپ کوثر اپنے پدر بزرگوار کے ہاتھ سے نوش فرمایا جب امام حسینؑ نے اپنے بھائی کی آواز سنی جلد تشریف لائے اور حضرت عباسؑ کا وہ حال دیکھکر آہ حسرت دل پر درد سے کھینچی اور قطرات اشک خونین دیدۂ حق بین سے جاری ہوئے اور فرمایا اَلْاٰنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِي یعنے اسوقت میری پشت شکستہ ہوگئی و بروایت جناب صادقؑ خدا نے بعوض دو ہاتھون کے حضرت عباسؑ کو دو بازو عنایت فرمائے کہ باغ جنت مین اون بالہای سعادت سے پرواز کرتے ہین جب حضرت عباسؑ بدرجۂ علیہ شہادت فائز ہوئے اوسوقت کوئی اہلبیت رسالت سے بغیر اولاد کرام امام علیہ السّلام باقی نرہا پس علی اصغر کہ مشہور بعلی اکبر ہین پدر بزرگوار پاس آئے اور رخصت میدان طلب کی اوسوقت اونکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور پچیس سال بھی کہتے ہین مگر روایت اول زیادہ تر صحیح ہے حضرت علی اکبر حسن و جمال و فضل و کمال مین بے عدیل تھے اور صورت مین جناب رسول خدا سے بہت شبیہ تھے جب اہل مدینہ مشتاق لقاے رسالت پناہ ہوتے تھے حضرت علی اکبر پاس حاضر ہوکے اونکے جمال باکمال پر نظر کرتے تھے امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب وہ شاہزادہ عالی تبار متوجہ میدان کارزار ہوا امام زار زار روئے اور آسمان کی جانب دیکھکے فرمایا خداوندا تو گواہ رہنا کہ فرزند رسول اور شبیہ ترین مردم بآنحضرت ان اشقیا کی جانب جاتا ہے جب مین مشتاق لقاے پیغمبر خدا ہوتا تھا اس اپنے فرزند کو دیکھ لیتا تھا خداوندا برکتہاے زمین کو ان سے منع کر اور انکو پراگندہ کر دے اور حاکمون کو ان سے راضی نکر اسلیے کہ انھون نے مجھے میری نصرت کرنے کے لیے بلایا اور شمشیر مجھپر کھینچی یہ فرما کر حضرت نے عمر بن سعد لعین

شہادت عزیزان سعادت نشان

علی اکبر

کو آواز دی کہ اے بدترین اشقیا تجھسے کیا چاہتا ہے خدا تیری نسل قطع کرے اور کوئی کام تجھپر مبارک نکرے اور بعد میرے تجھپر اوسکو مسلط کرے جو تجھے درمیان رخت خواب ذبح کر ڈالے جس طرح تو نے مجھسے قطع رحم کیا اور قرابت حضرت رسالتؐ کی میرے حق مین رعایت نہ کی پھر باواز بلند اس آیہ کو جو اہلبیت کی شان مین نازل ہوا ہے تلاوت فرمایا ان اللہ اصطفے آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم پس وہ شاہزادہ ذیشان مانند خورشید تابان افق میدان سے طالع ہوا اور صحرائے نبرد کو اپنے نور جمال سے منور کر دیا جمیع لشکر مخالف حیران جمال با کمال آفتاب اوج عزت و جلال تھے جب حضرت علی اکبرؑ درمیان میدان پہونچے ہر چند مبارز طلب کیا مگر کسی کو جرأت حرب و ضرب اونسے نہ ہوئی جناب علی اکبرؑ نے تیغ نیام سے کھینچ کے اون اشقیا کو طعمۂ شمشیر آتش بار کیا جسطرف حملہ کرتے تھے ایک گروہ کو ہلاک کر دیتے تھے اور جس جانب پھر پڑتے تھے کشتون کے پشتے لگاتے تھے یہانتک کہ بروایت امام زین العابدینؑ ایک سو چوالیس اشقیا پر تلبیس کو جہنم روانہ کیا و بروایت معتبر دیگر ایکسو بیس بیدینان بد اختر کو جانب عذاب سقر پہونچایا پھر اپنے پدر عالی مقدار پاس آ گئے اور کہا اے پدر بزرگوار پیاس مجھے مارے ڈالتی ہے اگر تھوڑا سا پانی ملجاتا تو ان دشمنون کو خوب ہلاک کرتا امام حسینؑ نے جب یہ سنا سیلاب اشک دیدۂ حق بین سے جاری فرمائے کہا اے فرزند سعادتمند محمد مصطفےؐ و علی مرتضےؑ اور تیرے پدر پر دشوار معلوم ہوتا ہے کہ تجھے اس حال سے پیاسا دیکھیں اور پانی نہ دے سکیں یہ فرما کر امام انس و جان نے زبان اپنے فرزند نوجوان کی اپنے دہن معجز نشان مین لے کے چوسی اور اپنی انگوٹھی فرزند دلبند کو دیدی کہ اپنے منہ مین رکھیں اور فرمایا اے نور چشم جاؤ اور دشمنان بیدین سے جنگ کرو کہ بہت جلد اپنے جد بزرگوار کے ہاتھ سے آب کوثر سیراب ہوگے یہ سنکر جگر گوشۂ سید الشہدا فرزند شیر خدا قلب لشکر اعدا پر جا پڑا اور پھر ساتھ ظالمان جفا کار کو طعمۂ تیغ آبدار کرکے روانہ نار کیا آخر کار منقذ بن مرہ عبدی لعین نے ایک ضربت حضرت علی اکبرؑ کے سر پر ایسی لگائی کہ زمین پر گرے اور گھوڑے کی گردن سے لپٹ گئے گھوڑا لشکر مخالفین کی طرف بھاگا اور اون بیدینان پر جفا نے اوس جگر گوشۂ رسول خدا کو تلوارونسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا حضرت علی اکبرؑ نے آواز دی کہ اے پدر بزرگوار مجھے میرے جد عالی مقدار نے ایک کاسہ سے ایسا سیراب کر دیا کہ پھر کبھی پیاسا نہو نگا اور دوسرا کاسہ دست مبارک مین لیئے ہوئے آپکے منتظر ہین بروایت دیگر ایک تیر حلق مبارک پر لگا اور سیلاب خون گلوے علی اکبرؑ سے جاری ہوا اسوقت اپنے خون مین لوٹنے لگے اور آواز دی کہ اے پدر مہربان میرا سلام پہونچے اسوقت میرے جد بزرگوار رسول خداؐ آپ کو سلام کہتے ہین یہ کہکر ایک نعرہ مارا اور روح پر فتوح نے ریاض جنان پر پرواز کیا جب سید الشہداؑ اپنے فرزند شہید تیغ ظلم و جفا کے پاس آ گئے اور وہ حال اپنے نور چشم کا دیکھا رونے لگے اور آہ جانسوز سینۂ غم اندوز سے کھینچ کے کہا خدا اوس گروہ کو مارے جسنے اے فرزند تجھے ناحق شہید کیا

اور تیر سے شہید کرنے مین خدا اور رسول اور ہتک حرمت حضرت رسالت پر اونھون نے بڑی جرأت کی اے فرزند بعد
تیرے اس جہان اور زندگی پر خاک ہے راوی کہتا ہے جب حضرت علی اکبرؑ شہید ہوئے مین نے دیکھا ایک بی بی مثل
خورشید تابان خیمۂ حرم محترم سے بیتابانہ باہر نکل آئی اور فریاد واویلاہ واثبوراہ بلند کرکے فرماتی تھین اے
نور دیدۂ اخیار اے میوۂ دل افگار اے حبیب قلب برادر بزرگوار کہان گیا پس بانالہ وزاری و اندوہ بیقراری
آکے جسد مطہر علی اکبرؑ کو اپنے آغوش مبارک مین لے لیا مین نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگون نے کہا حضرت زینبؑ
خواہر امام حسینؑ ہین ناگاہ حضرت امام حسینؑ آئے اور اونکو خیمہ مین بھیجا بعد اسکے اپنے فرزند دلبند کو اوٹھایا اور
درمیان جمیع شہدا لاکے لٹادیا۔ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اوّل جو فرزندان ابوطالب سے اوس صحرائے پرآشوب
وبلا مین تیغ اہل جفا سے شہید ہوا وہ علی اکبرؑ تھے۔ راوی کہتا ہے اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک کودک مانند
خورشید تابان خیمہ سے باہر آیا دو گوشوارے اوسکے کان مین تھے اور دہشت و حیرت سے داہنے بائین دیکھتا تھا
اور دونون گوشوارے کان مین ہلتے تھے ناگاہ ہانی بن بعیث ملعون سنگین دل لشکر عمر بن سعد لعین سے جدا ہوا
اور ایک ضربت اوس معصوم پر لگاکے شہید کیا حضرت شہربانو سکتہ کی حالت مین کھڑی تھین کلام و حرکت
نکرسکتی تھین مشہور یہ ہے کہ مادر علی اکبرؑ لیلیٰ دختر ابی مرہ ثقفی تھین اور روایات معتبرہ سے ظاہر ہے کہ شہربانو اوس
صحرا مین نتھین اور اوس مانہ مین زندہ بھی نتھین چنانچہ اسکا بیان اور مقام پر ہوگا جب اہلبیت حضرت
رسالت مین بغیر امام حسینؑ و امام زین العابدینؑ کوئی باقی نرہا اوسوقت باوجودیکہ امام زین العابدینؑ بیمار
تھے اور قوت تلوار اوٹھانے کی نتھی مگر اوسی حال مین جب اپنے پدر عالی مقدار کو تنہا دیکھا تلوار اوٹھاکے
چاہا معرکہ کارزار مین جائین ام کلثومؑ نے فریاد کی کہ اے نور چشم کہان جاتے ہو امام زین العابدینؑ نے کہا اے پھوپھی
مجھے چھوڑ دیجیے کہ اپنی جان فدائے پدر بزرگوار کرون جب امام حسینؑ ارادہ فرزند گرامی سے مطلع ہوئے کہا اے
ام کلثوم اس نور چشم کو میدان مین نجانے دینا کہ میری نسل اسی سے ہوگی اور ذریت حضرت رسالتؐ اسی فرزند سے باقی
رہیگی اور یہی میرا خلیفہ و جانشین ہوگا بعد اسکے امام حسینؑ نے اتمام حجت خدا کے لیے باواز بلند فرمایا کوئی ہے کہ
حرم حضرت رسالتؐ سے دفع ضرر اہل شقاوت کرے۔ کوئی خدا پرست ہے کہ میرے حق مین خدا سے خوف کرے۔
کوئی فریادرس ہے کہ میری فریادرسی کی وجہ سے امیدوار ثواب ہو جب حرم محترم امام حسینؑ نے صدائے استغاثہ امام
غریب سنی صدا ہائے گریہ و زاری سراپردہ ہائے عصمت و طہارت سے بلند ہوئین امام حسینؑ دروازۂ خیمہ حرم پر آئے اور کہا
میرے چھوٹے فرزند عبداللہ کو لاؤ کہ اوس سے وداع کرون اور بعضون نے اونکو علی اصغر کہا ہے جب اوس طفل
معصوم کو امام مظلوم نے اپنے ہاتھون پر لیا پیار کیا اور کہا ان کافرون پر وائے ہو جبکہ تیرے جد بزرگوار محمد مصطفےٰ
ہون اشقیا کے دشمن ہونگے۔ ناگاہ حرملہ بن کاہل لعین نے ایک تیر کمان سے کھینچکر حلق معصوم پر لگایا اور وہ بچہ

شہادت طفل خردسال

شہادت فرزندان امام حسین علیہ السلام

شہادت علی اصغر

رخصت امام حسین از اہلبیت

اپنے پدر نامدار کی گود مین شہید ہوگیا اور مرغ روح نے جانب شاخ سدرۃ المنتہیٰ پرواز کیا حضرت امام حسین اپنے چلو مین خون اوس شہید معصوم کا بھر کے آسمان کی طرف پھینکتے اور فرماتے تھے راہ خدا مین یہ سب مصیبتین سہل و آسان ہین امام محمد باقر نے فرمایا کہ اوس خون کا ایک قطرہ زمین پر نہ گرا بعد اسکے امام حسین نے فرمایا خداوندا یہ فرزند ولبند تیرے نزدیک بچہ ناقہ صالح سے کم نہوگا خداوندا اگر ہسوقت مصلحت میری نصرت مین نہین ہے تو جسقدر یہ آزار مجھپر گذر رہے ہین انکو موجب تضاعف ثواب آخرت کرنا پھر اوس طفل معصوم کو امام مظلوم نے درمیان شہداء لٹا دیا و بروایت دیگر اوسی جگہ دفن کرکے پھر داخل سرادق عصمت و طہارت کو طلب کیا اور اپنی دختروں و خواہروں کو وداع کرکے بشو اہہائے غدا التسلی و دلا دیا اس رخصت سے صدائے شیون و نالہ و زاری خیمہائے حرم محترم سے بلند ہوئی اور آواز الوداع الوداع و نالۂ الفراق الفراق زمین سے آسمان تک پہونچی سکینہ دختر نیک اختر آنحضرت نے مقنعہ سر سے پھینکدیا اور کہا اے پدر عالی مقدار آپ مرنے جاتے ہین مجھے کسپر چھوڑے جاتے ہین امام حسین رونے لگے اور فرمایا اے نور دختر جسکا کوئی دوست و یاور باقی نرہے یقین ہے وہ جینے سے سیر ہوگا اے دختر سب کا خدا یاور و معین ہے اور رحمت خدا دنیا و عقبیٰ مین تم سے جدا نہوگی صبر کرو اور برضائے خدا راضی رہو کہ بہت جلد دنیائے فانی گذر جائیگی۔ اور نعیم ابدی آخرت کو زوال نہین یہ فرماکر امام زین العابدین کو طلب کیا اور اسرار امامت و خلافت اونکے سپرد کرکے اونھین اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور وصیتین کین چونکہ امام حسین کو اپنی شہادت کی خبر تھی اسوجہ سے قبل سفر عراق کتب اور جمیع ودائع انبیاء و اوصیاء ام سلمہ زوجہ رسول خدا کے سپرد کردیے تھے کہ جب امام زین العابدین کربلا سے واپس آئین سب تبرکات حضرت ام سلمہ اونکے سپرد کرین چونکہ امام زین العابدین بیمار تھے وصیت نامہ امام حسین نے اپنی دختر فاطمہ کے سپرد کیا کہ امام زین العابدین کو دیدینا چنانچہ حدیث معتبر مین امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جب وقت شہادت امام حسین پہونچا حضرت نے اپنی دختر بزرگ فاطمہ کو بلایا اور نامہ لپیٹ کے وصیت ظاہرہ اونسے بیان کین اسلیے کہ امام زین العابدین کو مرض اسہال تھا اور لوگون کو گمان نہ تھا کہ اوس مرض سے صحت حاصل ہوگی جب امام زین العابدین کو صحت حاصل ہوئی فاطمہ نے وصیت نامہ اونکے سپرد کیا اور اب وہ وصیت نامہ ہمارے پاس ہے۔ بعد اسکے جناب سید الشہداء نے کمر شہادت پر باندھی اور بقدم یقین و ایمان و آرزوے شوق لقائے خداوند عالمیان متوجہ کافران منافقان ہوئے اور اپنے مناقب و فضائل رجز مین بیان کرکے مبارز طلبی کی جو کوئی مقابلہ کو آتا تھا حضرت اوسے واصل جہنم کرتے تھے جب کسیکی جرأت مقابلہ آنحضرت مین نہ پڑی اوسوقت امام حسین نے میمنہ و میسرہ لشکر ضلالت اثر پر حملہ کیا اور ہر حملہ مین جماعت کثیر کو بجانب سقر روانہ کیا جسطرف حملہ کرتے تھے وہ گروہ انبوہ مثل گلہ گوسفند آگے سے بھاگ جاتا تھا جب حملہ کرکے حضرت پھرتے تھے ایک لحظہ توقف کرکے فرماتے تھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اوسوقت امام حسینؑ پر تشنگی کا غلبہ تھا ہر چند اون کافرین بیدین سے پانی مانگا مگر اونھون نے ندیا پھر ابن سعد لعین نے کہا یہ فرزند سید المرسلینؐ و نور دیدۂ کشندۂ عرب ہی تم لوگ جدا جدا انسے مقاتلہ نکرسکوگے مناسب ہی کہ ہر طرف سے امام حسینؑ کو بیچ مین گھیر کے تیر باران کرد۔ یہ سنکر چار ہزار نامرد نمکخوار اشرار نے اوس امام ابرار کو گھیر لیا اور راہ خیمہ ہاے حرم مسدود کردی امام حسینؑ نے اون اشقیا سے کہا ہی کا فرو اگر دین کو تمنے کھو دیا حمیت عرب کیا ہوگئی تمکو مجھسے کام ہی خیمہ ہاے حرم کی طرف کیون جاتے ہو یہ سنکر شمر لعین نے اوس گروہ بیدین کو منع کیا کہ نزدیک خیمہ ہاے حرم نہ جائین اور حکم دیا کہ امام حسینؑ کا جلد کام تمام کرو کہ اونکا حسب و نسب تمسے بہتر ہی اونکی تلوار سے مارے جانے مین ننگ و عار نہین حضرت پر پیاس کا بہت غلبہ ہوا امام تشنہ لب جانب نہر فرات روانہ ہوئے جب قریب فرات پہونچے سوارون پیادون نے راستہ روک لیا اور یہ اشقیا چار ہزار سے زیادہ تھے امام مظلوم نے باوجود شدت تشنگی بہت کفار کو جانب نار روانہ کیا اور صفوف لشکر کو شگافتہ کرکے گھوڑا پانی مین ڈالدیا اور اپنے اسپ باوفا سے فرمایا پہلے تو پانی پی لے اوسکے بعد مین پیونگا گھوڑا اپنی تھوتھنی پانی سے اوٹھائے رہا اور منتظر تھا کہ پہلے امام تشنہ لب پانی پی لین جب امام حسینؑ نے چلو مین پانی اوٹھایا اور چاہا نوش کرین ایک ملعون نابکار نے آواز دی کہ آپ یہان پانی پیتے ہین اودھر لشکر مخالف خیمہ ہاے حرم مین پہونچ گیا یہ سنتے ہی حضرتؑ نے وہ پانی ہاتھ سے پھینکدیا اور بجانب خیمہ روانہ ہوئے جاکے دیکھا تو مطلق اوسکی خبر نہ پایا جانا ہی مقدر مین ہی کہ آج کا روزہ آب کوثر سے بدست مبارک حضرت خیر البشر افطار کرین پس دوسری دفعہ اہلبیتؑ رسالت و پردگیان سرادق عصمت و طہارت کو حضرت نے وداع کیا اور بصبر و شکیبائی حکم فرماکے بوعدہ ثوابہاے غیر متناہی الٰہی تسکین دیکے ارشاد کیا۔ چادرین سر سے اوڑھو اور آمادۂ لشکر مصیبت و بلا رہو کہ خدا تمھارا حافظ و حامی ہی شر اعدا سے تمکو وہی نجات دیگا اور تمھاری عاقبت بخیر کریگا اور تمھارے دشمنون کو بانواع عذاب بلا ابتلا کرے گا۔ اور تمھین ان بلاؤن مصیبتون کے عوض دنیا و عقبےٰ مین بانواع نعمت و کرامتہاے بے اندازہ سرافراز فرمائیگا ہرگز ہرگز صبر و شکیبائی سے دست بردار نہونا اور کلام ناخوش زبان پر نہ لانا کہ موجب نقص ثواب ہوگا۔ یہ ارشاد کرکے پھر دوسری مرتبہ میدان کارزار مین تشریف لائے اور صف لشکر مخالف پر حملہ کرکے باوجود جراحت و تشنہ لبی کشتون کے پشتے لگا دیے مثل برگہاے خزان سرہاے کافران بیدینان قلم کرکے زمین پر گرا دیے اور بضرب شمشیر آبدار خون اشرار و فجار خاک معرکۂ کارزار مین ملا دیا روایت ہی کہ اوس روز امام حسینؑ نے ایک ہزار نوسو پچاس کافران شقاوت اساس کو ہلاک کیا و بروایت مسعودی ایک ہزار آٹھ سو کافران بیحیا کو جہنم واصل کیا یہ دیکھکر عمر بن سعد لعین نے تیر اندازون کو حکم دیا کہ امام مظلوم پر تیر برسائین ایک دفعہ چار ہزار کافران نے

بار دوم رخصت فرمودن امام از اہلبیتؑ

امام ابرار پر تیر لگائے امام تشنہ لب راہ خدا مین تیر ہائے جور و جفا کو چہرۂ مبارک سینۂ مقدس گلوئے مطہر پر لیتے اور جہاد اعدا مین کوشش کرکے فرماتے تھے تم نے اپنے پیغمبر کی رعایت اونکی عترت کے حق مین بہت بُری کی میرے قتل کرنے کے بعد کسی بندۂ مومن کے قتل سے پروا نکروگے قسم بخدا مین دوست خدا پاس جاتا اور شہادت کو اوسکی راہ مین اپنی سعادت جانتا ہون تم روائے ہو کہ خدا دونون جہان مین تم سے میرا انتقام لیگا۔ حصین بن مالک ہالک نے کہا کسطرح ہم سے خدا انتقام لیگا حضرت نے فرمایا خداوند عالم ایسا حکم کریگا کہ تم اپنی تلوارین ایک دوسرے پر کھینچوگے اور اپنا خون بہاؤگے دُنیا سے منتفع نہوگے اور تمھاری امیدہائے دلی بھی حاصل نہوگی جب جانب سرائے آخرت جاؤگے وہان عذاب بدی تمھارے لیے مہیا ہے اور تمھارا عذاب بدترین عذابہائے کافران بیدین ہوگا منقول ہے کہ بدن شریف سید الشہدا ؑ پر اسقدر جراحت تھے کہ حضرت حرکت نکرسکتے تھے ایک روایت مین ہے کہ بہتر زخم نمایان بدن مبارک شاہ شہیدان مین پائے گئے وبروایت دیگر جناب صادق ؑ سے منقول ہے کہ علاوہ زخم تیر تینتیس ۳۳ زخم نیزہ چونتیس ۳۴ زخم شمشیر پائے گئے وبروایت دیگر جناب صادق ؑ سے منقول ہے کہ علاوہ نشانہائے تیر تیر سے زیادہ زخم شمشیر اور شمشیر سے زیادہ زخم نیزہ بدن مطہر پر پائے گئے۔ بروایت معتبر امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے تین سو بیس ۳۲۰ زخم سے زیادہ جسد مطہر امام مکرم مین شمار کیے گئے۔ وبروایت دیگر مجموع زخمہائے تیر و نیزہ و شمشیر کہ جسد شریف امام حسین ؑ پر لگے ایک ہزار نوسو زخم تھے اور اسقدر تیر زرہ حضرت ؑ پر لگے تھے کہ معلوم ہوتا تھا گویا پر واز اوج سعادت کے لیے پر نکل آئے ہین اور یہ سب زخم سامنے کی طرف تھے اسوجہ سے کہ حضرت لڑائی سے پشت گردان نہوتے تھے اور حرب و ضرب سے منہ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ بدرجۂ رفیعۂ شہادت فائز ہوئے جب کثرت جراحت سے صدر نشین مسند امامت چور چور ہوگیا ایک لحظہ توقف کیا ناگاہ ابو الحتوف لعین نے ایک تیر ایسا مارا کہ پیشانی نورانی امام مظلوم ؑ پر آکر لگا جب تیر کھینچا خون چہرۂ مبارک پر بہکر جاری ہوا امام تشنہ لب نے فرمایا خداوندا تو دیکھتا اور جانتا ہے کہ تیری راہ رضا مین دشمنون سے مین نے کیا کیا مصائب و دکھ اٹھائے خداوندا دنیا و عقبی مین انکو اس ظلم کا عوض دے پھر یا کہ جامۂ مبارک اوٹھا کے چاہا کہ خون جبین مبین سے پونچھین ناگاہ ایک تیر زہر آلود سہ پہلو سینۂ مبارک پر کہ صندوق علوم ربانی تھا لگا اوسوقت حضرت نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ یہ کہکر آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ اشقیا اوسے شہید کرتے ہین کہ آج زمین پر فرزند رسول بجز اوسکے کوئی نہین پھر سید الشہدا ؑ نے وہ تیر کھینچا خون مثل پرنالہ جاری ہوا حضرت وہ خون چلو مین لیکر آسمان کی طرف پھینکتے تھے اور ایک قطرہ زمین پر نہ گرتا تھا اوسی روز سے شفق کی سُرخی آسمان پر زیادہ ہوگئی پھر حضرت ؑ نے ایک چلو خون اپنے سر مبارک و چہرۂ منور پر ملا اور فرمایا اسی طرح اپنے خون سے خضاب کرکے جد بزرگوار سے ملاقات کرونگا اسکے بعد سید الشہدا

و نور دیدہ شہسوار عرصہ لافتیٰ پیادہ ہو گئے مگر کسیکی جرأت نہ پڑتی تھی کہ نزدیک آنحضرت کے آسکے بخوف خود وہ بسبب شرم سے ہٹ جاتے تھے اوس حالت مین مالک بن نسیر کندی شقی نے ایک ایسی ضرب سر مبارک آنحضرت پر لگائی کہ عمامہ خون سے بھر گیا امام حسینؑ نے فرمایا ہرگز اس ہاتھ سے کھانا پینا تجھے نصیب نہو اور کافرون کے ہمراہ تو محشور ہو بعد اسکے اوس لعین کے نصیب مین فرزند خاتم المرسلین بدترین احوال دونون ہاتھ خشک ہو گئے گرمی کے دنون مین مثل چوب خشک ہو جاتے اور جاڑون کے دنون مین خون بہتا تھا اسی حال خسران مآل سے وہ ملعون واصل جہنم ہوا۔ بروایت شیخ مفید و سید ابن طاؤس ایک پسر امام حسن کمسن تھا جب اپنے چچا کا اوسنے یہ حال دیکھا خیمہ حرم محترم سے نکل آیا اور دوڑ کے اپنے عم نامدار سے لپٹ گیا حضرت زینبؑ نے ہرچند چاہا خیمہ مین لیجائین مگر اوسنے نمانا اوسوقت حرملہ بن کاہل نے و بروایت دیگر ابجر بن کعب نے ایک تلوار امام حسینؑ پر لگائی اوس طفل معصوم نے کہا اے ولد الزنا تجھے کیا ہوا ہے تو چاہتا ہے میرے چچا کو شہید کرے وہ معصوم ہاتھ پھیلائے یہ کہہ ہی رہا تھا اور چاہتا تھا تلوار امام حسینؑ پر نہ لگے اوس خارجی نے تلوار سے عبداللہ کے ہاتھ جدا کر ڈالے طفل معصوم نے فریاد وا عماہ بلند کی امام حسینؑ نے اوس معصوم کو آغوش مبارک مین لیا اور فرمایا اے پسر برادر صبر کر کہ ابھی اسی ساعت روضات جنان مین اپنے پدران عالیشان پاس پہونچے گا پھر حرملہ لعین نے ایک تیر اوس طفل صغیر کو مارا اور وہ بچہ دامن سید الشہداء مین شہید ہو گیا اور مرغ روح نے آشیانہ قدس پر پرواز کیا۔ پس صالح بن وہب عزنی لعین نے ایک نیزہ پہلوے امام حسینؑ پر اس زور سے لگایا کہ حضرت منہ کے بل زمین پر گر پڑے اوسوقت حضرت زینبؑ خیمہ سے نکل آئین اور فریاد وا اخاہ واسیداہ کرکے کہتی تھین کاش اسوقت آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے اوسوقت جناب زینبؑ نے عمر و بن سعد لعین سے کہا اے پسر سعد امام حسینؑ کو لوگ قتل کر رہے ہین اور تو کھڑا دیکھتا ہے یہ سنکر وہ سنگین دل بھی رونے لگا اور منہ پھیر لیا امام مظلوم اپنا خون سر مبارک اور چہرۂ منور پر ملتے جاتے اور کہتے تھے اسی صورت سے ستم کشیدہ بخون غلطیدہ خدا سے ملاقات کرونگا بعد اسکے شمر ولد الزنا نے کہا کیا انتظار کرتے ہو کس لیے انکا کام تمام نہین کرتے یہ سنکر اون کافران بیدین نے ہجوم کیا حصین بن نمیر لعین نے ایک تیر دہن مبارک پر لگایا ابو ایوب غنوی شقی نے دوسرا تیر حلق شریف پر مارا۔ ضرعہ بن شریک ملعون نے ایک ضرب دست چپ پر اور دوسری ضرب دوش مبارک پر لگائی سنان بن انس لعین نے نیزہ مارکے امام ابرار کو منہ کے بل گرا دیا خولی ملعون نے کہا انکا سر کاٹ لو جب نزدیک آیا ہاتھ اوس شقی کا کانپنے لگا اور جرأت نکر سکا بعد اوسکے سنان بن انس شقی خود آگے آیا اور سر مبارک تن مطہر سے جدا کیا کہتا جاتا تھا مین جانتا ہون کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور تمہارے مادر و پدر بہترین خلق ہین امام زین العابدینؑ سے بھی منقول ہے کہ قاتل امام حسینؑ سنان بن انس لعین تھا اور مشہور زیادہ یہ ہے کہ شمر ولد الزنا اپنے گھوڑے سے

شہادت عبداللہ پسر امام حسن

شہادت جناب امام حسین علیہ السلام

بیانِ شہادت امام حسینؑ

پھینکا دشمنا اور چاہا امام حسینؑ کا سر مبارک تن مطہر سے جدا کرے حضرت نے فرمایا میں جانتا ہوں میرا قاتل تو ہوگا اسلیے کہ تو مبروص ہے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ کتوں نے مجھپر حملہ کر کے مجھے زخمی کیا ہے اور ان کتوں میں ایک سگ ابلق مبروص تھا وہ مجھپر زیادہ تر حملہ کرتا تھا اور میرے جدِ رسول خدا نے بھی یہی خبر مجھے دی کہ یہ سنکر وہ حرامی خشمگین ہوا اور کہا مجھے کتے سے تشبیہ دیتے ہو اوسوقت امام حسینؑ پر پیاس کا نہایت غلبہ تھا اور شدت تشنگی سے حضرت اپنی زبان مبارک چباتے تھے اوس ولد الزنا ملعون نے کہا اے فرزند ابو تراب تم دعوی کرتے ہو کہ باپ تمھارے ساقی کوثر ہیں صبر کرو کہ وہ تمھیں پانی دین حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے میں کون ہوں اوس ملعون نے کہا میں تمکو پہچانتا ہوں تمھاری والدہ فاطمہ زہراؑ اور تمھارے پدر علی مرتضیٰ اور تمھارے جد محمد مصطفیٰؐ ہیں ولیکن تمکو قتل کرتا ہوں اور کچھ پروا نہیں کرتا بس بارہ ضربون سے سر مقدس امام حسینؑ بدن مطہر سے جدا کیا در روایت دیگر خولی اصبحی نے سر آنحضرتؑ جدا کیا اور اغلب یہ ہے کہ تینوں ملعون قتل امام حسینؑ میں شریک تھے اگرچہ سنان بن انس ملعون شمر ولد الزنا کا دخل قتل امام میں زیادہ تھا جب امام حسینؑ کے گھوڑے نے اپنے آقا کو شہید دیکھا کافرون پر حملہ کیا اور چالیس شقیا کو روانہ جہنم کر دیا اور اپنا سر خون سرور میں رنگین کر کے نعرہ زنان و فریاد کنان بجانب خیمہ روانہ ہوا فریاد کرتا اور کہتا تھا اوس گروہ پر وائے ہو جسنے اپنے پیغمبر کے فرزند کو شہید کیا۔ امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا اسپ آنحضرت نے خون امام مظلوم سے اپنی پیشانی رنگین کی اور فریاد کرتا ہوا خیمہ ہائے حرم محترم کی طرف دوڑا مخدرات خیام عصمت و طہارت گھوڑے کی آواز سنکر سر و پا برہنہ خیمون سے باہر نکل آئیں جب گھوڑے کو دیکھا اور سوار کو نہ دیکھا فریاد وا حسیناہ و وا اماماہ بلند کی ام کلثوم خواہر آنحضرت سر پیٹ کے نوحہ و زاری کرتیں اور کہتی تھیں وا محمداہ وا جداہ اسوقت تمھارے حسینؑ کی عمامہ و ردا چھین اہل جفا نے قتل ہو کے صحرائے کربلا میں پڑے ہیں حضرت زینبؑ خواہر آنحضرت رو رو کے کہتی تھیں وا محمداہ یہ وہی حسینؑ تمھارا پیارا ہے جو خاک و خون میں غلطان پڑا ہوا اور اوسکے اعضا جدا جدا ہو گئے ہیں آپ کی دختروں کو اسیر کرتے ہیں میں خدا و محمد مصطفیٰ و علی مرتضیٰ و حمزہ سید الشہدا سے اپنے حال کی شکایت کرتی ہوں وا محمداہ یہ تمھارا حسینؑ ہے کہ تیغ اولاد زنا سے شہید ہو گیا اور عریان صحرائے کربلا میں پڑا ہے واکربناہ آج میرے جد محمد مصطفیٰؐ زندہ نہیں آہ اصحاب محمدؐ یہ ذریت تمھارے پیغمبر کی ہے کہ اہل جور و جفا نے اونھیں شہید کیا ہے۔ روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا اوسوقت آندھی چلی اور زمین کانپنی اور سیاہ خاک اوڑنے کے اندھیرا ہو گیا آسمان سرخ ہونے لگا لوگوں نے جانا قیامت آگئی اور عذاب حق تعالیٰ نازل ہوا پس ببرکت وجود فائض الجود جناب امام زین العابدینؑ آندھی وغیرہ تھم گئی ابن قولویہ نے

بسند معتبر جناب صادق ؑ سے روایت کی ہو کہ جب امام حسین ؑ کو شہید کیا مدینہ طیبہ مین ایک آواز سُنائی دی کہ
آج بلا اوس اُمت پر نازل ہوئی اور خوشی نصیب نہوگی یہانتک کہ قائم آل محمد ؐ ظہور کرین اور تمھارے سینہ سے
غم واندوہ کو برطرف کرین اور تمھارے دشمنون کو قتل کرکے تمھارے شہدا کا خونبہا طلب کرین اہل مدینہ اس آواز
کے سُننے سے جزع فزع کرنے لگے اور کہا کوئی حادثہ عظیم حادث ہوا ہی اور ہمکو اطلاع نہین جب خبر شہادت آنحضرت مدینہ مین پہونچی
اور حساب کیا وہ آواز مطابق اوس رات کے تھی جس روز آنحضرت شہید ہوئے تھے جب امام مظلوم کو شہید کیا ایک
شخص درمیان لشکر نعرہ زنان نمایان ہوا لوگون نے اوسے منع کیا اوسنے جواب دیا کسطرح مین فریاد و نالہ نکرون
حالانکہ جناب رسولخدا ؐ کھڑے ہین اور تم لوگون کا حال مشاہدہ کر رہے ہین مجھے ڈر ہو کہ کہین زمین آسمان اہل زمین
پر نفرین نکرین کہ جمیع اہل زمین ہلاک ہوجائین اور مین بھی تم مین ہلاک ہوجاؤن یہ سنکر اون اشقیا نے کہا یہ
شخص دیوانہ ہی اور کچھ لوگ اس آواز سے متنبہ ہوئے اور کہا قسم بخدا جو ہمنے خود اپنے لیے کیا کوئی دوسرا ہمارے ساتھ
نکرتا سردار جوانان اہل بہشت کو ابن زیاد ولد الزنا کی خاطر سے شہید کیا بعد اسکے اوسی جگہ ایک نے دوسرے سے
بیعت کی کہ ابن زیاد لعین پر خروج کرین اور خروج کیا مگر مفید نہوا۔ راوی نے کہا مین آپ پر فدا ہون وہ
فریادی کون تھا حضرت صادق ؑ نے فرمایا جبرئیل امین تھے اگر اونکو اجازت ملتی تحقیق کہ ایک ایسا نعرہ مارتے
کہ ارواح کافران بدنون سے بجانب جہنم پرواز کرتین و لیکن حق تعالیٰ نے انکو مہلت دی کہ گناہ انکے زیادہ ہون اور
عذاب الیم اونپر آخرت مین ہو بعض کتب معتبرہ مین امام زین العابدین ؑ سے منقول ہو کہ بعد شہادت امام حسین ؑ ایک
جانور خون آنحضرت مین لوٹ کے اوڑ گیا اور مدینہ مین جاکے دیوار مکان فاطمہ ؑ دختر امام حسین ؑ پر بیٹھا جب
نظر فاطمہ ؑ کی اوس جانور پر پڑی دیکھا خون اوسکے پرون سے ٹپکتا ہی یہ حال دیکھ کے فاطمہ ؑ فریاد و نالہ و زاری
کرنے لگی اور کہا یہ خبر شہادت شہدائے کربلا میری پاس لایا ہی جب اہل مدینہ اس حال پر مطلع ہوئے کہا یہ دختر چاہتی ہی جادو
اولاد عبد المطلب کو تازہ کرے بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ امام حسین ؑ اوسی روز شہید ہوئے تھے اور یہ حدیث
بہت سی الفت اخبار دیگر غرابت سے خالی نہین شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہو کہ جب
اون اشقیا نے سر مبارک سید الشہدا ؑ جدا کیا اکثر جامہ ہائے آنحضرت جو قیمتی تھے مثل جبہ خز و عمامہ خز لوٹ لیا
اور وہ غارتگر بلائے عظیم دنیا مین مبتلا ہوئے پھر وہ کافران بجانب خیمہ ہائے حرم محترم سید الشہدا ؑ آئے اور
اسباب لوٹ لیا ایک عورت لشکر عمر بن سعد نحس مین قبیلہ بکر بن وائل سے تھی اوسنے جب یہ بیحیائی دیکھی تلوار
اوٹھائی اور اون نامردون سے مخاطب ہوکے کہا اے بیشرمان پر جفا فرزندان رسول خدا ؐ کو لوٹتے ہو بس
اوس عورت کا شوہر آیا اور اوسے واپس لیگیا اون بیحیا بیدینون نے جو کچھ خیمون مین پایا لوٹ لیا یہانتک
کہ گوشوارے بچون کے کان سے اور خلخال عورتون کے پاؤن سے اوتار لیے اور ام کلثوم کا گوشوارہ مبارک

چاک کرکے گوشوارہ چھین لیگئے۔ فاطمہ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہو کہ مین کمسن تھی اور دو خلخال طلا میرے پاؤن مین تھے ایک بیحیا نے وہ دونون خلخال میرے پاؤن سے اوتار لیے اور روتا تھا مین نے کہا اے دشمن خدا تو روتا کیون ہے اوسنے کہا کیونکر نہ روؤن حالانکہ دختر رسول خدا کو لوٹ رہا ہون مین نے کہا جبکہ تو جانتا ہے کہ مین تیرے پیغمبر کی دختر ہون پھر تو کیون مجھے لوٹتا ہے اوسنے جواب دیا اگر مین نہ لوٹ لیجاؤنگا اور کوئی لیجائیگا شیخ مفید رح نے حمید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ جب شمر لعین خیمہ ہاے امام زین العابدین علیہ السلام مین آیا حضرت بستر بیماری پر بیہوش تھے اوس شقی نے چاہا قتل کرے حمید بن مسلم کہتا ہے مین نے کہا سبحان اللہ سب کو تم نے قتل کیا اب اس بیمار کو بھی نہین چھوڑتے۔ جب عمر بن سعد ملعون نزدیک خیمہ ہاے حرم محترم آیا۔ آواز دی کہ کوئی متعرض احوال زنان حرم نشین نہو اور علی بن الحسینؑ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچائین اور جو کچھ انسے چھین لیا واپس دین اس حکم سے آئندہ وہ اشقیا متعرض غارت نہوئے لیکن جو کچھ لوٹ لیا تھا وہ واپس نہ دیا اور آگ خیمہ ہاے اہلبیت مین لگادی اوسوقت پردہ نشینان سراپردۂ عصمت وعفت یعنی اہلبیت رسالت مع اطفال کوودکان صغیر سر و پا برہنہ خیمون سے باہر نکل پڑے۔ فاطمہ صغرا دختر سید الشہداءؑ سے روایت کی ہے کہ مین بعد شہادت پدر بزرگوار بیہوش حیران در خیمہ پر کھڑی تھی اور اپنے پدر و برادران و عزیز و اقارب کو خاک و خون مین غلطان دیکھ رہی تھی اور متفکر تھی کہ دیکھیے اشقیاے بنی امیہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرینگے قتل کرڈالینگے یا قید کرینگے ناگاہ مین نے دیکھا ایک سوار نمودار ہوا نیزہ ہاتھ مین لیئے عورتون کی پیٹھ مین مارتا تھا یہ عورتین بھاگتی تھین اور جو اونکے پاس تھا اون چیزون کو لوٹ لیتا تھا یہ عورتین فریاد کرکے کہتی تھین واجداہ وابتاہ واعلیاہ واقلۃ ناصراہ واحسیناہ آیا کوئی مسلمان اس گروہ مین نہین جو ہماری نصرت کرے کوئی مومن اس جماعت مین نہین کہ ہمکو پناہ دے مین اس حالت کے دیکھنے سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھیون کو ڈھونڈھنے لگی کہ اونکے پاس جاکے چھپ جاؤن ناگاہ اوس لعین کی نظر مجھ پر پڑی مین بھاگی اوسنے نیزہ کی نوک میرے دونون شانون کے بیچ مین چبھودی اور مین اوس صدمہ سے منھ کے بل زمین پر گر پڑی اوس شقی نے میرا کان چاک کرکے گوشوارے اوتار لیے اور مقنعہ میرے سر سے چھین لیا اور مجھے چھوڑکے خیمون کی جانب چلا مین اوس اذیت سے بیہوش ہوگئی جب ہوش آیا مین نے دیکھا میری پھوپھی سرھانے بیٹھی روتی ہین مجھسے کہا اے دختر اوٹھو چلکے دیکھین کہ تمھاری بہنون اور برادر بیمار پر کیا گذری مین نے کہا اے پھوپھی میرے پاس چادر نہین اونھون نے کہا مین بھی تمھاری طرح سر برہنہ ہون جب ہم وہان پہونچے دیکھا سب اسباب لوٹ لیگئے ہین اور ہمارے برادر امام زین العابدینؑ بیماری و تشنگی سے منھ کے بل زمین پر پڑے ہین اور ہم لوگون کے حال پر رو رہے ہین کلینی رحمہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہوچکے

امام حسینؑ کی ایک زوجہ قبیلۂ بنی کلب سے تھین اونھون نے بعد اسم ماتم و تعزیت آنحضرت قیام کیا اور خویشان
و خدمتگاران زوجۂ آنحضرت کے اسقدر روئے کہ روتے روتے آنسو اونکی آنکھون کے خشک ہوگئے
ایک کنیز کو دیکھا کہ اوسکے آنسو جاری ہین اوسے بلا کے پوچھا اسکا کیا سبب ہے کہ تیری آنکھون سے
آنسو جاری ہین اور خشک نہین ہوتے اوسنے کہا جب آنسو میرے خشک ہو گئے مین نے ستو پانی مین گھول کے کھایا
اسوجہ سے آنسو میرے جاری ہین یہ سنکر اون زوجۂ آنحضرت نے حکم دیا کہ کھانا اور پانی سبکے لیے لائین اسلیے کہ کھانا
کھا کے قوت رونے پر زیادہ ہو پس چند اسقدر دوا جسکے لیئے لائے کہ ماتم آنحضرت مین ونسے اعانت ملے اونھون نے
جب دیکھا کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا فلان شخص نے ہدیہ آپکو بھیجا ہے کہ اس سے گریہ وزاری ماتم آنحضرت مین کچھ
مدد ملے اونھون نے کہا یہ کچھ شادی کا نہین ہے مین انہین کیا کرون اور حکم دیا کہ گھر سے انکو نکالدو جب گھر سے
نکالدیا غائب ہو گئے اور کچھ نشان بھی نہ پایا۔ یہ واقعہ جانسوز شہادت روز جمعہ یا شنبہ دسوین محرم سنہ ۶۱ھ
کو واقع ہوا اور عمر شریف آنحضرت اوسوقت ستاون سال کی تھی و بروایت دیگر اٹھاون سال عمر شریف
آنحضرت سے گذرے تھے ہو سکتا ہے کہ سال ناتمام کو پورا سال حساب کیا ہو و بروایت دیگر چھیالیس و پچپن
سال کی عمر شریف لکھی ہے اور ریش مبارک آنحضرت کی اثر خضاب وسمہ کا تھا۔ تعداد شہداے اہلبیت مین
اختلاف ہے اکثر دن نے ستائیس شہدا کو لکھا ہے سات شخص اولاد عقیل و مسلم سے کہ پہلے شہید ہوئے جعفر و
عبدالرحمن پسران عقیل و محمد و عبداللہ پسران مسلم و جعفر پسر محمد بن عقیل و محمد پسر ابو سعید بن عقیل اور بعضون
نے عون و محمد پسران عقیل کو زیادہ کیا ہے اور تین شخص اولاد جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے محمد و عون و عبداللہ پسران
عبداللہ بن جعفر اور نو شخص فرزندان جناب امیر سے جناب سید الشہداء و حضرت عباس و عمر و عثمان
و جعفر و ابراہیم و عبداللہ اصغر و محمد اصغر و محمد فرزند حضرت عباسؑ۔ اور ابو بکر فرزند جناب امیرؑ کے شہید
ہونے مین اختلاف ہے اور چار شخص فرزندان امام حسنؑ سے ابو بکر و عبداللہ و قاسم و بشر اور بعضون
نے بجاے بشر عمر کہا ہے اور فرزندان امام حسینؑ سے جو مشہور علی اکبر ہین اور عبداللہ کہ امام حسینؑ کی
گود مین شہید ہوئے اور بعضون نے ابراہیم و محمد و حمزہ و علی و جعفر و عمر و زید کو لکھا ہے۔ ابو الفرج اصفہانی
کتاب مقاتل الطالبین مین لکھتا ہے کہ جو کچھ معلوم ہے شہادت شہداے معرکۂ کربلا سے وہ یہ ہے کہ فرزندان
ابو طالبؑ سے بائیس شخص تھے اور ابن نما رحمہ اللہ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سترہ شخص فرزندان
فاطمہ بنت اسد سے اوس صحرا مین شہید ہوئے اور زیارت ناحیہ مقدسہ مین فرزندان امام حسینؑ سے علی و
عبداللہ کا ذکر ہے اور فرزندان جناب امیرؑ سے عبداللہ و عباس و جعفر و عثمان و محمد اور فرزندان
امام حسینؑ سے ابو بکر و عبداللہ و قاسم اور فرزندان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے عون و محمد اور فرزندان عقیلؑ سے

احوالِ شہداے کربلا

جعفر و عبدالرحمن اور فرزندان مسلم سے عبداللہ و ابی عبداللہ و محمد بن ابو سعید بن عقیل کا ذکر ہو یہ اٹھارہ
شخص ہوتے ہیں اور چار شخص اوس زیارت میں باسم مذکور ہیں۔ شیخ طوسی رحمہ نے مصباح میں عبداللہ
بن سنان سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا میں بروز عاشورا خدمت جناب صادقؑ میں گیا میں نے دیکھا کہ
رنگ مبارک آنحضرت متغیر ہو گیا ہے اور آثار حزن و اندوہ چہرۂ شریف سے ظاہر ہیں اور مانند مروارید اشک
دیدہ ہائے مبارک سے جاری ہیں میں نے کہا یا ابن رسول اللہ ہرگز آپکی آنکھیں گریاں نہوں آپکا سبب گریہ
کیا ہے حضرت نے فرمایا مگر تو غافل ہے کہ آج کا دن کونسا دن ہے مگر تو نہیں جانتا کہ آج کے روز میرے جد بزرگوار
امام حسینؑ شہید ہوگئے ہیں میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اس دن کے روزہ رکھنے میں آپ کیا فرماتے ہیں
حضرت نے فرمایا روزہ بغیر نیت رکھو نہ از روئے شماتت اور دن کو افطار کرو اور تمام روز روزہ نہ رکھو جب ایک
ساعت عصر کے ایک گھونٹ پانی سے افطار کرو کہ اس روز اسوقت لڑائی آل رسولؐ سے ختم ہو چکی تھی اور تیس
شخص اولاد رسول اور اونکے آزاد کردہ میں سے زمین پر پڑے تھے کہ ہر ایک انمیں سے اگر حیات حضرت رسولؐ
میں فوت ہوتا حضرت رسولؐ اونکی ماتم داری کرتے یہ فرمائے حضرت اسقدر روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے
تر ہو گئی پھر فرمایا خدا نے نور کو بروز جمعہ پہلی تاریخ ماہ مبارک رمضان کو پیدا کیا اور ظلمت کو بروز چہارشنبہ
دسویں کو پیدا کیا اور اوس روز امام حسینؑ شہید ہوئے۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے بلکہ اور راویوں نے بھی روایت
کی ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے عمر بن سعد ملعون نے سرہائے شہدائے کربلا قبائل عرب کو تقسیم کیے اور سرہائے محترم
اوسی روز کوفہ روانہ کیے اور آپ دوسرے دن تک وہاں رہا اور اپنی فوج کے کشتگان نجس کو دفن کیا اور اجسام
مطہرۂ شہداء کو اوسیطرح خاک و خون میں غلطان چھوڑ دیا جب وہ اشقیا میدان کربلا سے چلے گئے اہل غاضریہ
قبیلہ بنی اسد سے آئے اور اون جسدہائے مطہر و بدنہائے مکرم پر نماز پڑھ کے دفن کر دیا اور جسد مطہر معنبر جناب
امام حسینؑ کو اس مقام شریف میں جہاں بالفعل ضریح مقدس ہے دفن کیا اور علی بن الحسینؑ یعنے علی اکبر کو پائین پائے
آنسرورؐ دفن کیا اور جمیع شہدا کو پائین پائے علی اکبر ایک جگہ دفن کر دیا اور حضرت عباسؑ کو نزدیک فرات
اوسی جگہ جہاں شہید ہوئے تھے دفن کیا بحسب ظاہر اسیطرح واقع ہوا لیکن فی الواقع امام کو بغیر امام دوسرا
دفن نہیں کرتا پس امام زین العابدینؑ باعجاز امامت آئے اور جسد مطہر پدر بزرگوار بلکہ جمیع شہدا کو دفن کیا ابن
شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ اہل غاضریہ کہتے تھے جب ہم نے چاہا جا کر شہدا کو دفن کریں اونکی قبریں کھدی ہوئی
اور بنی بنائیں دیکھیں اور مرغان سفید اون قبروں پاس اوڑتے ہوئے ہمنے دیکھے۔ امام رضاؑ سے منقول ہے
کہ امام زین العابدینؑ مخفی تشریف لائے اور اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھ کے جسد مطہر آنحضرت کو دفن کر دیا
اور واپس تشریف لے گئے مؤلف فرماتے ہیں اے شیعیان نیکوکار و مؤمنین دیندار واضح ہو کہ کوئی واقعہ

اس واقعہ سے زیادہ عظیم اور کوئی مصیبت اس مصیبت سے زیادہ ترسیم ابتداے عالم سے تا انقضاے نبی آدم نہوئی اور نہوگی۔ لازم ہی کہ وقوع امور مذکور باعث مزید اعتقاد شیعیان و محبان اہلبیت ہوں اسلیے کہ دنیا میں جسکا مرتبہ حق سبحانہ تعالی کے نزدیک عظیم تر ہی بلا و مصیبت اوسکی بیشتر ہو۔ دوستان خدا اس شدائد و مصائب کے امیدوار رہتے ہیں اور ہمیشہ خداوند عالم سے بدعا تضرع مرتبہ شہادت مدارج طلب کرتے ہیں جو دوست خدا ہیں اور جنھون نے اپنے معبود کو پہچانا ہی وہ اپنا سر راہ خدا میں دینا سعادت عظمی جانتے ہیں لقمہاے دنیا اونکے نزدیک راحت ہی اور رضاے محبوب جسمین ہو وہ اونکا منتہاے لذت ہی بہت پیغمبرون کا پوست سر کھینچا اور بد ترین سیاست اونکو شہید کیا۔ احادیث معتبرہ مین وارد ہی کہ اکثر پیغمبرون نے اپنی قوم سے ذلت و آزارہاے عظیم پائے اور خداوند عالم نے پیغمبر آخر الزمان کی کرامت کے لیے وہ آزار و مصائب اونکے اہلبیت پر مقرر کیے کہ آنحضرت اور اونکے اہلبیتؑ کے یہ مصائب موجب ارتفاع درجات ہوں اگر یہ حضرات وقت نزول بلا اوسکے دفع ہونے کی خدا سے دعا کرتے حق تعالی دعا انکی قبول کرتا اگر دعا کرتے کہ آسمان زمین پر آجائے اور سرنگون ہو بیشک ایسا ہی ہوتا و لیکن بقضاے حق تعالی راضی تھے اور خواہان سعادت شہادت تھے ہرچند افواج ملائکہ و قوم جن نصرت امام حسینؑ کو آئے مگر حضرت نے اونکی نصرت قبول نہ فرمائی تمیع پیغمبران و اوصیا آرزوے منزلت آنحضرت کرتے تھے اور حضرت اپنی شہادت اور راہ خدا مین شہید ہونے سے خوش تھے اور وہ کلمات جو بظاہر فرماتے تھے واسطے اتمام حجت کے کفار سے تھے جیسا کہ احادیث سابقہ سے ظاہر ہوچکا اور وہ جماعت جو بخدمت آنحضرتؐ تھی اور ایک رشحہ دریاے معرفت علم ربانی سے انکو پہونچا تھا بشوق شہید ہوتے اور الم تیر و نیزہ و شمشیر سے مطلق پروا نرکھتے تھے امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ خداوند عالم مومن کو ہر طرح کی بلا مین مبتلا کرتا ہی اور بلا نہین ہی مگر مومن کے لیے۔ اور مرتبہ مومن کا یہ ہی کہ کوری و شقاوت آخرت سے خدا اوسے نجات دیتا ہی پس فرمایا کہ امام حسینؑ صحراے کربلا مین اپنے شہدا کو برابر لٹاتے اور فرماتے تھے ہمارے شہید شہداے پیغمبران خدا و اولاد پیغمبران خدا ہین۔ دوسری حدیث معتبر مین فرمایا کہ امام حسینؑ نے بروز شہادت اپنے اصحاب سے کہا کہ رسول خداؐ نے مجھسے فرمایا اے فرزند گرامی بہت جلد تجھے بجانب عراق اوس زمین پر لیجائیں جہان پیغمبران و اوصیا آپس مین ملاقات کرتے ہین اور اوس زمین کا عمورا نام ہی اور تو اوس زمین پر مع اصحاب کرام جنکو الم جراحت آہن نہ معلوم ہوگا شہید ہوگے پس یہ آیہ تلاوت فرمایا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم اے حسینؑ تمپر اور تمھارے اصحاب پر آتش حرب برد و سلامت ہوگی امام حسینؑ نے فرمایا تمھین بشارت ہو کہ ہم اور تم اپنے پیغمبر پاس جاتے اور آنحضرتؐ پاس رہینگے جب تک خدا چاہے پس پہلے جو شخص رجعت مین لوٹیگا اور قبر سے باہر آئیگا وہ مین ہونگا اور میرا رجعت مین آنا مثل تشریف آوری جناب امیرؑ ہوگا

قائم آل محمد ظاہر ہونگے جنکے پاس ایک گروہ آسمان سے حاضر ہوگا کہ اوس سے پہلے وہ زمین پر نہ آئے ہونگے اور جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و لشکرہائے ملائکہ و محمد رسول اللہ و علی ابن ابی طالب امام حسن مع جمیع ائمہ کہ وہ سب اسپان ابلق نور پر سوار ہونگے اور کوئی مخلوق اونکے پہلے اون اسپان نور پر سوار نہوئی ہوگی تشریف لائینگے۔ بعد اسکے رسول خدا اپنے علم کو حرکت دیکے قائم آل محمد کے دست مبارک مین دینگے اور اپنی تلوار بھی اونکو دینگے اس حال پر ایک مدت تک ہم زمین پر رہینگے اور خداوند عالم مسجد کوفہ سے ایک چشمہ آب و چشمہ روغن و چشمہ شیر جاری کریگا پس جناب امیر رسول خدا کی تلوار مجھے دیکے بجانب زمین مشرق و مغرب روانہ کرینگے کہ مین ہر دشمن خدا کو قتل کرون اور سب بتون کو جلادون یہانتک کہ جمیع بلاد ہندوستان کو فتح کرون حضرت دانیال و یوشع زندہ ہوکے جناب امیر پاس آئین اور کہینگے خدا و رسول نے سچ کہا پھر امیر المومنین انکو مع ستر آدمیون کے بصرہ کی جانب روانہ کرینگے کہ جاکر مخالفین بصرہ کو قتل کرین اور ایک لشکر بجانب بلاد روم روانہ کرینگے کہ اوس تمام ملک کو فتح کرین پھر مین ہر حیوان حرام گوشت کو مار ڈالونگا یہانتک کہ زمین پر بجز طیب و طاہر و پاکیزہ اور کوئی باقی نہ رہیگا۔ یہود و نصاری و جمیع مذاہب کو بجانب اسلام دعوت کرونگا اور انکو اسلام قبول کرنے یا قتل ہونے پر اختیار دیدونگا جو کوئی اسلام قبول کریگا اوسکے ہمراہ احسان کرونگا اور جو کوئی اسلام قبول نکریگا اوسے قتل کرونگا۔ اور جو ہمارے شیعون مین سے زمین پر ہوگا خدا اوسکے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیگا کہ وہ فرشتہ خاک اوسکے چہرہ سے پاک کرے اور اوسے اوسکی ازواج و منازل بہشت مین دکھاوے اور زمین پر کوئی اندھا بہرا و کسیطرح کا مبتلائے عوارض باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ ہم اہلبیت کی برکت سے وہ شفا پائیگا اور برکتہائے خداوند عالم اس درجہ زمین پر نازل ہون کہ درختان دنیا مین اسقدر پھل لگین کہ شاخین اون درختون کی پھلون کے بوجھ سے ٹوٹ جائین اور ایسی کثرت ہو کہ میوہ ہائے زمستان تابستان مین اور میوہ ہائے تابستان زمستان مین لوگ کھائین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی اگر اہل شہر ایمان لائین اور پرہیزگاری کرین تحقیق کہ فراوان کرینگے ہم برکتین زمین و آسمان کی ولیکن اونھون نے جھٹلایا پس ہمنے اونکا مواخذہ کیا بمقابل اونکے کردارہائے بد کے بعد اسکے حضرت نے فرمایا خداوند عالم ہمارے شیعون کو ایسی چند کرامتین بخشیگا کہ اونپر کوئی چیز زمین کی مخفی نرہیگی یہانتک کہ اگر کوئی اپنے گھر کی خبر چاہے زمین اوسکے گھر کی خبر اوسکو پہونچائیگی۔ واضح ہو کہ یہ محنتہائے دنیا انکے لیے موجب مزید عزت آخرت ہے اور دوست خدا ان بلاؤن سے ذلیل نہین ہوتے اور وہ لوگ جنھون نے انکو ذلیل کیا اونکے نام زمین پر بجز لعن و نفرین مذکور نہین ہوتے اونکی نسلین منقطع ہوگئین اور نشان تک اونکی قبرون کا باقی

نہیں اور خداوند عالم نے شہدا کے نام بلند کیے ہیں اور انکے علوم و کمالات نے عالم کو گھیر لیا ہے دوست و دشمن
نماز اور غیر نماز میں انپر درود و صلوٰۃ بھیجتے اور انکی شفاعت سے بدرگاہ خداوند حاجت طلب کرتے ہیں
منبروں پر انکے فضائل و مناقب ذکر ہوتے ہیں درہم و دینار کو سلاطین ان بزرگواروں کے ناموں سے نامی
مزین کرتے ہیں پادشاہان زمین برغبت از روے اخلاص اپنی پیشانیاں ان شہدائے عالیشان کے آستان پر
ملتے ہیں ہزارہا بندگان خدا برکت صلوات و درود بخشے جاتے ہیں اور ہزاروں زوار کی برکت زیارت مغفرت
ہوتی ہے اور ہزاروں برکت لعن دشمنان اہلبیت مستحق بہشت ہوتے ہیں اور ہزاروں برکت گریہ و زاری حزن و اندوہ
مصائب اہلبیت اپنے صحیفہ گناہ کو لوث گناہ سے دھو ڈالتے ہیں اور ہزاروں برکت اعتقاد شہدائے اہلبیت علیہم السلام
معرفت و یقین ہو بخشتے ہیں اور ہزاروں برکت روایت و اخبار و نشر آثار ائمہ اطہار بسعادت ابدی فائز
ہوتے ہیں اور ہزاروں بمتابعت احادیث و اقتدائے سنت بمکارم اخلاق و محاسن آداب آراستہ ہوتے
ہیں اور ہزاروں کور باطن و ظاہر انکے روضات مقدسہ میں شفا پاتے ہیں اور ہزاروں مبتلائے بلاہائے جسمانی
و روحانی دار الشفائے روضات رفیعہ و علوم منیعہ اہلبیت رسالت سے صحت پاتے ہیں جو لوگ کچھ بھی بصیرت
رکھتے ہیں مشاہدہ جلال بزرگواران بارگاہ ذوالجلال سے بیہوش ہو جاتے ہیں اور قرب معنوی جو بعنایت الٰہی
خداوند رحمن سے ہر ساعت فیضہائے نامتناہی پاتے ہیں خداوند عالم انکی بزرگی و جلالت و عظمت و شوکت
بروز قیامت و رجعت میں جمیع عالم پر ظاہر کرے گا پس کونسی جلالت و عظمت اس سے عظیم تر اور کونسی منزلت
اس سے بیشتر ہو سکتی ہے اور کونسی اذیت و ذلت اس جلال و عظمت کو دفع کر سکتی ہے و لیکن جو شبہ بعض لوگوں
کے دلوں میں خطور کرتا ہے کہ آنحضرت باوجودیکہ جانتے تھے شہید ہو جائیں گے پھر کیوں کربلا کی طرف اپنے ہمراہ
اہلبیت کو لے گئے اس شبہ کے بہت جواب ہیں مجمل جواب یہ ہے کہ احوال پیشوایان دین کو مطابق اپنے حال
کے قیاس نہ کرنا چاہیے انکی تکالیف اور تکلیف ہے اگر وہ لوگ جو اسرار قضا و قدر حق سبحانہ تعالیٰ پر مطلع ہیں فی
تکلیف مثل ہماری تکلیف کے ہوتی اور امور قضا و قدر کا دفعیہ جسپر مطلع ہیں اپنے سے کرلیتے اور سو وقت کے
قضا و قدر کا نفاذ انپر لازم نہ آتا اور کسی بلا میں مبتلا نہ ہوتے اور جمیع امور موافق انکی خواہش کے واقع ہوتے
یہ بات خلاف مصلحت و حکمت حق تعالیٰ ہے پس ضرور ہوا کہ یہ حضرات بعلم واقع مکلف نہوں اور تکالیف ظاہر
میں جمیع خلائق کے شریک ہیں جس طرح طہارت و نجاست و ایمان و کفر میں بظاہر مکلف تھے اگر بعلم واقع مکلف ہوتے
چاہیے تھا کسی سے معاشرت و مصاحبت نکرتے اور سب چیزوں کو نجس جانتے اور حکم کفر اکثروں پر کرتے
پس اگر ایسا ہوتا تو پھر جناب رسول خدا اپنی دختر عثمان کو نہ دیتے اور عائشہ و حفصہ سے نکاح نکرتے
جب یہ ثابت ہو گیا پھر امام حسین بھی بظاہر مکلف تھے کہ باوجود قلت اعوان و انصار و اتفاق کفار سے

جہاد کرین اور باوجودیکہ پچاس ہزار لوگون سے زیادہ بیعت کرنے اور بارہ ہزار سے زیادہ خطوط کوفیان ہوتا کی طرف سے آنے پر اگر حضرت انکار کرتے اور انکی التماس قبول نکرتے بظاہر اون اشقیا کی حجت حضرت پر تمام ہوتی اور حجت الہی انپر تمام نہو سکتی جواب دیگر آنکہ جسوقت حضرت کا تجانا مفید ہوتا اگر آنحضرت اگر نجاتے شہید نہوتے اور فی الواقع ایسا نہ تھا اسلیے کہ یزید لعین نے بہت لوگون کو بھیجا تھا کہ حضرت کو مکہ مین گرفتار کرین اور یزید پاس بھیجدین یا قتل کر ڈالین چنانچہ مکرر حضرت خود فرماتے تھے کہ جب چاہا مجھے قتل کرین مین وہان سے روانہ ہو گیا ہر چند محمد بن حنفیہ نے اوس سفر سے منع کیا حضرت نے فرمایا ای برادر اگر مین کسی جانور کے سوراخ مین چھپا ہون بیشک بنی امیہ مجھے وہان سے بھی نکال کے قتل کرینگے بعض کتب معتبرہ مین منقول ہے کہ یزید پلید نے لشکر کثیر ہمراہ عمرو بن سعد بن عاص بھیجا اور اوسے بحکومت حاجیان مکہ مقرر کر کے روانہ کیا جس حیلہ سے ممکن ہو امام حسین کو قید کرے یا قتل کر ڈالے اور تیس اکابر بنی امیہ کو اوس شقی نے اس کام کے اہتمام کو اوس سال حج کے لیے بھیجا اسوجہ سے حضرت نے احرام حج کو عمرہ سے بدل دیا اور قبل تمام حج روانۂ عراق ہوگئے اور زمانۂ معاویہ مین کہ مصلحتاً وہ ظاہری کی وجہ سے وہ رعایت کرتا تھا اور بیادرت بقتل و ذلت نکر سکتا تھا حضرت نے کوفیون کی التماس قبول نہ کی تھی اور صبر کیا تھا پس جبکہ حضرت کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہر حال مین قتل ہونا ہے اگر اس حالت مین جہاد راہ خدا مین شہید ہونا اور ذلت اسیری اہل حرم گوارا کرنا اختیار کیا محل اعتراض نہین ہو سکتا جواب دیگر آنکہ جب حق سبحانہ تعالی مصلحت اپنے دین کے ظاہر کرنے مین جانتا ہے پیغمبرون اور اونکے اوصیا کو خطرات عظیمہ مین مداخلت کرنے کی تکلیف دیتا ہے جیسے حضرت نوح ع کو تنِ تنہا ہزارون لوگون پر مبعوث کیا اور موسی و ہارون کو فرعون پاس دعوت اسلام کو بھیجا اور رسول خدا کو تکلیف تبلیغ رسالت دی اگر انکی مصلحتاً شرارت اعداسے حفاظت کی تو اور بہت پیغمبرون کو اتمام حجت کے لیے چھوڑ دیا کہ بانواع سیاست اون لعین اشقیا نے شہید کر ڈالا اگر درحقیقت بنظر تامل خیال کیا جائے تو جناب امام حسین نے اپنی جان عزیز فدائے دین جد بزرگوار کر ڈالی اس لیے کہ اگر یزید پلید سے حضرت صلح کر لیتے اور اوسکے افعال قبیحہ کا تدارک نکرتے تھوڑے ہی دنون مین شرائع دین و اصول و فروع ملت سید المرسلین تباہ و برباد ہو جاتے اسلیے کہ معاویہ نے اپنے زمانۂ حکومت مین بقدر اخفائے احادیث نبوی مین اہتمام کیا تھا کہ بہت کم احادیث صحیحہ باقی رہ گئی تھین اور یہ قلیل احادیث بھی تھوڑے ہی دنون مین برطرف ہو جاتین اور قبائح اعمال و افعال اشقیائے بیدین لوگون کی نظرون مین مستحسن اور حق معلوم ہوتے اور کفر علانیہ ہو جاتا پس بسبب شہادت آنحضرت کچھ کچھ خواب غفلت سے لوگ بیدار ہوئے اور قبائح و عقائد و اعمال انکی ظاہر ہوئے

سمجھے اور صاحبان خروج مثل مختار وغیرہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور ارکان دولت بنی امیہ کو انھون نے متزلزل کر دیا اور وہی باعث انقراض و استیصال ارباب بدع و ضلال ہوا پس واخر دولت بنی امیہ و اوائل سلطنت بنی عباس مین اسوجہ سے کہ مخالفین چندان قوت نرکھتے تھے ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین نے علوم کو درمیان خلق منتشر کر کے بدعت و ضلالت ارباب ظلم و عدوان کو ظاہر کر دیا لہذا بمشاہدہ علوم و معجزات حضرات ائمہ علیہم السلام فرقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ کو اطراف عالم مین ترقی ہوئی اور دین حق امامیہ ظاہر ہو گیا اور حجت جمیع عالم پر تمام ہوئی اور تا حال بحمد اللہ جمیع بلاد و مقامات عالم مین شیعیان جید کہ آثار اہلبیت طاہرین ماشاء اللہ موجود ہین اور انکی کتابین در شرائع اور مذہب جمیع مذاہب سے مضبوط و مستحکم اور انکے علما و فضلا تمام مذہبون کے عالمون فاضلون سے بفضلہ تعالی بیشتر اور زیادہ ہین اگر بچشم انصاف دیکھا جائے تو یہ سب برکت شہادت سید الشہدا ہے فدا ہوا ذریت جان میری اور سب شیعون کی جواب دیگر جو اوپر آیا ہے کہ بعد ثبوت عصمت امامت حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پر اعتراض کرنا جو کچھ اونسے صادر ہو محض جہل و خطا ہے اور در حقیقت ائمہ معصومین پر اعتراض کرنا خدا پر اعتراض کرنا ہے جو کچھ اون حضرات نے کیا سب بحکم خدا کیا چنانچہ کلینی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حریز نے خدمت بابرکت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی ہین آپ پر فدا ہون کسقدر آپ حضرات کی عمر کم ہوتی ہے اور مرگ آپ اہلبیت کی کسقدر نزدیک ہے باوجودیکہ آپ سے لوگون کو بڑی احتیاج رہتی ہے جناب صادق نے فرمایا ہم مین سے ہر ایک پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے کہ جو کچھ مدت حیات مین کرنا چاہیے اوس صحیفہ مین ہے اور جب احکام مندرجہ صحیفہ ختم ہو جاتے ہین وہ صحیفہ جانتا ہے کہ اب اوسکی جانب سفر آخرت باقی رہا ہے پس اوسوقت جناب رسول خدا تشریف لاتے اور اوسکو خبر وفات دیتے اور قدر و منزلت اون اپنے فرزند کی جو خدا کے نزدیک ہے مشاہدہ کرا دیتے ہین جب امام حسین نے اپنے صحیفہ پر عمل کیا ہنوز احکام صحیفہ تمام نہوے تھے کہ جناب رسول خدا نے خبر شہادت دی اور حکم جہاد کا فرمایا جب آنحضرت مشغول جہاد ہوئے ملائکہ نے بارگاہ کبریا مین استدعائے نصرت کی جب رخصت ملی اور زمین پر وہ فرشتے پہونچے امام حسین شہید ہو چکے تھے پس حق تعالی نے اونھین حکم دیا کہ قبر شریف امام حسین پاس رہو اور اونکے مصائب پر گریہ و زاری کرو یہانتک کہ امام حسین رجعت مین پھر دنیا مین واپس آئین اوسوقت اونکی نصرت کرو اور وہ اپنا خون طلب کرین یہ اوس صحیفہ مین درج تھا اور ہنوز تعمیل اوسکی نہین ہوئی ہے اور بروایت دیگر جبرئیل وقت وفات رسول جلیل ایک وصیت نامہ لائے اور بارہ مہرین اوسپر لگی تھین کہ ہر امام اپنی مہر اوٹھائے اور جو کچھ اوس مہر کے نیچے نوشتہ ہے اپنے ایام حیات مین اوسپر عمل کرین مولف فرماتے ہین اس مقام پر سخن طولانی ہین مگر ارباب فطانت و ذکاوت کے لیے جو کچھ مذکور ہوا کافی ہے واللہ الموفق فصل بندرھوین بیان اون وقائع جانگداز و مصائب جانکاہ کا

جواب اعتراض بر جنگ نکردن امام حسن و جہاد امام حسین

جو بعد شہادت شہداء تا مراجعت بقیہ عترت طاہرہ بجانب مدینہ طیبہ واقع ہوا شیخ مفید و سید ابن طاؤس رح
وغیرہ نے اس واقعہ جانسوز کی اسطرح روایت کی ہے کہ جب سرہاے مقدس سروران جہان برگزیدگان اہل زمین و
آسمان نیزوں پر نصب کیئے گئے اسوقت خروش و تلاطم زمین و زمان اور شور و فغان ملائکہ آسمان بلند ہوا
امام زین العابدینؑ کو طوق و زنجیر پہنائی اور موافق مشہور تین صاحبزادے حضرت امام حسنؑ کے کمسن تھے
اور شہید نہیں ہوئے تھے ہمراہ کر دیئے حسن مثنیٰ و زید و عمرو۔ پردگیان سرادق عصمت و مخدرات اہلبیت رسالت
کو شتران بے جہاز پر سوار کیا۔ عمر بن سعد لعین نے اول مقربان بارگاہ رب العالمین کو ہمراہ شمر ذی الجوشن
و قیس بن اشعث و عمرو بن الحجاج علیہم اللعنہ روانہ کوفہ کیا و بروایت دیگر امام حسینؑ کا سر مبارک خولی لعین
و حمید بن مسلم کو دیا اور سرہاے جمیع شہداء ہمراہ شمر ولد الزنا روانہ کیئے جب مقتل میں پہونچے اور اہلبیت
رسالت کی نظر بدنہاے طیب و اعضاہاے بریدہ پر پڑی جو درمیان خاک و خون پڑے تھے شور و فغان بلند
کیا اور سیلاب اشک دیدہاے حرم سے جاری ہوا اور جب انکی نظر درمیان شہداء جسد مطہر سید الشہداؑ
پر پڑی صداے شیون بلند کی اور اونٹوں سے بیتاب ہوکے اپنے آپ کو زمین پر گرادیا اور گریہ و نوحہ سے
ساکنان ملاء اعلیٰ کو رلادیا اور دلہاے حاضرین کو آتش حسرت سے جلا دیا حضرت زینبؑ نے فریاد کی
کہ وا محمداہ یہ حسینؑ آپ کا برگزیدہ و فرزند پسندیدہ با اعضاے بریدہ بخاک و خون غلطیدہ ہے اسکا
سر از قفا بریدہ ہے عمامہ و ردا خاک کربلا پر پڑا ہے اور اونکا چہرہ نورانی خون سے سرخ ہو گیا ہے اونکی
ریش مطہر کا خون سے خضاب ہوا ہے ہم آپ کی اولاد ہیں و بہنیں قیدی بنا کے لیئے جاتے ہیں آپ کی دختروں
کو مثل کنیزوں کے اسیر کر لیا ہے انکی حرمت کی مطلق ہمارے حق میں رعایت نہ کی ہمارے خیمے آگ سے جلا کے
اسباب ہمارا لوٹ لیا پھر اپنی مادر گرامی فاطمہؑ زہرا سے خطاب کیا اور شکایت حال شہداے کربلا و اسیران
محنت و ابتلا سے وحشیان صحرا و ماہیان دریا کو آتش حسرت سے کباب کر ڈالا۔ پھر جسد مطہر امام حسینؑ کیطرف
دیکھ کے با جگر بریان و لب خون فشان کہا اے فرزند محمد مصطفیٰؐ اے جگر گوشہ علی مرتضیٰؑ اے نور دیدہ
فاطمہ زہراؑ اے پارہ تن خدیجہ کبریٰؑ اے شہید آل عباء اے پیشواے اہل محنت و بلا میں آپ پر سے فدا
ہو جاؤں سکینہ دختر سید الشہداءؑ دوڑ کے اپنے پدر بزرگوار کے جسد منور سے لپٹ گئیں اپنا منہ
بدن مبارک پدر پر ملتی اور نالہ و زاری کرتی تھیں یہانتک کہ جمیع حاضرین دوست و دشمن سبکو رلادیا
اور کثرت رقت سے خود بیہوش ہو گئیں آخرکار اون معصومہ سوگوار کو بجبر جسد مطہر امام ابرار سے جدا کیا بسند معتبر
امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ فرمایا جب صحراے کربلا میں میرے پدر عالی مقدار اور عموہاے نامدار و برادران و
خویشان سعادت کردار کو اون ملاعین کفار نے شہید کیا اور انکے حرم محترم و زنان مکرم کو اونٹوں پر سوار کر کے

روانہ کوفہ ہوئے تھے جب ہم معرکۂ قتال مین پہونچے اور میری نظر شہدا پر پڑی جو درمیان خاک و خون غلطان پڑے
تھے اور کسی نے دفن نہ کیا تھا یہ ماجرا دیکھ کے مجھپر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ نزدیک تھا میری روح جسم سے
نکلجائے جب میری پھوپھی جناب زینب نے میری وہ کیفیت مشاہدہ کی فرمایا اے نور دیدۂ مستمندان اے یادگار
بزرگواران یہ کیا حالت ہے جو مین تمھاری معائنہ کررہی ہون مین نے کہا کیونکر فریاد و زاری نکرون حالانکہ
پدر بزرگوار و سید عالی مقدار کو مع عموہاے نامدار و برادران و خویشان نیکو کردار درمیان خاک و خون برہنہ
دیکھ رہا ہون اور کسی کو انکے دفن و کفن کی طرف متوجہ نہین پاتا ہون گویا وہ اشقیاے بے ایمان انکو مسلمان
نہین جانتے میری پھوپھی زینب نے فرمایا اے نور چشم اس حال کی خبر تمھارے جد و عم و پدر کو خود رسولخدا نے دی تھی
اور فرمایا تھا کہ حق تعالے ایک گروہ کو اس امت سے بھیجیگا کہ اونکے ہاتھ بخون شہدا آلودہ نہوئے ہونگے وہ
لوگ ان بدنہاے پارہ پارہ کو جمع کرکے دفن کرینگے اور ایک نشان ضریح مقدس سید الشہداؑ کا اس
صحرا مین نصب کرینگے کہ اوسکا اثر ہرگز برطرف نہوگا اور اوسکا نشان بمرور زمان محو نہوگا ہرچند کہ پیشوایان
کفر و عدوان اوسکے مٹانے مین بہت کچھ کوشش و سامان کرین اوسی قدر ظہور قبر منور و رفعت مرقد مطہر زیادہ
ہوتی جائیگی اور یہ واقعہ اسطرح ہے کہ ام ایمن نے کہا ایک روز رسولخداؐ فاطمہ اپنی دختر کو دیکھنے تشریف لائے
اور جناب فاطمہ نے حریرہ حضرت کے لیے تیار کیا اور جناب امیرؑ ایک طبق خرما لائے اور مین شیر و مسکہ لائی
جناب رسولخداؐ و امیر المومنینؑ و حسنینؑ نے تناول فرمایا امیر المومنینؑ پانی لائے رسول خداؐ نے اپنے
ہاتھ دھوئے اور دست مبارک دمعطر روے منور پر پھیر کے از روے شادی و سرور اہلبیت کی طرف نظر
کی اوسکے بعد متوجہ آسمان ہوئے اور روبقبلہ ہوکے ہاتھ دعا کو اٹھائے پھر سجدہ کیا اور صداے گریہ
آنحضرتؐ بلند ہوئی پھر سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا مثل باران آنسو چشمہاے مبارک سے روان تھے جب
حضرت کی یہ حالت مشاہدہ کی جمیع اہلبیت کو بھی اندوہ عظیم ہوا امیر المومنینؑ و جناب فاطمہؑ نے سبب دریافت
کیا حضرتؐ نے فرمایا جسوقت مین تمھارے مجتمع ہونے سے خوش ہوا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خداے عالم
آپکی شادی و سرور پر مطلع ہوا اور نعمت آپ پر ختم کی اور اس عطیہ عظمیٰ کو آپ پر گوارا کیا اور مقرر کیا کہ آپکے
اہلبیت مع فرزندان و شیعیان ہمراہ آپ کے بہشت مین ہونگے اور آپ کے اور اونکے درمیان جدائی نہوگی
اور جو بخشش آپ کو کرامت کریگا انکو بھی عطا کریگا تاکہ آپ راضی و خوشنود ہوجائین۔ ولیکن آپ کے
اہلبیت پر بلاہاے عظیم نازل ہونگی اور اونپر مصائب بہت پڑینگے اور وہ مصیبتین اون لوگون سے پہنچین
ہونگی جو اپنے آپ کو آپکا ہم مذہب کہین گے اور دعویٰ کرینگے کہ آپ کی امت سے ہین خدا و رسول
اون لوگون سے بیزار ہین وہ لوگ آپ کے اہلبیت کو قتل کرینگے اور ہر ایک کی قبر کی جگہ ایک دوسرے سے

روایت ام ایمن

دور ہوگی اور خداوند عالم نے اسواسطے انکے لیے یہ مصائب اختیار کیے ہین کہ اوسکے سبب سے انکے درجات بلند
و رفیع ہوں ای محمد خدا کی حمد کیجیے اور اوسکے قضا پر راضی رہیے پھر جبرئیل نے کہا ای محمد آپکے برادر علی مرتضی
مغلوب امت ستمگار ہونگے یہانتک کہ بدرجۂ شہادت فائز ہوں اور یہ آپکا فرزندزادہ حسین بن علی مع
فرزندان و اہلبیت و نیکان امت نہر فرات کے کنارے اوس زمین پر جسے کربلا کہتے ہین شہید ہوگا اور اسی
سبب سے کرب و بلا آپکے دشمنوں اور آپکے ذریت کے دشمنوں پر اوس روز بہت ہوگی جسکی کرب و بلا نہ تمام
ہوگی اور جسکی حسرت تمام نہین ہوگی وہ زمین پاکترین بقعہ ہائے زمین ہے اور اوس زمین کی حرمت جمیع قطعہائے
زمین سے زیادہ تر ہے اور وہ زمین زمینہائے بہشت سے ہے جب وہ دن آئیگا جسروز آپکا فرزندزادہ اور اوسکی
اولاد و اصحاب شہید ہونگے لشکرہائے اہل کفر و لعنت و ضلالت سب طرف سے انکے شہیدوں کو گھیرینگے تمام
زمین کو لرزہ ہوگا سب پہاڑ متحرک و مضطرب ہونگے تمام دریاہائے عالم متلاطم ہو کے موجزن ہونگے سب
آسمان اور ساکنان آسمان آپکی ذریت کی ہتک حرمت ہونے اور آپکے حق کی رعایت نکرنے اور ان پر ظلم و ستم
کرنے کیوجہ سے جو امت سے صادر ہوگا غضب اور غصہ میں آکر کانپ جائینگے اور اضطراب کرینگے اور کوئی
مخلوق باقی نرہیگی جو خدا سے اجازت نصرت حسین اور اونکے اہلبیت کے لیے نمانگے کہ وہ بزرگوار بعد آپکے حجت خدا
خلق پر ہین پس خداوند عالم آسمانوں اور زمین پہاڑوں اور دریاؤں کو اور جو کچھ اون میں ہے حکم کریگا کہ میں وہ
پادشاہ خداوند قادر ہوں کہ کوئی بھاگنے والا میرے ہاتھ سے بھاگ نہین جاسکتا اور کوئی منع کرنے والا مجھے عاجز
نہین کرسکتا جس سے جسوقت چاہوں انتقام لے سکتا ہوں میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے
پیغمبر اور اپنے برگزیدہ کے فرزند کو جسنے قتل کیا ہے اور اوسکے اہلبیت کی جسنے ہتک حرمت کی ہے اور اوسکی ذریت
و عترت کو قتل کیا ہے اور عہد و پیمان شکستہ کیے ستم اوسکے اہلبیت پر کیا ہے اون کافرون ظالموں پر ایسا عذاب
کرونگا کہ تمام عالم میں کسی پر ایسا عذاب نکیا ہوگا اوسوقت جو کوئی آسمانوں اور زمین پر ہوگا سب با آواز بلند
اون اشقیا پر لعن کرینگے جنھوں نے آپکی عترت پر ستم کیا اور اونکی ہتک حرمت کو حلال جانا جب وہ سعادتمند بدرجۂ
شہادت فائز ہونگے خداوند عالم اپنے دست رحمت سے اونکی قبض ارواح کریگا اور آسمان ہفتم سے ملائکہ ظرفہائے یاقوت
و زمرد آب حیات سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں میں لائینگے اور اپنے ہمراہ حلہ ہائے بہشت و خوشبوہائے بہشت بھی لائینگے
اور اون بدنہائے مطہر شہدا کو اوس پانی سے دھوئینگے اور حلوں میں کفن کرکے اوس خوشبو سے حنوط کرینگے اور
صفہائے ملائکہ اونپر نماز پڑھینگے پھر خداوند عالم ایک گروہ کو بھیجیگا کہ وہ کافران بیجا اونکو نہ پہچانینگے اور
خونہائے شہدا مین بگفتار و کردار و نیت و خاطر شریک نہوئے ہونگے وہ لوگ آکے بدنہائے مطہر شہدا کو دفن کرینگے
اور ایک نشان قبر سید الشہدا کے لیئے اوس صحرا میں نصب کرینگے کہ وہ نشان اہل حق کے لیئے موجب نجات

اور باعث رستگاری مومنین ہوگا اور ہر شبانہ روز ایک لاکھ فرشتے آسمان سے نازل ہونگے اور گرد ضریح مقدس احاطہ
کرکے درود اوس پر بھیجین گے اور خدا کی تسبیح و تنزیہ قبر اطہر پاس کرکے زائرون کے لئے طلب آمرزش کرینگے اور ان
زائرون کے نام جو آپکی امت سے بخیال تقرب بخدا و رسول خدا شہدا کی زیارت کو آتے ہین وہ ملائکہ لکھین گے
اور نامہائے پدران و قبیلہ و شہرہائے زائران شہدا بھی لکھین گے اور اون اشقیا کے نام بھی لکھین گے جنپر عذاب
و لعنت خدا واجب ہی اور وہ ستمگار نشان قبر مطہر امام ابرارؑ کو بر طرف کرنا چاہین گے اور علامت ضریح مقدس کو
محو کرنے پر مستعد ہونگے مگر خدا حافظ ہی اور وہ ایسا نکرنے دیگا بلکہ ہر روز اوس نشان قبر منور و علامت
ضریح مطہر کو زیادہ تر بلند و رفیع کریگا حضرت زینب فرماتی ہین جب میرے پدر بزرگوار امیر المومنینؑ پر ضربت
لگائی مین نے یہ حدیث اونکی خدمت مین عرض کی امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ایمن نے سچ اور صحیح کہا ہی گویا مین
دیکھ رہا ہون کہ اے زینب تم اور میری جمیع زنان اہلبیتؑ کو اس شہر مین بحالت خواری اسیر کرکے لائے ہین در حالیکہ
خائف رہو کہ لوگ تمھین اسیر کرین پس لازم ہی اوسوقت صبر کرنا اور مین قسم خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے دانہ شگافتہ کی
اور خلائق کو پیدا کیا ہی اوسوقت زمین پر کوئی دوست خدا بغیر تمھارے اور تمھارے شیعون کے نہوگا جب رسول خدا
نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی مجھے خبر دی تھی کہ شیطان اوس روز بسبب شادی و سرور ہمراہ شیاطین اور اپنے
اعوان و انصار کے پرواز کریگا اور تمام زمین پر گشت کرکے اپنے ہمراہیون سے کہیگا اے گروہ شیاطین جو کچھ فرزندان
آدم سے مین چاہتا تھا اوسپر دشمنون نے عمل کیا اور انکی ہلاکت انتہا کو پہونچادی اور انکو جہنم مین پہونچادیا ان مین
سے نجات نہین پائیگا مگر وہ شخص جو دامان لا یدع متابعت اہلبیت رسالتؑ تھامے ہوئے ہی تمکو لازم ہی کہ لوگون کو
حق اہلبیت رسالتؑ مین بشک مبتلا کرو اور اونسے اور اونکے دوستون سے عداوت کرنے پر تحریص و ترغیب
کرو کہ کفر و ضلالت خلق مین مستحکم ہوجائے اور کوئی نجات نپائے مولف فرماتے ہین اگرچہ یہ حدیث سابقا
مذکور ہو چکی تھی مگر اس مقام پر بسبب بعض مناسبت کچھ اوس مین سے نقل ہوگئی کلینی رحمہ نے بسند معتبر روایت
کی ہی کہ بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کافرون نے ارادہ کیا کہ حضرتؑ کے بدن مبارک کو پامال سم اسپان
کرین جب یہ خبر اہل بیت رسالتؑ و معدن عصمت و عفت نے سنی سب اندوہناک ہوئے پس فضہ خادمہ فاطمہ زہرا
حضرت زینبؑ کے پاس آئی اور کہا اے خاتون معظم جب سفینہ آزاد کردہ حضرت رسولؐ کی کشتی دریا مین ٹوٹ گئی
اور وہ ایک جزیرہ مین گئی اوس جزیرہ مین اوسنے ایک شیر دیکھا اوس شیر سے کہا مین سفینہ آزاد کردہ حضرت
رسولؐ ہون شیر نے جب نام آنحضرت سنا ہمہمہ کیا اور اوسے اپنے ہمراہ لیکر راستہ پر پہونچا دیا اس نواح مین
بھی ایک شیر ہی مجھے اجازت دیجیے کہ مین جاکے اوس شیر کو خبر کرون کہ ان کافرون نے ایسا ارادہ کیا ہی حضرت
زینبؑ نے اوسکو اجازت دی جب فضہ اوس شیر کے قریب پہونچی کہا اے ابو الحارث شیر نے سر اوٹھایا فضہ نے کہا

روایت سفینہ آزاد کردۂ حضرت رسولؐ

تو کچھ جانتا ہی کہ کافر چاہتے ہین جسد مطہر حضرت امام حسینؑ سے بےادبی کرین یعنی اونکا قصد ہی کہ حضرت کے
بدن شریف کو پامال سم اسپان کرین جب بشیر نے یہ کلام سنا قتل گاہ مین گیا اور حضرت کے جسد مطہر پر اپنے
ہاتھ رکھے رہا جب دوسرے روز صبح کو وہ بدبختان روسیاہ اوس قصد سے قتلگاہ کی طرف گئے اور وہ حال
دیکھا عمر سعد لعین نے کہا یہ فتنہ ہی اسکا افشا نکرو اور اوس قصد سے باز رہا سید بن طاؤسؒ وغیرہ نے
روایت کی ہی کہ جب اہلبیت رسالتؐ قریب کوفہ پہونچے بجہائے اہل کوفہ تماشا دیکھنے آئے ایک عورت نے
پوچھا تم کن اسیرون سے ہو انھون نے کہا ہم اسیران آل محمدؐ ہین جب اوس عورت نے انکو پہچانا بہت جلد کوٹھے
سے نیچے اوتری اور جو کچھ اوسکے گھر مین چادر و مقنعہ تھے وہ اونکے لیے لے گئی اور اپنے ہاتھ سے اونھین اوڑھائین
جب اہلحرم کوفہ مین داخل ہوئے اہل کوفہ نے حضرت امام زین العابدینؑ کو دیکھا کہ بہت رنجور و نحیف ہین اور
دست مبارک پس گردن بندھے ہین اور مخدرات عصمت کو شتران برہنہ پر سوار کیا ہی یہ حال دیکھکے صدائے
گریہ و نوحہ بلند کی حضرت نے بآواز ضعیف فرمایا تم ہمپر گریہ و نوحہ کرتے ہو لیکن یہ تو بتاؤ ہمین قتل کس نے کیا ہی
بشیر بن جذلم اسدی کہتا ہی کہ اوسوقت حضرت زینبؑ دختر امیر المومنینؑ نے اشارہ کیا خاموش ہو جاؤ اوس
حالت شدت و اضطراب مین اس طرح کلام کرتی تھین گویا امیر المومنینؑ کلام فرماتے ہین پس بعد ادائے حمد الٰہی
و درود و سید مختار و اہلبیتؑ اخیار و عترت اطہار فرمایا اما بعد ای اہل کوفہ ای اہل غدر و مکر و حیلہ تم ہمپر گریہ کرتے
ہو اور خود تمنے ہمکو قتل کیا ہی ابھی تمھارے ظلم سے ہمارا رونا موقوف نہین ہوا اور تمھارے ستم سے ہمارا فریاد و نالہ
ساکن نہین ہوا اور تمھاری مثال اوس عورت کی ہی جو اپنی رسی کو مضبوط بٹتی اور پھر کھول ڈالتی تھی
تمنے بھی اپنی رسن پیمان کو توڑا اور اپنے کفر کی طرف پھر گئے نہین تمھارا دعوی مگر سراسر بے اصل اور ایک
سخن باطل اور مانند خوشامد کنیزان و عیب جوئی دشمنان اور مثل تمھاری ایسی ہی جیسے گھانس گھورے پر اوگی ہو
یا قبر سیاہ تیرہ و تار پر آرائش نقرہ کار کیگئی ہو تمنے اپنے لیے آخرت مین توشہ و ذخیرہ بہت خراب بھیجا اور اپنے کو
ابد الآباد سزاوار جہنم کیا تم ہمپر گریہ و نالہ کرتے ہو حالانکہ خود تم ہی نے ہمکو قتل کیا ہی سچ ہی واللہ لازم ہی
کہ تم بہت گریہ کرو اور کم خندہ کرو تمنے عیب عار ابدی خود خرید کیا اس عار کا دھبہ کسی پانی سے تمھارے
جامے سے زائل نہوگا جگر گوشہ خاتم پیغمبران و سید جوانان بہشت کے قتل کرنے کا کس چیز سے تدارک کر سکتے
ہو تمنے اوس شخص کو قتل کیا جو تمھارے پیشواؤن کا جائے پناہ اور تمھاری حجتون کا روشن کرنے والا تھا اور
ہر مصیبت و بلا مین اوس سے پناہ چاہتے تھے دین و شریعت کو اوس سے اخذ کیا تم پر لعنت خدا ہو تمنے وہ گناہ
بکیا جس سے رحمت خدا سے ناامید ہو گئے اور گناہگار دنیا و آخرت ہو گئے مستحق غضب الٰہی ہوئے اور اپنے لیے ذلت
و خسران مول لیا تمھارے ہاتھ قطع کیے جائین ای اہل کوفہ تم جانتے ہو تمنے کس جگر گوشہ رسولؐ کو قتل کیا اور

ورود اہلبیت کوفہ مین اور خطبہ حضرت زینب

رکن ہوگیان اہلبیت رسولؐ کو بے پردہ کیا کسقدر فرزندان رسولؐ کی تمنے خونریزی کی اونکی حرمت کو ضائع کیا
تمنے ایسے بُرے کام کیے ہین جنکی تاریکیون سے زمین و آسمان گھر گیا تمکو تعجب ہی کہ آسمان سے خون برسا جو کچھ آخرت
مین تمپر ظاہر ہوگا ان آثار سے بدتر زیادہ ہوگا یاری و نصرت نہ کیے جاؤگے اس مہلت سے مغرور نہو کہ حق تعالےٰ
گنا ہگارون پر عقوبت کرنے مین تعجیل نہین کرتا اور وہ اس سے نہین ڈرتا کہ وقت انتقام گذرا جاتا ہی تمھارا پروردگار
گنہگارون کی تگھات مین ہی راوی کہتا ہی کہ قسم بخدا لوگ اس کلام فصاحت انضمام سے حیرت مین تھے اور اپنے حال پر
روتے تھے اور اپنے ہاتھون کو دانتون سے چباتے تھے ایک مرد پیر میرے پہلو مین کھڑا تھا وہ اسقدر رویا کہ اوسکی
داڑھی بھیگ گئی وہ کہتا تھا میرے پدر و مادر تمپر سے فدا ہون تمھارے ضعفا بہترین سن رسیدگان اور تمھارے جوانان بہترین
جوانان تمھاری عورتین بہترین زنان اور تمھاری اولاد بہترین اولاد ہی ہرگز تم خوار و مغلوب نہوگے اور تمھاری بزرگی
کوئی سلب اور محو نہین کرسکتا پس حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا ای پھوپھی اسقدر کافی ہی بحمد اللہ آپ عاقلہ و دانا
ہین آپ جانتی ہین کہ بعد مصیبت جزع کرنا مفید نہین۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہی کہ بعد اسکے فاطمہؑ دختر
سید الشہداءؑ نے یہ خطبہ پڑھا اور اون اشقیا پر حجت خدا تمام کی اور فرمایا مین حمد خدا کرتی ہون بعدد سنگریزہ و ریگ
بیابان اور بوزن عرش تا تحت الثریٰ ایمان بخدا رکھتی اور اوسکی وحدانیت پر گواہی دیتی ہون اور اوسی
پر مجھے توکل ہی اور اسی امر پر خدا کو گواہ کرتی ہون کہ محمد مصطفےٰؐ بندۂ خدا اور رسول اوسکا ہی اور گواہی دیتی
ہون کہ اونکے فرزندان گرامی کو لب فرات بے جرم و قصور شہید کیا خداوندا مین تجھ سے اس امر پر پناہ مانگتی
ہون کہ تجھپر تہمت کرون اور اوسکے برخلاف کہون جو کچھ تو نے اپنے پیغمبرؐ سے فرمایا کہ اپنے وصی کیواسطے
لوگون سے بیعت لے اور اونکی امت نے اوسکا حق غصب کیا اور اوسکو بیگناہ شہید کیا چنانچہ کل کے روز
اوسکے فرزند کو کربلا مین شہید کیا اور اوسکے پدر بزرگوار کو بشمشیر تیرے گھر مین شہید کرچکے تھے خاک بسر ایسے مسلمانون کے
جنھون نے اونکی حیات اور وقت وفات مین اون سے دفع ظلم نہ کیا یہانتک کہ پاک و پاکیزہ و پسندیدہ اونھون نے
تجھسے ملاقات کی اوس حال مین کہ مناقب اونکے معروف اور مذاہب اونکا دین واضح و مشہور تھا اور خوف ملامت کنندگان
سے تیری راہ رضا مین اونھون نے کچھ پروا نکی پروردگارا تو نے اونھین عالم طفلی مین اسلام کیطرف ہدایت کی اور
بزرگی مین اونکی عاقبت بخیر کی اور اونکے اطوار کو پسندیدہ کیا اور وہ ہمیشہ تیرے اور تیرے رسول کے خیرخواہ
رہے یہانتک کہ جب تجھسے ملاقات کی تارک دنیا تھے اور آخرت کی طرف راغب تھے تیری راہ مین کفار سے کیسے
کیسے جہاد کیئے تو نے اونھین برگزیدہ اور ہادی کیا اما بعد ای اہل کوفہ ای اہل غدر و مکر و تکبر و حیلہ حقتعالیٰ نے
ہم اہلبیت رسالت کو تمھارے ہاتھ مبتلا کیا ہی اور تمکو ہمسے امتحان کیا ہی اور ہماری بلاؤن کو ہمپر نعمت کیا ہی
اور ما جانا علم ہمکو دیا ہی اور فہم و ادراک ہمکو عطا کی ہی اور ہم ہی زمین خدا پر صندوق علم خدا و مخزن حکمت خدا

تسبیح عبادہ و بلاد پر ہیں اور ہمکو اپنی کرامت سے بزرگ کیا ہی اور ہمکو اپنے پیغمبرؐ کی برکت سے تمام مخلوقات
پر فضیلت دی ہی تمنے ہماری تکذیب کی اور کافر سمجھا اور ہمپر قتال کرنا حلال سمجھے اور ہمارے مال کو غارت کیا
اور ہمکو مانند اسیران ترک ودیلم کے اسیر کیا کل کے روز تمنے ہمارے پدر بزرگوار کو قتل کیا اور بسبب کینہ ہاے دیرینہ
ہر وقت ہم اہلبیت کا خون تمھاری تلوارون سے ٹپکتا رہا اور ہمارے قتل کرنے سے تمھارے دل شاد ہوے اور
بہت جلد تم اپنے جزاے اعمال کو پہونچوگے خدا ہمارے اور تمھارے درمیان حکم کریگا تم ہماری خونریزی اور ہمارے
مال لوٹ لینے سے خوش نہو یہ ہمارا موجب سعادت ہی اور خدانے ہماری بہتری اور بزرگی کے لیے یہ مصائب مقرر
کیے ہیں واے ہو تمپر تم لعنت اور عذاب خدا کے منتظر رہو کہ بہت جلد تمپر نازل ہوتا ہے اور عذاب ہاے
پے در پے آسمان سے تمپر نازل ہوکے تمکو مستاصل کرینگے اور تم دنیا مین اپنی تلوارین ایک دوسرے پر کھینچوگے اور
عقبے مین بعذاب الیم گرفتار ہوگے بعوض اسکے جو تمنے ہمپر ستم کیا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین
واے ہو تمپر نہین جانتے کہ تمنے کن ہاتھون سے نیزے مارے اور تمھارے کن لوگون نے ہمین قتل کیا کن پاؤن
سے تم ہمارے قتل کو روانہ ہوے تمھارے دل سنگین اور جگر غلیظ ہین تمھارے دلون پر مہر شقاوت کی گئی
ہے حق کیطرف سے تمھاری آنکھین اندھی اور کان بہرے ہوگئے شیطان نے تمھاری نظرون مین اعمال قبیحہ کو
زینت دی اور تمھارے دیدۂ بصیرت کے سامنے پردۂ ضلالت ڈال دیا تمپر راہ راست مسدود کردی ہلاک ہو
تم اے اہل کوفہ کن کن خونون کا حضرت رسالتؐ تمسے قصاص کرین گے اور کس کس ظلم وستم کا بدلا تمسے رسولخداؐ
لین گے اوس مکر وغدر کا جو کہ میرے جد علیؑ ابن ابی طالبؑ اور فرزندان رسولؐ سے تمنے کیا اور انھین قتل
کیا اور بعضے تمھین مین سے فخر کرنے والے نے فخر کیا کہ مین نے علیؑ اور فرزندان علیؑ کو شمشیر ہاے ہندی سے قتل کیا اور
انکی عورتون کو اسیر کیا اے فخر کرنے والے تیرے منہ مین خاک ہو تم لوگ اوس گروہ کے قتل کرنے پر فخر کرتے ہو
جنکی پروردگار نے ثنا کی ہی اور ہر شائبۂ گناہ سے پاک ومطہر کیا ہی مثل اپنے آبا واجداد کے تم بھی اے فرومایہ اپنے
افعال وکردار پر نظر کرو اور اپنی عاقبت پر روؤ تمنے ہماری جلالت وعظمت پر حسد کیا اور ہماری رفعت وکرامت
دیکھکر تمکو تاب نرہی اور آگاہ ہو کہ یہ سب فضل خدا ہی وہ جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی اور جسے خدانے اپنا نور عطا نہین
کیا وہ دنیا وآخرت مین بے نور ہی اور ان مظلومہ اور ان جگر سوختہ مبتلا کے ان سخنان جانسوز سے جوش وخروش
برپا ہوا اور ہر در ودیوار سے صداے نوحہ بلند ہوئی اور کہا اے دختر پاکان ومعصومان خاموش رہو کہ ہمارے
دلون کو تمنے جلا دیا اور ہمارے سینہ مین آتش حسرت روشن کردی اور ہمارے دلون کو کباب کیا بعد اسکے ام کلثومؑ
دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صداے گریہ وزاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمھارا حال اور
مال برا ہو اور تمھارے منہ سیاہ ہوون تمنے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا اور انکی مدد نکی اور انھین قتل کرکے

خطبۂ جناب ام کلثوم بنت جناب امیرؑ

مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور اونکے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا وا ے ہو تمپر اور لعنت ہو تمپر کیا تم نہین جانتے کہ تمنے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کس گناہ ہو ن کا اپنی پشت پر انبار لگایا اور کیسے خونہاے محترم کو بہایا دختران رسول اکرم کو نالان کیا اور کن بزرگون کے مال کو تمنے لوٹ لیا بعد حضرت رسول بہترین خلق خدا کو تمنے قتل کیا تمھارے دلون سے رحم دور ہو گیا اور تحقیق گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے اور شیطان کے مددگار ذلیل و رسوا ہونگے ہین بعد اسکے مرثیہ سید الشہدا مین چند شعر انشا فرمائے جسکے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلاہ واحسرتا بلند کیا غلغلۂ نالہ و زاری و گریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہونچتا تھا اونکی عورتین نے بال اپنے کھولدیے خاک حسرت اپنے سر پر ڈال کے اپنے منھ پر طمانچے مارتی تھین اور واویلاہ و واثبورا کہتی تھین اور ایسا ماتم برپا تھا کہ دیدۂ روزگار نے کبھی نہ دیکھا تھا بعد اسکے حضرت امام زین العابدین نے لوگون کی طرف اشارہ کر کے فرمایا خاموش رہو اور خود کھڑے ہو کے پروردگار کی حمد و ثنا ادا کی اور حضرت رسول اور اہلبیت رسول پر درود بھیج کے فرمایا ایہا الناس جو مجھے پہچانتا ہی پہچانے اور جو نہین پہچانتا ہے وہ پہچانے مین علی بن الحسین ہون مین اوس شخص کا فرزند ہون جسے بے جرم و قصور کنارہ فرات ذبح کیا مین اوس شخص کا فرزند ہون جسکی ہتک حرمت کی اور اوسکا مال لوٹ لیا اور اسکے عیال کو اسیر کیا مین اوس شخص کا فرزند ہون جسکا راہ خدا مین سر کاٹا گیا اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس مین تمکو قسم خدا کی دیتا ہون تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور اونکو فریب دیا اور اونسے عہد و پیمان کیا اور اونسے بیعت کی آخر کار اونسے جنگ کی اور دشمن کو اون پر مسلط کیا پس لعنت ہو تمپر تمنے اپنے پانوٗن سے جہنم کی راہ اختیار کی اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی تم لوگ کن آنکھون سے حضرت رسول کیطرف دیکھوگے جس روز وہ تم سے فرمائینگے کہ تمنے میری عترت کو قتل کیا اور میری ہتک حرمت کی کیا تم میری امت سے نہ تھے یہ سنکر پھر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی آپسمین ایک دوسرے سے کہتا تھا ہم لوگ ہلاک ہوے جب صدائے فغان کم ہوئی حضرت نے فرمایا خدا اوسپر رحمت کرے جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہلبیت یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت مین حضرت رسول کی پیروی لازم ہے جب حضرت کا یہ کلام سنا سبنے فریاد کی کہ یا ابن رسول اللہ ہمنے آپکا کلام سنا ہم آپکی اطاعت کرینگے ہم آپکی حرمت کو پہچانتے ہین اور آپکے خواہان خدمت ہین جو کچھ آپ فرمائیے ہم اوسکو بجا لائین جو آپ سے جنگ کرے اوس سے ہم جنگ کرین اور جو آپ سے صلح کرے اوس سے ہم صلح کرین اگر آپ کہیے آپکے ستمگارون سے آپکا طلب خون کرین حضرت نے فرمایا ہیہات ہیہات اے غدار والے مکارو اب پھر دوبارہ مین تمھارے فریب مین نہ آؤنگا اور تمھارے جھوٹ کو یقین نہ جانونگا تم چاہتے ہو مجھسے بھی وہ سلوک کرو جو میرے بزرگون سے کیا بحق خداوند آسمانہاے دوار مین تمھارے قول و قرار پر اعتماد نہین کرتا اور کیونکہ تمھارے

خطبۂ حضرت امام زین العابدین

دروغ بے فروغ کو یقین کرون حالانکہ میرے زخمہائے دل ہنوز تازہ ہین میرے پدر اور اونکے اہلبیتؑ کل کے روز تمھارے مکر سے قتل ہوے اور ہنوز مصیبت حضرت رسولؐ پدر و برادر وعترہ و اقربا مین نہین بھولا اور اب تک اون مصیبتون کی تلخی میری زبان پر ہی اور میرے سینے مین اون محنتون کی آگ بھڑک رہی ہی بعد ازان چند شعر مرثیۂ امام مظلوم و بیان شقاوت و شدت عذاب قاتلان آنحضرت مین پڑھکر خاموش ہوگئے بعض کتب معتبرہ مین مسلم گچکار سے روایت کی ہی اوسنے کہا مجھے ابن زیاد نے دار الامارۃ کی مرمت کے لیئے کوفہ مین طلب کیا اور مین مشغول گچکاری تھا ناگاہ اطراف کوفے مین صدائے شیون و فغان سنی ایک شخص میرے پاس کھڑا تھا اوس سے مین نے پوچھا یہ آواز کیسی ہی اوسنے کہا کسی نے یزید پر خروج کیا تھا ابن زیاد کا لشکر اوس سے جنگ کرنے گیا تھا آج اوسکا سر شہر مین لائے ہین مین نے پوچھا وہ کون تھا جسنے خروج کیا تھا اوسنے کہا حسین ابن علیؑ تھے یہ سنکر مین بسبب غم کے اوس شخص سے کچھ نہ کہہ سکا جب وہ باہر گیا مین نے اپنا منھ اسقدر پیٹا کہ قریب تھا اندھا ہوجاؤن بعد اسکے اپنے ہاتھ دھوکے پشت قصر سے باہر گیا اور بیرون کوفہ پہونچا مین نے دیکھا لوگ جمع ہین اور منتظر ہین ناگاہ مجھے چالیس کجاوے اور محمل دکھائی دیے مجھسے لوگون نے کہا حرم محترم حضرت سید الشہداء اور فرزندان فاطمہ زہراؑ ان محملون مین ہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ حضرت امام زین العابدینؑ شتر برہنہ پر سوار علیل و رنجور و مجروح ہین اور جسم اقدس سے خون ٹپک رہا ہی اور اپنے حزن و اندوہ کے اظہار مین اس مضمون کے چند شعر پڑھتے ہین کہ اے بدترین امت خدا تمکو خیر نہ دے تمنے ہمارے جد نامدار رسول مختارؐ کی رعایت ہمارے حق مین نہ کی روز قیامت جب ہم تم اونکے پاس حاضر ہونگے اوسوقت اونھین کیا جواب دوگے کہ ہمکو شتران برہنہ پر سوار کیا ہی اور مانند اسیرون کے لیے جاتے ہو گویا ہم کبھی تمھارے امور دینی مین شریک نہوے تھے ہمکو ناسزا کہتے ہو اور ہمارے قتل کرنے پر خوش ہوتے ہو وای ہو تمپر کیا تم نہین جانتے کہ رسول خداؐ اور سید انبیا ہمارے جد ہین اے واقعہ کربلا تونے وہ رنج میرے دل کو دیا ہی کہ ہرگز تسکین نہین ہوتی اہل کوفہ بچون پر رحم کھاکے خرمے اور روٹیان دیتے تھے ام کلثومؑ اونھین منع کرکے فرماتی تھین اے اہل کوفہ ہم اہلبیتؑ پر تصدق حرام ہی اور خرمے بچون کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینک دیتی تھین زنان کوفہ اون مقربان حضرت ذو الجلال کے حال پر گریہ کرتی تھین ام کلثومؑ نے جب اونکی صدائے گریہ سنی محمل سے آواز دی اور فرمایا اے زنان کوفہ تمھارے مردون نے ہمارے مردون کو قتل اور ہم اہلبیت کو اسیر کیا ہی پھر تم کیون روتی ہو۔ خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمھارا حاکم ہی اسی کلام صدائے شیون و زاری بلند ہوئی ناگاہ مین نے دیکھا کہ سرہائے شہدا نیزون پر نمایان ہوے اور اون سرون کے درمیان ایک سر تھا جس سے حسن و صفا و نور ہویدا تھا اور وہ سر جناب رسول خداؐ سے بہت مشابہ اور مانند ماہ تابان درخشان تھا اور اثر خضاب ریش مبارک سے ظاہر تھا جب حضرت زینبؑ نے اوس سر مطہر کو دیکھا اپنا سر چوب محمل پر ٹپکا اور فریاد کی کہ اے ماہتاب فلک امامت ظلم و ستم سے

سیاہ زرہون کے تجھے گہن لگا۔ اے خورشید سپہر خلافت اس گردش روزگار نے تیرا رخ افق غروب مین ہم سے پوشیدہ کر دیا آخر برادر مہربان فاطمہؑ اپنی یتیمہ کو بلاؤ اور اوسکی دلجوئی اور دلداری کرو اے برادر بزرگوار اپنے فرزند ماتم زدہ بیمار و نزار علیؑ ابن الحسینؑ کی خبر لو کہ اونکا جسم نحیف ظلم و جور دشمنان سے مجروح اور اونکا دل ظلم و ستم دشمنان سے مقروح ہی اس کلام سے اون معظمہ و نور دیدہ جناب فاطمہؑ کے آتش حسرت زمین سے آسمان تک شعلہ ور ہوئی اور چشم حاضرین سے اشک خونین جاری ہوئے آندھی سیاہ اوٹھی۔ شیخ ابن نما وغیرہ نے روایت کی ہی کہ عمر بن سعد لعین نے سید الشہدا کا سر منور خولی اصبحی ملعون کو دیا اور ابن زیاد ملعون پاس بھیجا خولی ملعون شب کو پہونچا اور اوسوقت اوس ولد الزنا کے قصر کا دروازہ بند تھا وہ ملعون آنحضرت کا سر مبارک اپنے مکان مین لے گیا اوس شقی ملعون کی دو بیبیان تھین ایک قبیلۂ بنی اسد سے اور دوسری بنی خضرم سے اوس ملعون نے سر مطہر کو مکان مین پوشیدہ کر دیا اور خود زن خضرمیہ پاس سویا زن خضرمیہ نے اوس سے پوچھا تو کہان سے آتا ہی اور کیا لایا ہی اوس نے کہا سر حسینؑ لایا ہون اوس عورت نے کہا وائے ہو تجھپر فرزند حضرت رسولؐ کا سر اس مکان مین لایا ہی قسم بخدا اب میرا سر تیرے بالین پر نہ آئے گا۔ یہ کہکر اوٹھی اور صحن مین آئی ناگاہ اوسکی نظر ایک نور عظیم پر پڑی کہ وہ نور حجرے سے آسمان تک ساطع تھا جب وہ اوس حجرے مین گئی اوسنے دیکھا وہ نور آنحضرتؑ کے سر منور سے ساطع ہی اور ملائکہ بصورت مرغان سفید اوس سر مقدس کے گرد جمع ہین دوسرے روز ابن زیاد منحوس ملعون نے قصر امارہ مین جلسہ کیا اور مردمان کوفہ کو حاضری کا حکم عام دیا اور حضرت سید الشہداؑ کا سر مبارک طشت مین رکھکے اوس ملعون ولد الزنا کے پاس لیگئے اور پردگیان سرادق عصمت و فرزندان حضرت رسالت کو مثل اسیرون کے اوس لعین کے سامنے لائے و بروایت حضرت امام زین العابدینؑ سنان بن انس ملعون آنحضرت کا سر مبارک اوس لعین کے پاس لایا اور چند شعر اس مضمون کے پڑھے کہ میری سپر کو طلا و نقرہ سے بھر دے کہ مین نے ایک بادشاہ بزرگ کو قتل کیا ہی اور مین نے اوس شخص کو قتل کیا ہی جو حسب نسب مین سب سے افضل تھا اور اوسکے مادر و پدر سب سے بہتر تھے ابن زیاد لعین نے برہم و غضبناک ہو کے کہا جب کہ تو جانتا تھا کہ وہ سب سے افضل ہین پھر کیون تو نے اونکو قتل کیا۔ بعد اسکے حکم دیا کہ اوس لعین کو قتل کرین اسکے بعد آنحضرت کا سر مبارک اوس بدبخت ملعون کے آگے رکھا اوس بدگہر ملعون نے تبسم کر کے اظہار شادی و سرور کیا اور چھڑی آنحضرت کے لب و دندان مبارک پر رکھتا اور کہتا تھا کیا خوب یہ لب و دندان ہین یہ حال دیکھ کے زید بن ارقم نے کہا اے پسر زیاد یہ چھڑی ان لب و دندان درخشان سے اوٹھالے مین نے مکرر دیکھا کہ حضرت رسولؐ اس مقام کے بوسے لیتے اور ان ہونٹون کو چوستے تھے یہ کہکر زید نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اوس ولد الزنا نے کہا اے دشمن خدا تو گریہ و زاری کرتا ہی خدا نے مجھے فتح دی اگر بڑھاپے سے تیرا یہ حال ضعف کا نہوتا تو مین بیشک مجھے قتل کرتا۔ زید نے کہا مین نے دیکھا ایک روز حضرت رسولؐ نے

تشریف لیجانا اہلبیتؑ کا دربار ابن زیاد ملعون مین

انکے برادر حسن کو اپنے داہنے زانو پر اونکو بائین زانو پر بٹھایا اور انکے سر پہ ہاتھ پھیر کے فرمایا خدا وندا مین انکو تیرے سپرد کرتا ہون اور تیرے شائستہ مومنون کے حوالے کرتا ہون اے پسر زیاد تو نے امانت حضرت رسولؐ کی خوب حفاظت کی یہ کہکر روتے ہوے اوس ملعون کی مجلس سے باہر آئے اور کہا اے اہل کوفہ تمپر لعنت ہو کہ فرزند فاطمہؑ کو قتل کیا اور فرزند مرجانہ کو اپنا سردار کیا جسنے ہمارے نیکون کو قتل کیا اور بدون کو اپنا مصاحب کیا جب اوس ملعون نے حضرت زینبؑ خاتون کو دیکھا کہ ایک کنارے کھڑی ہین اور کنیزین اونکے گرد احاطہ کیے ہین اوس ولدالزنا نے پوچھا یہ کون ہین ایک کنیز نے کہا یہ حضرت زینبؑ خاتون دختر حضرت فاطمہ بنت رسولؐ خدا ہین اوس ولدالزنا نے کہا مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ تمکو خدا نے رسوا کیا اور تمہارا دروغ ظاہر کر دیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین اوس خدا کا شکر کرتی ہون جسنے ہمکو بسبب اپنے پیغمبر محمد مصطفےٰؐ کے عزت دی اور ہمکو رجس و شرک و گناہ سے پاک کیا جو حق پاک کرنے کا تھا اور رسوا نہین ہوتا مگر فاسق اور دروغ نہین کہتا مگر فاجر کہ وہ اور لوگ ہین ابن زیاد نے کہا تم نے دیکھا خدا نے تمہارے برادر اور اہلبیتؑ سے کیا سلوک کیا حضرت زینبؑ نے فرمایا مین نے اونکو بہ نیکی دیکھا اور خدا نے اونکو بدرجۂ شہادت فائز کیا اور بہت جلد خدا تیرے اور اونکے درمیان حکم کریگا اور وہ تجھسے مخاصمہ کرینگے اوسوقت تجھے معلوم ہوگا کہ کون حق پر تھا اوس ملعون نے اس کلام سے خشمناک غضب آلود ہو کے حکم قتل دیا عمرو بن حریث نے کہا زنان ماتم زدہ کے کلام پر مواخذہ کرنا عقل سے بعید ہے ابن زیاد نے کہا خدا نے مجھے تمہارے برادر طاغی اور متمردان اہلبیت پر فتح دی حضرت زینبؑ نے فرمایا تو نے ہمارے بزرگ کو قتل کیا اور اہلبیت رسولؐ کی اصل و فرع کو قطع کیا و بروایت دیگر ام کلثوم نے فرمایا اے پسر زیاد اگر امام حسینؑ کے قتل سے تیری آنکھین روشن ہوئین اونکے جد بزرگوار رسول مختار کی آنکھین اونکے دیکھنے سے بہت روشن ہوتی تھین کہ ہمیشہ اونکے منہ کے بوسے لیتے تھے اور اونکے ہونٹون کو چوستے تھے اور اونکو اپنے دوش مبارک پر سوار کرتے تھے آخرت مین اونکے جواب دہی پر مہیا اور مستعد رہ اوس لعین نے حضرت امام زین العابدینؑ کیطرف دیکھکر پوچھا یہ کون ہے لوگون نے کہا یہ علی بن الحسینؑ ہین اوس ملعون نے کہا مین نے سنا ہے علی بن الحسینؑ کو خدا نے قتل کیا حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا میرا ایک برادر تھا اوسکا علی نام تھا ظالمون نے بستم اوسے قتل کیا۔ ابن زیاد نے کہا بلکہ خدا نے اونکو قتل کیا حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا وقت خواب یعنی ہنگام وفات سبکی جانین خدا قبض کرتا ہے اوس پلید لعین نے کہا تم میرے جواب دینے مین بہت جرأت رکھتے ہو پھر اپنے ملازمون سے کہا انکو بھی لیجا کے قتل کرو جب حضرت زینبؑ نے یہ سنا مضطربانہ اپنے بھتیجے سے لپٹ گئین اور فرمایا اگر تو انھین قتل کرتا ہے مجھے پہلے اونسے قتل کر امام زین العابدینؑ نے فرمایا اے پھوپھی مجھے چپ رہنے دیجیے پھر فرمایا اے پسر زیاد تو مجھے قتل کرنے پر دھمکاتا ہے کیا تو نہین جانتا کہ راہ خدا مین قتل ہونا ہماری عادت ہے اور اظہار دین مین شہید ہونا ہمارے لیے کرامت ہے بعد اسکے اوس

ملعون کے حکم سے اہلبیت رسولؐ کو قریب مسجد ایک مکان مین قید کیا حضرت زینبؑ فرماتی ہین کہ حالت اسیری
مین ایک عورت بھی زنان کوفہ سے ہمارے پاس نہ آئی مگر لونڈیان اور کنیزین دیکھنے کو آتی تھین برقی نے
محاسن مین عمر و پسر امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ کہا جب میرے جد حسینؑ مظلوم کو شہید کیا زنان
بنی ہاشم نے آنحضرتؐ کے ماتم مین موٹے کپڑے سیاہ پہنے سردی و گرمی سے مطلق پروا نہ کی حضرت امام
زین العابدینؑ اون ماتمدارون کے لیے کھانا بھیجتے تھے سید احمد بن ابی طالب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ابن زیاد
نے عمر بن سعد لعین کو طلب کر کے کہا جو نامہ مین نے قتل حسینؑ کے بارے مین تجھے لکھا تھا وہ مجھے دے عمر نے
کہا وہ نامہ گم ہو گیا ابن زیاد نے کہا تجھے ضرور ہے کہ وہ نامہ حاضر کرے تو کیا چاہتا ہے دفع طعن و تشنیع مردم کے لیے
تیرے پاس ایک عذر معقول رہے عمر سعد نے کہا مین نے کیا تجھے نصیحت نہین کی تھی کہ اونکے قتل کا درپے نہ ہو تو نے نہ سنا
اور وہ محض خیر خواہی تھی عثمان برادر ابن زیاد نے کہا یہ سچ کہتا ہے مین بھی چاہتا تھا کہ حسینؑ قتل نہ ہون اور ہم لوگ
ہمیشہ ذلیل نہ رہین عمر بن سعد نے کہا قسم بخدا کسی نے مجھ سے بدتر کام نہین کیا مین نے ابن زیاد کی اطاعت کر کے خدا
کو غضبناک کیا اور اپنا قطع رحم کیا مین نہین جانتا میرا انجام کیا ہو گا پس ابن زیاد ممبر پر گیا اور کہا الحمد للہ خدا
نے حق اور اہل حق کو غالب کیا یزید اور اوسکے لشکر کی مدد کی اور کذاب پسر کذاب کو قتل کیا اس اثنا مین

کلام عبداللہ بن عفیف ازدی رضہ

عبداللہ بن عفیف ازدی نے کہ شیعان حضرت امیر المومنینؑ سے تھے اور ایک آنکھ اونکی جنگ جمل مین
اور دوسری آنکھ جنگ صفین مین جاتی رہی تھی اور ہمیشہ مسجد مین مشغول عبادت تھے کھڑے ہو کے کہا اے
پسر مرجانہ کذاب پسر کذاب تو اور تیرا باپ ہے اور جس شخص نے تجھے حاکم کیا ہے وہ اور اوسکا باپ کذاب ہے اے
دشمن خدا فرزند رسولؐ کو تو نے قتل کیا اور مسلمانون کے ممبر پر قدم نجس رکھکر ایسی بیہودہ باتین بکتا ہے
ابن زیاد نے خشمناک ہو کے کہا یہ کون ہے جس نے یہ کلام کیا ابن عفیف نے کہا مین ہون اے دشمن خدا تو نے
ذریت طاہرہ حضرت رسولؐ کو قتل کیا کہ خدا نے جنکی شان مین آیۂ تطہیر نازل کیا اور پھر دعوے مسلمانی کرتا ہے
واغوثاہ کہان ہین اولاد مہاجرین و انصار کہ طاغی لعین پسر لعین لعنے یزید پلید سے انتقام نہین لیتے کہ
حضرت رسولؐ نے مکرر اوسپر اور اوسکے باپ پر لعنت کی ہے یہ سنکر اوس لعین کی آتش غضب سینے مین بھڑکنے لگی
اور رگہاے گردن غصہ کے مارے پھول گئین اور کہا اسے میرے پاس لاؤ چوبدار دوڑے اور انکو گرفتار
کر لیا عثمان کہ اشراف قبیلۂ بنی ازد سے تھا اوسنے اونکو چوبدارون کے ہاتھ سے چھوڑا کے اونکے مکان مین
پہونچا دیا ابن زیاد ملعون نے کہا اوس اندھے کو پکڑ لاؤ جب یہ خبر قبیلۂ ازد کو پہونچی سات سو آدمی جمع ہو گئے
اور تمام قبائل یمن بھی جمع ہو گئے جب یہ خبر ابن زیاد ملعون کو پہونچی قبائل مضر کو جمع کیا اور محمد بن اشعث کو
اونسے جنگ کے لیے بھیجا اون دونون گروہ مین محاربۂ عظیم واقع ہوا اور دونون طرف کے بہت عرب قتل ہوے

ابن زیاد کے لوگ غالب ہوکے ابن عفیف کے دروازے پر پہونچے اور دروازے کو توڑ کے مکان مین گئے ابن عفیف کی دختر نے اوس پیر ضعیف کو خبر کی کہ دشمن آپہونچے اونھون نے کہا میری شمشیر مجھے دو جب شمشیر اونھین دی رجز پڑھتے اور تلوار ہلا ہلا کے دشمنون کو دفع کرتے تھے اونکی دختر نیک اختر کہتی تھی کاش مین مرد ہوتی اور آج ان فاجرون اور قاتلان عترت پیغمبر سے تمھارے سامنے محاربہ و مقاتلہ کرتی۔ وہ ملاعین ہر جانب سے اونپر حملہ کرتے تھے اور اونکی دختر اونکو خبردار کرتی تھی اور جس جانب سے دشمن آتے تھے وہ دختر نیک اختر اپنے باپ کو مطلع کرتی تھی اور وہ اوس طرف جنگ مین مشغول ہوکے دشمنون پر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ اون اشقیا نے اونھین گھیر لیا اونکی دختر فریاد کرتی تھی کہ واویلاہ کوئی اسوقت مددگاری کو نہین آتا کہ میرے باپ کو بچالے ابن عفیف تلوار ہلاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ اون اشقیا کو خوب عاجز کیا آخر الامر گرفتار کرکے ابن زیاد پاس لیگئے ابن زیاد نے اونکو دیکھکر کہا الحمد للہ خدا نے تمکو ذلیل کیا ابن عفیف نے کہا اے دشمن خدا کس چیز سے خدا نے مجھے ذلیل کیا قسم بخدا اگر میری آنکھین ہوتین اوسوقت عرصہ کار تجھپر تنگ کردیتا۔ ابن زیاد نے کہا اے دشمن خدا تو عثمان کے حق مین کیا کہتا ہے ابن عفیف نے کہا اے ولد الزنا غلام کافران اے پسر مرجانۂ زانیہ تجھے عثمان سے کیا کام خواہ حق پر تھا یا باطل پر خدا اوسکے اور اوسکے قتل کرنے والون کے درمیان حکم کریگا لیکن مجھسے اپنے اور اپنے پدر اور یزید اور اوسکے پدر کا حال پوچھ کہ مین تجھے تیرے اور اوسکے حسب نسب سے آگاہ کرون ابن زیاد نے کہا مین تجھسے اب کوئی سوال نہین کرتا جب تک کہ شربت مرگ تو نہ چکھے۔ ابن عفیف نے کہا الحمد للہ رب العالمین قبل تیری ولادت کے مین اپنے پروردگار سے سوال کرتا تھا کہ حق تعالی مجھے شہادت عطا کرے اور دعا کرتا تھا کہ میری شہادت بدترین خلق خدا کے ہاتھ سے ہو جب مین نابینا ہوا اپنی شہادت سے نا امید ہوگیا بحمد اللہ کہ اب خدا نے بعد نا امیدی کے مجھے امید شہادت کی نصیب کی اور میری دعائے قدیم کو مستجاب کیا بعد اسکے بحکم ابن زیاد ملعون اون بزرگوار کا خون قتل کرکے بہایا گیا اور اونکو سولی پر کھینچا اور دوسرے روز حکم دیا کہ نور دیدۂ خیر البشر کا سر مطہر نوک نیزہ پر نصب کرکے کوچہ و بازار کوفہ مین پھرایا جائے۔ زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین مین اپنے مکان مین قریب کھڑکی کے بیٹھا تھا ناگاہ مین نے صدائے ہجوم عام و خروش عوام سُنا جب کھڑکی سے سر باہر نکالا دیکھا نیزون پر سر بلند ہین اور اون سرون مین ایک سر مانند آفتاب کے درخشان ہے اور نور اوس سے ساطع ہے جب وہ سر میری کھڑکی کے قریب پہونچا میرا مکان اوس سر منور کی شعاع سے روشن ہوگیا مین نے دیکھا کہ اوس سر مطہر کے لبون کو حرکت تھی جب بغور سُنا معلوم ہوا کہ وہ سر مبارک سورۂ کہف کی تلاوت کرتا تھا جب اس آیت تک پہونچا اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَھۡفِ وَالرَّقِیۡمِ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا اوسوقت میرے تمام بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے جب مین نے بنظر غور دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سر مبارک حضرت امام حسین ہی کا تھا

شہادت عبداللہ بن عفیف ۱۲

روایت زید بن ارقم ۱۲

اے فرزند رسولؐ خدا آپکا حال اصحاب کہف ورقیم کے حال سے زیادہ تر عجیب ہے دیگر بروایت دیگر جب آنحضرت کا سر مبارک بازار کوفہ مین نیزے پر لائے اوس وقت سر مطہر نے باواز بلند سورۂ کہف پڑھنا شروع کیا پھر اس آیہ کی تلاوت کی اِنَّھُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ان معجزات کے مشاہدہ سے بھی اون کافرون کو کچھ اثر نہوا بلکہ اونکی ضلالت بڑھتی گئی وبروایت دیگر جب سر مطہر کوفے مین درخت پر لٹکایا تو یہ آیہ تلاوت فرمایا۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنے بہت قریب حال معلوم ہوگا ظالمون کو کہ کیونکر اونکی بازگشت ہو وبروایت سابقہ ابن زیاد لعین نے اطراف بلاد مین فتحنامہ روانہ کیے اور یزید پلید کو لکھا کہ جو کچھ بقیہ اہلبیت رسالت کے لیے حکم ہو اوسکی تعمیل کرون اور ایک خط اوس ملعون نے عمرو بن سعید امیر مدینہ کو بھی لکھا جب اوس ملعون کو یہ خبر پہونچی اوس نے حکم کیا کہ مدینہ مین ندا کرو حسینؑ قتل ہوگئے بمجرد اس صدا کے خانہائے بنی ہاشم اور تمام مکانات مدینہ سے صدائے شیون بلند ہوئی کہ کبھی ایسا ماتم مدینہ مین برپا نہوا تھا۔ بعد اسکے وہ ملعون منبر پر گیا اور کہا یہ نالہ وشیون اوس نالہ وشیون کا عوض ہے جو خانہائے بنی امیہ سے قتل عثمان پر بلند ہوا تھا بعد ازان مصلحتاً کہا مین چاہتا تھا اونکا سر اونکے بدن پر ہوتا اور وہ مجھے گالیان دیتے اور مین اونکی مدح کرتا لیکن کیا کرون جو شخص تلوار کھینچکے میرے قتل کا قصد کرے بغیر اوسکے قتل کے کیا چارہ ہے یہ سنکر عبداللہ بن سائب اوٹھا کہا اگر فاطمہؑ زندہ ہوتین اور حسینؑ کو دیکھتین تو اپنا کیا حال کرتین عمرو نے کہا مین فاطمہؑ سے زیادہ سزاوار ہون اونکا پدر میرا عم اور اونکا شوہر میرا برادر اور اونکا فرزند میرا فرزند ہے اگر فاطمہؑ زندہ ہوتین اونکی آنکھون سے آنسو جاری ہوتے اور اونکے دل مین آتش حسرت مشتعل ہوتی مگر اونکے قتل کرنے والے پر ملامت نکرتین بعد ازان ایک غلام نے عبداللہ بن جعفر پاس جاکے اونکے دونون فرزند دلبند کی خبر شہادت بیان کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بزبان صبر ورضا کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یہ سنکر ابو السلاسل کہ منجملہ غلامان آزاد کردۂ عبداللہ رض تھا کہنے لگا کہ یہ مصیبت بسبب حسینؑ بن علیؑ کے ہمین پہونچی جب اوس غلام بدانجام نے یہ کہا عبداللہ نے اپنی کفش اوسے ماری اور کہا ای فرزند کنیز گندیدہ امام حسینؑ کی نسبت ایسے کلمات کہتا ہے قسم بخدا مجھے آرزو تھی کہ مین خود آنحضرت کے ہمراہ شہید ہوتا اور اس سے بھی خوش ہون کہ بحمد اللہ میرے فرزند اونکے ہمراہ بسعادت شہادت فائز ہوے۔ اگرچہ مین سعادت شہادت سے محروم رہا۔ بعد ازان ام لقمان دختر عقیل بن ابی طالبؑ نے مع اپنی خواہرون کے صدائے نوحہ وزاری بلند کی اور سید الشہداؑ اور شہدائے کربلا پر گریہ کرتین۔ اور مرثیہ پڑھتی تھین وبروایت دیگر زینبؑ دختر عقیل نے اپنے گیسو پریشان کرکے خوناب اشک آنکھون سے روان کیے اور کہتی تھین ای کافران بتاؤ پیغمبر خدا کو کیا جواب دوگے جسوقت آنحضرت تمسے پوچھین گے کہ میری عترت برگزیدہ سے تمنے بعد میرے

کیا سلوک کیا اور کس وجہ سے اونکو قتل و اسیر کیا میری نیکیون کا یہی عوض تھا ناگاہ ایک آواز درمیان زمین و آسمان
پیدا ہوئی اور لوگون نے سنا کہ امام مظلوم پر کوئی نوحہ کر رہا اور مرثیہ پڑھتا ہے جب رات ہوئی تو اطراف و جوانب
سے صدا نوحون اور مرثیون کی آنے لگی اور معلوم ہوا کہ یہ آوازین جنات کی ہین مگر اون پڑھنے والون کو کوئی
نہ دیکھتا تھا جب یزید پلید ابن زیاد لعین کے مضمون نامہ پر مطلع ہوا اوس لعین کو لکھا کہ سرہائے شہدا مع
اسیرون کے شام کی طرف روانہ کر جب اوس بدترین اشقیا کا نامہ اوس ولد الزنا کو پہونچا محضر بن ثعلبہ
کو و بروایت دیگر زجر بن قیس کو طلب کر کے سرہائے شہدا اوسکو دیے اور ابو بریر بن عوف و طارق بن
ابی ظبیان کو مع گروہ ملاعین اہل کوفہ اوسکے ہمراہ کیا اور اون بزرگوارون کے سر شام کی جانب روانہ کیے
بعد چند روز کے سامان سفر محنت اثر اہلبیت حضرت خیر البشر مہیا کیا اور حضرت امام زین العابدین کے گلوے
مبارک مین طوق پہنایا اور مخدرات سرادق عصمت و طہارت کو مثل اسیران کے اونٹون پر سوار کیا اور شمر
لعین و مخالفان و منافقان بیدین کو اوس جماعت کے عقب روانہ کیا تاکہ اونسے ملحق ہون سید ابن طاؤس
وغیرہ نے ابن لہیعہ وغیرہ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مین خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا مین نے ایک
شخص کو دیکھا وہ کہتا تھا خداوندا مجھے بخشدے اور مین جانتا ہون تو نہ بخشیگا مین نے کہا اے شخص
خدا سے خوف کر اور یہ کلمات نہ کہہ کیونکہ اگر تیرے گناہ مثل قطرات باران و برگ درختان ہو نگے
اور تو خدا سے طلب آمرزش کریگا تو امید بخشش ہے اور خدا آمرزندہ اور مہربان ہے اوس شخص نے کہا میرے
قریب آؤ کہ مین اپنا قصہ تمسے بیان کرون پس مجھے ایک گوشہ مین لے گیا اور کہا مین اون پچاس آدمیون
سے ہون جو امام حسین ع کے سر مبارک پر راہ شام مین معین تھے ہم ہر شب صندوق سر امام حسین ع اپنے پاس
رکھتے تھے اور شرابخواری کرتے تھے ایک شب اون سب نے شراب پی اور مین نے شراب نہ پی جب وہ سب
خواب مرگ مین گئے مین نے مثل صدائے رعد و برق آسمان سے ایک آواز سنی اور کبھی ایسی آواز نہ سنی تھی
اور ایک آواز آئی کہ کوئی کہتا ہے محمد مصطفے تشریف لاتے ہین ناگاہ مین نے دیکھا دروازے آسمان کھل گئے
آواز گھوڑون کی اور کھڑکھڑاہٹ ہتھیارون کی مین نے سنی ناگاہ دیکھا کہ حضرت آدم و نوح و ابراہیم و
اسمعیل و اسحق ع اور حضرت پیغمبر آخر الزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین مع جبرئیل امین و میکائیل و اسرافیل و کروبیان
و روحانیان و ملائکہ مقربین آسمان سے زمین پر آئے جبرئیل قریب صندوق گئے اور حضرت سید الشہدا
کا سر مبارک باہر نکالا اور بوسہ دیکے اپنے سینہ سے لگایا اور گریہ کیا بعد ازان تمام پیغمبر اوس سر کو لیتے اور
بوسے دیتے تھے اور گریہ کنان حضرت رسول کو تعزیت دیتے تھے اور وہ حضرت زار زار روتے تھے و بروایت
دیگر حضرت رسول نے اونسے فرمایا تمنے دیکھا کہ میرے فرزند اور میرے نور دیدہ سے کیا سلوک کیا ناگاہ جبرئیل ع

حضرت رسولؐ پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے مجھے اس امت جفاکار کے حق مین آپکی اطاعت پر مامور کیا ہے اگر آپ حکم دین تو زمین کو سرنگون کر دون جیسا کہ قوم لوط کے حق مین کیا تھا حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ مین چاہتا ہون کہ روز قیامت اُنسے مخاصمہ کرون پس آنحضرتؐ نے مع ارواح انبیا و ملائکہ سما سید الشہدا پر نماز پڑھی اور درود بھیجا ناگاہ ایک گروہ ملائکہ نازل ہوا اونھون نے کہا یا رسول اللہؐ حقتعالیٰ نے ہمکو حکم کیا ہے کہ ان پچاس آدمیون کو قتل کرین حضرت نے فرمایا جس کام پر مامور ہوئے ہو اوسکی تعمیل کرو اون ملائکہ کے ہاتھون مین حربہائے آتش تھے وہ حربہ جسے مارتے تھے اوسکے بدن مین آگ لگ جاتی اور وسے جلا دیتی تھی پس اونمین سے ایک نے میری جانب قصد کیا مین نے فریاد کی کہ الامان الامان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا دور ہو خدا تجھے نہ بخشے جب صبح ہوئی مین نے دیکھا کہ سب میرے رفیق خاکستر ہوگئے تھے بروایت دیگر جب ہم شہر بعلبک کے قریب پہونچے اہل شہر مع علم و نقارہ دو فرسخ سے استقبال کو آئے اور اظہار شادی و فرخ و سرور کرتے تھے امّ کلثومؑ نے کہا خدا تمھاری جمعیت کو پراگندہ کرے اور تمپر ایسے شخص کو مسلط کرے جو تمکو قتل کرے اوسوقت حضرت امام زین العابدینؑ نے جفائے زمانۂ غدار و شکایت روزگار مین چند شعر پڑھکے گریہ فرمایا قطب راوندی نے اعمش سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے مین نے ایک شخص کو اون لوگون سے جو سر مبارک امام حسینؑ کے ہمراہ شام تک گئے تھے حرم مکہ مین دیکھا اوس شخص نے مجھسے کہا راہ شام مین ہم ایک راہب نصرانی کے گرجا مین پہونچے اور آنحضرتؑ کا سر مبارک نیزہ پر نصب تھا اور ہم اوس سر کے گرد حفاظت کر رہے تھے ہم شراب پی کر عیش و سرور مین مشغول ہوئے ناگاہ ہم نے دیکھا دیوار گرجا پر سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا اوسنے بقلم فولاد خون سے اس مضمون کے چند شعر دیوار گرجا پر لکھے آیا یہ گروہ امت بھی بروز قیامت اوسکے جد سے امید شفاعت رکھتا ہے جنھون نے حسین کو شہید کیا مین یہ حال دیکھکے خوف زدہ ہوا اور قصد کیا اوس ہاتھ کو پکڑ لون مگر وہ ہاتھ غائب ہوگیا جب ہم پھر شرابخواری مین مشغول ہوئے پھر وہ ہاتھ ظاہر ہوا اور اس مضمون کا دوسرا شعر لکھا کہ بخدا روز جزا انکا کوئی شفیع نہوگا اور جہنم مین ابدالآباد معذب رہینگے جب ہم مین سے پھر ایک شخص نے اوس ہاتھ کے پکڑنے کا ارادہ کیا پھر وہ غائب ہوگیا جب ہم بیٹھے پھر وہ ہاتھ ظاہر ہوا اور اس مضمون کا تیسرا شعر لکھا تحقیق کہ قتل کیا حسینؑ فرزند رسولؐ کو ایک فاجر بدکار کے حکم سے اور روگردانی کی کتاب الٰہی کے حکم سے اوسوقت راہب نے گرجا کی کھڑکی سے سر نکالا دیکھا ایک نور اوس سر مطہر سے تا آسمان ساطع ہے یہ دیکھکر اوس لشکر شقاوت اثر سے پوچھا تم کہان سے آتے ہو کہا عراق مین حسین سے لڑنے گئے تھے اور یہ سر اونھین کا نیزہ پر لیے جاتے ہین راہب نے کہا وہ حسین جسکا پدر تمھارے پیغمبر کا ابن عم ہے اور اوسکی مادر تمھارے پیغمبر کی دختر ہے انھون نے کہا ہان راہب نے کہا تمپر لعنت ہو اگر عیسیٰ کا بیٹا ہوتا

ظہور معجزہ از سر مطہر امام حسینؑ

تو اوسکو ہم اپنی آنکھون پر رکھتے تم اپنے سردار سے کہو مجھسے دس ہزار درہم لے اور یہ سر مجھے دیدے کہ آج کی
شب میرے پاس رہے اور جب صبح کو تمہارا وقت کوچ ہوگا مین یہ سر دیدونگا جب عمر سعد لعین سے کہا وہ
راضی ہوگیا اور کہا روپیہ لیکر سر اسکو دیدو کہ صبح تک اسکے پاس رہے پس راہب نے دس ہزار درہم کے
دو توڑے گرجا کی کھڑکی سے انکی طرف پھینکدیے عمر بن سعد لعین نے ایک ایک درہم پرکھ لیا اور سر بمہر کرکے
تحویلدار کے سپرد کیا اور سر آنحضرت اوسے دیدیا جب راہب اوس سر بزرگوار کو اپنے گرجا مین لے گیا اوسکا
گرجا اوس سر مطہر کے نور سے روشن ہوگیا اور صداے ہاتف سُنی کہ خوشا حال تیرا اور خوشا حال اوس شخص کا
جو اس بزرگوار کی حرمت جانے پھر راہب نے سر مطہر کو گلاب سے دھویا اور مشک و کافور سے معطر کرکے
اپنی جاے نماز پر رکھا اور آسمان کیطرف منھ کرکے کہا پروردگارا بحق عیسیٰ ع حکم کر کہ یہ سر بزرگوار مجھسے کلام
کرے ناگاہ آنحضرت ع کا سر مبارک گویا ہوا اور فرمایا اے راہب تو کیا چاہتا ہے راہب نے عرض کی آپ
کون ہین حضرت کے سر مبارک نے فرمایا مین فرزند دلبند محمد مصطفےٰ ص و جگر گوشہ علی مرتضیٰ و نور دیدۂ فاطمہ ع
زہرا و شہید کربلا و تشنہ لب مظلوم اہل جور و جفا ہون جب راہب نے یہ کلام غم انجام سنا خروش بلند کیا اور
اپنا منھ آنحضرت کے منھ پر رکھکے کہا جب تک آپ میری شفاعت کا اقرار نہ کرینگے تب تک مین اپنا منھ نہ اوٹھاؤنگا
ناگاہ سر مبارک سید الشہدا ع سے آواز آئی کہ تو میرے جد کا دین قبول کر کہ بروز جزا تیری شفاعت کرون
راہب نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس حضرت نے اوسکی شفاعت قبول
فرمائی جب صبح ہوئی اون ملاعین نے قصد کیا کہ راہب سے سر مبارک لیلین راہب کوٹھے پر آیا اور کہا
مین چاہتا ہون تمھارے سردار لشکر سے کچھ کہون جب عمر سعد لعین گرجا کے پاس آیا راہب نے کہا مین تجھے خدا
اور اس سر کے جد محمد مصطفےٰ کی قسم دیتا ہون کہ اس سر کو صندوق مین رکھ اور اب اس سر مبارک کو تکلیف
نہ دے عمر سعد لعین نے قبول کیا مگر اپنے کہنے پر دفا نکی بعد اسکے راہب اپنے گرجا سے سر بصحرا نکلا پہاڑون
اور جنگلون مین حق تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا یہانتک کہ برحمت الٰہی ملحق ہوا جب وہ ملاعین قریب دمشق
پہونچے عمر سعد لعین نے خزانہ دار سے وہ دس ہزار درہم طلب کیے اور اپنی مہر دیکھکے وہ توڑے کھولے دیکھا کہ
بجاے درہم اوس مین ٹھیکریان بھری ہین اور اونپر ایک طرف لکھا تھا لا تحسبن اللّٰہ غافلا عما
یعمل الظالمون یعنی گمان نکر کہ جو کچھ ظالم کرتے ہین اوس سے خدا غافل ہے اور دوسری طرف لکھا تھا
سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یعنے بہت جلد ستمگارون کو معلوم ہوگا کہ اونکی بازگشت کہان ہے
یہ دیکھکر اوس ملعون نے کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مین نے دنیا و آخرت کو برباد کیا پس اون ٹھیکریون کو
دریا مین پھنکوا دیا مولف فرماتے ہین کہ اس راہب کا قصہ اور سر امام حسین ع سے راہب پر یہ ظاہر ہونا

قصہ راہب کا اور اسلام لانا اوسکا

قصص مشہورہ سے ہے اور اکثر کتب فریقین مین مذکور ہے اور شعرا نے بھی اس قصہ کو نظم کیا ہے اور اکثر روایات مین
ذکر ہے کہ یہ حال منزل قنسرین مین گذرا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ راہب یہودی تھا جب اوسنے دیکھا کہ جس
صندوق مین آنحضرت کا سر مبارک تھا اوس سے نور ساطع ہے اوسنے وہ سر اطہر اونسے لیا اور اوس مقدار
کو معطر کیا اور اونسے التماس شفاعت کی حضرت کے سر منور نے فرمایا اگر میرے جد کا دین قبول کرے
تو مین تیری شفاعت کرون پس اوس یہودی نے اپنے عزیز و اقارب کو جمع کیا اور وہ سب مسلمان ہوئے
شیخ ابن طاؤس نے حضرت امام محمد باقر ع سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین ع نے
فرمایا جب ہمین یزید پلید پاس لیے جاتے تھے تو ہمکو شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور مخدرات اہلبیت
عصمت و طہارت بھی شتران برہنہ پر سوار تھے اور ہمارے جد عالی مقدار کا سر بزرگوار نیزے پر ہمارے
آگے آگے لیے جاتے تھے اور وہ اشقیا ہمارے گرد حلقہ کیے تھے جو اون اشقیا سے ہمین روتے دیکھتا تھا وہ
ہمارے سر پر نیزہ مارتا تھا یہانتک کہ اسی حال سے ہمکو دمشق مین داخل کیا جب ہم اوس شہر شوم مین پہونچے
ایک ملعون نے آواز دی کہ یہ اہلبیت ملعون ہین بروایت اول جب قریب دمشق پہونچے حضرت ام کلثوم نے
شمر لعین سے کہا جب ہمکو شہر مین داخل کرنا تو اپنے ہمراہیون سے کہنا کہ عورتون کو اوس راہ سے لیجائین
جس طرف تماشائی کم ہون اور یہ کہنا کہ سرون کو آگے لیجائین تاکہ لوگ سرون کے دیکھنے مین مشغول ہون اور
ہماری طرف نظر نکرین اوس ولد الزنا نے اس بات کو قبول نہ کیا کثرت کفر و عناد سے حکم دیا کہ سرون کو شتران
حرم کے بیچ مین لیچلو بعض کتب معتبرہ مین سہل بن سعد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے مین شہر دمشق مین داخل ہوا مین نے
شہر کو نہایت آباد اور کثرت اشجار و انہار و مکانات بلند و قصور رفیعہ سے معمور پایا اور دیکھا کہ وہان کے بازارون
کو خوب مزین کیا ہے دکانون پر پردے لٹکائے ہین لوگون نے اپنی زینت کی ہے دف نقارے وغیرہ بجاتے ہین
مین نے اپنے دل مین کہا شاید آج انکی عید کا دن ہے یہ خیال کرکے مین نے لوگون سے پوچھا کیا یہان آج کوئی عید
ہے جسکو ہم نہین جانتے لوگون نے کہا ای شیخ کیا تم اس شہر مین تازہ وارد ہو مین نے کہا مین سہل بن سعد ہون
اور شرف خدمت حضرت رسول مجھے حاصل ہوا ہے اونہون نے کہا ای سہل ہمکو تعجب ہے کہ آسمان سے خون کیون نہین برستا
اور زمین سرنگون کیون نہین ہوتی ای سہل یہ خوشی اسواسطے ہے کہ سر مبارک امام حسین بن علی عراق سے یزید کیلیے
ہدیۃً بھیجا ہے مین نے کہا سبحان اللہ ایسے امر عظیم پر لوگ خوشی و شادی و سرور کرتے ہین پھر مین نے دریافت کیا
کس دروازے سے لائینگے کہا دروازہ ساعات سے یہ سنکے مین اوس دروازے کی طرف دوڑا جب قریب
دروازہ پہونچا کیا دیکھتا ہون رایات کفر و ضلالت پیہم چلے آتے ہین ناگاہ دیکھا ایک سوار آتا ہے اور نیزہ اوسکے ہاتھ مین

ورود اہلبیت اطہار در شہر دمشق

مین ہی اور ایک سر او سپر نصب ہی جو حضرت رسولؐ سے بہت مشابہ ہی بعد ازان دیکھا کہ شتران بر ہنہ پر عورتین اور بچے سوار ہین پس مین اون مین سے ایک معظمہؑ کے قریب گیا اور پوچھا تم کون ہو اونھون نے کہا مین سکینہ دختر امام حسینؑ ہون مین نے کہا مین تمھارے جد بزرگوار کے اصحاب سے ہون اگر کوئی خدمت ہو تو مجھسے فرمائیے سکینہ نے کہا اگر تجھسے ہوسکے تو اوس بدبخت سے کہو جسکے پاس میرے پدر بزرگوار کا سر ہی کہ ہمارے درمیان سے نکلجائے اور سرون کو آگے لیجائے تاکہ لوگ اونکے تماشے مین مشغول ہون اور ہماری طرف نظر نکرین سہل کہتا ہی مین اوس ملعون پاس گیا اور اوس سے کہا میری ایک حاجت ہی مجھسے چار سو دینار طلا لے اوسنے کہا تمھاری کیا حاجت ہی مین نے کہا میری حاجت یہ ہی کہ عورتون کے درمیان سے اس سر کو علحدہ لیجا اوس ملعون نے مجھسے روپیہ لے لیا اور سر کو علحدہ لیگیا و بروایت ابن شہر آشوب جب اوسنے اوس روپیہ کے خرچ کرنے کا قصد کیا تو وہ روپیہ سنگ سیاہ ہوگیا تھا اور ایک جانب لکھا تھا لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون اور دوسری جانب لکھا تھا سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قطب راوندی نے منہال بن عمرو سے روایت کی ہی وہ کہتا ہی مین نے دمشق مین سر حضرت امام حسینؑ دیکھا کہ نیزہ پر نصب تھا اور کوئی حضرت کے آگے آگے سورۂ کہف پڑھتا تھا جب اس آیہ تک پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا بقدرت خدا سر سید الشہداؑ بزبان فصیح گویا ہوا اور فرمایا میرا قصہ اصحاب کہف کے قصے سے زیادہ عجیب ہی اور یہ آیت حضرت کی رجعت پر دلالت کرتی ہی کہ وہ حضرت زمانۂ رجعت مین کفار سے طلب خون کرینگے پس اون کافران غدار نے اہلبیت اطہارؑ کو دروازۂ جامع مسجد دمشق پر ٹھہرایا ایک مرد پیر اہل شام نے انسے کہا الحمد للہ خدا نے تمکو قتل کیا اور یزید کو تمپر مسلط کیا جب اوسکا کلام تمام ہوا حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ای شیخ تو نے قرآن پڑھا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ یہ آیہ بھی پڑھا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی اوسنے کہا ہان پڑھا ہی حضرت نے فرمایا قربے سے مراد ہم ہی ہین کہ ہماری مودت کو اجر رسالت قرار دیا ہی بعد اسکے فرمایا کہ یہ آیہ بھی تو نے پڑھا ہی وآت ذا القربی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا اس آیہ سے بھی مراد ہم ہی ہین کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہی کہ حق ہمارا ہمکو عطا کریے پھر فرمایا یہ آیہ بھی پڑھا ہی کہ واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی اوسنے کہا ہان پڑھا ہی حضرت نے فرمایا ذوی القربی ہم ہی ہین کہ قریب مین قرابت رسول مین پھر فرمایا کہ یہ آیہ بھی تو نے پڑھا ہی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اوسنے عرض کیا ہان پڑھا ہی حضرت نے فرمایا ہم ہی وہ اہلبیت ہین کہ خدا نے ہماری پاکیزگی کی شہادت دی ہی وہ مرد پیر یہ سنکے گریان ہوا اور اپنے کلام سے پشیمان ہوکے عمامہ اپنے سر سے پھینکدیا اور آسمان کیطرف منہ کرکے کہا خداوندا مین بیزاری اور لعنت کرتا ہون دشمنان آل محمدؐ سے

بیان دربار یزید ملعون

جن ہون یا انس ہون۔ بعد ازان حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت مین عرض کیا اگر مین توبہ کرون تو میری
توبہ قبول ہوگی حضرت نے فرمایا ہان پس اوس مرد پیر نے توبہ کی اور جب یہ خبر یزید پلید کو پہونچی اوسنے مرد پیر
کو قتل کیا اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب فرزندان و خواہران و خویشان سید الشہداءؑ کو مجلس یزید پلید
مین شتران برہنہ پشت عماری و محمل پر سوار کرکے لے گئے اوسوقت ایک شامی لعین نے کہا مین نے انسے بہتر
اسیر نہین دیکھے حضرت سکینہؑ نے کہا اے شقی ہم قیدی آل محمدؐ سے ہین اور دوسری روایت مین منقول ہے
کہ ملک شام مین سر مبارک سید الشہداؑ سے تکبیر سنا گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسری روایت مین
حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت اہلبیت عصمت و طہارت دمشق مین داخل ہوئے پسر طلحہ حضرت امام
زین العابدینؑ پاس آیا اور جن زخمہائے کاری جنگ جمل سے اوسکا سینہ فگار تھا بکمال بغض عداوت کہنے لگا
کہ آخر الامر آپ مغلوب ہوئے حضرت نے جواب دیا اگر تو چاہتا ہے دریافت کرے کہ کون مغلوب ہوا تو وقت نماز
اذان و اقامت سن کہ کسکا نام دونون مین پکارتے ہین اور کسکا شہرہ بلند ہے اور تا روز قیامت بلند رہیگا
پس یزید پلید ایک دربار آراستہ کرکے بازینت احتشام تخت پر بیٹھا اور ملاعین اہل شام کو جمع کرکے اہلبیت
حضرت رسولؐ کو طلب کیا جب اہلبیتؑ اوس ملعون کے دروازہ تک پہونچے مخضر بن ثعلبہ ملعون نے آواز دی
کہ ہم یہ اسیرون کو مجلس امیر المومنین مین لائے ہین حضرت امام زین العابدینؑ نے اثنائے راہ مین کسی سے
کلام نہ کیا تھا مگر اوسوقت فرمایا کہ خدا و خلق خدا پر ظاہر ہے کہ فاجر و لئیم کون ہے پھر عبدالرحمن بن حکم نے یزید
سے کہا تو نے خوب کیا کہ نسل فاطمہ طاہرہ کو منقطع اور نسل سمیہ زانیہ کو بڑھایا یزید نے اوس سے کہا اس صحبت
مین ایسی باتین کہو جب حضرت امام حسینؑ کے سر منور کو اوس بدگہر کے سامنے رکھا اوس شقی نے خوش ہوکے کہا
اوس سر کا مالک کہتا تھا میرے والدین اسکے والدین سے افضل ہین اور میرا جد اسکے جد سے بہتر ہے اور مین
اوس سے بہتر ہون اور اسی بات پر وہ قتل ہوئے اور بسندہائے معتبرہ حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب
سر مطہر امام حسینؑ کو یزید ملعون کی مجلس شراب مین لیگئے اوسوقت ہمراہ رفقا وہ ملعون شراب زہر مار کرتا اور
شطرنج کھیلتا تھا اور اپنے ہم صحبتون کو شراب دیکے کہتا تھا پیو کہ یہ شراب مبارک ہے اسلیے کہ یہ سر میرے دشمن
کا میرے پاس رکھا ہے اور مین خوش و خرم ہون اور حضرت امام حسینؑ اور اونکے پدر و جد صلوات اللہ علیہم اجمعین
کو کلمات ناسزا کہتا تھا اور جب شطرنج مین اپنے حریف پر غالب ہوتا تین پیالے شراب کے زہر مار کرتا اور بقیہ
شراب طشت مین جسمین سر اطہر امام حسینؑ رکھا تھا ڈالدیتا تھا حضرت فرماتے ہین کہ جو ہمارے شیعون سے
ہے اوسے لازم ہے کہ شراب و شطرنج سے اجتناب کرے کہ ہمارے دشمنون کا کام ہے اور جو شخص
وقت دیکھنے شراب یا شطرنج کے حضرت امام حسینؑ پر صلوات بھیجے اور یزید اور آل یزید علیہم اللعنۃ پر لعن کرے

حق تعالیٰ اوسکے گناہون کو بخشش دیگا اگرچہ بعدد ستارہ ہاے آسمان ہون علی ابن ابراہیم نے حضرت صادق سے روایت کی ہی کہ جب حضرت امام زین العابدین کو مع تمامی اولاد حضرت رسول با طوق و زنجیر اور محذرات اہلبیت اطہار کو مجلس یزید پلید مین لے گئے اوس ملعون نے کہا الحمد للہ خدا نے تمھارے باپ کو قتل کیا حضرت امام زین العابدین ع نے فرمایا لعنت خدا اوس شخص پر جسنے میرے پدر کو قتل کیا یہ سنکر وہ شقی برہم ہوا اور حکم دیا کہ حضرت امام زین العابدین ع کو قتل کرین حضرت نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کریگا تو دختران حضرت رسول کو انکے گھرون تک کون پہونچائیگا کہ سوا میرے اونکا کوئی محرم نہین اوس ملعون نے شرمندہ ہوکے کہا تم ہی اونکو لیجاؤگے بعد اسکے حضرت امام زین العابدین ع کو اپنے پاس بلایا اور سوہن لیکر اپنے دست نجس سے طوق آہنی کو گلوے مبارک سے قطع کیا اور کہنے لگا کہ تمنے دیکھا کسلیے مین نے خود یہ کام کیا حضرت نے فرمایا ہان اسواسطے کہ سوائے تیرے کسیکا مجھپر احسان نہو کہنے لگا ہان سچ کہا پھر اوس ملعون نے یہ آیہ پڑھا مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ حضرت نے فرمایا یہ آیہ اونکے حق مین ہی اور ہمارے حق مین یہ آیہ ہی کہ مَا اَصَابَ مِنْ مُصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا اِلٰی لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰکُمْ یعنے نہین پہونچتی تمکو کوئی مصیبت زمین پر اور نہ تمھاری جانون کو مگر کتاب مین لکھدیا گیا قبل آفرینش تمھارے نفوس کے اسلیے کہ تم ملول نہو اوس بات سے جو تمسے فوت ہوئی اور شاد نہو اوس سے جو کچھ تمکو دیا گیا فرمایا کہ مراد ہم مین کہ اس آیہ پر ہمنے عمل کیا ہی اور قضاے حق تعالیٰ پر ہم راضی ہین اور جو کچھ ہمسے فوت ہوا اوسپر ہم دنیا مین محزون نہین ہوتے اور جو کچھ ہمکو نعمتہاے دنیا سے پہونچتا ہی اوسپر ہم خوش نہین ہوتے کو بروایت ابن نما وغیرہ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم بارہ شخص اہلبیت حضرت رسول ص سے تھے کہ ہمکو مجلس یزید مین لے گئے ہمارے گلون مین طوق آہنی اور بازوؤن مین رسی بندھی تھی مین نے کہا اے یزید مین تجھے خدا کی قسم دیتا ہون کہ اگر حضرت رسول ص ہمکو اس حال سے دیکھین تو کیا کہین پھر فاطمہ دختر امام حسین نے کہا اے یزید دختران حضرت رسول ص کو تو اسیر کرتا ہی یہ سنکر حاضرین مجلس سب کے سب رونے لگے اور آواز عورتون کے رونے کی یزید کے گھر سے بلند ہوئی اوسوقت اوس ملعون نے حکم دیا کہ طوق و زنجیر اوتار لین اور امام حسین ع کا سر مبارک طشت مین رکھکے اوسکے آگے لیگئے جب حضرت امام زین العابدین ع نے اپنے پدر بزرگوار کے سر منور کو دیکھا آہ سرد دل پردرد سے کھینچی اور اشک خونین بہائے بعد اسکے مدۃ العمر کبھی کلہ گوسفند تناول نہ فرمایا اور جب حضرت زینب ع نے اوس منور کو دیکھا بیتاب ہوگئے گریبان صبر چاک کیا و بصداے حزین فریاد کی یا حسینا اے حبیب قلب رسول خدا اے فرزند مکہ و منیٰ اے فرزند دلبند حضرت سیدۃ النساء اے جگر گوشہ محمد مصطفیٰ اے نور دیدہ علی مرتضےٰ

اِس کلام سے اہل مجلس مین خروش و ماتم بپا ہوا اور یزید ملعون خاموش تھا پس ایک زن ہاشمیہ نے جو یزید کے گھر مین تھی بنوحہ و فریاد صدا بلند کی اور کہتی تھی یاحسیناہ ای بزرگ اہلبیت رسول خدا ای فرزند محمد مصطفےٰ ای فریادرس بیوہ زنان و یتیمان ای کشتۂ تیغ اولاد زناکاران پھر دوبارہ خروش ماتم بپا ہوا اور وہ ولدالزنا بھی کچھ متاثر نہوا اور خیزران کی چھڑی دندان ہاے مبارک پر لگاتا اور کہتا تھا کاش بزرگان بنی امیہ جو جنگ بدر مین قتل ہوئے ہین اسوقت ہوتے دیکھتے کہ مین نے اونکے قاتلون کی اولاد سے انتقام لیا تو یہ جواب ضرور دیتے کہ ای یزید تیرا ہاتھ شل نہو کیا خوب انتقام لیا تو نے پس ابوبرزہ اسلمی کہ اصحاب رسولؐ سے اوس مجلس مین موجود تھے کہنے لگے تجھپر وای ہو اے یزید تو چھڑی کو دندان حسینؑ فرزند فاطمہ پر مارتا ہے حالانکہ مین نے مکرر دیکھا ہے کہ حضرت رسولؐ انکے اور انکے برادر کے لب و دندان کے بوسے لیتے اور فرماتے تھے کہ تم دونون سید جوانان بہشت ہو خدا قتل کرے تمہارے قاتلون کو اور خدا اونپر لعنت کرے اور اونکو عذاب الیم مین گرفتار کرے اور اونکو اسفل درک جحیم مین جگہ دے یہ سنکر یزید نے غضبناک ہوکے حکم کیا کہ اونکو دربار سے نکال دو اوسوقت حضرت زینبؑ دختر جناب امیرؑ نے کہا ہم خدا کی حمد کرتے اور اپنے جد سردار پیغمبران پر درود بھیجتے ہین اور خدا نے سچ فرمایا ہے کہ ان لوگون کا انجام کار کیا ہوگا جنھون نے برے کام کیے ہین اور جنھون نے آیات خدا کی تکذیب کی اور اوسپر ہنستے ہین آیا تو گمان کرتا ہے ای یزید اس حالت مین کہ تو نے ہمپر سختی کی اور اسیر کرکے شہر بشہر پھرایا کہ یہ بات سب ہماری خواری و ذلت کا نزدیک خدا ہے اور تیرے لیے سبب کرامت و بزرگواری کا ہے یہ گمان کرکے تو تکبر کرتا اور خوش ہوتا ہے کہ دنیا کا کام تیرے لیے درست ہوا اور تیری مراد حاصل ہوئی اور ہماری بادشاہی طرف تیری منتقل ہوئی کیا تو نے کلام خدا کو بھولا دیا کہ فرماتا ہے ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین حاصل مضمون یہ ہے کہ گمان نکریں جو مہلت کافرون کو دی ہے وہ اونکے لیے بہتر ہے بلکہ اسلیے مہلت دیے گئے کہ اپنے گناہون زیادہ کرین اور اونکے لیے عذاب خوار کنندہ ہے کیا یہی تیری عدالت ہے ای فرزند غلامان آزاد کردہ تو نے اپنی عورتون اور کنیزون کو پردے مین بٹھایا اور بکمال شقاوت و طغیانی و انکار پیغمبر سرور انبیا اونکی عترت و ذریت کو اسیر کرکے شتران بے کجاوہ و ہودج پر شہر بشہر پھراتا ہے جبکا کوئی مددگار و معین و یاور نہین اور یہ ظلم و ستم اوس فرقہ ناہنجار سے بعید نہین جنھون نے برگزیدگان خدا کا جگر چبایا ہو اور وہ بدکار خون شہدا سے پلے ہون اور ہمیشہ حضرت رسولؐ پر تلوارین کھینچا کیے ہون اور یہ سب کفر و ضلالت قدیم کا نتیجہ اور شمشیر ہاے بدر و احد کا کینۂ دیرینہ ہے کہ بغض و عداوت سے اہل بیت رسولؐ کو دیکھتا اور اونکے قتل سے کچھ پروا نہین رکھتا اور نہایت خوشی سے لب و دندان سید جوانان بہشت پر جو کہ بوسہ گاہ حضرت رسولؐ ہین چھڑی لگاتا

جواب جناب زینبؑ بیزید ملعون

اور اپنے اجداد اور اسلاف مشرکین سے جو کہ جہنم مین ہین وادخواہ ہو اور اہلبیت رسالت و خورشید فلک امامت کے قتل و ہلاکت پر اونھین وزخیون سے تقرب چاہتا ہو قسم بخدا بہت جلد اپنے بزرگون سے تو ملحق ہوگا کاش تیرا دست نجس خشک ہوتا اور تو اپنی مادر سے متولد نہوتا تو جو کچھ تو نے کیا اور کہا نکرتا اور نہ کہتا خداوندا جنھون نے ہمپر ظلم کیا اونسے ہمارا انتقام لے اور جن لوگون نے ہمارا خون بہایا اور ہمارے وارث ومددگار کو قتل کیا اونپر اپنا غضب نازل کر اور اے یزید قسم بخدا کہ نہین قطع کیا تو نے مگر اپنے پوست کو اور نہین کاٹا تو نے مگر اپنے گوشت کو اور بہت جلد حضرت رسول کے آگے تو حاضر ہوگا در انحالیکہ تو نے اونکی ذریت کی خونریزی کی اور اونکی عترت کی ہتک حرمت کی مگر جس روز اونکا تفرقہ بجمعیت اور پراگندگی مبدل بانتیت ہوگی اوس روز خدا اونکا عوض اونکے ظالمون سے لیگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اون لوگون پر گمان نکرو جو راہ خدا مین قتل ہوے کہ وہ مرگئے ہین بلکہ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ ہین اور ایک روز آنے والے ہین اور خدا تیرے لیے حاکم بحق اور پیغمبر تجھسے مخاصمہ کے لیے کافی ہین اور جبرئیل اونکا یاور ومددگار ہو اور تم بہت جلد اپنے اعمال کی سزا پا وگے اور جسنے تجھے مسلمانون پر مسلط کیا اور خلافت باطل کو تیرے لیئے قرار دیا وہ اپنی سزا کو پہونچا اور قریب ہو کہ دیکھے تو اپنی جاے ناپاک اپنے قلیل اعوان کو اور یہ سرزنش و نکوہش اسلیے نہین کیگئی کہ تجھے مؤثر ہو حالانکہ تو اہل اسلام کی آنکھون کو گریان اور اونکے سینون کو بریان کریگا اور سنگدلون کو جو طاغی و سرکش ہین اور بدن اونکے غضب و لعنت خدا و رسول سے مملو ہین اور سینے اونکے جو کہ منزل و آشیانہ شیطان ہین ایسے مواعظ اونھین کہان مفید ہوتے ہین باعانت مردمان شیطان سیرت و سیہ کاران خبیث سریرت جو کچھ تو نے چاہا کر گذرا اس حالت مین پرہیز گاران فرزندان و صیاے پیغمبران کا دستہاے آزاد شدگان خبیث و نسلہاے زناکاران فاجر سے قتل ہو جانا کہ ہمارا خون ایسے اشقیا کے ہاتھون سے بہتا اور ہمارا گوشت انکے دہن ہاے نجس سے باہر گرتا ہو کون تعجب کی بات ہوا ہو یزید اگر تو اسوقت ہمکو اپنا اسیر جانتا ہو بہت قریب ہو کہ تیرے استیصال کا باعث ہو اور جو تو نے اپنے ہاتھون اپنے اعمال کا ذخیرہ کر رکھا ہو ویسا ہی پائیگا اور خدا اپنے بندون پر ستم نہین کرتا مین خدا سے شکایت کرتی ہون اور وہی میرا پشت و پناہ ہو اور اوسی پر مجھے اعتماد ہو جو مکر تو چاہ کر اور جو کوشش ہمسے عداوت کرنے مین تجھے منظور ہو اوس مین کوتاہی نکر قسم بخدا تو ہمارا نام نہین مٹا سکتا اور ہماری وحی کو برطرف نہین کر سکتا اور ہماری فضیلت کو نہین پا سکتا اور اپنی عار و بدنامی کو اپنے سے دور نہین کر سکتا اور تیری راے کچھ بھی نہین مگر تھوڑا اور ایام دولت تیرے بہت نہین مگر مدت قلیل عنقریب تیری جمعیت مبدل بپراگندگی ہو جائیگی جس روز کہ منادی ندا کیجانب سے ندا کریگا کہ لعنت خدا ظالمون و ستمگارون پر

کلام فصاحت انضمام حضرت زینب

ہے پس مین اوس خدا کی حمد کرتی ہون جسنے ہمارے اوّل پہ سعادت ختم کی اور ہمارے آخر پر رحمت شہادت کا

اختتام کیا اور مین خدا سے سوال کرتی ہون کہ اُنکا ثواب کامل اور اُنکے اجر کو مضاعف کرے اور ہمارے درمیان

خلیفہ ہو تحقیق کہ وہی رحیم و ودود ہے اور وہی ہمکو کافی ہے اور وہ بہت اچھا وکیل ہمارے لیے ہے جب یزید پلید نے

یہ کلام فصاحت نظام سُنا کمال بیحیائی سے کہنے لگا کہ جگر سوختہ ایسا ہی کہتے ہین پھر امام زین العابدینؑ کی طرف

مخاطب ہوا اور کہا اے فرزند حسینؑ تمھارے باپ نے چونکہ مجھسے قطع رحم کیا اور میری سلطنت مین منازعت

کرکے میرے حق مین رعایت نہ کی اس سبب سے خدا نے اونسے ایسا سلوک کیا حضرت نے فرمایا اے یزید پسر معاویہ

و ہند واضح ہو کہ قبل تیری پیدائش کے ہمیشہ پادشاہی و پیغمبری ہمارے باپ دادا مین تھی اور بروز جنگ بدر

و اُحد و احزاب رایت رسولؐ ہمارے جد علی بن ابی طالبؑ کے دست مبارک مین رہا اور رایت کفار تیرے باپ

دادا کے ہاتھ مین تھا اے یزید تجھپر وائے ہو اگر تو جانے کہ ہمارے برادران و پدران و چچاؤن اور ہمارے اہلبیت کے حق

مین کیسی خطاؤن کا تو مرتکب ہوا ہے البتہ پہاڑون پر تو بھاگ جائے اور خاک نشین ہو اور فریاد واویلاہ و

واثبوراہ تو بلند کرے اے یزید تجھے شرم نہین آتی کہ میرے پدر حسینؑ فرزند فاطمہؑ و علیؑ و جگر گوشۂ رسول خدا کا

سر مبارک تو نے دروازۂ شہر پر لٹکایا ہے باوجودیکہ میرے پدر تیرے حسب مین امانت رسولؐ تھے اے یزید تجھے

بروز قیامت بخواری و ندامت بشارت ہو بعض روایات مین مذکور ہے کہ یزید ملعون اس کلام امام زین العابدینؑ

سے خشمناک ہوا اور حکم دیا کہ اُنھین باغ مین لیجا کے قتل کرو اور اوسی جگہ دفن کرو جب جلاد حضرت کو باغ

مین لے گیا پہلے وہ شقی قبر کھودنے مین مصروف ہوا اور حضرت مشغول نماز ہوے جب قبر کھود چکا ارادۂ

قتل حضرت کیا اوسوقت ایک ہاتھ ہوا سے نمودار ہو کے اوس شقی پر لگا اور وہ ایک نعرہ مار کے منھ کے بل زمین

پر گرا اور جہنم واصل ہوا جب خالد پسر یزید نے یہ حالت دیکھی اپنے باپ پاس گیا اور جو کچھ واقعہ گذرا تھا اوس سے

نقل کیا اوس ملعون نے حکم دیا کہ اوس قبر مین جو کہ امام زین العابدین کے لیے کھودی گئی تھی اوسی مین اوسے

دفن کر دین اور حضرت امام زین العابدینؑ کو دربار مین طلب کر لیا شیخ مفید و سید ابن طاؤس وغیرہم رضوان اللہ علیہم

نے بروایات مختلفہ فاطمہ دختر امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ جب ہمکو مجلس یزید مین لیگئے پہلے وہ ملعون ہمارے حال

پر رویا اوسوقت ایک شقی شامی جسکے بال سرخ تھے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے یزید اس دختر کو مجھے بخش دے اور میری

طرف اشارہ کیا مین خوف سے کانپنے لگی اور اپنی پھوپھی زینبؑ سے لپٹ گئی پھوپھی نے مجھے دلاسا و تسکین دی پھر اوس

شامی سے کہا اے ملعون تجھے اور یزید اور کسی کو اختیار اس امر کا نہین یزید نے کہا اگر مین چاہون حکم کر سکتا ہون

میری پھوپھی نے کہا قسم بخدا تو حکم نہین دے سکتا مگر یہ کہ ہمارے دین سے نکلجائے اور اپنا کفر باطنی تو ظاہر کرے وہ

ملعون اس کلام سے غضبناک ہوا اور کہا مجھسے ایسی درشتی اور سختی سے کلام کرتی ہو بلکہ معاذ اللہ تمھارے باپ بھائی

واقعۂ دربار یزید ملعون

دین سے خارج ہو گئے حضرت زینبؑ نے فرمایا دین خدا اور ہمارے جد و پدر و برادر کے دین پر تیرے باپ دادا اور تو نے ہدایت پائی بشرطیکہ مسلمان ہوئے ہو اوس ملعون نے کہا تم جھوٹ کہتی ہو حضرت زینبؑ نے کہا تو اپنی پادشاہی و سلطنت پر مغرور ہو گیا ہے اور جو چاہتا ہے سو بکتا ہے اب تیرا جواب مین نہ دونگی دوسری مرتبہ پھر اوس شامی نے وہی کہا یزید نے کہا چپ رہ خدا تجھے موت دے و بروایت دیگر ام کلثومؑ نے اوس شامی سے کہا اے بدبخت خدا تیری زبان کو قطع اور آنکھون کو اندھا اور ہاتھون کو خشک کرے تجھے جہنم واصل کرے چپ رہ واضح ہو کہ اولاد انبیا خدمتگار اولاد زنا نہین ہوتی ابھی کلام ام کلثوم تمام نہوا تھا کہ خدا نے اونکی دعا قبول فرمائی اور وہ ملعون گونگا ہو گیا اور آنکھین اوس شقی کی اندھی اور ہاتھ خشک ہو گئے ام کلثومؑ نے فرمایا الحمد للہ خدا نے دنیا ہی مین تھوڑی عقوبت کا مزا تجھے چکھا دیا یہ اوسکی جزا ہے جو کوئی ہتک حرمت حضرت رسولؐ کرے و بروایت سید ابن طاؤسؒ دوسری دفعہ اوس شامی نے یزید سے پوچھا یہ کون لوگ ہین اوس ملعون نے کہا یہ امام حسینؑ کی دختر فاطمہ ہے یہ زینبؑ دختر علیؑ ابن ابیطالب ہے شامی نے کہا حسینؑ پسر علیؑ و فاطمہؑ یزید نے کہا ہان شامی نے کہا تجھپر اے یزید لعنت خدا ہو عترت پیغمبرؐ کو تو قتل کرکے اونکی ذریت کو اسیر کرتا ہے قسم بخدا مجھے خیال تھا کہ یہ اسیران فرنگ ہین یزید نے کہا قسم بخدا تجھے بھی اونھین سے ملحق کرتا ہون یہ کہکے حکم دیا کہ اس شامی کو قتل کیا اسکے بعد اوس ملعون نے حکم دیا کہ اہلبیت رسول کو زندان مین لیجاؤ و حضرت امام زین العابدینؑ کو اپنے ہمراہ مسجد مین لیگیا اور ایک خطیب کو طلب کرکے منبر پر بھیجا اوس خطیب ملعون نے بہت کچھ ناسزا جناب امیرؑ اور امام حسینؑ کے حق مین کہکے سنا دیے اور یزید کی بہت تعریف و توصیف کی امام زین العابدینؑ نے آواز دی کہ اے خطیب تو نے خدا کو ایک مخلوق کی خوشی کے لیے غضبناک کیا اپنی جگہ جہنم مین مہیا جان پھر فرمایا اے یزید مجھے اجازت دے کہ منبر پر جاکے چند کلمات ایسے بیان کرون جو کہ موجب خوشنودی خدا و عالیان و باعث اجر و ثواب حاضران ہون یزید نے قبول نہ کیا حاضرین مجلس نے التماس کیا کہ انھین اجازت دیجیے ہم انکے کلام کے مشتاق ہین یزید نے کہا اگر یہ منبر پر جائین گے مجھے اور آل ابوسفیان کو رسوا کرینگے حاضرین نے کہا اس کودک سے کیا ہوسکیگا یزید نے کہا یہ اون اہلبیت مین سے ہے جو حالت شیر خوارگی مین بعلم و کمال آراستہ ہین جب اہل شام نے بہت مبالغہ کیا یزید نے اوسوقت اجازت دی پس حضرتؑ منبر پر تشریف لیگئے اور بعد حمد و ثناے الٰہی و درود حضرت رسالت پناہی ایک خطبہ ایسا فصیح و بلیغ ادا کیا جسنے دیدہ ہاے حاضران گریان اور دلہاے سنگدلان بریان کر دیے اسکے بعد فرمایا ایہا الناس خدا نے اہلبیتؑ رسول کو چھ خصلتین عطا کین اور سات خصلتون سے تمامی مخلوق پر ہمکو فضیلت دی علم و حلم و جوانمردی و فصاحت و شجاعت اور محبت دلہاے مومنین مین عطا کی اور ہمکو اس سبب سے فضیلت ہے

واقعات دربار یزید پلید

محمد مصطفےٰ صلعم ہمسے ہین اور صدیق اعظم علی مرتضےٰ ہمسے ہین اور جعفر طیّار جوکہ اپنے دونون پرون سے ہمراہ ملائکہ
بہشت مین پرواز کرتے ہین ہمسے ہین اور حمزہ شیر خدا و رسولؐ ہمسے ہین اور سبط امت یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ
سردار جوانان اہل بہشت ہمسے ہین جو مجھے پہچانتا ہی پہچانے اور جو مجھے نہین پہچانتا مین اوسے اپنے حسب نسب کی
کی خبر دیتا ہون ایہا الناس مین ہی فرزند مکہ و منی ہون مین ہی فرزند زمزم و صفا ہون مین اوسکا فرزند
ہون جسنے مقام ابراہیم کو اپنی چادر سے اوٹھایا۔ مین ہی فرزند بہترین پیغمبران ہون مین ہی بہترین فرزند سعی
طواف کنندگان ہون مین ہی فرزند بہترین حاجیان و تلبیہ گویا ہون مین ہی اوسکا فرزند ہون جو کہ براق
پر سوار ہوکے ہوا پر بلند ہوا مین ہی اوسکا فرزند ہون جسے ایک رات بھر مین مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک
لیگئے۔ مین ہی اوسکا فرزند ہون جسے جبرئیل نے سدرۃ المنتہی تک پہونچایا۔ مین ہی اوسکا فرزند ہون جو کہ
قریب خدا مین بمقام قاب قوسین او ادنیٰ پہونچا مین ہی اوسکا فرزند ہون جسنے ملائکہ ہای آسمان کے
ہمراہ نماز پڑھی مین ہی فرزند محمد مصطفےٰ صلعم ہون مین ہی فرزند علی مرتضیٰ ہون مین ہی اوسکا فرزند ہون
جسنے اپنی تلوار مینی ہاے مردم پر لگائی یہانتک کہ وہ لوگ بوحدانیت خدا قائل ہوے مین ہی اوسکا فرزند
ہون جسنے حضرت رسولؐ کے روبرو دو تلوارون سے جہاد کیا اور دو نیزون سے اہل عنا کو دفع کیا اور
دونون ہجرت مین ہجرت کی اور دونون بیعتون مین موجود تھے کافرون کو جنگ بدر و حنین مین ہزیمت
دی اور بقدر چشم زدن کبھی خدا کا کفر نہ کیا مین ہی فرزند صالح مومنان و وارث پیغمبران و براندازندہ ملحدان
و پادشاہ مسلمانان و نور جہاد کنندگان و زینت عابدان و تاج گریہ کنندگان و صبر کنندہ ترین صبر کنندگان
و بہترین نماز گذارندگان ہون مین ہی فرزند اوسکا ہون جسکی تائید جبرئیل و نصرت میکائیل کرتے تھے مین ہی
فرزند حمایت کنندۂ مسلمانان و کشندۂ مارقان و ناکثان و قاسطان ہون مین ہی اوسکا فرزند ہون جسنے اول
دین خدا و رسولؐ مومنون مین سے قبول کیا مین ہی فرزند اول سابقان و براندازندۂ مشرکان و تیر زہر
آلود خدا بر منافقان و زبان حکمت عارفان و یاری کنندۂ دین خدا و ولی خدا و گلستان حکمت خدا و صندوق
علم خدا ہون مین ہی فرزند جوانمرد سخی و شجاع زکی و پسندیدۂ ابطحی قطع کنندۂ اصلاب و متفرق کنندہ احزاب
ہون جسکا دل سب سے ثابت تر اور جسکی عزیمت سب سے محکم تر تھی وہ شیر بیشۂ شجاعت تھے کہ شمشیر آبدار سر ہاے
کافران جفا بکار کاٹتے اور برق شمشیر آبدار سے آگ خرمن عمر کفار و فجار مین لگا دیتے تھے شیر بیشۂ حجاز و دُر دُردانہ
عراق شہسوار بدر و احد شیر بیشۂ ہیجا وارث مشعرین والد سبطین یعنے ہمارے دادا علی بن ابیطالبؑ تھے
پس فرمایا مین ہی فرزند فاطمہ زہرا سیدۃ النساء اور فرزند خدیجہ کبریٰ ہون۔ مین ہی فرزند مقتول تیغ
اہل جفا فرزند لب تشنہ صحرائے کربلا فرزند غارت شدۂ اہل جور و جفا ہون مین ہی اوسکا فرزند ہون جسپر جنیان

خطبۂ حضرت امام زین العابدین

زمین و مرغان ہوا نے نوحہ کیا۔ مین ہی اوسکا فرزند ہون جسکے سر مبارک کو نیزہ پر نصب کر کے شہرون مین پھرایا
مین ہی اوسکا فرزند ہون جسکی حرمت اور عترت کو اولاد زنا نے اسیر کیا۔ ہم ہی اہلبیت محنت و بلا ہین ہم ہنا
محل نزول ملائکہ سما و مہبط علوم خدا ہین یہ فرما کر اسقدر مدائح اپنے اجداد کرام اور مفاخر اپنے آبائے عظام
کے بیان کیے کہ خروش اہالیان دربار سے بلند ہوا اور یزید ملعون ڈر گیا کہ ایسا نہو لوگ مجھسے منحرف ہو جائین
یہ خیال کر کے موذن کی طرف اشارہ کیا کہ اذان کہہ جب موذن نے اللہ اکبر کہا حضرت نے فرمایا کہ خدا سے
کوئی چیز بزرگ زیادہ نہین اور جب موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا حضرت نے فرمایا اس کہے
پر میرے بال اور پوست اور گوشت اور خون شہادت دیتے ہین۔ جب موذن نے اشہد ان محمد عبدہ
و رسولہ کہا حضرت نے فرمایا ای یزید بتا یہ محمدؐ جنکا نام اس رفعت و عزت سے لیے جاتا ہی میرے دادا ہین یا تیرے
اگر تو اپنا جد اونکو کہے وردغگو اور کافر کہلائے گا اور اگر کہے کہ وہ میرے جد تھے پھر اونکی عترت کو تو نے کیون
قتل کیا اور اونکی اولاد کو تو نے کیون اسیر کیا۔ اوس ملعون ولد الزنا نے اسکا جواب نہ دیا اور نماز کو کھڑا ہو گیا

ایضاً۔ روایت کی ہی کہ مجلس یزید ملعون مین ایک مرد علمائے یہود سے حاضر تھا اوسنے پوچھا یہ جوان کون
ہی کہا یہ علی بن الحسینؑ ہین اوسنے کہا حسینؑ کسکے پسر ہین کہا حسین بن علی بن ابی طالبؑ۔ پھر اوسنے پوچھا
اونکی والدہ کون ہین کہا اونکی مان فاطمہؑ دختر محمدؐ ہین یہودی نے کہا سبحان اللہ حسینؑ فرزند تمھارے پیغمبر
کے تھے اور اسقدر جلد اونکو تمنے قتل کیا تمنے اپنے پیغمبر کی ذریت سے برا سلوک کیا اور اونکی کچھ حرمت نہ کی
قسم بخدا اگر فرزند موسیٰؑ ہم مین ہوتا میرا یقین ہی کہ اونکی ہم لوگ پرستش کرتے تمھارے پیغمبر کل ہی روز
تمسے جدا ہوئے اور آج تمنے اونکے فرزند کو قتل کر ڈالا تم بری امت ہو یہ سنکے یزید نے اوسکے قتل کا حکم دیا یہودی
اوٹھا اور کہا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو لہذا سن لو مین نے توریت مین دیکھا ہی کہ جو شخص پیغمبر کی ذریت کو قتل کرے جب تک وہ
زندہ ہی ملعون ہی اور جب مریگا خدا اوسے جہنم مین ڈالدیگا۔ ابن لہیعہ نے روایت کی ہی کہ ابو الاسود نے کہا
ایک دن راس الجالوت کہ بزرگترین علمائے یہود سے تھا میرے پاس آیا اور کہا قسم بخدا میرے اور داودؑ کے درمیان ستر
پشت کا فاصلہ ہی مگر جب یہود لوگ مجھسے ملاقات کرتے ہین میری بہت تعظیم کرتے ہین اور تم نے اوس شخص کو
جسکی ایک پشت تمھارے پیغمبر سے ہنوز گذری تھی قتل کر ڈالا۔ امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہی کہ جب
سر مبارک سید الشہداؑ یزید ملعون پاس لائے وہ شقی سر منور مجلس شراب مین رکھکر شراب پیکر بار بار کرتا تھا ایک روز
پادشاہ فرنگ کا قاصد اوسکی مجلس مین حاضر ہوا اور وہ قاصد اپنی قوم مین بزرگ اشراف سے تھا اوسنے کہا ای
پادشاہ عرب یہ سر کسکا ہی یزید نے کہا تجھے اس سر سے کیا سروکار۔ اوسنے کہا جب مین اپنے پادشاہ پاس جاؤنگا
وہ اس شہر کا رسم و طریقہ مجھسے دریافت کریگا اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ اس سر کے حال سے مطلع ہون

اور اوس سے جاکے بیان کرون کروہ بھی تمھاری فرحت و سرور اور خوشی مین شریک ہو۔ یزید نے کہا یہ حسین بن علی کا ہے فرنگی نے کہا اونکی مان کا نام کیا ہے یزید نے کہا اونکی مان کا نام فاطمہؑ دختر رسول خدا ہے فرنگی نے کہا تجھپر اور تیرے دین پر پھٹکار ہو ہمارا دین تیرے دین سے بہت اچھا ہے واضح ہو کہ میرا باپ فرزندان حضرت داؤد کی نسل سے ہے اور بہت زمانہ گذر چکا ہے مگر فرنگی ہماری تعظیم کرتے ہین ہمارے پاؤن کے نیچے کی خاک تبرک سمجھ کے اوٹھا لیجاتے ہین تم لوگ اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کر ڈالتے ہو درانحالیکہ اوسمین و تمھارے پیغمبر مین ایک پشت بھی نہین گذری تمھارا دین بہت برا دین ہے کیا تو نے حکایت کلیساے حافر کی نہین سُنی یزید نے کہا بیان کر وہ فرنگی نے کہا ملک چین و عمان کے درمیان ایک دریا ایسا ہے جسکی مسافت ایک سال کی ہے اور اوسمین آبادی نہین بغیر ایک شہر کے جو کہ درمیان پانی کے واقع ہے اور طول اوس شہر کا اسّی فرسخ مکسر ہے اور تمام روے زمین پر کوئی شہر اوس سے زیادہ بڑا نہین کافور اور یاقوت اور عنبر وہان سے لاتے ہین اوس شہر کے درخت عود کے ہین اور وہ شہر فرنگیون کے قبضے مین ہے اور اوس شہر مین بہت گرجا ہین اور سب سے بڑا گرجا کنیسہ حافر ہے اوسکی محراب مین حقہ طلائی آویزان ہے اور اوس حقہ مین ایک سُم ہے جسے لوگ کہتے ہین وہ سُم خر عیسیٰؑ کا ہے جسپر وہ سوار ہوا کرتے تھے اوس حقہ کے دور کو طلا اور دیبا سے مزین کیا ہے اور ہر سال گروہ گروہ فرنگی اطراف عالم سے اوس گرجا کی زیارت کو آتے اور اوس حقہ کا طواف کرکے اوسے چومتے اور آنکھون سے لگا کے اپنی اپنی حاجات قاضی الحاجات سے طلب کرتے ہین وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کے سُم کی جسپر گمان ہے کہ یہ سُم حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کا ہے اسقدر عزت اور رعایت کرتے ہین اور تم لوگ اپنے پیغمبر کی دختر کے فرزند کو قتل کرتے ہو خدا تم مین اور تمھارے دین مین برکت نہ دے جب یزید ملعون نے یہ سُنا حکم کیا اسکو قتل کرو اپنے شہر مین جاکے یہ مجھے بدنام نکرے جب اوس فرنگی نے یہ سُنا کہا میرا قتل تجھے منظور ہے یزید نے کہا ہان اوس فرنگی نے کہا کل کی رات تمھارے پیغمبر کو مین نے خواب مین دیکھا اونھون نے کہا اے فرنگی تو بہشتی ہے مین اس کلام آنحضرت سے متعجب تھا اب مین شہادت بوحدانیت الٰہی و رسالت حضرت رسالت پناہی دیتا ہون یہ کہا اور دوڑ کے سر مبارک سید الشہداءؑ اپنے سینے سے لگا لیا پیار کرکے روتا جاتا تھا یہانتک کہ قتل ہوا۔ ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حکم یزید ملعون سے سر مبارک سید الشہداءؑ اوسکے دروازۂ قصر پر آویزان کیا گیا اور اہلبیت آنحضرت کو اپنے محل مین بھجوا دیا جب مخدرات اہلبیت عصمت و طہارت اوس ملعون کے گھر مین داخل ہوئے عورات آل ابوسفیان نے اپنے زیور اوتار ڈالے اور لباس ماتم پہنکے آواز بنوحہ و گریہ و زاری بلند کی اور تین روز ماتم رہا ہندہ دختر عبداللہ بن عامر کہ اوس زمانہ مین یزید کی زوجہ تھی اور پیشتر جناب امام حسینؑ کی خدمت مین تھی اوسنے پردہ کا مطلق خیال نہ کیا اور گھر سے نکل کے مجلس یزید ملعون مین جسوقت کہ مجمع عام تھا آکے کہا اے یزید تو نے سر مبارک امام حسینؑ

پسر فاطمہ زہراؑ کا میرے گھر کے دروازہ پر لٹکایا ہے یزید نے وہ اوڑھنے کے کپڑا اوسکے سر پر ڈالدیا اور کہا گھر میں چلی جا
اور گھر میں جا کر فرزند رسول خداؐ بزرگ قریش پر نوحہ وزاری کر اور ابن زیاد نے اونکے بارہ میں جلدی کی میں اونکے قتل
راضی نہ تھا مولف فرماتے ہیں یہ بات اوس شقی ملعون نے بمکر وحیلہ اپنی زوجہ ہند کے سمجھانے کو کہی تھی ورنہ اصل
قاتل امام حسینؑ کا تھی وہی ملعون تھا شیخ ابن نما نے روایت کی ہے کہ ایک رات سکینہ دختر امام حسینؑ نے خواب میں
دیکھا کہ پانچ ناقے نور کے ظاہر ہوئے اور ہر ناقہ پر ایک مرد پیر منور سوار تھا اور بہت فرشتے ہر طرف سے انھیں گھیرے
ہوئے تھے اور انکے ہمراہ ایک کنیز خوبصورت تھی جب وہ ناقے میری طرف سے نکل گئے وہ کنیز میرے پاس آئی
اور کہا اے سکینہ تمھارے جد رسول خداؐ تمکو سلام کہتے ہیں میں نے کہا رسول خداؐ پر سلام ہو تم کون ہو کہا میں حوران
بہشتی سے ہوں میں نے کہا وہ مردان پیر جو کہ اون ناقوں میں سوار تھے کون لوگ تھے اوس حوریہ نے کہا
ایک حضرت آدم صفی اللہ دوسرے ابراہیم خلیل اللہ تیسرے موسیٰ کلیم اللہ چوتھے عیسیٰؑ روح اللہ تھے میں نے
کہا وہ ایک مرد پیر جو اپنی ریش مبارک اپنے ہاتھ سے پکڑے تھے اور ضعف و نقاہت اونکے چہرہ سے ظاہر تھے
وہ کون تھے اوسنے کہا وہ تمھارے جد رسول خداؐ تھے جب میں نے اپنے جد کا نام سنا دوڑی کہ آنحضرتؐ پاس
جا کے اس امت جفا کار کی شکایت کروں ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ پانچ ہودج نور پیدا ہوئیں اور ہر ایک ہودج
میں ایک بی بی نورانی بیٹھی تھی میں نے اوس حوریہ سے پوچھا یہ عورتیں کون ہیں اوسنے کہا پہلی حضرت حوا
مادر آدمیاں دوسری آسیہ زن فرعون تیسری مریم دختر عمران چوتھی خدیجہ دختر خویلد ہیں میں نے کہا وہ پانچویں
کون ہیں کہ بکمال اندوہ اپنا سر مبارک ہاتھوں سے تھامے حیران و پریشان ہیں اوسنے کہا وہ تمھاری جد
فاطمہ زہرا ہیں جب میں نے اپنی دادی کا نام سنا دوڑی اور ہودج تک پہونچ کے نالہ و فریاد کرنے لگی کہ اے
مادر گرامی ظالمان امت نے ہمارے حق سے انکار کیا ہماری جمعیت کو پراگندہ کر دیا ہماری ہتک حرمت کو مباح
جانا اے دادی میرے پدر بزرگوار امام حسینؑ کو شہید کر کے مجھے یتیم کیا جناب فاطمہ نے فرمایا اے سکینہ اب آگے کچھ نہ کہو
میرے دل کو تو نے پارہ پارہ اور میرے جگر کو تو نے مجروح کر دیا اسوقت پیراہن حسینؑ مظلوم حقتعالیٰ پاس لیجاتی
ہوں اور اوسکا خونبہا طلب کرتی ہوں ایضاً دیگر علما نے حضرت سکینہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز سکینہ
نے یزید پلید سے کہا شب کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے اگر تو اجازت دے میں بیان کروں اوسنے کہا بیان کر
حضرت سکینہ نے فرمایا شب کو جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اپنے اور تمام اہلبیتؑ کے حال پریشان پر بہت
گریہ وزاری کی جب میں سو گئی میں نے دیکھا در ہائے آسمان کھل گئے اور درمیان آسمان و زمین ایک نور ساطع ہوا
اور حوریان بہشت اوتریں ناگاہ مجھے ایک باغ نہایت سبز و شاداب گل و ریاحین سے آراستہ اور ایک قصر نہایت
با رفعت و زینت نظر آیا پھر میں نے دیکھا پانچ مرد پیر نورانی اوس قصر میں داخل ہوئے میں نے ایک حوریہ سے پوچھا

یہ قصر کسکا ہی اوسنے کہا تمھارے پدر امام حسینؑ کا ہی مین نے کہا یہ پیر مرد نورانی کون ہین اوسنے کہا ای سکینہ تمنے نہین پہچانا وہ تمھارے جد حضرت رسولؐ ہین مین نے پوچھا وہ کہان گئے اوسنے کہا تمھارے پدر امام حسینؑ پاس گئے ہین مین نے کہا واللہ مین اپنے جد پاس جاکے اپنے حال کی اونسے شکایت کرتی ہون پھر مین نے ایک مرد خوشرو نورانی کو دیکھا کہ نہایت حزن واندوہ سے کھڑا ہی اور شمشیر ہاتھ مین ہی مین نے پوچھا یہ کون ہین اوسنے کہا تمھارے جد علی ابن ابی طالبؑ ہین یہ سنکر مین اونکے پاس گئی اور بروایت دیگر حضرت رسولؐ پاس گئی اور کہا یا جداہ ہمارے مردون کو قتل کیا اور ہماری خونریزی کرکے حرمت کو ضایع کیا ہمکو شتران برہنہ پر سوار کرکے یزید کے دربار مین لیگئے پس حضرت رسولؐ نے مجھے گود مین لیا اور فرمایا ای پیغمبران خدا دیکھو میری امت نے میرے فرزندون سے کیا سلوک کیا اوس حوریہ نے کہا ای سکینہ شکایت موقوف کرو کہ حضرت رسول کو تمنے رولادیا بعد ازان مجھے دوسرے قصر مین لے گئے اوس قصر مین پانچ بیبیان نہایت باعظمت و شان تھین اور اونمین ایک بی بی سب سے عظیم مرتبہ سیاہ پوشاک پہنے اور بال سر کے بکھرائے تھی اور پیراہن خون آلود ہاتھ مین تھا جسوقت وہ اوٹھتی تھین اونکی تعظیم کو سب بیبیان اوٹھتی تھین اور جب وہ بیٹھتی تھین اوسوقت سب بیبیان بیٹھتی تھین اور ہر امر مین اونکی عزت کرتی تھین مین نے اوس حوریہ سے پوچھا یہ خواتین معظمہ کون ہین اوسنے کہا ای سکینہ ایک حوا ہین اور دوسری مریم مادر عیسیٰؑ اور تیسری خدیجہؑ اور چوتھی سارہ زوجہ ابراہیم خلیلؑ و بروایتے ہاجرہ مادر اسمعیلؑ اور جنکے ہاتھ مین پیراہن ہی اور سب اونکی تعظیم کرتے ہین وہ تمھاری دادی فاطمہ زہرا ہین یہ سنکر مین اونکے پاس گئی اور کہا ای جدہ نامدار میرے پدر کو قتل کیا اور مجھے یتیم کیا اونھون نے مجھے سینہ سے لگایا اور نہایت گریہ وزاری اور وہ خواتین دیگر بھی بہت روئین اور کہا ای فاطمہ خدا تمھارے اور یزید کے درمیان بروز قیامت حکم کریگا ناگاہ مین نے دیکھا در ہاے آسمان کھل گئے اور ملائکہ فوج فوج میرے پدر کے سر اقدس کی زیارت کو آتے اور زیارت کرکے چلے جاتے ہین جب یزید نے یہ خواب سُنا اپنے منھ پر طمانچہ مارکے رونے لگا اور کہا مجھے قتل حسینؑ سے کیا مطلب تھا و بروایت دیگر اوس خواب کو سچ نہ جانا اور اوٹھکر چلا گیا قطب راوندی نے اعمش سے روایت کی ہی وہ کہتا ہی مین کعبہ مین طواف کرتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص دعا کرکے کہتا ہی خداوندا مجھے بخشدے مگر مین جانتا ہون تو نہ بخشیگا جب مین نے اوس سے سبب ناامیدی پوچھا وہ مجکو حرم سے باہر لے گیا اور کہا مین اونمین سے ہون جو عمر بن سعد لعین کے لشکر مین تھے اور اون چالیس نفر سے ہون جو امام حسینؑ کا سر شام مین لے گئے اور راہ مین بہت معجزات اوس سر بزرگوار سے مشاہدہ کیے جب ہم دمشق مین داخل ہوے جس روز اوس سر مطہر کو یزید کی مجلس مین لیے جاتے تھے قاتل نے سر مبارک آنحضرتؑ اوٹھا کر یہ رجز پڑھا کہ میری سپر کو طلا و نقرہ سے بھر دے اسلیے کہ مین نے بادشاہ بزرگ کو قتل کیا اور مین نے اوس

شخص کو قتل کیا جو سب سے افضل ہے یزید نے کہا جبکہ تو جانتا تھا کہ وہ ایسے بزرگ ہیں پھر اونکو کیون قتل کیا بعد اسکے اوس ملعون کے قتل کا حکم دیا اور اوس سر منور کو اپنے آگے رکھکے بہت خوش ہوا اور اہل مجلس نے اوسپر اتمام حجت کی مگر کچھ فائدہ نہوا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعد ازان اوس سر منور کو ایک حجرے مین کہ اوسکی مجلس عیش و شراب کے متصل تھا ایک نیزہ پر نصب کیا اور مجھے اوس سر مبارک کا پاسبان کیا اوس سر اقدس کے معجزات سے مجھے دہشت پیدا ہوئی اور نیند نہ آئی جب ایک ثلث شب گذری اور میرے ہمراہی خواب مرگ مین گئے ناگاہ آسمان سے میرے کان مین آوازین آئین اور مین نے سنا ایک منادی نے کہا اے آدم اوترو پس حضرت آدم علیہ السلام مع ملائکہ آسمان سے اوترے ناگاہ دوسری آواز آئی کہ اے ابراہیم اوترو پس وہ حضرت بھی مع ملائکہ بیشمار آئے اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ مع ملائکہ بیحد و شمار آئے بعد ازان ایک غلغلۂ عظیم سنا اور ایک آواز آئی کہ اے محمدؐ آیئے ناگاہ مین نے دیکھا حضرت رسولؐ مع افواج ملائکہ آسمان سے نازل ہوئے اور ملائکہ نے اوس حجرے کو جسمین امام حسینؑ کا سر مبارک تھا گھیر لیا اور حضرت رسولؐ اوس حجرے مین داخل ہوئے جب امام حسینؑ کے سر مبارک کو دیکھا رسول خداؐ پر صدمہ و رنج کی وجہ سے ضعف غالب ہوا اور بیٹھ گئے ناگاہ مین نے دیکھا جس نیزے پر سر امام حسینؑ کا نصب تھا وہ خم ہوا اور وہ سر منور آنحضرتؐ کی گود مین آگیا حضرتؐ نے اوس سر مطہر کو اپنے سینے سے لگایا اور حضرت آدمؑ پاس لائے اور کہا اے پدر دیکھیے میری امت نے میرے فرزند دلبند سے کیا سلوک کیا ناگاہ جبرئیلؑ حضرت رسولؐ پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ مین زلزلۂ زمین پر مامور ہون مجھے اجازت دیجیے کہ زمین کو متزلزل کر دون اور ایک ایسا نعرہ مارون کہ یہ سب ہلاک ہو جائین حضرت نے اجازت ندی جبرئیلؑ نے کہا مجھے اجازت دیجیے کہ ان چالیس نفر کو ہلاک کرون حضرت نے فرمایا تمکو اختیار ہے پس جبرئیلؑ جسپر کچھ پھونک دیتے تھے اوسکے بدن مین آگ لگ جاتی تھی اور اوسکے بدن کو جلا دیتی تھی یہانتک کہ میری نوبت پہونچی مین نے فریاد اور استغاثہ کیا حضرت نے فرمایا اوس ملعون کو چھوڑ دو خدا اسکو نہ بخشے یہ سنکر مجھے چھوڑ دیا اور سر اوٹھا کے لیگئے اور پھر دوسری شب کسی نے اوس سر مبارک کو نہ دیکھا جب عمر سعد لعین ملک رے کیطرف روانہ ہوا راہ مین جہنم واصل ہوا اور اپنے مطلب کو نہ پہونچا مولف فرماتے ہین کہ درباب سر مبارک سید الشہداؑ اہلسنت مین بہت اختلاف ہے مگر علمائے شیعہ مین یہ مشہور ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ مع سرہائے شہدا روز اربعین کربلا مین آئے اور اون سرون کو جسمون سے ملحق کیا یہ قول بحسب روایات بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور احادیث کثیرہ اسپر دلالت کرتی ہین کہ ایک شخص شیعیان آنحضرت سے اوس سر اقدس کو لیگیا اور بالائے سر حضرت امیر المومنینؑ دفن کیا اس سبب سے وہان بھی زیارت امام حسینؑ پڑھنا سنت ہے اور یہ بروایت صحیح

آنا آنحضرتؐ کا [illegible] سر امام حسینؑ

دلالت کرتی ہی کہ حضرت رسولؐ اوس سر منور کو اپنے ہمراہ لے گئے واضح ہو کہ حقیقت واقعی سر اقدس کی اگرچہ
دریافت نہو لیکن اسمین تو شک نہین کہ وہ سر اطہر اور جسم انور مقام شریف اور محل لطیف کو منتقل ہو کے عالم قدس
مین باہمدگر ملحق ہوا۔ ابن بابویہ نے روایت کی ہی کہ یزید ملعون نے حضرت امام زین العابدینؑ کو مع مخدرات
مطہرات ایسے مکان مین قید کیا جہان کچھ سایہ نتھا یہانتک کہ چہرہ ہاے نورانی کے پوست جدا ہو گئے اور اون
دنون بیت المقدس مین جو پتھر اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش مارتا تھا اور وقت طلوع شعاع
آفتاب دیوارون پر سرخ ہو جاتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دیوار پر چادر سرخ ڈالدی ہی یہانتک
کہ حضرت امام زین العابدینؑ تین مہینہ کے بعد سرون کو کربلا مین لائے بصائر الدرجات مین حضرت صادقؑ سے روایت
کی ہی کہ جب حضرت علی بن الحسینؑ کو یزید پلید پاس لے گئے اور انکو ایک کھنڈر مین اوسنے قید کیا بعض
اہلبیت نے کہا ہمکو اس مکان مین اسواسطے قید کیا ہی کہ یہ مکان ہمارے سرون پر گر پڑے جو لوگ پاسبانی
زندان کرتے تھے اونھون نے آپس مین بزبان رومی کہا یہ لوگ خائف ہین کہ یہ مکان ہم پر گریگا مگر نہین
جانتے کہ کل صبح انکو قتل کرینگے اون غلامون کو گمان تھا کہ یہ زبان رومی نہین جانتے چونکہ حضرت
امام زین العابدینؑ تمام زبانون سے واقف تھے فرمایا خدا نچاہیگا جب دوسرا روز ہوا انکو قید سے رہا
کیا۔ سید بن طاؤس وغیرہ نے روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت امام زین العابدینؑ بازار دمشق مین تشریف لیے جاتے
تھے منہال بن عمرو نے حضرت سے پوچھا آپ کو یہ شام کس حال مین ہوئی اور کیا مصیبت گذری حضرت نے فرمایا
جس طرح بنی اسرائیل پر آل فرعون مین گذری کہ اونکے فرزندون کو قتل اونکی عورتون کو اسیر کرتے تھے
اے منہال عرب عجم پر فخر کرتے ہین کہ محمدؐ عرب سے ہین اور قریش تمام عرب پر فخر کرتے ہین کہ وہ حضرت قریش
سے ہین اور ہمکو کہ اہل بیت رسولؐ ہین قتل کرتے ہین اور اپنے مساکن و مکانات سے دور رکھتے ہین اور
ہمارا حق غصب کر کے شہر بشہر ہمکو پھراتے ہین پس ہم قضاے حق تعالی پر راضی ہین اور کہتے ہین انا للہ
وانا الیہ راجعون روایت کی ہی ایک روز یزید ملعون نے حضرت امام زین العابدینؑ اور عمرو فرزند
حضرت امام حسنؑ کو طلب کیا اور عمرو کا سن گیارہ برس کا تھا عمرو سے کہا میرے فرزند خالد سے کشتی لڑو
عمرو نے کہا کشتی سے کیا فائدہ ہوگا اگر ہماری شجاعت کا امتحان تجھے منظور ہی تو ایک چھری مجھے دے
ایک چھری اوسے دے تاکہ مین اوس سے مقابلہ کرون یزید نے کہا یہ شجاعت تمہارے باپ دادا کی میراث
ہی بعد ازان حضرت امام زین العابدینؑ سے کہا کہ اپنی حاجت مجھسے بیان کر حضرت نے فرمایا میری
تین حاجتین ہین۔ اول یہ کہ میرے پدر بزرگوار کا سر مبارک مجھے دے دوسرے حکم کر کہ جو کچھ ہمارا مال و اسباب
لوٹ لیا ہی وہ ہمکو واپس کردین تیسرے اگر میرے قتل کا ارادہ ہی تو کسی کو مخدرات عصمت و طہارت کے ہمراہ کر کہ

بیان قید ہونے اہلبیت عصمت و طہارت کا

اونھین وانکے جد کے روضۂ منورہ تک پہونچا دے اوس ملعون نے کہا تم کبھی اپنے پدر کا سر نہ دیکھوگے اور عورتون کو تم خود مدینہ مین لیجاؤ اور جو کچھ تمھارا مال لٹا ہی مین اوسکے عوض مین اپنے مال سے تمکو دونگا حضرت نے فرمایا مین تیرا مال نہین چاہتا لیکن جو ہمارا لباس لٹا ہی اسلیئے اوسے طلب کرتا ہون کہ اوسمین کئی کپڑے ایسے ہین جنکا تاگا ہماری جدۂ معظمہ جناب فاطمہؑ کے دست مبارک کا کاتا ہوا ہی اور ایک مقنعہ اور گردن بند اور ایک پیراہن اون معظمہ کا اوس اسباب مین ہی یہ سنکر اوسنے حکم کیا کہ وہ تمام اسباب پھیر دو اور دو سو دینار طلا بھی لیے حضرت نے وہ روپیہ فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا پھر یزید نے حضرت امام زین العابدینؑ کو اس امر کی اجازت دی کہ خواہ مدینہ مین تشریف لیجائین یا دمشق مین رہین حضرت نے فرمایا مین چاہتا ہون مدینہ مین جہان میرے جد بزرگوار کا مقام ہجرت ہی چلا جاؤن بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہی کہ ہند زن یزید نے کہا جب شہدائے کربلا کے سر شام مین لائے مین نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور فوج فوج ملائکہ نازل ہوکے حضرت امام حسینؑ کے سر مبارک کے برابر کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے السّلام علیک یا ابا عبد اللہ السّلام علیک یا ابن رسول اللہ ناگاہ مین نے دیکھا ایک ابر آسمان سے اوترا اور اوس ابر مین بہت لوگ تھے اون مین ایک مرد نہایت ملاحت و صباحت و نور و صفا رکھتا تھا جب وہ زمین پر پہونچے دوڑ کے اوس سر منور کے پاس جاکے لب و دندان کے بوسے لیئے اور بکمال نوحہ و زاری کہتے تھے ای میرے فرزند دلبند تجھے قتل کیا اور تجھے پانی نہ دیا کیا تجھے نہین پہچانتے تھے ای فرزند گرامی مین تیرا جد رسول خداؐ ہون اور یہ تیرا پدر علی مرتضےٰ اور یہ تیرا برادر حسنؑ مجتبیٰ ہی اور یہ تیرے چچا جعفرؑ طیار و عقیل و حمزہ و عباسؑ ہین اسی طرح تمام اپنے اہلبیتؑ کو نام بنام بتایا ہند کہتی ہی مین اس خواب سے خائف و ترسان چونکی اور جب اوس سر بزرگوار کے پاس گئی تو دیکھا کہ نور اوس سر منور سے جانب آسمان ساطع ہی مین نے جاکے قصد کیا کہ یزید کو جگاکے اوسکو اپنے خواب سے مطلع کرون مگر اوسکو اوسکی جگہ پر نہ پایا جب تلاش کیا تو دیکھا کہ وہ ایک اندھیرے مکان مین دیوار کی طرف منھ کیے بیٹھا ہی اور نہایت خوف و دہشت سے کہتا ہی مجھے حسینؑ سے کیا مطلب تھا جب اوسنے میرا خواب سنا اوسکا غم و اندوہ زیادہ ہوا اور سر جھکا کے کچھ جواب نہ دیا صبح کو اہلبیت رسالتؑ کو طلب کرکے اونکو شام مین رہنے یا مدینہ منورہ کیطرف چلے جانے پر اختیار دیا اونھون نے کہا اول ہمکو امام مظلوم کے ماتم برپا کرنے کا حکم دے اوسنے کہا جو تمھین منظور ہو وہ کرو اور ایک مکان اہلبیتؑ کو دیا اہلبیتؑ نے جامہائے سیاہ پہنے اور ملک شام مین جسقدر قریش و بنی ہاشم تھے وہ ماتم و گریہ و زاری و تعزیت و سوگواری مین انکے شریک ہوے اور سات روز تک اون حضرت پر نوحہ و زاری کی روز ہشتم یزید نے انکو طلب کیا اور عذر خواہی کرکے شام مین رہنے کی انکو تکلیف دی جب اونھون نے قبول نہ کیا

خواب ہندہ زوجۂ یزید پلید

بخشین اور ہمدردی انکو دلوا دین اور خرچ کے لیے مال حاضر کیا اور انسے کہا کہ یہ اوس ظلم کا عوض ہی جو تمپر ہوا - ام کلثومؑ نے فرمایا ای یزید تو کسقدر بیحیا ہی ہمارے بھائیون اور عزیزون کو قتل کرکے کہتا ہی کہ یہ عوض ہی اوس فعل کا جو مین نے کیا حالانکہ تمام دنیا کا معاوضہ اونکے ایک رونگٹے سے نہین ہوسکتا و بروایت شیخ مفید وغیرہ یزید ملعون نے نعمان بن بشیر کو کہ صحابۂ حضرت رسولؐ سے تھے طلب کیا اور کہا کسی شامی کو کہ جو صلاح و نیکی و امانت و دیانت سے موصوف ہو اوسکو انکے ہمراہ کرو اور عمدہ طرح سے انکے سفر کی تیاری کرو اور کچھ لوگ نگہبانی کے لیے انکے ہمراہ روانہ کرو و بروایت دیگر خود نعمان کو ہمراہ کیا بعد ازان حضرت امام زین العابدینؑ کو طلب کرکے بخیال رفع تشنیع کہا ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے اگر مین اوسکی جگہ پر ہوتا تو امام حسینؑ جو کچھ مجھسے طلب کرتے مین اونکو دیتا اور اونکے قتل پر راضی نہوتا آپ ہمیشہ مجکو خط لکھا کرین اور جو حاجت ہو وہ مجھسے طلب فرمائین کہ مین بجا لاؤنگا بعد ازان جس شخص کو انکی رفاقت و نگہبانی پر مقرر کیا تھا اوسکو طلب کرکے حضرت کی رعایت کے باب مین اوس سے بہت کچھ کہا اور جب اہلبیتؑ روانہ ہوکے قریب عراق پہونچے اوس شخص سے جو انکے ہمراہ تھا کہا ہمکو کربلا لیچلو اور وہان سے مدینہ کی جانب روانہ ہو اوس شخص نے منظور کیا جب کربلا پہونچے اوس وقت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ اور گروہ بنی ہاشم اور اون امام مظلوم کے اقارب حضرتؑ کی زیارت کو آئے تھے اوس مقام متبرک مین آپس مین ملاقات کرکے بہت گریہ وزاری کی ایک جماعت کثیر عورات قریہ و دیہات سے وہان حاضر ہوئین اور مراسم تعزیت بجا لائین بعد اسکے روانہ ہوے بشیر بن جذلم کہ ہمراہیان اہلبیت سے تھا وہ کہتا ہی جب ہم قریب مدینہ پہونچے حضرت سید الساجدینؑ نے ایک مقام پر قریب شہر نزول اجلال فرمایا اور حکم دیا کہ خیمہ نصب کرین اور تھا تین گھڑی ہوا پھر فرمایا ای بشیر خدا تیرے باپ پر رحم کرے تیرا پدر مرد شاعر تھا اپنے باپ کا حصہ تونے بھی پایا ہی اوسنے کہا ہان یا بن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون حضرت نے فرمایا مدینہ مین جاکے چند شعر مرثیۂ سید الشہداء مین پڑھ اور اہل مدینہ کو ہمارے آنے سے مطلع کر بشیر کہتا ہی مین سوار ہوکے مدینۂ طیبہ مین داخل ہوا جب مسجد حضرت رسولؐ کے قریب پہونچا مین نے بصدائے گریہ وزاری چند شعر جانسوز اس مضمون کے پڑھے ای اہل یثرب یہ جگہ قیام کی نہین رہی کیونکہ امام حسینؑ شہید ہوگئے اور اسی سبب سے میری آنکھون سے سیلاب اشک روان ہی اونکا بدن شریف کربلا مین درمیان خاک و خون غلطان ہی اور اونکا سر مبارک نیزے پر شہر بشہر پھراتے ہین بعد ازان کہا علی بن الحسینؑ مع بقیۂ اہلبیتؑ تمھارے قریب آ گئے ہین اور مین اونکا قاصد ہون جب یہ آواز مدینہ مین بلند ہوئی تمام مخدرات بنی ہاشم و زنان مہاجرین و انصار سر و پا برہنہ اپنے مکانون سے نکل آئین اپنے منھہ پر طمانچے مارے اور اپنے بال بکھرا کے صدائے نالہ و نوحہ وزاری و واویلاہ و مصیبتاہ بلند کی مین نے

کبھی مدینہ کو اس حال سے نہ دیکھا تھا اور کبھی اوس روز سے پہلے اس زور شور کا ماتم اور غم نہ دیکھا تھا پھر سب میرے پاس آئے اور کہا ای بدخبر سنانے والے تو نے ماتم سید الشہدا مین ہمارے اندوہ کو تازہ اور ہمارے جراحتون کو اپنے نالۂ جانسوز سے خراشیدہ کیا تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی مین نے کہا مین بشیر بن جذلم ہون میرے آقا علی بن الحسین ع نے مجھے تم سب کے پاس بھیجا ہی اور خود مع عیال امام شہید و اہلبیت فلان مقام پر مقیم ہین جب مجھسے یہ خبر سُنی تمامی زن و مرد سر و پا برہنہ گریان و نالان اوسطرف روانہ ہوئے مین ہرچند گھوڑا دوڑاتا تھا اور جلدی کرتا تھا مگر کثرت ہجوم مردم سے راہ نہ ملتی تھی جب مین حضرت کے قریب خیمہ پہونچا مین نے دیکھا حضرت امام زین العابدین ع کرسی پر بیٹھے ہین اور چشم مبارک سے مثل باران آنسو جاری ہین اور رومال سے آنسو پاک کرتے ہین اور ہر جانب صدائے نوحہ و گریہ مردان و زنان و کنیزان و خواتین منظمہ بلند ہی بکثرت لوگ چلے آتے ہین اور حضرت کو پُرسا دیتے ہین صدائے واحسیناہ عرش برین تک بلند ہی سیلاب اشک اہل زمین آسمان تک پہونچا ہی قدسیون کے اشک خونین سے روے زمین کو گلگون کر دیا ہی جب شور و فغان مین کچھ کمی ہوئی اوسوقت حضرت نے لوگون سے اشارہ کیا کہ خاموش رہو جب سب چپ ہوئے حضرت نے فرمایا مین اوس خدا کا حمد کرتا ہون جو پروردگار عالمیان اور تمام خلائق پر رحیم و مہربان ہی وہ ہی صاحب روز جزا و آفرینندۂ ارض و سما ہی او معرفت اوسکی ادراک عقول سے بعید اور رازہای پنہان سے قریب ہی پھر کہا حمد کرتا ہون مین اوسکے لیے عزائم امور و مصائب ہوا اور محنتہای دردناک اور بلاہای صبر برانداز ندہ پر ایہا الناس خاص خدا کے لیے حمد ہی کہ ہمکو سخت ترین مصیبت مین مبتلا کیا اور اسلام مین رخنۂ عظیم پیدا ہوا سید جوانان بہشت کو قتل اور اونکے فرزندون اور اہلبیت کو اسیر کیا اور اونکا سر نیزے پر شہر بشہر پھرایا یہ وہ مصیبت ہی جسکا مثل و نظیر نہین کونسا دل بعد دیکھنے ایسی مصیبت جانسوز کے شاد ہوگا بتحقیق کہ ساتون آسمانون نے حضرت کی شہادت پر گریہ کیا اور دریا خروش مین آئے اور آسمان و زمین کو تزلزل ہوا درختون مین آگ لگ گئی ماہیان دریا آتش ہجران پر طپیدہ ہوئین قدسیان عالم بالا و حاملان عرش اعلے نے مصیبت سید الشہدا علیہ السلام مین اشک خونین بہائے ایہا الناس کون دل اس محنت سے شگافتہ اور کون سینہ اس مصیبت مین مجروح نہوا ایہا الناس آگاہ ہو ہمکو مانند اسیرون کے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور شتران برہنہ پر سوار کر کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرایا قسم بخدا اگر پیغمبر خود ان لوگون سے ہماری ذلت و قطع نسل کے لیے ارشاد کرتے تب بھی اس سے زیادہ ظلم نکرتے حالانکہ حضرت رسول نے ہمارے اعزاز و اکرام و احترام اور رعایت حقوق کی اوسنے سفارش کی ہی انا للہ و انا الیہ راجعون کیا ماتم جانگداز اور کیا واقعۂ راحت برانداز ہی بن

خدا سے اپنا صواب طلب کرتا اور اوسی سے امید ثواب رکھتا ہون اور وہی ظالمون سے انتقام لینے والا اور صابرون کا ثواب دینے والا ہی یہ سنکر صوحان بن صعصعہ نے اوٹھکے عذر کیا کہ مین زمین گیر ہوگیا ہون اس سبب سے آپکی نصرت سے محروم رہا حضرت نے اوسکا عذر قبول کرکے اوسکے باپ کو بکلمۂ رحمت یاد کیا بعد ازان مدینہ مین تشریف لائے جب حضرت رسول کے مرقد منور و ضریح مقدس پر نظر پڑی فریاد کی کہ واجداہ واجداہ آپکے حسین کو تشنہ لب شہید کیا اور آپکے اہلبیت محترم کو اسیر کیا پس دوبارہ مدینہ مین غلغلہ خروش برپا ہوا اور صدائے نالہ و گریہ در و دیوار سے بلند ہوئی حضرت صادق سے منقول ہی کہ حضرت امام زین العابدین چالیس سال اپنے پدر بزرگوار پر روئے دن کو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت حقتعالی مین قیام کرتے تھے جب حضرت کا غلام آب و طعام حاضر کرتا اور عرض کرتا ای آقا تناول کیجیے حضرت گریہ کرکے فرماتے تھے کیونکر یہ کھانا کھاؤن حالانکہ فرزند رسول گرسنہ شہید ہوا اور کیونکر یہ پانی پیون کہ فرزند رسول تشنہ لب قتل ہوا یہ کلام کہکر روتے یہانتک روتے تھے کہ اوس آب و طعام مین حضرت کے آنسو مخلوط ہوجاتے تھے اور جب تک اپنے پدر بزرگوار سے ملحق ہوئے اسی حال سے بسر کی یہانتک کہ محنت دنیا سے فراغت ملی حضرت کے ایک غلام نے روایت کی ہی کہ ایک روز میرے آقا صحرا مین گئے مین بھی عقب آنحضرت تھا مین نے دیکھا حضرت زمین ناہموار پر سجدے مین گئے گریہ و زاری کرتے تھے اور ذکر خدا مین صدا بلند تھی پس ہزار مرتبہ اس تہلیل کو پڑھا۔ لا الہ الا اللہ حقاً حقاً لا الہ الا اللہ تعبداً و رقاً لا الہ الا اللہ ایماناً و صدقاً جب حضرت نے سجدے سے سر اوٹھایا ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی تھی مین نے عرض کیا ای مولا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ آپ کا گریہ و اندوہ کم ہو حضرت نے فرمایا وای ہو تجپر حضرت یعقوب خود پیغمبر اور فرزند پیغمبر تھے اور اونکے بارہ فرزند تھے حق تعالی نے اونکے ایک فرزند کو اونسے جدا کردیا اوس اندوہ سے اونکے سر کے بال سفید ہوگئے اور پشت خم ہوگئی آنکھون سے نور جاتا رہا ہر چند اونکا پسر زندہ تھا مین نے اپنے پدر و برادر و سترہ اشخاص اہلبیت سے قتل ہوتے دیکھے پھر کیونکر میرا اندوہ و غم کم ہو مولف فرماتے ہین ہوسکتا ہی کہ حضرت کا گریہ محبت خود حق تعالی سے ہو چنانچہ حضرت کی مناجات سے معلوم ہوتا ہی چونکہ یہ مصائب بھی شریک ہوئے شاید اسطرح اظہار مصلحت فرمایا ہو تاکہ لوگون پر اس واقعہ عظمی و داہیہ کبری کی رسوائی ظاہر ہو یا یہ کہ دوستان خدا و مقربان حقتعالی کا گریہ ایک دوسرے پر مثل اورون کے نہین ہی کہ محبت بشری سے ہو چنانچہ فوت اولاد مین اسقدر گریہ نہین کرتے بلکہ حضرت امام زین العابدین اپنے پدر بزرگوار کو اورون سے بہتر اور فوائد وجود اون بزرگوار کے اور مفاسد عدم وجود اوس امام اخیار کے اورون سے زیادہ جانتے تھے اور معلوم تھا کہ وہ اپنے زمانہ مین محبوب ترین

گریہ حضرت امام زین العابدین

خلق خدا تھے اونکے قتل سے ایک عالم کی گمراہی متصور ہے دین خدا ضائع ہوا حضرت رسولؐ کی سنت برطرف ہوئی بنی امیہ کی بدعتین ظاہر ہوئین اس سبب سے حضرت گریہ کرتے تھے اور تھوڑے غور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گریہ خاص محبت خدا کی طرف راجع ہے اور کسی قدر اسکا حال کتاب حیات القلوب و عین الحیات مین مذکور ہے۔

فصل سولھوین اون غرائب معجزات کے بیان مین جو بعد شہادت آنحضرتؑ ظاہر ہوئے اور رونا آسمان و زمین کا چاند سورج مین گرہن لگنا علی بن ابراہیم نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک روز ایک دشمن خدا و رسولؐ حضرت امیر المومنینؑ کی طرف سے گذرا حضرت نے یہ آیہ پڑھا فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین یعنے نہین گریہ کیا ابر آسمان و زمین نے اور نہ تھے وہ مہلت یافتگان سے اثنا مین امام حسینؑ ادسطرف سے گذرے حضرت نے فرمایا ولیکن ابر آسمان و زمین گریہ کرینگے اور فرمایا کہ آسمان و زمین نے گریہ نہین کیا مگر یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ پر بسند معتبر حسینؑ بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ کہا مین نے خدمت جناب صادقؑ مین عرض کیا مین مجالس مخالفین مین شریک ہوتا اور آپکو یاد کرتا ہون اوسوقت کیا کہا کرون حضرت نے فرمایا جب اونکی مجالس مین جاؤ کہو اللہم ارنی الرخاء والسرور راوی نے کہا آپ پر سے فدا ہون مجھے امام حسینؑ یاد آتے ہین اوسوقت کیا کہون حضرت نے فرمایا تین مرتبہ کہو صلی اللہ علیک یا ابا عبد اللہ پھر حضرت نے فرمایا جب امام حسینؑ شہید ہوے اونکی شہادت پر ساتون آسمان اور ساتون طبقات زمین اور جو کچھ درمیان آسمان و زمین ہے اور جو بہشت و دوزخ مین ہین اور جو خلائق حق تعالیٰ سے دکھائی دیتے اور جو نہین دکھائی دیتے سب روئے مگر تین چیزین کہ وہ امام حسینؑ پر نہین روئین۔ راوی نے عرض کیا مین آپ پر سے فدا ہون وہ تین چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ بصرہ و دمشق اور آل حکم بن ابی العاص یہ نہین روئے بسند معتبر جبلہ ملیہ سے روایت کی ہے کہ کہا مین نے میثم تمارؓ سے کہ اصحاب حیدر کرارؑ و صاحب اسرار سے تھے سنا ہے وہ کہتے تھے کہا قسم بخدا مین یاد کرتا ہون کہ یہ امت اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو دسوین محرم کو شہید کریگی اور دشمنان خدا و سدن کو روز برکت سمجھین گے اور یہ امر البتہ شدنی ہے اور علم الٰہی مین گذرا ہے اور اسکی خبر میرے آقا اور مولا امیر المومنینؑ نے مجھے دی ہے اور مجھسے ارشاد فرمایا ہے کہ امام حسینؑ پر جمیع اشیاء یہانتک کہ وحشیان صحرا و ماہیان دریا و مرغان ہوا گریہ کرینگے اور آفتاب و ماہ و ستارگان و آسمان و زمین و مومنین جن و انس و جمیع ملائکہ آسمان و طبقات زمین و رضوان خازن بہشت و مالک خازن جہنم و حاملان عرش الٰہی سب مصیبت پر امام حسینؑ کے روئین گے اور آسمان خون و خاکستر برسائیگا اور لعنت خدا قاتلان امام حسینؑ پر واجب ہوئی ہے جسطرح اون کافرون پر لعنت خدا واجب ہوئی ہے جنھون نے خدا کے ساتھ دوسرا خدا قرار دیا ہے اور جسطرح لعنت یہود و نصاریٰ و گبران کفار پر واجب

ہوئی ہی جبلہ نے کہا مین نے میثم تمار رضؓ سے پوچھا کہ اے میثم کس طرح یہ لوگ اوسدن کو جسدن ایسے بزرگوار شہید ہونگے روز برکت جان سکتے ہین یہ سُنکے میثم تمار رضؓ رونے لگے اور کہا اس بارہ مین ایک حدیث وضع کی ہی کہ خدا نے اس روز توبۂ آدمؑ قبول کی ہی اور یہ دروغ ہی بلکہ توبۂ آدمؑ ماہ ذیحجہ مین قبول ہوئی اور کہتے ہین کہ اس روز یونسؑ شکم ماہی سے باہر آئے یہ بھی صحیح نہین اسلیے کہ یونس بھی ماہ ذیحجہ مین شکم ماہی سے باہر آئے اور کہتے ہین کہ اس روز نوحؑ کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری حالانکہ وہ اٹھارھوین ماہ ذیحجہ کی تھی اور کہتے ہین کہ اس روز حق تعالی نے دریا کو نبی اسرائیلؑ کے لیے شگافتہ کیا حالانکہ یہ واقعہ ماہ ربیع الاوّل مین گذرا پس میثم نے کہا ای جبلہ واضح ہو کہ حسینؑ بن علی سید الشہداؑ بروز قیامت مین اور اونکے اصحاب کو بروز قیامت جمیع شہدا پر فضیلت ہی ای جبلہ جب دیکھنا کہ آفتاب مثل خون تازہ سُرخ ہو گیا ہی اوسوقت جاننا کہ امام حسینؑ شہید ہوئے ہین جبلہ نے کہا مین ایک روز باہر آیا اور شعاع آفتاب کو دیکھا کہ دیوارون پر سُرخ مثل لباس شوخرنگ چمک رہی ہی یہ دیکھکر مین فریاد کر کے رونے لگا اور کہا قسم بخدا ہمارے سردار امام حسینؑ شہید ہو گئے۔ ابن قولویہ رحؒ نے روایت کی ہی کہ باشندگان بیت المقدس سے ایک شخص نے مجھسے کہا قسم بخدا ہم ساکنان بیت المقدس واطراف و نواحی نے آخر روز جسدن امام حسینؑ شہید ہوئے جانا کہ امام حسینؑ شہید ہو گئے راوی نے کہا تمنے کیونکر جانا اوس شخص نے کہا جو سنگ و کلوخ زمین سے ہمنے اوٹھایا اوسکے نیچے سے خونِ تازہ جوش زن تھا اور دیوارین مثل خون سُرخ ہو گئی تھین اور تین دن تک خونِ تازہ آسمان سے برسا اور درمیانِ شب ایک منادی کی آواز ہمنے سنی کہ وہ چند شعر باآواز بلند پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہی۔ آیا وہ اُمت جسنے حسینؑ کو شہید کیا معاذ اللہ اونکے جد محمد مصطفےٰؐ کی شفاعت کی بروز حساب امیدوار ہی شفاعت سید مختارؐ و حیدر کرارؑ اسکو نصیب نہوگی اسلیے کہ بہترین سوارانِ معرکۂ شجاعت و بہترین جوانان و پیرانِ ہر جماعت کو اس امت نے قتل کیا ہی۔ اور تین دن تک آفتاب ایسا سیاہ و تاریک نکلا کیا کہ ستارے آسمان پر دن کو دکھائی دیتے تھے بعد اسکے تھوڑے دنون کے خبر پہونچی کہ پہلے روز جسدن سے یہ عجائب و غرائب علامات مشاہدہ ہوئے وہ روز شہادت سید الشہداؑ امام حسینؑ تھا۔ زہری نے باسانید معتبرہ روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے جو سنگریزہ بیت المقدس سے اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خونِ رنگین جوش مارتا تھا۔ ایضاً بسندہای معتبرہ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہی کہ امام حسینؑ کی مصیبت پر آدمیان و جنیان و مرغان و وحشیانِ صحرا سب روئے۔ ایضاً بسند معتبر حارث اعور سے روایت کی ہی کہ جناب امیرؑ نے فرمایا میرے پدر و مادر حسینؑ پر سے فدا ہون وہ عقب کوفہ شہید ہوگا۔ قسم بخدا گویا مین دیکھ رہا ہون کہ وحشیانِ صحرا اپنی گردنین

اوٹھائے حسین کی قبر مطہر کو دیکھ کے شام سے صبح تک نوحہ وزاری کرتے ہیں جب ایسا سانحہ واقع ہو
ہرگز ہرگز جور و جفا کمر و اور اوس امام مظلوم کی زیارت نہ چھوڑو۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک روز
جناب امیرؑ مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ناگاہ امام حسینؑ آئے جناب امیرؑ نے اپنا دست مبارک امام حسینؑ کے سر پر
رکھا اور فرمایا اے فرزند ایک جماعت کو قرآن میں لکھا ہے کہ اونکی شہادت پر زمین و آسمان نے گریہ کیا اور قسم بخدا
اے نور چشم تجھے اشقیا قتل کرینگے اور تیری مصیبت پر آسمان و زمین روئینگے بسندہائے معتبرہ دیگر جناب صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ قتل امام حسینؑ پر زمین و آسمان روئے اور سرخ ہو گئے۔ و بروایت دیگر فرمایا کہ آسمان یحییٰ
بن زکریاؑ اور حسین بن علیؑ پر رویا راوی نے پوچھا کہ گریہ آسمان کیونکر تھا حضرت نے فرمایا جا بجا [?] وقت
طلوع اور وقت غروب سرخ ہوتا تھا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک زن صالحہ کوفیہ نے کہا جب امام حسینؑ
شہید ہوئے ایک سال نو مہینہ تک آسمان مثل خون سرخ تھا کہ آفتاب نہ دیکھ پڑتا تھا۔ ایضاً ایک جماعت
اہل کوفہ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ شہید ہوگئے آسمان نے سرخ خاک لوگوں پر برسائی ایضاً بسند معتبر
امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ جب سے خدا نے آسمان کو پیدا کیا ہے وہ کسی پر نہیں رویا مگر یحییٰ بن زکریا
اور میرے پدر امام حسینؑ پر۔ راوی نے پوچھا کہ آسمان کیونکر رویا حضرت نے فرمایا جب کپڑے ہوا میں
پھیلاتے تھے خون کی چھینٹیں اون پر دیکھ پڑتی تھیں جسطرح خون پشہ کپڑوں پر لگ جاتا ہے۔ ایضاً بسند
موثق جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امام حسینؑ کا قاتل ولد الزنا تھا اور یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل بھی ولد الزنا
تھا اور جب امام مظلومؑ کو شہید کیا ایک سال تک آسمان سرخ رہا اور آسمان و زمین امام حسینؑ و یحییٰ بن
زکریاؑ پر روئے اور گریہ آسمان اوسکی سرخی تھی۔ ایضاً بسندہائے معتبر جناب صادقؑ و امام رضاؑ سے روایت
کی ہے کہ الو زمانہ جناب رسولؐ خدا میں گھروں کے اندر رہا کرتا اور آدمیوں سے بہت انس و محبت رکھتا تھا
اور جب دستر خوان بچھتا تھا وہ بھی آ بیٹھتا تھا اور لوگ کھانا اوسکے آگے ڈال دیتے تھے لیکن امام حسینؑ کے شہید
ہونیکے بعد آدمیوں سے الو بھاگنے لگا اور آبادی سے ویرانی میں نکل گیا اور صحرا و جنگل میں مقیم ہوا اور کہا تم لوگ
بری امت ہو کہ اپنے پیغمبرؐ کے فرزند کو قتل کیئے ہو اور میں تم سے مطمئن اور بیخوف نہیں ہوں پس دن کو مصیبت
امام حسینؑ کے غم سے روزہ رکھتا اور رات پانی نہیں کھاتا ہے اور جب رات ہوتی ہے صبح تک نوحہ و زاری
امام حسینؑ پر کرتا ہے ابن شہر آشوب نے بطریق مخالفین از مخالفین کی کتب معتبرہ سے ایک زن بنی اسد سے روایت
کی ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا آسمان نے خون برسایا اور ہمارے قبیلہ میں کنوئیں اور گھڑے اور برتن خون سے
بھر گئے ایضاً عرفہ میں عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز دن کو پانی برسا جب ہم نے اپنے سفید کپڑوں پر نظر
کی سب خون سے رنگین ہوگئے تھے جب اونٹوں کو پانی پلانے لیگئے پانی سب [illegible] ہوگیا تھا جب خبر پہنچی کہ امام حسینؑ

اوسی روز شہید ہوئے تھے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آسمان امام حسینؑ کے مصائب پر چالیس روز
خون سے رویا ام سلیم سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا آسمان سے خون برسا کہ مکانات اور دیواریں
سرخ ہوگئیں تفسیر ثعلبی وغیرہ میں روایت کی ہے کہ یہ سرخی جو آسمان پر ظاہر ہوا کرتی ہے قتل امام حسینؑ کے بعد سے
ظاہر ہوئی ہے۔ تاریخ نسائی میں اسود بن قیس سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا سُرخی مشرق و مغرب سے
بلند ہوئی اور درمیان آسمان قریب تھا کہ اگر دونوں سُرخیاں ملجائیں مگر چھ مہینہ تک اسیطرح وہ سُرخی جدا جدا رہی
ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا آفتاب کو گہن لگا اور اسقدر تاریک ہوگیا کہ ستارے دن کو ظاہر ہوئے
ہمنے گمان کیا کہ قیامت برپا ہوئی ہے بعض کتب معتبرہ میں ام حیان سے روایت کی ہے کہ روز شہادت امام حسینؑ سے تین
دن تک سیاہ آندھی چلی اور جو پتھر اوٹھاتے تھے اوسکے نیچے سے خون تازہ جوش زن تھا۔ شیخ طوسیؒ نے عمار بن ابی عمار سے
روایت کی ہے کہ روز شہادت امام حسینؑ آسمان نے خون تازہ زمین پر برسایا۔ ابن بابویہؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے
روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کو بضرب ہائے شمشیر مجروح کرکے گرادیا اور آگے چاہا سر مبارک جدا کریں ایک منادی
نے خدا کی جانب سے درمیان آسمان ندا کی اے امت مبہوت متحیر شدہ و ستمگار اپنے پیغمبر بزرگوار کے بعد خدا تمکو
عید الضحیٰ و عید الفطر کی توفیق نہ دے پس جناب صادقؑ نے فرمایا قسم بخدا ان اشقیا نے توفیق نپائی اور نہ پائینگے
کہ نماز فطر و اضحے امام حق کے ہمراہ بجا لائیں یہانتک کہ طالب خون امام حسینؑ یعنے قائم آل محمدؐ ظاہر ہوں ایضا
بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایکدن امام حسینؑ اپنے برادر امام حسنؑ کے پاس آئے جب اپنے بھائی کو
دیکھا رونے لگے امام حسنؑ نے کہا اے برادر کیوں روتے ہو امام حسینؑ نے فرمایا مجھے اوسپر رونا آتا ہے جو آپ سے منافقین
سلوک کرینگے امام حسنؑ نے فرمایا مجھسے جو سلوک کرینگے وہ یہ ہے کہ زہر سے مجھے شہید کرینگے۔ ولیکن وہ دن مثل تمہارے
دن کے نہیں اے برادر تمکو تیس ہزار ستمگار جفا کار کہ سب عوعی تمہارے جد بزرگوار کی امت سے ہونے کا کرینگے اور
اپنے کو مسلمان کہینگے وہ تمہارے قتل و خونریزی و ہتک حرمت کرنے اور تمہارے فرزندان و زنان محترم کو اسیر کرنے
اور مال لوٹ لینے پر آمادہ اور جمع ہونگے اوسوقت بنی اُمیہ پر لعنت خدا نازل ہوگی اور آسمان خاکستر و خون
برسائیگا اور تمہارے مصائب پر ہر چیز روئیگی یہانتک کہ جنگلوں میں وحشی اور دریاؤں میں مچھلیاں روئینگی
ابن قولویہؒ نے بسند معتبر عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ جب عثمان نے ابوذر غفاریؓ کو مدینہ سے بمقام ربذہ
بھیجدیا لوگوں نے ابوذرؓ سے کہا اے ابوذرؓ شاد و خوشحال رہو کہ ایسے آزار راہ خدا میں سہل ہیں ابوذرؓ
نے کہا ہاں بہت سہل ہیں ولیکن اوسوقت تمہارا حال کیا ہوگا جب امام حسینؑ کو شہید کرینگے قسم بخدا
بعد قتل امیر المومنین اونکے فرزند امام حسینؑ کے قتل سے بڑھکے اور کوئی قتل نہوگا خداوند عالم شمشیر
انتقام اس امت پر کھینچے گا اور غلاف میں نکریگا یہانتک کہ ایک مرد کو ذریت امام حسینؑ سے ظاہر کرے

اخبار [illegible] سید الشہداء

روایت ابوذر غفاری [illegible]

اور وہ لوگون سے انتقام لے۔ اگر تمکو معلوم ہو جائے کہ اونکے قتل ہونے سے دریاؤن اور پہاڑون اور جنگلون اور بیابانون کے باشندون کو کسقدر حزن واندوہ ہوگا پھر تم بھی اسقدر روؤ کہ اپنے کو ہلاک کرڈالو بعد اسکے روح مقدس امام حسینؑ کو جبکہ آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف لیجائینگے ستر ہزار فرشتے خائف کھڑے ہو جائینگے اور اعضا اونکے تا روز قیامت کانپتے رہینگے اور جو ابر اوٹھتا اور آواز رعد و برق اوس سے ظاہر ہوتی ہی البتہ یہ سب امام حسینؑ کے قاتلون پر لعنت کرتے ہین اور کوئی دن ایسا نہین ہوتا جسدن روح مقدس امام حسینؑ کو جناب رسول خداؐ کی ملاقات کے لیے نہ لاتے ہون اور باہمدیگر ملاقات نہ کرتے ہون بعض کتب معتبرہ مین فتح عابد سے روایت کی ہی کہ کہا ہر روز چڑیون کے لیے مین روٹی کے ٹکڑے توڑتا تھا اور وہ کھاتی تھین لیکن بروز عاشورا جب مین نے بدستور روٹی کے ٹکڑے توڑے اونھون نے نہ کھائے اس سبب سے مین نے جانا کہ بخیال تعزیت امام حسینؑ نہین کھاتین **فصل سترھوین** بیان گریہ وزاری انبیا و اوصیا و ائمہ ھدیٰ و ملائکہ مقربین مصائب پر امام حسینؑ کے۔ ابن بابویہ و ابن قولویہؒ وغیرہ نے بسندہاے معتبرہ جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ چار ہزار فرشتون نے حق تعالیٰ سے رخصت طلب کی کہ زمین پر جاکے امام حسینؑ کی نصرت کرین جب وہ ملائکہ زمین پر آئے امام حسینؑ نے اجازت نہ دی وہ سب آسمان پر واپس گئے اور بار دگر اجازت لے کے زمین پر آئے جب کربلا مین پہونچے اوسوقت امام حسینؑ شہید ہو چکے تھے وہ فرشتے ژولیدہ مو و گرد آلود قبر آنحضرت کے مجاور ہوئے اور مصائب آنحضرت پر تا روز قیامت روئینگے اور اونکا افسر ایک فرشتہ ہی جسکا نام منصور ہی جو کوئی شیعہ امام حسینؑ کی زیارت کو جاتا ہی وہ فرشتے اوسکا استقبال کرتے ہین اور جب رخصت ہو کے اپنے گھر جانے لگتا ہی اوس شیعہ کی وہ ملائکہ مشایعت کرتے ہین اگر بیمار ہوتا ہی اوسکی عیادت کو جاتے ہین اگر وہ شیعہ مرجاتا ہی اوسپر نماز پڑھتے ہین اور بعد مرنے کے اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور منتظر ہین کہ حضرت صاحب العصر صلوات اللہ علیہ ظاہر ہون اور خون آنحضرت کا طلب کرین شیخ طوسیؒ نے بسندہاے معتبرہ امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے ملائکہ رونے لگے اور شیون و فغان کرکے کہا اے خداوندا دراے شہید ہمارے تو کیون غفلت کرتا اور اونسے انتقام نہین لیتا ہی جنھون نے تیرے برگزیدہ اور تیرے برگزیدہ کے فرزند اور بہترین خلق کو شہید کیا ہی خداوند عالم نے انکو وحی کی کہ مین اون اشقیا سے انتقام لونگا اگرچہ بعد مدت کے لیا جائے بعد اسکے حقتعالیٰ نے پردہ اوٹھا دیا کہ انوار مقدسہ وارواح منورۂ ائمہ معصومینؑ فرزندان امام حسینؑ کی ملائکہ نے زیارت کی اور اون حضرات مین سے ایک بزرگوار کو دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہین حق تعالیٰ نے اونکی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ معصوم جو کھڑا نماز پڑھ رہا ہی مین اوسکی معرفت انتقام اون کفار سے لونگا اسیواسطے

فصل سترھوین بیان گریہ و زاری انبیا و ملائکہ

حضرت صاحب العصر صلوات اللہ علیہ کو قائم کہتے ہین۔ ابن قولویہؒ نے روایت کی ہے کہ وہ فرشتہ جو جناب رسول خداؐ پاس خبر شہادت امام حسینؑ لایا وہ ملک تھا جو دریاؤن پر موکل ہے تحقیق کہ ایک فرشتہ ملائکہ فردوس اعلےٰ سے دریاؤن پر نازل ہوا اور اپنے بازو کھول کے کہا اے دریاؤن کے باشندو جامہ ہاے ماتم و اندوہ پہنو کہ جگر گوشہ رسولؐ خدا کو ذبح کیا پھر تربت مطہر امام حسینؑ کو اپنے بازو پر اوٹھا کے آسمانون کی طرف پرواز کی جو فرشتہ دیکھتا تھا اوس تربت کو چومتا اور برکت اوس تربت کی حاصل کرکے امام حسینؑ کے قاتلون اور اون اشقیا کے ناصرون اور یاورون پر لعنت کرتا تھا محاسن برقی مین بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے ستر ہزار فرشتے ژولیدہ مو گردآلود قبر امام حسینؑ پر جس روز سے آنحضرتؑ شہید ہوئے موکل کیے ہین کہ وہ ملائکہ امام حسینؑ اور اون لوگون پر جو مصائب امام حسینؑ پر روتے ہین تا قیامت قائم آل محمد صلوات بھیجین گے۔ ابن قولویہ رح نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہر روز چار ہزار فرشتے قبر امام حسینؑ پر نازل ہوتے ژولیدہ مو گرد آلود طلوع صبح سے تا وقت زوال شمس نوحہ گریہ کرتے ہین اور جب زوال ہوتا ہے یہ آسمان پر جاتے اور چار ہزار فرشتے اور حاضر ہوتے اور طلوع صبح تک امام حسینؑ کے مصائب پر روتے ہین شیخ کلینی رح و ابن قولویہؒ نے بسند معتبر حمزہ سے روایت کی ہے کہ کہا مین نے جناب صادقؑ کی خدمت مین عرض کیا مین آپ پر سے فدا ہون کسقدر آپ اہلبیت کی زندگی کم اور اجل نزدیک ہے باوجودیکہ لوگون کو آپ سے بہت احتیاج رہتی ہے حضرت نے فرمایا ہم مین سے ہر ایک پاس ایک صحیفہ اور نامہ ہے کہ اوس نامہ مین جو ہمکو اپنی مدت امامت مین کرنا چاہیے درج ہے پس جب وہ امور جنپر ہم مامور ہین تمام ہو جاتے ہین اوسوقت سوخدا تشریف لاتے اور خبر وفات دیتے ہین اور منازل و درجات قرب حق تعالیٰ کے جو اوس امام کے لیے مہیا ہین دکھا دیتے ہین امام حسینؑ نے اپنا صحیفہ پڑھا جو اوسمین درج تھا اوسکی تعمیل کی اور جو باقی رہا کہ بعد وفات اوسکی تعمیل کرتے اور جو کچھ باقی رہا کہ ایام حیات مین اوسکی تعمیل نہ کی تھی تا آنکہ متوجہ قتال ہوئے اور جو جو امور باقی رہگئے تھے اور اونکی تعمیل نہوئی تھی وہ تھے کہ فرشتون نے حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ اونکی نصرت کو ہم جائین اور جب تک کہ مہیا قتال ہون حضرت شہید ہو چکے تھے جب امام حسینؑ کو زمین پر پہونچکے شہید پایا عرض کی پروردگارا ہمکو تو نے رخصت دی کہ زمین پر جاکے امام حسینؑ کی نصرت کرین جب ہم یہان آئے تو اونکو تو نے اپنی رحمت سے ملحق کیا پس خداوند عالم نے اون ملائکہ کو وحی کی کہ اونکے قبۂ مقدسہ پر مقیم رہو اوسوقت تک کہ دیکھو امام حسینؑ اپنی قبر سے باہر آئے ہین اور جانب دنیا رجوع کی ہے تب اونکی نصرت کرو اور اب اونکی نصرت نصیب نہونے سے اونکے مصائب پر گریہ و زاری کرو تحقیق کہ ہمنے تمکو اونکی نصرت کے لیے اور اونپر رونے کے لیے مخصوص کیا ہے جب یہ حکم بارگاہ خداوند عالم سے ہوا ملائکہ حصول تقرب حق تعالیٰ کے لیے اوس حسرت پر

جوا دنھین عدم نصرت آنحضرتؑ سے میسر ہوئی گریہ وزاری کرنے لگے جب امام حسینؑ رجعت مین ظہور کرینگے یہ فرشتے ناصران و یاوران آنحضرتؑ ہونگے ابن قولویہ رحمہ نے بسند معتبر صفوان جمال سے روایت کی ہی کہ کہا مین راہ مکہ مین خدمت بابرکت جناب صادقؑ مین حاضر تھا کہ مابین مکہ و مدینہ ایک روز حضرت کو مین نے بہت غمگین پا کے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کا سبب اندوہ وحزن کیا ہی حضرت نے فرمایا ای صفوان جو کچھ مین سنتا ہون اگر تم بھی وہ سنو پھر تم پر ایسی حالت طاری ہو کہ سوال نکر سکو مین نے عرض کی یا حضرت جو آپ سنتے ہین وہ کیا ہی جناب صادقؑ نے فرمایا مین آواز تضرع و ابتہال ملائکہ بجانب بارگاہ ذوالجلال در اونکا لعنت کرنا قاتلان امیر المومنینؑ و امام حسینؑ پر اور نوحہ وزاری جنات کی اور گریہ ملائکہ قبر امام حسینؑ پر اور اونکی شدت جزع سنتا ہون پس ان آوازون کے سننے اور ان حالات کے مشاہدہ کرنے سے کھانا پینا کیونکر گوارا ہو **ایضاً** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ کی زیارت کو جاؤ خاموش رہو اور کوئی کلام سوائے سخن خیر زبان سے نکہو اسلیے کہ ملائکہ شب و روز حافظان و کاتبان اعمال اون فرشتون پاس جو زمین کربلا پر گرد روضۂ مقدسہ مقیم ہین آتے اور اونسے مصافحہ کرتے ہین اور جب کوئی سوال کرتے ہین کثرت گریہ و اندوہ سے جواب دینا غالب ہی جواب نہین پاتے پس زوال شمس تک اور زوال سے تا طلوع صبح انتظار کرتے اور ان دو وقت مین کچھ گریہ اون فرشتون کا کم ہو جاتا ہی اوسوقت وہ کلام کرتے اور اونسے بعض امور آسمانی کا سوال کرتے ہین اور ان دو وقت کے علاوہ بات نہین کرتے اور سوائے گریہ و دعا دوسرے امر کی طرف مشغول نہین ہوتے پس وہ فرشتے تمھاری جانب متوجہ ہین جو کچھ وقت زیارت تم کہتے ہو تمھاری دعا سنتے ہین راوی نے کہا مین آپ پر سے فدا ہون ملائکہ حائر جو گرد قبر امام حسینؑ رہتے ہین اور ملائکہ حافظان اعمال ان مین سے کون سوال کرتا ہی اور کس چیز کا سوال کرتے ہین حضرت نے فرمایا ملائکہ حائر ملائکہ حفظہ سے سوال کرتے ہین اسلیے کہ ملائکہ حائر اوس مکان شریف سے حرکت نہین کرتے اور ملائکہ حفظہ آسمان سے نیچے آتے اوپر جاتے ہین اور اسمعیل موکل ہوا سے ملاقات کر کے خدمت مین جناب رسول خداؐ و امیر المومنینؑ و جناب فاطمہؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ و جمیع ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین (جنھون نے بعالم بقا رحلت کی ہی) حاضر ہوتے ہین جناب رسول خدا اور حضرات ائمہ اون فرشتون سے سوال کرتے ہین کہ کربلائے معلی کون آیا ہی اور کون اوس مکان شریف مین زیارت امام حسینؑ کے لیے حاضر ہوا ہی اور فرماتے ہین بشارت اونکو دو اور میری دعا اونکو پہونچاؤ ملائکہ عرض کرتے ہین ہم اونکو کیونکر بشارت دین حالانکہ وہ ہماری باتیں نہین سنتے یہ سنکر ائمہ طاہرین فرماتے ہین کہ اونپر برکت بھیجو اور اونکے لیے دعا کرو کہ یہ بشارت ہماری طرف سے اونکی جانب ہی اور جب وہ واپس جائین اپنے بازوؤن سے اونکا احاطہ کر کے اونکی مشایعت کرو اور ہم اون زائرون کو اوس خدا کے سپرد کرتے ہین کہ کوئی امانت جسکے پاس سے ضایع نہین ہوتی اور اگر لوگ جانین کہ اونکی زیارت مین کیا

ثواب ہی تحقیق کہ مقاتلہ کرین اور اپنا جمیع مال ومتاع فروخت کرکے اونکی زیارت کے مصارف مین خرچ کر ڈالین اور جناب فاطمہؑ مع ہزار پیغمبر و ہزار صدیق و ہزار شہید و ہزار ہزار ملک گریہ بیان اپنے فرزند امام حسینؑ پر روتی ہین اور یہ لوگ گریۂ جناب فاطمہؑ کے شریک ہوتے ہین اور جناب فاطمہؑ ایسے چند نعرے مارتی ہین کہ کوئی فرشتہ آسمانون مین باقی نہین رہتا جو نالہ وزاری جناب فاطمہؑ سے نہ روتا ہو اور گریہ وزاری سے خاموش نہین ہوتین یہانتک کہ جناب رسول خداؐ تشریف لاکے فرماتے ہین اے دختر اے فاطمہ اپنے رونے سے تمنے سب آسمانون کے ساکنون کو رُلا دیا اور تسبیح و تقدیس الٰہی سے وہ بسبب گریہ وزاری باز رہے اب صبر کرو کہ خدا تمھارا انتقام تمھارے فرزند کے قاتلون سے لے گا جب فاطمہؑ اون شیعون پر جو زیارت قبر امام حسینؑ کو آتے ہین نظر کرتی ہین حق تعالیٰ سے انکے لیے ہر امر خیر کے سوال فرماتی ہین لازم ہی کہ زیارت امام حسینؑ کو ترک نکرو کہ فضیلت زیارت آنحضرتؑ اوس سے زیادہ ہی کہ احصا اور بیان اوسکا کیا جا سکے۔ ابن قولویہؒ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ اسحٰق بن عمار نے بخدمت جناب صادقؑ عرض کیا کہ مین شب عرفہ حائر کربلا مین نماز پڑھ رہا تھا وہان قریب پچاس ہزار خوبصورت لوگون کے مین نے دیکھے کہ اونسے خوشبو آتی تھی تمام شب وہان زیارت و نماز کرتے رہے جب صبح طالع ہوئی اور مین سجدہ مین گیا اور سجدہ سے سر اوٹھایا کسی کو نہ دیکھا حضرت نے فرمایا جب صحرائے کربلا مین امام حسینؑ کو مخالفین نابکار نے گھیر لیا اوس وقت پچاس ہزار فرشتون کا گذر آنحضرت کی طرف سے ہوا اور آسمان پر چلے گئے جب آسمان پر پہونچے خدا نے اونھین وحی کی کہ میرے حبیب کے فرزند کی طرف سے تمھارا گذر ہوا کہ اشقیا اوسے شہید کر رہے تھے اور تم نے اوسکی نصرت نہ کی اب زمین پر جاؤ اور اوسی جگہ نزدیک قبر سید الشہداؑ گرد آلود و ژولیدہ مو تا روز قیامت مقیم رہو۔ اے اسحٰق جنکو تمنے دیکھا وہ یہ فرشتے تھے۔ ابن شہر آشوب نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ زرہ نوحہ وزاری کنندہ نے خواب مین دیکھا کہ جناب فاطمہؑ نزدیک قبر امام حسینؑ کھڑی رو رہی تھین۔ مجھسے فرمایا یہ شعر پڑھ کے میرے فرزند پر نوحہ وزاری کر جسکا مضمون یہ ہی اے آنکھون اشک حسرت شہید کربلا پر برساؤ جسکا سینہ نیزہ و تیر سے مجروح کیا اور مین مصیبت حسینؑ مین حاضر نہو سکی اور اوسکے ماتم مین اشک حسرت نہ بہا سکی کلینیؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ کو شہید کیا جمیع آسمان و زمین اور جو کچھ انمین تھا مثل ملائکہ وغیرہ سبنے فریاد کی کہ پروردگارا ہمکو اجازت دے کہ خلائق کو زمین پر سے اوٹھا کر پھینک دین اور سبکو ہلاک کر ڈالین کہ تیری ہتک حرمت اونھون نے حلال جانی اور تیرے برگزیدگان بارگاہ کو قتل کیا۔ خدا نے اونکو وحی کی کہ اے میرے ملائکہ اے آسمانو اے زمینو ساکن ہو ناگاہ ایک حجاب اپنے حجب سے اوٹھایا اوس حجاب کے پیچھے رسول خدا اور اونکے بارہ[12] وصی دیکھے پھر اشارہ بجانب قائم آل محمد کیا اور تین مرتبہ فرمایا اے میرے ملائکہ اے آسمانو اے زمینو مین اس شخص کو عکم دونگا کہ

روایت اسحاق بن عمار از جناب صادقؑ

حسین بن علیؑ و شہداے کربلا کے قاتلون سے انتقام لیگا شیخ مفید و شیخ طوسیؒ نے بسندہاے معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ایک روز ام سلمہؓ گریان و نالان خواب سے بیدار ہوئین لوگون نے پوچھا آپ کیون روتی ہین ام سلمہؓ نے فرمایا میرا فرزند حسینؑ اسدن شہید ہوا ہوگا اس لیے کہ حسینؑ سے رسول خداؐ نے انتقال فرمایا مین نے حضرت کو خواب مین نہین دیکھا تھا مگر آج کی رات مین نے رسولخداؐ کو غمگین و بیقرار خواب مین دیکھا مین نے کہا یا رسول اللہؐ یہ آپ کی کیا حالت ہی جو مین دیکھتی ہون حضرت نے فرمایا اس تمام شب مین نے قبرین کھودی ہین اور حسینؑ و اصحاب حسینؑ کو دفن کیا ہی ۔ ایضاً بسند معتبر ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ کہا مین ایک روز اپنے گھر مین آرام کرتا تھا ناگاہ خانۂ ام سلمہ سے رونے چلانے کی آواز آئی مین نے اپنے ملازم سے کہا مجھے ام سلمہؓ کے مکان مین لیچل جب اونکے مکان مین پہونچا مردان و زنان مدینہ کو وہان جمع پایا مین نے کہا اے ام المومنینؓ سبب گریہ و زاری کیا ہی اونھون نے میرا جواب ندیا اور زنان بنی ہاشم کی جانب متوجہ ہوکے کہا اے دختران عبدالمطلب میرے رونے مین شریک ہو قسم بخدا تمھارا بزرگ و سید جوانان بہشت و سبط رسول خداؐ گل بوستان محمد مصطفےؐ یعنے حسینؑ مظلوم کربلاؑ شہید ہوگیا مین نے کہا اے ام المومنینؓ آپنے کیونکر جانا ام سلمہؓ نے کہا اسوقت مین نے رسولخداؐ کو ژولیدہ مو گرد آلود غمگین خواب مین دیکھا اور سبب اندوہ دریافت کیا حضرت نے فرمایا میرے فرزند حسینؑ اور اوسکے اہلبیت کو آج شہید کیا ہی اسوقت اونکے دفن سے مین فارغ ہوا ہون جب مین خواب سے بیدار ہوئی بیہوش و حواس گھر کے اندر دوڑی کہ وہ تربت جو کہ جبرئیل نے کربلا سے لاکے جناب رسولخداؐ کو دی تھی اور حضرت نے مجھے دیکے فرمایا تھا جب یہ تربت خون ہوجائے اوسوقت جاننا کہ تمھارا فرزند حسینؑ شہید ہوا ہی مین نے وہ خاک کربلا ایک شیشہ مین رکھ چھوڑی تھی جب اوس شیشہ پاس پہونچی دیکھا وہ خاک تازہ خون ہوگئی اور شیشہ کے اندر سے اوبل رہی ہی پھر مین نے اوس خون کو لیکر اپنے منھ پر ملا اور ماتم امام حسینؑ برپا کیا اور نوحہ و زاری کرنے لگی یہانتک کہ خبر پہونچی اوسدن امام حسینؑ شہید ہوئے تھے عمرو بن ثابت نے کہا مین نے جب یہ حدیث سنی خدمت بابرکت جناب امام محمد باقرؑ مین حاضر ہوا اور یہ حدیث عرض کی حضرت نے فرمایا یہ حدیث حق ہی اور وہ تربت اب ہمارے پاس ہی ایضاً بسند دیگر ابن عباس سے روایت کی ہی کہ کہا مین نے دنکو سوتے مین جناب رسولخداؐ کو خواب مین ژولیدہ مو گرد آلود ایک شیشہ خون سے بھرا ہاتھ مین لیے دیکھا مین نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ خون کیسا ہی حضرت نے فرمایا یہ خون میرے فرزند حسینؑ کا ہی مین نے جمع کرکے اس شیشہ مین رکھا ہی جب خبر شہادت پہونچی معلوم ہوا کہ اوسی دن امام حسینؑ شہید ہوے تھے شیخ مفیدؒ نے بسند معتبر ام سلمہؓ سے روایت کی ہی کہ ایک رات رسول خداؐ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور بڑے عرصہ کے بعد ژولیدہ مو

خواب دیکھنا جناب ام سلمہ کا

خواب دیکھنا ابن عباس کا

روایت ام سلمہ

وغبار آلود ہاتھ مین کچھ لیے ہوئے تشریف لائے مین نے کہا یا رسول اللہ آپکا یہ کیا حال ہے حضرت نے فرمایا مجھے اسوقت عراق کے اوس موضع مین لے گئے جسے کربلا کہتے ہین وہان جاکے مجھے میرے فرزند حسین اور اونکے اہلبیت کا مقتل دکہایا مین نے اوسکے قتلگاہ سے ایک مشت خاک اوٹھائی ہے اور یہ میرے ہاتھ مین ہے اسے لیکے رکھ چھوڑ جب مین نے لی وہ خاک سرخ تھی اوسے ایک شیشہ مین رکھکے سر اوس شیشہ کا مضبوط باندھ دیا اور اوسکی حفاظت کرتی تھی جب میرا فرزند حسین مکہ سے متوجہ عراق ہوا ہر شب روز اوس شیشہ کو باہر لاکے مین دیکھتی اور سونگھتی اور اونکے مصائب پر روتی تھی جب دسوین محرم کی ہوئی وقت صبح مین نے اوس شیشہ کو دیکھا بحالت اصلی پایا جب آخر روز نظر کی اوس شیشہ کو خون سے بھرا ہوا دیکھا یہ دیکھکر مین اپنے گھر مین فریاد کرکے رونے لگی ولیکن بوجہ شماتت اعدا اونسے اظہار نہ کیا یہانتک کہ خبر پہونچی کہ اوسی روز امام حسین شہید ہوئے تھے بعض کتب معتبرہ مین ایک شخص قبیلۂ بنی اسد سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا مین نہر علقمہ کے کنارے کھیتی کرتا تھا جب لشکر شقاوت اثر عمر بد اختر وہان سے کوچ کر گیا مین نے شہدائے کربلا سے بہت عجائب مشاہدہ کیے کہ اونکا ذکر نہین کرسکتا منجملہ اونکے یہ ہے کہ جب ہوا اون اجسام شریف سے آتی تھی خوشبو مشک و عنبر کی میرے دماغ مین پہونچتی تھی اور ہمیشہ مین دیکھا کرتا تھا کہ ستارے آسمان سے نیچے اوس جسم مبارک کے قریب آتے اور پھر آسمان پر چلے جاتے تھے مین مع عیال اوس صحرا مین تنہا تھا اور کسی کو نہ دیکھتا تھا جس سے یہ حال دریافت کرتا جب قریب غروب ہوتا تھا ایک شخص کی سیاہی دکھائی دیتی تھی کہ قبلہ کی طرف سے وہ آکے درمیان کشتگان صحرا داخل ہوتا اور صبح کو چلا جاتا تھا میرا گمان یہ تھا کہ وہ شیر ہے گوشت کھانے آیا کرتا ہے جب مین نے جاکے دیکھا اون شہدا کے جسم لطیف بدستور تھے اس حالت کے مشاہدہ سے مین متعجب ہوکے دل مین کہتا تھا یہ لوگ خارجی ہین انھون نے خلیفہ زمان پر خروج کیا ہے پھر انسے ایسے عجائب و غرائب کیون مشاہدہ ہوتے ہین یہ سوچ کے مین نے اپنے دل مین مصمم ارادہ کیا کہ ایک رات مین نہ سوؤنگا شاید اس کی حقیقت مجھپر ظاہر ہوجائے جب شام ہوئی اور وہ سیاہی پھر نمودار ہوئی مجھے وہم ہوا کہ مبادا شیر ہو اور مجھپر وہ حملہ کرے اسی فکر و اندیشہ مین تھا کہ وہ درمیان شہدا داخل ہوا اور اون اجسام مطہرہ مین سے ایک جسم شریف کے قریب گیا کہ مثل آفتاب نور اوس جسد منور سے ساطع تھا پس اوس جسم کو آغوش مین لیکے اپنا منھ اوس جسم سے ملا اس مشاہدہ سے مجھے حیرت تھی جب اندھیرا ہوگیا مین نے دیکھا کہ اوس صحرا مین اس قدر شمعین اور مشعلین روشن ہوئین کہ دن سے زیادہ روشنی ہوگئی ناگاہ صدائے شیون نوحہ زاری اور پیٹنے کی آواز اس صحرا سے بلند ہوئی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ آوازین زمین کے نیچے سے آتی تھین اون مین سے ایک کہتا تھا واحسیناہ واماماہ یہ سنکے مین کانپنے لگا اور نہایت خائف و ترسان اوس آواز کے قریب گیا

روایت زارع بنی اسد

اورا وسنے مین نے خدا ورسول کی قسم دی کہ مجھسے بیان کرو تم کون لوگ ہو اور کیون روتے ہو اونھون نے کہا ہم قوم جن ہین اور ہر شب تا صبح امام حسین تشنہ لب شہید غریب پر نوحہ و گریہ و زاری کرتے ہین اور جسے تو شیر جانتا ہی وہ شیر خدا امیر المومنین علی بن ابی طالب اوس شہید مظلوم کے پدر عالی مقدار ہین کہ ہر شب تشریف لاتے اور اپنے فرزند پاس گریہ و زاری کرتے ہین

فصل اٹھارھوین

بیان نوحہ و گریہ و زاری جنیان بعد شہادت امام حسین بعض کتب معتبرہ مین ہندہ دختر عبد اللہ بن عامر سے روایت کی ہی کہ جب رسول خدا نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی آنحضرت مع اصحاب ام معبد میری خالہ کے خیمہ مین اُترے اور اوسنے دودھ طلب کیا ام معبد نے کہا گوسفندون کو جنگل مین چرانے لے گئے ہین مگر ایک گوسفند لاغر کو اوسکی ناتوانی کی وجہ سے دروازہ خیمہ پر چھوڑتے گئے ہین دودھ اوسکے نہین ہی حضرت نے فرمایا مجھے اجازت دیتی ہو کہ اوسے دوہون اُم معبد نے اجازت دی حضرت نے اپنا دست مبارک اوس گوسفند کے تھنون پر رکھا اور باعجاز آنحضرت دودھ جاری ہوا حضرت صلعم نے دوہا یہانتک کہ ظروف ام معبد کے سب بھر گئے اور آپ مع اصحاب نوش کیا چونکہ اوس دن گرمی بہت تھی حضرت نے دروازہ خیمہ پر قیلولہ فرمایا جب بیدار ہوئے پانی مانگا اور درخت خار دار کے نیچے جو قریب خیمہ تھا ہاتھ دھوئے کلی کی اور اپنا آب دہن مبارک اوس درخت کے نیچے ڈالا جب وضو سے فارغ ہوئے فرمایا اس درخت سے چند امور عجیب و غریب ظاہر ہونگے پھر اوٹھے اور دو رکعت نماز ادا کی ام معبد نے کہا مین اون بجا آوری اعمال سے بہت متعجب تھی اور میرے اہل قبیلہ بھی متعجب تھے اسلیے کہ جب تک ہم وضو کرنا اور نماز پڑھنا نہ جانتے تھے جب دوسرا دن ہوا ہمنے دیکھا اوس درخت کے کانٹے بڑے بڑے ہوگئے اور درخت بھی بہت بڑا ہوگیا تھا کانٹے اوسکے جھڑ گئے شاخین پھوٹین اسکے بعد اوسمین بہت بڑے بڑے پھل بکثرت لگے اور جب پکنے لگے وہ سب پھل خوش رنگ بھی ہوگئے خوشبو عنبر کی اور شیرینی شہد کی تھی جو بھوکا اوسکا میوہ کھاتا تھا سیر ہوجاتا تھا اور جو پیاسا اوسکا میوہ کھاتا تھا وہ بھی سیراب ہوجاتا تھا جو بیمار وہ میوہ کھاتا تھا اچھا ہوجاتا تھا جو حاجتمند وہ میوہ کھاتا تھا اوسکی حاجت برآتی تھی جو پریشان و محتاج اوسکا میوہ کھاتا تھا مستغنی ہوجاتا تھا جو اونٹ گائے گوسفند اوس درخت کے پتے کھاتے تھے فربہ ہوجاتے تھے اور دودھ بہت ہوجاتا تھا جس دن سے حضرت میرے خیمہ مین آئے خیر و برکت اوس دن سے ہمکو بہت ہوئی اور ہمارا شہر سر سبز ہوگیا اور آبادانی و فراوانی ہمارے قبیلہ مین ظاہر ہوئی اس سبب سے ہمنے اوس درخت کا مبارک نام رکھا اور جسقدر لوگ ہمارے گرد و نواح جنگل مین رہتے تھے اوس درخت کے سایہ مین آکے بیٹھتے اور اوسکے پتے تبرکاً اپنے ہمراہ لیجاتے تھے جب کبھی جنگل مین روٹی پانی اونھین میسر نہوتا تھا اون پتون کے کھانے سے سیر و سیراب ہوجاتے تھے اور ہمیشہ وہ درخت اسیطرح تھا تا گاہ ایک روز صبح کو اوٹھ کے جو دیکھتی ہون

فصل اٹھارھوین گریہ و زاری جنیان

تو گیا دیکھا کہ سب میوہ اوسکا جھڑ گیا اور پتّے اوسکے زرد ہوگئے ہین مین اس امر کے مشاہدہ سے بہت
اندوہناک ہوئی اور اوس حادثہ سے فکرمند و متردد تھی تھوڑے دنون مین خبر وفات رسولخدا صلعم پہونچی اور معلوم
ہوا کہ تغیر اوس درخت مین ہوا اوسی روز رسول خدا نے انتقال کیا تھا اوسکے بعد اوس درخت مین پھل آئے
مگر پہلے سے چھوٹے اور لذت بھی کم تھی اور تیس سال یہی حالت رہی ناگاہ ایک دن صبح کو مین اوٹھی کیا دیکھتی ہون
کہ وہ تمام درخت سیاہ ہوگیا ہے اور طراوت و برکت ڈالیون اور پتّون کی جاتی رہی اور میوہ بھی جھڑ گیا ہے
اس کیفیت کے تھوڑے دنون بعد دریافت ہوا کہ اوسروز امیر المومنین علی بن ابیطالب شہید ہوے تھے
اسکے بعد پھر اوس درخت مین بڑا چھوٹا زیادہ کم کچھ بھی میوہ نہ لگا ولیکن قبائل عرب آتے اور اوسکے پتّے
بیمارون کی صحت کے لیے لیجاتے اور ہر امر مین اوسکی شاخ و برگ سے برکت طلب کرتے تھے ایک مدت تک
وہ اسی حالت پر رہا ایک روز مین نے اوٹھکے دیکھا کہ اوس درخت کے نیچے سے خون تازہ جوشزن ہوکے
زمین بہتا ہے اور پتّے اوسکے خشک ہوگئے ہین اور اوس درخت کی شاخون اور پتّون سے قطرہ ہاے خون
زمین پر ٹپکتے ہین اس حادثہ سے مین سمجھی کوئی واقعہ عظیم حادث ہوا ہے مین ہر وقت ہراسان و غمگین منتظر خبر
تھی جب رات ہوئی اوس درخت کے نیچے سے آواز گریہ و نالہ و زاری شدید بلند ہوئی اور آواز ایک نوحہ کرنے والے
کی انہین سے بلند تھی اور وہ یہ آواز تھی اے فرزند محمد مصطفےٰ اے جگر گوشہ علی مرتضےٰ اے بقیہ پیشوایان راہنما
پس کثرت آوازہاے گریہ و زاری سے اور کچھ میری سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کہتے ہین ولیکن صداے گریہ و زاری کی صبح تک
بلند تھی یہانتک کہ بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ اوسروز سید الشہدا امام حسین ع صحراے کربلا مین شہید ہوکے تھے
پھر وہ درخت تشنگی سے جڑ تک خشک ہوگیا اور پانی و ہوا سے ٹوٹ ٹوٹ کے جاتا رہا اور نشان تک باقی نہ رہا
کتاب مثیر الاحزان مین روایت کی ہے کہ جسدن امام حسین ع شہید ہوئے اوسکی رات کو صداے نوحہ قوم جن
اہل مدینہ سنتے تھے۔ اور صداے ہاتف آئی مگر کسی کو نہ دیکھا اور اوس صدا سے چند شعر بایں مضمون سنتے
تھے۔ اے قاتلان حسین ع از روے جہل و ضلالت تمکو بروز قیامت عذاب کی بشارت ہو اون شہیدون پر
جمیع اہل آسمان و پیغمبران و ملائکہ مقربان بارگاہ ایزد منان گریہ و نالہ و فغان کرتے ہین تمکو داؤد و موسی ع
و عیسی ع نے لعنت کی ہے اور جمیع بصرہ اور سب شہرون مین اسطرح کا نوحہ اور آواز لوگ سنتے تھے اور کسی کو نہ دیکھتے
تھے۔ ابن قولویہ نے روایت کی ہے کہ قوم جن نے امام حسین ع کے غم مین چند شعر نوحہ کے پڑھے جنکا مضمون یہ ہے
تم پیغمبر خدا و رسول رہنما کے جواب مین کیا کہوگے جسوقت تم سے سوال کرے کہ اے امتون کی پچھلی امت تم نے
میرے اہلبیت ع اور بھائیون اور مخصوصون سے کیا سلوک کیا اور کس تقصیر پر اونھین خاک و خون مین غلطان کیا
خدا و رسول سے تمنے شرم نہ کی ایضاً بسند معتبر امام رضا ع سے روایت کی ہے کہ جب امام حسین ع متوجہ عراق ہوئے

ایک شب اصحاب آنحضرت نے سنا کہ قوم جن چند شعر مدح آنحضرت مین پڑھتے ہین اور حضرت نے بھی اونکے جواب
مین چند شعر پڑھے جنکا مضمون یہ تھا مین جاتا ہون اور شہید ہونے سے مجھے پروا نہین ہی اور قتل ہونا اوس
شخص کو جسکی نیت حق ہو اور راہ خدا مین جہاد کرے شایستگان خدا سے موافقت اور مجرمان و کافران و اشقیاء
سے مخالفت کرے عار نہین ہی اگر مین زندہ رہون نادم نہونگا اور اگر قتل ہوا تو محل ملامت نہونگا ابن
بابویہ رح نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ ایک روز ام سلمہؓ روئین اور کہا بیشک میرا فرزند حسینؑ شہید ہوگیا
اسلیے کہ جسدن سے رسول خداؐ نے دنیا سے رحلت کی تھی صداے قوم جن مین نے نہ سنی تھی رات کو صداے
زنان جنیہ مین نے سنی کہ وہ روتی اور مرثیہ حسینؑ کا پڑھتی تھی۔ شیخ مفید و شیخ طوسی رحمہ اللہ نے ایک سردار
قبیلہ بنی تمیم سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا مین نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے امام حسینؑ کی لڑائی
اپنے دشمنون سے کرنا اور شہید ہوجانے کی خبر نہ تھی بعد عاشور رات کو مین ایک گوشہ مین ایک
اپنے ہم قبیلے کے ہمراہ بیٹھا تھا ناگاہ صداے ہاتف سنی کہ وہ کہتا تھا قسم بخدا مین تمھاری طرف نہین آیا
مگر بعد اسکے کہ امام حسینؑ کو کربلا مین شہید اپنے خون مین انکو غلطان دیکھا اور گرد انکے جوانون کو دیکھا
کہ خون انکی گردنون سے جاری تھا انمین سے ہر ایک چراغ ہدایت تھا۔ ہمنے اپنے اونٹ دوڑائے کہ
شاید انسے ملاقات ہوجائے قبل اسکے کہ وہ حور العین کو اپنی آغوش مین لین پس قضا و قدر حق تعالی کی مانع
ہوئی اور جو کچھ مقدر ہی وہ البتہ شدنی ہی اسکے بعد بہت اشعار امام ابرار کی مدح و ثنا مین پڑھے مین نے
اوس سے پوچھا خدا تمپر رحمت نازل کرے تم کون ہو اوسنے کہا مین سردار ایک قبیلہ کا قبائل جن سے ہون
کہ نصیبین مین وہ رہتے ہین بقصد معاونت و نصرت امام حسینؑ مین گیا تھا کہ اپنی جان و سر سے قربان کرتا مگر
اوسوقت وہان پہونچا جب امام حسینؑ مع اصحاب شہید ہوچکے تھے اب بحسرت و ناامیدی اپنے قبیلہ کی طرف جاتا
ہون۔ ابن قولویہ رح نے روایت کی ہی کہ پانچ شخص اہل کوفہ بقصد نصرت امام حسینؑ روانہ ہوئے رات کو
ایک قریہ مین اترے کہ اوس موضع کا نام شاہی تھا ناگاہ دو مرد انکے پاس آئے ایک جوان دوسرا بڈھا دونون
نے سلام کیا اوس مرد پیر نے کہا مین قوم جن سے ہون اور یہ جوان میرا بھتیجا ہی چاہتا ہی نصرت امام حسینؑ کو جاے
مین نے اپنے اور تمھارے لیے ایک امر تجویز کیا ہی اون کوفیون نے کہا کیا تجویز کیا ہی اوس جن پیر نے کہا مین
پرواز کرکے جاتا ہون اور خبر تمھارے پاس لاتا ہون پس یکشبانہ روز غائب رہا دوسرے دن اوسکی
آواز ہمنے سنی مگر اوسے نہ دیکھا اوسنے چند شعر پڑھے جنکا مضمون حدیث سابق مین گذرا پس کوفیون نے کہا
کہ امام حسینؑ شہید ہوگئے اور جانب کوفہ واپس گئے ایضاً ابن قولویہ رح وغیرہ نے بسندہاے معتبرہ روایت
کی ہی کہ بعد شہادت امام حسینؑ وقت صبح کوفہ کے کمہار لوگ جنگل مین گچ لینے کو جاتے تھے صحرا مین وقت سحر آواز

قوم جن کے نوحہ کرنے کی سنی کہ مصائب امام حسینؑ پر نوحہ وزاری کرتے تھے **فصل انیسوین بیان اس علت کا جس** سبب سے خداوند عالم نے وقتِ شہادت امام حسینؑ اونکے قاتلون پر عذاب نازل نہ کیا بلکہ انتقام بزمانہ حضرت صاحب العصر قرار دیا۔ ابن بابویہ رحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ابو الصلت ہروی نے امام رضاؑ سے پوچھا ایک حدیث جناب صادقؑ سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت صاحب العصرؑ ظاہر ہونگے فرزندانِ قاتلان امام حسینؑ کو اونکے بزرگانِ گذشتہ کے افعال زشت کے عوض قتل کرینگے حضرت امام رضاؑ نے فرمایا اسی طرح ہے راوی نے کہا اونکا کیا گناہ ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگ چونکہ افعال اجداد سے راضی ہین اور اون ظلمون پر فخر کرتے ہین اسوجہ سے وہ قتل کیے جائینگے جو کوئی کسی کے فعلِ زشت پر راضی ہوا سطرح ہے کہ گویا وہ کام اوسنے خود کیا ہے اگر کوئی کسی کو مشرق مین مارے اور دوسرا مغرب مین اوسکے اوس فعل سے راضی ہو تحقیق کہ وہ اوسکا شریک ہوگا اسوجہ سے حضرت صاحب العصرؑ اون کافرون کو قتل کرینگے کہ وہ اپنے ظالمان گذشتہ کے مظالم پر راضی ہین۔ تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ مین لکھا ہے کہ ایک روز امام زین العابدینؑ نے اوس جماعت بنی اسرائیل کا قصہ بیان کیا کہ اونھون نے شکار مچھلیون کا روز شنبہ کو کیا اور خداوند عالم نے اونکو خوک و میمون بنا دیا پھر فرمایا جبکہ حق تعالیٰ نے ایک جماعت کو مچھلی کا روز شنبہ کے روز شکار کرنے پر ایسا عذاب کیا تو اوس جماعت کا حال حضرت ذوالجلال کے نزدیک کیسا ہوگا جنھون نے اولاد رسولخداؐ کو قتل کیا اور اونکی ہتک حرمت کی اگرچہ خدا نے اونکو دنیا مین مسخ نہ کیا ولیکن جو کچھ عذاب آخرت سے اونکے لیے مہیا کیا ہے وہ چند عذاب مسخ سے ہے یہ سنکر ایک شخص حاضرین مجلس سے آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ دشمنان اہلبیت کہتے ہین اگر قتل کرنا امام حسینؑ کا شکار ماہی سے بدتر تھا چاہیے کہ خدا اونکو بھی مسخ کرتا حضرت نے جواب دیا کہ شیطان کی معصیت اوس گروہ سے زیادہ ہے جو اوسکے اغوا سے گناہ کرتے ہین اور خدا نے دنیا مین اون گناہون کے عوض بہت لوگون پر عذاب نازل کیا اور شیطان پر عذاب نہ کیا اور اوسے مہلت دی لہذا بمقابلہ حکمتہاے حق تعالیٰ کلام کرنا جائز نہین ہے اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعوض گناہان قلیل دنیا ہی مین عوض لیتا ہے اور عقوبت عذابہاے کثیر کا عوض بروز قیامت قرار دیتا ہے اسلیے کہ عذاب اوسپر شدید تر اور رجعت اوسپر تمام تر ہو لہذا قائم آل محمدؐ اون کافرون کی اولاد سے انتقام لینگے۔ ابن قولویہ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا قسم بخدا قاتلان حسینؑ مارے گئے ولیکن ہنوز طلب خون امام حسینؑ نہین ہوا ہے رجعت اور قیامت مین خون طلب کیا جائیگا۔ ابن شہر آشوب نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب رسولخداؐ کو وحی کی کہ بعوض خون یحییٰ ستر ہزار اشقیا مین نے قتل کیے اور تمھارے فرزند حسینؑ کے خون کا عوض بھی ستر ہزار سے لونگا اور اونکو قتل کرونگا

فصل انیسوین بیان سبب تاخیر عذاب قاتلان امام حسینؑ

ایضاً جناب صادق سے روایت کی ہے کہ بعوض خون امام حسینؑ ایک لاکھ کافر مارے گئے اور ہنوز اونکا طلب
خون نہین ہوا ہے اور اسکے بعد خون امام حسینؑ طلب کیا جائیگا۔ **ایضاً** امام زین العابدینؑ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جب مین ہمراہ پدر بزرگوار کربلا جاتا تھا جس منزل پر میرے پدر عالیمقدار اترتے تھے حضرت
یحییٰ کو یاد کرتے تھے ایک روز فرمایا کہ بسبب اوس بے اعتباری دُنیا کے جو خدا کے نزدیک ہے یہ تھا
کہ سر مبارک یحییٰؑ ایک زن زناکار کے لیئے جو قوم بنی اسرائیل سے تھی بطور ہدیہ بھیجا اور خداوند عالم
نے بخت نصر کو اوسپر مسلط کیا کہ ستر ہزار ستمگار قتل کر ڈالے یہانتک کہ خون حضرت یحییٰ ساکن ہوا اے
فرزند قسم بخدا میرا خون ساکن نہوگا تا آنکہ مہدیؑ میرے فرزندون مین سے بعوض میرے خون کے
ستر ہزار منافقون کو قتل کرے

فصل بیسوین بیان اون غذا بہاے خدا کا جو دنیا مین امام حسینؑ کے قاتلون پر نازل ہوا اور بعض معجزات آنحضرت جو وقت جنگ اور بعد اوسکے حضرت سے ظاہر ہوئے ٭

ابن شہر آشوب نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ امام حسینؑ نے عمر بن سعد لعین سے کہا مین اسوجہ سے خوش
ہون کہ جب تو مجھے شہید کر چکیگا اسوقت گندم عراق بہت نہ کھا سکیگا اوس ملعون نے بطور مسخر این کہا
اگر گندم نہون جو ہی غنیمت ہین پس ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا کہ امارت شہر رے اوسے میسر
نہوئی اور مختار نے اوس جفاکار کو روانۂ نار کیا۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ جسقدر خوشبو امام حسینؑ کی لوٹ
مین گئی تھی سب خون ہو گئی اور خوشبو گھانس جسقدر لے گئے تھے وہ سب آگ سے جل گئی و بروایت دیگر اوس
خوشبو کا جسنے استعمال کیا مرد خواہ عورت سب مبروص ہو گئے **ایضاً** ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی
ہے کہ جب امام حسینؑ صحراے کربلا مین پیاسے ہوئے کنار فرات تشریف لے گئے اور پانی اوٹھایا چاہا نوش
کرین ناگاہ ایک ملعون نے تیر حضرت کو مارا کہ وہ تیر دہن مبارک امام حسینؑ پر لگا حضرت نے فرمایا خداوندا مگر
تجھے سیراب نکرے بعد اسکے اوس ملعون کو پیاس لگی جسقدر پانی پیتا تھا پیاس نہ بجھتی تھی یہانتک کہ وہ شقی
فرات کے اندر کود پڑا اور اسقدر پانی پیا کہ جہنم واصل ہوا۔ **ایضاً** روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ
نے اون کافرون سے پانی مانگا ایک ملعون نے اون اشقیا مین سے آواز دی کہ اے حسینؑ ایک قطرہ
آب فرات کا تمکو نہ ملیگا یہانتک کہ تشنہ لب شہید ہو جاؤ یا حکم ابن زیاد قبول کرو۔ امام حسینؑ نے فرمایا خداوندا
اس شقی کو پیاس سے ہلاک کر اور ہرگز اسے نہ بخش پس تشنگی اوس ملعون پر غالب ہوئی اور ہر وقت العطش
کی فریاد کرتا اور جسقدر پانی پیتا تھا سیراب نہوتا تھا آخر کار اسقدر پانی پیا کہ اوس بدبخت کا پیٹ پھٹ گیا
اور جہنم واصل ہوا بعضون نے کہا کہ وہ ملعون عبداللہ بن حصین ازدی تھا اور بعضون نے کہا ہے حمید بن مسلم تھا اور
روایت کی ہے کہ ایک شقی ابدالزمان نے قبیلۂ دارم سے ایک تیر امام حسینؑ کی طرف پھینکا اور وہ تیر گلوے مبارک حضرت پر

فصل ... معجزات امام حسین بعد شہادت آنحضرت

لگا حضرت خون اپنا آسمان کی جانب پھینکتے تھے بعد اسکے وہ شقی ایسی بلا مین مبتلا ہوا کہ سردی گرمی سے فریاد کیا تھا
آگ اوسکے پیٹ سے شعلہ ور ہوتی تھی اور پیٹھ سردی سے کانپتی تھی اوس شقی کے پشت سر آگ دشمن کہتے اور پیش سر
پنکھا جھلتے اور برف اوسکے شکم پر رکھتے تھے مگر وہ ملعون پیاس سے فریاد کرتا تھا ہر چند پانی پیتا مگر سیراب نہوتا
تھا یہانتک کہ اوسکا پیٹ پھٹ گیا اور جہنم واصل ہوا۔ ابن بابویہؒ و شیخ طوسیؒ نے بسندہای معتبرہ یعقوب
بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ ایام حج مین جب مجھپر شدت گرسنگی ہوئی مع چند اشخاص کوفہ سے باہر گیا
یہانتک کہ کربلا مین پہونچا مگر کوئی موضع ایسا نملا جہان اوترتا ناگاہ ایک مکان کنار نہر فرات مجھے نظر آیا
کہ وہ مکان لکڑی اور گھانس سے بنایا تھا رات کو مین نے اوسی جگہ قیام کیا اتفاقاً ایک مرد غریب آیا
اور کہا مجھے آجکی رات یہان رہنے کی اجازت دو کہ مین غریب آدمی دور سے آیا ہون ہمنے اوسے اجازت
دی اور وہ بھی داخل ہوا جب آفتاب غروب ہوا اور چراغ ہمنے روغن نفط سے جلایا ہم سب ایک جگہ بیٹھے
اودھر اودھر کا ذکر کرتے تھے باتون باتون مین کربلا اور شہادت امام حسینؑ کا ذکر آگیا ہمنے کہا کوئی اس
صحرا مین ایسا باقی نہ بچا جسکے بدن مین کوئی بلا نازل نہوئی ہو یہ سنکر اوس مرد غریب نے کہا مین بھی انہین سے
ہون جو اوس جنگ مین تھے اب تک تو کوئی بلا مجھپر نازل نہین ہوئی تم شیعون کا دارومدار جھوٹ پر ہی
جب ہمنے اوس سے یہ کلام سنا ڈر کر اپنے سخن سے پشیمان ہوئے اوسوقت چراغ کی روشنی ذرا دھیمی ہوگئی
تھی اوس ملعون نے ہاتھ بڑھا کے چاہا بتی اوسکا ئے فوراً ہاتھ چراغ تک پہونچتے ہی آگ اوسکے دست نحس
مین لگ گئی جب اوسنے چاہا آگ بجھائے اوسکی داڑھی جلنے لگی اور تمام بدن مین شعلہ آتش مشتعل ہونے لگا
وہ شقی نہر فرات مین کود پڑا جب اوسنے پانی مین غوطہ مارا آگ اوسکے سر پر رہتی اور اوسکی منتظر تھی کہ سر نکالے
جب سر پانی سے نکالتا تھا پھر آگ لگ جاتی تھی اور ہر وقت یہی کیفیت اوس بدبخت کی تھی یہانتک کہ جہنم
واصل ہوا۔ ابن بابویہؒ نے بسند معتبر قاسم بن اصبغ سے روایت کی ہے کہ کہا ایک ملعون قبیلۂ دارم سے ہمراہ
لشکر ابن زیاد ملعون صحرائے کربلا مین امام حسینؑ سے لڑنے گیا تھا وہ میرے پاس آیا مین نے دیکھا منہ اوسکا سیاہ
ہوگیا تھا اور اوس واقعہ کے پہلے وہ شخص نہایت خوبصورت اور گورا تھا مین نے اوس سے کہا اسقدر تمھارا رنگ
کیون متغیر ہوگیا ہے کہ ممکن تھا مین تمکو نہ پہچانتا اوس ملعون نے کہا مین نے ایک خوبصورت گورے آدمی کو اصحاب
امام حسینؑ مین سے شہید کیا ہے کہ اثر کثرت عبادت اوسکی پیشانی نورانی سے ظاہر تھا اور مین اوسکا سر لایا ہون وہ وہی
کہتا ہے مین نے دیکھا کہ وہ ملعون ایک گھوڑے پر سوار تھا اور وہ سر مقدس زین مین لٹکا تھا کہ گھوڑے کی رانون سے
ٹکر کھاتا تھا مین نے اپنے باپ سے کہا کاش اس سر کو ذرا اونچا باندھتا کہ اسقدر صدمہ گھوڑے سے اس سر مقدس
کو صدمہ پہونچتا میرے باپ نے مجھے جواب دیا ای فرزند جو بلا اس سر کا مالک اسپر نازل کرتا ہے وہ اس صدمہ سے

بیان عذاب قاتلان امام حسین علیہ السلام

جو اس سر پر ہی زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ اسنے مجھسے بیان کیا کہ جس روز سے مین نے اس شخص کو قتل کیا ہی
آج تک ہر شب میرے خواب مین آتا اور کہتا ہی چل پس مجھے جانب جہنم لیجاتا ہی جہنم مین ڈالدیتا ہی صبح تک
اسی عذاب مین مبتلا رہتا ہون مین نے خود اوسکے ہمسایہ کے لوگون سے سنا کہ وہ کہتے تھے راتون کو اسکی
صداے فریاد سے ہمکو نیند نہین آتی ہی مین اسکی عورت پاس گیا اور حقیقت حال دریافت کی اوسکی زوجہ نے
کہا اس کمبخت نے خود اپنے کو رسوا کیا ہی اور در حقیقت ایسا ہی اسکا حال ہی جیسا اسنے تم سے بیان کیا ہی۔
ایضاً عمار بن عمیر سے روایت کی ہی کہ جب سر عبید اللہ بن زیاد ملعون کا مع سرہاے اصحاب شقاوت مآب
کوفہ مین لائے مین اون سرون کا تماشا دیکھنے گیا جب وہان پہونچا لوگ کہہ رہے تھے آیا آیا۔ ناگاہ کیا دیکھتا
ہون ایک سانپ آیا اور اون سب سرون مین پھرکے ابن زیاد کا سر تلاش کیا جب وہ سر اوس سانپ کو
ملا اوسکی ناک کے سوراخ مین گھس گیا اور کان کی راہ سے باہر نکل آیا پھر کان کی طرف سے گھسا اور ناک سے
نکل آیا اور ہر وقت وہ سانپ اسیطرح کرتا رہا۔ ابن شہر آشوب وغیرہ نے کتب معتبرہ سے روایت کی ہی کہ ابحر
بن کعب ملعون کے ہاتھ جن ہاتھون سے اوس ملعون نے بعض جامہ ہاے امام حسین ع اتارے تھے گرمیون مین مثل
دو لکڑیون کے خشک ہو جاتے اور جاڑون مین اون دونون ہاتھون سے خون بہا کرتا تھا۔ اور جابر بن یزید
نے عمامۂ مبارک امام حسین ع کا اوٹھا لیا تھا جب اوس شقی نے اپنے سر پر باندھا اوسی وقت دیوانہ ہوگیا
اور دوسرا جامۂ امام حسین ع جعونہ بن حوبہ نے اوٹھایا تھا اوسی وقت وہ شقی بھی زمین گیر اور اپاہج ہوگیا
ایضاً ابن حاشر نے روایت کی ہی کہ کہا ایک شخص اون ملاعین مین سے جو امام حسین ع سے لڑنے گئے تھے
جب میرے پاس وہان سے واپس آیا امام حسین ع کے مال مین سے ایک اونٹ اور تھوڑی زعفران لایا تھا
جب اوس زعفران کو پیستے تھے آگ اوس مین سے شعلہ زن ہوتی تھی اوسکی زوجہ نے اپنے بدن پر ملی اور
اوسیوقت مبروص ہوگئی جب اوس شتر کو نحر کیا اوس اونٹ کے جس عضو پر چھری لگاتے تھے آگ اوس عضو
سے مشتعل ہوتی تھی جب اوسکے ٹکڑے کیے اون ٹکڑون سے آگ مشتعل تھی جب دیگ مین ڈالا آگ
اوس مین سے بھڑکتی تھی اور جب دیگ سے نکالا گوشت حدوا سے زیادہ تلخ تھا۔ ایک شقی نے اشقیاے فوج
عمر بن سعد ملعون سے امام حسین ع کو ناسزا کہا ناگاہ دو تیر شہاب آسمان سے پہنچے آئے اور دونون آنکھین اوس
ملعون کی اندھی کر دین۔ سید ابن طاوس و ابن شہر آشوب وغیرہ نے عبداللہ بن رباح قاضی سے روایت کی
ہی کہ اوسنے کہا مین نے ایک مرد نابینا کو دیکھا اوس سے مین نے اوسکے اندھے ہو جانے کو پوچھا اوس مرد
نے جواب دیا مین اون لوگون مین سے ہون جو امام حسین ع سے جنگ کو گئے تھے مین ہمراہ نو آدمیون کے
تھا مگر مین نے کوئی نیزہ نہین لگایا اور کوئی تیر نہین پھینکا تھا لیکن جب امام حسین ع کو شہید کیا وہین اپنے

عذاب قاتلان امام حسین ع

مکان واپس آیا نماز عشا پڑھکے سو رہا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا چل تجھے
جناب رسولخدا بلاتے ہین مین نے کہا مجھے اونسے کیا کام اوس شخص نے میرا جواب ندیا اور میرا گریبان پکڑ کے
مجھے خدمت رسولخداؐ مین لیگیا مین نے دیکھا رسولخداؐ ایک صحرا مین محزون و غمگین بیٹھے ہین اور آستینون
کو کہنیون تک چڑھائے ایک حربہ دست مبارک مین لیے ہین اور فرش چرمین حضرت کے سامنے بچھا ہی
ایک فرشتہ کھڑا ہی اور ایک شمشیر آتش اوسکے ہاتھ مین ہی اور اون نو شخصون کو جو میرے رفیق تھے قتل کر رہا
ہی اپنی تلوار جس شخص پر لگاتا ہی آگ اوسکے بدن مین مشتعل ہوتی ہی اور جل جاتا ہی پھر زندہ ہوتا اور پھر وہ فرشتہ
اوسے قتل کرتا ہی مین نے جب وہ حالت مشاہدہ کی دوزانو بیٹھ کے کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ
حضرت نے جواب سلام ندیا اور ایک ساعت سر مبارک جھکا کے رہے اور کہا ای دشمن خدا تو نے میری
ہتک حرمت کی اور میری عترت کو قتل کیا میرے حق کی رعایت نہ کی مین نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی
تلوار و نیزہ و تیر مین نے نہین لگایا حضرت نے فرمایا یہ تو سچ کہتا ہی و لیکن تو اوس لشکر مین تھا اور اون اشقیا
کے لشکر کی سیاہی کو تو نے زیادہ کیا تھا میرے نزدیک آ جب مین قریب گیا دیکھا ایک طشت خون سے بھرا
ہوا حضرتؐ کے آگے رکھا ہی پس حضرتؐ نے فرمایا یہ میرے فرزند حسینؑ کا خون ہی اوس خون سے دو سلائیان
میری آنکھون مین پھیرین جب جاگا اندھا ہو گیا تھا بعض کتب معتبرہ مین دربان ابن زیاد علیہ اللعن
سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا مین عقب ابن زیاد داخل قصر ہوا جب قصر مین گیا آگ اوسکے چہرہ پر مشتعل ہوئی
اوسنے مضطرب ہو کے مجھسے کہا کچھ تو نے دیکھا مین نے کہا ہان اوس شقی نے حکم دیا کہ اور کسی سے اس قصہ کو
بیان نکرنا کعب الاحبار سے روایت کی ہی کہ زمانۂ عمر ابن الخطاب مین کتب متقدمین سے واقعات آیندہ کو
وہ نقل کرتا تھا جو اس امت مین واقع ہونگے اور جو فتنہ و فساد ظاہر ہوگا پھر کعب الاحبار نے کہا جمیع فتنہ
و فساد سے عظیم تر اور سب مصائب سے شدید تر قتل سید الشہدا امام حسینؑ ہوگا اور یہ وہ فساد ہی جسکا خدا نے
قرآن مین ذکر کیا ہی کہ ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس سب سے پہلا فساد عالم مین ہابیل کا
قتل تھا اور آخر فساد شہادت امام حسینؑ ہی روز شہادت آنحضرتؑ دروازہ ہاے آسمان کھولدینگے اور جمیع
آسمان آنحضرت کے مصائب پر خون کے آنسوؤن سے روئینگے جب دیکھنا کہ سرخی آسمان پر بلند
ہوئی ہی جاننا امام حسینؑ شہید ہوئے ہین لوگون نے کہا ای کعب الاحبار آسمان پیغمبرون کی شہادت
پر کیون نہ رویا اور امام حسینؑ کی شہادت پر روئیگا کعب الاحبار نے کہا تم سمجھ والے ہو قتل امام حسینؑ امر عظیم
ہی وہ فرزند برگزیدۂ سید المرسلینؐ اور اونکا پارۂ تن ہی اونکے آب دہن مبارک سے تربیت پائی ہی
اوس فرزند رسولخداؐ کو بجور و ستم قتل کرینگے اور وصیت رسولخداؐ کی اونکے فرزند کے حق مین رعایت نکرینگے

عذاب قاتلان امام حسین علیہ السلام

اوس خدا کی قسم مین کھاتا ہون جسکے قبضۂ قدرت مین کعب کی جان ہی کہ امام حسینؑ پر گروہ ملائکہ آسمانہا ہفتگانہ گریہ کرینگے کہ قیامت تک اونکا گریہ منقطع نہوگا اور وہ بقعہ جہان سید الشہدا دفن ہونگے بہترین بقعہ ہای زمین ہی اور ہر ایک پیغمبر اوس بقعۂ مبارک کی زیارت کو گیا ہی اور اصحاب امام حسینؑ ہم ہر ایک پیغمبر پیدا ہی ہر روز فوجہای ملائکہ و قوم جن اوس مکان شریف کی زیارت کو جاتے ہین اور ہر روز جمعہ نوے ہزار فرشتے وہان نازل ہوتے اور اوس امام مظلوم پر گریہ کرکے فضائل بیان کرتے ہین آسمان پر اوس فرزند رسول خدا کو حسین مذبوح اور زمین پر ابو عبداللہ مقتول کہتے ہین دریاؤن مین اونکو فرزند منصور مظلوم کہتے ہین۔ روز شہادت امام حسینؑ سورج اور چاند کو گہن لگیگا تین دن تک تمام عالم بنظر مردم مین تاریک رہیگا پہاڑ پھٹ جائینگے دریا خروش مین آئینگے اگر بقیۂ ذریت و شیعیان آنحضرت زمین پر نہوتے تحقیق کہ خدا آگ آسمان سے زمین پر برساتا پھر کعب نے کہا ای گروہ تم تعجب کرتے ہو جو کچھ مین امام حسینؑ کے باب مین کہہ رہا ہون قسم بخدا خدا نے کوئی چیز جو واقع ہوئی اور آئندہ ہوتی باقی نہین چھوڑی مگر یہ کہ سب کی اطلاع حضرت موسیٰ کو دیدی اور جو بندہ مخلوق ہوا اور ہوگا سب کا حال عالم ارواح مین حضرت آدم کو بتا دیا اور جسقدر اختلافات و منازعات دنیا مین ظاہر ہونگے سب کا ذکر کیا حضرت آدم نے کہا پروردگارا امت پیغمبر آخر الزمان کہ بہترین امتہای پیغمبران الہی ہی اوسمین اسقدر اختلاف کیون ہوا خداوند عالم نے فرمایا ای آدم جبکہ اونھون نے اختلاف کیا اونکے دل مختلف ہوگئے وہ لوگ فساد زمین پر مثل فساد قابیل و ہابیل کرینگے اور میرے حبیب محمد مصطفےٰ کے فرزند کو شہید کرینگے پھر حقتعالی نے واقعۂ کربلا حضرت آدم کو دکھا دیا حضرت آدم نے جب امام حسینؑ کے قاتلون کو روسیاہ دیکھا رو کے عرض کیا خداوندا تو قتل حسینؑ کا انتقام اون روسیاہون سے لینا جس طرح وہ اشقیا تیرے پیغمبر بزرگوار کے فرزند کو شہید کرینگے۔ سعید بن مسیب سے روایت کی ہی کہ جب امام حسینؑ شہید ہو چکے مین اونکے دوسرے سال حج کو گیا کہ بخدمت امام زین العابدینؑ حج سے مشرف ہون ایک روز کعبہ کا طواف کر رہا تھا ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ ہاتھ اوسکے کٹے ہوئے اور منہ مثل شب تار سیاہ تھا کعبے کے پردہ سے لپٹا ہوا کہہ رہا تھا خداوندا بحق اس خانۂ محترم کے میرا گناہ بخشدے اور مین جانتا ہون تو نہ بخشیگا مین نے اوس سے کہا وای ہو تو نے وہ کونسا گناہ کیا ہی کہ رحمت خداوند رحیم سے اسقدر ناامیدی ہی اوس نے کہا مین جمال امام حسینؑ کا تھا جب کربلا گئے تھے جب امام حسینؑ کو شہید کیا مین چھپ گیا کہ بغل سے ہای حضرت اوتار کر کیا ما فوق آنحضرت کے گرد وقت شب اوتار کے اونکو برہنہ کرتی ہی تھا ناگاہ مینے سنا کہ ایک خروش غلغلۂ عظیم اوس صحرا سے بلند ہوا اور بہت صدا گریہ و نوحہ سنین کہ کوئی کہتا تھا ای فرزند شہید من ای حسین غریب ما نا تجھے شہید کیا اور تیرا حق نہ پہچانا پانی تجھ پر بند کیا ای اماے

وحشت تکبیر سے مین بیہوش ہو گیا اور درمیان شہدا اپنے کو مین نے گرا دیا مین نے اوسی حالت مین دیکھا ایک
عورت اور تین مرد کھڑے ہین اور اونکے گرد اگرد بہت ملائکہ احاطہ کیے ہین انمین سے ایک کہتا ہے اے فرزند ما
حسین مقتول بسیف اشرار تجھ پر تیرے جد و پدر و مادر و برادر نثار ہون ناگاہ مین نے دیکھا کہ امام حسین
اوٹھ بیٹھے اور کہا لبیک یا جداہ یا رسول اللہ و ابتاہ یا امیر المومنین و یا اماہ یا فاطمۃ [illegible]
و یا اخاہ آپ پر میرا سلام ہو پھر فرمایا اے نانا میرے انصار کو کفار نے قتل کیا اے نانا میرے اہلبیت کو اسیر کیا
اے نانا میرا مال لوٹ لیا اے نانا میرے اطفال کو قتل کر ڈالا اس کلام کے سننے سے سب سب گریہ و زاری
کرنے لگے اور جناب فاطمہ سب سے زیادہ نوحہ و زاری کرتی تھین پھر جناب فاطمہ نے فرمایا اے پدر بزرگوار
آپ ملاحظہ کیجیے میرے نور چشم کا اس امت جفا کار نے کیا حال کیا ہے اے پدر عالی مقدار مجھے اجازت دیجیے
کہ خون اپنے فرزند کا اپنے سر اور چہرہ پر مل لون اور تب خدا سے ملاقات کرون اسکے خون سے آلودہ ہون
پھر ان سب بزرگوار ذات نے خون امام حسین کا اپنے اپنے سر و منہ پر مل لیا اسکے بعد مین نے سنا کہ
رسول خدا فرماتے تھے اے حسین میرے تجھ پر فدا ہون تجھے مین سر بریدہ بخون غلطیدہ دیکھ رہا ہون اے فرزند گرامی
تیرے کپڑے کسنے اوتارے امام حسین نے فرمایا اے جد بزرگوار ایک ساربان میرے ہمراہ آیا تھا اور اوسی نے
میری [illegible] بعد شہادت [illegible] کے مجھے عریان کر دیا یہ سنکر جناب رسول خدا میرے
پاس تشریف لائے اور فرمایا [illegible] وقت [illegible] کیا اور مجھ سے شرم نہ کی کہ میرے نور دیدہ جگر گوشہ کو برہنہ کر دیا
خدا تجھے دنیا و آخرت مین روسیاہ کرے اور تیرے ہاتھ قطع کرے اوسی وقت میرا منہ سیاہ ہو گیا اور دونون
ہاتھ کٹ گئے اب [illegible] دعا کرتا ہون اور جانتا ہون کہ نفرین دعوت رسول خدا مجھ پر ضرور ہو گی اور مین
جہنم جاؤنگا ایضاً روایت کی ہے کہ ایک لوہار کوفہ مین رہتا تھا جب لشکر عمر بن سعد ملعون کربلا مین
امام حسین سے لڑنے کو روانہ ہوا اور وہ لوہار بہت سا لوہا اوٹھا لایا اور لشکر کے ہمراہ کربلا گیا لشکر کے تیر ٹھیک کرتا اور
دشمنوں کی [illegible] شمشیر و نیزہ کو صاف کرتا تھا اوس لوہار نے کہا مین اونیس روز تک اوس لشکر مین رہا
اور اونکے کام کرتا تھا [illegible] امام حسین کو شہید کیا جب کربلا سے اپنے مکان پر واپس آیا ایکشب
اپنے مکان مین سو رہا تھا ناگاہ [illegible] مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی ہے اور لوگون کی تشنگی سے زبانین
باہر پڑی ہین اور آفتاب قریب سر کے ہے مردم ہجوم شدت تشنگی و حرارت آفتاب سے بیہوش تھا ناگاہ ایک
ایک سوار نمایان ہوا نہایت حسین [illegible] با جمال [illegible] جلالت ہمراہ اوسکے پیغمبران و اوصیا و صدیقان و شہدا
بھی تھے تمام محشر اوس جوان کے نور جمال سے منور ہو گیا اور وہ سوار بسرعت وہان سے عبور کر گیا بعد ایک
ساعت کے دوسرا سوار مثل ماہ تابان نمایان ہوا اور عرصہ محشر کو اپنے نور جمال سے روشن کر دیا ہزارون آدمی

[illegible]

اوسکی رکاب سعادت انتساب مین تھے - جو حکم وہ جوان کرتا تھا یہ لوگ اوسکی تعمیل کرتے تھے جب وہ
وہ سوار میرے قریب پہونچا گھوڑے کی باگ روک لی اور حکم دیا اسے پکڑ لو فوراً اوس سوار کے ہمراہیون
نے میرا بازو پکڑ کے اس زور سے کھینچا کہ مجھے گمان ہوا شانہ الگ ہوگیا مین نے کہا تمہین اوسی شخص کی قسم
جسنے تمکو میرے کھینچنے کا حکم دیا ہے تم مجھے بیان کرو وہ جوان کون شخص ہے اونھون نے کہا وہ علی ابن ابیطالب
ہین پھر مین نے پوچھا جو بزرگوار چلے اٹھے گئے وہ کون تھے اونھون نے کہا وہ رسول خدا تھے مین نے پوچھا
اونکے گرد جو لوگ تھے وہ کون ہین اونھون نے کہا وہ پیغمبران وصدیقان شہیدان وصالحان تھے
مین نے کہا تم کون لوگ ہو جو امیر المومنین کے رکاب مین حاضر ہو اور جو حکم وہ دیتے ہین تم لوگ اوسکے
حکم کی تعمیل کرتے ہو اونھون نے کہا ہم ملائکہ پروردگار عالمیان ہین ہمکو اوسنے حکم فرمایا ہے کہ علی ابن ابیطالب
کے تابع فرمان رہین مین نے کہا میری گرفتاری کا کیون حکم دیا اوس فرشتے نے کہا تیرا حال وہ ہوگا جو
اس گروہ کا حال ہے جب اوس طرف مین نے نظر کی عمر بن سعد شقی کو مع اوسکے لشکر کے دیکھا بعض کو
مین پہچانتا تھا اور بعض کو نہ پہچانتا تھا ایک زنجیر آتشین عمر بن سعد لعین کی گردن مین تھی کہ شعلہ ہاے
آتش اوسکی آنکھون اور کانون سے باہر نکلتے تھے اور وہ گروہ جو اوسکے ہمراہ تھا اونمین سے کچھ لوگ
زنجیر ہاے آتش مین جکڑے ہوے تھے اور کچھ لوگون کی گردنون مین طوق ہاے آتش تھے اور بعضون کے
بازو مثل میرے فرشتے پکڑے ہوئے تھے جب تھوڑی دور مجھے لے گئے مین نے دیکھا رسول خدا ایک کرسی بلند
پر بیٹھے ہین اور دو مرد پیر نورانی اونکی داہنی جانب کھڑے ہین اوس فرشتے سے مین نے پوچھا یہ دو صاحب
کون ہین اوسنے کہا حضرت نوح ع و حضرت ابراہیم ع ہین جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی تم نے کیا کیا
امیر المومنین نے فرمایا حسین کے کسی قاتل کو نہین چھوڑا اور سب کو جمع کرکے آپ کی خدمت مین لایا ہون
رسول خدا نے فرمایا میرے پاس انکو لاؤ جب اونکو رسولخدا کے پاس لے گئے آنحضرت ہر ایک سے
سوال کرتے تھے کہ میرے فرزند حسین سے کیا سلوک کیا یہ پوچھتے تھے اور روتے جاتے تھے اہل محشر کے
سب گریہ آنحضرت سے گریان تھے اون اشقیا مین سے کوئی کہتا تھا مین نے پانی حسین سے روکا کوئی
کہتا تھا مین نے تیر اونکو مارا کوئی کہتا تھا مین نے اونکا سر اقدس جدا کیا کوئی کہتا تھا مین نے اونکا فرزند
قتل کیا جناب رسولخدا نے ان حالات کے سننے سے فریاد کی کہ اے میرے فرزند غریب بے یار و تنہا
اے میرے اہلبیت اطہار میرے بعد تم سے اس امت جفا کار نے ایسا سلوک کیا بعد اسکے پیغمبر دوسرے
مخاطب ہوئے اور فرمایا اے پدرم آدم ع اے برادرم نوح ع اے پدرم ابراہیم ع آپ دیکھیے اس میری امت نے
میری ذریت سے کیا سلوک کیا ہے اس کلام کے سننے سے انبیا و اوصیا اور جمیع اہل محشر رونے لگے جب

رسول خدا نے موکلان جہنم کو حکم دیا کہ ان ظالمون کو جہنم مین پہنچاؤ اوس حکم سے ایک ایک کو کھینچ کے جہنم مین لیجاتے تھے یہانتک کہ ایک شخص کو لائے اوس سے پوچھا تونے کیا کیا اوسنے کہا مین نے کوئی تیر و نیزہ و شمشیر امام حسین پر نہین لگایا بلکہ مین بڑھئی تھا اور اون ستمگارون کے لشکر کے ہمراہ تھا ایک دن خیمہ حصین بن نمیر لعین کا ستون خیمہ شکستہ ہو گیا مین نے اوسے درست کر دیا تھا جناب رسولخدا نے فرمایا آخر اوس لشکر مین تو داخل تھا اور اونکے لشکر کی سیاہی تونے زیادہ کی تھی اور میرے فرزند کے قاتلون کا تو معین و مددگار تھا یہ فرما کر حکم دیا کہ اسے جہنم مین ڈالدو اوسوقت اہل محشر خروش و فریاد کرنے لگے کہ آج کے دن بجز حکم خدا و رسول خدا و علی مرتضیٰ کے دوسرے کا حکم نہین ہے جب مجھے جناب رسولخدا کے سامنے لے گئے اور مین نے اپنا حال عرض کیا وہی جواب جو اوس بڑھئی کو دیا تھا مجھے بھی دیا اور حکم فرمایا مجھے جہنم مین ڈالدین اس حال کے دہشت سے مین جاگ اوٹھا میری زبان اور نصف بدن خشک ہو گیا تھا اب سب لوگ دنیا مین بھی مجھسے بیزار ہین اور مجھپر لعنت کرتے ہین مرتے وقت تک اوسکا حال یہی رہا یہانتک کہ جہنم واصل ہوا

فصل اکیسوین مجمل احوال مختار اور قتل بعض قاتلان امام حسین کا بیان شیخ طوسی نے بسند معتبر منہال بن عمرو سے روایت کی ہے کہ کہا ایک سال بعد مراجعت سفر حج مدینہ مین داخل ہوا اور بخدمت امام زین العابدین گیا حضرت نے فرمایا اے منہال حرملہ بن کاہل اسدی لعین کیا ہوا مین نے کہا اوسے کوفہ مین زندہ چھوڑ آیا ہون یہ سنکر حضرت نے دستہائے مبارک دعا کے لیے بلند فرمائے اور مکرر فرمایا خداوندا اوسے گرمی آہن و آتش چکھا منہال نے کہا جب مین کوفہ پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے خروج کیا ہے مجھسے مختار بہت محبت و الفت رکھتے تھے لہذا کئی دن کے بعد جب لوگون کی ملاقات سے فارغ ہوا مختار کی ملاقات کو گیا اور اوسوقت پہونچا جب وہ مکان کے اندر سے باہر آتے تھے مختار نے مجھے دیکھکر کہا اے منہال تم کے بعد آئے تمنے ہمکو مبارکباد نہ دی اور میرے شریک بھی نہوئے مین نے کہا ایہا الامیر مین شہر مین نہ تھا ابھی تو سفر حج سے واپس آتا ہون یہی باتین کرتا ہوا مین اونکے ہمراہ چلا جاتا تھا یہانتک مقام کناسہ مین جو کہ ایک محلہ کوفہ کا ہے وہان پہونچے اوس جگہ مختار نے گھوڑے کی باگ روک لی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ کسی کے منتظر ہین ناگاہ کیا دیکھتا ہون کچھ لوگ چلے آتے ہین جب قریب پہونچے کہا ایہا الامیر آپ کو بشارت ہو ہم نے حرملہ بن کاہل شقی کو گرفتار کیا ہے تھوڑی دیر کے بعد اوس ملعون کو لائے مختار نے کہا الحمد للہ تو میرے ہاتھ آگیا پھر جلادون کو طلب کیا وہ حاضر ہوئے اونکو حکم دیا کہ ہاتھ پاؤن اسکے کاٹ ڈالو اور ایک گٹھا نرکل کا منگا کر حکم دیا اسمین یہ ملعون جلا دیا جائے غرض جب وہ ملعون جلنے لگا مین نے کہا سبحان اللہ مختار نے کہا تسبیح خدا ہر وقت بہتر ہے لیکن اے منہال

فصل اکیسوین در احوال مختار و قتل کفار

اسوقت تمنے سبحان اللہ کیون کہا مین نے کہا اسوقت سبحان اللہ اسوجہ سے کہا کہ اس سفر کی واپسی مین جب بخدمت امام زین العابدینؑ پہونچا حضرتؑ نے اس ملعون کا حال مجھسے پوچھا مین نے کہا کوفہ مین اوسے زندہ چھوڑ آیا ہون یہ سنکے حضرت نے دستہاے مبارک دعا کو اوٹھائے اور اسے نفرین کی کہ خداوندا حرارت آہن و آتش حرملہ بن کاہل کو چکھا مجھے اسوقت استجابت دعاے آنحضرت مین نے مشاہدہ کی یہ سنکر مختار نے مجھے قسم دی کہ تم نے اسیطرح حضرت سے سنا ہے مین نے قسم کھائی کہ ہان اسیطرح یہ کلام حضرتؑ مین نے سنا ہے پھر مختار گھوڑے سے نیچے آئے اور بعد دو رکعت نماز کے سجدے مین گئے اور سجدۂ طولانی ادا کرکے سوار ہوے جب دیکھا وہ ملعون جلگیا ہے آگے روانہ ہوے اور مین بھی ہمراہ مختار روانہ ہوا یہانتک کہ میرے دروازہ تک پہونچے مین نے عرض کی ایہا الامیر اگر مجھے سرفراز کیجیے اور میرے گھر مین چلکے کچھ طعام تناول فرمائیے میرا باعث فخر ہوگا مختار نے کہا اے منہال تمنے مجھے خوشخبری دی کہ امام زین العابدینؑ نے دعا فرمائی اور خدا نے میرے ہاتھ سے اوس دعا کی استجابت فرمائی اب مجھسے کہتے ہو کہ تمہارے گھر جاکر کھانا بھی کھاؤن کیا آج اس نعمت کے شکریہ مین روزہ رکھون کہ حرملۂ لعین کو مین نے قتل کیا ہے اسلیے کہ یہ شقی وہی ہے جو امام حسینؑ کا سر مبارک ابن زیاد لعین پاس لایا اور عبداللہ رضیع کو مع دیگر شہدا شہید کیا اور بعضون نے لکھا ہے کہ اسی ملعون یعنے حرملہ ولد الزنا نے سر مبارک امام حسینؑ جدا کیا تھا ایضاً روایت کی ہے کہ مختار نے سولھوین تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۶ھ ہجری شب چہارشنبہ کو خروج کیا اور لوگون نے اس شرط پر اونسے بیعت کی کہ کتاب خدا و سنت حضرت رسولؐ خدا عمل کرین اور امام حسینؑ و اہلبیتؑ و اصحاب آنحضرتؐ کا خون طلب کرین اور دفع ضرر شیعیانؑ و محتاجان کرکے مومنون کی حمایت کرین اوسوقت عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر کیطرف سے حاکم کوفہ تھا پس مختار نے اوسپر خروج کیا اور اوسکا لشکر بھگا کے کوفہ سے باہر کردیا اور کوفہ مین محرم ۶۷ھ ہجری تک قیام کیا عبیداللہ بن زیاد ملعون اوسوقت حاکم جزیرہ تھا جو قریب موصل ہے مختار لشکرکشی کرکے متوجہ قتال عبیداللہ بن زیاد ملعون ہوے ۔ اور ابراہیم فرزند مالک بن اشتر کو اپنے لشکر کا سپہسالار کیا اور ابو عبداللہ جدلی اور ابو عمارہ کیسانی کو بھی ہمراہ لشکر کیا ابراہیم بن مالک اشتر ساتوین محرم کو مع دو ہزار بعدوان قبیلۂ مذحج و اسد اور دو ہزار نفر قبیلۂ تمیم و ہمدان اور ڈیڑھ ہزار اشخص قبائل مدینہ اور ڈیڑھ ہزار قبائل کندہ و ربیعہ اور دو ہزار قبیلۂ حمراء کوفہ سے باہر گئے وبروایت دیگر آٹھ ہزار نفر قبیلۂ حمراء اور چار ہزار لوگ اور قبیلے کے اونکے ہمراہ ہوئے جب ابراہیم کوفہ سے باہر گئے مختار اونکی مشایعت کو پیادہ آئے ابراہیم نے کہا خدا تمپر رحمت نازل کرے سوار ہو مختار نے کہا مین چاہتا ہون تمہاری مشایعت مین میرا ثواب زیادہ ہو اور چاہتا ہون نصرت آل محمدؐ مین میرے پانون گرد آلود ہون پھر رخصت ہوکے واپس گئے اور ابراہیم روانہ ہوئے یہانتک کہ مدائن مین پہونچے جب یہ خبر مختار کو پہونچی

کہ ابراہیم نے مدائن سے کوچ کیا کوفہ سے چلے اور مدائن مین پہونچ گئے جب ابراہیم موصل مین پہونچے عبید اللہ بن زیاد لعین مع لشکر انبوہ متوجہ ہوا اور بفاصلہ چار فرسخ اوسکا لشکر اترا جب دونون لشکر صف آرا ہوے ابراہیم نے اپنے لشکر مین آواز دی کہ ای اہل حق ای یاوران دین خدا واضح ہو کہ یہ پسر زیاد قاتل حسین بن علی و اہلبیت آنحضرت ہی اسوقت وہ مع لشکر کہ درحقیقت وہ لشکر شیطان ہی تمہارے مقابلہ کو آیا ہی لہذا لازم ہو کہ اوس سے مقاتلہ بہ نیت درست کرو اور صابر و ثابت قدم جہاد مین رہو شاید حق تعالی اوس ملعون کو تمہارے ہاتھ سے قتل کرے اور حزن و اندوہ سینہ ہاے مومنین سے براحت و سرور مبدل ہو پس لڑائی شروع ہوئی اہل عراق یہ فریاد کرتے تھے ای طالبان خون حسین یہانتک کہ ایک گروہ لشکر ابراہیم فتح عزم کر کے اوس سے پھر گیا اور نزدیک تھا مغلوب ہوجائین ابراہیم نے اونکو آواز دی کہ ای یاوران خدا دشمنان خدا کے ساتھ جہاد کرنے مین صبر کرو پس نکلے وہ لوگ جنہون نے فسخ عزم کیا تھا واپس آئے عبد اللہ بن بشار نے کہا مین نے امیر المومنین سے سنا ہی کہ فرماتے تھے تم لوگ لشکر شام سے نہر جازر پر ملاقات کروگے وہ تمکو بھگا دینگے اور فتح و نصرت سے تمکو مایوسی ہوجائیگی بعد اسکے تم اونپر پھیر پڑوگے اور لشکر مخالف پر غالب ہوگے اور اونکے سردار کو قتل کر ڈالوگے تمکو لازم ہی صبر کرو اسلیے کہ تم ضرور اونکے لشکر پر غالب ہوگے بعد اسکے ابراہیم نے میمنہ لشکر مخالف پر حملہ کیا اور سب لشکر نے اونکی جرأت دیکھ کے خود بھی جرأت کی اور اون ملاعین کو پسپا کر کے تعاقب کیا اور خوب مارا جب جنگ برطرف ہوئی معلوم ہوا کہ عبید اللہ بن زیاد ملعون و حصین بن نمیر لعین و شرحبیل بن ذی الکلاغ شقی و ابن حوشب روسیاہ و غالب بن باہلی مردود و عبد اللہ بن ایاس سلمی بدبخت و ابو الاشرس نابکار حاکم خراسان و جمیع سرداران لشکر ضلالت اثر جہنم واصل ہوگئے ہین جب جنگ سے فارغ ہوے ابراہیم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ بعد ہزیمت لشکر مخالف مین نے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ مقاتلہ کر رہے ہین مین اونکی طرف گیا میرے برابر ایک شخص استر پر سوار آیا وہ لوگون کو لڑائی پر تحریص و ترغیب کرتا تھا اوسنے مجھپر حملہ کیا مین نے لپک کے ایک ضربت ایسی اوسکے ہاتھ پر لگائی کہ اوسکا ہاتھ کٹ گیا وہ کنار نہر گر پڑا اوس سے بوے مشک آتی تھی کہ اپنے کپڑون مین وہ لگائے تھا میرا گمان یہ ہی کہ وہ ہی عبید اللہ بن زیاد لعین تھا یہ سنکر ایک شخص اوسطرف گیا جب درمیان کشتگان تلاش کیا اوسی جگہ جہان کا پتہ ابراہیم نے دیا تھا اوس لعین کو پڑا پایا اوسکا سر کاٹ کے ابراہیم پاس لائے ابراہیم نے حکم دیا کہ اوس ملعون کا بدن تمام رات جلایا جائے اور اوس شقی کے دھوئین سے اپنی آنکھین روشن اور خاکستر بداختر سے اپنے سینون کا زنگ صاف کرکے روغن بدن پلید سے چراغ امید صبح تک روشن رکھین جب مہران غلام ابن زیاد ملعون نے اپنے آقا کا وہ حال سنا کہ اوسکی چربی سے تمام رات چراغ روشن رکھا اوسنے قسم کھائی کہ اسکے بعد پھر کبھی

قتل عبید اللہ بن زیاد

مین گوشت کی چربی نہ کھاؤنگا کیونکہ وہ شقی اپنے آقاے ملعون کو دوست رکھتا اور مقرب تھا جب صبح ہوئی
لشکر ابراہیم رضہ نے اسباب غنیمت ہاے لشکر مخالف جمع کیا اور روانہ کوفہ ہوے ایک شقی مصر کو جنگل سے
بھاگ کے عبدالملک بن مروان پاس شہر شام مین گیا جب عبدالملک نے اُسے دیکھا کہا ابن زیاد کی کیا خبر
ہے اوس مغرور نے کہا جب لشکر دن مین لڑائی شروع ہوئی مجھسے ابن زیاد نے کہا ایک کوزہ پانی کا میرے
لیے لا جب مین پانی لایا کچھ پیا اور تھوڑا درمیان زرہ و جسم چھڑکا اور باقی پانی اپنے گھوڑے کی پیشانی پر
چھڑک کے سوار ہوا اور دریاے جنگ مین غوطہ مارا پھر اوسکو مین نے نہ دیکھا اور بھاگ کے آپ پاس چلا آیا
بعد اسکے ابراہیم نے سر نجس عبید اللہ بن زیاد مع سرہاے سواران شقاوت شعار مختار پاس روانہ کیا اور
وہ سرہاے اشقیا اوسوقت مختار پاس پہونچے جب وہ چاشت تناول کر رہے تھے یہ دیکھکر سجدہ بخداوند عالم
کی حمد بجا لائے اور کہا الحمد للہ اس عدو اللہ کا سر اسوقت میرے پاس لائے کہ مین چاشت کھا رہا ہون
اسلیے کہ سر اقدس جناب سید الشہدا ع جب اس ملعون پاس لائے اوسوقت یہ بھی چاشت زہر مار کر رہا تھا
جب وہ سرہاے گندیدہ مختار پاس لا کے رکھے ایک سفید سانپ آ کے اون سرہاے اشقیا مین پھرا یہانتک
کہ ابن زیاد لعین کے سر نجس تک پہونچا اور راہ دہن ملعون کی ناک مین گھس گیا اور کان کے سوراخ سے
نکل آیا پھر سوراخ گوش سے داخل ہوا اور سوراخ بینی سے نکل آیا جب مختار چاشت سے
فارغ ہوے اوٹھے اور اپنا جوتہ پاؤن کے جوتے کی تلی کئی دفعہ اوس ملعون سیاہ بخت ابن زیاد عدو اللہ کے
منھ اور جبین پر کئی بار رگڑی اور وہ کفش اپنے غلام کی طرف پھینکدی اور کہا اس کفش کو غوطہ دیکے کہ
کافر نجس کے سر سے مین نے ملی ہے پس مختار نے سر ابن زیاد لعین و حصین بن نمیر شقی و شرحبیل بن ذی الکلاع
ہمراہ عبدالرحمن بن ابی عمیر ثقفی و عبداللہ بن شداد جشمی و سائب بن مالک اشعری بخدمت محمد بن حنفیہ رض
بھیجے اور ایک عریضہ اونکی خدمت مین لکھا اما بعد تحقیق کہ آپکے شیعیان و یاوران خیرخواہ کو آپکے دشمنون کی طرف
مین نے روانہ کیا کہ آپ کے برادر مظلوم سید الشہدا کا خون طلب کرین پس وہ محبان اہلبیت بانیت درست اون
کفار کے مقابلہ کو گئے اور بہ نہایت خشمگین مع دشمنان دین مبین سے منزل نصیبین پر دوچار ہو کے باعانت نصرت
رب العالمین اون کفار و شیاطین کو منہزم کرکے دریاؤن و جنگلون مین متفرق کردیا اور اونکا تعاقب کرکے
جہان پایا قتل کرکے کینہ ہاے دلہاے مومنین کو پاک اور سینہ ہاے شیعیان مومنین کو شاد و خوشحال کیا اب
اون ملعونون کے سردارون و سرگروہون اور افسرون کے سرہاے پلید آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون جب یہ
خط اور سرہاے ملاعین محمد بن حنفیہ رض پاس لائے اوسوقت امام زین العابدین ع مکہ مین تشریف رکھتے تھے محمد
بن حنفیہ رض نے ابن زیاد ملعون کا سر نجس بخدمت باسعادت امام زین العابدین ع روانہ کیا اور وہ حضرت پاس

اوسوقت پہونچا جسوقت آپ چاشت تناول فرما رہے تھے حضرت نے فرمایا جب مجھے اس ملعون پاس
لے گئے تھے اوسوقت یہ چاشت زہرمار کر رہا تھا اور میرے پدر بزرگوار کا سراقدس اوسکے سامنے رکھا تھا
مین نے اوسوقت دعا کی کہ خداوندا مجھے دنیا سے نہ اوٹھانا جب تک ابن زیاد ملعون کا سر جب مین
چاشت کھاتا ہون مجھے نہ دکھائے پھر فرمایا مین اوس خدا کا شکر کرتا ہون جسنے میری دعا قبول و مستجاب فرمائی
بعد اسکے حضرت نے حکم دیا کہ اس سر نجس کو باہر پھینکدو جب اوس سر نجس کو عبداللہ بن زبیر پاس لیگئے حکم دیا کہ نیزہ پر
چڑھا کے پھرائین جب وہ سر نیزہ پر رکھا آندھی نے اوس سر کو زمین پر پھینکدیا ناگاہ ایک سانپ نکلا اور اوس ملعون
کی ناک مین چمٹ گیا دوسری دفعہ جب نیزہ پر رکھا پھر ہوا سے وہ سر زمین پر گر پڑا اور اوسکی ناک مین بدستور سابق
سانپ لپٹ گیا یہانتک کہ تین مرتبہ یہی حالت ہوئی جب یہ خبر عبداللہ بن زبیر کو پہونچی حکم دیا کہ اس ملعون کا سر
نجس گلیون مین ڈالدو کہ لوگون کے پاؤن کے نیچے پامال ہوجائے مختار قاتلان امام ابرار کو تلاش و تجسس کر کے
جہان جسے پاتے قتل کرتے تھے یہانتک کہ بہت لوگ جمع ہو کے عمر بن سعد ملعون کی شفاعت کرنے مختار پاس آئے
اور امان طلب کی جب مختار کو بہت اضطراب و اضطرار ہوا کہا مین نے اوسے اس شرط پر امان دی کہ باہر نجائے اور اگر
کوفہ سے باہر جائیگا اوسکا خون مباح ہوگا ایک دن ایک شخص عمر بن سعد لعین پاس آیا اور کہا مین نے آج مختار
سے سنا ہے کہ وہ قسم کھا کے کہتا تھا مین آج ایک شقی کو قتل کرونگا میرا گمان یہ ہے کہ اوسکا مطلب تیرے قتل سے ہے
پس عمر بن سعد ملعون کوفہ سے باہر اوس موضع مین جسکا نام حمام ہے چلا گیا اور وہان جا کے چھپ رہا اوس ملعون سے
لوگون نے کہا تونے خطا کی مختار کے ہاتھ سے بچ نہین سکتا جب اوسکو خبر ملیگی کہ تو کوفہ سے باہر چلا آیا ہے وہ یہی کہیگا
کہ اوسنے میری امان پر قیام نکیا اب اوسکا قتل لازم ہوا یہ سنکر وہ ملعون اوسی رات اپنے مکان واپس گیا
راوی کہتا ہے جب صبح ہوئی مین مختار کی خدمت مین گیا جب وہان پہونچ کے بیٹھا ہیثم بن اسود بھی آکے
بیٹھے اونکے بعد حفص پسر عمر بن سعد ملعون آیا اور کہا میرا باپ کہتا ہے وہ امان کیا ہوئی جو آپ نے مجھے
دی تھی اب سننے مین آیا ہے کہ آپ میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہین مختار نے کہا بیٹھ جا اور ابو عمرہ کو بلایا پس
مین نے دیکھا ایک شخص کوتاہ قامت سراپا غرق آہن آیا اور مختار نے کچھ اوسکے کان مین کہا اور دو شخصون
کو اوسکے ہمراہ کر دیا تھوڑی دیر کے بعد ابو عمرہ عمر بن سعد ملعون کا سر نجس کاٹ کے لے آیا مختار نے حفص
سے کہا اس سر کو تو پہچانتا ہے حفص نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مختار نے کہا اے ابو عمرہ اسکو بھی اسکے
پدر سے ملحق کر کہ جہنم مین وہ ملعون تنہا نرہے۔ پس ابو عمرہ نے اوسے بھی قتل کیا مختار نے کہا عمر بن سعد ملعون بعوض
خون امام حسین اور حفص بعوض خون علی اکبر مارا گیا اور ہرگز ہرگز ان دونون کا خون اون بزرگوارون کے
ناخون کی برابری نہین کر سکتا بعد قتل ہونے عبیداللہ بن زیاد و عمر بن سعد علیہما اللعنہ کے سلطنت مختار کو قوت

احوال قتل عمر بن سعد ملعون

حاصل ہوئی رؤسا قبائل عرب رعایا سب مطیع و معتقد مختار کے ہوگئے اوسوقت مختار نے کہا مجھے کوئی کھانا پینا اچھا نہیں معلوم ہوتا جبتک ایک ایک کو امام حسینؑ و اصحاب اہلبیتؑ کے قاتلوں سے جو زمین پر ہین قتل نہ کر ڈالون مین اون ملاعین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مجھسے اب ذکی کوئی سستی و سفارش نکرے اور جو شریک خون آنحضرت و اصحاب اہلبیت آنحضرت تھے سبکو تلاش کرو اور مجھے اطلاع دو اور جو لوگ ولی شقیا کے کفار کے مددگار تھے اونکی بھی خبر لاؤ بعد اسکے جس کسیکو لاتے اور بیان کرتے کہ یہ قاتلان آنحضرت سے ہے یا اونکے قتل پر اعانت کی تھی اوسکو مختار قتل کرتے تھے پھر خبر پہونچی کہ شمر ذی الجوشن حرامی نے شتران آنحضرت سے ایک شتر لوٹ مین لیا تھا اور کوفہ مین پہونچ کے اوس اونٹ کو ذبح کیا اور اوسکا گوشت تقسیم کیا تھا جب یہ خبر مختار کو معلوم ہوئی حکم دیا اوس شقی کو تلاش کرو اور وہ گوشت جس جس گھر مین تقسیم ہوا ہے اونکی بھی اطلاع کرو جب مطلع ہوا حکم دیا اون گھرون کو لوٹ لو اور جس جس نے وہ گوشت کھا لیا اور کھایا تھا اوسے قتل کیا بعد اسکے عبداللہ بن اسید جہنی و مالک بن ہیثم کندی و حمل بن مالک محاربی کو مختار پاس لائے مختار نے کہا اے دشمنان خدا مجھے بتاؤ امام حسینؑ سے تم کس طرح پیش آئے اون شقیانے جواب دیا ہمکو جبراً اوسے مقاتلہ کو لیگئے تھے مختار نے کہا آیا اونپے تم لوگ احسان نہ کر سکتے تھے یا اونکو پانی نہ دے سکتے تھے پس مالک بن ہیثم سے کہا تو ہی نے کلاہ فرزند رسالتپناہ اوتھائی تھی اسنے انکار کیا مختار نے کہا بیشک تو ہی نے اوٹھائی تھی اور حکم دیا کہ اوس شقی کے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے گئے اور وہ بدبخت جہنم واصل ہوا اور اون دو ملعون یعنے عبداللہ بن اسید جہنی و حمل بن مالک محاربی کے گردن زدنی کا حکم دیا اور اونکی گردن زدنی کی گئی اسکے بعد زیاد بن مالک و عمرو بن خالد عبدالرحمن بجلی و عبداللہ بن قیس خولانی کو اسیر کرکے لائے مختار نے کہا اے قاتلان صلحا اے خدا تمہیں برباد کرے [illegible] امام حسینؑ کا لوٹ کے اوس روز جو نحس ترین ایام تھا آپس میں تقسیم کیا ہے پھر حکم دیا کہ بازار مین لیجا کے انکی گردن زدنی کرو اور تعمیل حکم کی گئی پھر معاذ بن ہانی اور ابو عمرو کو خولی بن یزید اصبحی کے پاس روانہ کیا کہ وہ شقی ابن زیاد لعین پاس امام حسینؑ کا سر مبارک لایا تھا جب اوسکے گھر مین گئے وہ ملعون اپنے خزانہ مین ایک ظرف کلان کے نیچے چھپ گیا تھا وہان سے اوس مردود کو نکال لائے اثنائے راہ مین مختار کو دیکھا مع لشکر چلے آتے ہین حکم دیا اس شقی کو اسکے گھر واپس لے چلو کہ اپنے مکان مین اپنی جزائے بد و کردار زشت کی سزا پائے پس دروازہ مکان پر اوس ملعون کو قتل کرکے اوسکا جسد پلید آگ سے جلا دیا اور وہان سے واپس آئے۔ جب شمر ذی الجوشن ملعون کو پکڑنے لوگون کو بھیجا وہ شقی جنگل مین بھاگ گیا ابو عمرہ کو مع چند اشخاص اوس ملعون کے تعاقب روانہ کیا ان لوگون نے جا لیا اس لعین کے مصاحبین سے بہت جنگ کی اور وہ شقی بھی بہت لڑا یہانتک کہ کثرت جراحت سے مجبور ہوگیا پھر اوس شقی کو پکڑ کے مختار پاس

وہ قصر کے دوسرے دروازہ سے نکل کے مصعب بن زبیر پاس چلا گیا مختار نے حکم دیا کہ گھر اوس بد گہر کا
کھود ڈالو اور مال لوٹ لو بعد بحدل بن سلیم شقی کو حاضر کیا اور کہا اسنے انگشت مبارک سید الشہدا
قطع کر کے حضرت کی انگوٹھی اوتاری تھی مختار کے حکم سے اوسکے ہاتھ پاؤن کاٹے گئے اور وہ بدبخت جہنم واصل
ہوا تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ مین مندرج ہو کہ جناب امیرؑ نے فرمایا جسطرح بعض بنی اسرائیل نے اطاعت
خدا کی اور اونکو خدا نے گرامی رکھا اور بعض بنی اسرائیل نے معصیت خدا کی اور خدا نے اونکو مبتلائے عذاب کیا
اوسیطرح تم لوگون کا بھی حال ہوگا اصحاب جناب امیرؑ نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ ہم لوگون مین عاصی
کس جماعت سے ہونگے حضرت نے فرمایا وہ لوگ جنکو ہم اہلبیتؑ کی تعظیم کرنے کا حکم دیا ہو اور ہمارے حقوق
کی رعایت اونپر لازم کی ہو وہ لوگ ہماری مخالفت اور ہمارے حقوق سے انکار کرینگے اور فرزندان و اولاد
رسول خدا جنکی محبت و تعظیم کرنے کا حکم ہوا اونکو وہ لوگ قتل کرینگے اصحاب نے کہا یا حضرت کیا ایسا واقع ہوگا حضرت
نے فرمایا ہان البتہ واقع ہونگے اور اون میرے دو فرزند بزرگوار حسینؑ کو شہید کرینگے خداوند عالم اون منافقین
پر عذاب اوس جماعت کی تلوار سے نازل کریگا جنکو اونپر مسلط کریگا جسطرح بنی اسرائیل پر عذاب نازل کیا اصحاب
نے کہا یا حضرت وہ کون لوگ ہونگے جنکو اون اشقیا پر خدا مسلط کریگا حضرت نے فرمایا ایک پسر قبیلۂ ثقیف سے
ہو جسے مختار بن ابی عبیدہ کہتے ہین امام زین العابدینؑ نے فرمایا جب یہ خبر حجاج لعین کو پہونچی اور لوگون نے
اوس سے کہا کہ امام زین العابدینؑ اپنے جد بزرگوار امیر المومنینؑ سے یہ روایت کرتے ہین حجاج نے کہا مجھے یقین نہین
آتا کہ رسول خدا یا علی ابن ابیطالبؑ نے یہ کہا ہو علی بن الحسینؑ ایک کم عمر ہین بہت سے امور باطل کہکر اپنے دوستون
کو فریب دیتے ہین اچھا مختار کو میرے پاس حاضر کرو کہ اونکا جھوٹ سچ ظاہر کر دون جب مختار کو حاضر کیا حجاج نے
فرش چرمین منگایا اور اپنے غلامون کو طلب کر کے حکم دیا تلوار لاؤ اور اسکی گردن مارو جب ایک ساعت گذری اور
تلوار نہ لائے حجاج نے کہا تلوار کیون نہین لاتے غلامون نے کہا تلوارین خزانہ مین ہین اور خزانہ کی کنجی نہین ملتی ہے مختار
نے کہا مجھے تم قتل نکر سکوگے رسول خدا نے ہرگز جھوٹ نہین کہا اور تو فرضاً اگر مجھے قتل بھی کروگے خدا پھر مجھے زندہ کریگا کہ
تین سو اسی ہزار اشرار تم لوگون مین سے قتل کرونگا حجاج نے اِس کلام مختار سے غمگین و بیقرار ہوکے ایک غلام سے
کہا کہ اپنی تلوار جلاد کو دیدے تاکہ اسکی گردن زدنی کیجائے جب جلاد تلوار لیکے بسرعت متوجہ ہوا منہ کے بل گر پڑا
اور وہ تلوار اوسکے پیٹ مین گھس گئی کہ شکم چاک ہوکے مر گیا پھر دوسرا جلاد بلایا جب وہ متوجہ قتل مختار ہوا ایک
بچھو نے اوسے کاٹا اور وہ جلاد زمین پر گر کے مر گیا مختار نے کہا اے حجاج تم مجھے قتل نکر سکوگے ذرا قصہ نزار بن معد بن
عدنان کا بمقابلہ شاپور ذوالاکتاف یاد کر جس وقت وہ عربون کو قتل کر کے اونکو مستاصل کرتا تھا اور نزار
نے اپنے فرزندون کو حکم دیا کہ مجھے زنبیل مین رکھکے راستہ پر شاپور کے ڈالدو جب شاپور نے اوسکو دیکھا پوچھا کہ

اوسکی نظر اوس پر پڑی کہا تم کون ہو اوسنے کہا مین ایک مرد عرب ہون اور مجھسے میرا ایک سوال ہی شاپور نے
کہا کہو کیا سوال ہی نزار نے کہا کسوجہ سے تو اسقدر عربون کو قتل کرتا ہی اونھون نے تجھسے کیا برائی کی ہی شاپور
نے کہا اونھین اسلیے قتل کرتا ہون کہ مین نے اپنی کتابون مین دیکھا ہی کہ ایک شخص قوم عرب سے ظاہر ہوگا اوسکا نام
محمد ہی وہ دعوی پیغمبری کریگا ملک پادشاہی عجم اوسکی وجہ سے برطرف ہوگی اس سبب سے مین قوم عرب کو قتل
کرتا ہون کہ وہ پیدا نہو سکے نزار نے کہا جو کچھ تو نے جھوٹی کتابون مین دیکھا ہی جائز نہین ہی کہ بیگناہ ہونے
کو جھوٹون کے کہنے سے قتل کرے اور اگر سچی کتابون مین یہ لکھا دیکھا ہی پس خدا اوس شخص کی جسکی نسل
سے وہ ظاہر ہوگا حفاظت کریگا شاپور نے کہا ای نزار یعنے لاغر و نحیف تم سچ کہتے ہو اسی وجہ سے اونکو
لوگ نزار کہنے لگے یہ کلام نزار شاپور کو پسند آیا اور قتل عرب سے دست بردار ہوا ای حجاج حق تعالے
نے مقدر کیا ہی کہ مین تم مین سے تین سو تراسی ہزار اشرار کو قتل کرون اب یا تو خدا تجھے میرے قتل سے
مانع ہوگا اور اگر مجھے مار بھی ڈالے گا تو بعد مرنے کے خدا مجھے پھر زندہ کریگا کہ جو کچھ اوسنے مقدر کیا ہی
اوسکی مین تعمیل کرون اور فرمان رسول خدا حق ہی اوسمین کچھ شک نہین یہ سنکے پھر حجاج نے جلاد کو حکم
دیا کہ اسکی گردن زدنی کیجائے مختار نے کہا وہ نہ مار سکیگا اگر چاہو تم خود تجربہ کر دو ابھی خدا ایک سانپ کو
تجھپر مسلط کریگا جسطرح اوس جلاد پر بچھو کو مسلط کیا تھا جب جلاد نے قصد گردن زدنی کیا ناگاہ ایک خط
عبد الملک بن مروان حاضر ہوا اور چلا کے کہا قتل مختار سے دست بردار ہو اور ایک خط حجاج کو دیا کہ عبد الملک
نے اوس خط مین یہ لکھا تھا اما بعد ای حجاج بن یوسف واضح ہو کہ ایک کبوتر خط میرے پاس لایا جسمین یہ
مندرج تھا کہ تم نے مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کو گرفتار کیا ہی اور چاہتے ہو اوسے قتل کرو بسبب اوس روایت کے
جو رسولخدا سے تم تک پہونچی ہی کہ مختار بنی امیہ کے انصار کو قتل کریگا لازم ہی کہ جب میرا یہ خط تمھارے پاس
پہونچے مختار سے دست بردار رہو اور اوسکے متعرض نہو کہ وہ شوہر دایہ پسر ولید بن عبد الملک ہی اور ولید
نے مجھسے مختار کی سفارش کی ہی اور جو حدیث تمنے سنی ہی اگر دروغ ہی تو کیا معنے کہ ایک مسلمان کو بغیر جرم قتل
کرو اور اگر سچ ہی تکذیب قول رسول خدا نہین ہو سکتی پس حجاج نے مختار کو چھوڑ دیا مختار جہان جاتا
کہتا تھا مین خروج کرکے بنی امیہ کو قتل کرونگا جب پھر یہ اخبار حجاج کو پہونچے دوسری مرتبہ پھر اوسنے مختار
کو پکڑ بلوایا اور قصد قتل کیا مختار نے کہا تو مجھے قتل نکر سکیگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر دوسرا خط عبد الملک
بن مروان کا کبوتر لایا اوس خط مین درج تھا کہ ای حجاج متعرض مختار نہو کہ وہ شوہر دایہ پسر ولید ہی اور وہ
حدیث جو تو نے سنی ہی اگر سچ ہی تو اوسے قتل نکر سکیگا جسطرح حضرت دانیال بخت النصر کو قتل نکر سکے اسلیے کہ
مقدر ہوا تھا کہ بنی اسرائیل کو وہ قتل کرے پس حجاج نے مختار کو چھوڑ دیا اور کہا اگر اب پھر مین نے تجھسے ایسا کلام

سُنا جان لینا کہ مین تمکو مار ڈالونگا مگر مختار اوسیطرح لوگون مین یہ باتین کہا کرتے تھے پھر حجاج نے طلب کیا اور
اس دفعہ مختار چھپ رہے اور ایک مدت تک چھپے رہے یہانتک کہ حجاج نے پتہ لگا کے پھر مکرر بلایا اور ارادہ قتل کیا
اوسیوقت پھر خط عبد الملک کا پہونچا کہ مختار کو قتل نکرنا حجاج نے اونکو قید کرلیا اور ایک خط عبد الملک کو لکھا کہ
اوس شخص کے قتل سے تم مجھے کیون منع کرتے ہو جو شخص علانیہ لوگون مین کہتا پھرتا ہی کہ مین تمین ہزار اسی ہزار بیچ
کے انصار قتل کرونگا عبد الملک نے جواب مین لکھا اے حجاج تم جاہل ہو مختار جو کچھ کہتا ہی اگر حق ہی پس ضرور مین
اوسکی تربیت کرونگا تاکہ وہ مجھپر مسلط ہو جس طرح فرعون کو خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تربیت پر موکل
کیا یہانتک کہ حضرت موسیٰ فرعون پر مسلط ہوئے اور اگر یہ خبر دروغ ہی کیونکہ مین اوسکی رعایت نکرون
کہ اوسکا حق خدمت مجھپر ہی آخرکار مختار اون کفار پر مسلط ہوئے اور جو کچھ اونھون نے کیا ظاہر ہی ایک روز
امام زین العابدین مختار کے خروج کرنے کا حال اپنے اصحاب سے ذکر فرما رہے تھے بعض اصحاب نے کہا یا ابن رسول اللہ
آپ ہمکو خبر کیون نہین دیتے کہ اونکا خروج کس وقت ہوگا فرمایا دوسرے سال ہوگا اور عبید اللہ بن زیاد
لعین و شمر ذی الجوشن شقی کے سرہائے نجس کاٹ کے وہ ہمارے پاس اوسوقت بھیجے گا جب ہم چاشت تناول
کرتے ہونگے بعد اسکے جب وہ وقت آیا جسکی خبر حضرت نے دی تھی مختار نے خروج کیا اصحاب آنحضرت
خدمت بابرکت مین حاضر تھے حضرت نے کھانا منگایا اور یہ فرمایا یہ کھانا نوش کرو کہ آج ستمگاران بنی امیہ
قتل ہو رہے ہین اصحاب نے کہا اے آقا کہان وہ لوگ قتل کیے جاتے ہین حضرت نے فرمایا فلان موضع مین
مختار اون اشرار کو قتل کر رہا ہی اور بہت جلد اون ظالمون مین سے دو ستمگارون کے سرہائے نجس میرے
پاس فلان روز لائینگے جب وہ دن آیا جس دن کی حضرت نے خبر دی تھی اور حضرت تعقیب نماز سے
فارغ ہوئے اصحاب آنحضرت خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے اور حضرت نے پھر کھانا اون اصحاب کے لیے
منگایا جب کھانا لائے اوسی وقت وہ سر دونون ملاعین کے حضرت پاس پہونچے یہ دیکھکر حضرت سجدہ مین گئے اور
فرمایا مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے مجھے دنیا سے نہ اوٹھایا یہانتک کہ اوسوقت میرے پدر عالیمقدار
کے قاتلون کے سر مجھے دکھلائے اور حضرت بار بار اون سرہائے اشرار کی جانب نظر کرتے اور شکر حقتعالی بجالاتے
تھے چونکہ مقرر تھا کہ بعد چاشت کے حلوا مہمانون کے لیے لاتے تھے اوس روز اسوجہ سے کہ مشغول سرہائے نجس کے
دیکھنے مین تھے حلوا لانا خادم لوگ بھول گئے ایک نے اصحاب آنحضرت مین سے کہا یا ابن رسول اللہ آج حلوا
نہین آیا حضرت نے فرمایا ان سرہائے نجس کیطرف دیکھ کے مسرور ہونے سے زیادہ تر شیرین آج کونسا حلوا
ہی شیخ کشی رحمہ اللہ نے بسند معتبر اصبغ بن نباتہ رض سے روایت کی ہی کہ کہا مین نے ایک روز مختار کو دیکھا
جب وہ بچہ سا تھا اور جناب امیر آغوش مین اوسے لیے تھے اور دست مبارک اوسکے سر پر پھیر کے فرماتے تھے

یا کیس یا کیس بیٹے عقلمند و دانشمند ہے ایضاً بسند حسن روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مختار کو دشنام نہ دو اسلیے کہ اوسنے ہمارے دشمنون کے قاتلون کو قتل کر کے ہمارا طلب خون کیا اور ہماری عورتون کا نکاح کرا دیا اور وقت تنگدستی مال ہم پر تقسیم کیا۔ ایضاً بسند معتبر عبد اللہ بن شریک سے روایت کی ہے کہ مین روز عید الضحی بخدمت جناب امام محمد باقر علیہ السلام مقام منی حاضر ہوا اوسوقت حضرت تکیہ کیے ہوئے تھے اور حجام کو بلایا تھا کہ حجامت بنوائین جب مین خدمت حضرت مین بیٹھا ایک مرد پیر کوفہ کا رہنے والا حاضر ہوا اور حضرت کے دستہائے مبارک چاہتے آنکھون سے لگائے حضرت نے منع کیا اور فرمایا تم کون ہو اوس شخص نے کہا مین حکم پسر مختار ہون یہ سنکر حضرت نے اوسے نزدیک بلایا اور اپنے بہت قریب جگہ دی پسر مختار نے کہا یا حضرت لوگ میرے پدر کے حق مین بہت کچھ کہتے ہین مین چاہتا ہون آپسے اوسکا حال سنون اور جو کچھ اوسکے حق مین آپ فرمائینگے اوسپر اعتقاد کرونگا حضرت نے فرمایا لوگ کیا کہتے ہین حکم نے کہا لوگ کہتے ہین وہ دروغگو تھے حضرت نے فرمایا سبحان اللہ قسم بخدا میرے پدر علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ مہر میری والدہ ماجدہ کا اوس روپیہ سے ادا کیا جو مختار نے بھیجا تھا مختار نے ہمارے مکانات شکستہ تعمیر کیے اور ہمارے قاتلون کو قتل کر کے ہمارا خون طلب کیا خدا مختار پر اپنی رحمت نازل کرے قسم بخدا میرے پدر بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے کہ مختار خدمت اہلبیت اطہار مین حاضر ہوتے اور ہماری باتون کو دل مین یاد کرتے اور احادیث اونسے اخذ کرتے تھے خدا تمہارے پدر پر رحم کرے کہ اونھون نے کوئی حق ہمارے حقوق سے کسی پر نہ چھوڑا مگر یہ کہ اوسے طلب کیا اور ہمارے خون کا بدلا لیا اور ہمارے قاتلون کو قتل کیا۔ ایضاً بسند معتبر عمر پسر امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد ملعون و عمر بن سعد لعین کے سر نجس ہمارے پدر بزرگوار پاس لائے حضرت نے سجدہ کیا اور فرمایا مین اوس خدا کی حمد کرتا ہون جسنے ہمارا خون ہمارے دشمنون سے طلب کیا اور خدا مختار کو جزائے خیر عطا کرے۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادق سے منقول ہے کہ جب تک مختار نے سر ہائے قاتلان امام حسین نہ بھیجے کسی عورت نے عورات بنی ہاشم سے اپنے بالون مین کنگھی نہ کی اور خضاب کیا اور بالون مین تیل نہ ڈالا۔ ایضاً عمر بن امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول مختار نے میرے پدر علیہ السلام عالیقدار کے لیے بیس ہزار دینار بھیجے اور میرے پدر بزرگوار نے وہ دینار لیکر اونسے مکانات عقیل بن ابی طالب اور دیگر بنی ہاشم کے مکانات جو بنی امیہ نے مسمار کر ڈالے تھے تعمیر کیے اور جب مختار نے مذہب باطل اختیار کیا اوسکے بعد چالیس ہزار دینار بھیجے پدر بزرگوار پاس بھیجے مگر حضرت نے قبول نہ فرمائے اور واپس دیدیے۔ ایضاً بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ مختار نے ایک عریضہ میرے پدر بزرگوار کی خدمت مین لکھا اور مع چند ہدایا و تحفہ عراق سے بخدمت

حال مختار بن ابو عبیدہ ثقفی

آنحضرت ع روانہ کیا جب قاصدان مختار در دولت حضرت پر پہونچے اجازت چاہی کہا حضر ہون حضرت نے
کہلا بھیجا چلے جاؤ کہ مین ہدیہ دروغگویان قبول نہین کرتا اور اونکا خط نہین پڑھتا پھر اون قاصدون
نے عنوان خط مٹا کے اوسکی جگہ لکھا کہ یہ خط مہدی محمد بن علی کی خدمت مین پہونچے پس اس طرح عنوان
تبدیل کرکے محمد بن حنفیہ پاس لے گئے اور اونھون نے ہدایا و تحفت قبول کیے اور مختار کے خط کا جواب
بھی لکھا قطب راوندی رح نے بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب خدا چاہتا ہے اپنے دوستون کا
انتقام کسی ذریعہ سے لے بذریعہ بدترین خلق انتقام لیتا ہے اور جب چاہتا ہے خاص اپنی جانب سے انتقام لے اپنے
دوستون کی معرفت انتقام لیتا ہے تحقیق کہ انتقام یحیی بن زکریا بخت نصر کے ہاتھ سے لیا کہ وہ بدترین
خلق خدا تھا آبن ادریس نے بسند موثق جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی
جناب رسولخدا ص و جناب امیر و امام حسن ع و امام حسین ع صراط سے گذرینگے اوسوقت اونکو مین مرتبہ
جہنم مین سے ایک شخص آواز دیگا کہ یا رسول اللہ میری فریاد کو پہونچیے آنحضرت جواب نہ دینگے پھر
تین مرتبہ کہیگا یا امیر المومنین میری فریاد کو پہونچیے حضرت بھی جواب نہ دینگے پھر تین مرتبہ کہیگا یا امام حسن ع
مدد کیجیے حضرت بھی جواب نہ دینگے پھر تین مرتبہ آواز دیگا یا امام حسین ع میری فریادرسی کیجیے کہ مین نے آپکے دشمنون
کو قتل کیا ہے اوسوقت جناب رسولخدا امام حسین ع سے فرمائینگے کہ اوسنے تم پر حجت تمام کی ہے اوسکی فریاد کو پہونچو
یہ سنکر امام حسین ع مثل اوس عقاب کے جو جھپٹ کر جانور کو دبوچ لے اس طرح اوس شخص کو جہنم کے اندر سے
اوٹھا لائینگے راوی نے کہا یا حضرت مین آپکے فدا ہون وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا وہ مختار ہے راوی
نے پوچھا مختار پر جہنم مین کیون عذاب کرینگے حالانکہ اوسنے بڑے بڑے کام کیے ہین حضرت نے فرمایا اگر اسکا دل
شگافتہ کرتے تحقیق کہ اوسکے دل مین سے کچھ محبت ابوبکر و عمر کی ظاہر ہوتی بحق اوس خدا کے جسنے
حضرت رسول ص کو برسالت راستی بھیجا ہے مین قسم کھاتا ہون کہ اگر جبرئیل و میکائیل کے دل مین کچھ بھی محبت
ابوبکر و عمر کی ہو بیشک خدا اونکو منہ کے بل آتش دوزخ مین ڈالدے بعض کتب معتبرہ مین روایت
کی ہے کہ مختار نے امام زین العابدین ع کے لیے ایک لاکھ درہم بھیجے حضرت چاہتے تھے قبول نکرین اور
خوف بھی تھا کہ مبادا واپس دینے سے مختار کچھ ضرررسانی کرے لہذا حضرت نے اوس مال کو گھر مین
اوسی طرح رہنے دیا جب مختار قتل ہوا حضرت حقیقت حال عبدالملک کو لکھی کہ یہ مال تمھارا حق ہے تمکو
گوارا ہو اور حضرت مختار پر لعنت کرکے فرماتے تھے کہ خدا پر اور ہمپر دروغ باندھتا تھا اور دعوے کرتا
تھا کہ مجھپر وحی نازل ہوتی ہے مولف فرماتے ہین کہ احادیث دربارۂ مختار مختلف وارد ہوئی ہین
جیسا کہ معلوم ہوچکا اور درمیان علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اختلاف ہے ایک جماعت

علما اچھا جانتے اور کہتے ہین کہ امام زین العابدینؑ مختار کے خروج سے راضی تھے اور بظاہر خوف مخالفین سے بیزار تھے اور رضامندی اپنی بیان نکرتے تھے مختار نے طلب خون امام حسین کے لیے خروج کیا اور دعوۂ امامت و خلافت اپنے اور کسی دوسرے کے لیے بھی نہ کیا اور بعض علما کا اعتقاد یہ ہی کہ مختار کی غرض ریاست و پادشاہی تھی اور اس امر خاص کو اوسکا وسیلہ قرار دیا تھا پہلے متوسل بامام زین العابدینؑ ہوا اور چونکہ آنحضرت خداوندعالم کی جانب سے مامور بخروج مختار نہ تھے اور نیت فاسد مختار سے واقف تھے حضرت نے التماس مختار کی قبول نہ کی پھر مختار محمد بن حنفیہ سے متوسل ہوا اور لوگون کو اونکی طرف سے دعوت کرتا تھا اور اونھین مہدی قرار دیا تھا اور مذہب کیسانیہ اوس سے لوگون مین شائع ہوا اور فرقۂ کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو امام آخر اپنا جانتے ہین اور کہتے ہین زندہ ہین مگر غائب ہوگئے ہین اور زمانۂ آخر مین ظاہر ہونگے لیکن الحمد للہ کہ مذہب کیسانیہ برطرف ہوگیا اور کوئی اُن مین سے باقی نہین رہا اور انکو کیسانی اس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ لوگ اصحاب مختار اور خود مختار کو بھی کیسان کہتے تھے اسلیے کہ جناب امیرؑ نے موافق بعض روایات کیسانیہ مختار کو بلفظ کیس خطاب کیا یا اس اعتبار سے کہ مختار کے لشکر کا سردار اور مشیر کار و مدبر ابو عمرہ تھا اور اوسکا نام کیسان تھا۔ مگر جو کچھ جمیع مین الاخبار سے ظاہر ہوتا ہی وہ یہ کہ مختار کی خروج کرنے سے نیت صحیح نہ تھی ور وہ انکو یون اور باطلون کو مختار نے وسیلۂ ترویج امور دین قرار دیا تھا و لیکن چونکہ کارہاے خیر عظیم اوسکے وسیلے سے جاری اور ظاہر ہوے اوسکی نجات کی امید ہی اور متعرض نہونا حالات سے ایسے لوگون کے بہتر ہی

فصل بائیسوین بیان اون معجزات و غرائب کا جو مرقد مطہر و تربت منورا امام حسینؑ سے ظاہر ہوئے شیخ طوسی جرنے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی سے روایت کی ہی کہ کہا ایام حکومت موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی مین نے اپنی منزل سے بجانب کوفہ کوچ کیا ناگاہ ابوبکر بن عیاش اُلاغ پر سوار مجھے دو چار ہوے اور کہا آؤ اس شخص پاس چلین جسے نہ سمجھا اونکا مطلب کیا ہی مگر چونکہ مین انکو مرد جلیل القدر جانتا تھا اسوجہ سے اونسے مین نے نہ پوچھا اور اونکے ہمراہ رکاب روانہ ہوا جب ابوبکر دروازۂ عبداللہ بن حازم پر پہونچے مجھسے ملتفت ہوے اور کہا اے پسر حمانی مین نے تمکو اس سبب سے زحمت دی اور اپنے ہمراہ لایا کہ تم سنو مین اس طاغی ملعون سے کیا کہتا ہون مین نے کہا۔ ایہا الشیخ کسکو آپ فرماتے ہین وہ ملعون کہا اس فاجر کافر موسیٰ بن عیسیٰ حاکم کوفہ کو کہتا ہون یہ سنکر مین اونکے عقب روانہ ہوا یہانتک کہ دروازہ موسیٰ بن عیسیٰ پر پہونچے قاعدہ یہ تھا کہ باہر سے لوگ پیادہ ہوکے اندر جاتے تھے مگر ابوبکر بن عیاش الاغ سے نہ اوترے اور چاہا سوار داخل ہون دربان نے چاہا قریب آکے منع کرے جب اونکو پہچانا منع نکر سکا پس ابوبکر بن عیاش الاغ پر سوار ایک پیراہن پہنے بند ہاے پیراہن کھولے اندر مکان کے

فصل بائیسوین بیان معجزات و غرائب جو قبر مطہر امام حسین سے ظاہر ہوئے

داخل ہوے اور مجھے آواز دی کہ ای پسر حمانی چلے آؤ دربان نے مجھے منع کیا ابوبکر بن عیاش نے اوسے للکارا
کہ ای ملعون میرے رفیق کو کیون منع کرتا ہی پس مین بھی اونکے عقب روانہ ہوا اور وہ اوسیطرح سوار مکان
موسیٰ تک پہونچے اوسوقت موسیٰ صدر مجلس مین بیٹھا تھا اور دو طرفہ مسلح ملازمین کھڑے تھے جب موسیٰ نے
ابوبکر کو دیکھا مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھایا مجھے نگہبانون نے نجانے دیا پھر ابوبکر بن عیاش نے آواز دی
اور مین بھی داخل منزل ہوا مین ایک پیراہن و ازار پہنے تھا مجھے اونھون نے اپنے نزدیک بٹھالیا موسیٰ نے
ابوبکر بن عیاش سے کہا اس شخص کی سعی کرنے آئے ہو اونھون نے کہا نہین بلکہ انکو اپنے ہمراہ اسلیے لایا ہون
کہ تمپر گواہ کرون موسیٰ نے کہا کس چیز پر گواہ کروگے اور اون دنون مین موسیٰ بن عیسیٰ شقی نے لوگون کو بھیجا تھا
کہ قبر امام حسینؑ کے گرد کھیتی کرین اور تخم پاشی کرکے نشان قبر سید الشہدا مٹادین ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کچھ
تونے اوس قبر کے بارہ مین تجویز کی ہی اوس پر مجھے اطلاع ہی اور چاہتا ہون گفتگو کرون موسیٰ بن عیسیٰ نے
کہا کونسی قبر کو کہتے ہو ابوبکر بن عیاش نے کہا قبر حسین بن علیؑ و فاطمہؑ دختر رسولخدا کے بارہ مین کہتا ہون
جب موسیٰ بن عیسیٰ نے یہ سنا ایسا غضبناک ہوا کہ قریب تھا بیخود ہوکے اچھل پڑے اور کہا تمکو ان باتون
سے کیا کام ابوبکر بن عیاش نے کہا مجھسے سنو مین تمسے ایک خبر بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا
ہی کہ مین اپنی قوم یعنے بنی عامرہ کیطرف گیا جب کوفہ کے پل پر پہونچا اوس سور مجھپر دوڑے اور خداوند عالم نے
ایک مرد بنی اسد کی کمک سے مجھے اونکے شر و فساد سے محفوظ رکھا پھر مین روانہ ہوا جب بمقام شاہی
پہونچا راستہ بھول گیا وہان ایک بڑھیا کو دیکھا اوسنے مجھسے کہا ایہا الشیخ کہان کا قصد ہی مین نے
کہا غاضریہ جاتا ہون اوسنے کہا اس جنگل مین چلے جاؤ جب جنگل کی تمامی پر پہونچوگے راستہ تمھین
معلوم ہو جائیگا مین نے ویسا ہی کیا جب نینوا مین پہونچا وہان ایک مرد پیر کو بیٹھا دیکھا مین نے
پوچھا کہان کے رہنے والے ہو اوسنے کہا اسی موضع کا رہنے والا ہون مین نے کہا تمھاری عمر کیا ہی اوسنے کہا
مین حساب اپنی عمر کا نہین جانتا ولیکن مجھے یاد ہی کہ اس جنگل مین اس نہر فرات کا پانی حسینؑ بن علیؑ
اور اونکے اہلبیتؑ و اصحاب پر بند کیا تھا اور وحشیان و حیوانات پر بند نہ کیا تھا مین نے کہا تجھپر وائے ہو
وہ واقعہ تجھے یاد ہی اوس بڈھے نے کہا ہان بحق اوس خدا کے جسنے آسمان کو بلند کیا ہی مین نے اپنی
آنکھون سے وہ واقعہ دیکھا ہی اور اب مین دیکھتا ہون کہ تم اور تمھارے اصحاب وہ فعل کرتے ہو جس سے
لازم ہی کہ دیدہ ہاے مردمان کثرت گریہ و زاری و فغان سے مجروح ہو جائین بشرطیکہ دنیا مین کوئی
مسلمان باقی ہو مین نے کہا وہ واقعہ کونسا ہی اوس بڈھے نے کہا جو تمھارے حاکم نے حکم دیا ہی اور
تمنے اوس کام سے انکار نہ کیا کہ قبر فرزند رسول خدا پر کھیتی کی گئی اور پانی وہان تک پہونچایا گیا مین نے کہا

حکایت ابو بکر بن عیاش

وہ قبر شریف کہان ہے اوسنے کہا اسی موضع مین ہے جہان تم کھڑے ہو اور تمسے بہت قریب ہے نشان قبر کا
مٹا دیا گیا ہے ابو بکر بن عیاش نے کہا مین نے قبل اسکے وہ قبر ہرگز نہ دیکھی تھی اور اپنی مدت العمر مین
اوس قبر منور کی زیارت کو نہ گیا تھا مین نے عالم خواب مین اوس مرد پیر سے کہا کوئی بیان ایسا ہے
کہ اوس قبر کا نشان مجھے بتا دے وہ مرد پیر میرے ہمراہ ہوا اور مجھے قریب حائر کے لایا کہ اوسکا ایک دروازہ
تھا اور دربان دروازہ پر کھڑا تھا مین نے دربان سے کہا مین زیارت فرزند رسولخدا کو آیا ہون اور
اندر جانا چاہتا ہون اوسنے کہا اسوقت وہان جانا نہ ملیگا مین نے کہا کیون اوس دربان سے کہا اسوقت
ابراہیم خلیل اللہ محمد رسول اللہ مع جبرئیلؑ و میکائیلؑ و گروہ گروہ ملائکہ زیارت امام حسینؑ کو آتے ہوئے ہین ابو بکر
بن عیاش نے کہا جب مین خواب سے جاگا تو ترس و خوف عظیم و حزن و اندوہ فراوان مجھپر چھا گیا کئی روز اس خواب
کو دیکھے گذرے ہین اور مین بھولا چاہتا تھا اتفاقاً مجھے ایک ضرورت درپیش ہوئی کہ قبیلۂ بنی غاضرہ سے
کچھ اپنا روپیہ وصول کر لاؤن اس قصد سے مین روانہ ہوا اور وہ خواب مطلق میرے ذہن مین نہ تھا جب کوفہ کے
پل پر پہونچا دس چور مجھپر آ پڑے جب مین نے انھین دیکھا اوسوقت مجھے وہ خواب یاد آیا اون چورون نے کہا جو
تمھارے پاس ہے ڈالدو اور چلے جاؤ میرے پاس ایک خرجین تھی اونسے مین نے کہا تمپر وائے ہے مین ابو بکر بن
عیاش ہون اپنا روپیہ وصول کرنے جاتا ہون مجھے اپنی راہ سے چلے جانے کو منع نکرو کہ مین جہان کو نہایت
دوست رکھتا ہون یہ سنکر اونمین سے ایک شخص نے آواز دی کہ یہ میرے آقا مین بحق خداوند کعبہ تجھسے متعرض
ہونا انھون نے اپنے رفیقون مین سے ایک شخص کو میرے ہمراہ کر دیا کہ اوسنے مجھے راستہ پر لگا دیا مجھے اوس
خواب کی تعبیر مین تعجب تھا کہ ساعت بساعت ظہور اوسکا ہوتا تھا یہانتک کہ نینوا یعنے کربلا مین پہونچا
اور وہان ایک مرد پیر کو اوسی صورت سے جیسا خواب مین دیکھا تھا اوس جگہ پایا مین نے کہا لا الہ الا اللہ
میرا خواب بمنزلۂ وحی ہو گیا ہے پس جو کچھ اوس سے مین نے خواب مین پوچھا تھا وہی سوال کیا اور
اوس مرد پیر نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو کہ خواب مین دیکھا تھا اوسنے کہا آؤ مین تمھین موضع قبر شریف
تک پہونچا دون یہ کہکر وہ مجھے ایک مقام پر لے گیا اور بتایا کہ یہ موضع قبر شریف آنحضرت ہے مین نے
دیکھا کہ اطراف قبر شریف پر زراعت کی ہے اور جو کچھ خواب مین دیکھا تھا بغیر حائر و دربان سب مین نے
وہان دیکھا اے موسیٰ خدا سے خوف کر مین قسم کھاتا ہون کہ یہ خواب ہمیشہ بیان کیا کرونگا اور زیارت
امام حسینؑ و تعظیم قول آنحضرت ہرگز ترک نہ کرونگا اسلیے کہ خلیل خدا و حبیب خدا و جبرئیلؑ و میکائیلؑ و
ملائکہ مقربین بارگاہ احدیت اوس قبر شریف کی زیارت کو آتے ہین اسلیے لازم ہے کہ محروم زیارت و تعظیم
قبر سید الشہدا مین رغبت کرین تحقیق کہ ابو حصین نے مجھے خبر دی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا جسے مجھے خواب

میں دیکھا اوسنے مجھی کو دیکھا ہو شیطان میرا شبیہ و نظیر نہیں ہو سکتا جب ابوبکر بن عیاش نے یہانتک
بیان کیا اوس ملعون نے کہا میں تمھارے جواب سے چپ ہوں یہاں تک کہ کلام احمقانہ تمھارا ختم ہو جائے
قسم بخدا اگر اسکے بعد میں سنونگا کہ اس کلام کو تونے کسی اور کے سامنے نقل کیا ہو بیشک تمکو قتل کرونگا اور اس
گواہ کی بھی گردن زدنی کرونگا ابوبکر بن عیاش نے کہا خدا محافظ و نگہبان ہو تو مجھے ضرر نہ پہونچا سکیگا اسلیے
کہ میں نے جستہ للہ یہ تجھسے بیان کیا ہو یہ سنکر وہ شقی نہایت خشمگین و غضبناک ہوا اور کہا تم میرا جواب دیتے ہو
یہ کہکے دشنام دیا ابوبکر بن عیاش نے کہا خاموش رہ خدا تجھے ذلیل کرے اور تیری زبان کو قطع کرے یہ سنکے
اوس ملعون نے حکم دیا اس مرد پیر کو قید کردیں میرے اور ابوبکر کے پاؤں پکڑکے گھسیٹتے ہوئے وہ لوگ لے چلے
ہمارے سر پتھروں پر ٹھکراتے تھے اور ہماری داڑھیاں نوچتے تھے موسیٰ للکارکے حکم دیتا تھا کہ ان دونوں
ولد الزنا کو قتل کرو ابوبکر بن عیاش باوجود اس حالت کے کہتے تھے بس بس خاموش رہ خدا تیری زبان کو
قطع کرے اور تجھسے انتقام لے خداوندا تیری رضا کے لیے میں نے یہ ارادہ کیا تھا اور تیرے پیغمبر کے فرزند کے بارہ
میں کہا تھا اور تجھپر بھروسا کیا تھا جسکی بابت غضب کا سامنا ہوا آخرکار ہمکو قیدخانہ میں لیگئے جب ہم
داخل زندان ہوئے ابوبکر بن عیاش نے دیکھا میرے کپڑے پھٹ گئے اور خون جسم سے جاری ہو کہا ای حسین
حانی ہمنے جستہ للہ جو حق تھا اوسے بیان کیا اور داخل ثواب ہوئے واضح ہو کہ ثواب خدا و رسول ضائع
نجائیگا تھوڑی دیرکے بعد اوس ملعون کا چوبدار آیا اور ہمکو اپنے ہمراہ لے گیا ہم بہت بڑے تہخانہ میں محبوس
تھے چونکہ ہم دونوں کے بدن مجروح ہوگئے تھے اسوجہ سے اوس شقی تک پہونچنے میں بڑی تکلیف
ہمکو ہوئی دراز گوش چھین لیا تھا چند قدم وہ چلتے اور بیٹھ کے کہتے تھے خداوندا یہ تعب و مشقت تیری
رضا کے لیے ہمنے اوٹھائی ہو ہمکو ثواب عطا کر جب ہمکو اوس ملعون پاس لے گئے اور اوسنے ہمکو
دیکھا ابوبکر بن عیاش سے کہا ای احمق جاہل ان چند امور کا تو متعرض ہوتا ہو جو تیرے لیے موجب
ضرر ہیں تجھے کیا مطلب جو ہم بنی ہاشم میں آتا ہو اور بہت کچھ برا بھلا ابوبکر بن عیاش کو کہا ابوبکر بن
عیاش خاموش رہے یا میں نے تیرا کلام سنا خدا تجھسے سمجھے موسیٰ بن عیسیٰ نے کہا تو تیرا [illegible] باہر چلا جا
اب اگر میں نے سنا کہ تونے اس کلام کو کسی سے بیان کیا بیشک تجھے قتل کرونگا پھر میری طرف متوجہ ہوا
اور مجھے بھی بہت کچھ ناسزا دشنام دیا اور تنبیہ کی کہ جو تونے سنا ہو اگر اسکا کسی سے اظہار کریگا اور
خواب کو بیان کریگا تو تجھسے برا کوئی نہیں خدا تجپر لعنت کرے میرے سامنے سے ہٹ جا جب ہم
باہر نکلے گویا پھرسے زندہ ہوئے اسوجہ سے کہ اپنی زندگی سے ہمکو بالکل مایوسی تھی ابوبکر بن
عیاش پیادہ پا راہ چلتے تھے کیونکہ اونکا دراز گوش چھین لیا تھا مجھسے ابوبکر بن عیاش نے کہا

حدیث کو حفظ کرکے اپنے دل مین رکھنا اور بجز اہل عقل و ایمان و دین کے عوام سے روایت نہ کرنا ایضاً بسند معتبر
ملازمین متوکل مین سے جسکا نام ابراہیم دیزج تھا روایت کی ہو کہ کہا مجھے متوکل نے کربلا بھیجا اور حکم دیا کہ نشان
قبر امام حسینؑ کو مٹا دون اور ایک نامہ بنام جعفر بن محمد بن عمار قاضی ہمضمون کا لکھا کہ مین نے دیزج کو کربلا بھیجا
ہو کہ وہ امام حسینؑ کی قبر کھود ڈالے جسوقت یہ فرمان تمھارے پاس پہونچے اس کام کی نگرانی تمپر لازم ہو کہ
آیا جسن امر پر مین نے اُسے مقرر کرکے روانہ کیا ہو اوسکی تعمیل اوس نے کی یا نہین دیزج نے کہا جب مین کربلا
پہونچا اور وہان سے واپس چلا قاضی مذکور نے مجھسے پوچھا تو نے کیا کام کیا مین نے کہا ہر چند نشان قبر
تلاش کیا مگر وہان کچھ بھی نپایا قاضی نے کہا خوب گہرا کیون نہ کھودا اوس نے کہا بہت گہرا کھودا مگر کچھ
وہان نکلا یہ سُنکر اوس قاضی نے متوکل کو لکھا کہ دیزج کربلا پہونچا اور قبر امام حسینؑ کھودی مگر وہان کچھ نپایا
جب متوکل نے یہ سُنا حکم دیا کہ اوس زمین پر زراعت کرو اور پانی وہان بھر دو کہ نشان قبر شریف برطرف
ہو جائے۔ راوی کہتا ہو مین نے دیزج کو ایک وقت تنہائی مین دیکھ کے اوس سے حقیقت حال دریافت
کی اوسنے کہا مین ہمراہ غلامان مخصوص کربلا گیا اور کسی غیر شخص کو اپنے ہمراہ نے گیا جب مین نے قبر شریف
آنحضرت کھودی ایک نئے بوریئے پر جسم شریف تازہ و پاکیزہ بحالت خواب دیکھا کہ مشک کی خوشبو سے زیادہ تر
اوس جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی یہ دیکھکر مین نے اپنا ہاتھ اوس جسم شریف پر نہ رکھا اور قبر کو بدستور بند کر دیا
اور بیلون کو جوت کے چاہا زمین جوتون جب بیل اوس قبر شریف پاس پہونچتے تھے اوسطرف سے لوٹ آتے
تھے اس سبب اوس مقام مبارک کی زمین کو مین جوت نہ سکا اوس وقت اپنے غلامان خاص کو بلا کے مین نے
قسم دی کہ اگر اس واقعہ کی خبر تم لوگ کسی سے بیان کروگے تو اوس وقت مین تمکو قتل کر ڈالونگا ایضاً
ابو عبد اللہ باقطانی نے روایت کی ہو کہ کہا ہارون معری جو کہ اُمرائے متوکل سے تھا مین اوسکا کاتب ہوا
اوسکے تمام بدن کی رنگت گوری تھی مگر ہاتھ پاؤن اور چہرہ اوس کا نہایت سیاہ تھا اور ہمیشہ بدبو پیپ
اوسکے منھ سے ٹپکتی تھی جب مین اوسکا مقرب ہوا ایک دن اوس سے مین نے پوچھا کہ تمھارے سیاہی چہرہ
کا سبب کیا ہو اوس نے مجھے نہ بتایا جب وہ مرض موت مبتلا ہوا پھر مین نے اوس سے پوچھا اور قسم کھائی
کہ اور کسی شخص سے ذکر نکرونگا اوس وقت اوس نے مجھسے کہا کہ متوکل نے ہمراہ دیزج مجھے بجانب کربلا
روانہ کیا کہ قبر امام حسینؑ کھود ڈالون اور وہان پانی بھر دون جب مین نے چاہا کربلا جاؤن اوسوقت جناب
رسولخدا کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ہمراہ دیزج قبر حسینؑ پر نہ جانا اور جس کام پر مقرر ہوا ہو اوسکی تعمیل نکرنا
جب صبح ہوئی اوسے مجھے لیجانے پر ترغیب تحریص کی مجھپر شقاوت غالب ہوئی اور کربلا جاکے جو حکم متوکل
نے دیا تھا اوسکی مین نے تعمیل کی اوسکی رات کو پھر جناب رسولخدا کو مین نے خواب مین دیکھا کہ

قصہ متوکل و ابراہیم دیزج

فرماتے ہین مین نے تجھسے نہ کہا تھا کہ اون لوگون کے ہمراہ نجانا اور اوسکا حکم بھی نہ بجالانا تو نے میرا کہنا
نمانا یہ فرماکے ایک طمانچہ میرے منھ پر لگایا اور میرے منھ پر تھوک دیا اوس رات سے اب تک میرا منھ
اسی طرح سیاہ ہی اور یہ بدبو پیپ بہتی ہی۔ ایضاً بسند معتبر فضل بن محمد بن عبداللہ سے روایت
کی ہی کہ کہا مین ابراہیم دیزج کے ہمسایہ مین رہتا تھا جب وہ بمرض موت مبتلا ہوا مین اوسکی عیادت کو
گیا اوسے مین نے حالت کرب مین پایا ایک طبیب اوسکے پاس بیٹھا تھا مجھ مین اور دیزج مین محبت بے تکلفی
از حد تھی اور وہ اپنے راز مجھسے کہا کرتا تھا مین نے اوس سے کہا کیا حال ہی اور تمکو کیا ہو گیا ہی میرا جواب
اوسنے کچھ نہ دیا اور اشارہ سے کہا طبیب بیٹھا ہی اوسکے سامنے نہین کہسکتا طبیب اوسکے اس اشارہ کو سمجھ کے
اوٹھ گیا جب تنہائی ہوئی دوسری مرتبہ مین نے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا مین تم سے بیان کرتا اور خدا
سے آمرزش چاہتا ہون تحقیق کہ متوکل نے مجھے حکم کیا کہ کربلا جاکے نشان قبر امام حسینؑ مٹادون اور زمین
بیلون سے جوت کے بیج بودون جب مین کربلا پہونچا شام ہو گئی تھی اور مین بہت سے مزدور اور کاریگر مع
بیلچون اور کدالون کے ہمراہ لیگیا تھا پھر اپنے غلامون کو مین نے حکم دیا کہ مزدورون سے کام لو اور
قبر شریف امام حسینؑ کھود کے زمین پر تخم ریزی کردو مگر چونکہ سفر سے مین تھک گیا تھا مجھے نیند آگئی ناگاہ
شور وغل کی آواز میرے کان مین آئی اور غلامون نے مجھے آکے جگا دیا مین خواب سے ترسناک و خوفناک
چونکا اور کہا تمھین کیا ہو گیا ہی اونھون نے کہا ایک ایسا امر عجیب و غریب ظاہر ہوا ہی کہ اوس سے بڑھکے
دوسرا امر عجیب و غریب نہین ہوسکتا ایک گروہ درمیان قبر امام حسینؑ و کارکنان متوکل ظاہر ہوا ہی اور وہ لوگ
ہمکو قبر امام حسینؑ پاس جانے سے منع کرتے اور ہمین تیر مارتے ہین جب مین اونکے قریب گیا اوس کلام کی
تصدیق ہوئی اور یہ واقعہ اول شب شبہائے ماہ سے تھا یہ دیکھکر مین نے اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اون لوگون
پر تم بھی تیر لگاؤ جسنے تیر اونکی طرف پھینکا وہ تیر اولٹ کے اوسی پر لگا اور کام تمام کر دیا اس کیفیت کے دیکھنے
سے مجھپر دہشت اور خوف عظیم طاری ہوا اور اسیوقت سے تپ و لرزہ آنے لگا بعد اسکے مین اسباب وغیرہ لاد کے
قبر مبارک سے دور ہو گیا اور مخالفت حکم متوکل اور اپنا قتل ہونا دل مین ٹھان لیا راوی کہتا ہی مین نے دیزج
سے کہا کہ اب تم شر و فساد متوکل سے بیخوف ہوگئے کیونکہ کل شب کو متوکل باعانت منتصر مارا گیا دیزج نے کہا
مین نے بھی سنا ہی ولیکن اپنے جسم مین ایک ایسی حالت مین پاتا ہون کہ امید زندگی مجھے نہین پھر راوی
کہتا ہی کہ یہ باتین صبح کی تھین اور قبل از شام وہ شقاوت انجام داخل جہنم ہو گیا۔ ایضاً ابو مفضل شیبانی
سے روایت کی ہی کہ منتصر پسر متوکل نے ایک روز اپنے پدر ملعون سے سنا کہ وہ جناب فاطمہؑ کو دشنام
دیتا تھا منتصر نے ایک عالم سے پوچھا اور اوس سے قتل متوکل پر فتویٰ چاہا اوس عالم نے کہا اوس کلام سے

اوسکا قتل واجب ہوگیا ہو ولیکن جو شخص اپنے باپ کو قتل کرتا ہو اوسکی عمر دراز نہیں ہوتی منتصر نے
کہا جبکہ ایسے پدر کے قتل سے اطاعت خدا مقصود ہو پھر مجھے اسکی پروا نہیں کہ میری عمر دراز ہو بعد اسکے
اپنے پدر بدگہر کو اوسکے پسر یعنے منتصر نے قتل کیا اور بعد قتل سات مہینہ زندہ رہا مولف فرماتے ہین
ہوسکتا ہو کہ کوتاہی عمر منتصر اوسکی سعادت کیوجہ سے ہو جب کہ اوسنے یہ کار خیر کیا تھا اور اس مدت سے
زیادہ زندہ رہنے مین مبتلائے معصیت غصب خلافت ہوتا ایضاً بسند معتبر قاسم بن احمد اسدی سے روایت
کی ہو کہ متوکل شقی کو خبر پہونچی کہ اہل عراق کربلا مین زیارت قبر امام حسین کو جمع ہوتے ہین اور گروہ گروہ مردم
زیارت قبر شریف کو آتے ہین یہ سنکر اوسنے ایک اپنے امیر خاص کو مقرر کیا اور بہت بڑا لشکر اوسکے ہمراہ کیا کہ
کربلا جاکے قبر امام حسین ہموار کردین اور زیارت امام حسین سے لوگون کو منع کرین وہ امیر مع لشکر سنہ ۲۳۷ھ
مین کربلائے معلے پہونچا جب چاہا لوگون کو زیارت سے منع کرے اہل قریہ و مردمان اطراف جواب جمع ہوئے
اور کہا اگر متوکل ہم سبکو قتل کر ڈالیگا تو ہمارے بعد ہماری اولاد اور جو لوگ باقی رہجاوینگے وہ ترک
زیارت قبر شریف امام حسین نکرینگے ہم لوگ ہر روز بکثرت معجزات قبر مبارک آنحضرت سے دیکھتے ہین
اگر تم ہمکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوگے جب بھی ہم زیارت ترک نکرینگے جب یہ خبر متوکل شقی کو پہونچی اوسنے لکھا
اون لوگون سے دست بردار ہوکے بجانب کوفہ روانہ ہوا اور یہ اظہار کرو کہ ہم اور کسی کام کو مصلحتاً گئے تھے
اس واقعہ کے بعد وہ شقی سنہ ۲۴۷ ہجری تک متعرض نہوا پھر اوسے خبر پہونچی کہ اہل کوفہ و اطراف جو ہمیشہ
بہ زیارت قبر امام حسین کو جایا کرتے ہین اور قبر آنحضرت پر زائرون کا بڑا ہجوم ہوتا ہو اور اوسدن بازار
لگتا اور لوگ وہان سودا خریدتے اور معاملات تجارتی بھی بہت ہوتے ہین یہ سنکے پھر اوس شقی نے
ایک اپنے امیر کو مع لشکر گران روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہان جاکے منادی کرو کہ جو کوئی زیارت قبر امام حسین
کو آئیگا وہ میرے عہد و پیمان سے باہر ہو اور حکم دیا کہ اطراف قبر شریف مین زراعت کرین اور جسے
پائین کہ حضرت کی زیارت کو جاتا ہو اوسے قتل کر ڈالین اور اوسکا مکان غارت کر ڈالین یہ سنکر
لوگ خائف ہوکر زیارت قبر شریف سید الشہداء کو کم جاتے تھے وہ شقی سادات علوی کو تلاش و تجسس
کرکے قتل کرتا اور اونکے مکانات غارت کرتا تھا اس کیفیت و حالت کو تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ وہ
شقی ظالم واصل جہنم ہوا ایضاً عبداللہ طوری سے روایت کی ہو کہ مین نے سنہ ۲۴۷ ہجری مین حج
کیا جب حج سے واپس آیا متوجہ عراق ہوا اور زیارت جناب امیر نہایت ترس و خوف سے کی اسوجہ سے
کہ متوکل شقی نے زیارت آنحضرت سے منع کیا تھا بعد زیارت جناب امیر مین متوجہ زیارت قبر شریف امام حسین
ہوا جب کربلا پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ گرد قبر شریف امام حسین پانی بھر دیا ہو اور منڈیرین باندھ کے

تخم ریزی کر رہے ہیں اور میں نے بچشم خود دیکھا کہ جب بیلوں کو قریب قبر آنحضرتؑ لیجاتے ہیں ہر چند
اونکو لکڑیاں ڈنڈے مارتے ہیں مگر وہ بیل آگے قدم نہیں بڑھاتے بلکہ اودھر سے پلٹ کے دہنے بائیں
ہو رہتے ہیں اسوجہ سے مجھے زیارت نصیب نہیں ہوئی لہذا دور سے زیارت کر کے بغداد کو روانہ ہوا اور
اپنے دل میں کہتا تھا کہ اگرچہ بنی امیہ نے امام حسینؑ کو شہید کیا مگر یہ لوگ تو باوصفیکہ دعویٰ قرابت رکھتے
ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ وقت شہادت آنحضرتؑ ہم حاضر نہ تھے مگر دیکھے برعکس قبر شریف سید الشہداؑ سے
انتقام لیتے ہیں جب میں داخل بغداد ہوا لوگوں کو مضطرب و منتشر پا کے دریافت کیا کہ کسوجہ سے تمہارا اضطراب و
انتشار ہے اونھوں نے بیان کیا خبر آئی ہے کہ متوکل کو قتل کیا ہے اوسوقت میں سمجھا کہ باعجاز امام حسینؑ وہ
شقی بدبخت قتل ہوا ہے یہ خبر پا کر میں نے شکر خدا ادا کیا کہ یہ دن اوسدن کا بدلہ نظر آیا۔ ایضاً یحییٰ بن
مغیرہ سے روایت کی ہے کہ کہا میں جریر بن عبد الحمید پاس بیٹھا تھا ناگاہ ایک شخص عراق سے آیا
جریر نے اوس سے پوچھا کیا خبر ہے اسنے کہا ہارون نے لوگوں کو بھیجا کہ قبر شریف امام حسینؑ کو ہموار
کریں اور درخت سدر جو کہ نزدیک قبر آنحضرتؑ ہے اور اوس سے نشان قبر معلوم ہوتا ہے اوس درخت
کو بھی کاٹ ڈالیں جب جریر نے یہ خبر سنی ہاتھ بجانب آسمان بلند کر کے کہا اللہ اکبر اب میں نے مطلب
حدیث رسول خداؐ سمجھا کہ آنحضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا تھا کہ خدا درخت سدر کے قطع کرنے والے پر لعنت
کرے آج مجھے معلوم ہوا کہ غرض رسول خداؐ کی اس ملعون سے تھی کہ یہ درخت سدر اسلیے قطع کرے گا کہ
لوگوں کو زیارت قبر شریف امام حسینؑ سے باز رکھے ایضاً بسند معتبر جعفر بن محمد بن الفرج سے روایت کی ہے
کہ کہا مجھے میرے چچا عمر بن فرج نے خبر دی کہ متوکل نے مجھے کربلا بھیجا اور حکم دیا کہ قبر شریف امام حسینؑ
کھود ڈالوں جب میں کربلا پہونچا اور بیلوں کو جوت کے جاتا قبر امام حسینؑ پر ہانکوں جب بیل قبر پاس
پہونچتے کھڑے ہو جاتے تھے اور قدم آگے نہ بڑھاتے تھے یہانتک کہ میں نے ڈنڈا اوٹھا کے اسقدر بیلوں
کو پیٹا کہ وہ ڈنڈا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا مگر اونھوں نے قدم آگے نہ اوٹھایا اور میرا چچا اسوجہ سے کہ اہلبیت
رسولؐ سے نہایت عداوت رکھتا تھا یہ واقعہ کسی اور شخص سے بیان نہ کرتا تھا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی
ہے کہ مسترشد عباسی نے مال لیا ہے خزانۂ امام حسینؑ لوٹ لیا اور کہا قبر کو خزانہ کی احتیاج نہیں اور وہ مال
اپنے لشکر کو بانٹ دیا جب کربلا سے باہر نکلا وہ شقی اور اوسکا بیٹا دونوں مارے گئے۔ اعمش سے روایت
کی ہے کہ ایک شخص نے نزدیک قبر مبارک بول و براز کیا۔ وہ شقی اور اوسکے اہل و عیال دیوانہ ہو گئے
اور جذام و برص میں مبتلا ہوئے اور اب تک اوسکی اولاد جذام و برص میں مبتلا ہے۔ ایضاً روایت کی ہے
کہ جب متوکل نے حکم دیا کہ پانی قبر شریف امام حسینؑ پر باندھ دیں اور زراعت کریں اوسوقت زید و بہلول رضہ

مجنون کربلاسے معلے گئے اور دیکھا کہ قبر شریف آنحضرت درمیان زمین و آسمان ہوا پر معلق ہو زید نے جب یہ معجزہ دیکھا اس آیہ کی تلاوت کی۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولوکرہ الکافرون اور مؤید اس مقال کا یہ ہو کہ سترہ مرتبہ مقام قبر شریف امام حسین ع پر ہل چلائے اور جب پھر آکے دیکھتے تھے قبر شریف کو بحالت اوّل درست پاتے تھے جب اوس شخص نے جو اس کام پر معین مقرر تھا یہ معجزہ دیکھا مومن و شیعہ ہوگیا اور اسوجہ سے متوکل نے اوسکو قتل کیا۔ بعض کتب معتبرہ مین اعمش سے روایت کی ہو کہ کہا جب مین کوفہ مین داخل ہوا ایک شخص میرے ہمسایہ مین رہتا تھا اوسکے پاس تو مین جایا کرتا تھا ایک دفعہ شب جمعہ کو اوسکے پاس گیا اور کہا دربارۂ زیارت قبر شریف امام حسین تمھارا کیا عقیدہ ہو اوسنے کہا بدعت ہو اور ہر بدعت ضلالت ہو اور ہر ضلالت کی بازگشت بجانب آتش ہو یہ سنکے مین نہایت غمگین و غضبناک اوسکے پاس سے اوٹھکے اپنے گھر واپس آیا اور دل مین ٹھان لیا کہ کل صبح کو اوسکے پاس جاکے بعض فضائل امام حسین ع و ثواب زیارت قبر شریف آنحضرت بیان کرونگا اگر وہ نمانیگا اور اپنی عداوت پر قائم رہیگا اوسے مین قتل کرڈالونگا جب صبح ہوئی مین اوسکے دروازہ پر گیا اور کنڈی کھٹکھٹا کے اوسے آواز دی اوسکی زوجہ نے جواب دیا اور کہا وہ اوّل شب بقصد زیارت قبر شریف امام حسین ع کربلا گیا ہو اعمش نے کہا مین بھی اوسکے عقب روانہ ہوا جب مرقد منور پر پہونچا کیا دیکھتا ہون کہ وہ شخص سجدہ مین رورو کے دعا کررہا ہو اور خدا سے طلب آمرزش کرتا ہو جب اوسنے سر سجدہ سے اوٹھایا مین نے اوس سے کہا کل تو کہتا تھا کہ زیارت قبر شریف امام حسین ع بدعت ہو اور آج خود اونکی زیارت کو آیا ہو اوسنے کہا اے اعمش مجھے ملامت نکرو اسلئے کہ پیشتر مین اعتقاد اونکی امامت پر رکھتا تھا اس شب عجیب خواب مین نے دیکھا ہو کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد جلیل القدر میانہ قد نہایت حسین و جمیل عظیم المنزلت رفیع المرتبت بہت سے لوگون کے بیچ مین چلا آتا ہو اور آگے ایک سوار ہو اور اوسکے سر پر ایک تاج چہار گوشہ کا ہو اور ہر گوشہ پر جواہر نصب ہین کہ مسافت تین روزہ راہ کی اوس سے روشن ہو مین نے پوچھا یہ بزرگوار کون ہین کہ اسقدر لوگ اونھین گھیرے ہین ایک شخص نے کہا یہ جناب رسول خدا ہین مین نے کہا وہ جو آگے جاتا ہو کون ہو اوسنے کہا وہ علی ابن ابی طالب ہین ناگاہ مین نے ایک ناقۂ نور دیکھا کہ ہودج نور اوسپر بندھا ہو اور دو عورتین با نہایت نور و جمال و عظمت و جلال اوس ہودج مین بیٹھی ہین اور وہ ناقہ درمیان زمین و آسمان پرواز کرتا ہو مین نے پوچھا یہ عورتین کون ہین اوس شخص نے کہا فاطمہ زہرا ع و خدیجہ کبری رض ہین اسکے بعد ایک سوار نوجوان مثل ماہ تابان نظر پڑا مین نے پوچھا یہ جوان کون ہو اوسنے کہا امام حسن ع ہین مین نے کہا یہ سب حضرات کہان جاتے ہین اوس شخص نے کہا زیارت قبر شریف سید الشہدا امام حسین ع کو صحرائے کربلا مین جاتے ہین بعد اسکے مین نزدیک ہودج جناب فاطمہ ع گیا دیکھا کہ رقعہائے برات

روایت اعمش [illegible] زیارت امام حسین ع

نکلے ہوئے آسمان سے قریب ہو وج آرہے ہین مین نے پوچھا یہ شعلہاے برآتش کیسے ہین اوس شخص نے
کہا یہ شعلہاے برآتش جہنم اون لوگون کیلیے ہین جو لوگ قبر شریف امام حسین کی زیارت شد بد
کو کرتے نہین ہین مین نے اوس سے التماس کی کہ ان شعلون مین سے ایک شعلہ میرے لیے بھی ہٹا لو اوسنے کہا کہ تو کہتا
ہو کہ زیارت قبر امام حسین بدعت ہے جبتک اس عقیدہ اور کلام ناجائز سے توبہ نکریگا اور زیارت قبر منور
امام حسین کو نجائیگا ان شعلہاے برآتش مین سے کوئی شعلہ تجھ سے نٹلیگا یہ دیکھکر مین خائف و ترسان خواب سے
بیدار ہوگیا اور اوٹھا اور متوجہ زیارت قبر امام حسین ہوا اور اپنے گفتار و عقیدہ باطل سے توبہ کی اے اعمش
قسم بخدا جب تک میری روح میرے بدن سے مفارقت نکریگی تب تک مین زیارت قبر امام حسین ترک نکرونگا
ایضاً بسند معتبر دعبل خزاعی مداح امام رضا سے روایت کی ہے کہ جب مین نے اپنا قصیدہ تائیہ بخدمت
امام رضا ع پڑھا اور اوسکے صلہ اور عوض مین بانعام و اکرام اونحضرت کے روانہ ہوا جب شہر قم مین پہنچا وہان
ایک رات بیٹھا اپنے مکان مین قصیدہ مدح اہلبیت مین نظم کر رہا تھا ناگاہ کسی نے دستک دی کہ کھٹکھٹایا مین نے
کہا کون ہے اوسنے جواب دیا تمھارے بھائیون مین سے ہون جب مین نے دروازہ کھولا ایک شخص اندر آیا
مین نے اوسے نہ پہچانا اور اوسکے دیکھنے سے خوف عظیم مجھپر طاری ہوا جب وہ شخص داخل ہوا اور بیٹھا کہا واضح
ہو کہ مین تمھارا ایک بھائی قوم جن سے ہون اور تمھاری شہر ولادت مین پیدا ہوا ہون اور چاہتا ہون
ایک ایسی حدیث تجسے بیان کرون کہ موجب سرور و فرح و بصیرت تمھاری ہو اے دعبل واضح ہو کہ مین
دشمنان علی بن ابیطالب سے تھا ایک شب مع گروہ سرکشان جن لوگون کو گمراہ کرنے باہر نکلا ناگاہ
ایک جماعت پر ہمارا گذر ہوا وہ لوگ رات کو متوجہ زیارت قبر امام حسین تھے جب ہم نے چاہا اونکو گزند و ضرر
پہونچائین دیکھا کہ بہت سے فرشتے آسمان سے زمین تک اون لوگون کو گھیرے ہوے ہین اور ہمکو اونکے
نزدیک نہین آنے دیتے وہ فرشتے زمین کے جانورون کی شرارت اونسے دفع کرتے ہین یہ دیکھکر مجھپر عظمت و
بزرگواری اہلبیت رسول ظاہر ہوئی اور مین نے توبہ کی اور اون زائرون کے ہمراہ متوجہ زیارت امام حسین
ہوا اور اونھین کے ہمراہ حج کو بھی گیا اور زیارت جناب رسول خدا سے مشرف ہوا وہان ایک مرد نورانی سے
ملاقات ہوئی کہ گروہ بیشمار اونکے گرد جمع تھے اور مسائل دین اونسے دریافت کرتے تھے مین نے پوچھا
یہ کون بزرگوار ہین لوگون نے کہا یہ فرزند رسول خدا امام جعفر صادق ہین مین نے اونکے قریب جاکے سلام کیا
میرے سلام کا اونھون نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدی اے عراقی وہ دن تجھے یاد ہے جس رات کو کربلا
کے قریب تو ہمارے دوستون کا متعرض ہوا تھا اوس وقت جب اونکی کرامت و بزرگواری تجھپر ظاہر ہوئی
تو نے توبہ کی خدا نے تیرا گناہ بخشدیا مین نے کہا اوس خدا کی مین حمد کرتا ہون جسنے آپکی معرفت سے مجھے

سرفراز کیا اور آپکے نور ہدایت سے میرا دل منور کردیا یا حضرت آپ کوئی حدیث مجھسے بیان کیجیے کہ اوس سے
مشرف ہوکے اپنے ہمجنسون مین واپس جاؤن حضرت نے فرمایا میرے پدر امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر
امام زین العابدینؑ سے اور اونھونے اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ سے اونھون نے اپنے پدر عالیمقدار علی
بن ابیطالبؑ سے اونھون نے جناب رسولخدا سے سنا کہ آنحضرت فرماتے تھے یا علی بہشت اوپر پیغمبرون پر حرام ہی
جبتک مین داخل بہشت نہون اور اوصیاے پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہی جبتک یا علی تم داخل بہشت نہو
اور امتہاے پیغمبران گذشتہ پر بہشت حرام ہی جبتک میری امت داخل بہشت نہو اور میری امت پر بہشت حرام ہی جبتک
یا علی وہ تمھاری ولایت و امامت کا اقرار اور اعتقاد نکرین یا علی مین اوس خدا کی قسم کھاتا ہون جسنے مجھے
براستی بھیجا ہی کہ داخل بہشت کوئی نہوسکیگا جبتک جسے کسی طرح کا وسیلہ یا سبب نسبت درست نہیا نہ کریگا
پھر اوس جن نے کہا ہی عجیل اس حدیث کو لکھ لو کہ ایسی حدیث ہرگز مجھ ایسے کسی سے تم نہ سنوگے یہ کہکے وہ غائب
ہو گیا بعد اسکے پھر مین نے اوسے نہ دیکھا ایضاً روایت کی ہی کہ جب متوکل شقی نے اپنے ایک ملازم کو مع
ایک گروہ روانہ کربلا کیا کہ نشان قبر مقدس سید الشہداءؑ کو مٹادے اور نہر علقمہ سے پانی کاٹ کے وہان جاری کرے
اور جو زیارت قبر شریف آنحضرت کو آئے اوسے قتل کرڈالے جب یہ خبر زید مجنونؒ کو پہونچی وہ چونکہ شیعہ مومن تھے
اور مصلحتاً اظہار دیوانگی کرتے تھے کہ ہر سخن حق کہدیا کرین اور کوئی اونکا متعرض نہوسکے اس خبر کے سننے
سے بہت محزون و غمگین ہوے اور اوسوقت مصر مین تھے یہ سنکر وہان سے بادیدۂ گریان و دل بریان متوجہ
زیارت قبر شریف امام حسینؑ ہوے جب کوفہ مین پہونچے بہلول داناؒ کو وہان دیکھا اور یہ بھی عقیل و دانا کامل
تھے دین حق کی حفاظت اور شرارت و ایذارسانی مخالفین سے پناہ مین رہنے کے لیے بظاہر دیوانگی اختیار
کی تھی جب زید نے کہا وہان بہلولؒ دانا کو دیکھا سلام کیا بہلولؒ نے کہا تمنے مجھے کیونکر پہچانا باوصفیکہ
کبھی دیکھا بھی نتھا زید نے کہا ارواح کو آپس مین ربط و محبت ہی جو لوگ عالم ارواح مین باہمدیگر دوستی
کرچکے ہین وہ اس عالم مین ایک دوسرے کو اوسی تعارف سے پہچانتے ہین بہلولؒ نے کہا سچ کہتے ہو اب مجھے
بتاؤ تم یہان کس کام کو اپنے شہر سے آئے ہو اور بغیر توشہ و مرکب تم یہان تک تعب و مشقت اوٹھاکے
کس لیے آئے زید نے کہا جب مین نے سنا کہ متوکل شقی نے قبر جناب سید الشہدا سے یہ جور و جفا کی ہی تاب نلاکے
اپنے پاؤن جنگلون مین پتھرون پہ مارتا بادیدۂ گریان و سینہ بریان محزون و غمناک یہانتک پہونچا
ہون بہلول نے کہا مین بھی اسحالت مین تمسے موافق ہون آؤ ہم تم آپس مین رفیق ہون اور بزیارت قبر شریف
امام حسینؑ کو چلین یہ کہکر ہاتھ مین ہاتھ ڈالکے متوجہ زیارت قبر شریف آنحضرت ہوے جب اوس مقام متبرک مین
پہونچے دیکھا کہ پانی وہان بھرا ہوا ہی اور بقدرت حق تعالی پانی گرد حائر بلند ہی اور ایک قطرہ حائر کے اندر نہین جاتا

ہے اور مرقد مطہر آنحضرت پانی کے درمیان ملبند دکھائی دیتی ہے جب لوگون نے یہ حالت دیکھی انکا الیقین اور زیادہ ہوا اور
کہا جو کوئی چاہے کہ نور خدا کو برطرف کرے وہ خود نا امید ہوتا ہے اور نور خدا برخلاف ارادہ منکرین و کافرین روشن
و بالا ہر زیادہ ہوتا ہے پس اوس شخص کو جسے یہ حکم دیا تھا کہ جا کے قبر شریف کا نشان مٹا دے اور اوسنے مدتون قبر
آنحضرت کے مٹانے مین کوشش و محنت کی اور وہان پانی بھر دیا تھا اور اوس مقام شریف کو کھود ڈالا اور ہل چلوائے
تھے مگر محو و برطرف نکر سکا تھا جب اوسکی نظر زیدؓ و بہلولؓ پر پڑی انکے پاس آیا اور زیدؓ سے کہا اے شیخ کہان
سے آتے ہو زید نے فرمایا مصر سے آتا ہون اوسنے کہا یہان کیون آئے ہو اسلیے کہ حکم خلیفہ یہ ہے کہ جو کوئی
زیارت قبر امام حسینؑ کو آئے اوسے قتل کر ڈالو زید نے کہا مین بھی اسی ارادہ سے آیا ہون اس درد نے
میرے دل مین جگہ کر کے مجھے یہان تک پہونچایا ہے یہ سنکر وہ شخص زید کے پانون پر گر پڑا اور زید کے قدمہاے
مبارک چوم کے کہا مدتون سے مین یہان کوشش کر رہا ہون کہ اس نور خدا کو برطرف کرون مگر برعکس اسکے
روز بروز یہ نور خدا ترقی پذیر ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور میری کوشش و سعی کچھ مفید نہین ہوتی مین نے
مکرر اس قبر شریف پر پانی بھر دیا مگر پانی گرد قبر مقدس بلند ہو گیا اور قبر کے قریب نہ گیا اور ہر چند بیلون کو
مین نے ہانکا جب نزدیک قبر شریف پہونچتے تھے کھڑے ہو جاتے تھے اور آگے قدم نہ بڑھاتے تھے اب تمھاری
برکت سے مین نے ہدایت پائی اور تمھاری بدولت مین نے توبہ کی اسوقت متوکل پاس جاتا ہون
اور حقیقت حال اوس سے بیان کرتا ہون چاہے وہ مجھے مار ڈالے یا معاف کرے جب وہ شخص اوس
ملعون پاس گیا اور معجزات مرقد منور اوس سے بیان کیے وہ شقی غضبناک ہوا اور اوسکے قتل کا حکم دیا
رسی پانون مین باندھ کے اوسے بازارون مین کھینچتے تھے اسکے بعد اوس ظالم نے حکم دیا کہ اسے سولی پر لٹکا دو
تاکہ پھر کوئی فضیلت اہلبیت نقل نکرے زید رحمہ اللہ نے جب یہ واقعہ سنا سُرمن راے مین گئے اور اوس
شخص کا جسم اوتار کے غسل دیا اور کفنا کر اوسپر نماز پڑھی بعد اوسکے دفن کر دیا اور تین دن تک اوسکی قبر
پر تلاوت قرآن کرتے رہے جب تیسرا دن ہوا بکثرت صداے نوحہ گریہ و زاری کان مین آئی اور بکثرت مرد و عورت
دیکھے کہ بال بکھراے گریبان چاک کیے چہرون پر سیاہی ملے ایک جنازہ کے پیچھے چلے آتے ہین اور اوس جنازہ
کو انبوہ کنیزین گھیرے ہوے ہے اور بہت سے علم ملبند کیے ہین کثرت خلائق سے راستے بند ہو گئے ہین زید نے
خیال کیا کہ متوکل مر گیا ہے کسی سے پوچھا یہ جنازہ کسکا ہے کہا یہ جنازہ ریحانہ ہے کہ منجملہ کنیزون کے اس کنیز
کو متوکل بہت دوست رکھتا تھا پھر اوس کنیز کو دفن کر کے انواع اقسام کے ریاحین مشک و عنبر اوسکی
قبر پر رکھے اور مقبرہ عظیم الشان اوسکی قبر پر تعمیر کیا جب زید نے یہ کیفیت دیکھی خاک اوڑائی اور
گریبان چاک کر کے فریاد کی کہ واویلا وا اسفاہ امام حسینؑ صحراے کربلا مین غریب الوطن تشنہ لب

شہید کیے جائیں اونکے فرزندون کو قید کریں اور کوئی اونپر گریہ و زاری نکرے بلکہ سعی و کوشش کریں کہ نشان تک قبر شریف کا مٹا دیا جائے افسوس وہ جگر گوشۂ محمد مصطفےٰ و نور دیدۂ علی مرتضیٰ و دلبند فاطمہ زہرا ہین جسکے ساتھ ایسے سلوک کرتے اور اس کنیز حبشیہ کے مرنے پر اسقدر گریہ و زاری کرتے اور اس اکرام و احترام سے دفن کرتے ہین بعد اسکے زید نے اشعار اس بارہ مین نظم کرکے ایک ملازم متوکل کو دیئے اور کہا یہ اشعار متوکل پاس پہونچا دو جب متوکل نے وہ اشعار پڑھے خشمناک ہوا اور زید کو بلاکے بہت ڈرایا دھمکایا زید نے اوسے بہت نصائح فرمائے متوکل اور زیادہ غضبناک ہوا اور کہا ابو تراب کہ اونہین جسکے فرزندون کی تم اسقدر رعایت کرتے ہو زید نے فرمایا اونکی فضیلت شرف و نسب تو تجھسے زیادہ جانتا ہے ہم مجرا اونکو فضائل سے انکار نہین کرتا مگر کافر اور انکو دشمن نہین کہتا مگر منافق بعد اسکے بکثرت فضائل آنحضرت کے اوسکے سامنے ذکر کیے یہانتک کہ اوس ملعون نے حکم دیا انکو قید کرو جب رات ہوئی اوس ملعون نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اوسکے سرہانے آیا اور لات مارکے کہا اوٹھ زید کو قید خانہ سے رہا کر ورنہ ابھی تجھے ہلاک کرونگا یہ دیکھکر وہ شقی اوٹھا اور زید کو بلاکے خلعت و انعام دیکے حکم دیا جو تمھاری حاجت ہو مجھسے بیان کرو زید نے کہا میری حاجت یہ ہے کہ تو مجھے اجازت دے کہ قبر امام حسین پر عمارت بنا دون اور اونکے زائرون کو زیارت سے منع نکرو متوکل نے کہا اچھا مین نے اجازت دی یہ سنکر زید خوشحال نہایت مسرور و شاد ہو باہر آئے شہرون مین ندا کرتے تھے جو شخص چاہے کہ زیارت امام حسین کو جائے وہ امان مین ہے آپ قولویہ و شیخ ابن طاؤس نے بسند معتبر حسین دختر زادۂ ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ کہا مین زمانہ آخر بنی مروان مین ترس و خوف اہل شام سے مخفی زیارت قبر منور جناب امام حسین کو گیا جب کربلا مین پہونچا کسیطرف مین چھپ رہا یہانتک کہ آدھی رات آگئی اوسوقت مین مرقد منور آنحضرت کیطرف گیا جب قریب پہونچا ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا اسوقت زیارت کو تم نہین جاسکتے مین ترسان و خائف واپس آیا اور نزدیک طلوع صبح دوسری مرتبہ پھر گیا وہی شخص پھر آیا اور کہا اسوقت بھی تم زیارت کو نہین جاسکتے مین نے کہا خدا تجھے عافیت عطا کرے مین کیونکر نہین جاسکتا حالانکہ کوفہ سے زیارت کو آیا ہون مجھے زیارت آنحضرت سے منع نکرو اسلیے کہ ڈرتا ہون صبح ہو جائے اور اہل شام مجھے یہان دیکھکے قتل کرین اوس شخص نے کہا تھوڑا صبر کرو کہ شخص موسیٰ بن عمران حق تعالےٰ سے زیارت قبر آنحضرت کی رخصت لیکے مع ستر ہزار ملائکہ زیارت مرقد منور امام حسین کو آئے ہین جبتک صبح نہوگی واپس نجاوینگے مین نے کہا تم کون ہو خدا تمھین عافیت دے اوس نے کہا مین اون فرشتون مین سے ہون جو فرشتے قبر امام حسین پر موکل ہین اور زائران قبر آنحضرت کے لیے استغفار کرتے ہین جب مین نے یہ سنا حال میرا متغیر ہوگیا اور اول وقت طلوع صبح ضریح مقدس امام حسین پر حاضر ہوا اور سلام

کرگئے اور حضرت کے قاتلوں پر لعنت کی پھر نماز صبح پڑھ کے بسرعت تمام خوف اہل شام سے واپس آیا شیخ طوسی رح نے بسند معتبر موسی بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز یوحنا نصرانی طبیب قریب مکان ابی احمد مجھے ملا اور کہا تمھین تمھارے پیغمبر اور تمھارے دین کی قسم دیتا ہون تم مجھسے بیان کرو کہ کس شخص کی قبر اس اطراف مین قبر ابن ہبیرہ کے قریب واقع ہے اور تم مین سے بہت لوگ اوسکی زیارت کو جایا کرتے ہین وہ کون شخص ہین آیا اصحاب پیغمبر مین سے کوئی ہے مین نے کہا وہ اصحاب مین سے نہین ہین بلکہ ہمارے پیغمبر کی دختر کے فرزند ہین تمھارا مطلب اس سوال سے کیا ہے اوس طبیب نے کہا اونکی ایک عجیب و غریب واقعہ ہے مین نے کہا مجھسے بھی وہ واقعہ بیان کرو اوس طبیب نے کہا۔ شاپور خادم رشید نے رات کو مجھے بلایا جب مین اوسکے پاس گیا وہ مجھے موسی بن عیسی ہاشمی عباسی کے گھر لیگیا مین نے اوسے بیمار پایا لیکن عقل اوسکی بالکل زائل ہوگئی تھی اور تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور ایک طشت اوسکے سامنے رکھا تھا جس مین اوسکے سب اعضاے اندرونی پڑے تھے اون دنون مین اوسے ہارون نے کوفہ سے بلایا تھا پھر ہارون نے شاپور اوسکے خادم خاص کو طلب کیا اور کہا تمپر واے ہو موسی کا یہ کیا حال ہوگیا ہے اور یہ بلا بغیر کیونکر اسپر نازل ہوئی شاپور نے کہا مین تمھین خبر دون واضح ہو کہ ایک ساعت قبل اسکے یہ صحیح و سالم بیٹھا تھا اور مصاحبین و خواص گرد حاضر تھے اور یہ بہت خوش دماغ و خوشحال تھا اور مطلق کوئی علت و بیماری اسے نہ تھی ناگاہ امام حسینؑ کا نام اسکے سامنے لیا گیا اسنے کہا رافضی اونکے حق مین یہانتک غلو کرتے ہین کہ اونکی خاک قبر کو دوا بناتے ہین جبکہ لوگ بیمار ہوتے ہین خاک قبر کھا لیتے ہین ایک بنی ہاشم بھی اوسوقت دربار مین حاضر تھا اوسنے کہا مجھے سخت بیماری تھی ہر علاج کیا مفید نہوا یہانتک کہ میرے کاتب نے مجھسے کہا تربت قبر امام حسینؑ شفاے ہر درد و بیماری ہے تھوڑی تربت وہان سے اوٹھا کے کھالو اچھے ہوجاؤگے مینے موافق اوسکے کہنے کے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا موسی نے کہا اب بھی تمھارے پاس کچھ اوس مین سے باقی ہے اوس ہاشمی نے کہا تھوڑی ہی باقی ہے موسی نے کہا کچھ اوس مین سے مجھے بھی دیدو اوس ہاشمی نے اپنا آدمی بھیج کے قدرے قلیل تربت قبر امام حسینؑ منگائی موسی نے وہ تربت اپنی ہاتھ مین لیکے عمداً بنظر خفت اوسی ہنس کر اپنے مقام برازمین رکھ لی رکھتے ہی چلانے لگا کہ النار النار مجھمین آگ لگی جلدی طشت لاؤ جیسے ہین طشت لایا یہ تمام آنتین اور کلیجہ اوسنے اوگل دیا مصاحب و خواص اوٹھ گئے اور صحبت خوشی بغم مبدل ہوئی نصرانی طبیب نے کہا اوسوقت شاپور نے مجھسے کہا آیا اسکے بارہ مین کوئی تدبیر کارگر ہوسکتی ہو مینے شمع قریب کی اور اوس طشت مین نظر کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دل جگر اور طحال اور پھیپھڑا اوسکا طشت مین پڑا ہوا اور کبھی ہرگز مینے ایسی حالت کسیکی نہ دیکھی تھی مین نے شاپور سے کہا اسکی چارہ جوئی کسی شخص سے نہین ہوسکتی مگر عیسی بن مریم اسکا علاج کرسکتے ہین کہ وہ مردہ کو زندہ کرتے تھے شاپور نے کہا سچ کہتے ہو ولیکن تم یہان حاضر ہو

کہ انجام کار بھی اسکا معلوم ہو جائے مین اوسکے پاس حاضر تھا اور موسی اوسی طرح بدستور بیہوش تھا یہانتک کہ صبح
سحر نمودار ہوئی اوسیوقت واصل بجہنم ہوا راوی کہتا ہو کہ اسکے بعد یوحنا طبیب نصرانی کو مین نے دیکھا کہ مکرر زیارت قبر مبارک امام حسینؑ
کو آتا تھا باوجودیکہ نصرانی تھا بعد اوسکے وہ مسلمان ہوگیا اور اسلام اوسکا کامل ہوا ایضاً محمد ازدی نے
روایت کی ہے کہ کہا مین نے مسجد مدینہ مین نماز پڑھی میرے پہلو مین دو شخص بیٹھے تھے اون مین سے
ایک جامہ ہائے سفر پہنے تھا ایک نے دوسرے سے کہا خاک قبر امام حسینؑ تمام دردون کی شفا ہے مجھے درد
اندرونی عارض تھا جو دوا کی مفید نہوئی یہانتک کہ زندگی سے ناامید ہو گیا ایک بڑھیا کوفہ کی رہنے والی
میرے پاس رہتی تھی ایک دن آئی اور مجھے اس حال مین دیکھ کے کہا تمہارا مرض ہر روز زیادہ ہوتا جاتا ہے
مین نے کہا ہان اوسنے کہا مین تمہارا علاج کرون انشاءاللہ بقدرت حقتعالے جلد شفا پاؤگے مین نے کہا کوئی
ایسا ہو جو اپنی صحت نہ چاہتا ہو پھر اوس بڑھیا نے پانی قدح مین ڈالا اور میرے لیے لائی مینے وہ پانی پیا اور اوسیوقت
شفا پائی مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہرگز مین بیمار نہ تھا بعد چند روز کے اوس بڑھیا کے دیکھنے کو مین گیا
اور اوسکا سلمہ نام تھا مین نے کہا اے سلمہ تمنے میرا کس چیز سے علاج کیا ہو اوسکے ہاتھ مین تسبیح تھی کہا اس
تسبیح کے ایک دانہ سے مین نے تمہارا علاج کیا مین نے پوچھا یہ تسبیح کس چیز کی ہے اوس ضعیفہ نے کہا خاک
پاک قبر امام حسینؑ سے یہ تسبیح بنی ہے مین نے کہا اے رافضیہ تو نے خاک قبر حسینؑ سے میری دوا کی یہ کہکے
غضبناک اوسکے پاس سے مین اوٹھ کھڑا ہوا اور اسیوقت سے وہ بیماری پہلے سے زیادہ پھر عود کر آئی اور
اب تک ایذا و آزار مین مبتلا ہون اور زندگی سے ناامید ہو گیا ہون ناگاہ مؤذن نے اذان دی جیسے تکبیر کو
اوٹھے پھر مین نے اوسکو نہ دیکھا فصل تیئیسوین عدد اولاد و ازواج آنحضرتؑ کا بیان شیخ مفید وغیرہ نے
روایت کی ہے کہ امام حسینؑ کے چھ فرزند تھے علی اکبر یعنی امام زین العابدین جنکی کنیت ابو محمد تھی انکی مادر
گرامی شہر بانو بیٹی یزدجرد پادشاہ عجم کی تھین اور بعضون نے اونکا نام شہربانو لکھا ہے و علی اصغر جو کہ صحرائے
کربلا مین شہید ہوئے جنکو لوگ علی اکبر کہتے ہین انکی مان لیلی دختر ابو مرہ ثقفی تھین۔ و جعفر کہ اونکی مان
قبیلۂ قضاعہ سے تھین اور جعفر نے حالت حیات پدر بزرگوار مین انتقال کیا تھا۔ و عبداللہ جو حالت طفولیت
مین اپنے پدر عالیمقدار کے دامن مین تیر سے شہید ہوئے جنکو لوگ علی اصغر کہتے ہین۔ اور عبداللہ کی مان
رباب بیٹی امرء القیس کی تھین۔ اور سکینہ کہ اونکی مان رباب دختر امرء القیس تھین۔ و فاطمہ انکی مان ام اسحق دختر طلحہ بن عبداللہ
تیمی تھین اور فرزندان امام حسینؑ نسل امام زین العابدینؑ سے پیدا ہوئے کہ بعد آنحضرتؑ باقی رہے۔ عدد
اولاد آنحضرتؑ مین بہت اختلاف ہے۔ اظہر یہ ہے جو ذکر کیا گیا اور علمائے امامیہ مین بھی اشہر ہی بعضون نے
گمان کیا ہے کہ وہ بزرگوار جو صحرائے کربلا مین شہید ہوئے امام زین العابدینؑ سے بڑے تھے یہ خطا ہے اسلئے کہ

اٹھارہ سال یا اس سے بھی وہ کم عمر تھے اور اوسوقت امام زین العابدینؑ کی عمر شریف تیئیس ۲۳ سال یا اس سے بھی زیادہ تھی اور امام محمد باقرؑ اوس صحرا مین موجود تھے اور چار برس کے تھے شیخ کلینی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب دختر یزدجرد کو عمر بن الخطاب پاس لائے دختران مدینہ اوسکے مشاہدہ جمال کو اپنے کوٹھون پر چڑھ آئین جب اونکو مسجد مین لائے اونکے چہرہ نورانی سے مسجد روشن ہو گئی عمر بن الخطاب نے چاہا اونکے چہرہ پر نظر کرے اوس شہزادی نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا ہرمز پر آفت ہو کہ اوسکے فرزند اسیر ہون + عمر بن الخطاب نے کہا اے گبر زادی مجھے دشنام دیتی ہے اور چاہا کہ ایذا رسانی کرے جناب امیرؑ نے فرمایا یہ شہزادی بزرگ زادی ہے تجھے سزاوار نہین ہے کہ اوس سے یہ سلوک کرے [illegible] پھر فرمایا جناب رسولخداؐ نے ارشاد کیا ہے لازم ہے ہر قوم کے بزرگ کو بزرگ جانو اور تعظیم کرو [illegible] اور فرمایا ایسے اختیار دو کہ مسلمانون مین سے جسے چاہے اختیار کرے اور جسے یہ پسند کرے اونکے حصہ مین اسے محسوب کر دے جب اوس سعادتمند شاہزادی نے اون سب لوگون کو دیکھا اپنا ہاتھ امام حسینؑ کے سر مبارک پر رکھدیا اوسوقت جناب امیرؑ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے + کہا جہان شاہ جناب امیرؑ نے فرمایا بلکہ چاہیے کہ تمہارا نام شہربانو ہو پھر امام حسینؑ سے فرمایا اے ابو عبداللہ اس دختر سے تمہارے یہان ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا کہ وہ بہترین اہل زمین ہوگا پس امام زین العابدینؑ اونسے متولد ہوے اسیوجہ سے حضرت کو ابن الخیرتین کہتے ہین اسلیئے کہ برگزیدہ خدا تمام عرب مین حضرت ہاشم تھے اور برگزیدہ عجم پادشاہ فارس تھا اور نسب شریف آنحضرتؑ دونون سے متصل ہے

باب چھٹا بیان ولادت و شہادت حضرت سید الساجدین و قبلۃ العارفین و قدوۃ الموحدین امام چہارم علی ابن الحسینؑ زین العابدین صلوات اللہ علیہ

فصل اول بیان ولادت و اسم و لقب و کنیت آنحضرتؑ

اس باب مین تین فصلین ہین۔ شیخ مفید و شیخ طوسی و سید ابن طاؤس رضوان اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے کہ ولادت باسعادت آنحضرت نیمہ ماہ جمادی الاول ۳۶ ہجری مین واقع ہوئی۔ شیخ محمد بن یعقوب کلینی رہ نے ۳۸ھ لکھے ہین اور شیخ طبرسیؒ کا بیان ہے کہ ولادت آنحضرت روز جمعہ و بقولے بروز پنجشنبہ نیمہ ماہ جمادی الثانی کو واقع ہوئی اور بعضون نے لکھا ہے کہ ہفتم ماہ شعبان ۳۸ ہجری کو واقع ہوئی اور بعض ۳۳ ہجری کے قائل ہین شیخ شہید علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ آنحضرت روز شنبہ پنجم ماہ شعبان کو متولد ہوے۔ کشف الغمہ مین حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ولادت آنحضرت ۳۸ ہجری کو دو سال قبل شہادت جناب امیر علیہ السلام واقع ہوئی اور جناب امیرؑ کی وفات تک دو سال۔ اور دو سال امام حسن علیہ السلام کی وفات تک۔ اور دس سال اپنے پدر بزرگوار کی

شہادت تک رہا اور زمانہ امامت آنحضرت چونتیس سال و عمر شریف آنحضرت ستاون سال تھی اور مادر آنحضرت
موافق مشہور شہربانو یہ دختر یزدجرد شہریار پادشاہ عجم تھیں اور بعضوں نے شاہ زنان لکھا ہے ابن بابویہ نے بسند معتبر
حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن عامر نے خراسان کو فتح کیا یزدجرد پادشاہ عجم کی دو بیٹیاں
لیکے عثمان کے واسطے بھیجیں اوسنے اون میں سے ایک حضرت امام حسنؑ اور دوسری حضرت امام حسینؑ کو دی
اور جو امام حسینؑ کے پاس تھیں اونسے حضرت امام زین العابدین پیدا ہوے اور جب حضرت اونسے متولد ہوے
اونھوں نے انتقال کیا اور آدون دوسری دختر نے بھی وقت ولادت فرزند اول وفات پائی حضرت امام حسنؑ
کی ایک کنیز نے امام زین العابدینؑ کی خدمت و تربیت کی تھی اور حضرت اوسکو مادر کہتے تھے جب امام حسینؑ شہید
ہوے امام زین العابدینؑ نے اوس کنیز کا کسی شیعہ سے عقد کر دیا اس اشتباہ سے مشہور ہوگیا کہ حضرت
امام زین العابدینؑ نے اپنی مادر کا ایک شیعہ سے عقد کر دیا مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اوس سے
مخالفت رکھتی ہے جو کچھ احوال اولاد حضرت امام حسینؑ میں گذرا کہ شہربانو کو عہد عمر بن الخطاب میں لائے اور
شاید کسی راوی نے اس روایت میں شبہہ کیا ہو اور وہ روایت جسکا بیان ذکر ہوا اظہر و اقوی ہے
چنانچہ قطب راوندی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب یزدجرد بن شہریار
آخر پادشاہان عجم کی دختر کو عمر کے پاس لائے تمام دختران مدینہ اوسکے تماشائے حسن و جمال دیکھنے کے لیے
آئیں اور جب عمر نے قصد اوسکے دیکھنے کا کیا وہ مانع ہوئی اور کہا ہرمز کا منہ سیاہ ہو کہ تو اوسکی اولاد
کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے عمر نے کہا اے گبرزادی تو مجھے دشنام دیتی ہے اور چاہا اوسے ایذا پہونچائے
جناب امیرؑ نے فرمایا اسکی بات تم نہیں سمجھے کیونکر تمکو معلوم ہوا کہ یہ دشنام دیتی ہے پھر عمر نے حکم دیا کہ اسکے
فروخت کرنے کی سبکو اطلاع دو حضرت نے فرمایا دختران سلاطین کا بیچ کرنا ہر چند کہ کافر ہوں جائز نہیں لیکن
اس سے کہو کہ ان مسلمانوں میں سے کسی ایک کو قبول کر لے اور اسکو اس سے تزویج کر کے اوسکا مہر عطائے
بیت المال سے دیا جائے عمر نے قبول کیا اور کہا کسکو اہل مجلس میں سے اختیار کرتی ہو اوس سعادتمند نے حضرت
امام حسینؑ کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھ دیا جناب امیرؑ نے بزبان فارسی اوس سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے
اوسنے کہا جہان شاہ حضرت نے فرمایا میں نے تمہارا شہربانو یہ نام رکھا اوس شاہزادی نے کہا کہ یہ نام
میری خواہر کا ہے حضرت نے بزبان فارسی فرمایا تم سچ کہتی ہو پھر حضرت امام حسینؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا
کہ اس باسعادت سے نیکی سلوک کرنا اور اسکی حفاظت کرنا کیونکہ اس سے ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا جو بعد
تمہارے بہترین اہل زمین ہوگا اور یہ میرے اوصیا و ذریت طیبہ کی مادر ہے چنانچہ حضرت امام زین العابدینؑ
اوسنے پیدا ہوے اور منقول ہے کہ قبل اسکے کہ مسلمانوں کا لشکر اونکی طرف جائے شہربانو نے ایک شب

خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ حضرت امام حسینؑ انکے گھر گئے اور انکو انسے تزویج
کیا شہربانو کہتی ہین کہ جب صبح ہوئی اوس خورشید فلک امامت کی محبت میرے دل مین مستحکم ہوگئی اور مجھے
ہمیشہ اور ہر وقت آنحضرت کا خیال رہتا تھا جب دوسری شب ہوئی تو حضرت فاطمہ صلوات اللہ وسلامہ علیہا
مین نے خواب مین دیکھا کہ میرے پاس تشریف لائین اور اسلام کی مجھے ہدایت و دعوت کی مین نے خواب ہی مین
اسلام قبول کیا بعد اسکے فرمایا کہ لشکر اسلام تمھارے پدر پر غالب ہوگا اور تم اسیر ہو کر میرے فرزند
حسینؑ کے پاس پہونچو گی اور خدا یہ امر نہ گوارا کریگا کہ تم تک کسی غیر کا ہاتھ پہونچے یہانتک کہ میرے فرزند تک پہونچو
پس حق تعالے نے میری حفاظت کی کہ کسی غیر شخص کا مجھ تک ہاتھ نہ پہونچا یہانتک کہ مجھے مدینہ مین لائے
جب امام حسینؑ علیہ السلام کو مین نے دیکھا پہچان لیا کہ یہ وہی ہین جو حضرت رسولؐ کے ہمراہ خواب مین میرے
پاس آئے تھے اور حضرت نے مجھے اونسے تزویج کیا تھا اس سبب سے مین نے انکو قبول کیا۔ اور شیخ
مفید رح نے روایت کی ہے کہ جناب امیر صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے حریث بن جابر کو بعض بلاد مشرق کا
عامل کیا اونسے یزدجرد پادشاہ کی دو لڑکیان حضرت کے واسطے بھیجین جناب امیرؑ نے اونمین سے ایک کو کہ
شاہ زنان نام تھا حضرت امام حسینؑ کیلیے تجویز فرمایا اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اوسسے پیدا
ہوے حضرت قاسم و حضرت امام زین العابدین علیہ السلام خالہ زاد بھائی تھے اور مشہر کنیت آنحضرت ابو محمد اور
بعضون نے ابوالحسن بھی لکھا ہے والقاب مشہورہ آنحضرت زین العابدینؑ و سید العابدین و زکی و امین و سجاد
و ذوالثفنات ہین اور نقش نگین آنحضرت بروایت امام جعفر صادق علیہ السلام الحمد للہ العلی تھا
و بروایت حضرت امام محمد باقر العزة للہ تھا و بروایت حضرت امام رضا خزی و شقی قاتل الحسین بن علی تھا
ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار علی ابن الحسینؑ نے
کبھی کسی نعمت خدا کو یاد نہین کیا مگر یہ کہ اوس نعمت کے واسطے سجدہ شکر فرمایا اور قرآن مجید کی کسی آیت کو تلاوت نہ فرمایا
کہ جس مین سجدہ ہو مگر یہ کہ سجدہ فرمایا اور جب خدا نے کسی مکروہ کو جسکا اونکو خوف تھا یا کسی مکر کو اونسے
دفع کیا اوسوقت سجدہ کرتے تھے اور جسوقت نماز واجب سے فارغ ہوتے تھے البتہ سجدہ کرتے تھے اور
جسوقت دو آدمیون مین صلح کراتے تھے اوسوقت بھی سجدہ شکر کرتے تھے اور اثر سجدہ جمیع مواضع سجود آنحضرت
مین بہت نمایان تھا اسی سبب سے آنحضرت کو سجاد کہتے ہین ایضاً حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا بسبب کثرت سجود میرے پدر بزرگوار کی پیشانی مین گٹا پڑ گیا تھا اور سال مین دو مرتبہ اوسے
کاٹتے تھے اس سبب سے آنحضرتؑ کو ذوالثفنات کہتے تھے اور منقول ہے کہ جب زہری کہ اکابر علماء اہلسنت
سے ہے کسی حدیث کو آنحضرت سے نقل کرتا تھا کہتا تھا کہ خبر دی مجھے زین العابدین نے یعنی زینت

عبادت کنندگان نے سفیان بن عیینہ کہ وہ بھی علمائے مخالفین سے ہے اوس سے متعجب ہوکر پوچھتا تھا کہ تم آنحضرتؑ
کو زین العابدینؑ کیون کہتے ہو زہری جواب مین کہتا تھا اسلئے کہتا ہون کہ مینے سعید بن مسیب سے سنا ہے اور
اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت مین ایک منادی ندا کریگا
کہ کہان ہے زین العابدین گویا مین دیکھتا ہون کہ میرا فرزند علی بن الحسینؑ آیا اور صفون کو شگافتہ کرکے
عرش الٰہی تک پہونچا اور بسندہای معتبر یہی مضمون حضرت صادقؑ سے منقول ہی اور کشف الغمہ مین روایت ہی کہ
ایک شب حضرت محراب عبادت مین کھڑے اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے تھے ناگاہ شیطان بصورت اژدہا
ظاہر ہوا کہ آنحضرت کو عبادت سے اپنی طرف مشغول کرے لیکن حضرت اوسکی طرف ملتفت نہوئے پھر اوسنے آکے
حضرت کے پاؤن کے انگوٹھے مین کاٹا لیکن حضرت اوسکی طرف متوجہ نہوئے یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوے اور سمجھے
کہ وہ شیطان ہے اوسے فرمایا اے ملعون دور ہو اور پھر عبادت مین مشغول ہوئے پس تین مرتبہ ہاتف نے
ندا دی کہ تحقیق زین العابدین ہو اور اسی سبب سے حضرتؑ اس لقب سے ملقب ہوی اور بسندہای معتبر
حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جب حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ امام کو پیدا کرے فرشتہ کو بھیجتا ہے اور
وہ ملک زیر عرش کے نیچے سے پانی ہمراہ لیکر پدر امام کو پہونچاتا ہی اور وہ اوس پانی کو پیتے ہین نطفہ امام
اوس پانی سے منعقد ہوتا ہے اور چالیس روز شکم مادر مین بات نہین سنتے اور بعد چالیس روز کے جو شخص
جو کچھ کہتا ہے سنتے ہین اور جب امام متولد ہوتا ہے حق تعالیٰ اسی فرشتے کو بھیجتا اور وہ ملک درمیان دونو
آنکھون کے یہ آیہ لکھتا ہے۔ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
و بروایت دیگر شکم مادر مین اس آیہ کو داہنی بازو پر لکھتے ہین اور جب وہ منصب امامت پر فائز ہوتا ہے حق تعالیٰ
ہر ایک شہر مین ایک نور اوسکے لئے مقرر کرتا ہے کہ جس شہر مین جو شخص جو کام کرے وہ اوس نور مین مشاہدہ
کرتا ہے **فصل دوسری** بیان اون شدائد و مصائب کا جو آنحضرتؑ پر گذرے یہانتک کہ بعالم قدس
رحلت فرمائی۔ ابن قولویہ وابن شہر آشوب وغیرہ نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت علی بن الحسینؑ
صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے اپنے پدر بزرگوار پر بیس سال و بروایت دیگر چالیس سال گریہ کیا اور جسوقت طعام
آنحضرتؑ کے سامنے حاضر کرتے تھے حضرت گریہ فرماتے تھے اور جب پانی آنحضرتؑ کیواسطے لاتے تھے حضرت اسقدر
روتے تھے کہ وہ پانی آنسوؤن سے دوچند ہوجاتا تھا ایک غلام نے عرض کیا مین آپ پر سے فدا ہون یا بن
رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ آپ اپنے کو ہلاک کرڈالین گے حضرت نے فرمایا انما اشکوا
بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ مالا تعلمون یعنی مین شکایت نہین کرتا ہون اپنے درد والم کی مگر خدا
سے اور مین جانتا ہون جانب خدا سے جو تم نہین جانتے پھر فرمایا مین کسیوقت خیال مین نہین لاتا

وجہ تسمیہ زین العابدینؑ

فصل دوسری بیان غم واندوہ امام زین العابدینؑ

قتل ہونا فرزندان فاطمہ کا مگر یہ کہ گریہ میرے گلوگیر ہوتا ہے و بروایت دیگر فرمایا کیونکر یہ نکرون حالانکہ میرے پدر بزرگوار کو اوس پانی سے منع کیا جسے جانور پیتے تھے اور درندے پیتے تھے اور پیاسا اونکو شہید کیا و بروایت دیگر آنحضرت سے عرض کی گئی کہ آپ اسقدر روتے ہیں ہمکو خوف ہے کہ آپ ہلاک ہوجائیے گا حضرت نے فرمایا ہے روز اول ہی اپنے نفس کو قتل کیا ہے۔ ایضاً ابن قولویہ و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی کہ ایک نے غلامان آنحضرت سے بسبب شدت گریہ آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا وہ وقت نہین آیا کہ آپ کا گریہ آخر ہو حضرت نے فرمایا وائے ہو تجھپر حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے ایک بیٹا اونمین سے غائب ہوگیا تو وہ اسقدر روئے کہ آنکھین جاتی رہین اور وفور غم واندوہ سے کمر خم ہوگئی ہر چند کہ جانتے تھے اونکا فرزند زندہ ہے اور مینے دیکھا کہ میرے پدر برادر و عمو اور سترہ نفر میرے عزیزون سے میرے سامنے قتل ہوے اور اونکے سر کاٹے گئے پھر میرا غم واندوہ کیونکر تمام ہوا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ حضرت فرزندان عقیل پر بہت روتے تھے لوگون نے کہا یا ابن رسول اللہ فرزندان عقیل پر فرزندان جعفر سے آپ زیادہ روتے ہین حضرت نے فرمایا مجھے یاد آتا ہے اونکا میرے پدر بزرگوار کے ہمراہ قتل ہونا اور مین اُنکی شہادت پر روتا ہون اور اس سبب سے زیادہ اونپر رقت قلب مجھے طاری ہوتی ہے۔ ابن شہر آشوب نے زہری سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حکم کیا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو طوق و زنجیر مین گرفتار کرکے شام مین لائین اور ایک جماعت کثیر کو آنحضرتؑ پر معین و مقرر کیا مین گیا اور بہت اوس جماعت سے کوشش کرکے اس امر کی اجازت لی کہ آنحضرتؐ کو سلام کرون جب مین حضرت کی خدمت کی گیا مینے دیکھا کہ پائے مبارک آنحضرت مین زنجیر پڑی ہے اور گلوی مبارک مین طوق ہے مین یہ حال دیکھکر بہت رویا اور کہا کاش مین آپ کی جگہ پر ہوتا اور آپ عافیت سے رہتے حضرت نے فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ یہ طوق و زنجیر مجھپر گران ہین اگر مین چاہون اسیوقت اس سختی کو اپنے سے دفع کرون لیکن مجھے منظور ہے کہ مین اسی طرح رہون اور عذاب الٰہی مجھے یاد رہے یہ فرماکر ہاتھ پاؤن زنجیر سے نکال لیئے اور فرمایا اگر مین چاہون ایسا کرسکتا ہون اور پھر ہاتھ پاؤن زنجیر مین داخل کرکے فرمایا مین انکے ہمراہ دو منزل سے زیادہ نہین جاسکتا بعد چار روز کے مینے دیکھا کہ نگہبانان آنحضرت مدینہ مین حضرت کو تلاش کررہے ہین مینے جاکے یہ حال اونسے دریافت کیا انھون نے کہا اُن بزرگوار کا حال نہایت عجیب وغریب ہے ہم تمام شب جاگتے رہے اور نگہبانی کی جب صبح ہوئی سوائے طوق و زنجیر کے اونکے مقام پر کچھ نہ دیکھا زہری نے کہا مین بعد اسکے عبدالملک کے پاس گیا اُسنے مجھسے آنحضرت کا حال دریافت کیا مینے یہ واقعہ اوس سے نقل کیا عبدالملک نے کہا جس روز پاسبانون نے اُنکو نہین پایا تھا

اور میں ان دو حضرت میرے پاس آئے اور کہا تجھے مجھسے کیا علاقہ ہے یہ سنکر آنحضرت کا خوف ایسا مجھپر طاری ہوا
کہ مین اونکی نسبت قصد کسی برائی کا نکر سکا مینے کہا اگر تم چاہو میرے پاس رہو کہ مین تمکو بعزّت و احترام
رکھوں فرمایا مین یہ نہین چاہتا یہ کہکے باہر چلے گئے اور پھر انکو مینے نہین دیکھا زہری کہتا ہے مینے کہا علی بن الحسین
ایسے نہین ہین جیسا تو گمان کرتا ہے اور اونکی دل مین تیری طرف سے کوئی ارادہ برائی کا نہین ہے اور ہمیشہ وہ
عبادت مین مشغول ہین عبد الملک نے کہا کیا خوب ہے کیا شغل ہے خوشا حال انکا اور انکے شغل کا ایضا سعید بن مسیب نے
روایت کی ہے کہ جب یزید نے مسلم بن عقبہ کو بھیجا کہ مدینہ کو لوٹے اور اہل مدینہ کو قتل کرے اون ملاعین نے اپنے
گھوڑے ستونہائے مسجد رسول سے باندھے اور اونکو گرد مرقد منور آنحضرت چھوڑ دیا اور تین دن مدینہ کو لوٹا اور
ہر روز حضرت امام زین العابدین مجھے ہمراہ لیکے قبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پاس آتے تھے اور دعا پڑھتے تھے
کہ جسکو مین نہین سمجھ سکتا تھا اور اعجاز آنحضرت سے ایسا ہوتا تھا کہ مین اونکو دیکھتا تھا اور وہ لوگ مجھے نہین دیکھتے
تھے اور مینے ایک مرد کو دیکھا کہ اسپ اشہب پر سوار جامہ ہائے سبز پہنے حربہ ہاتھ مین لئے ہر روز آتا تھا اور
دروازہ خانہ آنحضرت پر کھڑا رہتا تھا اور جو شخص حضرت کے مکان مین جانیکا ارادہ کرتا تھا اُس حربہ کو اُسکی
جانب حرکت دیتا تھا اور بغیر اسکے کہ وہ حربہ اُس تک پہونچے وہ گرکے مرجاتا تھا جبکہ ملاعین لوٹ سے دست بردار ہوے
حضرت امام زین العابدین صلوات اللہ وسلامہ علیہ اپنے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور عورتون کا زیور و پوشاک اور
اطفال کے گوشوارے اوس سوار کے واسطے لائے اُس سوار نے کہا یابن رسول اللہ مین ایک ملک ہون ملائکہ سے اور
آپکے پدر بزرگوار کے شیعون سے ہون جب یہ لوگ مدینہ کو لوٹنے آئے مینے حق تعالیٰ سے اجازت لی کہ مدینہ مین پہونچکے
آپ کی نصرت کرون اور جو کچھ کہ مینے کیا اسکی وجہ سے رحمت خدا و شفاعت رسول خدا اور آپ اہلبیت کی امید
رکھتا ہون کلینی رحمہ اللہ نے بسند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ یزید حج کو آیا مدینہ آیا
کہ اہل مدینہ سے بیعت لے پھر ایک قریش کو طلب کرکے کہا میری غلامی کا اقرار کر اگر مین چاہون تجھے قتل کرون
اور اگر چاہون تجھے اپنی خدمت مین رکھون اُس مرد دیندار نے کہا قسم بخدا تو حسب و نسب مین مجھ سے بہتر نہین ہے
اور تیرا باپ میرے باپ سے بہتر نہ تھا وقت جاہلیت کے نہ وقت اسلام اور تو دین مین مجھ سے بہتر نہین ہے پھر
کسواسطے مین یہ اقرار کرون یزید نے کہا قسم بخدا اگر تو اقرار نکریگا تو تجھے قتل کرونگا اوس مرد نے کہا تیرا قتل کرنا
میرے واسطے زیادہ نہوگا قتل حسین بن علی فرزند رسول خدا سے یہ سنکے یزید ملعون نے اوسکو قتل کیا اور پھر
لوگون کو بھیجکر حضرت علی بن الحسین کو طلب کیا اور وہی کہا جو اوس مرد سے کہا تھا حضرت نے فرمایا اگر مین اقرار
نکرون اوسوقت تو مجھے قتل کریگا جسطرح اوس مرد کو قتل کیا یزید نے کہا ہان حضرت نے فرمایا جو کچھ تو نے کہا اوسکا
مینے اقرار کیا یزید نے کہا تمنے اپنی جان کی حفاظت کی اور تمھارے شرف اور بزرگواری سے کچھ کم نہوا مؤلف

فرماتے ہین کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام یزید کا مدینہ مین آنا مخالف تواریخ مشہور کے ہے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ راویونکو اشتباہ ہوا ہوا ور مسلم بن عقبہ نے اوس ملعون کیطرف سے آکے بیعت لی ہو بصائر الدرجات مین بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ جب میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدینؑ کا وقت وفات ہوا فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ جب پانی لائے فرمایا اس مین کوئی جانور مردہ ہے جب مینے اوس پانیکو روشنی مین دیکھا کہ چوہا مرا ہوا اوس پانی مین ہے بعد اسکے ہم دوسرا پانی لائے حضرتؑ نے اوس پانی سے وضو کیا اور فرمایا اے فرزند یہ وہ شب ہے جس شب میرا وعدۂ وفات ہے میرے ناقہ کو اوسکی جگہ باندھ دو اور کچھ چارہ اوسکے آگے ڈالدو حضرت صادقؑ فرماتے ہین کہ جب حضرتؑ کو دفن کیا ناقہ رسی توڑا کے اپنی جگہ سے بھاگا اور نزدیک قبر جاکے اپنے سینہ کو حضرت کی قبر پر رکھا اور فریاد و نالہ کرتا تھا آنکھون سے آنسو جاری تھے جب خبر حضرت امام محمد باقرؑ کو پہونچی حضرت اوس ناقہ کے پاس آئے اور فرمایا چپ رہ اور پھر جا خدا تجھے برکت دے یہ سنکر ناقہ اوٹھکے اپنی جگہ پر چلا گیا پھر بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری مرتبہ قبر شریف پاس آکے نالہ و اضطراب کرتا اور روتا تھا اس مرتبہ جو لوگون نے اوسکا حال حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ دو کہ وہ بہت بیتاب ہے پھر بعد تین روز کے وہ ناقہ ہلاک ہوگیا اور حضرت نے اوس ناقہ پر بائیس حج کئے تھے اور ایک تازیانہ کبھی مارا تھا علی بن ابراہیم نے بسند حسن حضرت امام رضاء سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام شب وفات بیہوش ہوے جب ہوش مین آئے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاۗءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنے حمد کرتا ہون مین اوس خدا کی جسنے سچا کیا ہمارے وعدہ کو اور ہمکو میراث دی زمین بہشت کہ جس جگہ وہان ہم چاہین رہین البتہ کیا نیک اجر عمل کنندگان واسطے خدا کے یہ فرماکے بجانب ریاض جنت رحلت کی کلینی نے بسند حسن حضرت امام رضاء سے اسی روایت کو بیان کیا ہے مگر اسقدر زیادہ لکھا ہے کہ سورہ واقعہ اور سورہ اِنَّا فَتَحْنَا کو بھی تلاوت فرمایا بعد ازان یہ آیہ پڑھکے بعالم بقا رحلت فرمائی اَیضًا بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا جب میرے پدر بزرگوار کا وقت وفات قریب ہوا مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا اے فرزند گرامی مین تمکو وہ وصیت کرتا ہون جو میرے پدر بزرگوار نے وقت شہادت مجھے وصیت کی تھی اور وہ وصیت یہ ہے کہ ہرگز ہرگز اوس شخص پر ستم نکرنا جسکا بجز خدا کے کوئی مددگار نہو اور احادیث کثیرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت کو زہر سے شہید کیا ابن بابویہ ؒ اور ایک جماعت کا یہ اعتقاد ہے ولید بن عبد الملک نے آنحضرت کو زہر دیا اور بعض ہشام بن عبد الملک کو بھی کہتے ہین شیخ کشی نے بسند معتبر علی بن زید سے روایت کی ہے کہ سعید ابن

حالات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

سیب سے کہا تم کہتے ہو کہ علی بن الحسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ اپنے وقت میں اپنا مثل و نظیر نرکھتے تھے سعید نے کہا ہان ایسا ہی تھا لیکن کسی نے اونکی قدر نجانی علی بن زید نے کہا یہی حجت تمھارے واسطے کافی ہے کہ آنحضرت کے جنازہ پر تمنے نماز نہ پڑھی سعید نے کہا قراء مکہ معظمہ مین نہین جاتے تھے اور حضرت ہی پاس حاضر رہتے تھے تا وقتیکہ حضرت تشریف نہ لیجائین اوسوقت قراء بھی مکہ کو جاتے تھے ایکسال مین آنحضرت کی خدمت مین گیا ہزار حاجی آنحضرت کی خدمت مین تھے جب منزل سقیہ مین قافلہ اوترا حضرت نے دو رکعت نماز ادا کی بعد نماز سجدہ مین گئے اور سجدے مین تسبیح پڑھی پس ہر درخت و سنگ و کلوخ کہ آنحضرت کے گرد تھے آنحضرت کی تسبیح کے ساتھ تسبیح خوان ہوئے اور صدائے تسبیح سب سے بلند ہوئی یہ حال دیکھکے مین خائف ہوا جب حضرت نے سجدے سے سر اوٹھایا فرمایا اے سعید تو خائف ہوا مینے کہا ہان یا ابن رسول اللہؐ حضرت نے فرمایا جب حقتعالی نے جبرئیلؑ کو خلق کیا یہ تسبیح اونکو تعلیم فرمائی جب جبرئیل نے یہ تسبیح پڑھی تمام آسمانون نے اور جو کچھ اون مین تھا اون سب نے تسبیح مین جبرئیل کی موافقت کی اور اس تسبیح مین اسم اعظم حق تعالی ہے بعد اسکے جب آنحضرت نے وفات کی نیکوکار و بدکار سب آنحضرت کے جنازہ پر حاضر ہوئے اور سبنے آنحضرت کو بخیر و نیکی یاد کیا اور سب لوگ عقب جنازۂ آنحضرتؑ باہر گئے مینے کہا ہو سکتا ہے کہ آج مسجد رسول مین تنہا نماز پڑھون کہ بعد اسکے پھر ایسا دن میسر ہو گا کہ مسجد خالی ہو جب مین نماز کیواسطے کھڑا ہوا صدائے تکبیر آسمان سے مینے سنی بعد اسکے صدائے تکبیر اہل زمین بھی مینے سنی یہانتک کہ سات تکبیرین اہل آسمان سے اور سات تکبیرین اہل زمین سے مینے سنین ان صداہائے تکبیر کے سننے سے مین منھ کے بھل گر پڑا اور بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا لوگ نماز جنازۂ آنحضرت سے واپس آچکے تھے پس نہ نماز جنازۂ آنحضرت مجھے ملی اور نہ نماز مسجد بجا لا سکا یہی میری بدنصیبی ہے اور ہمیشہ مین اس حسرت مین ہون کہ کیون آنحضرت پر نماز نہ پڑھی اور تاریخ وفات آنحضرت مین اخلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اٹھارہوین ماہ محرم ۹۴ھ ہجری مین واقع ہوئی اور شیخ طوسی نے پچیسوین محرم سنہ مذکور کی لکھی ہے اور بعضون نے ۹۵ھ ہجری بھی لکھا ہے کلینی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور ابن شہر آشوب نے کہا ہے کہ وفات آنحضرت کی روز شنبہ گیارھوین یا بارھوین ماہ محرم ۹۵ھ ہجری کو واقع ہوئی اور کفعمی نے بائیسوین ماہ محرم سنہ مذکور کو لکھی ہے اور مدت عمر شریف آنحضرت مین بھی اختلاف ہے اکثر ستاون سال کہتے ہین و کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ عمر آنحضرتؑ وقت وفات ستاون سال تھی اور وفات آنحضرتؑ ۹۵ھ ہجری مین ہوئی بعد امام حسینؑ کے پینتیس سال حیات رہے اور کشف الغمہ مین منقول ہے کہ عمر شریف آنحضرت اٹھاون سال تھی اور بعضون نے اونسٹھ سال لکھی ہے

فصل تیسری

اون ظلمونکے بیان مین جو آنحضرت کے زمانے مین شیعون پر واقع ہوئے حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ سعید بن جبیر امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کا اعتقاد رکھتا اور آنحضرت کا مدح تھا اس سبب سے

تاریخ و سنہ و روز وفات امام زین العابدین

فصل تیسری بیان مصائب شیعیان

حجاج لعین نے اوسکو شہید کیا اور جب سعید کو اوس شقی پاس لیگئے اوسنے کہا شقی بن کثیر تو ہی ہے سعید نے کہا میری ماں میرے نام کو تجھسے بہتر جانتی تھی اور اوسنے سعید بن جبیر میرا نام رکھا تھا حجاج نے کہا ابو بکر و عمر کی شان مین کیا کہتا ہے اونکو بہشت مین جانتا ہے یا جہنم مین سعید نے کہا اگر مین داخل بہشت ہون اور اہل بہشت کو دیکھون اوسوقت پہچان لونگا کہ کون بہشت مین ہے اور اگر داخل جہنم ہون اور اہل جہنم کو دیکھون اوسوقت معلوم ہوگا کہ کون جہنم مین ہے حجاج نے کہا خلفاء دیگر کے حق مین کیا کہتے ہو سعید نے کہا مجھے اونپر وکیل نہین کیا ہے حجاج نے کہا اونمین سے کسکو زیادہ دوست رکھتا ہے اوسنے کہا انہین سے جو میرے پروردگار کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے حجاج نے کہا انہین سے خالق کے نزدیک کون زیادہ پسندیدہ ہے سعید نے کہا اسکا علم اوسکو ہے جو اونکا حال ظاہر و باطن جانتا ہے حجاج نے کہا تو نہین چاہتا کہ مجھسے سچ سچ بیان کرے سعید نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجھسے جھوٹ کہون پھر اوس لعین نے اوسکے قتل کا حکم دیا۔ یافعی نے کہ علماء مخالفین سے ہے نقل کیا ہے کہ حجاج بعد شہادت سعید چالیس روز سے زیادہ زندہ نرہا اور ایام مرض موت مین بیہوش ہوتا تھا اور پھر ہوش مین آکر کہتا تھا مجھسے سعید بن جبیر کیا چاہتا ہے اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ جسوقت وہ سوتا تھا سعید کو دیکھتا تھا کہ وہ اوسکا دامن پکڑے ہے اور کہتا ہے او دشمن خدا تو نے کسوجہ سے مجھے قتل کیا ابن بابویہ نے بسند معتبر ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ حجاج نے دو آدمیون کو شیعیان امیر المومنین سے گرفتار کیا ایک کو اونمین طلب کرکے کہا کہ تو علی بن ابی طالب سے بیزاری کر اوسنے کہا اونھون نے کیا برائی کی ہے جو مین اونسے بیزاری کرون حجاج نے کہا خدا مجھے قتل کرے اگر مین تجھے قتل نکرون تو خود کہہ کہ تجھے کسطرح قتل کرون تیرے ہاتھ کاٹون یا پانؤن اوسنے کہا جو کچھ تو میرے ساتھ کریگا اوسیطرح روز قیامت مین تیرے ساتھ کرونگا جو کچھ تجھے منظور ہو وہ تو کر حجاج نے کہا تو زبان دراز ہے مین گمان نہین کرتا کہ تو اوسکو پہچانتا ہو جسنے تجھے خلق کیا ہے بیان کر کہ تیرا پروردگار کہان ہے اوسنے کہا میرا پروردگار ستمگارون کی گھات مین ہے اور اونسے انتقام لیگا یہ سنکر اوس لعین نے حکم کیا کہ اونکے ہاتھ پانؤن کاٹ کے سولی پر کھینچدین بعد اسکے دوسرے کو لائے حجاج نے کہا تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا اپنے رفیق کی رائے پر ہون جسکو تو نے قتل کیا ہے پس اوسکو بھی قتل کرکے سولی پر کھینچا شیخ کشی نے بسند معتبر حضرت امام علی نقی سے روایت کی ہے کہ جب قنبر غلام امیر المومنین کو حجاج لعین پاس لائے حجاج نے پوچھا تم علی ابن ابیطالب کی کیا خدمت کرتے تھے قنبر نے کہا مین پانی حضرت کے وضو کے لیے حاضر کرتا تھا حجاج نے کہا جب وضو سے فارغ ہوتے تھے کیا کہتے تھے قنبر نے کہا اس آیہ کی تلاوت فرماتے تھے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی جب فراموش کیا اوسکو جو اونھین یاد دلایا گیا تھا کھولے ہمنے اونپر دروازہ ہائے

نعمت فراوان ہر قسم کے یہانتک کہ وہ اون نعمتون سے فرحناک ہوئے جو کچھ کہ ہم نے اونکو عطا کی تھین چھین لیا ہے ہمنے اونکو اسطرح کہ وہ حیران اور نا امید رہ گئے پس قطع کیا گیا اجر اوس گروہ کا جنھون نے ستم کیا تھا اور حمد مخصوص اوسکے لیے ہے جو پروردگار عالم ہے حجاج نے کہا کہ یہ آیہ میرے حق مین تاویل کرتے تھے اور میری پادشاہی کے لیے جانتے تھے قنبر نے کہا ہان حجاج نے کہا اگر مین حکم تیرے قتل کا دون تو اوسوقت کیا کریگا قنبر نے کہا مجھے سعادت شہادت اور تجھے شقاوت ابدی حاصل ہوگی پس حجاج نے اونھین قتل کیا شیخ مفید وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز حجاج لعین نے کہا مین چاہتا ہون کہ ابو ترابؑ کے اصحاب سے اگر ایک کو بھی پاؤن تو اوسی ہی کے قتل کرنے سے تقرب بخدا حاصل کرون اوس ملعون کے ملازمون نے کہا کوئی شخص قنبر سے زیادہ بہتر اس بارہ مین نہین پایا جاتا یہ سنکر فوراً اوس شقی نے قنبر کو طلب کیا اور پوچھا تمہین بندہ کہ ابن ابیطالبؑ قنبر نے کہا کہ مین خدا کا بندہ ہون اور امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ میرے ولی نعمت ہین حجاج نے کہا اونکے دین سے بیزاری کر قنبر نے کہا اونکے دین سے بہتر دوسرے دین کا مجھے پتا دے کہ مین اونکے دین سے بیزاری کرون حجاج نے کہا مین تجھے ضرور قتل کرونگا جسطرح مجھے اپنا قتل ہونا منظور ہو وہ بیان کر قنبر نے کہا مینے اس امر کا اختیار تجھی کو دیا حجاج نے پوچھا مجھے کیون اختیار دیتے ہو قنبر نے کہا اسواسطے کہ جسطرح تو مجھے قتل کریگا اوسیطرح بروز قیامت تجھے قتل کرینگے جسطرح قتل ہونا تو اپنے لیے بہتر سمجھ میرے لئے اختیار کر بتحقیق کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مثل گوسفند میرا سر قلم کرینگے یہ سنکر اوس ملعون نے اونکو اسیطرح قتل کیا

باب ساتوان بیان تاریخ ولادت و وفات و بعض حالات در درج امامت و خلافت و مظہر عصمت و جلالت امام پنجم حضرت ابو جعفر محمد بن علی باقر علوم اولین و آخرین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آبائہ الطاہرین

اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی بیان تاریخ ولادت و اسم و کنیت و لقب آنحضرت

شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب وغیرہ نے روایت کی ہے کہ ولادت باسعادت آنحضرتؑ بروز جمعہ یا سہ شنبہ غرہ ماہ مبارک رجب مین واقع ہوئی اور بعضون نے تیسری ماہ صفر [illegible] ہجری مدینہ منورہ مین لکھی ہے اور اسم شریف آنحضرت محمد تھا اور کنیت ابو جعفر اور القاب شریف شاکر و ہادی [illegible] اور مشہور ترین لقب آنحضرت ہے باقر کیونکہ حضرت رسولؐ نے آنحضرت کو اس لقب سے ملقب کیا تھا اسلیے کہ شگافندہ علوم اولین و آخرین تھے اور حضرت رسولؐ نے جابر انصاریؓ سے کہا کہ تو میرے اوس فرزند کو پائیگا جسکا لقب باقر ہوگا وہ علم کو لوگون کے لیے شگافتہ کریگا اور نقش نگین آنحضرت یہ تھا ظَنّی بِاللهِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ وَبِالْوَصِیِّ ذِی الْمِنَنِ وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اور بروایت دیگر انگشتری اپنے جد حضرت امام حسینؑ کی اپنے ہاتھ مین رکھتے تھے اور مادر بزرگوار حضرت فاطمہ دختر حضرت امام حسن تھین اور اونکو ام عبد اللہ بھی کہتے تھے اور وہ حضرت نجیب الطرفین تھے اور نسب شریف حضرت کا امام حسنؑ و امام حسین علیہما السلام تک پہنچتا ہے اور اول جو علوی [illegible] علویون سے پیدا ہوئے وہ حضرت تھے

احادیث معتبرہ مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ جب مادران ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
حاملہ ہوتی ہین اوس روز اونکو سستی مثل غشی کے طاری ہوتی ہے اوسوقت ایک مرد کو خواب مین دیکھتی ہین
اور وہ اونکو بشارت دیتا ہے بفرزند دانا و بردبار اور جب بیدار ہوتی ہین اپنے گوشہ خانہ سے صدا سنتی ہین اور
کہنے والے کو نہین دیکھتین وہ کہتا ہے تم حاملہ ہوئین بہترین اہل زمین سے اور تمھاری بازگشت خیر وسعادت کیطرف
ہی اور بشارت ہو تمکو فرزند بردبار دانا سے بعد اسکے اپنے مین ثقل وگرانی نہین پاتین یہانتک کہ نو مہینے اونکے حمل کے گذرتے
ہین اور اپنے مکان مین صداہاے ملائکہ سنتی ہین اور جب شب ولادت ہوتی ہی اپنے گھر مین ایک نور کا دیکھتی
ہین اور اوس نور کو سواے پدر امام کے کوئی اور نہین دیکھتا پس امام مربع بیٹھے ہوے روبقبلہ متولد ہوتے ہین اور
تین مرتبہ چھینکتے ہین بعد اوسکے حمد خدا بجالاتے ہین اور ختنہ کردہ اور ناف بریدہ پیدا ہوتے ہین اور خون وکثافت
مین آلودہ نہین ہوتے اور دندانہاے پیشین روئیدہ ہوتے ہین اور روز ولادت کی رات اور دن چہرہ اور
ہاتھونسے امام کے ایک نور زرد مانند طلا کے ساطع رہتا ہے **فصل دوسری** اوس بیان مین جو کچھ درمیان حضرت
اور مخالفین کے ظاہر ہوا تا وقت شہادت آنحضرت سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے
روایت کی ہی کہ ایکسال ہشام بن عبد الملک حج کو آیا اور اوس سال مین اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ حج کو گیا تھا ایکروز
میرے پدر نے مکہ مین مجمع عام مین کہا مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی جسنے محمد مصطفےٰ کو براستی اپنا رسول کیا اور ہمکو بسبب آنحضرت
گرامی رکھا ہم برگزیدگان خدا خلق پر ہین اور پسندیدگان خدا اوسکے بندون پر ہین اور خلیفہاے خدا زمین پر
ہین وہ سعادتمند ہے جو ہماری متابعت کرے اور جو ہمسے مخالفت یا دشمنی کرے وہ شقی بدبخت ہی پس اوس ہشام
نے یہ خبر اوسکو پہونچائی مگر اوسنے اس امر مین مصلحت نہ دیکھی کہ ہمارے حال کا مکہ مین متعرض ہو جب وہ دمشق مین پہونچا
اور ہمنے مدینہ کیطرف معاودت کی ہشام نے عامل مدینہ سے کہلا بھیجا کہ ہمکو اور ہمارے پدر بزرگوار کو دمشق مین بھیجدے
جب ہم دمشق پہونچے تین روز ہمکو طلب نہ کیا روز چہارم ہمکو اپنی مجلس مین بلایا جب ہم اوسکی مجلس مین گئے
وہ ملعون تخت شاہی پر بیٹھا تھا اور اپنے لشکر کو مسلح وکمل یمین ویسار ایستادہ کیا تھا اور ایک تودہ تیراندازی کیلیے
بنایا تھا اور رؤساے سلطنت اوسکے سامنے شرطیہ تیر لگاتے تھے جب ہم اوسکے مکان مین داخل ہوئے میرے پدر
بزرگوار آگے تھے اور مین اونکے عقب مین تھا جب اوس لعین کے نزدیک پہونچے میرے پدر سے کہا ان لوگونکے ہمراہ
تم بھی تیراندازی کرو میرے پدر بزرگوار نے کہا مین ضعیف ہون اب مجھ سے تیراندازی نہین ہو سکتی اگر مجھکو اس سے
معاف رکھو تو بہتر ہے اوس ملعون نے قسم کھائی اور کہا بحق اوس خدا کے جسنے مجھے اپنا اور اپنے پیغمبر کے دین سے ممتاز کیا
تمکو معاف نکرونگا بعد اسکے ایک مشایخ بنی امیہ کیطرف اشارہ کیا کہ اپنا تیر وکمان انکو دیدے اوسوقت میرے پدر
نے اوس مرد سے کمان لیکر ایک تیر چلہ کمان مین رکھا اور بقوت امامت نشانہ پر لگایا وہ تیر وسط نشانہ پر لگا پھر دوسرا

تیر پہلے تیر کے پیکان پر مارا الغرض نو تیر اسیطرح لگائے کہ ہر تیر پہلے تیر کی پیکان پر پڑا اور اوسکو دو ٹکڑے کیا اور جو تیر حضرت لگاتے تھے گویا ہشام کے جگر پر پڑتا اور اوسکا رنگ شوم متغیر ہو جاتا تھا یہانتک کہ نوین تیر مین بیتاب ہوکر کہنے لگا اے ابو جعفر تمنے کیا خوب تیر نشانہ پر لگایا اس فن مین تم ماہر ترین عرب و عجم ہو یہ کیون کہتے تھے کہ مین بوجہ ضعف ایسا قادر نہین بعد اسکے وہ ملعون پشیمان ہوا اور قتل حضرت کا ارادہ کیا ایک عرصہ تک سر جھکائے رہا اور تدبیر قتل مین متفکر تھا ہم سامنے کھڑے رہے جب ہمارے قیام کو طول ہوا ہمارے پدر نامدار پر سخت غصہ طاری ہوا اور آنحضرتؑ کا معمول تھا کہ جب زیادہ خشمناک ہوتے تھے اوسوقت آسمان کیجانب دیکھتے تھے اور آثار غضب جبین نورانی سے ظاہر ہوتے تھے اوسوقت ہشام لعین یہ حالت مشاہدہ کرکے خوفناک ہوا اور میرے پدر عالیمقدار کو بالائے تخت طلب کیا اور مین عقب آنحضرت تھا جب نزدیک پہونچے ہشام اوٹھ کے بغلگیر ہوا اور اپنی داہنی جانب بٹھایا بعد اسکے مجھ سے معانقہ کیا اور مجھے بھی داہنی جانب میرے پدر بزرگوار کے جگہ دی اور کہنے لگا زیبا ہے کہ قبیلۂ قریش ہمیشہ عرب و عجم پر فخر کرین کہ آپ ایسا بزرگ اونمین موجود ہے مجھے آپ آگاہ کرین یہ تیر اندازی کسنے آپکو تعلیم کی اور کتنے عرصہ مین آپنے اسے سیکھا حضرتؑ نے جواب دیا تو جانتا ہے کہ یہ صفت اہل مدینہ مین شایع ہے اور مین نے بچپن مین چند روز یہ شغل کیا تھا جب سے آجتک اتفاق نہین ہوا اسوقت جو تو نے بہت اصرار کیا اور قسم دلائی تو آج کمان کو مینے ہاتھ مین لیا ہشام کہنے لگا ایسا کماندار آجتک مینے نہین دیکھا آیا یہ صاحبزادہ بھی اس فن مین مثل آپکے ہے حضرتؑ نے فرمایا ہم نے رسالت علم و کمال اور اتمام دین کو کہ خداوند عالم نے آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ہم اہلبیت کو عطا فرمایا ہے ایک دوسرے سے میراث پاتے ہین اور ہرگز زمین ہم سے خالی نہین رہتی کہ ایک کامل ہم مین سے نہو اوس امر مین جس مین اور سب قاصر ہین جب یہ کلام اوس ملعون نے آنحضرتؑ سے سُنا رنگ اوسکا سرخ ہو گیا اور نہایت غضبناک ہوا اور داہنی آنکھ اوسکی کج ہوگئی اور یہ علامت اوسکے غضب کی تھی ایکساعت سر جھکائے چپ رہا پھر سر اوٹھا کر کہنے لگا آیا ہمارا اور آپکا نسب کہ ہم فرزندان عبدمناف سے ہین ایک نہین ہے آنحضرتؑ نے فرمایا ایسا ہی ہے مگر حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو اپنے مکنون اسرار سے مطلع اور حاملین علم سے مخصوص کیا ہے اور یہ مرتبہ دوسرے کو نہین دیا گیا وہ ملعون کہنے لگا آیا ایسا نہین ہے کہ خدا نے محمد صلعم کو شجرۂ عبدمناف سے تمامی خلق کیجانب سفید و سیاہ و سرخ کیطرف مبعوث فرمایا ہے پس میراث مخصوص آپکے لیے کہانسے ہوگئی حالانکہ رسول سب خلق پر مبعوث ہوئے اور خدا قرآن مین فرماتا ہے وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر کس سبب سے میراث علم آپکے لیے مخصوص ہوئی باوجودیکہ بعد محمد صلعم کے کوئی پیغمبر نہین اور تم پیغمبرون سے نہین ہو حضرتؑ نے فرمایا ہمین خدا نے اوس جگہ مخصوص کیا ہے جسجگہ اپنے رسول پر وحی کو نازل کیا اور فرمایا لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اور اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ مخصوص گردانین ہمکو اپنے علم سے اور اسی سبب

سے پیغمبر نے اپنے بھائی علی بن ابیطالبؑ کو اپنے چند اسرار سے مخصوص کیا کہ تمامی صحابہ سے وہ اسرار پوشیدہ رکھے
اور جب یہ آیہ نازل ہوا کہ وتعیہا اُذن واعیۃ یعنے یاد رکھتے ہین اُسے گوشہاے ضبط کنندہ ونگاہ دارندہ
اوسوقت حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اے علی مین خدا سے سوال کرتا ہون کہ ان اسرار کا گوش شنوا خد تمکو کرے
اور اسی سبب سے علی بن ابیطالبؑ فرماتے تھے کہ حضرت رسول نے ہزار باب مجھے علم کے سکھائے کہ اسکے ہر باب سے
ہزار باب اور کھلتے ہین پس جسطرح تم لوگ اپنے بھید کو اپنے خاص لوگون سے کہتے ہو اور غیرون سے چھپاتے ہو اسیطرح پیغمبرؐ
نے اپنے بھیدون کو علی بن ابیطالبؑ سے کہا اور غیرونکو اوسکا لائق نجانا اسیطرح علی بن ابیطالب نے بھی اپنے
اہلبیت مین سے خاص کسی کو اپنا محرم راز قرار دیا اور اسی سلسلہ سے وہ علوم وہ اسرار ہمکو میراث مین پہونچے ہشام
نے کہا علی تو مدعی اسکے تھے کہ مین علم غیب جانتا ہون حالانکہ خدا نے علم غیب مین کسیکو اپنا شریک اور مطلع نہین
کیا پھر یہ کیسا دعوی کرتے تھے حضرت نے جواب دیا کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ پر قران نازل کیا اور جو کچھ گذر چکا ہے
اور تا قیامت گذریگا اسمین درج ہے چنانچہ فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ وھدی
وموعظۃ للمتقین اور پھر فرماتا ہے وکل شیٔ احصیناہ فی کتاب مبین اور فرماتا ہے مافرطنا فی
الکتاب من شیٔ اور خداوند عالم نے اپنے رسول کو وحی کی کہ جس غیب اور راز پر تجھے مطلع کیا اسپر تم علی کو ضرور
مطلع کردو اور رسولؐ نے علیؑ کو حکم دیا کہ بعد اونکے قرآن کو جمع کرین اور متکفل غسل وکفن وحنوط آنحضرتؐ
ہون او رغیرون کو نہ آنے دین اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حرام ہے تمپر اور میرے ازواج پر کہ نظر کرین میری
شرمگاہ کیطرف بجز میرے بھائی علیؑ کے کہ علی مجھ سے ہے اور مین علیؑ سے ہون اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ اوسی کا مال ہے
اور اسپر لازم ہے جو کچھ مجھپر ہے اور وہ میرے قرض کا ادا کرنیوالا اور میرے وعدونکا وفا کرنیوالا ہے پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ علی بعد
میرے کافرونسے تنزیل قرآن پر مقاتلہ کریگا اور کسی صحابی کو بجز علی کے قرآن کی تاویل حاصل نہ تھی اور اس سبب سے پیغمبرؐ نے
فرمایا کہ داناترین مردم علم قضا مین علی ہے یعنے چاہیے کہ وہ قاضی تم سبکا ہو اور عمر بن الخطاب نے چند بار کہا کہ اگر علی نہوتے
تو عمر ہلاک ہو جاتا اور عمر نے گواہی علم آنحضرت کی دی اور کچھ لوگ منکر ہین یہ سنکر ہشام بد انجام دیر تک سر جھکائے رہا اور
بعد ایک عرصہ کے کہنے لگا جو آپکی حاجت ہو بیان کیجیے حضرتؑ نے فرمایا میرے اہل وعیال یہان آنیسے نہایت
متوحش اور خوفناک ہین چاہتا ہون مجھے گھر جانیکی رخصت ملے ہشام نے کہا آج ہی آپ تشریف لیجائیں یہ سنکے حضرت نے
اُس سے معانقہ کیا اور ہم اس سے رخصت ہوے جب مکان سے باہر آئے ایک میدان جو سامنے مکان ہشام کے واقع تھا انبوہ کثیر سے
بھرا دیکھا حضرت نے پوچھا یہ کون لوگ ہین ہشام کے دربان نے کہا یہ سب قسیس اور راہب وعلماے نصاری ہین اور اس
پہاڑ پر انکا ایک بڑا عالم رہتا ہے کہ ہرسال یہ سب اونکے پاس حاضر ہوکے اپنے مسائل کو دریافت کرتے ہین اور یہ دن
انکے اجتماع کا ہے پس حضرت اُس گروہ مین تشریف لیگئے اور مین بھی ہمراہ رہا حضرتؑ نے اپنا سر مبارک

ایک چادر سے لپیٹ لیا اسلیئے کہ وہ لوگ نہ پہچانین اور اوس جماعت کے ہمراہ بالائے کوہ تشریف لے گئے اور درمیان نصاری بیٹھے اوس جماعت ترسا نے ایک مسند اپنے عالم کیلیے بچھائی اور وہ اوسکے بیٹھا وہ عالم بہت سن رسیدہ اور ایسا معمر تھا کہ حواریین عیسیٰ کے کسی اصحاب کی صحبت سے مستفیض ہو چکا تھا اور بوجہ پیرانہ سالی پلکین اوسکی آنکھونکے اوپر آگئی تھین جب ایک پارچہ حریر زرد سے اوٹھاکے پلکین سر سے باندھ لیتا تھا اوسوقت آنکھین اوسکی مثل دیدۂ افعی حرکت مین آتی تھین اور حاضرین کیطرف نگاہ کرتا تھا جب یہ خبر ہشام کو پہونچی کہ حضرت دیر نصاری مین تشریف لیگئے ہین ایک اپنے خواص کو تفتیش حال کے لیے بھیجا کہ جو کچھ درمیان آنحضرت و عالم نصاری کیفیت گذرے مطلع کرے جب اوس عالم نے حضرتؑ کو دیکھا پوچھا آپ ہم مین سے ہین یا امت مرحومہ سے حضرت نے فرمایا مین امت مرحومہ سے ہون اس راہب نے پوچھا آپ ونکے علما مین سے ہین یا جہال سے حضرتؑ نے فرمایا جہال سے نہین ہون یہ سنکر وہ راہب بہت مضطرب ہوا اور کہنے لگا آپ مجھ سے سوال کرینگے یا مین آپ سے کچھ پوچھون حضرت نے فرمایا تو سوال کر راہب نے کہا اے گروہ نصاری التعجب ہے کہ کوئی شخص امت محمدؐ سے مجھ سے یون کہے کہ تو سوال کر سزاوار ہے کہ چند مسائل اس شخص سے پوچھون پھر اوس راہب نے کہا اے بندۂ خدا وہ ساعت کون ہے جسکا نہ شب مین نہ روز مین شمار ہے حضرت نے جواب دیا طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک راہب نے پوچھا یہ ساعت کون ہے حضرت نے فرمایا یہ ساعت ساعات بہشت سے ہے اسوقت بیمارونکو افاقہ اور درد و مرض مین سکون ہوتا ہے اور تمام شب جاگا ہوا اسوقت سو جاتا ہے اور حق تعالیٰ نے دنیا مین اس ساعت کو طالبان آخرت کے لیئے باعث رغبت قرار دیا ہے اور عمل کنندگان آخرت کے لیئے ایک دلیل واضح بنایا ہے اور متکبرین و منکرین عمل آخرت کیلئے حجت گردانا ہے اوس عالم نے کہا آپنے سچ فرمایا اب یہ ارشاد کیجیے کہ آپ لوگ دعوی کرتے ہین کہ اہل بہشت کھاتے پیتے ہین اور اونسے بول و براز جدا نہین ہوتا آیا دنیا مین اسکی نظیر ہے حضرت نے فرمایا ہان بچہ مان کے پیٹ مین کھاتا پیتا ہو جو کچھ اوسکی مان کھاتی پیتی ہے مگر اوس بچہ کے لیے بول و براز نہین یہ سنکے راہب کہنے لگا ابھی آپنے کہا کہ مین علماے امت مرحومہ سے نہین ہون حضرت نے فرمایا مینے کہا تھا جہال سے نہین ہون راہب نے کہا اس دعوی سے آگاہ کیجیے جو آپ لوگ کرتے ہین کہ میوہ ہاے بہشت جسقدر تناول کیئے جائین کم نہین ہوتے بلکہ اپنی حالت اول پر باقی رہتے ہین آیا اسکی نظیر دنیا مین ہے حضرت نے جواب دیا ہان اسکی نظیر دنیا مین چراغ ہے اگر لاکھ چراغ ایک چراغ سے جلائے جائین اس چراغ کا نور کم نہوگا اور اوسیطرح باقی رہے گا پھر راہب نے کہا آپسے ایک مسئلہ ایسا پوچھتا ہون جسکا جواب آپسے نہو سکیگا حضرت نے فرمایا سوال کر راہب نے کہا مطلع کیجیے حال سے اوس شخص کے کہ وہ اپنی زوجہ سے ہمبستر ہوا اور اوسکی زوجہ دو فرزند سے حاملہ ہوئی اور دونو ایک ساعت متولد ہوے اور ایک ہی وقت دونو نے انتقال کیا لیکن وقت وفات ایک کی عمر پچاس سال

سوال و جواب فیمابین حضرت امام محمد باقرؑ و عالم راہب

اور دوسرا ڈیڑھ سو برس زندگانی کرچکا تھا حضرتؑ نے فرمایا وہ دو فرزند ایک کا نام عزیز دوسری کا نام عزیر تھا کہ اون دونون کی مان ایک ہی وقت حاملہ ہوئی اور ایک ہی ساعت متولد ہوئے اور پچیس سال دونون نے باہم زندگانی کی پھر حق تعالی نے عزیز کو مار ڈالا بعد سو برس کے اوسکو زندہ کیا اوس وقت بیس برس بعد دونون زندہ رہے اور دونون ایک ہی ساعت فوت ہوئے یہ سنکر وہ راہب اٹھ کھڑا ہوا اور نصارای سے کہنے لگا تم لوگ مجھسے زیادہ عالم اور دانا تر اسلیئے لائے ہو کہ مجھے رسوا کرو قسم ہے خدا کی کہ جب تک یہ شخص شام مین ہے مین ہرگز تمسے کلام نکرونگا جو چاہو اس شخص سے سوال کرو و بروایت دیگر جب بات ہوئی وہ عالم حضرت پاس آیا اور معجزات مشاہدہ کرکے مشرف باسلام ہوا جب یہ خبر ہشام کو پہونچی اور اوسکو دریافت ہوا کہ خبر مباحثہ امام محمد باقر علیہ السلام راہب سے تمام شام مین مشتہر ہوئی اور اہل شام پر علم و کمال آنحضرتؑ ظاہر ہوا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین اوس وقت بادشاہ نے خلعت حضرت کے لیئے بھیجا اور بہت جلد ہمکو مدینہ کیطرف روانہ کردیا و بروایت دیگر آنحضرت کو قید کیا جب یہ خبر اوس ملعون کو پہونچی کہ تمامی اہل زندان حضرت کے مرید و معتقد ہوگئے ہین اوسوقت فوراً حضرت کو مدینہ روانہ کیا اور ہمارے آگے ایک قاصد کو دوڑا دیا کہ اثنائے راہ سب شہرون مین منادی کرے کہ ذوجا دو گر فرزندان ابو تراب سے ایک محمد بن علی دوسرے جعفر بن محمد جنکو مینے شام مین طلب کیا تھا انھون نے مذہب نصاری کیطرف رجوع کی اور انکا مذہب اختیار کرلیا پس جو شخص اونکے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے یا اونپر سلام کرے یا اونسے مصافحہ کرے خون اوسکا مباح ہے جب وہ قاصد شہر مدائن مین پہونچا اور بعد اوسکے ہم اوس شہر تک پہونچے تو ہمنے دیکھا کہ تمامی اہل شہر نے ہمسے احتراز کیا اور ہمکو دشنام دین اور جناب امیر علیہ السلام کو ناسزا کہا ہر چند ہمارے ملازمون نے حقیقت حال بمبالغہ تمام بیان کیا مگر کسی دوکاندار نے کھانے تک کو ندیا جب ہم نزدیک دروازہ مدائن پہونچے حضرت نے اونسے بمدارات کلام کرکے فرمایا خدا سے ڈرو جو کچھ تمسے کہا گیا ہے اسکے اہل ہو ہم ایسے نہین ہین اور اگر ایسا ہی سمجھتے ہو تو جس حالت مین تم یہود و نصاری سے معاملہ کرتے ہو پھر ہمسے کیون انکار کرتے ہو اون بدبختون نے جواب دیا تم یہود و نصاری سے بھی بدتر ہو اسلیئے کہ وہ جزیہ دیتے ہین اور تم نہین دیتے بعد اسکے ہر چند حضرتؑ نے نصیحت کی فائدہ بخشا اور کہنے لگے ہم دروازہ نکھولینگے جبتک تم اور تمہارے چارپائے ہلاک نہو جائین جب حضرتؑ نے مبالغہ و اصرار اون اشرار کا مشاہدہ کیا پیادہ ہوکے فرمایا ای جعفر تم اسی جگہ کھڑے رہو اور ایک پہاڑ اوس قریب مین تھا کہ شہر مدائن اوسپر سے بخوبی دکھائی دیتا تھا حضرت اوس پہاڑ پر تشریف لیگئے اور اہل شہر کیطرف رخ کیا اور انگشتہای مبارک کانون مین رکھکے چند آیات جو قصہ شعیبؑ مین بعثت شعیبؑ پر اہل مدین کیطرف مشتمل ہین اور اہل مدین کا وجہ نافرمانی شعیبؑ معذب ہونا حضرت نے اوس مقام تک جہان حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے بَقِیَّۃُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ تلاوت فرمائے بعد ازان ارشاد کیا قسم بخدا بقیۃ اللہ زمین پر ہم ہین پھر تلاوت آنحضرتؑ ایک سیاہ آندھی ایسی چلی جسنے

چھوٹے بڑے زن و مرد کے کان تک یہ صدا پہونچا دی کہ سب پر دہشت عظیم طاری ہوئی اور سب اپنی اپنی چھتون
پر چڑھ کے حضرت کی جانب دیکھنے لگے بعد اسکے ایک مرد پیر نے اونمین سے حضرت کو اس حال سے مشاہدہ کر کے بصدای
بلند درمیان شہر صدا دی کہ ای اہل مدین خدا سے ڈرو کہ یہ بزرگ اُس جگہ کھڑا ہے جہان حضرت شعیبؑ اپنی قوم کی نفرین کرنے کے واسطے
کھڑے ہوئے تھے قسم بخدا اگر تم لوگ دروازہ نکھولوگے مانند اُس عذاب کے جو قوم شعیبؑ پر نازل ہوا تھا تم پر بھی نازل ہوگا
یہ سنکر سب ڈرے اور دروازہ کھولدیا اور ہمکو اپنے مکانون مین جگہ دی اور کھانا کھلایا دوسرے روز ہمنے وہان سے
کوچ کیا پھر حاکم مدین نے یہ قصہ ہشام کو لکھا اُس ملعون نے جواب مین لکھا کہ اُس مرد پیر کو قتل کرو فبرایت دیگر اوس
مرد پیر کو طلب کیا ہنوز وہ ہشام تک نہ پہونچا تھا کہ انتقال کیا پھر ہشام نے حاکم مدین کو لکھا کہ حضرتؑ کو زہر دلوانے
اور قتل اسکے کر بارادہ ظہور مین آئے ہشام لعین جہنم واصل ہوا۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی
کہ ایک روز مینے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فرمایا مینے خواب مین دیکھا کہ ایک بلند پہاڑ پر کھڑا ہون اور
لوگ ہر طرف سے پہاڑ پر میرے پاس آتے ہین جب لوگ بکثرت جمع ہوے یکایک وہ پہاڑ بلند ہوا اور ہر طرف سے
لوگ گرنے لگے یہانتک کہ ایک جماعت قلیل باقی رہی اور پانچ مرتبہ ایسا ہی ہوا گویا اس خواب کی تعبیر آنحضرت نے
اپنی وفات سے فرمائی بعد پانچ شب گذرنے اس خواب سے آنحضرت برحمت الٰہی ملحق ہوے۔ قطب راوندی نے بسند
معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہو کہ زید بن حسنؑ میرے پدر بزرگوار سے اوقاف حضرت رسول مین مخاصمہ کیا
کرتے تھے زید کہتے تھے کہ امام حسنؑ چونکہ اکبر اولاد مین اسلیے انکا فرزند اولی تر فرزند حسینؑ سے ہی ایک روز زید میرے چچا کو قاضی
پاس لیگئے اثنائے خصومت مین میرے چچا کو کہا ای فرزند کنیز سندی۔ میرے چچا نے کہا ایسی خصومت پر اُف ہو جسمین اسم
مادر ان لیا جاے اب جبتک زندہ ہون تمسے کلام نکرونگا یہ کہکے میرے پدر بزرگوار پاس آئے اور کہا ای برادر مینے قسم کھائی ہی کہ زید سے
بات نکرون آپ ہی پر مجھے اعتماد ہی اور اگر آپ اسکے متعرض نہو جیے گا میرا حق ضایع ہوگا جب زید نے سنا کہ حضرت مجھسے متعرض
ہونگے خوش ہوا اور یہ جانا کہ مین اونکو لوگون کی نگاہون مین بیقدر کرونگا پس زید میرے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام
پاس آیا اور کہا آئیے قاضی پاس چلین جب حضرت گھر سے باہر تشریف لائے اوسکو نصیحت کی اور کہا اس دعوہ ناحق سے باز آ
اور دوستان خدا سے بے سبب مخاصمہ نکر ناگر تو چاہے معجزہ دکھا دون اُسوقت جانتا کہ حق ہماری طرف ہی۔ واضح ہو کہ زید کے
ہاتھ مین ایک چھری ہی اور مجھسے چھپاتا ہی پھر فرمایا ای چھری بقدرت خدا کلام کر اور میری گواہی دے ناگاہ چھری اوسکے
ہاتھ سے گر پڑی اور بزبان فصیح کہا ای زید تو ستمگار ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام ذیحق اور تجھسے زیادہ سزاوار ہین اگر تو اُنسے
دست بردار نہوگا مین تجھے ہلاک کرونگی زید اس حال کو مشاہدہ کر کے بیہوش ہوکے گر پڑا پھر میرے پدر عالیمقدار نے اُسکا ہاتھ
پکڑ کے اوٹھایا اور فرمایا یہ پتھر جسپر ہم تم کھڑے ہین اگر کلام کرے آیا قبول کریگا کہ حق ہماری طرف ہی زید نے کہا ہان
ناگاہ وہ حصہ پتھر کا جسپر زید کھڑا تھا اس درجہ ہلا کہ قریب تھا شگافتہ ہو جائے اور جس حصہ پر میرے پدر نامدار کھڑے تھے اوسے

حرکت بھی ہوتی اور وہ پھر کہنے لگا ای زید تو ستم کرتا ہی امام محمد باقر علیہ السلام تجھ سے زیادہ ذی حق ہیں اونسے دست
بردار ہو ورنہ تجھے قتل کر دونگا پھر زید بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا میری پدر بزرگوار نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا
اور فرمایا اگر یہ درخت جو کہ قریب ہی گواہی دے تجھے باور ہوگا زید نے کہا ہاں پس حضرت نے درخت کو بلایا اور وہ درخت
بقدرت خدا متحرک ہوا اور زمین شگافتہ کر کے قریب آیا یہانتک کہ اپنی شاخون سے انپر سایہ کیا اور قدرت خدا سے
گویا ہو کے کہا ای زید تو ستمگار ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام تجھ سے زیادہ تر ذیحق ہیں ان باتون سے ہاتھ اٹھا ورنہ
تجھے ہلاک کر ڈالونگا پھر زید بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا حضرت نے زمین سے اسکو اٹھا لیا اور درخت اپنی جگہ پر چلا گیا
دیکھکر زید نے قسم کھائی کہ اب امام محمد باقر علیہ السلام سے منازعت و مخاصمت نکرونگا اسکے بعد حضرت واپس تشریف
لیگئے اور زید اوسی دن متوجہ شام ہوکے عبد الملک بن مروان پاس گیا جب اسکی مجلس مین داخل ہوا کہا اسوقت
مین ایک ایسے جھوٹے جادوگر پاس سے آیا ہون کہ اوسکا زندہ چھوڑنا تمپر حلال نہین بعد اسکے جو کچھ معجزات حضرت
مشاہدہ کئے تھے اوس سے بیان کیے پسکے عبد الملک نے عامل مدینہ کو لکھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو قید کرکے میری
پاس بھیجدے اور زید سے کہا اگر اونکے قتل کا مین تمکو حکم دون بجالاؤگے زید نے کہا ہاں جب یہ حکم عامل مدینہ پاس
پہونچا اوسنے جواب مین لکھا کہ یہ جو کچھ مین لکھتا ہون از روی مخالفت و نافرمانی نہین بلکہ محض نصیحت و خیر خواہی
لکھا ہے اور جنکو ذلت رسانی کا حکم آپنے دیا اور طلب کیا ہی وہ ایسے بزرگ ہین کہ روی زمین پر کوئی شخص
نفس اور زہد و ورع و عبادت مین اونکا مقابل نہین ہوسکتا جب وہ جناب محراب عبادت مین صدا تلاوت
و قرآت بلند کرتے ہین اسوقت وحشان و مرغان ہوا انکی آواز حزین سننے آتی ہین اونکی تلاوت مثل تلاوت داؤد
علیہ السلام ہے جبکہ وہ زبور پڑھتے تھی وہ جناب دانا ترین مردم اور بہت نرم دل اور تضرع و زاری عبادت مین سعی
کنندہ ترین مردم ہین دولت خلیفہ کو لئے مین مناسب نہین جانتا کہ ایسے بزرگ سے متعرض ہوکے ایذا رسانی کیجائے اسلیے
کہ عمر دولت خلیفہ پر مجھے خوف ہو کہ مبادا کوئی گزند پہونچے کیونکہ حق سبحانہ تعالی بندون پر اپنی نعمت کو متغیر نہین کرتا
جبتک وہ خود اپنے حالات کو اوسکی شکر نعمت مین متغیر نکرین۔ جب یہ خط عبد الملک پاس پہونچا اسکے مضمون ناپسند
کیا اور عامل سے خوش ہوا کہ اوسنے اوس امر شنیع پر مبادرت نکی بلکہ اسنے جانا کہ درحقیقت میری خیر خواہی کی ہے
جب اس خط کا مضمون زید کو سنایا زید نے کہا عامل کو اسنے روپیہ دیکر راضی کر لیا ہی عبد الملک نے کہا آیا کوئی بہانا
تمھارے ذہن مین آتا ہی کہ اوس بہانہ سے اونسے انتقام لون زید نے کہا ہاں اونکی پاس شمشیر رسول اور جمیع اسلحہ و زرہ
و انگشتر و عصا اور متروکات آنحضرت ہین کسیکو بھیج کے یہ سب چیزین اونسے طلب کیجئے اگر وہ نہ بھیجین اسوقت اونکے قتل کی راہ
نکل سکتی ہی اور طعن مردم سے معذور رہنا بھی اس صورت مین ممکن ہے پس عبد الملک نے ایک تحریر عامل مدینہ کو لکھکر
ایک لاکھ درہم امام محمد باقر علیہ السلام پاس بھیجکر اسلحہ و زرہ رسول اونسے طلب کرو عامل مدینہ [illegible]

نامۂ عبدالملک پڑھ کے سنایا حضرتؑ نے فرمایا چند روز کی مجھے مہلت دو عامل نے کہا بہت اچھا پس میرے پدر بزرگوار نے اشیائی مطلوبہ عبدالملک اور علاوہ اونکے اشیائی دیگر مہیا فرماکے عامل مدینہ پاس بھیجدین عامل نے عبدالملک پاس روانہ کیا عبدالملک نے جب اشیائے مرسلۂ عامل دیکھین بہت خوش ہوا اور زید کو بلاکے دکھائین زید نے کہا انھون نے تمکو دھوکھا دیا انمین سے ایک بھی امتعۂ رسول سے نہین ہے پھر عبدالملک نے میرے پدر بزرگوار کو لکھا کہ میرا مال آپنے لیلیا اور جو کچھ مینے طلب کیا تھا وہ نہ بھیجا حضرتؑ نے جواب مین لکھا جو کچھ میرے پاس تھا تمھارے لیئے بھیجا یقین کرو خواہ نکرو پس چونکہ عبدالملک نے حضرتؑ کی تصدیق کرکے اہل شام کو بلایا اور پھر یہ اشیا اونکو دکھلاکے کہا یہ سب امتعۂ رسول اللہ صلعم ہی ہین اور بحسب ظاہر زید کو قید کیا اور کہا اگر ایسا نہوتا تو مین نہین چاہتا ہون کسی فرزندان فاطمہؑ کے خون مین مبتلا ہون بتحقیق کہ تمکو قتل کرتا اور ایک نامہ حضرتؑ کی خدمت مین بھیجا کہ آپکے پسر عم کو آپکی خدمت مین بھیجتا ہون کہ آپ اونکو ادب دین اور وہ آپکی خدمت مین زین اور ایک گھوڑے کا زین حضرتؑ کو ہدیہ بھیجا کہ اوسے گھوڑے پر باندھکے سوار ہوا کرین جب زید کو میرے پدر عالیمقدار کی خدمت مین لائے حضرت نے بنور امامت جانا کہ یہ سب مکر و حیلہ ہی اور اوس ملعون نے زید کو اسلئے بھیجا ہی کہ مجھے شہید کریں پس حضرت نے زید سے کہا تجھپر وائے ہو جو تونے ارادہ کیا ہی وہ کسقدر عظیم ہے اور یہ کیا امر شنیع ہی جو تیرے ہاتھ سے ہوگا تیرے گمان مین یہ ہے کہ مین اوس سے واقف نہین ہون جسکا تیرا ارادہ ہی البتہ مین جانتا ہون کہ یہ زین کس درخت کی لکڑی سے بنایا ہو اور مین کیا چیز پنہان کی ہو ولیکن یون ہی مقدر ہوا ہے کہ اسیطرح میری شہادت ہو پس بحکم عبدالملک زین اوس زین کو گھوڑے پر باندھا اور حضرت سوار ہوے اُس زین کے اندر زہر رکھا تھا اوس زہر نے جسم مبارک مین نفوذ کیا جب حضرتؑ واپس تشریف لائے جسم مبارک پر ورم آگیا تھا جب آثار موت حضرتؑ نے مشاہدہ فرمائے حکم کیا کفن کیلئے حضرتؑ حاضر کرین انمین جامہ ہائے سفید تھی جنمین حضرتؑ نے احرام حج باندھا تھا فرمایا انکو میرے کفن مین قرار دینا بعد اسکے تین روز حضرتؑ کو درد و الم رہا اور تیسری روز جمیع شہدای اہلبیت رسالت صلعم سے ملحق ہوے جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ زین اتبک ہمارے پاس لٹکا ہی جسوقت اسپر ہماری نظر پڑتی ہے شہادت آنحضرت یاد آتی ہے اور وہ زین اسیطرح لٹکا رہیگا جبتک کہ ہم اپنا خون اپنے دشمنون سے طلب کرین بعد کئی روز کے زید کو ایک درد عارض ہوا اور وہ مخبط ہوکے ہذیان بکتا اور نماز نہ پڑھتا تھا یہانتک کہ بعذاب الٰہی واصل ہوا کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ایک دانت ٹوٹ گیا حضرت نے اوس دانت کو ہاتھ مین لیا اور الحمد للہ کہکے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا جب مجھے دفن کرنا اس دانت کو میرے ہمراہ دفن کردینا بعد کئی سال کے دوسرا دندان مبارک ٹوٹا پھر حضرت نے دست مبارک مین لیا اور الحمد للہ کہکر فرمایا ای جعفر جب مین دنیا سے جاؤن اس دانت کو میرے ہمراہ دفن کردینا

کتاب کافی و بصائر الدرجات وجمیع کتب معتبرہ مین روایت کیا ہی کہ جناب صادقؑ نے فرمایا میرے پدر بزرگوار
ایکدفعہ ایسے بیمار ہوے کہ اکثر لوگون کو زندگی سے یاس ہوگئی حضرتؑ نے فرمایا اس مرض مین مین دنیا سے رحلت
نکرونگا اسلیئے کہ وہ شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایسی ہی خبر دی بعد اسکے اوس مرض سے حضرتؑ نے صحت پائی اور ایک
مدت تک صحیح وسالم رہے ایک روز حضرت امام جعفر صادقؑ کو طلب کیا اور فرمایا ایک جماعت اہل مدینہ کو حاضر کرو
جب اُن لوگون کو حاضر کیا حضرتؑ نے فرمایا اے جعفر جب مین بعالم بقا رحلت کرون مجھے غسل دینا اور تین کپڑون مین
کفن کرنا کہ انمین سے ایک ردای حبرہ تھی جسے اوڑھ کے نماز جمعہ پڑھتے تھے دوسرا پیراہن جسے پہنے رہتے تھے اور فرمایا
ایک عمامہ میرے سر پر باندھنا اور اوس عمامہ کا جامہ ہای کفن مین حساب نکرنا اور مقام لحد پر زمین کو میرے لیئے
کھودنا کیونکہ مین جسیم ہون زمین مدینہ مین لحد میرے لیئے نہین بن سکتی اور میری قبر کو زمین سے چار انگشت اونچا کرنا اور
پانی میری قبر پر چھڑکنا پس اہل مدینہ کو گواہ کیا جب وہ لوگ باہر گئے مینے عرض کیا اے پدر بزرگوار جو کچھ آپنے فرمایا اوسکی
مین تعمیل کرتا گواہ کی احتیاج نہ تھی حضرتؑ نے فرمایا اے فرزند اسلیئے مینے اونکو گواہ کیا کہ وہ لوگ سمجھ جائین کہ تم ہی
میرے وصی ہو اور امامت مین تمسے منازعہ نکرین مینے کہا اے پدر بزرگوار آج سب دنسے زیادہ صحیح مین آپکو پاتا ہون
اور کوئی بیماری بھی نہین دیکھتا حضرتؑ نے فرمایا اون دو شخصون نے جنھون نے اوس مرض مین صحت کی خبر دی تھی
اس مرض مین وہ میرے پاس آئے اور کہا اس مرض مین آپ بعالم بقا رحلت کرینگے وبروایت دیگر فرمایا اے
فرزند گرامی تمنے کیا نہین سُنا کہ حضرت علی ابن الحسینؑ علیہ السلام نے دیوار کے پیچھے سے مجھے آواز دی کہ اے محمد آؤ اور
جلدی آؤ کہ ہم تمہارے منتظر ہین۔ کتاب بصائر الدرجات مین منقول ہی کہ جناب صادقؑ نے فرمایا کہ مین شب
وفات پدر عالیمقدار کی خدمت مین حاضر ہوا کہ حضرت سے باتین کرون مجھے حضرتؑ نے اشارہ کیا کہ الگ ہو
حضرتؑ کسی سے کوئی راز کہہ رہے تھے کہ مین اوس شخص کو نہین دیکھتا تھا کہ یا یہ کہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے تھے
بعد ایک ساعت کے پھر حضرت کی خدمت مین گیا حضرتؑ نے فرمایا اے فرزند گرامی آج کی رات مین اس دنیای
فانی کو وداع کرتا اور بجانب ریاض قدس کوچ کرتا ہون اور آج ہی کی رات حضرت رسولؐ نے بعالم بقا رحلت
کی تھی اسوقت میرے پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام میرے لیئے ایک شربت لائے اور مینے وہ شربت
پیا آنحضرتؑ نے مجھے لقاے حق تعالی کی بشارت دی۔ قطب راوندی نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جب شب وفات پدر بزرگوار ہوئی اور حال حضرت کا متغیر ہوا (قاعدہ یہ تھا کہ پانی حضرت کے وضو کے
لیئے ہر شب نزدیک خوابگاہ رکھتے تھے) اوس شب دو مرتبہ فرمایا پانی پھینک دو لوگون نے جانا حضرت تپ کی
بیہوشی مین ایسا فرماتے ہین پس مینے جاکے پانی پھینکدیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک چوہا اوس پانی مین پڑا تھا اور
حضرت نور امامت سے مطلع تھے۔ شیخ کلینی رحمہ اللہ نے بسند صحیح جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ ایک شخص چند میل مدینہ سے دور تھا

اوسنے خواب مین دیکھا کوئی کہتا ہے جا امام محمد باقر علیہ السلام پر نماز پڑھ کہ ملائکہ انکو بقیع مین غسل دیتے ہین وہ شخص بیدار ہوا اور بسرعت تمام متوجہ مدینہ ہوا جب بقیع مین پہونچا سنا کہ حضرت نے بعالم بقا رحلت کی ہے اور دیکھا کہ حضرت کو غسل دیرہے ہین **ایضاً** بسند حسن روایت ہی کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے آٹھسو درہم اپنی ماتمداری مین خرچ کرنے کی وصیت فرمائی **ایضاً** بسند موافق جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا اے جعفر میرے مال سے مجہپر رونے والون کے لئے کچھ وقف کرو کہ دس سال بمقام منی موسم حج مین وہ مجہپر ندبہ وگریہ کرین اور ہرسال ماتمداری مین تجدید کرین اور میری مظلومیت پر روئین مشہور یہ ہی کہ وفات آنحضرت ۱۱۴ہجری مین واقع ہوئی اور بعضون نے ۱۱۶ اور بعضون نے ۱۱۶ بھی لکھی ہی اور ماہ وفات آنحضرت کو بعض ماہ ذیحجہ اور بعض ماہ ربیع الاول اور بعض ماہ ربیع الآخر لکھتے ہین شیخ شہید رہ اور دیگر علماء نے لکھا ہی کہ عمر شریف آنحضرت وقت وفات ستاون سال تھی اس حساب سے کہ اپنے جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ چار سال اور اپنے پدر نامدار کے ساتھ چونتیس سال رہے اور مدت خلافت آنحضرت کی انیس سال تھی اور بعضون نے مدت حیات آنحضرت اٹھاون سال لکھی ہے کتاب کشف الغمہ مین محمد بن سنان سے روایت کی ہی کہ ولادت آنحضرت تین سال قبل شہادت امام حسین علیہ السلام واقع ہوئی اور وقت وفات عمر شریف آنحضرت ستاون سال تھی اور وفات آنحضرت ۱۱۴ہجری مین واقع ہوئی اس حساب سے کہ اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام کے ہمراہ پینتیس سال دو مہینے کم رہے اور بعد وفات آنحضرت آپ انیس سال زندہ رہے کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ وفات آنحضرت ۱۱۴ہجری مین واقع ہوئی اور عمر شریف آنحضرت ستاون سال تھی اور مدت امامت انیس سال دو ماہ تھی ابن بابویہ رہ و دیگر علماء نے لکھا ہی کہ شہادت آنحضرت بحکم ابراہیم بن ولید واقع ہوئی اور حضرت کو زہر دیا۔ اور بعضون نے ہشام بن عبدالملک کو بھی لکھا ہے اور روایت قطب راوندی بھی اسپر دلالت کرتی ہی کہ شہادت آنحضرت بحکم عبدالملک واقع ہوئی یہ روایت مخالف اقوال مشہورہ و تواریخ معروفہ ہی اور شاید اوس روایت مین ہشام لکھنا رہ گیا ہو۔ اور قبر مقدس آنحضرت باتفاق فریقین بقیع مین پہلوی پدر و جد بزرگوار اپنے امام حسن کے واقع ہے کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام نے بعالم بقا رحلت کی جناب صادق ہر شب حکم فرماتے تھے جس حجرہ مین آنحضرت نے وفات فرمائی اوسمین چراغ روشن کرین۔

باب آٹھوان بیان تاریخ ولادت و وفات و بعض حالات بابرکات خلاصہ دودمان سرور کائنات امام ششم حضرت مبین المشکلات والحقائق امام جعفر بن محمد صادق صلواۃ اللہ علیہ

اس باب مین چار فصلین ہین **فصل پہلی** بیان نسب و اسم وکنیت ولقب و تاریخ ولادت کثیر السعادت آنحضرت اسم شریف جعفر اور کنیت ابو عبداللہ اور القاب آنحضرت صابر و فاضل و طاہر و صادق اور مشہور ترین القاب صادق ہے

ذکر تاریخ وفات امام محمد باقر علیہ السلام

باب آٹھوان فصل پہلی ذکر ولادت امام جعفر صادق

ابن بابویہ نے قطب راوندی سے روایت کی ہی کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا کہ بعد آپکے امام کون ہے حضرت نے فرمایا محمد باقر کہ وہ علم کو شگافتہ کرتا ہے جو حق شگافتہ کرنیکا ہے پھر سوال کیا کہ اونکے بعد کون امام ہے فرمایا جعفر کہ اونکا نام آسمانون کے باشندون مین صادق ہے پوچھا اونکو خاص صادق کیون کہتے ہین حالانکہ سب امام صادق اور سچے ہین حضرتؑ نے فرمایا میری پدر بزرگوار نے اپنے پدر نامدار اور اونھون نے اپنے جد عالیمقدار جناب رسولخدا صلعم سے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب میرا فرزند جعفر بن محمد بن علی بن الحسینؑ متولد ہو اوسکا صادق نام رکھنا اسلیے کہ اوسکے پانچون فرزند کا جعفر نام ہوگا وہ دعوی امامت دروغ کریگا خدا پر افترا کریگا اور خدا کی نزدیک جعفر کذاب مفتری ہی پھر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے گریہ فرماکے کہا گویا مین جعفر کذاب کو دیکھ رہا ہون کہ اوسنے خلیفہ جور کو تفحص امام زمان یعنی حضرت صاحب العصرؑ کی تلاش پر آمادہ کیا ہی منقول ہی کہ حضرت صادقؑ میانہ بالا نورانی چہرہ رنگ گورا کشیدہ بینی تھی اور بال سیاہ گھونگر والے تھے اور رخسار مبارک پر ایک خال سیاہ تھا و بروایت امام رضاؑ نقش نگین آنحضرتؑ اللہ ولیی و عصمتی من خلقہ تھا و بروایت معتبرہ دیگر اللہ خالق کل شیء و بروایت دیگر انت ثقتی فاعصمنی من الناس و بروایت دیگر انت ثقتی فاعصمنی من خلقک و بروایت دیگر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ و بروایت دیگر اللہ عونی و عصمتی من الناس و بروایت دیگر رب ہی عصمتی من خلقہ تھا ولادت آنحضرتؐ موافق مشہور ۸۳ہجری مین ہوئی اور بعض ۸۰ہجری اور بعض ۸۶ہجری بھی لکھتے ہین مگر اشہر یہ ہے کہ سترھوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ولادت باسعادت واقع ہوئی اور غرہ ماہ رجب بھی لکھی ہے روز ولادت کو بعض جمعہ اور بعض دوشنبہ لکھتے ہین پدر بزرگوار آنحضرت امام محمد باقر علیہ السلام و مادر آنحضرتؑ ام فروہ دختر قاسم پسر محمد بن ابوبکر ہین۔ اور معضر نہین اگر پدران و مادران انبیاء و اوصیاء مین کوئی کافر و منافق ہو اور چاہیے تو یہ ہی کہ انبیا و اوصیاء جنکے شکم کا فر اور شکم کافرہ مین نہوتی ہون۔ اور لکھا ہے کہ نام مادر آنحضرت فاطمہ تھا کلینی رح نے بسند معتبر آنحضرت سے روایت کی ہی کہ قاسم بن محمد معتمدان و مخصوصان امام زین العابدین سے تھے اور ہماری والدہ اونمین تھین کہ ایمان لائی تھین اور پرہیزگار و نیکوکار تھین خدا نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی۔ بسندہای معتبرہ منقول ہی کہ جناب صادقؑ نے فرمایا درباره امام کچھ کلام نکرو کہ تمھاری عقلہاے ناقص وہان تک نہین پہونچ سکتین امام جب شکم مادر مین ہوتا ہے لوگون کے کلام سنتا اور ختنہ کیا ہوا متولد ہوتا ہی اور جب شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے ہاتھ زمین پر رکھ کے صدا بکلمہ شہادتین بلند کرتا ہے اور فرشتہ دونون آنکھون کے درمیان اس آیہ کو لکھتا ہی وتمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم اور جب مرتبہ امامت فائز ہوتا ہے حق تعالی اوسکے لیے ہر شہر مین ایک فرشتہ موکل کرتا ہی کہ احوال اوس شہر کا امام سے عرض کرے فصل دوسری بیان اون بعض ظلم و ستم کا جو کہ جابر دون

آنحضرت کو پہونچے۔ روایت معتبرہ مین منقول ہے کہ ابو العباس سفاح جو کہ پہلا خلیفہ خلفاے اشقیا و ملاعین
بنی عباس سے تھا اوسنے حضرتؑ کو مدینہ سے عراق مین طلب کیا اور بعد مشاہدۂ معجزات بسیار و علوم بیشمار و مکارم
اخلاق و اطوار آنحضرت اوس سے نہو سکا کہ کوئی اذیت پہونچاے اسوجہ سے اوسنے حضرت کو رخصت کر دیا اور حضرتؑ نے
بجانب مدینہ معاودت کی۔ جب منصور دوانقی برادر عباس مذکور نے غصب خلافت کی اور کثرت شیعیان و اتباع
آنحضرت پر مطلع ہوا دوسری مرتبہ حضرت کو عراق مین طلب کیا اور پانچ مرتبہ یا زیادہ قتل آنحضرتؑ کا ارادہ کیا اور
ہر دفعہ معجزۂ عظیم مشاہدہ کرکے اپنے قصد سے باز رہا۔ چنانچہ ابن بابویہ و ابن شہر آشوب رح اور دیگر علمانے روایت
کی ہے کہ ایک روز منصور دوانقی نے جناب صادق کو طلب کیا کہ قتل کرے اور حکم دیا تلوار حاضر کرین پھر فرش حریری
بچھایا گیا اوسوقت ربیع دربان سے کہا جبکہ آئین اور مین اونسے مشغول سخن ہون اور تالی بجاؤن تو اونکو قتل کرنا
ربیع کہتا ہے جب حضرت کو لایا اور منصور دوانقی کی نظر حضرت پر پڑی کہا مرحبا خوش آمدی اے ابو عبد اللہ مینے تمکو
اسلیے بلایا ہے کہ تمھارا قرض ادا کرکے تمھاری حاجت روائی کرون یہ کہکے بہت عذر کیئے اور حضرتؑ کو روانہ کیا
اور مجھسے کہدیا کہ حضرتؑ کو تیسرے روز مدینہ روانہ کرنا جب ربیع باہر آیا حضرت کی خدمت مین پہونچا کہا یا ابن رسول اللہ
وہ تلوار اور فرش حریر جو آپنے ملاحظہ کیا آپکے لیے تھا آپنے کونسی دعا پڑھی کہ اوسکی شرارت سے محفوظ رہے حضرتؑ نے
فرمایا مینے یہ دعا پڑھی تھی اور دعا اوسے تعلیم کی و بروایت دیگر ربیع پھر کے آیا اور منصور سے کہا اس سبب سے
خشم و غضب آپکا مبدل بخوشنودی ہوا منصور نے کہا اے ربیع جب وہ میرے گھر مین آئے اوسوقت مینے ایک بہت بڑے
اژدہے کو دیکھا کہ وہ میرے قریب آیا وہ اپنے دانت مجھپر چباتا اور بزبان فصیح کہتا تھا اگر تجھے بھی گزند و آسیب امام زمان
کو تونے پہونچائی جان لینا کہ تیرا گوشت استخوان سے جدا کر دونگا پس مینے اس خوف سے ایسا کچھ کیا سید ابن
طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب منصور نا مشکور جس سال حج کو آکے بمقام ربذہ پہونچا ایک روز جناب
صادقؑ پر خشمناک ہوا اور ابراہیم بن جبلہ سے کہا جا کے جامہاے جعفر بن محمد کو انکی گردن مین ڈالکے کشان
کشان میرے پاس حاضر کر ابراہیم نے کہا جب مین باہر گیا حضرت کو مسجد ابو ذر رضہ مین پایا اوسوقت مجھے شرم آئی کہ
اوسکا حکم بجالاؤن پس حضرت کی آستین سے لپٹ کے کہنے لگا چلیے آپکو خلیفہ نے بلایا ہے حضرتؑ نے فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون
مجھے دو رکعت نماز کی مہلت دے پھر حضرت نے دو رکعت نماز پڑھکے ایک دعا پڑھی اور بہت گریہ کرکے میری طرف متوجہ ہوے
اور فرمایا جسطرح اوسنے تجھے حکم دیا اسیطرح مجھے لیچل مینے کہا قسم بخدا اگرچہ مارا بھی جاؤن لیکن اسطرح نلیجاؤنگا
مینے حضرتؑ کا ہاتھ پکڑا اور لیگیا مجھے یقین کامل تھا کہ وہ حضرت کو قتل کریگا جب حضرتؑ نزدیک پردۂ مجلس
منصور پہونچے دوسری دعا حضرتؑ نے پڑھی اور داخل مجلس ہوے جب اس شقی کی نظر حضرت پر پڑی عتاب شروع
کیا اور کہا قسم بخدا مین تمکو قتل کرونگا حضرتؑ نے فرمایا مجھسے دست بردار ہو کہ میرا زمانہ مصاحبت تیرے ہمراہ بہت قلیل ہے

نہین ہے بہت جلد مفارقت ہوگی جب اوس شقی نے یہ سُنا حضرت کو رخصت کیا اور عیسی ابن علی کو عقب آنحضرت کے روانہ کیا اور کہا جاکے دریافت کر کہ اونسے میری مفارقت میرے انتقال سے ہوگی یا اونکے فوت سے جب اوسنے جاکے حضرت سے پوچھا حضرت نے فرمایا بلکہ میری موت سے مفارقت ہوگی شقی نے پھر آکے منصور سے یہ خبر بیان کی وہ شقی اس خبر سے بہت خوش ہوا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ ایک روز منصور ملعون اپنے قصر حمرا مین بیٹھا اور جس روز اوس قصر شوم مین وہ شقی بیٹھا تھا اوس دن کا روز ذبح نام رکھا تھا اسلیئے کہ اوس عمارت مین خاص نہ واسطے قتل وسیاست کے بیٹھتا تھا اُن دنون مین جناب صادق کو مدینہ سے طلب کیا تھا اور حضرت آگئے تھے جب کچھ رات گذری ربیع دربان کو طلب کیا اور کہا تیری قرب ومنزلت جسقدر میرے نزدیک ہے اوس سے واقف ہے کہ مین نے کسقدر تجھے محرم راز کیا ہے اور اکثر اوقات تجھے ایسے چند راز پر مین نے مطلع کر دیا ہے کہ اونکو اپنے اہل حرم تک سے پوشیدہ رکھتا تھا۔ ربیع نے کہا یہ سب خلیفہ کا وفور اشفاق ہے مگر مین بھی خیر خواہی سرکار مین اپنے سے زیادہ کسی پر گمان نہین کرتا۔ منصور نے کہا ایسا ہی ہے مین چاہتا ہون اسوقت تم جاکے جعفر بن محمدؐ کو جس حال سے پانا اوسیطرح میرے پاس لے آنا اور اتنی مہلت بھی نہ دینا کہ اپنی حالت وہیئت کو بدل سکین ربیع کہتا ہی مین باہر آیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا مین ہلاک ہوا اسلیئے کہ اگر اونکو اسوقت اس کیفیت سے پاس لاتا ہون تو یہ شقی غصہ مین بھرا بیٹھا ہی بیشک حضرت کو قتل کریگا اور عقبیٰ میرے ہاتھ سے جاتی رہیگی اور اگر سستی وکاہلی کرون اور حضرت کو نہ لاؤن مجھے قتل کریگا بلکہ میری نسل کو قطع کر کے میرا مال لوٹ لیگا مجھے دنیا وآخرت کے اُمور مین تردد ہوا اور میرا نفس دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور مینے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا محمد پسر ربیع نے کہا جب میرا باپ گھر مین آیا مجھے بلایا اور مین سب بیٹون مین جری وقوی القلب تھا پھر میرے باپ نے کہا جعفر بن محمدؐ پاس دیوار کی طرف سے گھر مین جاکر کود جا اور جس حال مین حضرت کو دیکھنا اوسیطرح لے آنا۔ مین آخر شب حضرت کے مکان مین سیڑھی لگا کے داخل ہوا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ایک پیراہن پہنے اور رومال کمر سے باندھے مشغول نماز ہین۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے مین نے کہا چلیئے خلیفہ نے آپکو بلایا ہے حضرت نے فرمایا ایک دُعا پڑھنے کی مہلت دو کہ مین دعا پڑھ کے جامہ پہن لون مین نے انکار کیا حضرت نے فرمایا مجھے غسل کرنے کی مہلت دو کہ غسل کر کے مہیائے مرگ ہون مین نے کہا حکم نہین ہے پس اون بزرگ ضعیف کو کہ ستر سال سے عمر اونکی زیادہ تھی اوسیطرح ایک پیراہن پہنے سر و پا برہنہ گھر سے باہر لایا جب تھوڑی راہ طے کی ضعف نے حضرت پر غلبہ کیا مجھے اونپر رحم آیا اور اپنے اشتر پر اونکو مین نے سوار کیا جب دروازہ قصر خلیفہ پر پہونچے مین نے سُنا کہ خلیفہ میرے باپ سے کہہ رہا ہے ای ربیع تجھپر والے ہو دیر لگی اور وہ نہ آئی یہ سُنکر ربیع باہر آیا جب اُسکی نظر حضرت پر پڑی

اور اوس حال سے اونکو دیکھا رونے لگا اسلیے کہ حضرت سے وہ بہت خلوص رکھتے اور اون جناب کو
امام زمان جانتے تھے حضرت نے فرمایا اے ربیع مین جانتا ہون کہ تم میری طرف رجحان رکھتے ہو اسقدر مہلت
دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لون اور اپنے پروردگار سے مناجات کرلون ربیع نے کہا جو آپ چاہین کرین یہ کہکے
منصور پاس گیا وہ لعین نہایت طیش و غضب مین بکتا تھا کہ جعفر کو جلدی لاؤ حضرت نے دو رکعت نماز
پڑھی اور دیر تک داناے راز سے عرض نیاز کرتے رہے جب فارغ ہوے ربیع ہاتھ حضرت کا پکڑکے داخل
قصر ہوا حضرتؑ نے قصر مین بھی ایک دعا پڑھی جب امام عصر کو قصر مین لیگیا اور اوس شقی نے حضرت کو دیکھا
بکمال خشم و غضب کہا اے جعفر تم فرزندان عباس سے حسد و بغاوت ترک نہین کرتے ہرچند تم اونکی خرابی
ملک مین کوشش کرتے ہو مگر مفید نہین ہوتی حضرت نے فرمایا قسم بخدا جو کچھ تونے کہا اسمین سے مین نے
کچھ بھی نہین کیا بلکہ تو جانتا ہو کہ ہم زمانہ بنی اُمیہ مین جو کہ ہمپر تمپر دشمن ترین خلق تھے یا دیو دیکھا انسے ہمپر اور ہمارے
اہلبیت پر کیا کیا آزار و تعدّی اونسے پہونچے مگر ہمنے اونسے بُرائی نہ کی پھر تمسے کیون ایسا کرتے کہ تم خویشی ہمسے
رکھتے ہو اور اشفاق و الطاف تمہارے ہمارے اور ہمارے اقارب کی نسبت بہت ہین یہ سنکر منصور ایک ساعت
سر نیچے کیے رہا اور اوسوقت وہ ملعون فرش نمدی پر بیٹھا تکیہ کیے تھا اور ہمیشہ مسند کے نیچے تلوار رکھتا تھا
کہنے لگا تم جھوٹ کہتے ہو یہ کہکے مسند کے نیچے سے کئی خط نکالکر حضرت کے آگے پھینکدیے اور کہا یہ خطوط اہل
خراسان کو تمنے ہی لکھے ہین کہ وہ مجھسے بیعت شکستہ کرکے تمسے بیعت کرین حضرت نے فرمایا قسم بخدا وہ لوگون نے
مجھپر افترا کی ہے مین نے یہ خطوط اونکو نہین لکھے اور یہ ارادہ مین نے نہین کیا جب جوانی مین اس عزم پر جرأت
مین نے نہین کی تو اب اس ضعف و پیری مین ایسا قصد کیونکر کرونگا اگر منظور ہو مجھے اپنے لشکر مین مقرر کرلے
کہ موت جلد ہی آجائے اور میری اب موت قریب ہے ہرچند حضرت بحسان معذرت آمیز کہتے تھے طیش و غضب اوس
ملعون پر زیادہ ہوتا جاتا تھا پھر تلوار ایک بالشت غلاف سے کھینچ لی ربیع کہتا ہے جب مین نے دیکھا اوس شقی نے
تلوار پر ہاتھ ڈالا کانپنے لگا اور مجھے یقین ہوگیا کہ حضرت کو وہ ملعون شہید کریگا اسکے بعد تلوار کو اوسنے
غلاف مین کیا اور کہا تمہین شرم نہین آتی کہ اس سن مین چاہتے ہو فتنہ برپا کرو اور خونریزی ہو حضرتؑ نے فرمایا
قسم بخدا یہ خطوط مین نے نہین لکھے میرا کوئی خط اور میری مُہر نہین ہے مجھپر افترا کیا ہے یہ سُنکے اوس ملعون نے
پھر تلوار قریب ایک ہاتھ کے غلاف سے کھینچی اس دفعہ میرا یہ قصد ہوا کہ اگر یہ شقی قتل آنحضرت کا مجھے حکم دیگا تو
یہ تلوار لیکر اپنے اوپر مارونگا اگرچہ میری اور میری اولاد کے ہلاک کا باعث ہو اور حق آنحضرت مین وہ قصد کلی جو پہلے
مین نے کیا تھا تو بہ کی بعد اسکے اوس شقی کی آتش کینہ زیادہ تر مشتعل ہوئی اور تلوار غلاف سے تمام و کمال کھینچ لی
حضرت اوس محبت کے سامنے کھڑے منتظر شہادت تھے اور ہرچند عذر کرتے تھے وہ ملعون قبول نکرتا تھا اسکے بعد ایک ساعت سر جھکا ہا پھر

سر اُٹھا کے کہا تم سچ کہتے ہو اور مجھسے مخاطب ہو کے کہا ای ربیع میرا خاص شیشہ عطر کا جلدی لا جب مین لایا اوسنے حضرت کو نزدیک بلا کے اپنی مسند پر بٹھایا اور خوشبو لیکر محاسن مبارک آنحضرت کو خوشبو کیا اور حکم دیا کہ میرے گھوڑون مین جو سب سے اچھا ہو حاضر کرو اور حضرت کو اوسپر سوار کر کے دس ہزار درہم و نکو عطا کیے اور اونکے ہمراہ اونکے مکان تک مجھے جانے کا حکم دیا اور کہا اختیار ہے خواہ نہایت عزت و حرمت و کرامت سے ہم مین رہین اور اگر چاہین اپنے جد بزرگوار کے مدینہ تشریف لیجائین ربیع نے کہا اس حکم سے مین شاد و خوشحال قصر سے باہر آیا اور اس بات سے جو کچھ اول اوس شقی نے آنحضرت سے ارادہ کیا اور آخر مین جو حکم دیا مجھے نہایت تعجب تھا جب مین صحن قصر مین پہونچا مین نے کہا یا ابن رسول اللہ جو کچھ اول اوسکا قصد تھا اور آخر مین جو حکم اوسنے دیا اس سے مجھے بہت تعجب ہے ولیکن جانتا ہون کہ یہ اوس دعا کا اثر ہے جو آپ نے بعد نماز کے تلاوت کی اور دوسری دعا جو کہ آپنے قصر مین پڑھی حضرت نے فرمایا ہان دعائے اول دعائے کربہ شدائد اور دعائے دوم وہ دعا تھی جو حضرت رسول نے روز جنگ احزاب پڑھی تھی اے ربیع اگر مجھے یہ خیال نہوتا کہ منصور آزردہ ہوگا بتحقیق کہ یہ روپیہ تجھے بخشدیتا ولیکن وہ کھیتی جو مدینہ مین ہے اور قبل اسکے دس ہزار درہم قیمت اوسکی تو مجھے دیتا تھا اور مین نے تیرے ہاتھ فروخت نکی تھی وہ تجھے مین نے بخشدی۔ ربیع نے کہا یا ابن رسول اللہ مین چاہتا ہون وہ دونون دعائین آپ مجھے بھی تعلیم کرین سوائے اسکے اور کچھ مین نہین چاہتا حضرت نے فرمایا ہم اہلبیت رسالت جو کچھ جسے عطا کرتے ہین واپس نہین لیتے وہ دعائین بھی مین تجھے تعلیم کرتا ہون جب ہمراہ رکاب سعادت انتساب مکان حضرت مین پہونچا حضرت نے وہ دعائین پڑھین اور مین نے لکھین بعد اسکے حضرت نے ایک تمسک اوس مزرعہ کا میرے نام لکھکے مجھے دیدیا مین نے کہا یا ابن رسول اللہ جس وقت آپکو اوس ملعون پاس مین لیگیا اور آپ مشغول نماز ہوے وہ شقی طیش مین غضبناک ہو کے آپکو طلب کرتا تھا لیکن آپکو مطلق خوف و اضطراب نہ تھا حضرت نے فرمایا جسکے دل مین جلالت و عظمت خداوند ذوالجلال جلوہ گر ہے اوسکی نظر مین شان و شوکت مخلوق نہین آتی جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے بندون سے پروا نہین رکھتا ربیع نے کہا جب مین خلیفہ پاس گیا اور تخلیہ ہوا مین نے کہا ایہا الامیر شب گذشتہ امور عجیب و غریب آپ سے مشاہدہ ہوے پہلے آپ نے اوس طیش و غضب مین جناب صادق کو طلب کیا اور اسقدر مین نے آپکو غضبناک دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا یہانتک کہ تلوار ایک بالشت غلاف سے آپ نے کھینچی اور پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور بعد اوسکے پوری تلوار کھینچ لی بعد ازان اپنے قصد سے آپ باز آئے اور اونکی آپ نے تعظیم و تکریم کر کے عطر خاص سے جس سے کبھی آپ اپنے فرزندون کو بھی خوشبو نکرتے تھے اوس سے اونکو خوشبو کر کے اونکا اکرام کیا اور مجھے اونکی مشایعت کا حکم دیا اسکا سبب کیا تھا منصور نے کہا ای ربیع میں کوئی راز تجھسے پوشیدہ نہین کرتا لازم ہے اسے پنہان رکھنا کہ فرزندان فاطمہ اور شیعہ علی کہین نہ سُن لین کہ اونکا موجب مزید فخر و غرور ہو

سے مجھے اونکے مفاخر جو کہ درمیان مردم مشہور اور زبان زد خلق ہین کافی ہین اے ربیع اسوقت جو کوئی قصر مین ہو اوسے نکال دو جب تخلیہ ہوا مین اوسکے پاس گیا اوسنے کہا اب سوائے میرے اور تمھارے اور خدا کے کوئی اس قصر مین نہین ہے جو کچھ مین کہتا ہون اگر اسمین سے ایک کلمہ بھی مین کسی سے سنونگا تمکو اور تمھارے فرزندون کو قتل کرکے تمھارا مال لوٹ لونگا پھر کہا اے ربیع جب مین نے اونھین طلب کیا مجھے یہی قصد تھی کہ قتل کرون اور اونکا کوئی عذر نہ سنون اونکا زندہ رہنا ہر چند وہ خروج نکرین عبداللہ بن حسن اور اولاد لوگون سے جو خروج کرتے ہین زیادہ تر گران ہے اسلیئے کہ مین جانتا ہون اونھین اور اونکے آبا و اجداد کو لوگ امام جانتے ہین اور اونکو واجب الاطاعۃ سمجھتے ہین یہ جمیع خلق سے عالم تر اور زاہد و خوش اخلاق زیادہ ہین زمانہ بنی امیہ مین اونکے احوال سے مجھے اطلاع تھی جب پہلی دفعہ مین نے اونکے قتل کا قصد کیا اور تلوار ایک بالشت غلاف سے کھینچی جناب رسولخدا میرے اونکے درمیان حائل ہوگئے حضرت رسولؐ دستہائے مبارک کھولے اور آستین چڑھائے ہوئے مجھے خشمناک ہو دیکھتے تھے اسوجہ سے مین نے تلوار غلاف مین کرلی اور جب دوسری مرتبہ قصد قتل کرکے تلوار پہلی دفعہ سے زیادہ کھینچا پھر جناب رسولخداؐ کو مرتبہ اول سے زیادہ تر قریب اور پہلے سے زیادہ تر خشمناک دیکھا اور آنحضرتؐ نے مجھپر ایسا حملہ کیا کہ اگر مین قصد قتل جعفر کرتا اوسوقت حضرت رسولؐ مجھے قتل کرتے اسوجہ سے مین نے پھر تلوار غلاف مین کرلی تیسری دفعہ جرات کرکے مین نے اپنے دل مین کہا یہ سب کرشمے جن کے ہین انکا خیال نکرنا چاہیئے یہ سوچکے پوری تلوار مین نے برہنہ کی اس دفعہ مین نے دیکھا جناب رسولخداؐ دامن اونٹھے آستینین چڑھائے ایسے غضب آلود و برافروختہ میری قریب آگئے کہ نزدیک تھا مجھپر حملہ کرین اس سبب سے مین اوس ارادہ سے باز رہا یہ لوگ فرزندان فاطمہ ہین انکے حق سے جاہل نہین ہوتا مگر وہ شخص جو کہ شریعت سے بہرہ نہ رکھتا ہو کوئی تمسے یہ کیفیت نہ سنے اسکا خیال رکھنا محمد بن ربیع نے کہا میرے باپ یہ قصد مجھسے بھی نقل نکیا مگر جب مہدی و موسی و ہارون و محمد امین قتل ہوگئے تب بیان کیا

ایضاً بسند معتبر صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ ایک شخص مدینہ کا رہنے والا بعد قتل محمد و ابراہیم پسران عبداللہ بن حسن نزدیک منصور دوانقی گیا اور کہا جعفر بن محمد نے اپنے غلام معلے بن خنیس کو بھیجا ہے کہ شیعون سے مال اور ہتھیار لیکر خروج کرین اور محمد بن عبداللہ نے بھی اونھین کی اعانت سے خروج کیا تھا یہ سنکے وہ ملعون نہایت غضبناک ہوا اوسوقت اپنے چچا داؤد حاکم مدینہ کے نام حکمنامہ لکھا کہ بہت جلد جعفر بن محمدؑ کو میرے پاس بھیجدے داؤد نے وہ نامہ جناب صادقؑ پاس بھیجا اور کہا کل کے روز روانہ ہونا مناسب ہے صفوان کہتے ہین حضرت نے مجھے طلب فرماکے حکم دیا کہ ایک اونٹ میرے لیئے لاؤ کل بجانب عراق جاونگا یہ فرماکے اوٹھے اور مسجد حضرت رسولؐ مین جاکے چند رکعت نماز ادا کین اور ہاتھ دعا کو بلند کرکے ایک دعا پڑھی دو رکعت

مین اونٹ لایا حضرت سوار ہوکے متوجہ عراق ہوے جب منصور کے شہر مین داخل ہوے اوسکے دروازہ پر پہونچ کے اجازت چاہی اور داخل ہوے منصور دوانقی شقی نے اول اکرام و اعزاز کیا اُسکے بعد عتاب شروع کرکے کہا واضح ہو مین نے سنا ہے کہ معلّے تمھارے لئے مال اور ہتھیار جمع کرتا ہے حضرتؑ نے فرمایا معاذ اللہ یہ مجھپر افترا ہے منصور شقی نے کہا بطلاق و عتاق قسم کھاو حضرتؑ نے فرمایا مین نے خدا کی قسم کھائی تو نے قبول نکی اب مجھ سے کہتا ہے کہ سوگندہاے بدعت کھاؤن منصور نے کہا مجھسے اظہار دانائی کرتے ہو حضرتؑ نے فرمایا کیون نکرین حالانکہ ہم معدن علم و حکمت ہین۔ منصور نے کہا اسوقت مین اوسکا تمھارا سامنا کرتا ہون جسنے مجھسے یہ خبر بیان کی ہے کہ وہ تمھارے سامنے کہے اوسیوقت کسیکو بھیج کے اوس کاذب کو بلایا اور حضرت کے سامنے اوس سے پوچھا اوسنے کہا ہان اسیطرح ہے اور جو کچھ مین نے اُنکے حق مین کہا صحیح ہے حضرت نے اوس سے کہا تو قسم کھائیگا اوسنے کہا ہان اور قسم کھانے شروع کی پس کہا واللہ الذی لا الہ الا ھو الطالب الغالب الحی القیوم حضرت نے فرمایا قسم مین جلدی نکر جسطرح مین کہون اسطرح قسم کہا۔ منصور نے کہا یہ جو قسم اسنے کھائی اسمین کیا برائی ہے حضرت نے کہا حق سبحانہ تعالے صاحب حیا اور کریم ہے۔ جو کوئی اوسکے صفات کمالیہ اور اوسکے رحم و کرم کی مدح کرتا ہے خدا اوسکا معالجہ بعقوبت نہین کرتا پس حضرتؑ نے فرمایا اسطرح کہہ کہ حول و قوہ خدا سے بیزار ہون اور داخل اپنے حول و قوت مین ہون اگر اسیطرح نہو جو مین نے کہا ہے جب اوسنے اسطرح قسم کھائی فوراً زمین پر گر کے بعذاب الٰہی واصل ہوا منصور یہ حال دیکھکر کانپنے لگا اور ترسناک و خوفناک ہوکے کہا پھر کبھی آپکے بارہ مین کسیکا کلام قبول نکرونگا۔ ایضاً محمد بن عبداللہ اسکندری سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا مین مصاحبان و محرم اسرار منصور دوانقی سے تھا ایکدن اوسکے پاس گیا اور اوسے نہایت مغموم پایا کہ وہ آہ سرد بھرتا اور اندوہناک تھا مین نے کہا اے امیر آپکا سبب اندوہ و تفکر کیا ہے اوس ملعون نے کہا ایکسو شخص اولاد فاطمہؑ سے مین نے ہلاک کئے ہین مگر اونکا بزرگ اور سردار باقی ہے اور اُسکے مقدمہ مین کوئی حیلہ نہین بن پڑتا مین نے کہا وہ کون ہے اوسنے کہا وہ جعفر بن محمدؑ ہین۔ مین نے عرض کیا اے امیر انکو کثرت عبادت نے لاغر اور شغل قرب و محبت خدا نے اونکو طلب ملک و خلافت سے غافل کر دیا ہے اوسنے کہا مین جانتا ہون تو اونکی امامت پر اعتقاد رکھتا ہے مین بھی اُنکی بزرگی جانتا ہون ولیکن ملک عقیم ہے مین نے قسم کھائی ہے کہ قبل از شام اس اندوہ سے فارغ ہو جاؤن۔ راوی کہتا ہے جب مین نے اوس سے یہ کلام سنا مجھپر زمین تنگ ہوئی اور مین نہایت غمگین ہوا اُس شقی نے جلاد کو بلا کے حکم دیا کہ جب مین جعفر صادقؑ کو بلاؤن اور باتون مین لگا کے اپنی ٹوپی سر سے اوتارکے زمین پر رکھون اوسوقت اونکو قتل کرنا یہ مین نے تجھکو پہچان بتا دی ہے اور اُسیوقت کسی کو بھیجکے حضرت کو طلب کیا۔ جب جناب صادقؑ داخل قصر ہوے مین نے دیکھا

وہ قصر مثل کشتی متحرک ہوا جس طرح کشتی پانی مین مضطرب ہوتی ہے ناگاہ منصور اوٹھکے سر و پا برہنہ حضرت کے استقبال کو دوڑا تمام بدن کے اعضا کانپتے اور دانت بجتے تھے کبھی رنگ سرخ اور کبھی زرد ہوتا تھا پھر حضرت کو نہایت اعزاز و اکرام سے لاکے اپنے تخت پر بٹھایا اور آپ دوزانو حضرت کی خدمت مین بیٹھا مثل اوس غلام کے جو اپنے آقا کی خدمت مین بیٹھے اور کہا یا ابن رسول اللہ اسوقت آپ کیون تشریف لائے حضرت نے کہا باطاعت خدا و رسول اور تیرے کہنے سے آیا اوس شقی نے کہا مین نے آپکو نہین بلایا تھا آدمی کو دھوکھا ہوا اب چونکہ آپ تشریف لائے ہین جو کچھ حاجت ہو اوسے بیان کیجیے حضرت نے فرمایا میری حاجت یہ ہے کہ مجھے بغیر ضرورت نہ بلایا کر اوسنے کہا بہت اچھا پھر حضرت اوٹھکے باہر تشریف لائے اور مین نے حمد خدا ادا کیا کہ حضرت کو اوس سے کوئی گزند نہ پہونچی جب حضرت باہر تشریف لیگئے منصور نے لحاف مانگا اور سو رہا آدھی رات تک بیدار نہوا جب جاگا مین اوسکے سرہانے بیٹھا ہوا تھا اوسنے کہا تم کہین نجانا جبتک کہ اپنی نماز جو قضا ہوئی ہے ادا نکرلون تجھسے مین ایک قصہ نقل کرونگا جب نماز سے فارغ ہوا کہا جسوقت جناب صادقؑ کو قتل کے ارادہ سے مین نے بلایا اور حضرت میرے قصر مین داخل ہوئے کیا دیکھتا ہون ایک بہت بڑا اژدہا ظاہر ہوا اوسنے اپنا منہ کھول کے اپنے اوپر کا لب بالائے قصر اور نیچے کا زیر قصر رکھا اپنی دُم گرد قصر و مکان پھرائی اور بزبان عربی فصیح مجھسے کہا اگر امام جعفر صادق علیہ السلام سے بدی کا ارادہ کریگا تجھے اور تیرے مکان اور قصر کو ایک لقمہ کرجاؤنگا اس حال کے مشاہدہ سے میری عقل جاتی رہی اور میرے بدن مین رعشہ پیدا ہوگیا جیسا کہ تونے دیکھا **راوی** کہتا ہے مین نے کہا یہ امور اونسے عجیب خیر نہین ہین اسلیے کہ اونکے پاس اسمائے الٰہی اور دعائین ہین کہ اگر رات پر پڑھین دن ہوجائے اگر دن پر پڑھین رات ہوجائے اگر موج دریا پر پڑھین ساکن ہوجائے پس کئی روز کے بعد مین نے رخصت مانگی کہ حضرت کی زیارت کو جاؤن اوسنے مجھے اجازت دی اور منع نکیا جب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے عرض کیا وہ دعا جو آپ منصور کے قصر مین داخل ہوتے وقت پڑھی تھی مجھے بھی تعلیم کیجیے حضرت نے وہ دعا مجھے تعلیم فرمائی **ایضاً** روایت کی ہے کہ ربیع دربان نے کہا ایک روز منصور نے مجھے بلا کے کہا تم دیکھتے ہو کہ جعفر بن محمد کیطرح مجھسے کیا کچھ نوکر میرے نقل کرتے ہین قسم بخدا اونکی نسل کو قطع کرونگا پھر ایک اپنے امیر کو بلاکے حکم دیا کہ ہزار لشکر اپنے ہمراہ لیکے مدینہ جاؤ اور بخبر امام جعفر صادقؑ کے مکان مین جاکے اونکا اور اونکے فرزند موسیٰ کا سر کاٹ لاؤ جب وہ امیر داخل مدینہ ہوا حضرت نے فرمایا دو اونٹ لاکے گرد مکان کے چھوڑ دو اور اپنی اولاد کو جمع کرکے محراب عبادت مین بیٹھے اور مشغول دعا ہوے امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ اوسوقت مین کھڑا تھا جب وہ امیر اپنا لشکر میرے دروازہ پر لایا اور اُسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان

ظہور معجزہ امام جعفر صادقؑ ... منصور دوانقی

دونوں اوستوں کے سر کاٹ لو۔ اسکے بعد واپس گیا جب منصور پاس پہونچا کہا جو کچھ آپنے فرمایا تھا اوسکی میں نے تعمیل کی یہ کہکے تھیلی منصور پاس رکھدی جب منصور نے اوس تھیلی کا منھ کھولا اونٹوں کے دو سر دیکھ کے کہا یہ کیا ہے اُسنے کہا اے امیر جب میں داخل خانۂ امام جعفر صادقؑ ہوا میرا سر پھرنے لگا اور میری نظر میں تاریک ہو گیا اوسوقت دو آدمی مجھے دکھائی دیئے اور ایسا معلوم ہوا کہ یہ دونوں جعفر اور موسیٰ اونکے پسر ہیں لہذا میں نے حکم دیا کہ ان دونوں کے سر کاٹ لیں۔ یہاں اون سرون کو لایا منصور نے کہا خبردار ہرگز جو کچھ تونے دیکھا کسی سے بیان نکرنا اور کسیکو اس معجزہ کی اطلاع نہ ہوئی یہاں تک کہ منصور زندہ رہا کبھی میں نے اس قصہ کو بیان نکیا۔

فصل تیسری

بیان تاریخ شہادت آنحضرت اور اسکا بیان اختلاف ہے میں وفات آنحضرت کا ۱۴۸ھ ہجری میں واقع ہوئی مشہور زیادہ یہ ہے کہ ماہ شوال میں آپنے وفات فرمائی اور بعضوں نے دوشنبہ پندرھوین ماہ رجب سنہ مذکور لکھی ہے اور اکثر عمر شریف آنحضرت کی پینسٹھ سال اور بعضے اڑسٹھ سال لکھتے ہیں اور کشف الغمہ میں اکثر سال کی روایت کی ہے۔ ابن خشاب نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ بہنگام وفات عمر شریف آنحضرت پینسٹھ یا اڑسٹھ سال ۱۴۸ھ میں تھی ولادت باسعادت ۸۳ھ ہجری میں ہوئی ہمراہ جد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام بارہ سال اور چند روز رہے و بروایت دیگر پندرہ سال رہے اور ہمراہ پدر بزرگوار اونیس سال اور بعد پدر بزرگوار چونتیس سال زندہ رہے۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ ہنگام وفات کہ ۱۴۸ھ ہجری تھا پینسٹھ سال کے تھے اور ایام امامت آنحضرت بعد پدر بزرگوار کے چونتیس سال تھے اور لکھا ہے کہ ایام امامت آنحضرت بقیہ سلطنت ہشام بن عبد الملک و عہد ولید بن یزید بن عبد الملک و خلافت یزید بن ولید و پادشاہت ابراہیم بن ولید و ملک مروان حمار تھی پس ابو مسلم نے ۱۳۲ھ ہجری میں خروج کیا اور عبد اللہ سفاح عباسی خلیفہ ہوا اُسنے چار سال آٹھ مہینہ خلافت کی بعد اُسکے منصور دوانقی نے غصب خلافت کرکے ایک سال گیارہ مہینہ پادشاہی کی اور اوسکی پادشاہی کے دسویں سال و بروایت دیگر دوسرے سال جناب صادق علیہ السلام اپنے آبای کرام سے ملحق ہوئے و بقول دیگر ابتدائے امامت آنحضرت زمانۂ پادشاہی ابراہیم بن ولید میں تھی۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ اور دیگر علما نے لکھا ہے کہ بحکم منصور ملعون آنحضرت کو شہید کیا اور لکھا ہے کہ انگور زہر آلود حضرت کو کھلائے اور باتفاق علما حضرت کو بقیع میں اونکے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا۔ کلینی و ابن بابویہ و برقی و دیگر علمائے روایت کیا ہے کہ جب وقت وفات آنحضرت ہوا چشمہائے مبارک کھول کے فرمایا میرے عزیزوں کو جمع کرو جب سب جمع ہوئے اُنکی طرف نظر کر کے فرمایا ہماری شفاعت اوسے نصیب نہوگی جو شخص نماز کو سبک جان کے اعتنا اوسکی شان و منزلت پر نکریگا پھر فرمایا ستر دینار طلا حسن افطس کو کہ پسر عم آنحضرت تھے دیدیں اور اپنے ہر ایک

حمزہ کو وصیت فرمائی۔ سالمہ آزاد کردہ آنحضرت نے کہا افطس کے بارہ مین آپ وصیت کرتے ہین حالانکہ اُسنے چھُری آپ پر کھینچ کے آپکے قتل کا ارادہ کیا تھا حضرتؑ نے فرمایا تو چاہتا ہے مین قطع رحم کرون اور اُن لوگون سے ہون جنکی خداوندعالم نے بصلۂ رحم مدح کی اور اُنکی شان مین فرمایا ہے والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم ویخافون سوء الحساب فرمایا ہان اے سالمہ اوسکے حق مین اسلیئے وصیت کرتا ہون کہ حق تعالیٰ نے بہشت پیدا کیا اور اوسے خوشبو فرمایا اور اوسکی خوشبو دو ہزار سالہ راہ تک پہونچتی ہے لیکن اوسکی خوشبو عاق پدر و مادر و قطع کنندۂ رحم نہین سونگھتا کلینی علیہ الرحمہ نے بسند موثق امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ کہا مین نے اپنے پدر بزرگوار کو دو جامۂ سفید مصری مین کہ جنمین حضرتؑ احرام حج باندھا تھا اور ایک پیراہن جسے پہنے رہتے تھے اور وہ عمامہ جو کہ حضرت امام زین العابدینؑ سے آنحضرت تک پہونچا تھا اور ایک بُرد یمنی جسے چالیس دینار کو خرید اتھا اور آجکل اُسکی چارسو دینار کی قیمت تھی اُن مین کفن کیا۔ ایضاً روایت کی ہے کہ بعد وفات جناب صادقؑ امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے تھے کہ ہر شب اوس حجرہ مین چراغ روشن رکھین جس حجرہ مین حضرت نے وفات فرمائی تھی شیخ کلینی رح و ابن شہر آشوب رح نے ابو ایوب جوزی سے روایت کی ہے کہ ایک شب منصور دوانقی نے مجھے طلب کیا جب مین وہان گیا دیکھا منصور کرسی پر بیٹھا ہے اور شمع اُسکے آگے روشن ہے وہ شقی ایک خط ہاتھ مین لیے پڑھ رہا ہے جب مین نے سلام کیا اوسنے وہ خط میرے آگے ڈالدیا اور کہا یہ خط محمدؐ بن سلیمان کا دربارۂ وفات امام جعفر صادقؑ آیا ہے پھر تین مرتبہ اُسنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا مثل جعفر کہان ممکن ہے بعد اسکے حکم دیا کہ اگر ایک شخص کو اونھون نے وصی کیا ہے اوسے بلا کے قتل کرو بعد کئی روز کے جواب آیا کہ آنحضرت نے پانچ شخصون کو وصی کیا ہے۔ خلیفہ اور محمدؐ بن سلیمان حاکم مدینہ اور اپنے دو بیٹون عبداللہ و موسیٰ اور حمیدہ مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کو جب منصور نے یہ خط پڑھا کہا انکا قتل کرنا کیونکر ہو سکتا ہے مؤلف فرماتے ہین چونکہ آنحضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ وہ شقی یہ ارادہ کریگا ان لوگون کو بحسب ظاہر وصیت مین شریک کیا تھا اور اس وصیت سے بھی اہل علم جانتے ہین کہ وصایت اور امامت مخصوص حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام ہے چنانچہ روایت کی ہے کہ ابوحمزہ ثمالی کہ اکابر صحاب محمدؐ سے تھے انکے پاس ایک اعرابی آگیا ابوحمزہ ثمالی نے اوس اعرابی سے پوچھا کیا خبر ہے اوسنے کہا امام جعفر صادقؑ علیہ السّلام نے انتقال کیا۔ ابوحمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ اس خبر وحشت اثر کے سننے سے ایک نعرہ مارکے بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا پوچھا کسے حضرت نے اپنا وصی کیا اُسنے کہا تین شخصون کو وصی کیا عبداللہ افطح و موسیٰ کاظم و منصور دوانقی کو۔ یہ سُنکے ابوحمزہ ثمالی رض متبسم ہوئے اور کہا الحمدللہ کہ مجکو حضرتؑ نے

تجھ کو ہدایت فرمائی۔ کہا حق کو تمنے کہان سے جانا ابو حمزہ نے کہا وصیت منصور ظاہر ہے کہ تقیہ کے واسطے ہے اسوجہ سے کہ حضرت کے وصی کو قتل نکرے اور اپنے فرزند خرد یعنے امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کو اپنے فرزند بزرگ عبداللہ افطح کے ہمراہ وصایت مین اسلیئے شریک کیا کہ لوگ جانین کہ عبداللہ افطح قابل امامت نہین ہے کیونکہ اگر فرزند بزرگ کوئی علت اپنے بدن یا دین مین نہ رکھتا ہو لازم ہے کہ وہی امام ہو اور عبداللہ افطح کے فیل پا تھا اور دین بھی اُسکا ناقص تھا اور احکام شریعت سے جاہل تھا اگر وہ کوئی علت نہ رکھتا ہوتا وہی کافی تھا اس سبب سے مین نے جانا کہ امام بحق امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام ہین اور ذکر اون دونون کا مصلحتاً ہے۔ **فصل چوتھی** بیان اون بعض ظلم وستم کا جو کہ زمانۂ آنحضرت مین عزیزون اور شیعون پر گذری ابن بابویہ رح نے روایت کی ہے کہ جب منصور دوانقی ملعون بغداد مین عمارتین بنواتا تھا اولاد حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السّلام کو تلاش کرکے جسے پاتا تھا ستونہائے عمارت مین چُنوا دیتا تھا اور وہ بزرگوار اسطرح بجبر شہید ہوتے تھے ایک دن ایک طفل خوشرو وخوش مو کو فرزندان امام حسن علیہ السلام سے لائے اور معمار کو دیدیا اُسنے اُس امام زادۂ مظلوم کو درمیان ستون رکھا اور ایک شخص کو نگہبان کیا کہ اسکے سامنے ستون مین چُن دے جب اُس معمار کی نظر جمال بیمثال پر اوس طفل کے پڑی اسے رحم آیا اور نہو سکا کہ اس معصوم کو ہلاک کرے جب ستون مین چُننے لگا ایک روشندان سانس لینے کے لیئے اُسنے بنا دیا اور کہا اے بیگناہ غمگین نہو تاکہ مین بہت جلد آکے تجھے اِس مہلکہ سے نجات دونگا جب رات ہوئی اور لوگ اپنی اپنی جگہ جاکے آرام مین مشغول ہوے وہ معمار اُس ستون کے قریب آیا اور اوس طفل کو اُس ستون سے نکال کے کہا اے جوان مین نے تمپر رحم کیا تم بھی مجھپر رحم کرو میرے خون اور سب کاریگرون کے خون مین جو میرے ہمراہ ہین شریک نہونا اور وہ یہ ہے کہ تم نظر مردم سے پنہان ہو جاؤ اور اپنی صورت تبدیل کردو کہ تمھین کوئی پہچان نہ سکے مین نے اس شب تار مین آکے تمکو نجات دی اور اپنے کو خوف وبیم مین فقط اسی خیال سے مبتلا کیا کہ بروز قیامت تمھارے جد جناب رسولخدا مجھسے مخاصمہ نکرین یہ کہکے کسی اوزار سے جو کہ معمار کے پاس ہوتے ہین گیسو اُنکے کاٹ ڈالے اور کہا اس شہر سے چلے جاؤ اور اپنی مان پاس نجاؤ کہ مبادا گرفتار ہو ہون اوس معصوم نے کہا چونکہ تمھارے نزدیک مصلحت نہین ہے کہ مین اپنی مان پاس جاؤن تمنے مجھپر احسان کیا اور مجھے نجات دی اب لازم ہے کہ میری مان پر بھی احسان کرو اور انھین خبر پہونچا دو کہ تمھارا پسر زندہ ہے شاید انکی جزع وفزع اور نالہ وزاری مین سکون ہو اور یہ میرے گیسو اُنکے پاس بطور نشانی لیجاؤ کہ تمھارے کلام کی انھین تصدیق ہو۔ یہ کہکے وہ معصوم اُسی شب پنہان روانہ ہوگیا اور کسی نے نجانا کہان گیا اُس معمار نے کہا اسکے بعد مین گیا اور اُنکی مان کا مکان تلاش کیا جب قریب مکان پہونچا صدائے گریہ وزاری

اون سیدہ مظلومہ کی میرے کان مین آئی پھر مین نے جاکے اُنکے فرزند کی خبر حیات بیان کی وہ سیدہ خوش ہو گئیں اور مین واپس آیا

باب نوان تاریخ ولادت و وفات لخت جگر حضرت سید البشر شافع محشر نور بخش شمس و قمر امام ہفتم ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

اس باب مین تین فصلین ہین

فصل پہلی بیان ولادت باسعادت و نسب و اسم و کنیت و لقب آنحضرت

اسم شریف موسیٰ کنیت ابوالحسن و ابو ابراہیم ہے و ابو علی و ابو اسمٰعیل بھی لکھی ہے اور مشہور تر کنیت آنحضرت ابوالحسن ہے القاب شریف آنحضرت کاظم و صابر و صالح و امین ہے اور لقب مشہور آنحضرت کاظم ہے پدر بزرگوار آنحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور مادر آنحضرت ام ولد تھین کہ اُنکا نام حمیدہ بربریہ لکھا ہے اور بعضون نے اندلسیہ بھی لکھا ہے اور نقش نگین آنحضرت بروایت امام رضا علیہ السلام حسبی اللہ تھا و بروایت دیگر الملک للہ وحدہ ولادت آنحضرت منزل ابوا مین کہ درمیان مکہ و مدینہ ایک مقام ہے واقع ہوئی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ ولادت آنحضرت ۱۲۸ ہجری مین واقع ہوئی اور بعضون نے ۱۲۹ بھی لکھے ہین اور روز ولادت آنحضرت یکشنبہ ساتوین ماہ صفر ہے کلینی و قطب راوندی رح اور دیگر علما نے روایت کی ہے کہ ابن عکاشہ اسدی خدمت بابرکت جناب امام محمد باقر علیہ السلام مین حاضر ہوا اوسوقت امام جعفر صادق ع خدمت آنحضرت مین کھڑے تھے حضرت نے اسکا اعزاز و اکرام کرکے انگور اسکے لیے طلب فرمائے اثنائے سخن مین ابن عکاشہ نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ جعفر کا عقد کیون نہین کر دیتے اسلیے کہ زمانہ انکی تزویج کا آپہونچا ایک ہمیان زر حضرت پاس رکھی تھی حضرت نے فرمایا بہت جلد ایک بردہ فروش ساکن بربر ہیمون سے گھر مین اُتریگا مین اس روپیہ سے جعفر کے لیے ایک کنیز خریدونگا راوی کہتا ہے بعد چند روز کے پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا تمکو اُس بردہ فروش کی خبر دون جسکا حال مین نے تمسے کہا تھا کہ اُس سے ایک کنیز جعفر کے لیے خریدونگا اب وہ آیا ہے جاؤ اس روپیہ سے ایک کنیز خریدو جب ہم اُس بردہ فروش پاس گئے اُسنے کہا جسقدر کنیزین میرے پاس تھین سب فروخت ہو گئین مگر ہان دو کنیزین میرے پاس موجود ہین کہ ایک دوسرے سے بہتر ہے ہمنے کہا انھین لاؤ کہ ہم بھی دیکھین جب انھین باہر لایا مین نے کہا یہ کنیز جو دوسری کنیز سے بہتر ہے کتنے کو دوگے اُسنے کہا آخری قیمت اسکی ستر دینار ہین مین نے کہا اگر کچھ قیمت کم کرو احسان ہوگا اُسنے کہا کم نہین ہو سکتا مین نے کہا اس تھیلی مین جسقدر روپیہ ہے اتنے کو ہم خرید سکتے ہین ایک مرد سفید ریش اُسکے پاس بیٹھا تھا

اُسنے کہا اس تھیلی کو کھول کے شمار کر و آوس بردہ فروش نے کہا بیکار نہ کھولو اگر ستر دینار سے ایک حبہ کم ہوگا فروخت نہ کرونگا اُس مرد پیر نے کہا اچھا کھول کر گنو جب مینے تھیلی کھولی پورے ستر دینار تھے بس اُس کنیز کو مین نے خرید کیا اور بخدمت آنحضرت لیگیا اُسوقت امام جعفر صادقؑ خدمت آنحضرت مین حاضر تھے جو کچھ گذرا تھا مین نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے مجھے آفرین کہے اوس کنیز سے سوال کیا تمھارا کیا نام ہے اُسنے کہا میرا نام حمیدہ ہے حضرت نے فرمایا دنیا مین پسندیدہ اور آخرت مین ستودہ و ستائش کردہ ہوگی مجھے خبر دو باکرہ ہو یا ثیبہ اُس کنیز نے کہا باکرہ ہون حضرت نے فرمایا کوئی کنیز دستِ فروشون پاس نہین آئی جسے وہ فاسد نہ کر دیتے ہون تم کیونکر باکرہ رہین اوس کنیز نے کہا جب وہ میرے پاس آتا اور مقاربت کا ارادہ کرتا تھا خداوند عالم ایک مرد سفید ریش کو اوسپر مسلط کرتا تھا کہ اوسکے منہ پر طمانچہ مارکے وہ اُسے اوس فعل سے منع کرتا تھا اور مکرر ایسا ہی واقع ہوا اور ہر دفعہ وہ مرد پیر اُسکا مانع ہوتا تھا حضرت نے فرمایا اے جعفر اس کنیز کو تم لیجاؤ کہ یہ تمھارے ہے اور اس کنیز سے ایک ایسا فرزند متولد ہوگا کہ وہ بہترین اہل زمین ہوگا۔ و بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا حمیدہ خاتون پاک و پاکیزہ ہر کثافت و عیب سے مثل شمشہ طلائے خالص تھی اور ہمیشہ بحکم حق تعالیٰ ملائکہ اوسکی حراست و نگہبانی کیکرتے بچایا تھا اون تک نہ پہونچا یہانتک کہ میری بزرگواری اور میرے بعد بزرگواری حجت خدا کے لیئے مجھے ملی۔ و بروایت دیگر حمیدہ نے قبل اسکے کہ حضرت نے خرید ا خواب مین دیکھا کہ چاند انکے دامن مین اُتر آیا۔ کلینی و صفار و برقی و دیگر علمائے بسندہائے معتبر ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا جس سال حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام متولد ہوے مین اوس سال ہمراہ جناب صادقؑ حج کو گیا جب ہم منزل ابوا مین پہونچے حضرت نے میرے لیئے چاشت طلب فرمائی اور نہایت لطیف چاشت آئی اثنائے چاشت خوری مین ایک قاصد حمیدہ کی طرف سے بخدمت آنحضرت حاضر ہوا حمیدہ خاتون نے کہلا بھیجا کہ اثر وضع حمل مجھ مین ظاہر ہوے ہین آپنے فرمایا تھا جب اثر ظاہر ہو مجھے اطلاع دینا کہ یہ فرزند مثل اور فرزندون کے نہین ہے یہ سنکے حضرت شاد و خوشحال اوٹھکے متوجہ خیمہ حرم ہوے تھوڑی دیر کے بعد حضرت شگفتہ و خندان ہم سب لوگون پاس تشریف لائے مین نے کہا خدا ہمیشہ آپکے دہن شریف کو خندان اور آپکے دل کو شادمان رکھے مجھے خبر دیجیے کہ حمیدہ خاتون کا حال کیا ہے حضرت نے فرمایا خدا نے مجھے ایسا پسر عطا کیا جو بہترین خلق خدا ہے اور حمیدہ نے مجھے اوس فرزند کی ایک ایسے امر سے اطلاع دی کہ مین اس سے زیادہ اوس امر پر مطلع تھا مین نے عرض کیا آپ پر فدا ہون یا حضرت کس چیز کی حمیدہ نے آپکو خبر دی حضرت نے فرمایا جب وہ مولود مبارک زمین پر آیا اپنے ہاتھون کو

زمین پر رکھکے اپنا سر بجانب آسمان بلند کیا مین نے حمیدہ سے کہا ولادت حضرت رسولؐ اور ولادت ہر امام کی بعد آنحضرت کے اسیطرح ہے مین نے کہا آپ پر سے فدا ہون یا حضرت یہ کونسی علامت امام کی ہے حضرت امام جعفر نے فرمایا جس شب میرے جد بزرگوار کا نطفہ منعقد ہوا ایک فرشتہ میرے جد بزرگوار کے پدر عالیمقدار پاس آیا جبکہ وہ خواب مین تھے اور ایک شربت آسمان سے جو کہ پانی سے زیادہ صاف اور دودھ سے زیادہ سفید اور مسکہ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا حضرت کے لیئے لایا اور حضرت نے نوش کیا اوس فرشتہ نے بلاکے مقاربت کے لیئے عرض کیا حضرت یہ سنکے شاد و خوشحال اوٹھے اور اپنی زوجہ سے مقاربت فرمائی پس میرے جد بزرگوار کا نطفہ اوس شربت سے منعقد ہوا اور اسی طرح وقت انعقاد نطفہ پدر بزرگوار وہ فرشتہ میرے جد نامدار پاس آیا اور وہی شربت حضرت کے لیئے لایا اور وقت انعقاد میرے نطفہ کے وہ فرشتہ میرے پدر بزرگوار پاس آیا اور وہی شربت لایا اور جس شب اس فرزند کا نطفہ منعقد ہونے والا تھا اوس شب وہ فرشتہ میرے پاس آیا اور وہ شربت میرے لیئے لایا مین نے وہ شربت پی کے حمیدہ سے مقاربت کی اوسوقت اس مولود مبارک کا نطفہ شکم حمیدہ مین منعقد ہوا پس لازم ہے کہ اوسے پہچانو اور جانو کہ میرے بعد وہی امام ہے اور نطفہ ہر ایک امام کا اوسی شربت سے منعقد ہوتا ہے جسکی مین نے تمکو خبر دی - جب وہ نطفہ مبارک چار مہینہ شکم مادر مین رہتا ہے حق تعالی اوسکی روح مقدس کو بدن سے متعلق کرتا ہے اوسوقت ایک فرشتہ حاضر ہوتا ہے جسکا حیوان نام ہے وہ فرشتہ اس آیت کو امام کے داہنے بازو پر لکھتا ہے - وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور جب امام شکم مادر سے باہر آتا ہے ہاتھ زمین پر رکھکے اپنا سر بجانب آسمان بلند کرتا اور منادی کی آواز کو سنتا ہے وہ منادی ازجانب رب العزت افق اعلی و عرش حق تعالی کے قریب سے تین مرتبہ اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام لیکے کہتا ہے کہ اے فلان بن فلان ثابت رہ تجھے ایک امر عظیم کے لیئے مین نے خلق کیا ہے تو ہی میری تمام خلائق سے میرا برگزیدہ اور میرا محل اسرار اور میرا صندوق علوم اور وہی آسمانون پر میرا امین اور زمین پر میرا خلیفہ ہے - تیرے اور تیرے دوستون پر اپنی رحمت کو مین نے واجب کیا ہے اور بہشتون کو بخشدیا ہے تمکو اپنے جوار رحمت مین جگہ دونگا اپنے جلال و عزت کی مین قسم کھاتا ہون کہ تمہارے دشمنون کو بدترین عذابہائے الیم معذب کرونگا ہر چند دنیا مین او[نپر] روزی فراخ کرون - جب یہ آواز منادی کی تمام ہوتی ہے امام اوسکے جواب مین اوسی ہیئت سے کہتا ہے - شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جب امام اس کلام کو تمام کرتا ہے اوسوقت حق سبحانہ تعالی علوم اولین و آخرین

اوسے عطا کرتا ہے اور وہ امام اسکا مستحق ہوتا ہے کہ روح شب قدر کو اوسکی زیارت کرے مین نے کہا روح جبرئیل نہین ہے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ روح جبرئیل سے زیادہ بزرگ ہے تحقیق کہ جبرئیل منجملہ ملائکہ ہے اور روح ایک خلق ہے جو ملائکہ سے بھی زیادہ بزرگ ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہو تنزل الملائکة والروح روح کا ملائکہ کے بعد ذکر کیا ہے۔ بسند معتبر منہال قصاب سے منقول ہے کہ جب حضرت نے مدینہ مین مراجعت فرمائی اوس مولود مسعود کی تہنیت مین اہل مدینہ کی تین روز دعوت کی

فصل دوسری

بیان تاریخ شہادت آنحضرتؑ اور بعض ظلم و ستم جو کہ خلفائے جور سے حضرت پر گذرے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ سنہ ۱۸۳ ہجری مین حضرت شہید ہوئے اور بعضون نے سنہ ۱۸۱ھ اور بعضون نے سنہ ۱۸۶ ہجری بھی لکھے ہین اور روز ولادت کے موافق مشہور جمعہ پچیسوین ماہ رجب تھا اور بعضون نے پانچوین ماہ مذکور بھی لکھی ہے اور عمر شریف آنحضرتؑ وقت وفات موافق مشہور پچپن سال تھی اور بعضون نے چوون سال بھی لکھی ہے ابتدائے امامت مین عمر شریف بیس سال تھی اور اس سے کم بھی لکھی ہے اور مدت امامت پینتیس سال ہے اور ایام امامت بقیہ خلافت منصور تھے اور وہ بظاہر متعرض آنحضرت نہوا اوسکے فوت ہو جانے کے بعد کچھ کم دس سال ایام خلافت مہدی تھے اس شقی نے حضرت کو عراق مین بلا کے قید کرایا لیکن بسبب مشاہدہ معجزات کثیرہ اذیت نہ دے سکا اور حضرت کو مدینہ واپس بھیج دیا اسکے بعد ایک سال کچھ کم ایام خلافت ہادی تھے اور وہ بھی کچھ اذیت حضرت کو نہ پہونچا سکا اسکے بعد جب ہارون خلیفہ ہوا اس ملعون نے حضرت کو بغداد مین بلا کے ایک مدت تک قید رکھا یہانتک کہ اپنی خلافت کے پندرھوین سال حضرت کو اوس ملعون نے زہر سے شہید کیا اور سبب ہارون کے طلب کرنیکا عراق مین حضرت کو ابن بابویہ اور دیگر علما نے یہ لکھا ہے کہ جب اوس شقی نے چاہا کہ خلافت کو اپنی اولاد کے لئے مستحکم کرے اوس ملعون نے اپنے چودہ بیٹون مین سے تین منتخب کئے۔ محمد امین پسر زبیدہ کو اپنا ولیعہد کیا اوسکے بعد خلافت عبداللہ مامون اور اسکے بعد قاسم مؤتمن کے نام لکھی اور چونکہ جعفر بن محمد بن اشعث کو اتالیق محمد امین کا کیا تھا اس سبب سے یحییٰ برمکی کہ اعاظم وزرائے ہارون سے تھا متفکر ہوا کہ بعد ہارون کے اگر خلافت محمد امین کی طرف منتقل ہوگی ابن اشعث مالک و مختار ہو جائیگا اور اس سبب سے دولت میرے سلسلہ سے خارج ہو جائیگی یہ اندیشہ کرکے ابن اشعث کی بدخواہی پر اُسنے کمر باندھی اور مکرر ہارون کے سامنے اوسے برا کہتا تھا آخر الامر تہمت تشیع و اقرار امامت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام متہم کرکے کہا یہ دوستان و محبان آنحضرت سے ہے یہ اونکو خلیفۂ عصر جانتا اور جو کچھ پیدا کرتا ہے اوسمین سے خمس حضرت کے لئے روانہ کرتا ہے لیکن یہ بہتان وحشت انگیز سے ہارون متفکر ہوا یہانتک کہ ایک روز اُس ملعون نے یحییٰ اپنے وزیر سے اور

اسکے علاوہ اور لوگون سے بھی پوچھا کہ مین اولاد ابوطالب سے کس شخص کو بلاکے موسیٰ کاظم کا حال دریافت کرون انھون نے علی بن اسمعیل بن جعفر کا پتا بتایا وبروایت دیگر محمد بن اسمعیل برادر زادہ آنحضرت کا نشان دیا حضرت نے محمد بن اسمعیل کے ہمراہ بہت احسانات کیئے تھے اور وہ بھی اسرار حضرت پر مطلع تھا پس بحکم خلیفہ ایک نامہ اوسکے نام لکھکے طلب کیا جب یہ بات حضرت کو معلوم ہوئی اُسے بلاکے فرمایا کہ تمہارا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا بغداد کا قصد ہے حضرت نے فرمایا کیون وہان جاتے ہو اوسنے کہا پریشان ہون اور مقروض ہوگیا ہون حضرت نے فرمایا مین تمہارا قرض ادا کرکے خرچ کی بھی کفالت کرونگا اوسنے قبول کیا اور کہا مجھے کچھ وصیت کیجیے حضرت نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ میرے خون مین شریک نہونا میری اولاد کو یتیم نکرنا پھر اُسنے کہا مجھے وصیت کیجیے حضرت نے پھر وہی وصیت کرکے تین سو دینار طلا اور چار ہزار درہم اوسے عطا فرمائے جب وہ اوٹھکے چلا گیا حضرت نے حاضرین سے ارشاد کیا کہ قسم بخدا یہ میرے خون مین کوشش کرکے میرے فرزندون کو یتیم کریگا حاضرین نے کہا یابن رسول اللہ باوجود یکہ آپ جانتے ہین کہ وہ ایسے کام کریگا پھر اوس سے احسان کیون کیا اور یہ مال کثیر کیون بخشا۔ حضرت نے فرمایا اسلیئے کہ میرے بزرگون نے جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے قرابتی پر احسان کرے اور وہ اوسکے مقابل مین برائی کرے اور یہ شخص پھر بھی اوس سے احسان کو قطع نکرے پس تحقیق کہ حقتعالی اپنی رحمت کو اوس سے قطع کرکے اوسے اپنے عذاب سے معذب کرتا ہے۔ الغرض جب علی بن اسمعیل بغداد پہونچا یحییٰ بن خالد برمکی اوسے اپنے گھر لیگیا اور اوس سے معاہدہ لیا کہ جب محفل ہارون مین جائے ایسے چند امور اپنے چچا کی نسبت اوس سے کہے کہ وہ غضبناک ہو یہ مشورہ کرکے اوسے مجلس ہارون مین لیگیا جب داخل ہوا اسلام کرکے کہا ہرگز مین نے نہین دیکھا کہ دو خلیفہ ایک زمانہ مین ہون آپ اس شہر مین خلیفہ ہین اور موسیٰ کاظم مدینہ مین خلیفہ ہین لوگ اطراف عالم سے اونکے لیے خراج لاتے ہین خزانہ جمع ہوگیا ہے اور بہت مال و ہتھیار جمع کیے ہین پس بحکم ہارون دس ہزار درہم اوسے عطا کیئے گئے اور اُسی شب اوسکے حلق مین ایسا درد شدید ہوا کہ بعذاب الٰہی واصل ہوگیا اور اوس روپیے سے کچھ بھی منتفع نہوا۔ وبروایت دیگر کئی دن کے بعد عارضۂ دق مین مبتلا ہوا اور سب رگین پیچھے نکل پڑے جب وہ روپیہ اُسکے پاس لائے اوسوقت وہ حالت نزع مین تھا اور اوس روپیے سوائے حسرت کچھ اوسکے ہاتھ نہ آیا پھر وہ روپیہ خزانۂ خلیفہ مین واپس گیا اور اوسی سال کہ ۱۸۹ ہجری تھے ہارون لعین نے اپنی اولاد کے استحکام خلافت اور امام موسیٰ کاظم ؑ کو قید کرنے کے قصد سے ارادۂ حج کیا اور اطراف مین نامے روانہ کیئے کہ علما و سادات و اعیان و اشرف سبکے سب مکہ مین حاضر ہون کہ اونسے بیعت لیکے اپنی اولاد کی ولیعہدی سے شہرون مین منتشر و مشتہر

کردے اس قصد سے وہ شقی پہلے مدینہ طیبہ مین آیا یعقوب بن داؤد کہتا ہے کہ جب ہارون مدینہ مین آیا مین
ایکشب یحییٰ برمکی کے گھر گیا اوسنے مجھسے کہا آج مین نے سنا کہ ہارون قبر جناب رسولخدا سے مخاطب ہو کے
کہتا تھا کہ میرے پدر و مادر یا رسول اللہ آپ پر فدا ہون آپ سے مین اوس قصد پر عذر کرتا ہون جو
دربارۂ موسیٰ کاظم قصد کیا ہے مین چاہتا ہون انہین قید کرون اسلیئے کہ مجھے خوف ہے وہ فتنہ برپا کرین
کہ آپکی امت کی خونریزی ہو یحییٰ نے کہا مجھے ایسا گمان ہے کہ کل کے روز موسیٰ کاظم ع کو ہارون قید کریگا
جب صبح ہوئی ہارون لعین نے فضل بن ربیع کو امام موسیٰ کاظم ع پاس اوسوقت بھیجا جبکہ آنحضرت علیہ
جد بزرگوار جناب رسولخدا صلعم کے روضہ مین نزدیک قبر منور آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے اثنای نماز مین حضرت
قید کرلیا۔ محمد بن سلیمان کہتا ہے کہ جب حضرت کو اثنای نماز مین پکڑ لیا اور کھینچ کر مسجد سے باہر لیچلے تین
حضرت نے اپنے جد بزرگوار کی قبر معطر سے خطاب کرکے ارشاد کیا کہ یا رسول اللہ جو کچھ آپکی امت بدکردار
سے آپکے اہلبیت بزرگوار پر ظلم و ستم گذرتے ہین مین اونکی شکایت کرتا ہون یہ سنکے لوگ ہر طرف سے
بیساختہ بلند رونے لگے جب حضرت کو ہارون پاس لیگئے اوس شقی نے بہت کچھ ناسزا حضرت کو کہکے
حکم قید دیا اور دو محملین تیار کین اسلیئے کہ لوگ نجانین کہ حضرت کو کس طرف لئے جاتے ہین بعد اسکے ایک محمل کو
بجانب بصرہ اور دوسری محمل کو بغداد کی طرف روانہ کیا اور حضرت اوس محمل پر تھے جو بصرہ روانہ کی گئی اور
حسان سروری کو ہمراہ کیا کہ بصرہ مین جاکے عیسیٰ بن جعفر بن منصور اوس شقی کے چچازاد بھائی کے
سپرد کرے ساتوین تاریخ ماہ ذیحجہ کو بصرہ پہونچے اور علانیہ دن کو عیسیٰ کے حوالہ کیا عیسیٰ نے حضرت امام موسیٰ
کاظم کو ایک حجرہ مین جو کہ اوسکے دیوانخانہ سے متصل تھا وہین قید کیا اور مشغول عیش و عشرت ہوا اون مین
دو دفعہ اوس حجرہ کو کھولتے تھے ایک مرتبہ اسلیئے کہ حضرت باہر آنکے وضو کرین اور دوسری دفعہ کھانا لیجانے
کے لیئے محمد بن سلیمان کہتا ہے کہ عیسیٰ کے ایک محرم نے مجھسے کہا کہ ان ایام خوشی مین اس مرد بزرگوار نے
ایسا لہو و لعب اور انواع فواحش سنے کہ مجھے گمان ہے ہرگز کبھی اونکی خاطر شریف مین بھی ایسے امور کا خطور
نہوا ہوگا ایک سال حضرت اوس ملعون پاس قید رہے اور مکرر ہارون نے اسے لکھا کہ حضرت کو شہید کرے
اور اوسے جرأت نہ پڑتی تھی کہ ایسے امر شنیع کا مرتکب ہو بلکہ اوسکے دوست لوگ بھی اسے منع کرتے تھے جب
حضرت کو قید مین عرصہ گذرا عیسیٰ نے ایک خط ہارون کو لکھا کہ موسیٰ کاظم کو قید مین بہت عرصہ گذرا اور مجھکو اونکے
قتل پر جرأت نہین پڑتی ہے مین نے ہر چند اونکے حالات کا تجسس کیا لیکن سوائے عبادت و تضرع و زاری
و تسبیح و مناجات حق تعالے اور کوئی چیز اوسنے نہین سنتا ہون اور بہت دفعہ مین نے کان لگا کے
سنا کہ کبھی اپنے تئین یا مجھکو یا کسی بندۂ خدا پر نفرین کرتے یا برا کہتے بھی نہین سنا وہ ہمیشہ متوجہ اپنے کام مین لگے

دوسرے سے اونھین کچھ سروکار نہین ہے تم کسیکو بھیجدو کہ مین حضرت کو اوسکے سپرد کردون ورنہ اونکو قید سے
رہا کردونگا آئندہ وہ اونکا قیدی رکھنا پسند نہین کرتا۔ ایک جاسوس ملازمان عیسیٰ سے جسکو اوسنے تفحص
حالات آنحضرت پر موکل کیا تھا کہتا ہے مین نے اوس قیدخانہ سے مکرر سنا کہ حضرت مناجات مین قاضی الحاجات
سے فرماتے تھے خداوندا مین تجھسے ہمیشہ یہی سوال کرتا تھا کہ زاویہ خلوت وگوشہ عزلت و فراغ خاطر اپنی عبادت
وبندگی کے لیئے مجھے عطا کر اب تیرا شکر کرتا ہون کہ تونے میری دعا مستجاب کرکے جو مین نے چاہا تھا وہ مجھے عطا کیا
القصہ جب عیسیٰ کا خط ہارون پاس پہونچا اوس شقی نے کسیکو بھیجکے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بصرہ سے
بغداد مین طلب کیا اور فضل بن ربیع کے گھر مین قید کیا۔ عبداللہ قزوینی کہتا ہے کہ ایک روز فضل بن ربیع کے
مکان کی طرف سے میرا گذر ہوا اوسوقت وہ اپنے کوٹھے پر بیٹھا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا بلایا جب مین
نزدیک گیا اوسنے کہا اس روشندان سے جہانتک کے مکان مین نظر کرو کیا دکھائی دیتا ہے مین نے
کہا ایک کپڑا زمین پر پڑا ہے اوسنے کہا بغور دیکھو جب مین نے غور سے دیکھا اوس سے کہا کوئی آدمی
سجدہ مین معلوم ہوتا ہے اوسنے کہا تم انکو پہچانتے ہو مین نے کہا نہین اوسنے کہا یہ تمھارے مولا ہین
مین نے کہا میرے مولا کون ہین اوسنے کہا تجھسے تجاہل عارفانہ کرتے ہو مین نے کہا نہین بلکہ فی الواقع
مین نہین پہچانتا اوسنے کہا یہ امام موسیٰ کاظم ہین رات دن اونکا جویائے احوال رہا کرتا ہون مگر اسیطرح
جسطرح تم دیکھتے ہو اونکو ہمیشہ پاتا ہون جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہین طلوع آفتاب تک مشغول
تعقیب رہا کرتے ہین اوسکے بعد سجدہ مین جاکے ہمیشہ زوال شمس تک سجدہ مین رہتے ہین کسیکو حکم دیدیا
ہے کہ جب زوال شمس ہوا اوسوقت اونکو خبر کرے پس جب زوال شمس ہوتا ہے اوٹھکے بغیر تجدید
وضو مشغول نماز ہوتے ہین اس سے مین جانتا ہون کہ وہ سجدہ مین سوتے نہین ہین جب نماز ظہر وعصر
مع نوافل ادا کرتے ہین پھر سجدہ مین جاتے ہین اور سجدہ مین غروب آفتاب تک رہتے ہین جب شام
ہوتی ہے کھڑے ہوجاتے ہین اور بغیر اسکے کہ پاےخانہ پیشاب کو جائین یا تجدید وضو کرین مشغول نماز مغرب
ہوجاتے ہین اور ہمیشہ مشغول نماز وتعقیب رہتے ہین یہانتک کہ وقت نماز عشا آتا ہے پھر نماز عشا ادا کرکے
جب تعقیبات سے فارغ ہوتے ہین قدرے قلیل طعام سے افطار کرکے تجدید وضو کرتے ہین پھر سجدہ کرتے ہین
جب سر سجدہ سے اوٹھاتے ہین تھوڑی دیر لیٹ رہتے ہین اور اوٹھکے وضو فرماتے ہین اور
ہمیشہ شب نماز ودعا وتضرع مین صبح تک رہا کرتے ہین جب صبح ہوتی ہے مشغول نماز صبح
ہوتے ہین جبسے انکو میرے پاس لائے ہین انکی یہی حالت ہے سوائے اسکے اور کچھ اونسے مین نے نہین
دیکھا جب اوس سے مین نے یہ کلام سنا مین نے کہا خداسے خوف کرو اور انکو ایذا وتکلیف مت دو

کہ باعث تمھارے زوال النعمت کا ہوگا اسلیئے کہ جسنے انسے جو کوئی برائی کریگا وہ دنیا ہی مین اپنی جزاے کردار کو پہونچیگا فضل بن ربیع نے کہا کہ ہارون نے مکرر کہلا بھیجا کہ اونکو شہید کرو مگر مین نے قبول نکیا اور کہلا بھیجا کہ یہ مجھ سے نہو سکیگا بلکہ اگر مجھے قتل کرین تب بھی ایسا نکرونگا۔ دوسری حدیث مین فضل بن ربیع سے منقول ہے کہ کہا مین ہارون الرشید کا دربان تھا ایک روز داخل قصر ہوا اور اوسے نہایت غضبناک پایا اسکے ہاتھ مین تلوار تھی اوسے ہلاتا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا کہا مین قسم کھاتا ہون کہ اگر میرے پسر عم کو اسوقت حاضر نکریگا تیرا سر جدا کرونگا مین نے کہا آپکے پسر عم کون ہین اوسنے کہا وہ حجازی ہین نے عرض کیا کونسا حجازی اوسنے کہا موسیٰ کاظم ؑ۔ جب مین نے اوسکا یہ حال و خشم و غضب مشاہدہ کیا خدا سے مجھے خوف آیا کہ آنحضرت کو ایسے وقت اسکے پاس لاؤن پھر شیطان نے مجھے وسوسہ کیا اور طمع مال وزر نے مجبور کر دیا پس عذاب خدا کو اپنے اوپر قرار دیکے کہا بہت اچھا حاضر کرتا ہون ہارون نے کہا دو جلاد مع تازیانے کے حاضر کرین مین نے حاضر کئے اور حضرت کی تلاش مین چلا جب دریافت کیا لوگون نے مجھے ایک کھنڈل کا پتہ دیا اوس کھنڈل کی چھت خرمونکی لکڑیون سے پٹی تھی اوس کھنڈل مین ایک غلام حبشی کو مین نے دیکھ کے اوس سے کہا اپنے آقا سے اجازت میرے آنے کی لے اوس غلام نے کہا جاؤ میرے آقا پاس دربان و پاسبان کوئی نہین ہے جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کیا دیکھتا ہون کہ ایک غلام حبشی مقراض سے گوشت و پوست آنحضرت کو جو کثرت سجود سے پیشانی مبارک و بینی نورانی پر جم گیا تھا کاٹ رہا ہے مین نے کہا السلام علیک یا ابن رسول اللہ آپکو ہارون الرشید نے بلایا ہے حضرت نے فرمایا مجھے رشید سے کیا کام۔ آیا کثرت مال و دولت نے بھی اوسے میرے حال سے باز نہین رکھا یہ کہکے جلدی اوٹھے اور فرمایا اگر ایسا نہوتا کہ میرے جد جناب رسولخدا سے مجھ تک روایت پہونچی ہے کہ اطاعت بادشاہ جابر تقیہ کیلئے واجب ہے کہ تحقیق مین نجاتا۔ مین نے راہ مین حضرت سے کہا کہ یا حضرت آپ مستعد عقوبت ہین کہ خلیفہ آپ پر بہت خشمناک ہے حضرت نے فرمایا کیا میرے ساتھ مالک دنیا و آخرت نہین ہے اوس مالک سے مجھے امید ہے کہ وہ مجھے انشاء اللہ محفوظ رکھے گا حضرت نے ایک دعا پڑھی اور تین مرتبہ دست مبارک اپنے سر اقدس کے گرد پھرایا جب ہارون پاس پہونچے دیکھا کہ وہ تھی گھر مین حیران و پریشان اسطرح کھڑا ہے جسطرح کسی عورت کا بچہ مر گیا ہو جب اوسنے مجھے دیکھا پوچھا میرے پسر عم کو تم لائے مین نے کہا ہان لایا ہون اوسنے کہا کیا تو نے اونکو میرے غصہ و غضب سے مطلع کیا ہے کہ مین اونپر خشمناک ہون اسلیئے کہ جو کچھ مین کہ رہا تھا اوسکے عمل مین لانے کا ارادہ نہ تھا مین نے کہا اونسے کچھ نہین ذکر کیا اوسنے کہا اچھا حاضر کرو جب حضرت داخل ہوئے اور ہارون کی نظر حضرت پر پڑی اپنی جگہ سے دوڑ کے اپنے ہاتھ حضرت کی گردن مین ڈال کے کہا

اے برادر و پسر عم و وارث حقیقی خلافت مرحبا خوش آمدی یہ کہکے حضرت کو قریب بٹھایا اور کہا میری ملاقات کو آپ کم کیون آتے ہین حضرت نے فرمایا تمھارے ملک کی وسعت اور تمھاری محبت دنیا میرے کم آنیکا باعث ہے اوس شقی نے شیشۂ عطر منگا کے حضرت کی ریش مبارک کو معطر کیا اور حکم دیا کہ خلعت اور دو کیسۂ زر حاضر کرین جب حاضر کیا حضرت نے فرمایا اگر غربائے فرزندان ابوطالب کا تزویج کرنا جس سے انکی قطع نسل میّت تک نہو مجھے منظور نہوتا تحقیق کہ یہ مال مین قبول نکرتا پس باہر تشریف لائے اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ جب حضرت باہر تشریف لیگئے مین نے ہارون سے کہا آپ چاہتے تھے حضرت کو سیاست کرین اور جب وہ آئے آپنے اونھین خلعت دیا اور مکرمت و نوازش کی اسکا سبب کیا ہے ہارون نے کہا جب تم حضرت کو لینے گئے مین نے دیکھا کہ ایک گروہ نے میرے گھر کو گھیر لیا ہے اونکے ہاتھون مین حربے تھے وہ سب طرف سے حربون کا رخ میرے قصر کے نیچے لیگئے اور کہا اگر کچھ بھی ایذا فرزند رسول خداؐ کو تونے پہونچائی یہ جان لینا اس قصر کو ہم زمین پر سے پلٹ دین گے اور اگر اونسے تونے احسان کیا اوسوقت ہم تجھسے دست بردار ہوکے واپس جائینگے و بروایت دیگر ثوبانی سے منقول ہے کہ کہا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ دس سال سے زیادہ اس طرح رہے کہ جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہوتا تھا سجدہ مین جاکے مشغول دعا و تضرع زوال شمس تک رہتے تھے اور جن دنون حبس ہارون مین تھے وہ ملعون مکرر بالائے سقف جاکے اوس حجرہ کیطرف نظر کرتا تھا جسمین حضرت محبوس تھے وہ شقی یہ دیکھتا تھا کہ کوئی کپڑا زمین پر پڑا ہے سوائے اسکے اور کچھ نہ دیکھتا تھا ایک روز اوسنے ربیع دربان سے کہا کہ یہ کپڑا کیسا اس حجرہ مین دیکھ پڑتا ہے ربیع نے کہا یہ کپڑا نہین ہے بلکہ امام موسیٰ کاظمؑ ہین ہر روز بعد طلوع آفتاب سجدہ مین جاکے تاوقت زوال سجدہ مین رہتے ہین ہارون نے کہا تحقیق کہ آنحضرت رہبانان وعباد بنی ہاشم سے ہین ربیع نے کہا جبکہ آپ جانتے ہین وہ ایسے ہین پھر انکو اس زندان تنگ مین کیون قید کیا ہے اوس ملعون نے کہا دولت و حشمت ایسکی مقتضی ہے کہ اونکو اسیطرح رکھون و بروایت اول جب ہارون کو معلوم ہوا کہ فضل بن ربیع قتل آنحضرت نہین چاہتا یہ خیال کرکے آنحضرت کو قیدخانہ سے نکال فضل بن یحیی برمکی پاس محبوس کیا فضل ہر شب ایک خوان طعام حضرت کے لیے بھجواتا تھا اور دوسری جگہ سے کھانا حضرت کے لیئے نہ آنے دیتا تھا شب چہارم جب خوان طعام حضرت کے لیے لائے امام مظلوم نے سر بجانب آسمان بلند فرما کے کہا خداوندا توجانتا ہے کہ اگر قبل اسکے ایسا کھانا مین کھاتا تحقیق کہ اعانت اپنے ہلاک پر کرتا اور امشب اس طعام کے کھانے سے مجبور و معذور ہون جب اوس سے تھوڑا طعام تناول کیا اثر زہر بدن شریف آنحضرتؑ مین ظاہر ہوا اور حضرت بیمار ہوگئے جب صبح ہوئی اوس شقی نے طبیب حضرت پاس

حال زندان و زہر دادن بامام موسیٰ کاظم علیہ السلام

بھیجا اور مزاج پرسی کی حضرت نے جواب ندیا جب بہت مبالغہ و اصرار کیا اوسوقت حضرت نے اپنا دست مبارک
اُس طبیب کو دکھاکے فرمایا یہ میری بیماری ہے جب طبیب نے نظر کی دیکھا کف دستِ مبارک سبز ہوگیا ہے اور وہ زہر
جو کہ حضرت کو دیا تھا اس جگہ جمع ہوگیا ہے طبیب یہ کیفیت دیکھ کے ہارون پاس گیا اور کہا قسم بخدا جو کچھ تم نے
انسے سلوک کیا ہے اُسے وہ تم لوگونسے زیادہ جانتے ہین پس حضرت نے اُسی مرض مین انتقال کیا و بروایت دیگر چند
فضل بن یحییٰ پر تاکید نسبت قتل آنحضرؑ کی مگر اوسے جرأت نہوئی بلکہ وہ تعظیم و تکریم آنحضرت کرتا تھا جب ہارون ملعون بمقام
رقہ گیا اوسے خبر پہونچی کہ آنحضرت فضل بن یحییٰ پاس مکرم و معظم رہتے ہین اور وہ کوئی صدمہ اور تکلیف حضرتکو نہین
پہونچاتا اوسنے مسرور خادم کو بہ تعجیل بجانب بغداد روانہ کیا کہ بلا خبر فضل بن یحییٰ کے مکان مین داخل ہوکے حال آنحضرت
کا مشاہدہ کرے اگر اوسی طرح پاے جسطرح لوگون نے خبر دی ہے اوسوقت ایک خط بنام عباس ابن محمد اور دوسرا خط
بنام سندی بن شاہک اس مضمونکا بھیجدے کہ جو کچھ تمنے اون خطونمین لکھا ہے اوسکی تعمیل کرو پس مسرور خفیہ داخل بغداد
ہوکے اچانک مکان فضل بن یحییٰ مین گیا اور کوئی نہ سمجھا کہ یہ کس کام کو آیا ہے جب اوسنے دیکھا کہ آنحضرت اُسکے
مکان مین باعزت و آبرو ہین اوسی وقت وہ ملعون باہر جاکے عباس بن محمد کے مکان مین گیا اور نامہ ہارون
اوسے دیا جب اُسنے خط کھولا فوراً فضل بن یحییٰ کو بلایا اور تختون مین کھینچ کے ایک سو تازیانے اوسے
لگائے مسرور خادم نے جو دیکھا وہ ہارون کو لکھا اوسنے مضمون خط پڑھ کے ایک نامہ لکھا کہ آنحضرت کو
سندی بن شاہک ملعون کے سپرد کردے اور اپنی مجلس دیوانی مین بآواز بلند کہا کہ فضل بن یحییٰ نے میری
مخالفت کی ہے مین اُسپر لعن کرتا ہون تم بھی اوسپر لعن کرو یہ سنکے جمیع اہل مجلس نے آواز بلعن فضل بلند کی جب
خبر یحییٰ برمکی کو پہونچی وہ مضطرب ہوکے ہارون کے مکان مین گیا اور دوسری راہ سے سواے راہ
متعارف داخل ہوا اور عقب ہارون آکے اوس ملعون کے کان مین کہا اگر میرے پسر فضل نے آپ کی مخالفت
کی ہین تو آپکی اطاعت کرتا ہون جو کچھ آپ کہین اوسکی تعمیل کرون یہ سنکے وہ ملعون اوسکے پسر فضل سے
راضی ہوا اور اہل مجلس کیجانب مخاطب ہوکے کہا فضل پر بوجہ اوسکی مخالفت کے مین نے لعنت کی تھی اب
اوسنے توبہ کی اور مین نے اوسکی تقصیر عفو کردی تم بھی اُس سے راضی ہوان اشقیانے بآواز بلند کہا ہم اوسکے
دوست ہین جسکے آپ دوست ہین اور ہم اوسکے دشمن ہین جسکے آپ دشمن ہین پس یحییٰ بہ تعجیل بغداد روانہ ہوا
اوسکے آنے سے لوگ متفکر و متوحش ہوے جو کوئی اوس سے پوچھتا تھا وہ کہتا تھا قلعہ کی تعمیر اور عاملون کے
تفحص احوال کے لیے اسطرف آیا ہون چندروز وہ ملعون عمال کی دیکھ بھال مین مشغول رہا بعد اسکے
سندی شقی کو حکم دیا کہ آنحضرت کو زہر دے اور چند رطب زہر آلود کرکے سندی ملعون کو دیئے کہ حضرت
پاس لیجائے اور مبالغہ و اصرار کرکے کھلا دیے اور جب تک حضرت نکھائین دست بردار نہو جب سندی شقی وہ

رطب زہر آلود آنحضرت پاس لایا امام مظلوم نے بمجبوری تناول فرمائے۔ ابن بابویہ اور دیگر علما نے حسن بن بشار سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ایک مرد پیر قطیعۃ الربیع کے باشندون سے کہ وہ مشاہیر علمائے اہلسنت سے تھا اور مین اسکے قول پر اعتماد رکھتا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ ایک دن سندی ملعون اسّی آدمی مشاہیر علما اور اعیان بغداد سے جمع کرکے اوس مکان مین لایا جسمین امام موسی کاظم قید رہتے تھے جب ہم لوگ بیٹھے سندی شقی نے کہا اس شخص یعنے امام موسی کاظم کو دیکھو کچھ بھی انھین صدمہ و گزند پہونچا ہے حالانکہ لوگون کو گمان ہے کہ مین نے انکو بہت اذیت و صدمے دیئے ہین اور انکو مشقت و محنت مین رکھتا ہون اس بارہ مین لوگ بہت کچھ کہتے ہین باوجودیکہ ایسے مکان کشادہ مین فرشہائے مکلف پر آرام رکھتا ہون اور خلیفہ انکی طرف سے برائی اپنے دل مین نہین رکھتا اور انھین اسلیے یہان رکھا ہے کہ جب پھر کے آئے انسے ملاقات کرے اسوقت بھی یہ صحیح و سالم بیٹھے ہین اور کسی بات مین انپر تنگ گیری نہین کی گئی ہے اے حاضرین اسوقت یہ بیٹھے ہین تم لوگ انسے دریافت کرو اور گواہ رہو اس بڈھے نے کہا کہ تمام حاضرین مجلس حضرت کو دیکھنے مین مشغول تھے اور آثار فضل و عبادت و انوار سیادت و نجابت و سیمائے نیکی و زہادت جبین مبین آنحضرت سے ساطع و لامع تھے پس حضرت نے فرمایا اے گروہ جو کچھ اسنے دربارہ وسعت مکان و منزل و رعایت ظاہری بیان کیا اسیطرح ہے جو اسنے کہا و لیکن تم لوگ گواہ رہو کہ اسنے مجھے نو دانہ انگور مین زہر دیا ہے اور کل کے روز میرا رنگ سبز ہو جائیگا اور پرسون اس خانہ رنج و عنا سے رحلت کرکے بعالم بقا و رفیق اعلا ملحق ہونگا جب حضرت نے یہ فرمایا سندی ملعون کانپنے لگا اور مثل شاخہائے درخت خرما اوسکا بدن پلید کانپتا تھا پھر حضرت نے اوس ملعون سے کہا کہ میرے غلام کو بھیجدے کہ میرے انتقال کے بعد وہ غلام میرا متکفل احوال ہو اوس شقی نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے مال سے آپکو کفن دون حضرت نے قبول نکیا اور فرمایا کہ ہم اہلبیت کا مہر زنان و زاد حج و کفن ہمارے مال پاکیزہ سے ہوتا ہے اور میرا کفن میرے پاس موجود ہے جب حضرت نے رحلت کی سندی ملعون نے علما و فقہا و رؤسائے بغداد کو طلب کیا اور کہا دیکھو کوئی نشان زخم بدن حضرت مین نہین ہے لازم ہے کہ لوگون سے بیان کرین کہ ہارون کی کوئی تقصیر فوت آنحضرت مین نہین پس حضرت کو بغداد کے پل پر لٹا کے چہرۂ نورانی کھول دیا اور لوگون کو ندا کی کہ یہ امام موسی کاظم ہین انھون نے دنیا سے رحلت کی ہے آؤ انکو دیکھو اس منادی سے لوگ آئے اور چہرۂ مبارک آنحضرت پر نظر کرتے تھے و بروایت دیگر بعد وفات آنحضرت سندی شقی نے بحکم ہارون ملعون ستر فقہا و امرا و اشراف بغداد کو بلا کے جسم مبارک آنحضرت کھولا اور کہا دیکھو کوئی زخم انکے بدن پر تو نہین ہے اپنی موت سے انھون نے انتقال کیا ہے گواہ رہو اور جو کچھ لوگ خلیفہ پر اتہام لگاتے ہین وہ غلط ہے

ذکر زہر دینا ہارون ملعون کا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

اون سبنے جسم شریف آنحضرت کو دیکھا اور پاہاے مبارک پر جہندی کا نشان پایا پھر ایک محضر لکھا گیا اُن سبنے
اوس محضر باطل پر اپنی گواہی لکھدی و بروایت عمر بن واقد آنحضرت نے اپنی وفات سے تین دن پہلے مسیب
بن زہیر موکل کو بلا کے فرمایا اے مسیب او سنے کہا لبیک اے میرے مولا۔ حضرت نے فرمایا آج کی رات
اپنے جد جناب رسول خدا صلعم کے مدینہ مین جاتا ہون کہ اپنے فرزند علی کو وداع کر کے اپنا وصی کرون اور ودائع امامت
و خلافت کو اوسکے سپرد کر دون جسطرح میرے پدر بزرگوار نے مجھے سپرد کئے تھے مسیب نے کہا یا ابن رسول اللہؐ
کسطرح دروازون اور قفلون کو کھولون حالانکہ دربان و نگہبان دروازون پر بیٹھے ہین حضرت نے فرمایا اے
مسیب تیرا یقین قدرت خدا اور ہماری بزرگی مین کسقدر ضعیف ہے کیا تو نہین جانتا کہ جس خدا نے دریاے
علوم اولین و آخرین کو ہمپر کھولا ہے وہ اسپر قادر نہین ہے کہ مجھ پر ایسا کرسکے کہ دروازے کھولے جائین مدینہ
پہونچاوے مسیب نے کہا یا ابن رسول اللہ دعا کیجئے کہ خدا مجھے ایمان پر ثابت رکھے حضرت نے دعا
کر کے فرمایا اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ پھر فرمایا خدا کو اوس اسم سے یاد کرتا ہون جس اسم سے آصف برخیا نے خدا کو یاد
کیا اور تخت بلقیس کو دو مہینے کی راہ سے ایک چشم زدن مین سلیمانؑ پاس حاضر کر دیا تھا خدا سے اُمید ہے
کہ وہ اسی ساعت مجھے مدینہ مین علی میرے فرزند پاس پہونچا دے مسیب نے کہا یہ فرما کے حضرت مشغول دعا
ہوے جب مین نے حضرت کی طرف نظر کی اونکو جاے نماز پر نہ دیکھا متحیر اوس گھر مین کھڑا منتظر و متعجب تھا تھوڑی
دیر کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ حضرت اپنی جاے نماز پر آگئے اور زنجیرین اپنے پاہاے مبارک مین پہن لین
یہ دیکھکے مین نے سجدۂ شکر کیا اسلیے کہ خدا نے مجھے قدر و منزلت آنحضرت پر مطلع کیا حضرت نے فرمایا
اے مسیب سر اوٹھا اور سن کہ مین تیسرے روز اس دنیا سے رحلت کرونگا جب مین نے اس خبر
وحشت اثر کو سنا قطرات اشک حسرت اپنی آنکھون سے برساے حضرت نے فرمایا گریہ نہ کرو کہ میرے بعد
میرا فرزند علی امام اور تمھارا مولا ہے تمکو چاہیئے اونکا دامانِ ولایت تھامے رہو کہ جب تک تم اونکے ہمراہ
ہو اور اونکی متابعت سے دست بردار نہوگے ہرگز گمراہ نہوگے مین نے کہا الحمد للہ جب تیسرا دن ہوا اسیر
مولا نے مجھے طلب کیا اور فرمایا جو کچھ مین نے تمکو خبر دی تھی آج اوس سفر آخرت پر عازم ہون جب مین
تمسے پانی مانگ کے پیون اور میرا شکم زہر قہر سے نفخ کرے اور اعضا پر ورم آجاے اور رنگ چہرہ زردی مائل
ہو اوسکے بعد سرخ و زرد ہو کے برنگہاے مختلف دیکھنا اوسوقت ہرگز مجھ سے کلام نکرنا اور کسیکو قبل وفات
میرے حال کی اطلاع ندینا مسیب نے کہا کہ مین وعدہ آنحضرت کا منتظر حزین و غمگین کھڑا تھا یہانتک کہ حضرت
نے بعد ایک ساعت کے پانی طلب کر کے پیا اور فرمایا اس سندی بن شاہک ملعون کو گمان ہے کہ مجھے غسل و کفن
دیگا نہایت دشوار ہے۔ یہ امر ہرگز نہوگا اسلیے کہ انبیا و اوصیا کو سواے نبی اور وصی کے دوسرا غسل نہین دیتا

معجزات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ ایک جوان خوشرو کہ نور سیادت و ولایت جبین مبین سے اوس کے لامع اور سیماے نجابت و امامت چہرۂ نورانی سے ساطع اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے بہت مشابہ تھا پہلوے مبارک آنحضرت مین بیٹھا ہے مین نے چاہا حضرت سے اوس جوان کا نام پوچھون حضرت نے مجھے آواز دی کہ مین تمسے نہین کہہ چکا ہون کہ مجھسے بات نکرنا یہ سنکے مین خاموش ہوگیا بعد ایک لحظہ کے امام مسموم غریب مظلوم نے اپنے فرزند دلبند کو وداع کرکے بعالم قدس رحلت فرمائی اور حضرت امام رضا علیہ السلام میری نظرسے غائب ہوگئے جب خبر وفات آنحضرت ہارون ملعون کو پہونچی اوسنے سندی بن شاہک شقی کو حکم تجہیز وتکفین آنحضرت دیا خروش وغلغلہ شہر بغداد سے بلند ہوا اشراف و اعیان و ساکنان شہر حاضر ہوے صداے نالہ وفغان بلند ہوئی زمین وآسمان گریہ وزاری کرکے مظلومیت آنحضرت پر زار زار روئے سندی ملعون با مردمان دیگر متوجہ غسل آنحضرت ہوا مسیب کہتے ہین کہ جسطرح آنحضرت نے مجھے خبر دی تھی اسیطرح یہ لوگ گمان کرتے تھے کہ حضرت کو غسل دے رہے ہین اور قسم بخدا کہ انکا دست نجس بدن مطہر آنحضرت تک نہ پہونچتا تھا اور وہ ملاعین یہ جانتے تھے کہ ہم حضرت کو غسل وکفن دے رہے ہین مگر قسم بخدا اون اشقیا سے کوئی امر نسبت آنحضرت واقع نہوا بلکہ امام رضا علیہ السلام متکفل غسل تھے اور یہ لوگ حضرت کو نہ دیکھتے تھے جب حضرت اپنے پدر بزرگوار کے غسل وکفن سے فارغ ہوے میری طرف مخاطب ہو کے فرمایا اے مسیب لازم ہے کہ میری امامت مین شک نکرنا اور میرے دامان متابعت سے دست بردار نہونا تحقیق کہ مین تیرا پیشوا اور مقتدا ہون اور بعد اپنے پدر بزرگوار کے میں حجت خدا ہون یہ فرما کے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کو مقبرۂ قریش مین کہ جہان بالفعل مرقد مطہر آنحضرت ہے دفن کیا ابن بابویہ اور علماے دیگر نے روایت کی ہے کہ جب سندی ملعون نے جنازہ آنحضرت اوٹھایا اور چاہا مقبرۂ قریش مین لیجائے کئی ملعونون کو حکم دیا کہ ندا کرین کہ جسے خبیب ابن خبیث کی طرف دیکھنا منظور ہو وہ موسی کاظم علیہ السلام کی طرف نظر کرے اسلیمان بن ابی جعفر برادر ہارون کا دریا کے کنارہ ایک مکان تھا جب وسنے لوگون کی صداے شور وغوغا سنی اور یہ آواز اوسکے کان مین پہونچی قصر سے نیچے اوترا اور اپنے غلامونکو حکم دیا کہ اون ملعونون کو ہٹا دو اور عمامہ اپنے سر سے پھینک گریبان چاک کر برہنہ پا عقب جنازہ آنحضرت روانہ ہوا اور حکم دیا کہ جنازۂ آنحضرت کے آگے آگے ندا کرین جسے طیب پسر طیب (بالکسر ۱۲ پاک ۱۲) کیطرف نظر کرنا منظور ہو وہ امام موسی کاظم کیطرف نظر کرے بعد اسکے تمام مردم بغداد جمع ہوگئے صداے شیون وفغان زمین سے آسمان تک بلند ہوئی جب نعش مطہر آنحضرت کو مقبرۂ قریش مین لائے بخیال ظاہرداری آپ کھڑا ہو کے متوجہ غسل حنوط وکفن آنحضرت ہوا اور جو کفن اوسنے اپنے لیے رکھا تھا اور اوسکی قیمت اڑھائی ہزار اشرفی تھی تمام قران اُسپر لکھا تھا

حال تجہیز و تکفین و تدفین امام موسی کاظم علیہ السلام

وہ کفن کلام اللہ ناطق یعنے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہنایا اور باعزاز واکرام تمام حضرت کو مقبرۂ قریش مین دفن کرکے قبر شریف کو زمین سے چار انگشت بلند کیا اور ضریح گرد قبر مقدس بناکے قبہ بنوا دیا جب یہ خبر ہارون کو پہونچی بخوف طعن وتشنیع مردم اس ملعون نے سلیمان کو ایک نامہ لکھا اوسمین اوسکی تحسین وآفرین کی اور لکھا کہ سندی بن شاہک نے وہ اعمال زشت میرے حکم سے نہین کئے تھے اب مین تم سے خوش ہون کہ تمنے اوسے علیحدہ کر دیا۔ آنحضرت کے خدام مین سے ایک خادم نے روایت کی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مدینہ سے عراق لیگئے امام رضا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ ہرشب رخت خواب آنحضرت کو مکان کی دہلیز پر بچھاتا جب حضرت تعقیب نماز عشا ونوافل سے فارغ ہوتے تھے ایک لحظہ استراحت فرماکے تمام شب وہان عبادت مین مشغول رہتے تھے جب صبح ہوتی تھی مکان مین تشریف لیجاتے تھے حسب ارشاد پدر بزرگوار چار سال تک حضرت اس سنت پر ہرشب قیام فرماتے رہے بعد اسکے ایک شب فرش خواب حضرت کے لئے بچھایا اور انتظار رہا کہ آنحضرت مسجد رسول سے بطریق معہود تشریف لائین جسقدر انتظار کیا حضرت نہ آئے حضرت کے نہ آنے سے اہلبیت عصمت وطہارت کو نہایت تشویش وفکر ہوئی جب صبح ہوئی حضرت امام رضا تشریف لاکے ام احمد پاس گئے اور فرمایا وہ تبرکات جو پدر بزرگوار نے آپ کے سپرد کئے ہین مرحمت کیجئے ام احمد نے یہ سنکے نوحہ وزاری کی اور سینہ پر درد سے آہ سرد بھرکے گریبان صبر چاک کیا اور فریاد کی کہ واللہ آنحضرت نے رحلت کی ہے پس امام رضا نے انکو تسلی دلاسہ دیکے رونے پیٹنے سے منع کیا اور فرمایا اس راز کو افشا نکرنا بلکہ اس آتش حسرت کو سینہ مین پنہان رکھنا کہ ابھی حاکم مدینہ کو خبر پہونچتے ہی وہ کہے گا کہ یہ لوگ دعوی امامت رکھتے ہین اور علم غیب کی خبر دیتے ہین جو سلوک اون اشقیا نے پدر نامدار نے کیا وہی مجھ سے بھی کرینگے یہ سنکے جو کچھ اسرار امامت ام احمد پاس مع چار ہزار دینار سپردگی مین تھے سب اونھون نے حضرت کے سپرد کیے اور کہا جس روز حضرت مجھے وداع کرتے تھے فرماتے تھے اس امانت پر کسیکو مطلع نکرنا اور جو کوئی میرے فرزندون سے تمھارے پاس آئے اس امانت کو اوسکے سپرد کردینا۔ واضح ہو کہ مین بسعادت شہادت فائز ہوتا ہون اور امام رضا میرا فرزند امام زمان اور جانشین میرا ہے راوی کہتا ہے بعد کئی روز کے خبر وفات آنحضرت مدینہ مین منتشر ہوئی اور جب ہمنے حساب کیا اوسی شب وفات آنحضرت واقع ہوئی جس شب امام رضا بتائید الٰہی مدینہ سے بغداد مین جاکے مشغول تجہیز وتکفین والد بزرگوار ہوے تھے اور اوس شب گھر مین تشریف نہ لائے تھے اسکے بعد امام رضا واہلبیت عصمت وطہارت نے حضرت کا ماتم برپا کیا۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر عمر بن واقد سے روایت کی ہے کہ جب ہارون ملعون فضائل ومعجزات وعلم وکمالات امام موسیٰ کاظمؑ سے دل تنگ ہوا اور شیعون کا اعتقاد

معجزۂ حضرت امام رضا علیہ السلام

وہ رجوع آنحضرت سے ظاہر ہوا وہ شقی اپنی پادشاہی و ملک سے خائف ہوا بظاہر حضرت کو قتل نکر سکتا
تھا اوسکی رائے شوم مین یہ آیا کہ حضرت کو زہر سے شہید کرے پس ایک طبق انگور طلب کرکے تھوڑے زہر دار کئے
اور ایک سینی منگاکے بیس دانہ اون رطب کے اوس سینی مین رکھے اور ایک زہر اور سوئی ڈورا منگاکے
دوڑا زہر مین بھگویا اور ڈورے کو کئی کئی دفعہ ایک ایک رطب مین ڈال کے کھینچا تا آنکہ جان گیا کہ زہر نے
اون رطب مین اپنا اثر کیا ہے پھر اون خرمون کو اور دوسرے خرمون مین رکھکے سینی خادم کو دی اور کہا
اس سینی کو امام موسی کاظمؑ پاس لیجا اور کہکہ رطب نفیس خلیفہ کے لیے لائے تھے خلیفہ نے یہ نچاہا کہ آپ انھین
تنہا نوش کرے بلکہ ان خرمون کو خلیفہ نے اپنے دست مبارک سے چھانٹ کے بھیجا اور کہا ہے ان سبکو
آپ تناول کرین اور خادم کو حکم دیا کہ حضرت کو یہ سب رطب کھلا دینا اور وہین ٹھہرا رہنا کہ تیرے سامنے
سب کھالین اور سوا ے حضرت کے کسی دوسرے کو نہ کھانے دینا جب خادم مذکور سینی حضرت پاس لایا
اور پیغام ہارون کا پہونچایا حضرت نے خلال مانگا اور وہ خادم سامنے کھڑا رہا پس حضرت اوس
خلال سے رطب اوٹھا کے تناول فرماتے تھے ہارون پاس ایک کتہ تھا کہ وہ شقی اوسے بہت دوست
رکھتا تھا اور زنجیر اوسکے طلا اور مرصع کار تھے اوسکی گردن مین ڈالا تھا اوسوقت وہ کتہ با عجاز آنحضرت رسی توڑ کے
زنجیرین زمین پر گھسیٹتا ہوا حضرت پاس آیا حضرت نے ایک رطب زہر آلود خلال سے اوٹھا کے اوس
کتے کو ڈالدیا اوس کتے نے وہ رطب کھا لیا اور اوسیوقت زمین پر لوٹنے اور چلانے لگا اور اعضا اوسکے
پارہ پارہ ہو گئے حضرت نے باقی رطب بھی نوش فرمائے وہ خادم سینی ہارون پاس لے گیا اوس
ملعون نے پوچھا سب رطب اونھون نے کھالیے خادم نے کہا ہان- ہارون نے پوچھا بعد کھانیکے اونکا
کیا حال تھا خادم نے کہا کوئی تغیر حضرت مین نہین دیکھا- جب کتے کا مرنا اوس سگ نے سنا مضطرب
ہوکے اوسے دیکھنے آیا- دیکھا کہ وہ کتہ پارہ پارہ ہو گیا ہے اور اثر زہر اوسمین ظاہر ہے- پس ایک
خادم کو بلاکے حکم تلوار لانے کا دیا اور کہا اگر اون رطب کی صحیح صحیح خبر مجھ سے نہ کہے گا تجھے قتل کرون گا خادم
نے جب تلوار دیکھی جو کچھ گذرا تھا سب عرض کر دیا- سنکے اوس شقی نے کہا امام موسی کاظمؑ کے بارے مین
مجھے کچھ بن نہین پڑتا ہمارے رطب نفیس کھاکے ہمارے سگ عزیز کو مار ڈالا اور ہمارا زہر ضائع کیا
ابن شہر آشوب نے کتاب انوار سے روایت کی ہے کہ جن دنون امام موسی کاظمؑ ہارون ملعون پاس قید
تھے اوس شقی نے ایک کنیز نہایت حسین و جمیل حضرت کی خدمت کو زندان مین بھیجدی کہ شاید حضرت
اوسکی طرف مائل ہون اور لوگون کی نظرون مین حقیر ہو جائین یا اس سبب سے وہ کنیز بھیجی کہ اوسکے بہانہ
سے یہ مکر و فریب حضرت کو شہید کرے جب اوس کنیز نے حضرت کی خدمت مین حاضر کیا فرمایا مجھے اسکی احتیاج نہین

تم لوگون کی نظرون مین اسکی قدر ہے اور ہمکو اسکی مطلق قدر نہین جب یہ خبر ہارون کو پہونچی وہ ملعون غضبناک ہوا اور کہا اوسنے جاکے کہو ہمنے تمکو تمھاری رضامندی و خوشی پر حبس و قید نہین کیا ہی اور ہمکو تمھاری اجازت درکار نہین ہے یہ کہکے اس کنیز کو وہان چھوڑکے واپس چلے آؤ جب اوس کنیز کو حضرت پاس بھیجا اُس ملعون نے مجلس برخاست کرکے ایک خادم کو حکم دیا کہ اس کنیز کی خبر لائے خادم مذکور جاکے واپس آیا اور کہا وہ کنیز سجدہ مین کہہ رہی ہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ ہارون ملعون نے کہا امام موسی کاظمؑ نے اوسپر جادو کیا ہی جب اوس کنیز کو بلایا کانپ کانپ کے آسمان کیطرف دیکھتی تھی ہارون نے کہا تجھے کیا ہوگیا ہے اُس کنیز نے کہا مجھپر حالت عجیب طاری ہے جب حضرت پاس گئی آنحضرت ہر وقت مشغول نماز تھے میری طرف متوجہ نہوئے جب نماز سے فارغ ہوگئے مشغول ذکر و تسبیح ہوئے اوسوقت حضرت کے قریب گئی اور مینے کہا کسی خدمت کا حکم مجھے کیون نہین دیتے حضرت نے فرمایا تیری طرف مجھے کوئی احتیاج نہین مینے کہا مجھے آپکی خدمتگذاری کو بھیجا ہے کہ آپکی خدمت کرون حضرت نے اشارہ سے فرمایا یہ لوگ کسلیئے ہین جب اُس طرف مینے نظر کی ایسے وسیع باغ و بُستان دیکھے جنکی انتہا دکھائی نہ دیتی تھی باقسام ریاحین و میوہ جات آراستہ تھے اون باغون مین حوران و غلمان نظر آئے کہ ہرگز مثل اونکے حسین و جمیل مین نے نہ دیکھے تھے جامہ ہای حریر و دیبا پہنے تاجہائے مکلل باقسام جواہر گران بہا سر پر رکھے ہر قسم کے طعام و میوہ جات و طشت و ابریق ہای لطیف ہاتھ مین لیے حضرت کی خدمت مین کھڑے تھے جب مین نے یہ حال دیکھا بیہوش ہوکے سجدہ مین گری اور سر سجدہ سے نہ اوٹھایا یہانتک کہ آپکا خادم مجھے اپنے ہمراہ یہان لایا اُس ملعون نے کہا اے خبیثہ شاید سجدہ مین تو سوگئی ہو اور خواب مین یہ سب تونے دیکھا ہو کنیز نے کہا قسم بخدا سجدہ کرنے سے پہلے یہ کیفیت مین نے دیکھی اور اس حال کے مشاہدہ سے ایک دہشت ایسی مجھپر طاری ہوئی کہ مین نے سجدہ کیا۔ یہ سُنکے ہارون نے ایک خادم کو حکم دیا کہ اس کنیز کی خبر رکھو کہ یہ قصہ اور کسی سے ذکر نکرے وہ کنیز مشغول نماز ہوئی اور ہمیشہ عبادت کیا کرتی تھی لوگون نے پوچھا نماز کیون پڑھا کرتی ہے اوسنے کہا ایک عبد صالح کو مین نے دیکھا کہ وہ ہمیشہ مشغول نماز رہتے ہین مین نے بھی اونکی پیروی کی پوچھا یہ نام (عبد صالح) تونے کہان سے جانا اُسنے کہا جن کنیزون کو مین نے باغ مین دیکھا اور جن حورون کو مشاہدہ کیا اونھون نے مجھے آواز دی کہ عبد صالح پاس سے دور ہو کہ ہم اونکی خدمت گزاری کو آتے ہین کیونکہ ہم اونکے خدمتگذار ہین تو پس مین نے اونکے کہنے سے جانا کہ لقب حضرت کا (عبد صالح) ہے اور ہمیشہ وہ کنیز مشغول نماز و عبادت تھی یہانتک کہ دنیا رحلت کی۔ اور یہ واقعہ چند روز قبل شہادت آنحضرت گذرا۔ بعض کتب مین منقول ہے کہ ہارون ہر ایک شخص کو قتل آنحضرت کی ترغیب دیتا تھا اور کوئی اس امر شنیع کو قبول نکرتا تھا یہانتک کہ اُس ملعون نے اپنے

عاملون کو جو بلاد فرنگ مین تھے انکو لکھا کہ میرے پاس اون لوگون کو بھیجو جو لوگ خدا و رسول کو نہین پہچانتے مجھے اُن لوگون سے ایک کام ہے اون عاملون نے ایسے پچاس آدمی فراہم کرکے بھیجے جب ہارون ملعون پاس حاضر ہوکے اوسنے پوچھا تمھارا خدا اور پیغمبر کون ہے اوںھون نے کہا ہم خدا و رسول کو نہین جانتے بعد اسکے ان لوگون کو اوس گھر مین بھیجا جہان حضرت امام موسیٰ کاظمؑ قید تھے اور حکم دیا کہ جاکے حضرت کو قتل کرو ہارون ملعون کھڑکی سے اوس گھر مین دیکھ رہا تھا کہ حضرت کو یہ لوگ کسطرح قتل کرینگے جب یہ لوگ مکان مین پہونچے اور انکی نظر حضرت پر پڑی ہتھیار ہاتھون سے پھینکدیئے اعضا کانپتے تھے سجدہ مین جاکے رونے لگے حضرت نے دست مبارک اونکے سرون پر پھیر کے اونسے اونھین کی زبان مین باتین کین۔ ہارون ملعون نے جب یہ کیفیت دیکھی خوفناک ہوا کہ کہین ایسا نہو بلوہ ہو جائے پھر اپنے وزیر کو حکم دیا کہ جلد ہی ان لوگون کو اوس مکان سے باہر کردے اون لوگون نے حضرت کی تعظیم کیوجہ سے حضرت کیجانب پشت نکی پچھلے پاؤن چلتے تھے یہانتک کہ اوس مکان سے باہر آئے اور ہارون ملعون پاس نگئے بلکہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوکے بغیر رخصت لیے اپنے شہر واپس چلے گئے۔ شیخ طوسیؒ نے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے قیدخانہ سے داؤد بن زربی کو یحیی برمکی پاس بھیجا اور فرمایا اُس سے کہو حضرت کہتے ہین کس سبب سے تو نے مجھے میرے وطن سے دور کرکے بھیجا ہین اور میرے عیال مین جدائی ڈالی ہو جب داؤد یحیی پاس گیا اور پیغام حضرت کا پہونچایا اوس ملعون نے جھوٹی قسمین کھائین اور کہا میری اس امر مین کوئی تقصیر نہین ہے حضرت نے دوسری خبر کہلا بھیجا کہ مجھے قیدخانہ سے رہا کردے ورنہ خدا سے تیری شکایت کرونگا اور میری نفرین سے تو بچ نسکیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ بہت جلد اپنے اعمال قبیحہ کے سبب سے وہ ملعون بدترین احوال مارا گیا اور سلسلہ برامکہ قطع ہوا شیخ طوسیؒ وابن شہر آشوبؒ نے عیاد مہلبی سے روایت کی ہے کہ جب ہارون ملعون نے امام موسیٰ کاظمؑ کو قید کیا ہمیشہ عجائب و غرائب و معجزات حضرت سے مشاہدہ کرتا تھا اور جو بہانہ حضرت کی شہادت پر کرتا تھا مفقود ہوتا تھا پس یحیی برمکی کو اونسے بلاکے کہا کیا تم وہ عجائب اس شخص سے مشاہدہ نہین کرتے جو مین دیکھتا ہون جسطرح کی حیرانی اونکے بارہ مین مجھے رہا کرتی ہے اوسکی تدبیر کچھ تمھاری خیال مین آتی ہے کہ میرے دل کو اونکے غم والم سے فراغت حاصل ہو یحیی نے کہا میرے ذہن مین یہ آتا ہے کہ اونپر احسان کرکے اونھین قید سے رہا کردیجیے اسلیے کہ اونکے قید کرنے سے لوگون کے دل ہمسے پھر گئے ہین۔ ہارون نے کہا اچھا زنجیر اونکے پاؤن سے نکال کے میرا اُنسے سلام کہو اور بیان کرو کہ آپکا پسر عم کہتا ہے مین نے قسم کھائی ہے کہ آپکو قید سے رہا نکرون تا وقتیکہ میرے پاس آکے مجھسے اقرار نکرو کہ مین نے تمسے برائی کی ہے مجھے عفو کردو اور کہو کہ آپکو اس اقرار کرنے اور اس سوال سے کوئی عار و ننگ نہوگا اسوقت یحیی بن خالد برمکی کو کہ میرا معتمد اور وزیر ہے

مقتل امام موسیٰ کاظمؑ

آپ پاس بھیجتا ہون کہ اوس سے اپنے جرم کا اقرار کرکے عفو چاہو اور یہ جو کچھ مین نے کہا ہے اسکی تعمیل کرو کہ مین اپنی قسم سے بری ہوجاؤن پھر آپکو اختیار ہے جہان چاہیئے چلے جائیئے۔ جب یحییٰ نے پیغام اوس شقی کا حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ سے زیادہ میری عمر کا زمانہ باقی نہین اے یحییٰ جب جمعہ آئے وقت زوال حاضر ہوکے میرے جنازہ پر نماز پڑھنا اور واضح ہو کہ جب ہارون ملعون بمقام رقہ جاکے بجانب عراق معاودت کریگا تجھے اور تیری اولاد سے منحرف ہوجائیگا اور تمھارے سلسلہ کو قطع کریگا تجھے بخوف رہنا لازم نہین اے یحییٰ میرا پیغام اوس ملعون کو پہونچا اور کہدے کہ بروز جمعہ میرے انتقال کی خبر تجھے پہونچیگی اور بروز قیامت حق تعالیٰ کے سامنے جب ہم اور تو حاضر ہونگے اور خدا وند عالم ہمین تجھمین حکم کریگا اوسوقت معلوم ہوگا کہ ظالم و گناہگار کون ہے اور مظلوم و بیگناہ کون ہے والسلام یحییٰ گریان خدمت حضرت سے باہر آیا اور ہارون پاس جاکے قصہ نقل کیا۔ اوس ملعون نے کہا اگر چند روز پہلے امر دعوۂ امامت نکرتے اور یہ باتین چھوڑ دیتے تو بہتر تھا۔ جب جمعہ آیا حضرت نے رحلت فرمائی اور قبل انتقال آنحضرتؑ ہارون ملعون بمقام مدائن چلا گیا تھا شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے علی بن سوید سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا جن دنون امام موسیٰ کاظمؑ حبس و قید ہارون مین تھے مین نے ایک عریضہ خدمت حضرت مین لکھا اور بعد مزاج پرسی چند مسائل کا استفسار کیا بعد ایک مدت کے میرے عریضہ اور مسائل کا جواب پہونچا عنوان خط پر بعد حمد ثنائے سبحانی و بیان حقائق و معارف ربانی حضرت نے لکھا تھا کہ اما بعد تمنے خط لکھکے چند مسائل دریافت کیئے تھے اور مین اُنکے جوابات مین تقیہ کرتا تھا اور اُنکا اخفا مجھپر جائز تھا اب چونکہ مین نے جان لیا کہ سلطنت جبارون کی مجھسے آخر ہوگئی ہے اور اُنکے تحت فرمان سے باہر ہوکے داخل سلطنت اپنے خداوند کا ہوتا ہون جو مالک سلطنت عظیم ہے اور اوس دنیا سے مفارقت کرتا ہون جس نے اپنے کسی دوست سے وفا نہین کی ہرچند اُنھون نے اوسکی محبت مین اپنے پروردگار کی مخالفت کی لہذا تیرے مسائل کے جواب لکھتا ہون۔ واضح ہو کہ ضعفائے شیعہ اپنے دین مین حیران نہون خدا سے خوف کرکے جو کچھ مین نے تجھے لکھا ہے اوسکو نااہل سے نکہنا اور موجب فتنہ و بلا اپنے پیشواؤن کا نہونا تحقیق کہ اول وہ چیز جسکی تجھے اطلاع دیتا ہون یہ ہے کہ اپنی خبر مرگ تجھسے بیان کرون تجھے مطلع کرتا ہون کہ ان دنون دنیا سے مفارقت کرنیوالا ہون بغیر اسکے کہ مفارقت دنیائے فانی سے جزع کرون یا اوس سے جو کچھ راہ خدا مین کیا ہے نادم و پشیمان ہون یا یہ کہ قضا ہائے خدا مین شک کرون پس لازم ہے کہ بعروۃ الوثقائے ولایت اہلبیت رسالت متمسک ہو اور ہر ایک امام کا بعد دوسرے امام کے اقرار کر اور ہر ایک وصی کا بعد دوسرے وصی کے قائل رہ اور اُنکے بمقام انقیاد و تسلیم رہ اور اُنکی گفتار و کردار سے راضی

مؤلف فرماتے ہین کہ یہ نامہ طولانی ہے مگر مین نے اسیقدر بسبب طول اکتفا کی۔ کتاب عیون المعجزات مین کتاب وصایائے علی بن محمد بن زیاد ضمیری سے روایت کی ہے کہ جب سندی شاہک لعین نے رطب زہر آلود حضرت کے لئے بھیجے آپ بھی آیا کہ دیکھے حضرت نے تناول فرمائے یا نہین اور وہ شقی اُسوقت پہنچا تھا جب حضرت دس رُطب زہر آلود تناول کر چکے تھے اُس شقی نے کہا اور تناول کیجیے حضرت نے فرمایا جسقدر مین نے کہائے اونھین سے تیرا مطلب حاصل ہے زیادہ کھانے کی احتیاج نہین پس چند روز قبل وفات حضرت اوس شقی نے قاضیون عادلون کو جمع کر کے حضرت کو اُنکے سامنے بلایا اور کہا لوگ کہتے ہین کہ امام موسیٰ کاظمؑ کو قیدخانہ مین بشدت وتنگی رکھا ہے تم سب انکا حال دیکھو اور گواہ رہو کہ انکو کچھ بھی بیماری نہین ہے اور مین نے انپر تنگ گیری بھی نہین کی ہے حضرت نے فرمایا اے گروہ تم گواہ رہو کہ آج تیسرا روز ہے اُسنے مجھے زہر دیا ہے بظاہر مین صحیح وسالم پایا جاتا ہون ولیکن زہر نے باطن مین اثر کیا ہے آج آخر وقت میرا رنگ نہایت سُرخ ہو جائیگا اور کل بہت زرد ہو گا اور پرسون میرا رنگ بسفیدی مائل ہو جائیگا اور راوسیدن برحمت وخوشنودی حق تعالیٰ ملحق ہونگا جب تیسرا دن آخر ہوا روح مقدس آنحضرت ملاء اعلیٰ مین پیغمبرون صدیقون شہیدون سے ملحق ہوئی وبمقتضائے آیۂ کریمہ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ آنحضرتؑ روسفید بجانب ریاض رضوان تشریف لیگئے کتاب بصائر الدرجات مین بسندہائے معتبر روایت کی ہے کہ ابراہیم بن ابی محمود نے امام رضاؑ سے پوچھا کہ امام اپنا وقت وفات جانتا ہے حضرت نے فرمایا ہان۔ ابراہیم نے کہا امام موسیٰ کاظمؑ کو جسوقت یحیی برمکی نے رطب زہر آلود بھیجے کیا وہ جانتے تھے کہ اوسکو زہر آلود کیا ہے حضرتؑ نے فرمایا ہان جانتے تھے ابراہیم نے کہا دانستہ حضرت نے تناول فرما کے اپنی ہلاکت پر اعانت کی حضرت نے فرمایا قبل تناول علم تھا تاکہ سامان اوسکا درست کرین اور کھاتے وقت حضرت کے دل سے محو ہو گیا اسلئے کہ قضائے حق تعالیٰ جاری ہو شیخ کشی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن طاؤس نے امام رضاؑ سے پوچھا کہ آپ کے پدر بزرگوار کو یحیی بن خالد برمکی نے زہر دیا تھا حضرت نے فرمایا ہان تیس۳۰ دانہ رطب مین زہر دیا تھا اوسنے کہا کیا حضرت نجانتے تھے کہ اون خرمون کو زہر آلود کیا ہے حضرت نے فرمایا اوسوقت فرشتہ محدث نام جو کہ خدا کیطرف سے باتین کرتا تھا غائب ہو گیا۔ **راوی** نے کہا محدث کون ہے حضرت نے فرمایا ایک فرشتہ جبرئیل و میکائیل سے زیادہ تر بزرگ ہے جو کہ حضرت رسولؐ کے ہمراہ رہتا تھا اور سب اماموں کے ہمراہ بھی رہتا ہے **مؤلف** فرماتے ہین کہ یہ حدیث اسیطرح وارد ہوئی ہے اور بعض احادیث سابقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنگام تناول بھی حضرت جانتے تھے اور ہو سکتا ہے کہ یہ احادیث موافق عقول اکثر خلق نازل ہوئی ہون

حال وفات حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اور مجملاً ایسے مطالب کی تحقیق احوال امام حسینؑ علیہ السلام مین مذکور ہوئی کہ تکلیف ائمہ معصومینؑ کی مثل تکلیف دیگران نہین ہے اور خاص اس بارہ مین کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت کو اون خرمون کا نہ کھانا اوسوقت مفید تھا جبکہ اون اشقیا کے ہاتھ سے رہائی پاتے اور وہ ملاعین کسی دوسری طرح بھی قتل نکر سکتے لیکن حضرت جانتے تھے کہ اگر اوس زہر سے شہید نہوتے دوسری طرح جوکہ اُس سے زیادہ امر شنیع ہوتا حضرت کو شہید کرتے پس ہو سکتا ہے کہ سہل بات کو اختیار فرمایا ہو۔ واضح ہو ایسے امور مین فکر نکرتا اور جو کچھ ان حضرات معصومین علیہم السلام سے صادر ہو اوسکی مجملاً تصدیق کرنا عین حق و ثواب اور اولی و احوط ہے

فصل تیسری

بیان بعض ظلم و ستم کا جوکہ زمانۂ آنحضرت مین شیعیان و عزیزان آنحضرتؑ پر گذرے

ابن بابویہ نے بسند معتبر عبداللہ بزاز نیشاپوری سے روایت کی ہے کہ کہا مجھمین اور حمید بن قحطبہ طوسی مین ایک معاملہ تھا ایک سال اوسکے پاس گیا جب اُسنے میرے آنے کی خبر پائی اوسیدن قبل اسکے کہ سفر کے کپڑے اوتارون اُسنے مجھے طلب کیا۔ رمضان مبارک کا وہ مہینہ تھا وقت زوال جب مین اسکے پاس گیا دیکھا اوس مکان مین بیٹھا ہے جسمین ایک نہر جاری ہے جب مین سلام کرکے بیٹھا ایک آفتابہ اور لگن اُسکے سامنے لائے اُسنے اپنے ہاتھ دھوکے مجھسے بھی کہا اپنے ہاتھ دھوو پھر خوان طعام آیا اور مین بھول گیا کہ رمضان کا مہینہ ہے اور صوم سے ہون جب کھانے پر ہاتھ بڑہایا اوسوقت مجھے یاد آیا فوراً مین نے ہاتھ روک لیا حمید نے کہا کیون نہین کھاتے مین نے کہا ماہ مبارک رمضان ہے مین نہ بیمار ہون نہ کوئی اور سبب ہے کہ افطار کرون شاید آپکو ایسا عذر ہے کہ باعث افطار ہوا ہے اوس ملعون نے کہا مین بھی بیمار نہین ہون بلکہ صحیح و سالم ہون یہ کہکے رونے لگا جب کھانے سے فارغ ہوا مین نے کہا ایہا الامیر آپ نے گریہ کیون فرمایا اُسنے کہا اس رونے کا سبب یہ ہے کہ جب ہارون طوس مین تھا ایک شب مجھے طلب کیا جب اُسکے پاس پہونچا دیکھا اوسکے قریب شمع روشن ہے اور ایک شمشیر برہنہ بھی اوسکے سامنے رکھی ہے اور ایک خادم سامنے کھڑا ہے جب اوسنے مجھے دیکھا کہنے لگا تمھاری اطاعت کس درجہ تک ہے مین نے کہا جان و مال سے آپکا مطیع و فرمانبردار ہون یہ سنکے اُسنے ایک ساعت سر نیچے رکھا پھر حکم دیا یہان سے چلا جا جب مکان واپس آیا پھر ایک چوبدار آکے مجھے بُلا لیگیا اس دفعہ مین ڈرا اور کہا انا للہ و انا الیہ راجعون گویا میرا قتل اوسے منظور ہے اوسوقت اُسنے مجھے دیکھکے شرم کی اب پھر بلایا ہو کہ قتل کرے جب اوسکے قصر مین گیا پھر اُسنے وہی پوچھا کہ تم میرے کسدرجہ مطیع ہو مینے جواب دیا اپنے زن و فرزند و جان و مال سے مطیع و فرمانبردار ہون یہ سُنکے وہ متبسم ہوا اور رخصت کیا۔ جُون ہی گھر مین پہونچا دوسرا چوبدار بلانے آیا جب مین داخل مجلس ہوا پھر مجھسے ہارون نے وہی سوال کیا مین نے کہا جان و مال زن و فرزند مردین سے

آپکی اطاعت مین حاضر ہون جب اوسنے یہ سُنا ہنسنے لگا اور حکم دیا کہ اس تلوار کو اوٹھالے اور جو کچھ یہ خادم کہے اوسکی تعمیل کر یہ سُنکر خادم نے تلوار میرے ہاتھ مین دی اور مجھے ایک مکان مین لیگیا جسمین قفل لگا تھا اوس خادم نے قفل کھولا اور مجھے اوس گھر مین لایا جب مین مکان کے اندر گیا ایک کنوان صحن مین دیکھا اور تین کوٹھریان اوس صحن کے اطراف مین تھین اور ہر ایک کوٹھری مقفّل تھی آوس خادم نے ایک کوٹھری کھولی اوسمین بیسؔ آدمی ضعیف و جوان و طفل جنکے سرون پر گیسو اور کاکل تھے مجھے نظر پڑے سب زنجیرون مین جکڑے تھے اور سبکے سب فرزندان امیر المومنین ؑ و فاطمہ ؑ سے تھے پھر اوس خادم نے کہا تمکو خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ ان سبکو قتل کرو وہ خادم ایک ایک کو باہر لاتا تھا اور مین وہیں کنوین کے کنارے اونکو قتل کرتا تھا یہانتک کہ سبکو قتل کرکے سر اور بدن کنوین مین پھینکدیئے آوس خادم نے دوسری کوٹھری کھولی اوسمین بھی بیسؔ نفر فرزندان علیؑ و فاطمہؑ سے قید تھے خادم مذکور نے کہا خلیفہ نے تمکو انکے بھی قتل کا حکم دیا ہے ایک ایک کو خادم باہر لاتا تھا اور مین قتل کرکے کنوین مین پھینکدیتا تھا یہانتک کہ بیسون سادات معصوم و مظلوم کو مین نے قتل کیا آوس خادم نے تیسری کوٹھری کا دروازہ کھولا اوس کوٹھری مین بھی بیسؔ سادات علوی و فاطمی قید تھے اور گیسو و کاکل علامت سیادت ان مین تھے اوس خادم نے کہا خلیفہ نے تمکو حکم دیا ہے کہ انکو بھی قتل کرو ایک ایک کو وہ کوٹھری سے باہر لاتا اور مین قتل کرتا تھا۔ یہانتک کہ اونیسؔ سادات کو مین قتل کرچکا جب وہ خادم بیسوین کو باہر لایا وہ ایک مرد ضعیف تھا اوسنے کہا اے ملعون تیرا ہاتھ خشک ہو بروز قیامت میرے جد جناب رسولخداؐ کو کیا جواب دیگا عذر کریگا جبکہ وہ تجھسے سوال کرینگے کہ تو نے ساٹھ نفر میرے فرزندان مظلوم کو کس وجہ سے بظلم و جور قتل کیا جب اوس مرد پیر سے مین نے یہ کلام سُنا کانپنے لگا اور بدن مین رعشہ پڑ گیا یہ دیکھکر وہ خادم بگڑ پڑا آیا اور مجھے للکارا مین نے اون پیر بزرگوار کو بھی قتل کیا اور اون سبکو کنوین مین ڈالدیا اے عبداللہ جبکہ مین نے فرزندان حضرت رسولؐ سے ساٹھ آدمی بظلم و ستم قتل کیئے ہون پھر نماز و روزہ سے کیا فائدہ ہوگا مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ جہنم مین رہونگا

باب دسوان بیان تاریخ ولادت و وفات زبدۂ اصفیا و امام اتقیا پناہ غربا شہید زہر جفا امام ہشتم علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا

اس باب مین تین فصلین ہین فصل پہلی بیان تاریخ ولادت و نسب و اسم و کنیت و لقب آنحضرتؑ

اسم شریف علی کنیت ابوالحسن و مشہور ترین القاب رضا ہے و فاضل و رضی و وفی و قرۃ عین المومنین و غیظ الملحدین بھی لکھے ہیں۔ ابن بابویہ رح نے بسند معتبر بزنطی سے روایت کی ہے کہ کہا میں نے بخدمت امام محمد تقی عرض کیا کہ ایک گروہ مخالفین کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کا رضا لقب مامون نے رکھا ہے جب حضرت کو اسنے اپنا ولیعہد قرار دیا تھا۔ امام محمد تقی ع نے فرمایا دروغ کہتے ہیں بلکہ حق سبحانہ تعالی نے آنحضرت کو بلفظ رضا ملقب کیا اسلیئے کہ آنحضرت آسمان پر پسندیدۂ خدا تھے اور رسولخدا ص و ائمہ ہدی زمین پر اونسے خوشنود تھے اونکو امامت کے لیئے پسند کیا راوی نے کہا آیا آپ کے سب بزرگ پسندیدۂ خدا وائمۂ ہدیٰ نہ تھے حضرت نے کہا ہاں سب تھے راوی نے کہا پھر خاص حضرت کو ان سب حضرات میں اس لقب سے کیوں مخصوص کیا حضرت نے فرمایا اسلیئے کہ مخالفین و دشمن بھی حضرت سے اسطرح راضی تھے جسطرح دوست خوشنود تھے اور اتفاق دوست و دشمن کا حضرت ہی سے تھا اس سبب سے آنحضرت کو اس لقب سے ملقب کیا۔ ایضاً بسند معتبر سلیمان بن حفص سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم ع ہمیشہ اپنے فرزند کو رضا کہتے اور فرماتے تھے کہ میری فرزند کو رضا کہو اسلیئے کہ میں بھی اپنے اس فرزند کو رضا کہا ہوں اور جب آنحضرت کو بخطاب پکارتے تھے ابوالحسن کہتے تھے۔ پدر بزرگوار آنحضرت امام موسیٰ کاظم ع و مادر گرامی آنحضرت اُم ولد تھیں کہ اونکو تکتم و نجمہ واردی و سکن و سما و ام البنین کہتے تھے اور بعضوں نے خیزران و صقر و شقرا بھی نام لکھا ہے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر علی بن میثم سے روایت کی ہے کہ حمیدہ خاتون مادر گرامی امام موسیٰ کاظم ع کہ منجملہ اشراف و بزرگان عجم سے تھیں اونھوں نے ایک کنیز خریدی اور اوسکا تکتم نام رکھا اور یہ کنیز عقل و دین و حیا میں بہترین زنان تھی اور اپنی خاتون حمیدہ کی بہت تعظیم کرتی تھی جس روز سے خریدا تھا کبھی برابر اپنی بی بی کے تعظیماً نہ بیٹھی تھی پس حمیدہ خاتون نے ایک روز امام موسیٰ کاظم ع سے کہا ای فرزند گرامی تکتم ایسی کنیز ہے کہ میں نے اس سے بہتر عقلمندی و حسن آدا میں نہیں دیکھی۔ میں جانتی ہوں کہ جو فرزند اس سے پیدا ہوگا پاکیزہ و مطہر ہوگا لہذا اس کنیز کو میں نے تمھیں بخشا تم اوسکی رعایت حرمت کرنا تو کہتی ہوں جب امام رضا ع اونسے پیدا ہوئے اوسوقت اونکا طاہرہ نام رکھا۔ امام رضا ع دودھ بہت پیتے تھے ایک روز طاہرہ نے کہا ایک اناتجویز کی جائے کہ وہ بھی دودھ پلائے۔ کہا کیا تمھارے پاس دودھ کم ہے۔ طاہرہ نے کہا میں جھوٹ نکہونگی قسم بخدا میرے دودھ کم نہیں ہے ولیکن نوافل و اوراد جسکی مجھے پہلے سے عادت ہے دودھ پلانے سے کم ہوگئے ہیں اس سبب سے میں ایک انا چاہتی ہوں کہ میرے اوراد و نوافل ترک نہو جائیں بسند معتبر روایت کی ہے کہ جب حمیدہ خاتون نے نجمہ کو خریدا ایک شب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضرت نے اونسے کہا اے حمیدہ اپنی کنیز نجمہ کو اپنے فرزند موسیٰ کاظم ع کو دیدو کہ اوس سے

ایک ایسا فرزند متولد ہوگا جو بہترین اہل زمین ہوگا اس سبب سے حمیدہ خاتون نے نجمہ کو اونھین دیا اور
نجمہ باکرہ تھین ۔ ایضاً بسند معتبر ہشام سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز امام موسیٰ کاظم نے مجھسے پوچھا
کہ تمھین کچھ معلوم ہے کہ کوئی بردہ فروش مغرب سے یہان آیا ہے مین نے کہا یا حضرت مجھے نہین معلوم
حضرت نے فرمایا بیشک آیا ہوگا آؤ اوسکے پاس چلین یہ کہکر حضرت سوار ہوئے اور مین بھی خدمت حضرت
مین سوار ہوکے چلا جب بمقام معہود پہونچے ہمنے دیکھا کہ ایک تاجر مغرب کا آیا ہے اور بہت سے غلام اور کنیزین
لایا ہے حضرت نے فرمایا اپنی کنیزین مجھے دکھا وہ تاجر نو کنیزین لایا حضرت نے فرمایا انمین سے کسیکو مین نہین
چاہتا اور لاؤ اوسنے کہا سوائے انکے اور کوئی کنیز میرے پاس نہین حضرت نے فرمایا بلکہ ہے لازم ہے
کہ اوسے بھی لے آؤ اوسنے کہا قسم بخدا سوائے ایک کنیز کے کہ وہ بیمار رہے اور کوئی کنیز نہین حضرت نے
فرمایا اوسیکو لے آؤ جب اوسنے انکار کیا حضرت دولتسرا واپس تشریف لائے ۔ دوسرے روز مجھے اوس
تاجر پاس حضرت نے بھیجا اور فرمایا جس قیمت کو وہ کہے اوس کنیز بیمار کو میرے لئے مول لے آؤ جب مین نے
جاکے اوس تاجر سے اوس کنیز کو طلب کیا اُسنے بہت قیمت مانگی مین نے کہا اسی قیمت پر مین نے مول لی
اُوسنے کہا مین نے بھی فروخت کی ولیکن مجھسے کہو وہ کون صاحب تھے جو کل کے روز تمھارے ہمراہ تھے مین
نے کہا وہ بنی ہاشم سے ہین اُسنے کہا کس سلسلے سے مین نے کہا اور کچھ مین نہین جانتا اس تاجر نے کہا
واضح ہو مین نے اس کنیز کو اطراف بلاد مغرب سے خریدا ہے پھر کہا سزاوار نہین ہے کہ یہ کنیز تم ایسے
پاس رہے بلکہ یہ امر ضروری ہے کہ یہ کنیز بہترین اہل زمین پاس رہے اور جب یہ کنیز اوسکے تصرف مین
آئے ایک زمانہ کے بعد اس سے ایک ایسا فرزند متولد ہو جسکی اہل مشرق و مغرب اطاعت کرین اور حضرت
امام رضا ع اوسنے متولد ہوئے ۔ ایضاً بسند معتبر نجمہ مادر آنحضرت سے روایت کی ہے کہ کہا جب مین حاملہ
بفرزند بزرگوار ہوئی کسی طرح کی گرانی اپنے مین نہ پاتی تھی اور جب سوتی تھی صدائے تسبیح و تہلیل و تحمید
میرے شکم سے آتی تھی اور مجھے خوف ہوتا تھا جب وہ فرزند سعادتمند متولد ہوا اوسنے اپنے دستہائے مبارک
زمین پر رکھے اور سر مطہر بجانب آسمان بلند کرکے لبہائے مبارک کو حرکت دی اور اسطرح کلام کیا کہ مین
نہ سمجھی اوسوقت امام موسیٰ کاظم ع میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا ای نجمہ تمکو کرامت پروردگار مبارک
ہو پھر اپنے فرزند سعادتمند کو ایک جامہ سفید پہنا کے حضرت کو دیا حضرت نے داہنے کان مین اذان اور
بائین کان مین اقامت کہکے آب فرات مانگا اور تالو اُس سے اٹھاکے میری آغوش مین دیا اور فرمایا
اس فرزند کو لو کہ یہ بقیۂ خدا زمین پر اور حجت خدا خلائق پر ہے ۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر محمد بن زیاد سے
روایت کی ہے کہ کہا جسوقت امام رضا ع متولد ہوئے اُسدن امام موسیٰ کاظم ع سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے

یہ میرا فرزند ختنہ کیا ہوا پاک و پاکیزہ متولد ہوا ہے اور جمیع ائمہؑ اسی طرح متولد ہوتے ہیں لیکن ہم مقام ختنہ پر متابعت سنت کے لیے اُسترہ رکھتے ہیں۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے بعضے روز ولادت پنجشنبہ اور بعضے جمعہ کہتے ہیں۔ ابن بابویہ رحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت مدینہ میں بروز پنجشنبہ گیارھویں ماہ ربیع الاول ۱۵۳ھ میں بعد وفات جناب صادقؑ متولد ہوئے۔ اور کلینی علیہ الرحمہ نے ولادت باسعادت ۱۴۸ھ میں لکھی ہے اور بعضوں نے گیارھویں ماہ ذیحجہ ۱۵۳ھ لکھی ہے۔ شیخ طبرسی علیہ الرحمہ نے گیارھویں ماہ ذیقعدہ ۱۵۳ھ کو لکھی ہے نقش نگین آنحضرت بروایات معتبرہ جو کہ خود حضرت سے منقول ہے۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ و بروایت دیگر حسبی اللہ تھا۔ **فصل دوسری** خبر دینا رسول خداؐ و جناب امیرؑ کا بشہادت آنحضرت اور خود حضرت کا اپنی شہادت کی اطلاع دینا۔ ابن بابویہ رحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک شخص خراسان کا رہنے والا بخدمت حضرت امام رضاؑ حاضر ہوا اور کہا میں نے رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے اہل خراسان اوس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب میرے پارۂ تن کو تمھاری زمین پر دفن کریں اور تمکو میری امانت سپرد کریں اور وہ میرا ستارہ تمھاری زمین میں پنہان ہو جائے۔ امام رضاؑ نے فرمایا وہ میں ہی ہوں جو تمھاری زمین پر دفن ہوگا اور پارۂ تن پیغمبر و امانت رسول خداؐ و نجم فلک امامت و خلافت میں ہی ہوں جو کوئی میری زیارت کرے اور میرا حق پہچانے اور میری اطاعت کو اپنے اوپر لازم جانے میں اور میرے بزرگ بروز قیامت اوسکے شفیع ہونگے اور جسکے ہم شفیع ہوں البتہ وہ نجات پاتا ہے ہر چند اوسپر گناہ جن و انس کے ہوں تحقیق کہ خبر دی مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے بزرگوں سے کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو کوئی مجھے خواب میں دیکھے اوسنے مجھے دیکھا ہے اسلئے کہ شیطان میری صورت نہیں ہو سکتا اور نہ میرے کسی وصی کی صورت بن سکتا ہے اور نہ کسی شیعہ خالص کی صورت ہو سکتا ہے تحقیق کہ سچا خواب ایک جزو ستر جزو پیغمبری سے ہے۔ و بسند معتبر دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ کہا قسم بخدا ہم اہلبیتؑ میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو قتل یا شہید نہ ہوا ہو۔ لوگوں نے کہا یا ابن رسول اللہؐ آپ کو کون شہید کریگا فرمایا بدترین خلق خدا میرے زمانہ میں زہر سے مجھے شہید کریگا اور دیار سے دور زمین غربت میں مجھے دفن کریگا پس جو کوئی میری اوس غربت میں زیارت کریگا خداوند عالم ایک لاکھ شہید اور ایک لاکھ صدیق اور ایک لاکھ حج کرنے والوں اور ایک لاکھ عمرہ کرنے والوں اور ایک لاکھ جہاد کرنے والوں کا ثواب اوسکے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ہمارے زُمرہ میں وہ شخص محشور ہوگا اور درجات عالیہ بہشت میں ہمارا رفیق ہوگا۔ ایضاً بسند معتبر حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ کہا جب مامون ملعون نے علماء و فقہا کو جمع کیا کہ امام رضاؑ سے بحث کریں اور حضرت

فصل دوسری اخبار شہادت حضرت امام رضاؑ

مباحثہ مین سب پر غالب آئے اور سب نے اقرار فضیلت آنحضرت کیا بعد اوسکے مجلس مامون سے اوٹھکے اپنے گھر کی طرف مراجعت کی مین خدمت آنحضرت مین تھا مین نے کہا مین خدا کی حمد کرتا ہون کہ اوسنے مامون کو آپ کا مطیع کیا وہ آپ کی عزت و توقیر مین مبالغہ اور نہایت سعی و کوشش کرتا ہی حضرتؑ نے فرمایا ای پسر جہم تجھے وہ بات فریب ندے جو تو اوس سے دیکھتا ہی کہ وہ میری تعظیم و تکریم کرتا اور میرے سخن کو بسمع قبول سُنتا ہی لیکن بہت جلد وہ شقی الظلم و ستم مجھے زہر سے شہید کریگا اور یہ وہ خبر ہے جو کہ بزرگون سے مجھے ملی ہی جبتک مین زندہ ہون اس خبر کا ذکر نہ کرنا۔ **ایضاً** جعفر بن محمد نوفلی سے روایت کی ہی کہ کہا مین راہ خراسان مین بخدمت جناب امام رضاؑ پہونچا حضرت نے فرمایا اس راہ مین جاتا ہون مگر پھر و نگا نہین اور شہر طوس مین پہلوے ہارون مین دفن ہونگا اور میرا فرزند مظلوم بغداد مین میرے پدر بزرگوار کے پہلو مین دفن ہوگا **ایضاً** بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہی کہ رسول خداؐ نے فرمایا میرا ایک پارۂ تن خراسان مین دفن ہوگا جو کوئی مومن اوسکی زیارت کرے البتہ بہشت اوسپر واجب ہوگا اور جہنم اوسکے بدن پر حرام ہوگا۔ **ایضاً** بسند معتبر روایت کی ہی کہ جناب صادقؑ نے فرمایا میرے فرزند موسیٰ کاظمؑ کا ایک ایسا فرزند ہوگا جو ہمنام علیؑ ہوگا۔ اوسنے خراسان لیجا کے زہر سے شہید کرینگے اور غربت مین دفن کردینگے جو کوئی اوسکی زیارت کرے اور اوسکے حق کو پہچانے خداوند عالم اوسکو ثواب اونکا عطا کریگا جنھون نے قبل فتح مکہ راہ خدا مین اپنے جان و مال کو خرچ کیا۔ **ایضاً** بسند معتبر جناب امیرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے فرزندون مین سے ایک فرزند خراسان مین بزہر ظلم و ستم شہید ہوگا اور اوسکا نام مثل میرے نام کے ہوگا اور باپ اوسکا ہمنام موسیٰ بن عمران ہوگا جو کوئی اوسکی اوس غربت مین زیارت کریگا خداوند عالم اوسکے گناہان گذشتہ و آیندہ کو بخشدیگا اگرچہ گناہ اوسکے بعدد ستارہ ہاے آسمان و قطرہ ہاے باران و برگ ہاے درختان ہون

فصل تیسری بیان شہادت حضرت امام رضاؑ

فصل تیسری ۔ بیان کیفیت سبب شہادت آنحضرتؑ روایات معتبرہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ جب مامون ملعون نے کہ خلفاے شقاوت اساس بنی عباس سے تھا فرمان اطراف عالم مین جاری کیے حکومت و لایت عراق عرب حسن بن سہل کے سپرد کی اور آپ بمقام مرو مقیم ہوا۔ اطراف ممالک حجاز و یمن مین غبار فتنہ و آشوب بلند ہوا بعضے سادات نے بطمع خلافت رایت مخالفت بلند کیا اور جب یہ خبرین بمقام مرو اوس شقی کو پہونچی اوس ملعون نے فضل بن سہل ذو الریاستین سے جو کہ وزیر و مشیر اوسکا تھا مشورہ کیا بعد تدبیر و فکر تمام اون دونون بد انجام کی راے اسپر قرار پائی کہ امام رضاؑ کو مدینہ سے طلب کرکے اونکو اپنا ولیعہد کرنا چاہیے تاکہ جمیع سادات مطیع ہوجائین اور طمع خلافت سے باز رہین لہذا رجاء بن ضحاک کو ہمراہ گروہ مخصوص بجانب مدینہ بخدمت امام رضاؑ روانہ کیا

کہ حضرت کو سفر خراسان کی ترغیب کرین جب یہ لوگ بخدمت آنحضرتؑ پہونچے حضرت نے پہلے تو بہت انکار کیا اور جب ان لوگون نے مبالغہ بیحد کیا مجبوری حضرت نے وہ سفر محنت اثر اختیار فرمایا۔ ابن بابویہؒ نے بسند حسن وثنا سے روایت کی ہے کہ جناب امام رضاؑ نے فرمایا جب چاہا مجھے مدینہ سے باہر لے جائین اوسوقت مین نے اپنے عیال پریشان حال کو جمع کرکے اونسے اپنی خبر شہادت بیان کی اور کہا کہ مین اس سفر سے واپس نہ آؤنگا اب میری تعزیت مین قیام کرکے مجھپر نوحہ وزاری کرو اور اشک حسرت اپنی آنکھون سے برساؤ یہ کہکے اپنے ہر ایک اہلبیتؑ کو مین نے وداع کیا اور بارہ ہزار دینار طلا اونپر تقسیم کیے۔ بسند معتبر دیگر محول سیستانی سے روایت کی ہے کہ جب امام رضاؑ نے مدینہ سے عزم سفر کیا مسجد مین جاکے ضریح مقدس جد بزرگوار کو وداع کرکے قطرات اشک خونین مفارقت حضرت سید المرسلینؐ پر برسائے اور صدائے گریہ وزاری آنحضرتؑ بلند ہوئی اور جب روانہ ہوے مفارقت روضۂ مقدس سے بیتاب ہوکے پھر واپس آئے اور مکرر وداع کیا اور کئی مرتبہ اسی طرح وداع کرکے چند قدم واپس جاتے اور پھر بیقرار ہوکے گریہ وزاری فرماتے روضہ مین واپس آتے تھے جب بادل پرحسرت مرقد مطہر حضرت رسالتؐ سے جدا ہوے مین نے بخدمت آنحضرتؑ جاکے سلام کیا اور اس سفر کی تہنیت ومبارکباد کہی حضرت نے فرمایا مبارکباد کیا دیتے ہو مین اس سفر مین ہمسایہ جد بزرگوار سے دور ہوتا ہون اور غربت مین شہید ہوکے بدترین خلق خدا ہارون الرشید کے پہلو مین دفن ہونگا اسکے بعد مین حضرت کی خدمت مین رہا یہانتک کہ جو حضرت نے فرمایا تھا وہی واقع ہوا۔ کتاب کشف الغمہ وغیرہ مین امیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا جس سال امام رضا بعد حج کے متوجہ خراسان ہوے امام محمد تقیؑ کو بھی حج کے لیے لیگئے تھے جب امام رضاؑ طواف وداع کررہے تھے اور امام محمد تقیؑ کو بھی موفق غلام کے کندھے پر طواف کراتے تھے جب حجر اسمعیل تک پہونچے کندھے سے اترکے بیٹھ گئے اور آثار حزن واندوہ چہرۂ مبارک سے ظاہر ہوئے اور مشغول دعا ہوکے بہت طول دیا موفق غلام نے عرض کیا آپ پر سے فدا ہون اوٹھیے حضرتؑ نے فرمایا یہان سے نہ اوٹھونگا جبتک کہ خدا چاہے موفق غلام نے حضرت امام رضاؑ کی خدمت مین آکے اونکے فرزند سعادتمند کا حال عرض کیا حضرت اپنے فرزند پاس آئے اور فرمایا ای نور چشم اوٹھو امام محمد تقیؑ نے کہا ای پدر بزرگوار کس طرح اوٹھون حالانکہ جانتا ہون کہ آپ نے خانۂ کعبہ کو وداع کیا اور اسکے بعد پھر نہ آئیے گا یہ کہکے گریان ہوے اور حسب فرمان پدر بزرگوار اٹھ کھڑے ہوے اور روانگی آنحضرت بجانب خراسان سنہ ۲۰۰ ہجری مین ہوئی اور اوسوقت بموافق مشہور عمر شریف امام محمد تقیؑ امامت سال تھی اور جب متوجہ سفر ہوے ہر ایک منزل مین معجزات وکرامات کثیرہ حضرت سے ظاہر ہوے اور اسکے ادنی معجزات کے اثنا بیت موجود ہین

ابو الصلت ہروی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت بمقام سناباد طوس پہونچے اوس قبہ مین داخل ہوئے جسمین ہارون ملعون کی قبر تھی حضرت نے اوس قبر کے سامنے ایک نشان کھینچا اور فرمایا کہ یہ میری قبر ہے مین یہان دفن ہونگا خداوند عالم اس مکان کو میرے شیعون اور دوستون کے اوترنے کا مقام کریگا قسم بخدا جو کوئی میرا شیعہ اور دوست اس مکان مین میری زیارت کرے یا مجھپر سلام کرے حق تعالے اپنی مغفرت و رحمت کو ہم اہلبیت کی شفاعت سے اوسپر واجب کرے یہ فرما کے حضرت نے قبلہ رو ہو کے چند رکعت نماز پڑھی اور بہت دعائین تلاوت کین جب فارغ ہوے سجدہ مین گئے اور بہت طول دیکے پانسو مرتبہ تسبیح سجدہ مین کہین جب سر سجدہ سے اوٹھایا باہر تشریف لائے پس جب حضرت بمقام مرو پہونچے اور مامون ملعون سے ملاقات کی اوس شقی نے بظاہر حضرت کی بہت تعظیم و تکریم کرکے کہا - یابن رسول اللہؐ مین نے آپکی فضیلت علم و زہد و ورع و عبادت کو دیکھ کے آپ کو اپنے سے زیادہ سزاوار خلافت پایا حضرتؑ نے فرمایا مین بندگی خدا سے فخر کرتا اور بزہد دنیا کی شرارت سے امید نجات رکھتا اور بپرہیزگاری محرمات الٰہی سے باز رہ کے امیدوار حصول غنائم ناتمناہی رہتا ہون اور دنیا مین تواضع کرنے سے اپنے خدا کے نزدیک خواہان رفعت ہون - مامون نے کہا میرا ارادہ ہے کہ خلافت ترک کرکے آپ کے سپرد کردون اور آپ سے بیعت کرون حضرت نے فرمایا اگر خلافت کو خدا نے تمہیں قرار دیا ہے جائز نہین کہ دوسرے کو دیدو اور اپنے کو معزول کردو اور اگر خلافت تمہارا حق ہی نہین ہو تمکو اوسکا اختیار بھی نہین ہو کر دوسرے کو سپرد کردو - مامون نے کہا یابن رسول اللہؐ البتہ لازم ہو کہ آپ اسے قبول کرین حضرت نے فرمایا اپنی رضا و رغبت سے مین ہرگز قبول نہ کرونگا دو مہینہ تک یہی گفتگو رہی ہرچند وہ مبالغہ کرتا تھا لیکن چونکہ حضرت اوسکی غرض سے واقف تھے انکار کرتے تھے جب وہ ملعون قبول خلافت آنحضرتؑ سے مایوس ہوا کہا اگر آپ خلافت قبول نہین کرتے میری ولیعہدی قبول کیجیے حضرت نے فرمایا کہ میرے بزرگون نے جناب رسول خداؐ سے خبر دی ہے کہ مین تجھسے پہلے دنیا سے مفارقت کرونگا اور مجھے زہر ستم سے شہید کرینگے اور مجھپر ملائکہ آسمان و زمین روئینگے اور زمین غربت مین پہلوے ہارون الرشید مین دفن ہونگا - مامون اس بات کے سننے سے گریان ہوا اور کہا یابن رسول اللہؐ آپکو کون قتل کرسکتا ہی اور کسکی طاقت ہو کہ جبتک مین زندہ ہون کوئی صدمہ و گزند آپکو پہونچا سکے حضرت نے فرمایا اگر چاہون کہہ سکتا ہون کہ مجھے کون شخص شہید کریگا - مامون نے کہا یابن رسول اللہؐ ان باتون سے آپکی غرض یہ ہو کہ میری ولیعہدی بھی قبول نہ کیجیے اسلیے کہ لوگ کہین آپ نے ترک دنیا کیا ہو - حضرت نے فرمایا قسم بخدا جبسے مجھے میرے پروردگار نے پیدا کیا ہو ابتک مین نے دروغ نہین کہا اور ترک دنیا

مکالمہ درمیان حضرت امام رضا و مامون الرشید

خاص دنیا کے لیے نہین کیا اور تیرا مطلب مین جانتا ہون۔ مامون نے کہا میرا مطلب کیا ہے حضرت نے فرمایا
تیرا مطلب یہ ہے کہ لوگ کہین علی بن موسی الرضاؑ نے دنیا کو ترک نہین کیا بلکہ دنیا نے اونکو ترک کیا تھا۔
اب جبکہ دنیا اونکو میسر ہوئی طمع خلافت کے لیے ولیعہدی قبول کی۔ مامون اس کلام سے غضبناک ہوا
اور کہا آپ ہمیشہ میرے سامنے سخنان ناگوار کہا کرتے ہین میرے رعب و دبدبہ سے آپ بیخوف ہوگئے ہین
قسم بخدا اگر ولیعہدی آپ قبول نکرینگے آپکو قتل کرونگا۔ حضرت نے فرمایا خدا نے کہا ہے کہ دانستہ اپنے کو
ہلاکت مین نہ ڈالو اب چونکہ تو جبر کرتا ہے مین نے اس شرط پر قبول کیا کہ کسی کا عزل و نصب نکرون
اور ایک قاعدہ کو ترک کر کے قاعدہ جدید اختراع نکرون دور سے سند حکومت پر نظر کرون۔ یہ
سنکر مامون ملعون ان شرائط پر راضی ہوا حضرت نے ہاتھ بجانب آسمان بلند کر کے فرمایا خداوندا تو جانتا ہے
کہ مجھپر جبر کیا اور مین نے بضرورت اس امر کو قبول کیا مجھسے مواخذہ نکرنا جسطرح اپنے دو بندون یعنی حضرت
یوسفؑ و حضرت دانیالؑ سے تو نے مواخذہ نکیا جبکہ اونھون نے ولیعہدی کو بادشاہ کی جانب سے قبول
کیا خداوندا کوئی عہد نہین مگر تیرا عہد۔ اور کوئی ولایت نہین مگر تیری ولایت پس مجھے توفیق دے کہ
تیرے دین کو برپا اور تیرے پیغمبر کی سنت کو زندہ رکھون تحقیق کہ تو اچھا آقا اور عمدہ یاور ہے یہ
فرما کے محزون و گریان ولیعہدی کو مامون سے قبول کیا۔ مامون نے دوسرے روز دربار عظیم مین ایک
کرسی حضرت کے لیئے اپنے پہلو مین بچھائی اور جمیع اکابر و اشراف و سادات و علما کو جمع کر کے اول
اپنے بیٹے عباس کو حکم بیعت دیا۔ اوسنے حضرت سے بیعت کی اوسکے بعد سب لوگون نے حضرت سے
بیعت کی اور مامون نے بہت سا انعام تقسیم کیا اور ایک سال کی تنخواہ لشکر کو تقسیم کر دی اور شاعرون
مداحون کو حکم دیا کہ قصائد فصیح و بلیغ حضرت کی شان مین تصنیف کرین یہ کہکے انعام و اکرام اونکو عطا کیا
اور منبرون مینارون روپیون پیسون پر سکہ حضرت کے نام کا جاری کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ سیاہ پوشی
بدعت بنی عباسی کو ترک کر کے سبز کپڑے پہنین اور ایک اپنی دختر ام حبیبہ کو حضرت سے تزویج کیا اور
دوسری دختر ام الفضل کو امام محمد تقیؑ کے نامزد کیا اور حسن بن سہل کی بیٹی سے خود عقد کیا جب اوس
ملعون نے دیکھا کہ ہر روز انوار علم و کمال و آثار رفعت و جلال حضرت سے ظاہر ہوتے اور محبت حضرت کی لوگون
کے دلون مین جاگزین ہوتی جاتی ہے آتش حسد اوسکے سینۂ پرکینہ مین مشتعل ہوئی بعد اسکے وہ ملعون قتل
آنحضرتؑ پر عازم ہوا چنانچہ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے احمد بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا مین نے ابو صلت
ہروی سے پوچھا کہ مامون قاتل امام رضاؑ کیونکر ہوا باوجودیکہ اسقدر اظہار محبت و تعظیم و تکریم آنحضرت
کرتا تھا اور حضرت کو اپنا ولیعہد کیا تھا۔ ابو الصلت نے کہا مامون اسواسطے حضرت کو گرامی رکھتا تھا

کہ وہ فضائل و بزرگواری حضرت سے واقف تھا اور ولیعہدی اس سبب سے دی تھی کہ لوگ جانین حضرتؑ دنیا سے راغب ہین اس خیال سے اونکی محبت لوگون کے دلون سے کم ہو جائے جب اوسنے دیکھا کہ یہ منصب ولیعہدی باعث زیادتی محبت و اخلاص مردم ہوا اوسنے جمیع فرقہ یہود و نصاریٰ مجوس و صابئین و براہمہ و ملحدان و دہریان و فضلائے جمیع فرقہ ہائے مسلمانان کو جمع کیا کہ حضرتؑ سے یہ لوگ مباحثہ و مناظرہ کرین شاید حضرت پر غالب ہو جائین اور اعتقاد مردم مین نسبت آنحضرتؑ فتور پڑ جائے اس تدبیر کا نتیجہ بھی برخلاف اوسکے مطلب کے ہوا کیونکہ وہ سب لوگ مغلوب ہوکے قائل بفضیلت و کمال آنحضرت ہوئے اور حضرت بھی مکرر فرماتے تھے کہ خلافت ہمارا حق ہے اور ہم امامت کے اور لوگون سے زیادہ تر سزاوار ہین بد گویان نابہنجار اوس ملعون کو اس کلام سے مطلع کرتے تھے اس سبب سے خشم و حسد اوسپر غالب ہوتا تھا اور حضرت اوسکی خاطر مُدارات نکرتے تھے اور اکثر اوقات سخنان درشت اوسکے سامنے فرماتے تھے یہ امور اور بھی باعث اوسکے مزید کینہ و بغض کے ہوتے تھے اسوجہ سے قتل آنحضرت اوسے منظور ہوا اور زہر سے حضرت کو شہید کیا - ابن بابویہ نے بسند معتبر ہرثمہ بن اعین سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز بقصد ملازمت امام رضاؑ قصر مامون لعین مین داخل ہوا جب دروازہ پر پہونچا. صبیح دیلمی جو کہ مقربان مامون و دوستان امام رضاؑ سے تھا اوسے مین نے دیکھا جب اوسکی نظر مجھپر پڑی اوسنے کہا اے ہرثمہ تم جانتے ہو کہ مین محل اعتماد و امین خلیفہ ہون مین نے کہا ہان جانتا ہون - صبیح نے کہا مجھے شب گذشتہ مع تیس۳۰ غلامان خواص کے جو میرے محرم راز تھے بہر رات گئے اوسنے بلا بھیجا جب ہم وہان گئے دیکھا کہ اوس سیاہ قلب نے بکثرت روشنی سے اپنی محفل کو مثل روز روشن کر رکھا ہے اور تلوارین زہر آلود اوسکے آگے رکھی ہین پس ہم مین سے ہر ایک کو اپنے قریب بُلا کے عہد و پیمان لیا کہ جو کچھ مین حکم دون اوسکی تعمیل کرنا اور اس راز کو پنہان رکھنا یہ کہکے ہر ایک کو ایک تلوار زہر آلود دی اور حکم لیا کہ حجرۂ امام رضاؑ مین جا کے جس حالت مین اونکو پاؤ اونسے کلام نکرو خواہ وہ بیٹھے ہون یا کھڑے سوتے ہون یا جاگتے تم لوگ ان تلوارون سے اونپر حملہ کرکے اونکا گوشت و پوست و استخوان ریزہ ریزہ کر ڈالو پھر اونکے بدن کے ٹکڑے ایک دوسرے سے ملا کے یہ تلوارین اونکے فرش سے صاف کرکے میرے پاس حاضر ہو - اگر میرے اس حکم کی تعمیل کروگے اور اس راز کو افشا نکروگے ہر ایک کو بارہ بارہ تھیلیان روپیہ کی مع زمین و مکانات دونگا اور جب تک زندہ رہونگا تم سب کو اپنا مقرب رکھونگا - یہ سنکر ہم سب تلوارین لیکے متوجہ حجرۂ آنحضرتؑ ہوئے جب حجرہ مین گئے ہمنے دیکھا کہ حضرت کروٹ سے لیٹے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کے باتین کر رہے ہین اور وہ باتین ہماری سمجھ مین نہین آتین - مین حجرہ کے ایک طرف اپنی تلوار لیکے کھڑا ترسان و ہراسان دیکھ رہا تھا کہ وہ

کیفیت شہادت حضرت امام رضا ع

سب غلامان بیجیا حضرت کی طرف دوڑے اور اپنی تلوارین یکدفعہ حضرت کے جسم اطہر پر لگائین اوسوقت حضرت کوئی زرہ اور جامہ بھی نہین پہنے تھے کہ وہ تلوارین اثر نہ کرتین پس حضرت کو فرش مین لپیٹ دیا اور مامون پاس گئے اوسنے پوچھا تمنے کیا کیا اونھون نے جواب دیا کہ جو حکم آپ نے دیا تھا اوسکی ہمنے تعمیل کی جب صبح ہوئی مامون سر برہنہ چاک گریبان مثل صاحبان مصیبت گریان و نالان گھر سے باہر آکے مجلس مین بیٹھا اور بطریق تعزیت آنحضرت بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد پا برہنہ حجرۂ آنحضرت کی جانب روانہ ہوا کہ حضرت کی تجہیز و تکفین کرے جب قریب حجرہ پہونچا حضرت کی آواز ہمہمہ سنکے خائف ہوا اور کہا ای صبیح تم حجرہ مین جاکے اس آواز کی حقیقت حال سے مجھے مطلع کرو صبیح نے کہا جب مین حجرہ مین گیا کیا دیکھتا ہون حضرت محراب عبادت مین بیٹھے بعبادت حقتعالی مشغول ہین جب مین نے مامون سے یہ کیفیت بیان کی وہ بیتاب ہوگیا اور اوسکے اعضا کانپنے لگے پھر کہا تمپر خدا کی لعنت ہو تمنے مجھے فریب دیا۔ ای صبیح چونکہ تم حضرت کو پہچانتے ہو محراب مین جاکے خوب طرح حقیقت حال دریافت کرکے مجھے اطلاع دو جب مین قریب گیا حضرت نے آواز دی کہ ای صبیح۔ مین نے کہ لبیک ای میرے مولا یہ کہکے زمین پر گر پڑا اور منھ خاک پر مل کے رونے لگا حضرت نے فرمایا اٹھو صبیح خدا تمپر رحمت نازل کرے اوٹھو پھر حضرت نے یہ آیہ تلاوت فرمایا۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی کفار چاہتے ہین اپنے منھ سے نور خدا کو بجھا دین اور خدا اپنے نور کا تمام کرنیوالا ہے ہرچند کفار رنجیدہ ہین۔ صبیح نے کہا جب مین مامون پاس آیا کثرت خشم و غضب اوسکی صورت مثل سیاہ ہوگئی تھی مین نے کہا واللہ امام رضا ؑ اپنے حجرہ مین بیٹھے مشغول عبادت ہین اور نشان تک زخم کا بدن مبارک پر نہین ہے پس اوس ملعون نے حکم دیا کہ میرے عزیز و اقارب وغیرہ جو لوگ تعزیت امام رضا ؑ کو میرے پاس آئے تھے اونسے کہو حضرت کو غش آگیا تھا اب بحمد اللہ ہوش آیا اور صحیح و سالم ہین ہرثمہ نے کہا جب اس قصہ کو مین نے صبیح سے سنا شکر خدا بجا لایا اور بخدمت امام رضا حاضر ہوا حضرت نے فرمایا اس گروہ کے مکر و غدر سے مجھے کوئی ضرر نہ پہونچیگا جبتک اجل موعود نہ آئیگی۔ و لیکن **کیفیت شہادت آنحضرت** بروایت ابو الصلت ہروی اسطرح ہے کہ کہا مین ایک روز حضرت امام رضا کی خدمت مین حاضر تھا حضرت نے فرمایا قبہ ہارون الرشید مین جاکے اوس ملعون کی قبر کے چارون طرف سے ایک ایک مٹھی خاک اوٹھا لا جب مین لایا حضرت نے اوس خاک کو جو اوسکی پشت کیطرف سے اوٹھائی تھی سونگھ کے پھینکدی اور کہا مامون ملعون چاہیگا کہ اپنے باپ کی قبر کو میری قبر کا قبلہ قرار دے اور مجھے اوس مکان مین دفن کرے جب وہ یہ چاہیگا اوسوقت ایک ایسا پتھر ظاہر ہوگا کہ اگر خراسان کے سب بیلدار جمع ہوکے چاہین کہ اوسے حرکت دین ایک ذرہ بھی اوس سے جدا کرین نہ کر سکینگے بعد اسکے حضرت نے خاک سرہانے پائنتی کی سونگھ کے ویسا ہی فرمایا اور جب قبلہ کی طرف کی خاک

سے نکلی ارشاد کیا بہت جلد میری قبر مطہر اس جگہ کھودی جائیگی اوسوقت حکم دینا کہ سات درجہ زمین کو کھودین اور لحد کو ڈیڑھ ہاتھ بنانا کہ خداوند عالم جسقدر چاہے اوسے کشادہ کرکے ایک باغ باغہائے بہشت سے بنا دے پس سرہانے سے قبر کے ایک تری نکلیگی اوسوقت اس دعا کو جو مین تمکو تعلیم کرتا ہون پڑھنا کہ بقدرت خداوہ پانی جاری ہوا اور قبر اوس پانی سے بھر جائے اور کئی چھوٹی چھوٹی مچھلیان اوس پانی مین پیدا ہونگی جب وہ مچھلیان دیکھنا اس روٹی کے جو کہ مین تمکو دیتا ہون ٹکڑے کرکے اوس پانی مین ڈال دینا کہ وہ مچھلیان کھالین اوسوقت ایک بڑی مچھلی آکے اون چھوٹی مچھلیون کو نگل جائیگی بعد اسکے پانی پر ہاتھ رکھکے دعا جو کہ مین تمکو تعلیم کرتا ہون پڑھنا کہ وہ پانی زمین کے اندر چلا جائے اور قبر خشک ہو جائے اور لازم ہے ان اعمال کو مامون کے سامنے بجالانا پھر فرمایا کل کے روز اوس ملعون کی مجلس مین جاؤنگا اگر اوسکی مجلس سے سر برہنہ باہر آؤن مجھسے بات کرنا اور اگر سر پر کچھ لپیٹے ہون مجھسے کلام نکرنا۔ ابوالصلت نے کہا جب دوسرے روز امام رضاؑ نے نماز صبح ادا کی کپڑے پہنکے محراب عبادت مین بیٹھے اور منتظر تھے یہانتک کہ غلامان مامون بلانے آئے حضرت نے کفش پہنی اور عبا دوش مبارک پر ڈالکے اوس ملعون کی مجلس مین تشریف لیگئے مین بھی حضرت کی خدمت مین حاضر تھا اوسوقت ایک طباق کئی طرح کے میوون کا اوس ملعون پاس رکھا تھا اور وہ ملعون ایک خوشہ انگور جسکے بعض دانون مین ڈورا زہر آلود پھرایا تھا ہاتھ مین لیے تھا اور جن دانون کو زہر آلود نہ کیا تھا اون دانون کو رفع تہمت کے لیے نہر مار کرتا تھا جب اوسکی نظر حضرت پر پڑی بکمال شوق اپنی جگہ سے اوٹھکے اپنے ہاتھ گردن مبارک حضرت مین ڈالے اور درمیان دو دیدۂ آنحضرتؑ بوسہ لیکے جو کچھ لوازم اکرام و احترام ظاہری سے تھا اوسمین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا اور حضرت کو اپنی مسند پر بٹھاکے وہ خوشۂ انگور زہر آلود حضرت کو دیا اور کہا یا ابن رسول اللہ ان انگورون سے بہتر انگور مین نے نہین دیکھے حضرت نے فرمایا شاید انگور بہشت اسنے اچھے ہون مامون نے کہا انگو تناول کیجیے حضرت نے فرمایا مجھے ان انگورون کے کھانے سے معاف رکھو اوس شقی نے نہایت اصرار و مبالغہ کرکے کہا آپ ضرور کھائین یا حضرت باوجود اس خلوص کے جو آپ مجھسے مشاہدہ فرماتے ہین پھر بھی آپ مجھسے بدظن رہا کرتے ہین کیا آپکا میری نسبت گمان ہی بلکے چند دانے اوس خوشۂ انگور کے جو زہر آلود نہ تھے اوس شقی نے کھائے اور حضرت کے ہاتھ مین وہ خوشہ دیکے کہا تناول کیجیے حضرت نے جب تین دانے انگور زہر آلود کے تناول فرمائے اوسیوقت حالت حضرت کی دگرگون ہوگئی بعد اسکے حضرت نے وہ خوشۂ انگور زمین پر پھینکدیا اور متغیر الاحوال اوس مجلس سے اوٹھ گئے مامون نے کہا اے پسر عم آپ کہان جاتے ہین حضرت نے فرمایا وہان جاتا ہون جہان تو نے مجھے بھیجا۔ یہ کہکے سر مقدس پر ردا ڈالے سر مبارک کو چھپائے مامون ملعون کے مکان سے باہر آئے ابوالصلت نے

خبر دینا آنحضرت کا ابا صلت کو اپنی شہادت سے

زہر دینا مامون ملعون کا امام رضا کو

کہا حسب الحکم مین نے آنحضرتؑ سے کچھ کلام نہ کیا یہانتک کہ حضرتؑ اپنے مکان مین تشریف لائے اور فرمایا دروازہ مکان کا بند کرلو۔ پھر نالان و غمگین فرش پر تکیہ لگا کر بیٹھے جب حضرت فرش پر بیٹھے مین دروازہ مکان کا بند کرکے گھر مین محزون و غمناک کھڑا تھا ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوشبو مشکین مو مکان مین دکھائی دیا کہ آثار ولایت و امامت اوسکی جبین نورانی سے ظاہر تھے اور امام رضا سے بہت شبیہ تھا مین نے اوس جوان سے جا کے کہا تم یہان کسطرح آئے مین نے دروازے بند کرلیے تھے اوس جوان نے کہا جس قادر نے مدینہ سے ایک لحظہ مین مجھے شہر طوس مین پہونچا دیا اوسی نے مجھے بند دروازون سے مکان مین پہونچایا مین نے کہا تم کون ہو۔ فرمایا ای ابوالصلت مین حجت خدا ہون۔ ای ابوالصلت مین محمد بن علی ہون اپنے پدر غریب مظلوم و والد معصوم مسموم کو دیکھنے اور وداع کرنے آیا ہون یہ کہکے اوس حجرہ مین جسمین امام رضاؑ تھے تشریف لائے جب امام مظلوم مسموم نے اپنے فرزند معصوم کو دیکھا مثل یعقوب اپنے پسر بلند اختر کو آغوش مبارک مین لیکے اپنے ہاتھ اونکی گردن مین ڈال دیے اور سینہ سے لگا کے درمیان دو دیدہ نور دیدہ بوسہ لیا اور اپنے فرش پر لیجا کے پیار کرتے اور ایسے اسرار ملک ملکوت و خزائن علوم حی لایموت تعلیم فرماتے تھے کہ میری سمجھ مین نہین آتے تھے پھر ابواب علم اولین و آخرین و ودائع حضرت سید المرسلین اپنے فرزند کو تعلیم فرمائے اوسوقت لبہائے مبارک امام رضاؑ پر ایک کف برف سے زیادہ سفید دکھائی دیا حضرت امام محمد تقیؑ نے اوس کف کو چاٹ لیا اور اپنا دست مبارک درمیان سینہ پدر بزرگوار لیجا کے ایک چیز مثل عصفور باہر لائے اور نگل گئے بعد اسکے حضرت امام رضاؑ نے انتقال فرمایا اوسوقت امام محمد تقیؑ نے مجھسے کہا ای ابوالصلت پانی اور تختہ لاؤ مین نے کہا یا بن رسول اللہ یہان نہ پانی ہی نہ تختہ حضرت نے فرمایا جو مین کہتا ہون اوسکی تعمیل کرو تمکو ان باتون سے کیا مطلب جب مین نے ڈھونڈھا پانی اور تختہ وہان موجود تھا پس پانی اور تختہ حاضر کرکے مین نے دامن اپنے چڑھائے اور مستعد ہوا کہ حضرت کے غسل دینے مین اعانت کرون حضرت امام محمد تقیؑ نے فرمایا اور لوگ میرے معین ہین ملائکہ مقربین میری مدد کو حاضر ہین تمھاری احتیاج نہین۔ جب غسل دینے سے فارغ ہوئے حضرت نے فرمایا جا کے کفن و حنوط لے آؤ جب مین نے تلاش کیا ایک طرف وہان دیکھا جسپر کفن و حنوط رکھا تھا اور قبل اسکے اوس جگہ ہرگز مین نے وہ نہ دیکھا تھا پس وہان سے اوٹھا کے حضرت پاس لایا حضرت نے اپنے پدر بزرگوار کو کفن پہنایا اور سجدون کے مقامات پر حنوط چھڑکا اور ہمراہ ملائکہ مقربین نماز جنازہ پڑھی اوسوقت فرمایا کہ تابوت لاؤ مین نے کہا یا بن رسول اللہ مین بڑھئی پاس جا کے تابوت بنالے آؤن حضرت نے فرمایا مکان سے لے آؤ ناگاہ مین نے ایک ایسا تابوت وہان دیکھا کہ ہرگز وہ دیکھا تھا گویا دست قدرت حق تعالی نے جیب سدرۃ المنتہی سے حضرت کے لیے تیار کیا

تھا - پس امام رضاؑ کو اوس تابوت مین رکھکے دو رکعت نماز پڑھی ہنوز نماز سے فارغ نہوئے تھے کہ
تابوت بقدرت حق سبحانہ تعالیٰ زمین سے بلند ہوا اوس مکان کی چھت پھٹ گئی اور تابوت شریف
بجانب آسمان بلند ہو کے ہماری نظر سے غائب ہو گیا اور چھت پھر بدستور ہو گئی جب حضرت امام محمد تقی
نماز سے فارغ ہوئے مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اگر مامون آکے حضرت کو مجھسے مانگے اوسے کیا جواب دون
حضرت نے فرمایا چپ رہ بہت جلد تابوت واپس آئے گا ای ابو الصلت اگر پیغمبر مشرق مین رحلت کرے اور اسکا
وصی مغرب مین انتقال کرے البتہ حقتعالیٰ اونکی ارواح و اجساد منور کو اعلا علیین مین یکجا کرتا ہی حضرت یہ فرماہی
رہے تھے کہ پھر چھت شق ہو گئی اور وہ تابوت نیچے آیا امام محمد تقیؑ نے اپنے پدر بزرگوار کو تابوت سے نکال کے فرش
پر اسطرح لٹا دیا کہ جسطرح حضرت کو لیٹا کرتے تھے اور اثر غسل و کفن بھی نہ رہا۔ بعد اسکے حضرت امام محمد تقیؑ نے مجھسے
کہا جاکے دروازہ کھولدے کہ مامون ملعون آئے جب مین نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہون کہ مامون مع غلامون
کے دروازہ پر کھڑا ہی جب مین نے دروازہ کھولا مامون گھر مین داخل ہوا اور گریہ وزاری کر کے گریبان چاک
کیا اور ہاتھون سے سر پیٹ کے فریاد کی کہ ای سید و سرور اپنی مصیبت مین آپنے میرے دل کو دردمند کیا یہ کہتا ہوا
داخل حجرہ ہوا اور نزدیک سر آنحضرتؑ بیٹھ کے حکم دیا کہ تدبیر تجہیز و تکفین آنحضرت مین مشغول ہون پھر کہا قبر شریف
آنحضرت کھودین جب قبر کھودنی شروع کی جو حضرت نے فرمایا تھا ظاہر ہوا اور جب ہارون کی قبر کے پیچھے چاہا قبر
کھودین زمین نہ کھدی حاضرین مجلس سے ایک شخص نے کہا ای خلیفہ آپکو اونکی امامت کا اقرار ہی اوسے کہا ہان
اوس شخص نے کہا یہ بات ضروری ہی کہ امام حیات و ممات مین سب پر مقدم ہو پس حکم دیا کہ قبر آنحضرت قبلہ رخ
کھودین جب پانی اور مچھلیان ظاہر ہوئین اوسوقت مامون نے کہا حالت حیات مین حضرت امام رضاؑ غرائب
معجزات مجھے دکھاتے تھے اب بعد وفات بھی اپنی کرامتین مجھپر ظاہر کین جب بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیون
کو کھا لیا مامون کے وزیرون مین سے ایک نے کہا ای خلیفہ کچھ آپکو معلوم بھی ہی کہ امام رضاؑ نے ان کرامتون
کے ضمن مین آپکو کس چیز کی خبر دی ہی اوسنے کہا مین نہین جانتا اوس شخص نے کہا حضرت نے اشارہ اوس سے
فرمایا ہی کہ تم بنی عباس کی بادشاہی و ملک مثل ان مچھلیون کے ہی کہ باوجود اس کثرت دولت کے جو تمکو حاصل
ہے عنقریب تمہارا ملک گذرنے والا ہی اور تمہاری دولت و سلطنت آخر ہونے والی ہی اور حق تعالیٰ تمپر ایک
شخص کو مسلط کریگا کہ جسطرح اس بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلیون کو کھا لیا اسی طرح تمکو زمین سے وہ شخص خارج
کر کے اہلبیت رسولؐ کا انتقام تمسے لیگا یہ سنکے مامون نے کہا تم سچ کہتے ہو پس حضرت کو دفن کر کے مراجعت
کی - ابو الصلت نے کہا کہ بعد اسکے مامون نے مجھے طلب کیا اور کہا وہ دعا مجھے تعلیم کر جو تو جانتا ہی اوسوقت بھی
او رپانی نیچے چلا گیا مین نے کہا قسم بخدا وہ دعا مین بھول گیا اوسے یقین نہ آیا ہر چند کہ مین سچ کہتا تھا

حال تجہیز و تکفین حضرت امام رضاؑ

پس مامون نے حکم دیا کہ مجھے قیدخانہ مین لیجائین ایک سال تک اوسکی قید مین رہا جب مین دلتنگ ہوا ایک رات جاگتا رہا اور بعبادت و دعا مشغول ہوکے انوار مقدسہ محمد و آل محمدؐ کو اپنا شفیع کیا اور اونکو وسیلہ سے مین نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے قیدخانہ سے نجات دے ہنوز میری دعا تمام نہوئی تھی کہ امام محمد تقیؑ قیدخانہ مین میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا ای ابوالصلت تم قید سے دلتنگ ہوگئے ہو مین نے عرض کیا ہان یا حضرت واللہ دلتنگ ہون حضرت نے فرمایا اوٹھو یہ کہکے ایک ہاتھ زنجیر پر مارا وہ زنجیر میرے پاؤن سے گر پڑی پھر حضرت میرا ہاتھ پکڑکے قیدخانہ سے مجھے باہر لائے اور بانان و نگہبانان دروازہ مجھے دیکھتے تھے اور باعجاز آنحضرت اونکو کلام کرنے کا یارا نتھا جب حضرت مجھے باہر لائے فرمایا چلے جاؤ اور خدا کی امان مین رہو اب ہرگز مامون تمکو نہ دیکھ سکیگا اور نہ تم اوسے دیکھ سکوگے پس جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اسیطرح ہوا۔ **ایضاً** ابن بابویہ و شیخ مفیدؒ نے بسندہائے مختلفہ علی بن الحسین کاتب سے روایت کی ہے کہ جن دنون امام رضاؑ ہمراہ مامون بجانب عراق آتے تھے ایک روز حضرت کو بخار آگیا حضرتؑ نے ارادہ فصد کا کیا مامون ملعون نے پہلے ہی سے ایک اپنے غلام کو حکم دے رکھا تھا کہ اپنے ناخن بڑھالے و بروایت شیخ مفیدؒ بشیر سے کہا تھا کہ ناخن بڑھالے اور کسیکو مطلع نکرے جب سنا کہ حضرت کا ارادہ فصد ہے وہ ملعون ایک زہر مثل تمرہندی نکال لایا اور اپنے غلام سے کہا اسے ریزہ ریزہ کرڈے اور اپنا ہاتھ نہ دھو اور مجھسے ملاقات کرے یہ کہکے وہ ملعون سوار ہوکے حضرت کی عیادت کو آیا اور بیٹھ گیا یہانتک کہ حضرت کی فصد کھولی گئی و بروایت دیگر حضرت کو فصد نہ کھولنے دی جس مکان مین حضرت رہتے تھے اوسمین ایک باغ تھا اوس باغ مین درخت انار بہت تھے اوس غلام سے مامون نے کہا تھوڑے انار توڑ لا جب وہ غلام انار لایا مامون نے حکم دیا کہ کسی ظرف مین امام رضاؑ کے لیے دانے نکال بعد اسکے وہ ظرف اپنے ہاتھ سے حضرت پاس لاکے رکھا اور کہا تناول کیجیے کہ آپکے ضعف کو بہت مفید ہوگا حضرت نے فرمایا ٹھہرکے کھاؤنگا۔ اوس شقی نے کہا نہ قسم بخدا ابھی میرے سامنے تناول کیجیے اور اگر میرا معدہ صاف ہوتا مین بھی آپکے ہمراہ تناول کرتا یہ سنکر حضرت نے اوس ملعون کے جبر سے کچھ دانے تناول کیے اور مامون اوٹھ کے چلا گیا اوسیوقت حضرت قضائے حاجت کو گئے اور ہنوز نماز عصر بھی پڑھنے نہ پڑھی تھی کہ بچاس دفعہ حضرت کو اوٹھ کے جانا پڑا اور اوس زہر قاتل سے حضرت کے شکم مبارک مین جو کچھ تھا سب نکل گیا جب یہ خبر اوس ملعون کو پہونچی اوسنے کہلا بھیجا کہ یہ وہ مادہ ہے جو کہ فصد لینے سے حرکت مین آیا ہے اسکا اخراج آپکے لیے مفید ہے جب رات آئی حضرت کا حال دگرگون ہوا اور صبح کو بجانب ریاض جنان رحلت فرما کے انبیا و شہدا اور صدیقون سے ملحق ہوئے اور آخری کلام جو کہ حضرت نے فرمایا یہ تھا۔ قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم وکان امر اللہ قدرا مقدورا یعنی ای محمدؐ کہدو اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے

ہر آئنہ باہر آتے وہ لوگ جنکے لیئے قتل مقدر ہوا ہو اپنے مقام قتل پر پا اپنی خوابگاہ پر اور امر خدا مقدر ہونے والا ہو جب یہ خبر مامون کو پہونچی اوسنے حکم غسل و کفن دیا اور ہمراہ جنازہ سر و پا برہنہ گریبان چاک کیئے بطور مصیبت زدہ جاتا تھا اور رفع تشنیع مردم کے لیے بظاہر رو رو کے کہتا تھا ای برادر آپ کے مرنے سے رخنہ اسلام مین پڑ گیا اور جو میرے دل مین تھا وہ نہوا تقدیر خدا میری تدبیر پر غالب ہوئی۔ دبروایت دیگر ابو الصلت ہروی نے کہا کہ جب مامون ملعون خدمت حضرتؑ سے باہر آیا مین داخل ہوا جب حضرت کی نظر مجھپر پڑی فرمایا اے ابو الصلت جو کچھ اوسنے چاہا کیا یہ فرما کے مشغول ذکر خدا و تسبیح و تحمید و تمجید حق سبحانہ تعالیٰ ہوئے اور پھر کچھ بات نہ کی۔ کتاب بصائر الدرجات مین بسند صحیح روایت کی ہو کہ اوس روز حضرت نے فرمایا کہ مین نے کل کی رات خواب مین حضرت رسولؐ کو دیکھا کہ فرماتے تھے اے علیؑ ہمارے پاس آؤ کہ جو کچھ تمہارے لیے میرے پاس ہو وہ اوس سے بہتر ہو جس حال مین تم ہو۔ ابن بابویہؒ نے بسند حسن یاسر خادم امام رضاؑ سے روایت کی ہو کہ حضرت کو شہر طوس مین پہونچنے سے سات منزلین باقی رہ گئین تھین کہ بیمار ہوگئے جب شہر طوس مین پہونچے بیماری شدید ہوئی اس سبب سے چند روز طوس مین قیام کیا ہر روز دو مرتبہ مامون عیادت کو آتا تھا ایک دن آخر وقت ضعف حضرت پر غالب ہوا جب نماز ظہر پڑھ چکے فرمایا اے یاسر تم لوگون نے کچھ کھایا ہو مین نے کہا۔ یا حضرت کھانے پینے کا کسے ہوش ہے آپکی تو یہ حالت ہو یہ سنکے حضرت بپاس خاطر ملازمان و خدمتگار اوٹھ بیٹھے اور فرمایا کھانا حاضر کرو جب سترخوان بچھایا حضرت نے اپنے سب ملازمون خدمتگارون کو بلا کے دسترخوان پر بٹھایا اور ایک ایک کی دلجوئی و نوازش کرتے تھے جب سب لوگ کھانا کھا چکے فرمایا عورتون کے لیے کھانا بھیجو جب سب عورات بھی کھانا کھا چکین اوسوقت حضرت پر ضعف غالب ہوا اور بیہوش ہوگئے صدائے شیون و نوحہ و زاری حضرت کے گھر سے بلند ہوئی زنان و کنیزان مامون سر و پا برہنہ حضرت کی دولتسرا مین حاضر ہوئین صدائے نوحہ و زاری مردم آسمان تک جاتی تھی پس مامون ملعون نالان و گریان گھر سے باہر آیا دست تاسف سے سر پیٹتا اور اپنی ریش نجس کے بال نوچتا قطرات اشک حسرت آنکھون سے برسا کے اپنے جرم و روسیاہی پر روتا تھا جب حضرت پاس پہونچا امام مظلوم نے آنکھین کھولین۔ مامون نے کہا اے میرے سید و بزرگ قسم بخدا مجھپر آپکی جدائی سے زیادہ تر کوئی مصیبت نہین آپ ایسے پیشوا و رہنما کی مفارقت بہت گران ہو اسپر بھی لوگ گمان کرتے ہین کہ مین نے آپکو قتل کیا ہو حضرت نے ان باتون کا جواب نہ دیا اور چشمہائے مبارک کھول کے فرمایا میرے فرزند امام محمد تقیؑ سے سلوک و معاشرت نیک کرنا کہ تیری اونکی وفات قریب قریب ہوگی جب پہر رات گذری حضرت نے انتقال کیا وقت صبح لوگ جمع ہوئے اور شور و جوش و غلغلہ برپا کر کے کہا مامون ملعون نے فرزند رسول خداؐ کو ناحق

روایت سم امام علی رضا حضرت ؑ

شہید کیا اسپر بہت ہنگامہ لوگون مین ہوا مامون خائف ہوا کہ اگر جنازہ حضرت اوس روز باہر لائینگے
بلوہ ہو جائیگا اس خیال سے محمد بن جعفر عم آنحضرتؑ سے کہا باہر جاکے فتنۂ مردم کو فرو کرنا اور اونکو متفرق
کردو کہ آج حضرت کو باہر نہ لیجائینگے جب محمد بن جعفر نے باہر جاکے لوگون سے یہ کہا سب متفرق ہوگئے پس
رات ہی کو حضرت کو غسل وکفن دیکے دفن کردیا۔ شیخ مفید رحمہ نے روایت کی ہو کہ جب امام رضاؑ نے رحلت
فرمائی مامون ملعون نے ایک رات دن یہ سانحہ مخفی رکھا اور محمد بن جعفر کو ہمراہ ایک گروہ اولاد ابو طالبؑ
جو حضرت کے ہمراہ تھے اونکو بلاکے خبر وفات آنحضرتؑ بیان کی اور بہت گریہ وزاری کرکے اظہار رنج وغم
کیا اور اون لوگون کو حضرت پاس لاکے جسم شریف کھولا اور اونکو دکھا کے کہا گواہ رہو کہ میری طرف سے
حضرت کو مطلق کوئی گزند وآسیب نہین پہونچا پس حضرت سے مخاطب ہوکے کہا اے برادر مجھپر گران ہو کہ مین
اس حالت سے آپکو دیکھون مین تو یہ چاہتا تھا کہ آپ کے سامنے مرجاتا اور آپ میرے خلیفہ وجانشین ہوتے
ولیکن مقدرات خدا سے کیا چارہ ہو۔ ابن بابویہؒ نے بسند معتبر ہرثمہ بن اعین سے روایت کی ہو کہ کہا مین ایک
شب مامون پاس تھا ثلث شب گذر گئی جب رخصت ہوکے گھر واپس آیا بعد نصف شب کے ایک آواز آئی
میرے ملازم نے جواب دیا کون ہو اوسنے کہا ہرثمہ سے کہدے تمھارے آقا ابو الحسن تمکو بلاتے ہین یہ سنکے مین جلدی
اوٹھ بیٹھا اور کپڑے پہن کے بتعجیل روانہ ہوا جب داخل خانۂ حضرت ہوا دیکھا کہ آنحضرت مکان کے صحن مین
بیٹھے ہین مجھے دیکھ کے فرمایا اے ہرثمہ مین نے کہا لبیک حضرت نے فرمایا بیٹھو جب مین بیٹھا ارشاد کیا۔ اے
ہرثمہ جو کچھ مین کہتا ہون اوسے سنو اور یاد رکھو۔ واضح ہو اب وہ وقت آیا ہو کہ مین رحلت کرکے اپنے
جد بزرگوار سے ملحق ہون۔ میری عمر کا نامہ آخر ہوگیا اور مامون ملعون چاہتا ہو کہ مجھے انگور اور انار مین
زہر دے انگورون مین ڈورا زہر دار سوئی سے کھینچیگا اور انار کو اسطرح زہر آلود کریگا کہ ایک اپنے غلام کے
ہاتھ پر زہر لگا کے اوس سے دانے نکلوائیگا اور کل کے روز مجھے بلاکے وہ انگور اور انار جبراً مجھے کھلائیگا
بعد ازان قضاے حق تعالی مجھ مین جاری ہوگی جب مین رحلت کرونگا وہ ملعون چاہیگا اپنے ہاتھ سے مجھے
غسل دے جب وہ یہ قصد کرے تخلیہ مین میرا پیغام اوسے پہونچانا اور کہنا کہ اگر تو متعرض میرے غسل وکفن
ودفن کا ہوگا حق تعالی تجھے مہلت نہ دیگا اور وہ عذاب جو کہ آخرت مین تیرے لیے مہیا کیا ہو بہت جلد
دنیا ہی مین تجھپر نازل کریگا جب تم یہ کہوگے وہ غسل وکفن سے دست بردار ہوگا اور اپنے مکان کی
چھت پر سے دیکھیگا کہ تم مجھے کیونکر غسل دیتے ہو۔ اے ہرثمہ ہرگز تم میرے غسل کا قصد نہ کرنا اور دیکھنا اس
مکان کے گوشہ مین ایک خیمہ سفید برپا کر رہے ہین جب وہ خیمہ دیکھنا مجھے اوٹھا کے اوس خیمہ تک لیجانا
آپ باہر کھڑے رہنا اور پردہ خیمہ کا اوٹھاکے نہ دیکھنا کہ ہلاک ہوجاؤگے واضح ہو کہ اوسوقت

ماموں ملعون اپنے مکان کی چھت پر سے مجھسے کہیگا - اے ہرثمہ تم شیعہ لوگ کہتے ہو کہ امام کو سوائے امام کے دوسرا غسل نہیں دیتا اسوقت امام رضا کو کون غسل دیتا ہے حالانکہ اونکا فرزند مدینہ مین ہے اور تم طوس مین ہو جب وہ یہ کہے اوسوقت تم کہنا کہ ہم شیعہ کہتے ہین کہ امام کو واجب ہے کہ غسل دے بشرطیکہ کوئی ظالم منع نکرے پس اگر کوئی ظالم تعدی و ظلم کرکے درمیان امام و فرزند امام جدائی ڈالدے امامت اوس امام کی باطل نہین ہوتی اگر آپ امام رضا ؑ کو مدینہ مین رہنے دیتے اونکا فرزند کہ امام زمان ہے اونکو علانیہ غسل دیتا اور اسوقت بھی وہ انکا فرزند غسل دے رہا ہے ولیکن اسطرح کہ دوسرا نہ دیکھ سکے اے ہرثمہ بعد تھوڑی دیر کے تم دیکھوگے کہ وہ خیمہ کھولا جاتا ہے اور مجھے غسل دیکے کفن پہنائے تابوت مین رکھا ہے پس میرا تابوت اوٹھا کے مدفن کی طرف لیجانا جب قبر ہارون کی جانب لیجائینگے ماموں ملعون چاہیگا کہ اپنے پدر ہارون کی قبر کو میرا قبلہ کرے یہ ہرگز نہوگا ہر چند بیلچے زمین پر مارینگے بقدر ریزۂ ناخن بھی زمین نہ کھدیگی اے ہرثمہ جب تم یہ حالت دیکھنا اوسکے پاس جاکے میری طرف سے کہنا کہ یہ جو تونے ارادہ کیا ہے نہوگا امام کی قبر مقدم ہوتی ہے اگر ہارون کی قبر کے آگے ایک بیلچہ زمین پر لگائین قبر تیار ضریح بنی بنائی ظاہر ہوگی اور جب وہ قبر دکھائی دیگی ضریح سے سفید پانی نکلیگا اور وہ قبر اوس پانی سے بھر جائیگی اور ایک بڑی مچھلی اوس پانی مین قبر کی لنبائی تک پیدا ہوگی اور بعد ایک ساعت کے غائب ہو جائیگی اور پانی بیٹھ جائیگا اوسوقت مجھے قبر مین رکھنا اور کسی کو قبر مین مٹی گرانے نہ دینا اسواسطے کہ قبر آپ ہی آپ بھر جائیگی یہ ارشاد فرماکے حضرت نے کہا اے ہرثمہ یہ جو کچھ مین نے کہا اسے یاد رکھو اور اوسکی تعمیل کرو اور کسی امر مین مخالفت نکرنا مین نے کہا اے میرے سید و مولا خدا سے مین پناہ مانگتا ہون کہ آپ کے کسی حکم کی مخالفت کرون - ہرثمہ کہتے ہین کہ مین حضرت کی خدمت سے محزون و غمگین و نالان باہر آیا - اور سوائے خدا کے کوئی میری مافی الضمیر پر مطلع نتھا جب دن ہوا ماموں نے مجھے طلب کیا مین چاشت کے وقت تک اوسکی خدمت مین کھڑا تھا - ماموں نے کہا اے ہرثمہ جاکے امام رضا ؑ سے میرا سلام کہہ اور عرض کر کہ اگر آپ کو تکلیف نہو میرے پاس تشریف لائیے اور اجازت ہو تو مین خود حاضر ہون اگر حضرت آنے پر تیار ہون مبالغہ و اصرار کرکے بہت جلد لے آنا جب مین حضرت کی خدمت مین گیا قبل اسکے کہ کلام کرون حضرت نے فرمایا میری وصیتین تمکو یاد ہین مین نے عرض کیا ہان یاد ہین پس حضرت نے کفش طلب کی اور فرمایا مین جانتا ہون کہ تمکو ماموں ملعون نے کس کام کو بھیجا ہے یہ فرماکے کفش پہنی اور ردائے مبارک کندھے پر ڈال کے تشریف لیچلے جب اوس ملعون کی مجلس مین داخل ہوئے اوس شقی نے اوٹھ کے حضرت کا استقبال کیا اور اپنے ہاتھ حضرت کی گردن مین ڈالکے پیشانی نورانی کے بوسے لیے اور اپنے تخت پر بٹھاکے حضرت سے صحبت باتین کین اسکے بعد اپنے ایک خادم کو حکم دیا کہ انگور و انار حاضر کرے - ہرثمہ کہتے ہین جب مین نے انگور و انار کا

نام سُنا اور حضرت کا حکم یاد آیا مجھسے اوسوقت صبر نہو سکا مین کانپنے لگا مین نے سمجھا کہ یہ میری حالت مامون
پر ظاہر ہو اس خیال سے مین باہر چلا آیا اور ایک گوشہ مین بیٹھ گیا جب وقت زوال شمس ہوا دیکھا کہ
حضرت مجلس مامون سے باہر آکے اپنی دولتسرا تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد مامون ملعون نے حکم دیا
کہ حکیمون کو امام رضاؑ پاس لیجا مین نے سبب پوچھا کہا کوئی مرض اونھین عارض ہوا ہی لوگون کے
دربارۂ آنحضرت مختلف خیالات تھے اور مین صاحب یقین تھا جب پہر رات سے کچھ زیادہ گذری صداے
نالہ و شیون خانۂ حضرت سے بلند ہوئی لوگ حضرت کی دولتسرا کی جانب دوڑے اور مین بھی تعجیل حاضر ہوا
کیا دیکھتا ہون کہ مامون ملعون سر برہنہ چاک گریبان کھڑا ہوا آواز بلند نوحہ و گریہ کر رہا ہی جب یہ کیفیت
دیکھی بیتاب ہوکے مین بھی رونے لگا پس صبح کو وہ ملعون حضرت کی رسم تعزیت کو بیٹھا اور تھوڑی دیر کے
بعد حضرت امام رضاؑ کے گھر مین گیا اور حکم کیا کہ اسباب غسل حاضر کرو مین چاہتا ہون حضرت کو غسل دون
جب مین نے یہ سُنا اوسکے پاس جا کے حسب الحکم آنحضرت پیغام جو اوسے حضرت نے دیا تھا اوس سے بیان
کیا۔ اوس شقی نے جب وہ پیغام حضرت کا سُنا خائف ہوکے غسل سے دست بردار ہوا اور خدمت غسل
میرے سپرد کی جب وہ شقی باہر گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک خیمہ جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا برپا ہوا اور
ہم لوگ خیمہ کے باہر آواز تسبیح و تکبیر و تہلیل حق تعالی سنتے تھے پانی گرانے کی آواز اور ظروف کی
کھڑکھڑاہٹ ہمارے کان مین آتی تھی اور ایسی خوشبو ہم لوگ سونگھتے تھے کہ ہرگز اوس طرح کی خوشبو
نہ سونگھی تھی ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ مامون ملعون منظر خانہ سے دیکھ رہا ہی مجھے آواز دی اور جو کچھ
حضرت نے فرمایا تھا وہی اوس شقی نے کلام کیا اور مین نے بھی وہی جواب دیا جیسا حضرت نے فرمایا تھا پس
ہمنے دیکھا کہ خیمہ اوٹھا اور حضرت کو کفنا کے تابوت مین رکھا ہی بعد اسکے ہم لوگ حضرت کا تابوت باہر لائے
مامون اور جمیع حاضرین نے حضرت پر نماز پڑھی جب ہم لوگ قبۂ ہارون مین گئے دیکھا کہ بیلدار ہارون کی قبر
کے پیچھے قبر حضرت کی کھودنے مین کوشش کر رہے ہین اور ہرچند بیلچے زمین پر مارتے ہین ذرہ خاک جدا
نہین ہوتی مامون ملعون نے کہا دیکھتے ہو امام رضاؑ کی قبر کھودنے سے زمین کسقدر مانع ہی ہرثمہ نے کہا
حضرت نے مجھے حکم دیا ہی کہ ایک بیلچہ ہارون کی قبر کے آگے زمین پر لگے ہی ایک قبر تیار ظاہر ہوگی مامون
نے یہ سنکے کہا سبحان اللہ یہ عجیب سخن ہی لیکن امام رضاؑ سے جو کچھ ہو کوئی امر عجیب نہین آئی ہرثمہ جو کچھ امام
رضاؑ نے کہا ہی اوسکی تعمیل کرو ہرثمہ کہتے ہین مین نے بیلچہ اوٹھا کے ہارون کی قبر کے آگے زمین پر لگایا
فوراً ایک بیلچہ لگاتے ہی قبر تیار ہوا اور اوسمین طرح طرح کی بنائی ظاہر ہوئی مامون نے کہا اے ہرثمہ امام رضاؑ
کو قبر مین اوتارو ہرثمہ نے کہا مجھے حکم فرمایا ہی کہ ابھی قبر مین نہ رکھون تا آنکہ چند امور ظاہر ہون

حضرت نے مجھے خبر دی ہی کہ اس ضریح سے سفید پانی جوشزن ہو کے قبر کو بھر دیگا اور ایک مچھلی اوس پانی مین
دکھائی دیگی جسکا طول مساوی طول قبر کے ہوگا اور فرمایا ہی کہ جب وہ مچھلی غائب ہو جائے اور وہ پانی
قبر سے برطرف ہوا اوسوقت جسد شریف آنحضرتؑ کو قبر مین رکھوں اور جسے خدا نے چاہا ہی کہ حضرت کو لحد مین
رکھے وہ رکھیگا یہ سنکے ماموں نے کہا ای ہرثمہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہی اوسکی تعمیل کر وجب موافق حضرت کے
ارشاد کے پانی اور مچھلی ظاہر ہو کے غائب ہو گئی مین نے نعش مطہر آنحضرت کو قبر کے کنارہ رکھا ناگاہ ایک پردہ سفید
قبر پر ظاہر ہوا کہ قبر مجھے نہ دکھائی دی پس حضرت کو قبر مین اوتار الغیر اسکے کہ میرا ہاتھ لگے ماموں نے حاضرین
کو حکم دیا کہ خاک قبر مین گرائین مین نے کہا حضرت نے حکم دیا ہی کہ خاک قبر مین نہ گرائین اوسنے کہا ای ہرثمہ
تجہیز والے ہو کون قبر کو بھریگا مین نے کہا حضرت نے فرمایا ہی کہ قبر آپ ہی آپ بھر جائیگی یہ سنکے لوگوں نے مٹی
اپنے اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکدی اور قبر مبارک کی طرف دیکھ کے اون عجائب غرائب سے جو ظاہر ہوئے تھے
متعجب تھے ناگاہ قبر مقدس بھر گئی اور زمین سے بلند ہوئی جب ماموں ملعون اپنے مکان واپس گیا
مجھے تخلیہ مین بلا کے کہا تمکو مین قسم دیتا ہوں کہ حضرت سے جو کچھ تمنے سنا ہی مجھسے بیان کر دمین نے کہا
جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا مین نے آپ سے عرض کر دیا اوسنے کہا مین تمکو قسم دیتا ہوں کہ اوسکے علاوہ اور
جو کچھ حضرت نے فرمایا ہو وہ مجھسے بیان کر جب اوسنے اصرار کیا مین نے انگور و انار کی خبر اوس سے بیان
کی یہ سنکے اوسکا رنگ متغیر ہوا تاؤ پیچ تاؤ کھاتے تھے کبھی رنگ سرخ کبھی زرد کبھی سیاہ ہوتا تھا پس زمین
پر گر کے بیہوش ہو گیا اور اوسی بیہوشی مین کہتا تھا ماموں پر خدا کی طرف سے وائے ہو ماموں پر رسولؐ
کی طرف سے وائے ہو ماموں پر علی مرتضیٰؑ کی طرف سے وائے ہو ماموں پر فاطمہ زہراؑ کی طرف سے
وائے ہو ماموں پر حسن مجتبیٰؑ کی طرف سے وائے ہو ماموں پر حسین شہید کربلا کی طرف سے وائے ہو
ماموں پر امام زین العابدینؑ کی طرف سے وائے ہو ماموں پر امام محمد باقرؑ کی طرف سے وائے ہو ماموں
پر امام جعفر صادقؑ کی طرف سے وائے ہو ماموں پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف سے وائے ہو
ماموں پر بحق امام رضاؑ وائے ہو قسم بخدا یہ زیانکاری ہوئی ہی اور بتکرار یہی کلام کر کے روتا اور
چیختا اور چلاتا تھا مین یہ حال دیکھ کے ڈر اور ایک گوشہ مین جا کے چھپ رہا جب وہ شقی ملعون ہوش
مین آیا پھر مجھے بلایا مانند مستوں کے وہ ملعون مدہوش تھا پھر مجھسے کہا بقسم خدا کہ تم اور جمیع اہل زمین و
آسمان میرے نزدیک امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے زیادہ تر عزیز نہین ہو اگر مین سنوں یہ باتین
تم اون سے ایک بات بھی تمنے کسی اور سے کہی یہ جان لینا تمکو قتل کر ونگا مین نے کہا اگر ایک بات
بھی کہین کسی سے کہوں اوس وقت میرا خون حلال ہی اسکے بعد اوس ملعون نے مجھے

ظہور امور غیبیہ و خوارق عادات از امام رضاؑ

بہت عہد و پیمان لیئے اور بہت قسمیں مجھے دلائیں کہ ان اسرار کا اظہار نکرنا جب میں پیٹھ پھیر کے چلا وہ شقی کفش افسوس مل کے یہ آیہ پڑھتا تھا۔ یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول وکان اللہ بما تعملون محیطا یعنے لوگوں سے پنہان کرتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے حالانکہ خدا انکے ساتھ ہے راتوں اور دنوں کو جبکہ کہتے ہیں ایسے چند سخن کہ خدا اوسے پسند نہیں کرتا اور خدا انکے سب افعال پر احاطہ کیئے ہوئے ہو اور انکے سب حالات پر مطلع ہے۔ قطب راوندی نے حسن بن عباد کاتب امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ کہا جب مامون نے ارادہ سفر بغداد کیا میں بخدمت امام رضاؑ حاضر ہو کر بیٹھ گیا حضرت نے فرمایا اے پسر عباد میں داخل عراق ہونگا اور عراق کو نہ دیکھونگا جب یہ کلام حضرت سے میں نے سنا رو کے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ نے مجھے میرے اہل و عیال سے نا امید کیا حضرت نے فرمایا تم داخل ہوگے میں داخل نہیں ہونگا جب حضرت اطراف شہر طوس میں پہونچے بیمار ہو گئے اوسوقت وصیت کی کہ قبر آنحضرت جانب قبلہ نزدیک دیوار کھودیں اور درمیان قبر ہارون و قبر آنحضرت تین ہاتھ کا فاصلہ رکھیں اور اسکے قبل چاہا تھا کہ ہارون ملعون کی اوس جگہ قبر بناتے مگر بہت بیلچے اور کدالیں اوس جگہ ٹوٹ چکے تھے اور قبر ہارون کی وہاں نہ کھد سکی تھی حضرت نے فرمایا آسانی سے میری قبر وہاں کھدیگی اور ایک صورت مچھلی کی مثل ماہی مجسم وہاں دکھائی دیگی اوس صورت ماہی پر بخط عبری و زبان عبری کچھ لکھا ہو گا پس جب قبر اور لحد میری کھودنا بہت عمیق کرنا اور اوس مچھلی کو میرے پائنتی دفن کردینا جب حضرت کی قبر کھودنی شروع کی جو بیلچہ زمین پر مارتے تھے مثل ریت کے نیچے بیٹھ چلا جاتا تھا یہانتک کہ صورت مچھلی کی ظاہر ہوئی اور اوس مچھلی پر لکھا تھا کہ یہ روضہ علی بن موسی الرضاؑ کا ہے اور وہ گڑھا ہارون جبار کا ہے مؤلف فرماتے ہیں کہ اکثر یہ روایت باہمدیگر جمع ہو سکتے ہیں اس خیال سے کہ یہ سب عجائب و غرائب ظاہر ہوئے ہوں اور امام رضاؑ کو انگور اور انار دونوں میں زہر دیا ہو۔ زیادہ تر مشہور تاریخ شہادت حضرت یہ ہے کہ ماہ صفر سنہ ۲۰۳ ہجری میں واقع ہوئی اور بعضوں نے روز آخر ماہ صفر اور بعضوں نے چودھویں صفر کی لکھی ہے اور کفعمی رحمہ نے سترھویں ماہ صفر روز سہ شنبہ کو لکھی ہے و بروایت محمد بن سنان وغیرہ سنہ ۲۰۳ ہجری تھے اور بعضوں نے سنہ ۲۰۲ ہجری بھی لکھا ہے اور تاریخوں کو بعضے ساتویں اور بعضے غرہ ماہ رمضان المبارک بھی کہتے ہیں اور بعضوں نے تیسویں ماہ ذیقعدہ کی لکھی ہے۔ ابن بابویہ نے ابراہیم ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بیعت آنحضرت پانچویں ماہ رمضان سنہ ۲۰۱ ہجری میں واقع ہوئی اور سنہ ۲۰۲ ہجری میں مامون نے اپنی بیٹی ام حبیبہ کو حضرت سے تزویج کیا اور ماہ رجب سنہ ۲۰۳ ہجری میں زہر سے شہید کیا۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے پھر لکھا ہے کہ وفات آنحضرت

بہت عہد و پیمان لیے اور بہت قسمین مجھے دلائین کہ ان اسرار کا اظہار نکرنا جب مین پیٹھ پھیر کے چلا وہ شقی کف افسوس ملکے یہ آیہ پڑھتا تھا۔ یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ یبیتون ما لا یرضی من القول وکان اللہ بما یعملون محیطا یعنے لوگون سے پنہان کرتے ہین اور خدا سے نہین چھپاتے حالانکہ خدا انکے ساتھ ہے راتون اور دنون کو جبکہ کہتے ہین ایسے چند سخن کہ خدا اوسے پسند نہین کرتا اور خدا انکے سب افعال پر احاطہ کیے ہوے ہے اور انکے سب حالات پر مطلع ہے۔ قطب راوندی نے حسن بن عباد کاتب امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ کہا جب مامون نے ارادہ سفر بغداد کیا مین بخدمت امام رضاء حاضر ہو کر بیٹھ گیا حضرت نے فرمایا اے پسر عباد مین داخل عراق نہونگا اور عراق کو نہ دیکھونگا جب یہ کلام حضرت سے مین نے سنا روکے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ نے مجھے میرے اہل و عیال سے ناامید کیا حضرت نے فرمایا تم داخل ہوگے مین داخل نہین ہونگا جب حضرت اطراف شہر طوس مین پہونچے بیمار ہو گئے اوسوقت وصیت کی کہ قبر آنحضرت جانب قبلہ نزدیک دیوار کھودین اور درمیان قبر ہارون و قبر آنحضرت عہ تین ہاتھ کا فاصلہ رکھین اور اسکے قبل چاہا تھا کہ ہارون ملعون کی اوس جگہ قبر بناتے مگر سب بیلچے اور کودالین اوس جگہ ٹوٹ چکے تھے اور قبر ہارون کی وہان نکھد سکی تھی حضرت نے فرمایا آسانی سے میری قبر وہان کھدیگی اور ایک صورت مچھلی کی مثل ماہی مش وہان دکھائی دیگی اوس صورت ماہی پر بخط عبری و بزبان عبری کچھ لکھا ہو گا پس جب قبر اور لحد میری کھودنا بہت عمیق کرنا اور اوس مچھلی کو میرے پائنتی دفن کرنا جب حضرت کی قبر کھودنی شروع کی جو بیلچہ زمین پر مارتے تھے مثل ریت کے نیچے بیلچہ چلا جاتا تھا یہانتک کہ صورت مچھلی کی ظاہر ہوئی اور اوس مچھلی پر لکھا تھا کہ یہ روضہ علی بن موسی الرضاء کا ہے اور وہ گڑھا ہارون جبار کا ہے مؤلف فرماتے ہین کہ اکثر یہ روایت باہمدیگر جمع ہوسکتے ہین اس خیال سے کہ یہ سب عجائب و غرائب ظاہر ہوے ہون اور امام رضاء کو انگور اور انار دونون مین زہر دیا ہو۔ زیادہ تر مشہور تاریخ شہادت حضرت یہ ہے کہ ماہ صفر ۲۰۳ھ ہجری مین واقع ہوئی ہو بعضون نے روز آخر ماہ صفر اور بعضون نے چودھوین صفر کی لکھی ہے اور کفعمی رحمہ نے سترھوین ماہ صفر روز سہ شنبہ کو لکھی ہے۔ وبروایت محمد بن سنان وغیرہ ۲۰۲ھ ہجری تھے اور بعضون نے ۲۰۶ھ ہجری بھی لکھا ہے اور تاریخون کو بعضے ساتوین اور بعضے غرۂ ماہ رمضان المبارک بھی کہتے ہین اور بعضون نے تیسوین ماہ ذیقعدہ کی لکھی ہے۔ ابن بابویہ نے ابراہیم ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بیعت آنحضرت پانچوین ماہ رمضان ۲۰۱ھ ہجری مین واقع ہوئی اور ۲۰۲ھ ہجری مین مامون نے اپنی بیٹی ام حبیبہ کو حضرت سے تزویج کیا اور ماہ رجب ۲۰۳ھ ہجری مین زہر سے شہید کیا۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہے کہ وفات آنحضرت

اکیسوین ماہ رمضان کو بروز جمعہ سنہ ۲۰۳ھ مین واقع ہوئی او سوقت عمر شریف آنحضرت ۵۵ پچاس سال چھ مہینہ کی تھی اس حساب سے کہ ہمراہ اپنے پدر بزرگوار کے انیس سال دو مہینہ رہے اور ایام امامت بیس سال چار مہینہ تھے۔ و بسند دیگر روایت کی ہے کہ وفات آنحضرت ماہ صفر سنہ ۲۰۳ ہجری مین ہوئی اور اوسوقت عمر شریف آنحضرت باون سال تھی۔ و بروایت دیگر پچپن سال تھی شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر امیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا جن دنون امام رضا خراسان مین تھے مین ہمیشہ مدینہ مین بخدمت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام جاتا تھا اور عزیز و اقارب و عموہائے آنحضرت مکرر بخدمت امام محمد تقی علیہ السلام حاضر ہوکے حضرت کو سلام کرتے اور تعظیم و تکریم کرتے تھے اور انعامات پاتے تھے ایک روز حضرت امام محمد تقیؑ نے اون سب کے سامنے اپنی کنیز کو طلب کیا اور فرمایا گھر مین کہو کہ ماتم پرسے کے لیے تیار رہون عرض کی کسکے ماتم پرسہ کے لیے مستعد ہون فرمایا بہترین اہل زمین کے ماتم پرسے کو۔ بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ امام رضا علیہ السلام نے اوسی روز رحلت کی تھی جسدن مدینہ مین حضرت امام محمد تقیؑ نے خبر دی تھی حمیری و قطب راوندی اور دیگر علمائے بسند صحیح معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ ایک روز مدینہ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے معمر سوار ہو معمر نے کہا آپ کہان تشریف لیجائینگے فرمایا سوار ہو اور کچھ نہ پوچھ۔ جب مین بخدمت آنحضرت صحرا مین گیا فرمایا یہان ٹھہر جا یہ کہکے حضرت غائب ہوگئے اور تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے مین نے کہا آپ پر سے فدا ہون آپ کہان گئے تھے امام محمد تقیؑ نے فرمایا خراسان گیا تھا وہان جاکے اپنے پدر مظلوم غریب کو مین نے دفن کیا اور واپس آیا۔

باب گیارھوان بیان تاریخ ولادت و وفات امام نہم و نور دیدۂ زہاد امام ہشتم حضرت ابی جعفر محمد بن علی الجواد علیہ السلام

اس باب مین دو فصلین ہین فصل پہلی بیان تاریخ ولادت باسعادت و اسم و لقب و کنیت آنحضرتؑ اسم شریف آنحضرت محمد اور کنیت مشہور ابو جعفر ہے اور بعضون نے ابو علی بھی لکھی ہے اور یہ متروک ہے۔ اشہر القاب آنحضرت تقی و جواد و مختار و منتجب و مرتضی و قانع و عالم ہے بعض علمانے القاب آنحضرت اور بھی لکھے ہین سال ولادت باتفاق ۱۹۵ھ ہجری بنابر اشہر روز ولادت جمعہ پندرھوین یا اونیسوین ماہ مبارک رمضان ہے شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ تاریخ ولادت آنحضرت دہم رجب ہے اور دعائے ناحیۂ حضرت صاحب العصر علیہ السلام فی الجملہ شاہد اس قول کی اصلیت پر ہے۔

مقام ولادت آنحضرت باتفاق مدینۂ طیبہ ہے۔ پدر نامدار آنحضرت امام رضا علیہ السلام اور مادر آنحضرت سبیکہ ام ولد ہیں اور بعضون نے اسم مبارک اون معظمہ کا خیزران وریحانہ وسکینہ بھی لکھا ہے مشہور یہ ہے کہ وہ معظمہ نوبیہ تھیں اور بعضون نے مریسیہ لکھا ہے۔ منقول ہے کہ وہ معظمہ اقربائے ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم فرزندان رسول ص سے ہیں۔ ابن شہر آشوب نے بسند معتبر حلیمہ خاتون دختر محترمہ امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز میرے برادر امام رضا نے مجھے بلا کے فرمایا اے حلیمہ آج رات کو ایک فرزند مبارک خیزران سے متولد ہوگا بہتر یہ ہے کہ وقت ولادت تم اونکے پاس رہو بموجب ارشاد مین حاضر رہی جب رات ہوئی دائیون کو بلا کے میرے ہمراہ حجرۂ خیزران مین بھیجدیا اور خود چراغ روشن کرکے باہر تشریف لائے اور دروازہ بند کر دیا جب دردزہ اون معظمہ کو شروع ہوا مین نے بالائے طشت بٹھایا یکایک چراغ گل ہوگیا اس خیال کے مشاہدہ سے پریشانی ہوئی ناگاہ مین نے دیکھا کہ ماہ تابان فلک امامت طالع ہوا اور درمیان طشت نزول فرمایا اور حضرت کو ایک پردۂ باریک احاطہ کیئے تھا اور نور چہرۂ آنحضرت سے ایسا ساطع تھا کہ تمام حجرہ روشن ہوگیا اور ہم چراغ سے مستغنی ہوئے مین نے اوس نور مبین کو گود مین لے لیا اور اوس پردہ کو خورشید جمال سے جدا کر دیا اوسوقت امام رضا علیہ السلام داخل حجرہ ہوئے جامہ ہائے پاکیزہ پہنائے آنحضرت نے مجھ سے لیکر اپنی آغوش مبارک مین لیا اور گہوارہ مین لٹاکے میرے سپرد کیا اور فرمایا اس گہوارہ سے جدا ہونا جب تیسرا دن ولادت سے ہوا اوس نور مبین نے دیدۂ حق بین کھول کے جانب آسمان نگاہ کی اور داہنی بائین دیکھا پھر بزبان فصیح ندا کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ جب یہ حالت عجیب مین نے مشاہدہ کی اپنے برادر امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین جاکے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا بعد اسکے ابھی اس سے زیادہ عجائب معائنہ کروگی۔ کتاب عیون المعجزات مین بسند معتبر کلیم ابن عمران سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے ایک روز مین نے امام رضا کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ خدا سے اپنے لیئے دعا کرین کہ آپکو فرزند عطا کرے حضرت نے فرمایا خدا وندعالم ایک ایسا فرزند مجھے عطا کریگا جو وارث میری امامت کا ہوگا۔ وبروایت دیگر حضرت نے فرمایا کہ خدا نے میرے لیئے ایک فرزند عطا کیا ہے جو شبیہ موسی عمران ہے کہ دریاؤن کو شگافتہ کرتا تھا اور نظیر عیسی ابن مریم ہے جسے خدا نے مقدس ومطہر گردانا اور پاک وپاکیزہ پیدا کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند بجور وستم شہید ہوگا اور اہل آسمان اسپر روئینگے اور اسکے قاتل پر خدا غضب نازل کریگا اور بعد قتل کرنے کے اسکا قاتل اپنی زندگی سے بہرہ مند نہوگا اور بہت جلد بعذاب الہی واصل ہوگا شب ولادت آنحضرت

صبح تک گہوارہ مین اوس نومبین سے باتین کرتے رہے اور اسرار الٰہی کو گوش الہام نیوش مین پہونچاتے
رہے۔ رنگ مبارک آنحضرت بنا بر مشہور گندم گون تھا اور بعضون نے سفید لکھا ہے منقول ہے کہ نقش
خاتم آنحضرت نعم القادر باللہ تھا۔ **فصل دوسری** بیان شہادت و بعض احوال آنحضرت ع امام محمد تقیؑ
وقت وفات والد بزرگوار نو سال کے تھے اور بعضون نے سات سال بھی کہا ہے وقت شہادت
والد بزرگوار حضرت مدینہ مین تھے اور بعض شیعہ بسبب صغر سن امامت آنحضرت مین تامل کرتے تھے
یہانتک کہ علما و فضلا و اشراف شیعہ اطراف عالم سے متوجہ ہوئے اور بعد فراغ مناسک حج بخدمت
آنحضرت حاضر ہوے اور بعد مشاہدہ معجزات کثیرہ و کرامات و علوم و کمالات اقرار امامت کیا اور زنگ شک و
شبہہ آئینہ قلوب سے صاف کیا تا آنکہ کلینی رح اور دیگر علما نے روایت کی ہے کہ ایک مجلس مین یا کئی روز متواتر
تیس ہزار مسائل مشکلہ حضرت سے پوچھے اور سبکا جواب شافی پایا۔ چونکہ مامون ملعون بعد شہادت امام رضا
علیہ السلام زبان زد لعن و ہدف ملامت و طعن ہوا اوسنے چاہا بظاہر اوس جرم و خطا سے بری ہو۔ حتی
خراسان سے بغداد مین آیا ایک عریضہ بخدمت امام محمد تقی ع لکھ کے باعزاز و اکرام تمام حضرت کو بلایا جب
حضرت بغداد تشریف لے گئے قبل اسکے کہ حضرت اوس شقی سے ملاقات کرین ایک روز مامون
ملعون بقصد شکار سوار ہوا اثنائے راہ مین چند اطفال کی طرف سے گذرا کہ وہ لڑکے راہ مین کھڑے
تھے اور حضرت امام محمد تقی بھی اونہین مین تھے جب لڑکون نے اوس ملعون کو دیکھا بھاگ گئے لیکن حضرت
اپنی جگہ با نہایت تمکین و وقار کھڑے رہے یہانتک کہ مامون حضرت تک پہونچ گیا اور انوار امامت
و جلالت و آثار مہابت آنحضرت مشاہدہ کر کے متعجب ہوا اور باگ روک لی اوسوقت عمر شریف
آنحضرت گیارہ سال کی تھی مامون نے حضرت سے پوچھا اے کودک تو مثل کودکان دیگر میرے راستہ سے
کیون نہ بھاگا اور اپنی جگہ کھڑا رہا حضرت نے فرمایا اے خلیفہ راستہ تنگ نہ تھا کہ تمہین راہ دیتا اور
میری کوئی جرم و خطا بھی نہ تھی کہ تجھسے بھاگتا اور یہ بھی گمان نہین کہ تم کسیکو بیجرم عقوبت کرو اس کلام کے
سننے سے مامون زیادہ تر متعجب ہوا اور مشاہدہ حسن و جمال سے بیتاب ہوکے پوچھا تمہارا کیا نام ہے
حضرت نے فرمایا میرا نام محمد ہے اوسنے کہا کسکے فرزند ہو فرمایا امام رضا علیہ السلام کا فرزند ہون جب
اوسنے نسب شریف سنا تعجب اوسکا برطرف ہوا اور امام رضا ع کے نام سننے سے منفعل ہوا اسلئے کہ
اوسی شقی نے حضرت کو شہید کیا تھا پس درود و رحمت حضرت امام رضا ع پر بھیج کے روانہ ہوا۔ جب
صحرا مین پہونچا اوسکی نظر دراج پر پڑی اپنا باز اوسپر چھوڑ دیا وہ باز مدت تک غائب رہا جب ہوا سے
نیچے آیا ایک چھوٹی سی مچھلی اوسکی چونچ مین تھی اور ہنوز رمق حیات باقی تھی مامون یہ دیکھ کے خوش ہوا

فصل دوسری بیان شہادت و بعض احوال حضرت امام محمد تقی

اور اوس مچھلی کو ہاتھ مین لیکے واپس گیا جب اوس جگہ پہونچا جہان آتے وقت حضرت سے ملاقات ہوئی تھی پھر لڑکے بھاگ گئے اور حضرت اپنی جگہ کھڑے رہے مامون ملعون نے کہا اے محمد میرے ہاتھ مین کیا ہے حضرت نے بالہام ملک علام فرمایا کہ خداوند عالم نے چند دریا پیدا کئے ہین کہ ابر اون دریاؤن سے بلند ہوتا ہے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان اوس ابر کے اوپر جاتی ہین اور بادشاہون کے بازاون مچھلیون کو شکار کر لیتے ہین اور برگزیدہ گان سلالۂ نبوت کا اونسے امتحان کرتے ہین مامون کا اس معجزہ کے مشاہدہ سے تعجب زیادہ ہوا اور کہا حقا تم فرزند امام رضاؑ ہو۔ اور فرزند امام بزرگوار سے یہ عجائب و اسرار بعید نہین ہین پس حضرت کو بلا کے بہت اعزاز واکرام کیا اور قصد کیا کہ اپنی دختر ام الفضل کو حضرت سے تزویج کردے اس قصد کے استماع سے بنی عباس غمگین مامون پاس جمع ہوے اور کہا خلعت خلافت جسکو بنی عباس نے پہنا اور یہ شرف وکرامت انہین قرار پایا پھر آپ انہین سے کیون باہر ہوکے چاہتے ہین کہ اولاد علی بن ابیطالبؑ مین یہ امر قرار دیجئے باوجود اوس عداوت قدیم کے جو ہم مین اور اونمین ہمیشہ سے ہے جو کچھ آپنے امام رضاؑ کے حق مین کیا ہم اوس امر کے عرصہ سے منتظر تھے تا آنکہ اونکا امر منقضی ہوا مامون نے کہا اس عداوت کے بھی تمہارے بزرگ تھے نہ یہ لوگ۔ اگر انکی خلافت غصب نکرتے کوئی عداوت ہم مین اونمین نہ باقی رہتی وہ سب سے زیادہ ترسزاوار امامت وخلافت ہین ان لوگون نے کہا یہ طفل خردسال ہے تحصیل علم وکمال ابھی نہین کیا ہے اگر انکے علم وفضل کے کمال تک صبر کیجئے اوسکے بعد تزویج کرد یجئیگا انسب ہوگا۔ مامون نے کہا تم انکو نہین پہچانتے انکا علم از جانب حق تعالیٰ ہے موقوف تحصیل پر نہین ہے ان لوگون کے خرد وکلان اورون سے افضل ہین اگر تمکو میرے کلام کی تصدیق منظور ہو عالمون کو جمع کرکے ہمطرح مباحثہ کراؤ اون لوگون نے یحییٰ بن اکثم کو جو کہ انکا عالم زبردست اور اوسوقت قاضی بغداد تھا بحث کے لئے پسند کیا مامون نے جلسہ عام کا حکم دیکے یحییٰ بن اکثم اور جمیع علما واشراف کو جمع کیا بعد مناظرہ اسقدر علوم وکمالات آنحضرت ظاہر ہوے کہ دوست دشمن سبکے سب فضل وکمال آنحضرت کے قائل ہوگئے اور بنی عباس کو محل اعتراض باقی نرہا پس مامون ملعون نے اوسی مجلس مین اپنی دختر ام الفضل کو حضرت سے تزویج کرکے اور بہت مال وزر بتقریب نثار خاص وعام واشراف واعیان پر تقسیم کیا اسکے بعد ایک مدت تک اپنے پاس حضرت کو معزز ومکرم رکھا ام الفضل ملعونہ آنحضرت سے اس سبب سے موافق نہ تھی کہ حضرت اور عورات کیطرف بھی متوجہ ہوتے تھے اور امام علی نقیؑ کی مادر گرامی کو ام الفضل پر ترجیح دیتے تھے اسوجہ سے مکرر وہ ملعونہ اپنے باپ مامون سے شکایت کیا کرتی تھی اور وہ سماعت نکرتا تھا جو سلوک بد اوسنے امام رضاؑ سے کیا تھا اوس ظلم کے بعد اہلبیت رسالت کی ایذا دہی مناسب اپنی دولت کے نہ جانتا تھا سید ابن طاؤس صاحب کشف الغمہ

علیہ الرحمہ نے حکیمہ خاتون دختر امام رضا ؑ سے روایت کی ہے کہ کہا بعد فوت برادرم امام محمد تقی ؑ اونکی زوجہ ام الفضل نے گریہ وزاری کرکے اوصاف حضرت کے بیان کیئے اور کہا اے عمہ اگر آپ کہین ایک ایسی نقل عجیب و غریب بیان کرون کہ آپ نے ویسی نقل نہ سُنی ہو مین نے کہا بیان کرو اوسنے کہا مین ایک روز اپنے گھر مین بیٹھی تھی میری نظر ایک خوبصورت وخوش گفتار عورت پر پڑی مین نے پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا اولاد عمار یاسر سے ہون اور زوجۂ امام محمد تقی ہون مین نے اوسکے سامنے ضبط کیا جب وہ چلی گئی حسد ورشک جو عورتون کو ہوتا ہے اسقدر مجھے ہوا کہ ضبط نکرسکی تمام دن غصہ مین بسر کی جب آدھی رات گذری گریان ونالان اپنے باپ مامون پاس گئی اور بہت شکایت کرکے کہا وہ سامنے میرے اور ازواج کو رکھتے ہین اور جب مین کوئی بات کرتی ہون مجھے اور تمھین او رعباس بلکہ تمھارے سب بزرگون کو بُرا کہتے ہین اوسوقت میرا باپ ایسا شراب سے مست تھا کہ اوسے اپنی خبر بھی نہ تھی اس کلام کے سننے سے تلوار لیکے خشمناک اوٹھا اور خادم وملازم اوسکے ہمراہ ہوے جب امام محمد تقیؑ کے سراہنے پہونچا اور اونھین سوتا پایا تلوار کھینچ لی اور یکان حاضرین آنحضرتؑ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے واپس چلا گیا مین نے اپنے کردار وگفتار سے نادم ہوکے طمانچے اپنے منھ پر مارے اور ایک گوشہ مین سو گئی جب صبح ہوئی یاسر خادم نے میرے باپ سے کہا اس شب عجب حرکت آپ سے سرزد ہوئی اوسنے پوچھا کیا خادم نے کہا آپکی دختر نے آکے ایسا ایسا کہا اور آپ نے جاکے تلوار سے امام محمد تقیؑ کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا- مامون نے اس خبر سے اسقدر طمانچے اپنے منھ پر مارے کہ بیٹھے بیٹھے بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا خادم مذکور کو خبر کے لیئے بھیجا یاسر خادم کہتا ہے جب حضرتؑ کے مکان مین گیا مین نے دیکھا کہ آنحضرت حوض کے کنارے بیٹھے مسواک کر رہے ہین مین نے سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا مین نے چاہا کچھ پوچھون مگر حضرت مشغول نماز ہوگئے اور مین دوڑتا ہوا خدمت مامون مین حاضر ہوا اور عرض کیا اے خلیفہ آپکو بشارت ہو کہ امام محمد تقیؑ پر کوئی صدمہ وگزند نہین پہونچا اسوقت مشغول نماز ہین مامون نے یہ سُنکے سجدہ شکر کیا اور ایک ہزار درہم مجھے انعام مین عطا فرمائے اور کہا بیس ہزار درہم امام محمد تقیؑ پاس لیجا اور اونسے میرا سلام کہہ- جب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور چاہا جسم مبارک دیکھون کہ اون زخمون کے نشان بھی ہین یا نہین پس مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ پیراہن جو آپ پہنے ہین اسکا مجھے خلعت دیجیے کہ اپنے کفن کے لیئے رکھ چھوڑون حضرت نے اپنا پیراہن مبارک اوتارکے مجھے دیدیا اور فرمایا یہ تو نے کہا وہ شرط ہے مین نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اوس فعل سے وہ مطلق خبردار نہین بلکہ شرمندہ وپشیمان ہے مین نے جسم شریف پر نظر کی مطلق نشان تک نہ دیکھا اور مامون پاس آکے سب ماجرا عرض کیا- مامون نے وہ گھوڑا جسپر سوار ہوکے اوس شب آیا تھا اور وہ

ذکر ... امام محمد تقیؑ ... ام الفضل زوجہ آنحضرت

تلوار ہو وسکے یا وہ قوت بھی دونوں چیزیں حضرت پاس ہدیہ بھیجیں ام الفضل آتی ہے مجھے میرے باپ مامون
نے پیغام بھیجا کہ اب اگر تجھسے مین نے ایک حرف شکایت بھی سنا ہرگز اوس سے آزردہ ہونگا اور خود بخدمت
آنحضرتؑ کے حاضر ہوکے مؤدب بیٹھا حضرت نے نصیحت کی کہ شراب پینا ترک کردو اوس شقی نے یہ نصیحت قبول
کی آنحضرتؑ نے اوسے ایک دعا تعلیم کرکے فرمایا چونکہ اوس دعا کو پڑھ لیا تھا اس سبب سے کوئی ضرر تیری
تلوار سے مجھے نہ پہونچا اور وہ دعا کتاب مہج الدعوات مین موجود ہے جبتک مامون زندہ رہا اوس دعا کی
برکت سے تمام بلاؤن سے محفوظ رہا اور بہت شہر اوسنے فتح کیے۔ وبروایت شیخ مفید و علماء دیگر جب
حضرتؑ بسبب مامون سے پریشان ہوئے رخصت لیکے متوجہ حج بیت اللہ الحرام ہوئے اور وہان سے
مدینہ طیبہ معاودت کرکے اوسی مقام متبرک مین سکونت اختیار کی یہانتک کہ ۲۱۸ ہجری مین مامون بعذاب
الٰہی واصل ہوا اور اوسکے بھائی معتصم نے غصب خلافت کی جب اوس شقی نے متواتر فضائل وکمالات
آنحضرت سنے آتش حسد اوسکے سینۂ پرکینہ مین مشتعل ہوئی اور اوسنے حضرت کو ضرر رسانی کے لیئے مدینہ سے
بغداد مین طلب کیا جب حضرت نے ارادہ بغداد کیا امام علی نقیؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین فرماکے اکابر شیعہ
و ثقات اصحاب کے روبرو نص صریح امامت آنحضرت پر بیان کیا اور کتب علوم الٰہی و اسلحہ و تبرکات
رسولخداؐ و جمیع پیغمبران گذشتہ امام علی نقیؑ کے سپرد فرمائی اور عازم شہادت ہوکے اپنے فرزند گرامی کو
وداع کیا اور بادل خونین مفارقت تربت مقدس رسولخداؐ اختیار کرکے بغداد روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۸
ماہ محرم الحرام سنہ ۲۲۰ ہجری بغداد پہونچے اوس ملعون یعنی معتصم نے اوسی سال حضرت کو زہر سے
شہید کیا۔ وبروایت ابن بابویہ و دیگر علما واثق باللہ نے جو کہ مامون کے بعد خلیفہ ہوا حضرت کو شہید کیا
اور کیفیت شہادت آنحضرت کتاب عیون المعجزات مین اسطرح لکھی ہے کہ جب حضرت بغداد مین پہونچے اور
معتصم ملعون نے ام الفضل کی برخلافی نسبت آنحضرت معائنہ کی اوس ملعونہ کو بلاکے قتل آنحضرتؑ پر راضی
کیا اور زہر اوس ملعونہ پاس بھیجا کہ حضرت کے طعام مین ملادے وہ ملعونہ انگور رازقی جو ایک قسم انگور کی
ہے اونکو زہر آلود کرکے حضرت پاس لائی جب حضرت نے تناول فرمائے اثر زہر بدن مبارک پر ظاہر ہوا اس
فعل شنیع سے وہ پشیمان ہوئی اور کوئی چارہ جوئی نکرسکی گریہ و زاری کرتی تھی حضرت نے فرمایا اے ملعونہ
تو ہی نے مجھے قتل کیا اور پھر روتی بھی ہے قسم بخدا ایسی بلا مین مبتلا ہوگی جو مرہم پذیر نہوگا اور ایسے درد مین
گرفتار ہوگی جس سے دنیا و آخرت مین رسوا ہو جائیگی جب حضرت زہر ستم سے شہید ہوئے اوس ملعونہ کو معتصم
اپنے محل مین لایا اور بہت جلد ایک ناسور اوسکی فرج مین پڑگیا ہر چند حکیمون نے علاج کیا مفید نہوا یہانتک
کہ اوس ملعون کے محل سے نکل پڑی اور جسقدر مال و دولت اوسکے پاس تھی سب علاج مین صرف کی

آخر الامر ایسی محتاج ہو گئی کہ بھیک مانگتی تھی یہانتک کہ اوسی حالت خراب و زار مین بعذاب قہار واصل ہو کے تباہکار دنیا و آخرت ہوئی ۔ و بروایت دیگر شہر آشوب رحمہ اللہ نے مناقب مین روایت کی ہے کہ زہر آلود حضرت کو دیا سبب اثر زہر جسد شریف آنحضرت پر ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا تھا مجھے لیے یہ درد ہے اور آپکے جسم مین درد اور زہر خورده اوسکی فرج مین پیدا ہوا کہ وہ ایسی بلا مین مبتلا ہوئی کہ اوسکا علاج کسی سے نہ ہو سکا اور کوئی دوا مفید نہوئی تا آنکہ اسفل السافلین مین اپنے پدر لعین سے ملحق ہوئی ۔ و بروایت دیگر جب لوگون نے معتصم سے بیعت کی وہ شقی مستفسر احوال امام محمد تقی علیہ السلام ہوا اور عبد الملک حاکم مدینہ کو ایک نامہ لکھا کہ حضرت کو مع ام الفضل بغداد بھیجے ۔ جب حضرت بغداد مین پہونچے بظاہر اوس شقی نے اعزاز و اکرام کرکے تحفہ و ہدایا حضرت اور ام الفضل کے لیے بھیجے اسکے بعد شربت حماض اپنے غلام اشناس نام کے ہاتھ سربمہر حضرت کے لیے بھیجا جب اوس شربت کو حضرت پاس لائے کہا یہ شربت خلیفہ نے آپکو بھیجا ہے اور خود خلیفہ نے اپنے مخصوصین کے ہمراہ پیا ہے اور یہ حصہ آپکو بھیجا ہے کہ برف مین سرد کرکے نوش کیجیے اور برف بھی وہ غلام اپنے ہمراہ لایا تھا جب شربت حضرت کے لیے تیار کیا حضرت نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ رات کو وقت افطار یہ شربت پیون اوس غلام نے کہا برف پانی ہو جائیگی اور اس شربت کو برف کے ساتھ پیتے ہین ۔ ہرچند حضرت نے پینے سے انکار کیا وہ ملعون مبالغہ و اصرار کرتا تھا بمجبوری وہ شربت زہر آلود حضرت نے نوش کیا اور اپنی زندگی سے ناامید ہوگئے ۔ عیاشی نے اپنی تفسیر مین زرقان سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابن ابی داؤد مجلس معتصم لعین سے غمگین مکان مین آیا مین نے سبب اندوه دریافت کیا اوسنے کہا آج فرزند امام رضا سے ایک ایسا امر صادر ہوا کہ وہ میرا موجب رسوائی ہے ایک چور کو خلیفہ پاس لائے خلیفہ نے حکم دیا کہ اوسکا ہاتھ کاٹا جائے مجھسے پوچھا کہان سے اسکا ہاتھ قطع کیا جائے مین نے کہا گٹے کے پاس سے کاٹنا چاہیے اکثر حاضرین مجلس نے میرے کلام کی موافقت کی اور بعضون نے کہا اسکا ہاتھ کہنی سے کاٹنا چاہیے اسپر خلیفہ نے ہر ایک سے دلیل کی اونھون نے بیان کیا اسکے بعد خلیفہ امام محمد تقیؑ سے مخاطب ہوا اور کہا آپ اس بارہ مین کیا کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو کچھ حاضرین نے کہا تمنے سنا اوسنے کہا مجھے اونکے کہنے سے کیا کام ہے آپ جو کچھ جانتے ہون بیان کیجیے حضرت نے فرمایا اس مسئلے کے جواب سے مجھے معاف رکھو خلیفہ نے اونکو قسم دلائی کہ آپ ضرور بیان کرین حضرت نے فرمایا اسکی چار انگلیان کاٹی جائین اور ہتھیلی ہاتھ کی چھوڑ دیجائے کہ اوس سے اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور اسپر ایسی چند دلیلین بیان کین کہ ہم لوگ اونکا جواب نہ دے سکے اور مجھپر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ گویا قیامت برپا ہوگئی اور مین نے آرزو کی کہ کاش بیس سال پہلے مجھے موت آجاتی کہ ایسا دن نہ دیکھتا زرقان نے کہا کہ تیسرے روز ابن ابی داؤد ملعون خلیفہ پاس گیا اور تخلیہ مین اوس سے کہا خلیفہ کی خیرخواہی مجھپر لازم ہے

اسوجہ سے عرض کرتا ہون کہ چند روز قبل اسکے جو واقع ہوا مناسب دولت خلیفہ نہ تھا اسلئے کہ خلیفہ نے وہ مسئلہ جسے خود نہ جانتا تھا اوسے اپنے وزیرون امیرون اور جمیع اکابر و اشراف و علماء و فضلاء سے دریافت کیا اور اونھون نے جواب دیا اور ایسی مجلس عالیشان مین اوس شخص سے جسکو اہل علم سے نصف لوگ امام و خلیفہ جانتے ہین اور خلیفہ کو اونکے حق کا غاصب سمجھتے ہین اور اوس شخص کو اہل خلافت تصور کرتے ہین اوس سے دریافت کیا اور اوسنے برخلاف علما فتوی دیا اور خلیفہ نے سب عالمون کے فتوی کو ترک کر کے اسکے فتوے پر عمل کیا اور یہ خبر درمیان مردم منتشر ہوئی جسکی وجہ سے اونکے دوستون اور شیعون کو ایک حجت قوی ہاتھ آئی جب اوس ملعون نے یہ سُنا رنگ اوسکا متغیر ہو گیا اور آتش کفر و حسد و نفاق اوسکے سینہ مین مشتعل ہوئی اور کہا خدا تمھین جزائے خیر عطا کرے تمنے مجھے اوس امر پر مطلع کیا جس سے مین غافل تھا دوسرے روز اوس ملعون نے ایک وزیر کے محرر کو طلب کر کے حکم دیا کہ امام محمد تقی ؑ کو اپنے گھر مین دعوت کے بہانہ سے بلا کے زہر اونکے کھانے مین ڈالدے اوس بدبخت نے حضرت کو دعوت کے بہانہ سے طلب کیا حضرت نے عذر کیا اور فرمایا تم جانتے ہو کہ مین تمھاری مجلسون مین نہین جاتا ہون اوس ملعون نے بہت مبالغہ و اصرار کر کے عرض کیا کہ میری محفل مین کوئی خلاف طبع شریف نہوگا غرض آپکے کھانا کھلانے سے ہے بلکہ خلیفہ کے ایک وزیر کو ملاقات کا بھی اشتیاق ہے اور خواہان اسکا ہے کہ آپکی ملاقات سے مشرف ہو پھر اوس شقی نے اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ حضرت مجبوری اوسکے گھر تشریف لیگئے جب ایک لقمہ اوس طعام سے تناول کیا حضرت اثر زہر اپنے گلوے مبارک مین پاکے اوٹھ کھڑے ہوے وہ ملعون راہ روک کے کھڑا ہوا اور کہا آپ ابھی بجا بیٹھئے حضرت نے فرمایا جو کچھ تو نے مجھ سے سلوک کیا اوسکا مقتضی یہی ہے کہ مین تیرے مکان سے چلا جاؤن پس حضرت جلدی سوار ہو کے اپنے دولتسرا مین تشریف لائے جب گھر مین پہونچے اثر زہر قاتل بدن شریف پر ظاہر ہوا اوس تمام دن اور رات آنحضرت بیچین رہے تا آنکہ روح مقدس نے بجانب درجات سعادت پرواز کیا۔ قطب راوندی نے ابو مسافر سے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد تقی ؑ نے بعد عصر جس شب کو بعالم بقا رحلت کی فرمایا کہ مین آج کی رات دنیا سے جاؤنگا پھر ارشاد کیا کہ ہم اہلبیت کے لئے جب خدا دنیا نہین چاہتا ہمکو اپنے جوار رحمت مین لیجاتا ہے کتاب بصائر الدرجات مین روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام محمد تقی ؑ کا شریک رضاع تھا اوسنے کہا جن دنون حضرت بغداد مین تھے ایک وز مدینہ مین بخدمت امام علی نقی ؑ حاضر تھا اوسوقت حضرت کمسن تھے اور ایک لوح آگے رکھے پڑھ رہے تھے ناگاہ حضرت کی حالت متغیر ہوئی اور اوٹھ کے گھر مین تشریف لیگئے یکایک صدائے شیون و زاری خانہ حضرت سے بلند ہوئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت باہر تشریف لائے مین نے دریافت کیا حضرت ؑ نے فرمایا

اسوقت میرے پدر بزرگوار نے اس دار فانی سے بجانب سرائے جاودانی رحلت فرمائی مین نے کہا یا حضرت
آپ نے کیونکر جانا حضرت نے فرمایا اجلال الٰہی حق تعالےٰ سے ایک ایسی حالت مجھ پر طاری ہوئی کہ قبل اسکے
کبھی یہ حال نہوا تھا اس سبب سے مین نے جانا کہ میرے پدر بزرگوار نے انتقال کیا اور منصب امامت میری
جانب منتقل ہوا بعد ایک مدت کے خبر پہونچی کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اوسی ساعت برحمت
الٰہی ملحق ہوئے تھے احادیث مین وارد ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام طے الارض کرکے بغداد مین آئے
اور اپنے پدر بزرگوار کو غسل وکفن دیکے دفن کیا اور اوسیدن مدینہ مین واپس آگئے کلینی علیہ الرحمہ نے
بسند معتبر ہارون بن فضل سے روایت کی ہے کہ کہا مدینہ مین بخدمت حضرت امام علی نقی ع اوسدن حاضر
ہوا جس دن امام محمد تقی نے بغداد مین انتقال کیا تھا ناگاہ حضرت امام علی نقی نے فرمایا انا للہ وانا
الیہ راجعون میرے پدر بزرگوار نے دنیا سے رحلت کی مین نے کہا یا حضرت آپ نے کیونکر جانا
حضرت نے فرمایا ایک ایسی حالت لیٹے مین نے پائی کہ قبل اسکے کبھی یہ حالت نہوئی تھی مین نے جانا کہ وہ
حالات لوازم امامت سے ہے و بروایت دیگر اوسدن حضرت گھر مین گئے اور اپنی دادی کی گود مین بیٹھ کے
رونے لگے حضرت کی دادی نے پوچھا اے نور چشم کیون روتے ہو حضرت نے فرمایا اسوقت میرے پدر
بزرگوار نے دنیا سے رحلت کی اونھون نے کہا اے فرزند گرامی ایسا نکہو حضرت نے فرمایا قسم بخدا
جو مین نے کہا اسی طرح ہے بعد اسکے یہ واقعہ لکھا گیا جب خبر پہونچی اوسی ساعت امام محمد تقی نے رحلت کی تھی

بیان تاریخ وفات حضرت امام محمد تقی ع

مشہور تاریخ وفات آنحضرت مین یہ ہے کہ آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین واقع ہوئی اور بعضون نے
روز سہ شنبہ چھٹی ماہ ذیحجہ بھی لکھی ہے اور بعضون نے روز سہ شنبہ گیارہوین ماہ ذیقعدہ لکھی ہے اور وقت
وفات عمر شریف آنحضرت سے پچیس سال کچھ کم دو مہینے گذرے تھے موافق مشہور مدت امامت آنحضرت
کچھ کم سترہ سال تھی ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ وقت وفات والد بزرگوار امام محمد تقی عمر سات
سال چار مہینے دو روز کے تھے اور مدت امامت بتیس روز کم اٹھارہ سال تھی۔ کتاب کشف الغمہ مین
از طریق مخالفین ایک روایت نقل کی ہے کہ وفات آنحضرت بروز سہ شنبہ پانچوین ماہ مذکور کو سنہ واقع ہوئی
و بروایت دیگر محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ عمر شریف آنحضرت ۲۵ پچیس سال تین ماہ بارہ روز
تھی اور ولادت آنحضرت سنہ ۱۹۵ ہجری مین تھی اور اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ سات سال تین مہینے رہے
اور وفات آنحضرت بروز سہ شنبہ چھٹی ماہ ذیحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری کو واقع ہوئی و بروایت دیگر وقت وفات والد بزرگوار نو
سال چند ماہ کے تھے۔ کتاب دلائل حمیری مین بسند خود محمد بن سنان سے روایت ہے کہ وقت وفات
عمر گرامی آنحضرت ۲۵ پچیس سال تین مہینے بارہ روز کی تھی۔ اور بروز سہ شنبہ چھٹی ماہ ذیحجہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین حضرت نے

رحلت فرمائی اور بعد وفات پدر عالیمقدار اونتیس سال پینتیس روز زندہ رہے۔ اور باتفاق علما وفات آنحضرت بغداد مین واقع ہوئی اور مقبرۂ قریش مین اپنے جد بزرگوار امام موسی کاظم علیہ السلام کے پہلو مین جہان اب مرقد منور کی زیارت کرتے ہین دفن ہوئے

باب بارھوان بیان تاریخ ولادت و وفات نہال حدیقہ مصطفوی ص گل بوستان مرتضوی امام دہم حضرت امام علی نقی علیہ السلام

اس باب مین دو فصلین ہین فصل پہلی بیان تاریخ ولادت و نسب و اسم و لقب و کنیت آنحضرت اسم شریف آنحضرت علی کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور ترین القاب آنحضرت نقی و ہادی ہین و نجیب و مرتضی و عالم و فقیہ و امین و مؤتمن و طیب و متوکل و عسکری بھی آنحضرت کو کہتے ہین محلہ عسکر سرمن رائے لشکر کے لیے بنایا گیا اس سبب سے حضرت کو عسکری کہتے ہین اور حضرت امام علی نقی و امام حسن عسکری کو وہان کی سکونت کی وجہ سے عسکری کہتے ہین سال ولادت آنحضرت اشہر ۲۱۲ ہجری ہین اور ایک جماعت کثیر نے ۲۱۳ ہجری بھی لکھے ہین تاریخ ولادت مشہور پندرھوین ذیحجہ ہے بروایت دیگر جو کہ شیخ علیہ الرحمہ نے مصباح مین نقل کی ہے ستائیسوین ذیحجہ ہے و بروایت ابن عیاش دوسری یا پانچوین ماہ رجب کو بروز سہ شنبہ ولادت واقع ہوئی و بروایت علی بن ابراہیم قمی تیرھوین ماہ رجب کو بروز یکشنبہ ولادت باسعادت ہوئی اور زیارت ناحیۂ مقدسہ اسپر دلالت کرتی ہے کہ ولادت آنحضرت ع ماہ رجب مین ہوئی اور مکان ولادت شریف ایک موضع مین اطراف مدینہ طیبہ سے ہے جسکا نام صریا ہے۔ کتاب بصائر الدرجات مین بسند معتبر جناب صادق سے روایت کی ہے کہ جب خداوند عالم چاہتا ہے کہ امام کو پیدا کرے سات برگ بہشتی پدر امام کے لیے بھیجتا ہے جب تناول کرتے ہین نطفۂ امام منعقد ہو جاتا ہے اور جب وہ نطفۂ مبارک شکم مادر مین منتقل ہوتا ہے صدا سے مردم سنتا ہے اور جب زمین پر آتا ہے خداوند عالم ایک ستون نور اوسکے لیے درمیان زمین و آسمان بلند کرتا ہے اور ایک فرشتہ اوسکے داہنے بازو پر یہ آیہ لکھتا ہے وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم اور پدر بزرگوار آنحضرت امام محمد تقی ہین اور والدۂ ماجدہ حضرت کی سمانہ مغربیہ ام ولد ہین و نقش نگین آنحضرت کتاب فصول المہمہ مین اسطرح لکھا ہے اللہ ربی وھو عصمتی من خلقہ و بروایت دیگر حفظ العہود من اخلاق المعبود ہے اور ایک روایت مین منقول ہے کہ رنگ مبارک آنحضرت علیہ السلام گندم گون تھا

فصل دوسری بیان تاریخ شہادت آنحضرت اور بعض ظلم و ستم جو مخالفین دین سے اوس امام مبین پر گذرے شہادت آنحضرتؑ باتفاق علما ۲۵۴ھ ہجری مین واقع ہوئی تاریخ وفات حضرت مین اختلاف ہے بروایت علی بن ابراہیم قمی و ابن عیاش روز دوشنبہ تیسری ماہ رجب کی تھی و بروایت ابن خشاب پچیسوین ماہ جمادی الآخر کی تھی و بروایت دیگر ستائیسوین و بروایت دیگر اٹھائیسوین ماہ مذکور تھی اور عمر شریف آنحضرتؑ وقت وفات چالیس سال و بروایت دیگر اکتالیس سال اور چند ماہ کی تھی اس حساب سے کہ ہنگام وفات اپنے والد بزرگوار کے جب بمنصب جلیل القدر امامت سرفراز ہوے اوس وقت عمر شریف تخمیناً چھ سال پانچ ماہ کی تھی اور مدت امامت چند روز کم سات ماہ تینتیس ۳۳ سال تھی اور قریب تیرہ سال کے مدینہ طیبہ مین رہے بعد اسکے متوکل لعین نے بمقام سُرمن راے طلب کیا ستائیس سال اوسی جگہ سُرمن راے مین جہان اب مرقد منور ہے سکونت پذیر رہے۔ و بنابر قول ابن بابویہ و جماعت دیگر معتمد عباسی نے حضرتکو زہر سے شہید کیا اور وقت شہادت سواے حضرت امام حسن عسکریؑ کے اور کوئی حضرت پاس نہ تھا اور شریک جنازہ جمیع امرا و اشراف و اعیان تھے اور حضرت امام حسن عسکریؑ نے ہمراہ جنازہ پدر بزرگوار گریبان چاک کیا اور خود بنفس نفیس متوجہ غسل و کفن و دفن پدر عالیمقدار ہوے اور حضرت کو اوس حجرہ مین جو کہ مقام عبادت آنحضرت تھا دفن کیا یہ دیکھکر ایک جماعت منافقین نے اعتراض کیا کہ مصیبت مین گریبان چاک کرنا مناسب منصب امامت نہین حضرت نے فرمایا یہ احمق جہال احکام دین خدا کیا جانین حضرت موسی پیغمبر خدا تھے اونھون نے اپنے برادر ہارون کے ماتم مین اپنا گریبان چاک کیا اور ایام سکونت سُرمن راے مین متوکل لعین وغیرہ خلفاے جور سے بہت ظلم و ستم حضرت کو پہونچے اور سبب طلب آنحضرت بجانب سُرمن راے بروایت شیخ مفید و علماے دیگر یہ تھا کہ محمد بن عبد اللہ حاکم مدینہ اذیت و اہانت آنحضرت کو بہت پہونچاتا تھا اوسنے چند امور ایسے درباب آنحضرت متوکل لعین کو لکھے کہ اوسکا موجب مزید خشم و غضب ہوا و بروایت دیگر اوس ملعون کو لکھا کہ اگر آپکو مکہ و مدینہ مین کچھ حاجت ہو امام علی نقیؑ کو اس شہر سے بلا لیجیے کہ اس طرف کے اکثر لوگون کو اونھون نے اپنا مطیع و منقاد کر لیا ہے و بروایت اول جب حضرت مطلع ہوے کہ حاکم مدینہ نے متوکل شقی کو ایسے چند امور لکھے ہین جنسے میری اذیت و ضرر منظور ہے پس حضرت نے بھی ایک خط متوکل کو لکھا کہ حاکم مدینہ مجھے آزار و رنج بیشمار پہونچاتا ہے اوسنے جو کچھ میرے حق مین لکھا ہے محض دروغ و افترا ہے اوس خط کے جواب مین براہ مصلحت اوس شقی نے مشفقانہ بعد تعظیم و تکریم لکھا کہ مجھے معلوم ہوا محمد بن عبد اللہ آپ سے منحرف اور برخلاف ہے لہذا مین نے اوسکو وہان سے تبدیل کرکے محمد بن الفضل کو اوسکی جگہ مقرر کیا اور اوس سے آپکے اعزاز و اکرام کے بارہ مین بہت کچھ تاکید کردیا ہے پھر اوسنے ابراہیم بن

فصل دوسری بیان شہادت امام علی نقیؑ

عباس سے کہا کہ تم حضرت کو ایک خط اس مضمون کا لکھو کہ خلیفہ آپکی ملاقات وافر البرکات کا بہت مشتاق ہے
اور چاہتا ہے آپکی خدمت سے مشرف ہو اگر آپکو زحمت نہو تشریف لائیے اور اور اپنے اہلبیت وعزیز واقارب
حشم وخدم وخدمتگارون کو ہمراہ لیکر نہایت اطمینان سے جس وقت جس مزاج مین آئے اسطرف نزول اجلال
فرمایئے اور یحییٰ بن ہرثمہ کو آپکی خدمت مین بھیجتا ہون اگر آپ منظور کرین اسے راستہ مین اپنے ہمراہ رکھین
یہ ہر امر مین آپکی اطاعت کریگا غرضکہ بہت اصرار ومبالغہ کیا اور لکھا کہ خلیفہ کے نزدیک اونکے عزیزون
بھائیون بیٹون مین آپ سے زیادہ تر کوئی گرامی نہین خلیفہ کا نہایت لطف وشفقت ومکرمت آپ پر
ہے جب اس مضمون کا نامہ حضرت پاس پہونچا آنحضرت نے بہت جلد تہیۂ سفر کر کے ہمراہ یحییٰ بن ہرثمہ
متوجہ سُر من رائے ہوے جب حضرت پہونچ گئے اور اوس لعین کی خاطر جمع ہو گئی تب اوسنے کم توجہی کر کے
کئی روز تک ملاقات بھی نکی اور حکم دیا کہ اوس سرائے مین جہان گدا اور غربا اوترتے ہین اوترین چند روز
کے بعد اوسنے حضرت کو مکان دیا حضرت اوس مکان مین تشریف لیگئے کلینی رح وعلماے دیگر نے صالح
بن سعید سے روایت کی ہے کہ کہا جس روز حضرت داخل سُر من رائے ہوے مین اونکی خدمت مین گیا اور
کہا یا حضرت ان ظالمون نے ہر طرح سے آپکے نور کو بجھانے اور آپکے فضائل چھپانے مین کوشش کی یہانتک
کہ آپکو ایسے مقام پر اوتارا جہان فقرا وگدایان بے نام ونشان اوترتے مین حضرت نے فرمایا اے پسر سعید
ابتک تجھے معرفت قدر ومنزلت ہم لوگون کی اسقدر بھی نہین ہے ہے یقین ہماری شان وشوکت کے سامنے
کچھ بھی نہین۔ تو کیا نہین جانتا کہ جسے خدا بلند کرتا ہے وہ ان امور سے پست نہین ہوتا یہ فرماکے دست
مبارک سے ایک جانب اشارہ کیا جب اوسطرف مین نے نظر کی بستانہاے پر تکلف با الوان ریاحین آراستہ
وباغہائے زیبا بانواع میوہ ہا پیراستہ باغون کے صحن مین نہرین جاری قصرہاے بارفعت وحوران وغلمان
ماہ طلعت ایسے مشاہدہ کیے کہ وہان کے سوا دوسری جگہ اونکا نظیر خیال مین بھی نہین ان چیزون کے
معائنہ سے میری آنکھین حیران اور عقل پریشان ہو گئی حضرت نے فرمایا ہم جہان رہین یہ سب ہمارے
لیئے مہیا ہے۔ مین سرائے فقرا مین نہین ہون بعد اسکے متوکل شقی نے اپنی تمام عمر حضرت کی ہلاکت مین
بہت کوشش کی اور معجزات فراوان حضرت سے مشاہدہ کیئے آخر بغیر اسکے کہ حضرت وہ ملعون ہلاک ہو گیا اور
کچھ گزند وآسیب حضرت کو نہ پہونچا سکا۔ سید ابن طاؤس رح اور علماے دیگر نے روایت کی ہے کہ متوکل لعین
نے اپنے وزیر فتح بن خاقان کو چاہا کہ اسکا اعزاز واکرام کر کے قدر ومنزلت اور لوگون پر ظاہر کرے اس سے
درحقیقت غرض اوسکی نقص شان واستخفاف قدر حضرت امام علی نقیؑ تھی یہ فقط بہانہ تھا ایک روز جلتی
دھوپ مین ہمراہ فتح بن خاقان سوار ہوا اور حکم دیا جمیع علما وامرا وسادات واشراف واعیان مصری کا ہمین

معجزۂ امام علی نقی علیہ السلام

پیادہ چلیں ان سب میں امام علی نقی بھی تھے زراقہ دربان متوکل کہتا ہے کہ میں نے اوس دن حضرت کو دیکھا
کہ آپ پیادہ جاتے تھے اور تعب و مشقت کی وجہ سے پسینہ جسم مبارک سے ٹپکتا تھا میں نے حضرت کے قریب
جاکے کہا یابن رسول اللہ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا اس لعین کی غرض اس سے
میری ہتک حرمت ہے لیکن میری حرمت یہان خدا کے نزدیک ناقہ صالح سے کم نہیں ہے دوسری روایت میں
فرمایا کہ میرا ایک ذرۂ ناخن خدا کے نزدیک ناقۂ صالح اور اوسکے بچہ سے زیادہ تر گرامی ہے زراقہ کہتا ہے جب
میں گھر واپس گیا اس قصہ کا اپنے بچوں کے معلم سے کہ جو اوسکی طرف گمان تشیع تھا بیان کیا اوسنے مجھے
قسم دی کہ تو نے فی الحقیقت یہ کلام حضرت سے سنا ہے میں نے قسم کھائی اوس معلم نے کہا لازم ہے
کہ اپنی فکر کرو اسلیئے کہ آج کے تیسرے روز متوکل ہلاک ہو جائیگا کہیں ایسا نہ ہو کہ اوسکی ہلاکت سے کوئی گزند و آسیب
تمہیں پہنچے میں نے اوس معلم سے کہا تمنے کہاں سے جانا اوسنے کہا حضرت دروغ نہیں کہتے حق تعالے
قصہ ہود میں فرماتا ہے کہ تمتعوا فی دارکم ثلثة ایام اور وہ لوگ ناقہ صالح کو پے کرنے کے بعد تیسرے روز
ہلاک ہوگئے جب میں نے اوس سے یہ سنا اوسے گالیاں دیکے گھر سے باہر نکال دیا جب وہ باہر گیا مجھے
اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ کلام صحیح ہو اگر اپنے امور میں احتیاط کروں کچھ قباحت نہیں یہ خیال کرکے میں نے
اپنے مال کو جابجا پھیلا دیا اور اوس دن کا منتظر ہوا جب تیسرا روز ہوا منتصر فرزند متوکل قوم ترک اور غلامان
مخصوص کو ہمراہ لیکر اوسکی مجلس میں گھس آیا اور اوسے مع فتح بن خاقان ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس واقعہ کے
بعد میں نے اعتقاد امامت آنحضرت کا کیا اور خدمت میں حاضر ہوکے جو کچھ میں اور معلم مذکور میں واقع ہوا
تھا عرض کیا حضرت نے فرمایا اوس معلم نے سچ کہا میں نے اوسدن اوس لعین پر نفرین کی اور خداوند عالم
نے میری دعا قبول فرمائی۔ ابن بابویہ وغیرہ نے دیگر سند معتبر زراقہ سے روایت کی ہے کہ جب
امام علی نقی کو سامرہ میں لائے میں بخدمت آنحضرت حاضر ہوا کہ حالات حضرت دریافت کروں حضرت
زراقی دربان کے پاس قیدخانہ میں تھے جب میں زراقی کے پاس گیا اوسنے کہا کیا مطلب ہے میں نے کہا تمہارے
دیکھنے کو آیا ہوں ایک ساعت ہوشیار رہا جب تخلیہ ہوا اوسنے کہا اسلیئے آیا ہے کہ اپنے امام اور مولا کی خبر معلوم
کرے میں ڈر گیا اور کہا میرا مولا خلیفہ ہے اوسنے کہا چپ رہ تیرا مولا برحق ہے اور میں بھی یہی اعتقاد رکھتا
ہوں ہم تم اپنا امام جانتے ہیں پھر کہا اونکے پاس جانا منظور ہے میں نے کہا ہاں اوسنے کہا ایک ساعت صبر کرو
کہ صاحب البرید باہر جائے جب وہ باہر گیا اوسنے ایک شخص کو میرے ہمراہ کیا اور کہا اسے اوس علوی کے پاس جو
محبوس ہے لے جا اور چھوڑ کے چلا آ جب میں بخدمت حضرت پہونچا دیکھا کہ حضرت بوریئے پر بیٹھے ہیں اور سامنے
حضرت کے ایک قبر کھدی ہے میں نے سلام کیا حضرت کی خدمت میں بیٹھ گیا حضرت نے فرمایا کس کام کو آیا ہے

مین نے کہا آپکا حال دریافت کرنے آیا ہون جب میری نظر قبر پر گئی مین رونے لگا حضرت نے فرمایا مغموم نہو
کہ بالفعل مجھے ان اشقیا سے کوئی صدمہ و گزند نہین پہونچیگا یہ سنکے مین نے الحمد للہ کہا اور چند مسائل آنحضرت
سے پوچھے حضرت نے ان مسائل کے جوابات بیان کرکے ارشاد کیا اب ہمسے رخصت ہوکے باہر جاؤ کہ تمھین مبادا
کوئی ضرر پہونچے قطب راوندی نے ابن اورمہ سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا زمانہ خلافت متوکل مین مقام
سر من رائے گیا وہان مین نے سنا کہ متوکل ملعون نے امام علی نقی کو سعید دربان کے مکان مین قید کیا ہے
پس انکے مزاج پرسی کے لیے گھر مین سعید کے گیا جب اوسکی نظر مجھپر پڑی اوسنے کہا اپنے خدا کو دیکھنے آیا ہے مین نے
کہا میرا خدا اس سے منزہ ہے کہ آنکھین اوسے دیکھ سکین اوسنے کہا مین اونکو کہتا ہون جنھین تم اپنا امام
جانتے ہو مین نے کہا ہان اونکا دیکھنا مجھے منظور ہے اوسنے کہا اچھے اونکے قتل کا حکم ہے کل کے روز اونکو
قتل کرینگا یہ کہکے اوسنے مجھے حضرت پاس جانے کی اجازت دی جب حضرت کی خدمت مین گیا دیکھا کہ
آنحضرت ایک حجرہ مین بیٹھے ہین اور حضرت کے سامنے ایک قبر کھودی جاتی ہے مین نے سلام کیا اور
جواب سلام پایا جب قبر کے مشاہدہ سے بیتاب ہوکے مین رونے لگا حضرت نے فرمایا کیون روتے ہو
مین نے عرض کیا کیونکر نہ روؤن حالانکہ آپکو اس حال مین دیکھتا ہون کہ قبر آپکے لیے کھود رہے ہین
حضرت نے فرمایا گریہ نکرو ابھی انھین دنون ان لوگون سے امر عظیم ہوگا یہانتک کہ خود متوکل و دربان متوکل کا مارا
جائے اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ ایضاً بسند معتبر فضل بن احمد کاتب سے روایت کی ہے کہ اوسنے
کہا ایک روز مین معتزل کے ہمراہ مجلس متوکل مین گیا وہ کرسی پر بیٹھا اور فتح بن خاقان دربار کے قریب
کھڑا تھا پس معتزل سلام کرکے کھڑا ہوگیا اور مین وہ تھا جب معتزل داخل مجلس متوکل ہوتا تھا متوکل اوسے
مرحبا کہکے حکم بیٹھنے کا دیتا تھا برخلاف اسکے اوس روز چونکہ متوکل غضبناک تھا اور خشم آلود تھا متوجہ معتزل نہوا
فتح بن خاقان سے باتین کرتا اور ہر ساعت چہرہ اوسکا متغیر ہوتا جاتا اور شعلہ غضب زیادہ بھڑکتا
تھا اور فتح بن خاقان سے کہتا تھا تم اونکے حق مین ایسا کہتے ہو اور اونھون نے یہ کچھ کیا ہے
فتح بن خاقان اوسکے آتش غضب کو دھیما کرکے کہتا تھا یہ سب افترا ہے وہ ایسے امور سے بری ہین
فتح کا یہ کہنا مفید نہوتا تھا بلکہ اوس شقی کا خشم و غضب زیادہ ہوتا اور کہتا تھا قسم بخدا اوس شخص کو
قتل کرونگا کہ وہ دعوی دروغ کرکے میری دولت و حکومت مین رخنہ اندازی کرتا ہے پھر حکم دیا چار
غلامان ترکی حاضر ہوئین جب آئے ہر ایک کو تلوار دی اور حکم دیا کہ جب امام علی نقی آئین اونھین قتل کر ڈالو پھر کہا قسم بخدا
بعد قتل کے اونکا بدن جلادونگا پھر ایک ساعت کے دیکھا کہ دربان لوگ آئے اور حضرت بھی داخل ہوئے
لبہائے مبارک جنبان تھے اور حضرت کوئی دعا پڑھ رہے تھے اور مطلق اثر اضطراب خوف حضرت سے ظاہر نہ تھا

جب اوس شقی کی نظر حضرت پر پڑی کرسی سے اوٹھکے حضرت کے استقبال کو گیا اور اپنے قریب بٹھا کے دست
مبارک چومے اور درمیان دو دیدہ بوسہ لیکے کہا اے فرزند رسول خدا و بہترین خلق خدا اے میرے پسر عم اے
میرے مولا اے ابو الحسن اسوقت کیلئے آپ نے تکلیف کی حضرت نے فرمایا کہ تیرا چوبدار اسوقت مجھے بلا لایا متوکل
نے کہا اوس ولد الزنا نے جھوٹ کہا آپ جہان چاہین واپس تشریف لیجائیں یہ کہکے اپنے وزیر بن خاقان اور
اپنے فرزندون عزیزون کو حکم دیا کہ بتقریب مشایعت حضرت کے ہمراہ جاؤ جب اون غلامان ترک کی نظر حضرت
پر پڑی اونھون نے زمین پر گر کے حضرت کی تعظیم کی جب حضرت باہر تشریف لیگئے متوکل ملعون نے اون غلامان
ترکی کو بلا کے ترجمان سے کہا انسے سوال کرو کہ حضرت کو کسوجہ سے سجدہ کر کے تعظیم کی اونھون نے کہا
مہابت و عظمت آنحضرت سے ہم بے اختیار ہو گئے جب حضرت آئے اونکے گرد ایک سو شمشیر ہائے برہنہ سے
زیادہ ہمنے دیکھین اور اون تلوار والون کو ہمنے نہ دیکھا اس حال کے مشاہدہ سے ہم تعمیل حکم نکر سکے ہمارے
دل پر خوف و بیم طاری ہوا یہ سنکے متوکل نے فتح بن خاقان وزیر سے کہا یہی تمہارے امام ہین یہ کہکے ہنسنے لگا اور
فتح بھی شاد ہوا کہ حضرت اوس بلا سے محفوظ رہے اور اوسکے قول کی بھی تصدیق ہوئی کلینی و شیخ مفید رحمہ اور
علمائے دیگر نے ابراہیم بن محمد طاہری سے روایت کی ہے کہ متوکل لعین کے ایک ایسا پھوڑا نکلا کہ جان بلب آگیا
کسی کی جرأت نپڑتی تھی کہ نشتر دے پس متوکل کی مان نے نذر مانی کہ اگر میرا بیٹا اچھا ہو جائیگا تو مال کثیر امام علی نقی ع
کیخدمت مین بھیجونگی فتح بن خاقان وزیر نے متوکل سے کہا اگر حکم ہو کسیکو امام علی نقی ع پاس بھیج کے خبر کرون
شاید وہ کوئی دوا اس مرض کے لیے بھیدین اوسنے اجازت دی جب حضرت کیخدمت مین گئے اور حال بیان کیا
حضرت نے فرمایا بکری کی مینگنیان گلاب مین حل کر کے اوس پھوڑے پر باندھ دین جب متوکل سے آکے کہا عزیز
و اقارب متوکل کے ہنسنے اور تمسخر کرنے لگے فتح بن خاقان نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ کلام حضرت کا اثر نہین جو کچھ حضرت
نے فرمایا ہو اگر اوسکی تعمیل کیجائے مضر نہوگا جب یہ دوا حضرت کی بتائی ہوئی اوس پھوڑے پر باندھی اوسیوقت
پھوڑا پھوٹ گیا اور اوس ملعون نے درد و الم سے راحت پائی اوسکی مان نے دس ہزار دینار ایک کیسہ مین
حضرت پاس بھیدیے جب اوس شقی نے شفا پائی ایک شخص جسے بطحائی کہتے تھے وہ متوکل کے سامنے حضرت کو برا کہا
کرتا تھا اور بیان کرتا تھا کہ حضرت نے ہتھیار اور مال بہت جمع کیا ہے اور قصد اونکا خروج کرنے کا ہے پس ایک شب
متوکل نے سعید دربان کو طلب کیا اور کہا اچانک امام علی نقی ع کے گھر مین جا کے جسقدر ہتھیار اور مال و دولت
پاناسب لے آنا سعید کہتا ہے مین ایک سیڑھی لیکر گیا اور سیڑھی دیوار پر لگا کے کوٹھے پر آیا چاہا نیچے اوترون
راہ بھول کے حیران ہو گیا ناگاہ حضرت نے حجرے کے اندر سے مجھے آواز دی کہ اے سعید ٹھہر مین شمع بھیجتا ہون
جب شمع لائے مین نیچے گیا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت جبہ پشمین سر پے اوڑھے اور جا نماز ایک بوریے پر

حال معجزات امام علی نقی ع و تقصیر متوکل شقی

بچھائے قبلہ رو بیٹھے ہین اور خود حضرت نے فرمایا گھر مین تلاش کرو جو پاؤ سب لیجاؤ مین نے سب کوٹھریون مین جاکے تلاش کیا کچھ نپایا مگر ایک بدرہ زر ملا جسکے منھ پر متوکل کی مہر تھی اور ایک دوسرا کیسہ بھی سر بمہر تھا حضرت نے فرمایا میرا مصلا اوٹھاکے دیکھ لے جب مین نے جانماز اوٹھائی اوسکے نیچے ایک تلوار ملی جسپر غلاف چوبین تھا اور اسکے سوا کچھ کام او سپر نہ تھا اوس تلوار کو اور اون دونون بدرہ زر کو اوٹھا کے متوکل پاس گیا جب اوسنے اپنی مان کی مہر دیکھی اوسے بلا کے حقیقت حال دریافت کی اوسنے کہا تیری بیماری مین مین نے نذر مانی تھی کہ اگر اچھا ہو جائیگا دس ہزار دینار حضرت کو بھیجونگی اور یہ وہی تھیلی ہے جو مین نے حضرت کو بھیجی تھی ہنوز اوسکی مہر بھی نہین کھولی گئی ہے جب دوسری تھیلی کھولی اوسمین چارسو دینار تھے پس متوکل نے وہ تھیلیان اور ایک اپنے پاس سے بھی تھیلی دیکے کہا اے سعید ان تھیلیون کو مع تلوار کے حضرت پاس لیجا اور عذرخواہی کر جب حضرت کیخدمت مین لایا عرض کیا اے میرے مولا میری تقصیر عفو کیجیئے کہ مین نے بے ادبی کی اور بیرخصت آپکے مکان مین چلا آیا چونکہ خلیفہ کیجانب سے مجھے یہ حکم تھا معذور رہا حضرت نے فرمایا سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یعنی عنقریب وہ جانینگے جو ظلم وستم کرتے ہین کہ اونکی بازگشت کہان ہے اور قصۂ برکۃ السباع مشہور ہے کہ اوس ملعون نے اپنے قصر کے سامنے ایک برکۃ السباع بنا کے اوسمین شیر بھیڑئیے درندگان موذی چھوڑ دیئے تھے جسکو سزا دینی منظور ہوتی تھی اوسے اوس برکۃ السباع مین ڈال دیتا تھا ایک روز اوس برکۃ السباع مین امام علی نقی ع کو ڈالدیا حضرت مشغول نماز ہوئے شیر بھیڑئیے درندے حضرت کے گرد پھرتے تھے اور عجز و انکساری سے اپنی دمین زمین پر ملتے تھے اور اپنے منھ حضرت کے پانون پر رکھتے تھے جب اوس شقی نے یہ حال دیکھا حکم دیا کہ حضرت کو نکال لائین کہ مبادا مزید اعتقاد مردم ہو

باب تیرھوان بیان تاریخ ولادت و وفات سرور اولیا فخر اوصیا محبوب قلوب ہر نبی و وصی امام یازدہم حضرت ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام

اس باب مین دو فصلین ہین **فصل پہلی** بیان تاریخ ولادت و نسب و اسم و لقب و کنیت آنحضرت ع اسم شریف حسن کنیت ابو محمد القاب زکی وہادی وعسکری ہے۔ پدر بزرگوار آنحضرت امام علی نقی اور مادر گرامی ایک ام ولد ہین جنکا نام حدیثہ ہے اور بعضے سوسن اور بعض سلیل بھی لکھتے ہین یہ معظمہ نہایت عفیفہ و کریمہ بتقوے و پرہیزگاری مین تھین اور اسیطرح تمام مائین تمام امامونکی عفیفہ و پرہیزگار تھین۔ تاریخ ولادت آنحضرت مشہور زیادہ یہ ہے کہ سنہ ۲۳۲ ہجری مین واقع ہوئی اور بعض سنہ ۲۳۱ھ بھی لکھتے ہین روز ولادت اشہر یہ ہے کہ جمعہ آٹھوین ربیع الثانی کی تھی بعضون نے دسوین ماہ مذکور کی اور بعضون نے دوشنبہ چوتھی لکھی ہے شیخ مفید علیہ الرحمہ نے

سنہ ۲۳۲ھ ماہ ربیع الاول کو لکھی ہے مکانِ ولادت آنحضرت مدینہ طیبہ ہے اور بعضون نے سر من رائے مین ولادت لکھی ہے نقش نگین آنحضرت بروایت فصول المہمہ۔ سبحان من لہ مقالید السموات والارض کفعمی انا اللہ شہید تھا۔ کتاب بصائر الدرجات مین بسند معتبر جناب صادق ع سے روایت کی ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ امام کو پیدا کرے ایک قطرہ پانی کا عرش کے نیچے سے زمین پر بھیجتا ہے اور وہ قطرہ کسی میوہ یا کسی گھانس پر گرتا ہے پس پدر امام کا اوس میوہ یا اوس گھانس کو تناول کرتا ہے اور اوس قطرۂ آب عرش سے نطفہ امام کا منعقد ہوتا ہے اور جب وہ نطفہ شکم مادر امام مین منتقل ہوتا ہے بعد چالیس روز کے آواز مردم اور انکا سخن سنتا ہے اور جب چار مہینے گذرتے ہین اوس امام کے داہنے بازو پر یہ آیہ لکھتا ہے۔ وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم اور جب امام پیدا ہوتا ہے حق سبحانہ تعالےٰ حکمت کی کنجیان اوسے عطا کرتا اور بحلیۂ علم و وقار زینت دیتا اور خلعت مہابت اوسپر پہناتا ہے اور ایک ایسا چراغ نور اوسکے دل مین روشن کرتا ہے کہ جو کچھ لوگون کے دلون مین ہے اوسے وہ امام جانتا ہے اور اوس نور کے سبب سے اعمال مردم پر آگاہ اور اونکے افعال پر مطلع ہوتا ہے۔

فصل دوسری بیان تاریخ شہادت آنحضرت ع- ابن بابویہ اور علماے دیگر نے ایک اہل قم سے روایت کی ہے کہ اوسنے کہا ایک روز مجلس احمد بن عبداللہ خاقان مین کہ وہ خلیفہ کیطرف سے بمقام قم حاکم اوقاف وصدقات تھا حاضر ہوا حاکم مذکور اہلبیت رسول ص کا دشمن تھا اوس شقی کی مجلس مین احوال سادات علوی جو کہ سر من رائے مین تھے اونکے مذہب اور کیفیت قرب و منزلت کا خلفاے عصر مین ذکر ہوا۔ احمد بن عبداللہ نے کہا مین نے سر من رائے مین سادات علوی سے مثل امام حسن عسکری ع علم و ورع و زہد و عبادت و وقار و مہابت و عفت و حیا و شرف و قدر و منزلت مین دوسرا نہین دیکھا خلفاء امرا و سادات و جمیع بنی ہاشم اپنے بزرگون پر اونکو مقدم رکھتے ہین اور صغیر و کبیر اونکے امام حسن عسکری ع کی تعظیم و تکریم کرتے ہین اور اسیطرح وزرا امرا اور سب لشکر اور عوام لوگ بھی اونکے اعزاز و اکرام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے مین ایک روز دیوانخانہ مین اپنے باپ کے پیچھے کھڑا تھا ناگاہ دربان و خدمتگار دوڑتے آئے اور کہا امام حسن عسکری ع دروازہ پر کھڑے ہین میرے باپ نے پکار کے کہا بلا لو ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص گندم گون کشادہ چشم خوش قامت خوبصورت خوش بدن نوجوان با مہابت و جلالت داخل ہوا جب میرے باپ کی اونپر نظر پڑی اپنی جگہ سے اوٹھ کے اونکے استقبال کو گیا اور ہرگز مین نے نہ دیکھا تھا کہ میرے باپ نے کسی بنی ہاشم یا خلیفہ یا اولاد خلیفہ کی تعظیم کی ہو جب اوس جوان کے نزدیک میرا باپ گیا اوسکی گردن مین ہاتھ ڈال کے پیشانی اور ہاتھ چومے اور اپنے ہاتھ مین اوسکا ہاتھ لیکے اپنی جگہ بٹھایا اور آپ باادب اوسکی خدمت مین بیٹھا میرا باپ اونسے باتین کرتا اور ازروے تعظیم اونسے بکنیت خطاب کرتا اور اپنی جان

اور اپنے ماں باپ کی جان و تن سے قربان کرتا تھا میں اس بات کے مشاہدہ سے متعجب تھا ناگاہ دربان نے آکے کہا کہ موفق خلیفۂ وقت آیا ہے اور قاعدہ یہ تھا کہ جب خلیفہ میرے باپ پاس آنے کو ہوتا تھا اُسکے خاص چوبدار و خدمتگار دو طرفہ صف بصف کھڑے ہوتے تھے یہانتک کہ خلیفہ آکے بیٹھتا اور واپس جاتا تھا اوس وقت باوجود اطلاع اور آمد آمد خلیفۂ وقت میرا باپ اوسیطرح اوس جوان سے مخاطب تھا۔ یہانتک کہ مخصوصان بادشاہ دکھائی دیئے میرے باپ نے کہا میں آپ پر سے فدا ہوں اگر آپ مناسب جانیں تشریف لیجائیں یہ کہکے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اس جوان کو لوگوں کے پیچھے سے نکال لیجا کہ چوبداروں کی نظر انپر نہ پڑے پھر میرے باپ نے اوٹھ کے اوس جوان کی تعظیم کی اور پیشانی پر بوسہ لیکے رخصت کیا بعد اسکے خلیفہ کے استقبال کو گیا میں نے اپنے باپ کے ملازموں خادموں سے دریافت کیا کہ یہ جوان کون تھا جسکی میرے باپ نے اسقدر تعظیم و تکریم کی اونھوں نے کہا وہ جوان اکابر عرب سے ہے اوسکا نام حسن بن علی ہے اور ابن رضا مشہور ہے یہ سنکے مجھے زیادہ تر تعجب ہوا اور اوس روز تمام دن مجھے یہی حیرت و فکر تھی جب رات ہوئی میرا باپ حسب معمول بعد نماز مغرب و عشا کاغذات و عرائض دیکھنے بیٹھا کہ صبح کو خلیفہ سے سب حالات عرض کرے۔ میں بھی اپنے باپ پاس بیٹھ گیا اونھوں نے پوچھا کوئی کام ہے میں نے کہا ہاں اگر اجازت دیجئے عرض کروں جب اونھوں نے اجازت دی میں نے کہا اے پدر وہ جوان کون تھا جسکی آپنے اُس روز اسقدر تعظیم و تکریم کرکے اپنی جان اور اپنے ماں باپ کی جان و تن فدا کی یہ سنکے میرے باپ نے کہا اے فرزند وہ شخص رافضیوں کا امام ہے یہ کہکے کچھ سکوت کیا اور کہا اے فرزند اگر خلافت بنی عباس سے نکل جائے سوائے اوس شخص کے دوسرا مستحق خلافت نہیں ہے اسلیئے کہ وہ بسبب زہد و عبادت و فضل و علم و کمال و عفت نفس و شرافت نسب علوی حسب و جمیع صفات کمالیہ سزاوار خلافت ہیں اے فرزند اگر تو اونکے باپ کو دیکھتا تجھے معلوم ہوتا کہ وہ کیسے شرف و جلالت و فضل و کمال میں بیمثال تھے ان باتوں سے مجھے غصہ آیا اور حیرت و تفکر مجھے زیادہ ہوا اسکے بعد ہمیشہ لوگوں سے متفحص حالات رہا کرتا تھا مگر وزرا امرا سادات و اشراف سب میں اونکی بہت تعریف و توصیف و فضل و جلالت و علم و بزرگواری سنتا تھا اور وہ سب اونکو بنی ہاشم پر مقدم رکھتے اور فضیلت دیتے اور کہتے تھے وہ امام رافضیوں کے ہیں ان حالات سے اونکی قدر و منزلت میری نظر میں عظیم ہوئی اور میں نے اونکی رفعت شان و منزلت پہچانی اس سبب سے کہ دوست اور دشمن سب سے سوائے نیکی و بزرگی اور کچھ میں نے نہیں سُنا پس ایک شخص نے اہل مجلس سے سوال کیا کہ اونکے برادر جعفر کا حال کیا تھا اوسنے کہا جعفر کون ایسا تھا کہ اسکے حال سے کوئی سوال کرے یا اوسکا نام امام حسن عسکریؑ کے نام مبارک کے ہمراہ لیا جائے واضح ہو کہ جعفر اکثر

مذمت کرسکے پھر حال حضرت کا بیان کرنا شروع کیا اور کہا قسم بخدا وقت وفات امام حسن عسکری ایک ایسی
حالت خلیفہ اور سب لوگون پر طاری ہوئی کہ مجھے گمان ہے کسی کی وفات مین یہ حالت نہوئی ہوگی اور یہ
واقعہ اسطرح گذرا کہ ایک روز خبر لانیوالا میرے باپ پاس خبر لائے کہ امام حسن عسکری ع بیمار ہوگئے ہین یہ سنکے میرا باپ بتعجیل
تمام خلیفہ پاس گیا اور اوسے اطلاع دی خلیفہ نے یہ سنکے پانچ شخص اپنے مخصوصون سے میرے باپ کے ہمراہ
کیئے انھین سے ایک خادم کا نام تحریر تھا کہ وہ محرمان خاص خلیفہ سے تھا پس خلیفہ نے حکم دیا کہ ہمیشہ حضرت
پاس حاضر رہنا اور خدمت گزاری کرنا اور ایک طبیب مقرر کیا کہ ہر روز صبح و شام حضرت پاس جاکے نگران حال
رہے دو روز کے بعد میرے پدر پاس خبر آئی کہ مرض حضرت شدید ہوگیا ہے اور ضعف غالب ہے میرا باپ صبح کو سوار
ہوکے حضرت پاس گیا اور طبیبون کو حکم دیا کہ خدمت آنحضرت سے جدا نہون اور قاضی القضاۃ کو بلاکے حکم دیا کہ
دس علماے مشہور کو حاضر کرے کہ وہ علما ہمیشہ حضرت کی خدمت مین رہین مطلب اس اہتمام سے یہ تھا کہ
جو زہر حضرت کو دیا تھا اوس پر لوگ مطلع نہون بلکہ لوگون کے سامنے ذکر کرین کہ حضرت نے اپنی موت سے رحلت
کی ہے پس یہ سب لوگ ہر وقت حاضر خدمت آنحضرت رہتے تھے یہانتک کہ ماہ ربیع الاول کی ابتدائی تاریخون
مین حضرت نے رحلت کی اور ظلم و جور مخالفین سے نجات پائی جب خبر وفات آنحضرت شہر سامرہ میں مشتہر
ہوئی ایک قیامت اوس شہر مین برپا ہوئی جمیع مردمان شہر سامرہ نے صداے نالہ و فغان و شیون بلند کی
خلیفہ ملعون نے فرزند سعادتمند امام حسن عسکری ع کے تفحص مین کوشش کی اور ملازمونکو حکم دیا کہ حضرت کا
مکان گھیر لین اور سب حجرون مین تلاش کرین شاید پا جائین اور عورات قبیلہ کو بھیجا کنیزان امام حسن عسکری
کے حالات کی تفحص کرین کہ مبادا انھین سے کسیکو حمل ہو ایک عورت نے کہا کہ ایک کنیز آنحضرت ع مین
احتمال حمل ہے خلیفہ نے تحریر خادم کو اوس کنیز پر موکل کیا کہ جویاے احوال رہے تاکہ صدق و کذب اوسکا
ظاہر ہوجائے بعد ازان وہ ملعون متوجہ تجہیز و تکفین آنحضرت ہوا بازارون مین اطلاع ہوگئی صغیر و کبیر وضیع و شریف
جمع ہوے اور میرا باپ کہ وزیر خلیفہ تھا مع جمیع امرا و وزرا و اہل قلم و عزیزان خلیفہ و بنی ہاشم و علویان
تجہیز و تکفین امام زمان حاضر ہوا اوسدن شہر سامرہ کثرت نالہ و شیون و فغان و گریہ سے مثل صحراے
قیامت تھا جب غسل و کفن آنحضرت سے فارغ ہوے خلیفہ نے ابو عیسیٰ کو بھیجا کہ حضرت پر نماز پڑھے جب
جنازۂ حضرت زمین پر نماز کے لیے رکھا ابو عیسیٰ نے قریب جنازہ آکے کفن چہرۂ مبارک حضرت سے ہٹا دیا اور
رفع تہمت کے لیے علویان و ہاشمیان و وزرا و نویسندگان و قضاۃ و علما و جمیع اشراف و اعیان کو قریب
بلاکے کہا آؤ دیکھو یہ امام حسن عسکری ع ہین و ہون نے اپنے فرش پر اپنی موت سے وفات کی ہے اور کسی نے
انکو کوئی آسیب دگر ندا انکو نہین پہونچایا ہے اور مدت علالت مین جماعت اطبا و قضاۃ و معتمدان عادل انکے پاس

بیان شہادت امام حسن عسکری ع

حاضر رہتے اور نگران حالات تھے وہ گواہی دیتے ہین یہ کہکے ابو عیسیٰ آگے کھڑا ہوا اور حضرت پر نماز پڑھی اور
بعد فراغت حضرت کو اونکے پدر بزرگوار کے پہلو مین دفن کیا بعد اسکے تفحص و تجسس فرزند آنحضرت مین مشغول
ہوے اسلیئے کہ اون اشقیا نے سُنا تھا کہ اونکا فرزند تمام عالم پر حاکم ہوگا اور اہل باطل کو دفع کر دیگا ہر چند
تلاش کیا مطلق خبر حضرت امام مہدی ع کی نپائی اور جس کنیز پر احتمال حمل تھا دو سال تک اوسکے جیلے حوال
رہے مگر کچھ اثر ظاہر نہوا پس موافق روایات اہلسنت میراث آنحضرت درمیان مادر جعفر کذاب کہ برادر امام حسن عسکری
تھا تقسیم کی اور اوسکی مان مدعی تھی کہ مین اوسکی وصیہ ہون اور قاضی پاس اوسنے ثبوت بھی پہونچایا تھا پھر بھی
خلیفہ تفحص احوال صاحب العصر رہا اور تلاش سے باز نہ آتا تھا جعفر کذاب میرے باپ پاس آیا اور کہا مین چاہتا
ہون منصب امامت برادر مجھے عنایت ہو مین وعدہ کرتا ہون کہ ہر سال بیس ہزار دینار
حاضر کرونگا میرا باپ یہ کلام سُنکے غضبناک ہوا اور کہا اے احمق منصب تیری برادر کا ایسا منصب نہین ہے
کہ مال دیکر لے لیا جاے سالہا سال گذرے کہ خلفا تلوارین کھینچے ہوے ہین لوگون کو قتل کرتے اور ڈراتے
دھمکاتے ہین کہ تمھارے پدر و برادر کی امامت کے اعتقاد سے منحرف ہوجائین اور یہ نہین ہوتا اگر تم شیعون کے
نزدیک مرتبہ امامت رکھتے ہو سب تم سے رجوع کرینگے تمکو خلیفہ اور کسیکی احتیاج نہین یہ مرتبہ تمھارے لیے اور لوگ
تحصیل نہین کر سکتے۔ میرے باپ کو جعفر کذاب کے اس کلام سے اونکی خفت عقل و بیوقوفی و عدم دیانت
ثابت ہوئی پس حکم دیا کہ اسکو ہمارے دربار مین نہ آنے دین اسکے بعد میرے باپ کے دربار مین جعفر کذاب آنے نہ پایا
یہانتک کہ میرے باپ نے رحلت کی اور ابتک خلیفہ متفحص و متجسس فرزند امام حسن عسکری ع رہتا ہے مگر اوسکو
اونکا پتہ نہین ملتا۔ ابن بابویہ رح نے بسند معتبر ابو الادیان سے روایت کی ہے کہ کہا مین خدمت با سعادت
امام حسن عسکری ع مین حاضر تھا اور حضرت کے نامے شہرون مین لیجاتا تھا ایک روز حضرت نے بحالت بیماری
کہ جس مرض مین بعالم بقا رحلت فرمائی مجھے بلا کے چند نامے ساکنان مدائن کے نام لکھے اور فرمایا پندرہ روز کے
بعد جب تم داخل سامرہ ہوگے صداے شیون و زاری میرے گھر سے سنوگے اور مجھے اوس روز غسل دیتے ہونگے ابو الادیان
نے عرض کیا اے مولا جب یہ سانحہ گذریگا اوسوقت امام کون ہوگا حضرت نے فرمایا جو شخص میرے خطوط کا
جواب تمسے طلب کرے وہ میرے بعد امام ہے مین نے عرض کیا کچھ اور علم دیجیے حضرت نے فرمایا جو شخص تمسے
کہے کہ ہمیانی مین یہ چیز ہے وہ امام ہے پس ابو الادیان نے کہا کہ مہابت و صولت حضرت مانع ہوئی کہ
مین ہمیانی کو پوچھتا بعد اسکے مین حضرت کی خدمت سے باہر آیا اور خطوط اہالیان مدائن کو پہونچا کے جوابات لیکے
اور واپس آیا جسطرح حضرت نے فرمایا تھا پندرھوین روز سامرہ پہونچا اوسوقت صداے شیون و زاری
دولتسراے آنحضرت سے بلند تھی جب دروازہ پر پہونچا جعفر کذاب کو دیکھا کہ دروازہ پر بیٹھا ہے او

شیعیان سامرہ جعفر کذاب کو گھیرے ہوئے تعزیت امام حسن عسکریؑ اور تہنیت امامت اوسے دے رہے ہین
یہ دیکھکے مین نے اپنے دل مین کہا اگر یہی امام ہے پس امامت کوئی اور چیز ہے یہ فاسق کب لیاقت امامت
رکھتا ہے اسلیئے کہ قبل اسکے مین نے اوسے شراب پیتے جوا کھیلتے طنبور بجاتے دیکھا تھا مجبوری مین نے بھی آگے
جاکے تعزیت و تہنیت کہی اوسنے مجھسے کچھ نہ پوچھا ناگاہ عقید خادم نے باہر آکے جعفر کذاب سے کہا کہ اے
سید آپکے برادر کو کفنا چکے ہین آکے اونپر نماز پڑھیئے یہ سُنکے جعفر کذاب اوٹھا اور شیعہ اوسکے ہمراہ ہوئے جب
ہم صحن خانہ مین پہونچے دیکھا کہ امام حسن عسکریؑ کو کفن پہنا کے تابوت مین رکھا ہے پس جعفر کذاب بقصد نماز
جنازہ آگے کھڑا ہوا جب چاہا تکبیر کہے اوسوقت ایک طفل گندم گون پیچیدہ مو کشادہ دندان مثل پارۂ ماہ
باہر آیا اور چادر اپنے چچا کی کھینچ کے کہا اے چچا پیچھے کھڑے ہو کہ مین اپنے پدر کی نماز جنازہ پڑھانے کا تمسے
زیادہ تر مستحق ہون یہ سُنکے جعفر کذاب پیچھے کھڑا ہوا اوسکا رنگ متغیر ہو گیا تھا اوس طفل نے آگے کھڑے ہو کے
اپنے پدر بزرگوار پر نماز پڑھی اور پہلوئے امام علی نقیؑ مین دفن کر کے میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابو الادیان
خطوط کا جواب دو یہ سُنکے مین نے سلام کیا اور اپنے دل مین کہا کہ دو نشان اون مین سے جو حضرت امام حسن عسکریؑ
نے مجھسے فرمائے تھے ظاہر ہوئے ایک علامت باقی ہے یہ سوچتا ہوا مین باہر چلا آیا پس حاجز وشا نے
اتمام حجت کو جعفر کذاب سے کہا تم امام نہین ہو وہ طفل کون تھا جسنے نماز جنازۂ امام حسن عسکریؑ پڑھائی۔
جعفر کذاب نے کہا واللہ مین نے اوس طفل کو ہرگز نہین دیکھا تھا اور مین پہچانتا بھی نہین ہون ناگاہ ایک
گروہ مقام قم سے آیا اور احوال حضرت امام حسن عسکریؑ دریافت کیا جب حضرت کی وفات سے مطلع
ہوئے پوچھا امام کون ہے لوگون نے بجانب جعفر کذاب اشارہ کیا ان لوگون نے قریب جاکے تعزیت و تہنیت
دی اور کہا ہمارے پاس خطوط اور مال ہے بیان کرو کہ وہ خطوط کن لوگون کے ہین اور مال کسقدر ہے ہمکو بتلایئے
کہ ہم آپکے سپرد کرین یہ سُنکے جعفر کذاب اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا لوگ مجھسے علم غیب پوچھتے ہین اوسوقت ایک
خادم حضرت صاحب العصر صلواۃ اللہ علیہ کیطرف سے آیا اور کہا تمھارے پاس فلان فلان لوگون کے خطوط ہین
اور ایک ہمیانی ہے جسمین ایک ہزار اشرفی ہے اور دس اشرفیون پر سونے کا ملمع کیا ہے ان لوگون نے یہ سُنکے
خطوط اور مال اوس خادم کے سپرد کیا اور کہا جسنے تمکو بھیجا ہے کہ ان خطوط اور مال کو ہمسے لیلو وہ امام زمان
ہین اور مراد حضرت امام حسن عسکریؑ کی اسی ہمیانی سے تھی پس جعفر کذاب معتمد خلیفۂ وقت پاس گیا اور اوس سے
یہ سب قصہ بیان کیا معتمد نے اپنے خدمتگارون کو بھیجا کہ صیقل کنیز امام حسن عسکریؑ کو قید کرو کہ ہمسے اوس
طفل کا حال وہ بیان کرے کنیز نے انکار کیا اور انکے رفع گمان کے لیئے کہا مجھے امام حسن عسکریؑ سے حمل ہے
یہ سُنکے اونکو ابن ابی الشوارب قاضی کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ جب فرزند متولد ہو قتل کر نا جا ہئے بعد اوسکے

وزیر مرگیا اور صاحب الزنج نے بصرہ مین خروج کیا یہ لوگ پریشان ہوے اور کنیز مذکور قاضی کے گھر سے اپنے مکان واپس گئین ۔ ایضاً بسند معتبر محمد بن الحسین سے روایت کی ہو کہ امام حسن عسکریؑ نے بروز جمعہ آٹھوین ماہ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری کو وقت نماز صبح رحلت کی اور اوسی شب بہت خطوط اپنے دست مبارک سے باشندگان مدینہ کو لکھے تھے اوسوقت حضرت پاس کوئی نہ تھا مگر ایک کنیز آنحضرت جسکا صیقل نام تھا اور ایک غلام آنحضرت جسے عقید کہتے تھے اور وہ شخص جسے لوگ نہ جانتے تھے اور خدا جانتا تھا یعنی حضرت صاحب العصر صلواۃ اللہ علیہ عقید کہتا ہے اوسوقت حضرت امام حسن عسکریؑ نے وہ پانی مانگا جسے ہمراہ مصطگی کے جوش دیا تھا اور چاہا نوش کرین جب مین نے وہ پانی حاضر کیا فرمایا پہلے آب خالص لاؤ کہ نماز پڑھ لون جب مین پانی لایا حضرت نے دستمال اپنے زانو پر بچھا کے وضو کیا اور نماز صبح ادا فرمائی پس آب مصطگی کا پیالہ لیکے چاہا نوش کرین شدت ضعف و غلبہ مرض سے دست مبارک کانپتا اور پیالہ دندانہائے شریف سے ٹکراتا تھا جب حضرت نے پانی پی کے پیالہ صیقل کو دیا روح مقدس نے بعالم قدس پرواز کیا شہادت آنحضرت باتفاق اکثر محدثین و مورخین آٹھوین ماہ ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری مین واقع ہوئی شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب مصباح مین پہلی ماہ ربیع الاول کی لکھی ہے اکثر علما نے جمعہ کا دن اور بعضون نے چہارشنبہ اور بعض یکشنبہ کہتے ہین اور عمر شریف آنحضرت اونتیس سال تھی اور بعضے اٹھائیس سال بھی لکھتے ہین مدت امامت آنحضرتؑ چھ سال کے قریب تھی ۔ ابن بابویہ رح اور علماے دیگر نے لکھا ہے کہ معتمد عباسی ملعون نے حضرت کو شہید کیا ۔ کتاب عیون المعجزات مین احمد بن اسحق سے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز بخدمت حضرت امام حسن عسکریؑ حاضر ہوا حضرت نے فرمایا تمھارا اعتقاد اس باب مین کیا ہے جو کچھ لوگون کو شک و شبہہ بعد میرے امام کے بارہ مین ہے مین نے عرض کیا کہ یا حضرت جب ہمنے قم مین سنا کہ ہمارے سید و آقا و مولا پیدا ہوے ہین صغیر و کبیر مرد و زن شیعیان قم سب کے سب نے اعتقاد بامامت آنحضرت کیا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ ہرگز زمین ہمسے خالی نہین رہتی کہ حجت خدا خلق پر ہو پس سنہ ۲۵۹ ہجری مین حضرت نے اپنی والدہ ماجدہ کو حج کے لیے روانہ کیا اور حضرت نے اونکو سال آئندہ اپنی وفات اور بعد وفات فتنہ و آشوب کی خبر دی تھی پس اسماء اعظم الہی و مواریث پیغمبران و اسلحہ و کتب حضرت رسولؐ کو حضرت صاحب العصر صلواۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور مادر گرامی آنحضرتؑ متوجہ مکہ ہوئین اور آنحضرت علیہ السلام نے ماہ ربیع الآخر سنہ ۲۶۰ ھ مین دنیا سے رحلت فرمائی اور سُرّمن رای مین اپنے پدر بزرگوار کے پہلو مین دفن ہوے اوسوقت عمر شریف اونتیس سال تھی ۔

باب چودھوان ولادت موفور السعادت امام دوازدہم حضرت صاحب الزمان خلیفۃ الرحمان محمد بن الحسن صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آبائہ المنتجبین المعصومین الطاہرینؑ

اشہر تاریخ ولادت شریف آنحضرتؑ مین یہ ہے کہ سنہ ۲۵۵ھ مین واقع ہوئی اور بعضون نے ۲۵۶ھ اور بعض ۲۵۸ھ لکھتے ہین مشہور یہ ہے کہ ولادت آنحضرتؑ جمعہ پندرھوین شب ماہ شعبان المعظم کو واقع ہوئی۔ اور بعضون نے آٹھوین ماہ شعبان کی بھی لکھی ہے۔ کتاب کشف الغمہ مین بعض مخالفین سے تیئیسوین ماہ رمضان المبارک کی روایت لکھی ہے۔ وباتفاق علماء ولادت آنحضرتؑ بمقام سُرّ من رای واقع ہوئی۔ اسم وکنیت شریف مثل جناب رسولخداؐ ہے زمانہ غیبت مین اسم شریف آنحضرتؑ زبان پر لانا جائز نہین القاب شریف قائم ومہدی ومنتظر وحجت وصاحب ہین شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسندہاے معتبرہ بشیر بن سلیمان بردہ فروش سے کہ وہ فرزندان ابوایوب انصاری اور خواص شیعیان امام علی نقیؑ وامام حسن عسکریؑ سے تھے اور ہمسایہ مین بمقام سُرّ من رای رہتے تھے روایت کی ہے کہ کہا ایک روز کافور خادم علی نقیؑ میرے پاس آیا اور مجھے بلا لے گیا۔ جب مین بخدمت آنحضرتؑ حاضر ہو کے بیٹھا حضرت نے فرمایا کہ تم فرزندان انصار سے ہو اور زمانہ حضرت رسولؐ سے ابتک تم لوگون کے دلون مین ولایت ومحبت ہم اہلبیت کی رہی ہے اور ہمیشہ تم لوگ ہمارے معتمد رہے ہو۔ مین تمکو اختیار کرتا اور ایک ایسی فضیلت پر مشرف کرتا ہون کہ اوس فضیلت کیوجہ سے شیعون پر ہماری ولایت ومحبت مین سبقت لیجاؤ۔ تمکو رازہاے پنہان پر مطلع کرتا اور ایک کنیز کے خریدنے کو بھیجتا ہون پھر ملکے حضرت نے ایک خط بزبان فرنگی وخط فرنگی نہایت پاکیزہ لکھا اور اپنی مُہر اوسپر کر کے ایک تھیلی لائے جسمین دوسو بیس اشرفیان تھین حضرت نے فرمایا یہ خط اور یہ روپیہ لیکے بغداد جاؤ اور فلان روز وقت چاشت پل پر کھڑے ہونا وہان اہل اسیر کی کشتیان آوینگی اونمین کچھ قیدیون کو دیکھوگے اور مختاران امراے بنی عباس اور کچھ جوانان عرب اون اسیرون کے گرد دیکھ پڑینگے پس دور سے اوس بردہ فروش کیطرف نظر کرنا جسکا عمرو بن یزید نام ہے اور تمام روز منتظر رہنا یہانتک کہ وہ بردہ فروش خریدارون کیلئے ایک کنیز جسمین فلان فلان صفت ہے (اور جمیع اوصاف اوسکے حضرت نے بیان فرما دیئے) اور جامہ حریر کندہ پہنے وہ کنیز خریدارون کو اپنی طرف نظر کرنے اور اپنے اوپر ہاتھ رکھنے سے منع کریگی اور تم سنوگے کہ پس پردہ آواز رومی آتی ہے واضح ہو کہ وہ کنیز بزبان رومی کہتی ہوگی مجھپر واے ہو کہ میرا پردہ عفت دریدہ ہوا پس ایک خریدار کہیگا کہ مین اس کنیز کی قیمت تین سو اشرفیان دیتا ہون اس کنیز کی عفت نے مجھے خریداری پر زیادہ تر راغب کیا ہے یہ سنکے وہ کنیز بزبان عربی اوس شخص سے کہیگی کہ اگر حضرت سلیمانؑ کے مانند بھی ہو تو ظاہر ہوا اور اونکی

باب چودھوان ولادت موفور السعادت حضرت صاحب العصرؑ

بادشاہی مجھے ملجائے تب بھی مین مجھسے رغبت نکرونگی اپنا مال ضایع نکر اور قیمت میری ندے وہ بردہ فروش کہیگا کہ میا
تیرے لیے کیا تدبیر کرون اسلیے کہ تو کسی خریدار سے راضی نہین ہوتی اور بغیر فروخت کیے نکلے دوسرا کوئی چارہ بھی نہین
وہ کنیز کہیگی کہ جلدی کیون کرتا ہے ایسا خریدار آجائیگا جسکی طرف میرا دل راغب ہو اور مجھے اوسکی وفا و دیانت پر
اعتماد ہو اوسوقت تم اوس بردہ فروش پاس جانا اور کہنا میرے پاس ایک خط ہے کہ وہ خط ایک شخص نے اشراف و
بزرگان قوم سے بزبان فرنگی بمزید تلطف لکھا ہی اور اوس خط مین اونھون نے کرم و سخاوت و وفاداری و بزرگی
اپنی لکھی ہے لازم ہی کہ یہ اوس کنیز کو دیدو کہ وہ پڑھے اگر یہ کنیز اس خط کے مالک سے راضی ہوئے مین اونکی جانب
سے مختار ہون کہ اس کنیز کو اونکے لیے خریدون۔ بشیر بن سلیمان کہتے ہین کہ جو کچھ حضرت امام علی نقیؑ نے مجھے خبر دی
تھی سب ظہور مین آئی اور جن امور کا مجھے حکم دیا تھا اون سب کی مین نے تعمیل کی جب اوس کنیز نے وہ خط
پڑھا بہت روئی اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھے اس مالک خط کے ہاتھ فروخت کر اور بہت قسمین اوس کنیز نے
کھائین کہ اگر مجھے اونکے ہاتھ نہ فروخت کریگا اپنے کو ہلاک کر ڈالونگی بعد اسکے مین نے اس بردہ فروش سے قیمت کے
بارہ مین بہت گفتگو کی یہانتک کہ جو قیمت امام علی نقیؑ نے مجھے دی تھی اوسی قیمت پر وہ تاجر راضی ہو گیا مین نے
روپیہ دیکے کنیز کو خرید لیا وہ کنیز شاد و خندان ہوکے میرے ہمراہ اوس مکان مین آئی جو کہ مین نے بغداد مین لیا تھا
جبتک مکان مین جائے خط امام علی نقیؑ کا کھولتی اور آنکھون سے لگاتی تھی مین نے متعجب ہوکے اوس سے کہا
خط کو تم آنکھون سے کیون لگاتی ہو حالانکہ اس خط کے لکھنے والے کو تم پہچانتی بھی نہین کنیز نے کہا اے جاہل کم معرفت
بزرگی فرزندان و اوصیائے پیغمبران کان لگاکے مجھسے سن اور اپنا دل میرے سخن سے فارغ رکھ اپنا حال تجھسے
نقل کرون واضح ہو کہ مین ملیکہ بیٹی یشوعا فرزند قیصر بادشاہ روم کی ہون اور میری مان فرزندان شمعون
بن حمون الصفا وصی حضرت عیسی ہے تجھے ایک امر عجیب کی مین خبر دیتی ہون واضح ہو کہ میرے دادا قیصر
نے چاہا کہ مجھے اپنے بھتیجے سے تزویج کرے اوسوقت مین تیرہ سال کی تھی اسنے اپنے قصر مین نسل حواریین عیسی
اور عباد و علمائے نصاری کو مع تین سو صاحبان قدر و منزلت اور سات سو عہدہ داران و سرداران لشکر
و بزرگان سپاہ اور چار ہزار افسران قبائل جمع کیا اور وہ تخت جسکو اپنے زمانہ بادشاہی مین انواع جواہر سے مرصع کیا تھا
اور اوس تخت کے چالیس پایے تھے تعداد پر بتان و صلیبیہ و سپر نصب کی تھین اس تخت پر اپنے بھتیجے کو بھیجا جب پادریون نے
انجیلین ہاتھ مین اوٹھا کے چاہا پڑھین سب بت اور صلیبیہ سرنگون زمین پر گر پڑے تخت کے پایے ٹوٹ گئے
یہ کیفیت دیکھکے پادریون کا رنگ اوڑ گیا اعضا کانپنے لگے اونمین سے ایک ضعیف پادری نے میرے دادا
سے کہا اے بادشاہ ہمکو اس سے معذور رکھیے کہ ایسی نحوستین اس امر سے ظاہر ہوئین جو اسپر دلالت کرتی ہین
کہ دین مسیحی بہت جلد زائل ہوگا یہ سنکر میرے دادا نے بھی اس امر کو فال بد تصور کرکے علماء اور پادریون

سے کہا اس تخت کو پھر مزین کرے اپنی اپنی جگہ پر بت و چلیپا نصب کرین اور اس برگشتہ روزگار بدبخت کے بھائی کو حاضر کرین کہ اس دختر کو اوس سے تزویج کر دون تاکہ اس برادر کی سعادت اس برادر کی نحوست کو دفع کرے جب سب کچھ پادشاہ کا حکم تیار ہو گیا اور اس دوسرے برادر کو تخت پر بٹھلا کے جون ہی انجیلین پڑھنا شروع کین تو بعینہ بحالت اول تخت مذکور سے بت وغیرہ سرنگون ہو گئے اس برادر کی نحوست برادر اول سے بھی زیادہ ہوئی مگر وہ اسکا بھید نہ جانتا تھا کہ یہ سب امور کس سرور کی سعادت کے سبب سے ہین نہ بوجہ نحوست ان دو برادر کے اس حالت کے مشاہدہ سے سب لوگ متفرق ہو گئے اور میرا دادا محزون و غمناک محل مین گیا اور نہایت خجل تھا جب رات کو مین سو گئی خواب مین دیکھتی ہون کہ حضرت شمعون و مسیح اور ایک گروہ حواریین میرے دادا کے قصر مین جمع ہوے اور ایک ایسا منبر نور نصب کیا جو کہ رفعت مین آسمان سے ہمسری کرتا تھا اور اس مقام پر وہ منبر کھڑا کیا جہان میرے دادا نے اوس تخت کو رکھا تھا پھر جناب رسولخدا نے مع اپنے وصی و داماد علی بن ابیطالب و گروہ ائمہ اپنے فرزندون کے اس قصر کو اپنے نور قدوم فیض لزوم سے منور کیا حضرت مسیح بقدم ادب از روے تعظیم و اجلال استقبال جناب رسولخدا کو گئے اور اپنے ہاتھ گلوے مبارک رسولخدا مین ڈالدیے حضرت رسول نے فرمایا اے روح اللہ مین اسلیے آیا ہون کہ ملیکہ تمہارے وصی شمعون کی دختر کو اپنے اس فرزند سعادتمند کے نامزد کر دون اور حضرت نے اشارہ ماہ برج امامت و خلافت امام حسن عسکری اس خط کے مالک کے فرزند کیطرف کیا یہ سنکے حضرت عیسی نے شمعون اپنے وصی سے مخاطب ہو کے فرمایا کہ شرف و جاہ تمکو حاصل ہوا اپنی دختر کو فرزند محمد سے تزویج کر شمعون نے کہا مین نے تزویج کیا اسکے بعد سب حضرات اس منبر پر تشریف لیگئے پس حضرت رسول نے خطبہ پڑھا و حضرت مسیح کے سامنے میرا عقد امام حسن عسکری کے ہمراہ پڑھدیا فرزندان رسولخدا مع حواریین عیسی اس عقد پر گواہ ہوگے جب مین اس خواب سعادت مآب سے بیدار ہوئی خوف قتل سے اس خواب کا ذکر مین نے اپنے باپ دادا سے نکیا بلکہ اس گنج شایگان کو اپنے سینہ مین پنہان رکھا آتش محبت اوس خورشید فلک امامت کی روز بروز میرے سینہ مین مشتعل ہوتی تھی اور صبر نکر سکتی تھی یہانتک کہ کھانا پینا مجھپر حرام ہو گیا ہر روز میرا چہرہ متغیر اور جسم لاغر ہونے لگا عشق نہان ظاہر ہوا تمام روم کے شہرون مین کوئی ایسا طبیب نرہا جسکو میرے دادا نے میرے علاج کیلیے نہ بلایا ہو اور دوا نہ پوچھی ہو مگر کچھ فائدہ نہوا جب میرا دادا میرے علاج سے مایوس ہوا ایک روز مجھسے کہا اے میری نور چشم اگر تیرے دل مین کوئی دنیا کی آرزو ہو اسے بیان کر کہ تیرے لیے مہیا کر دون یہ سنکے مینے کہا اے دادا خوشی کے دروازے بند دیکھتی ہون اگر مسلمان قیدیون کو آپ قیدخانہ سے رہا کر دین اور انکی زنجیرین کھلوا کے انھین آزاد کر دین مجھے امید ہے کہ حضرت مسیح اور انکی والدہ مجھے صحت و عافیت بخشین جب اوسنے موافق میرے کہنے کے کیا کچھ صحت ظاہر ہوئی اور تھوڑا طعام مین نے تناول کیا میرا دادا خوش ہوا اور مسلمان قیدیون کو عزیز و گرامی

بیان تزویج حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام با ملیکہ

دیکھنے لگا پھر چودھوین شب مین نے خواب مین دیکھا کہ بہترین زنان عالمیان حضرت فاطمہ زہراؑ میرے دیکھنے کو تشریف لائین اور حضرت مریم مع ایک ہزار کنیزان حوران بہشتی خدمت جناب فاطمہؑ مین حاضر تھین حضرت مریم نے مجھ سے کہا کہ یہ خاتون یعنی جناب فاطمہؑ تمھارے شوہر امام حسن عسکریؑ کی بہتون مادر ہین یہ سنکے مین انکے دامن مبارک سے لپٹ گئی رونے لگی اور مین نے شکایت کی کہ امام حسن عسکریؑ مجھپر جفا کرتے ہین اور میری ملاقات سے پرہیز رکھتے ہین جناب فاطمہؑ نے فرمایا میرا فرزند حسن عسکریؑ تیری ملاقات کو کیونکر آئے حالانکہ تو بخدا شریک لاتی اور مذہب ترسا رکھتی ہو اسوقت میری خواہر مریم خدا کی طرف سے تیرے دین سے بیزاری کرتی ہو اگر تجھے منظور ہو کہ خداوند عالم حضرت مسیح و حضرت مریم تجھسے خوشنود ہون اور حسن عسکریؑ تیرے دیکھنے کو آئین پس کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان ابی محمد رسول اللہ جب مین نے یہ کلمہ طیبہ پڑھے جناب فاطمہؑ نے مجھے اپنے سینے لگایا اور تسلی دلاسہ دیکے فرمایا اب میرے فرزند حسن عسکریؑ کے آنیکی منتظر رہنا مین اونکو تمھارے پاس بھیجدونگی بعد اسکے مین خواب سے بیدار ہوئی اور اس کلمہ طیبہ کی مداومت رکھتی اور منتظر ملاقات آنحضرت تھی دوسری شب جب مین سوگئی خورشید جمال آنحضرت طالع ہوا مینے عرض کیا اے دوست من جبکہ میرا دل اپنی محبت مین آپنے اسیر کرلیا پھر اپنے جمال کی مفارقت مین مجھپر کیون جفا کی حضرت نے فرمایا میرے دیر مین آنیکا اور کوئی سبب سواے اسکے نہین کہ تم مشرکہ تھین اب چونکہ مسلمان ہوگئی ہو ہر شب مین تمھارے پاس آونگا جبتک کہ خداوند عالم ظاہر مین ہمکو تمکو یکجا کرکے ایام ہجران کو بوصال مبدل کرے اس رات سے ابتک کوئی ایسی رات نہین گذری جس شب حضرت شربت وصال نہ پلاتے ہون بشیر بن سلیمان نے کہا کہ تم اسیرون مین کیونکر آئین کہا مجھے امام حسن عسکریؑ نے ایک شب خبر دی کہ فلان روز تیرا دادا مسلمانون کی لڑائی کو لشکر بھیجیگا اور خود عقب لشکر روانہ ہوگا اسوقت لازم ہے کہ تم کنیزون خدمتگارون مین ملجانا کہ تمکو کوئی پہچان نہ سکے اور اپنے دادا کے عقب خلان راہ سے روانہ ہوجانا مین نے موافق ارشاد آنحضرت ایسا ہی کیا ہر اول لشکر ہمکو ملے اونھون نے ہمیں اسیر کرلیا آخری مآل کار میرا وہ ہوا جو تمنے دیکھا اور ابتک بغیر تمھارے دوسرا واقف نہین کہ مین دختر بادشاہ روم کی ہون اور وہ مرد پیر تاجر کہ مین جسکے حصہ مین تھی اوسنے میرا نام پوچھا مین نے کہا میرا نام نرجس ہے اوسنے کہا ہان یہ نام کنیزون کا ہے بشیر بن سلیمان نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ تم نسل فرنگ سے ہو اور زبان عرب بخوبی جانتی ہو مین نے کہا ہان چونکہ میرے دادا کو مجھسے بہت محبت تھی اور چاہتا تھا کہ آداب حسنہ مجھے تعلیم کرے اس خیال سے اوسنے ایک معلمہ جو زبان عربی و انگریزی دونون جانتی تھی مقرر کی تھی کہ وہ ہر صبح و شام آکے مجھے زبان عربی سکھاتی تھی یہانتک کہ مین عربی بولنے لگی بشیر بن سلیمان کہتے ہین کہ جب مین انکو بخدمت امام علی نقیؑ بمقام سرمن رائی لیگیا حضرت نے اونسے فرمایا کہ خداوند عالم نے عزت دین اسلام و ذلت دین نصاریٰ و شرف و بزرگواری جناب رسولخدا و اہلبیت رسولؐ تمپر کیونکر واضح کی کہا اے فرزند رسولخدا وہ چیز جسے آپ خوب جانتے ہین آپسے کیا بیان کرون حضرت نے فرمایا مین چاہتا ہون تمکو عزت گرامی رکھون ان دو باتون مین سے کون بات تمکو اچھی معلوم ہوتی ہے ایک یہ کہ

تمکو دس ہزار اشرفیان عطا کرون یا یہ کہ تمکو ایک بشارت بشرف ابدی دون۔ اونھون نے کہا بلکہ بشارت بشرف ابدی چاہتی
ہون مال نہین چاہتی حضرت نے فرمایا تمکو ایک ایسے فرزند کی بشارت ہو جو بادشاہ مشرق و مغرب عالم ہوگا اور زمین کو
بعد اسکے ظلم و جور سے بھر گئی ہو عدل و انصاف سے معمور کر دیگا مین نے عرض کیا یہ فرزند کس سے پیدا ہوگا حضرت نے فرمایا
اوس شخص سے جسکے لیے حضرت رسول نے تمھاری خواستگاری کی تھی اسکے بعد پوچھا کہ حضرت مسیح اور انکے وصی شمعون نے
تمھارا کسکے ہمراہ عقد کیا ہو کہا آپکے فرزند امام حسن عسکریؑ سے عقد کیا ہو امام علی نقیؑ نے فرمایا اونکو تم پہچانتی ہو کہا جس شب سے
کہ بہترین زنان عالمیان جناب فاطمہؑ نے مجھے مسلمان کیا ہو کوئی شب شاید ایسی گذری ہو جس شب وہ میرے دیکھنے کو نہ آئے ہون پسکے امام
علی نقیؑ نے اپنے خادم کافور کو طلب کرکے فرمایا جاکے حکیمہ خاتون کو بلا لاؤ جب حکیمہ خاتون آئین حضرت نے فرمایا کہ یہ وہی کنیز ہو جسکا تم سے
مینے ذکر کیا تھا پسکے حکیمہ خاتون نے اوس کنیز کو آغوش مین لیا اور خوش ہوکے بہت نوازش و مکرمت کی امام علی نقیؑ نے
فرمایا اے دختر رسول خدا اس کنیز کو اپنے گھر لیجاؤ اور واجبات و سنت اسکو تعلیم کرو کہ یہ زوجہ حسن عسکری اور مادر صاحب العصر
ہو کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسی و سید مرتضے وغیرہم رضوان اللہ علیہم نے بسند ہائے معتبر حکیمہ خاتون سے روایت کی ہے کہ
ایک روز امام حسن عسکریؑ میرے گھر مین تشریف لائے اور بہ نگاہ تند نرجس خاتون کو دیکھا مینے کہا اگر تمکو اسکی خواہش ہو تمھاری
خدمت مین حاضر کرون امام حسن عسکریؑ نے فرمایا اے پھوپھی مین نے از روے تعجب اسکی طرف دیکھا تھا اسلیے کہ اس قدر
جلدی خداوند عالم نے اسکو اوس فرزند بزرگوار کے لیے بھیجا کہ جو فرزند تمام عالم کو بعد اسکے کہ ظلم و جور سے بھر گیا ہو
عدالت سے معمور کریگا مین نے کہا اچھا اسکو آپ پاس بھیجدون فرمایا میرے پدر بزرگوار سے اس بارہ مین اجازت لیجیے
حکیمہ فرماتی ہین کہ مین جامہ پہن کے اپنے برادر امام علی نقیؑ کے گھر مین گئی جب سلام کرکے بیٹھی بغیر اسکے کہ مین نے
کچھ کلام کیا ہو حضرت نے بعلم اعجاز کہا اے حکیمہ نرجس کو میرے فرزند حسن عسکریؑ پاس بھیجدو مین نے کہا اے برادر
میرے اسی مطلب کو آپ پاس مین حاضر ہوئی تھی کہ آپسے اجازت لیلون حضرت نے فرمایا اے بزرگوارہ صاحب
برکت خدا کو منظور ہوا کہ تمکو ایسے ثواب مین شریک کرے اور خیر و سعادت سے بہرہ عظیم تمکو کرامت فرمائے اسلیے کہ تمکو اس
بات کا واسطہ کیا حکیمہ خاتون کہتی ہین کہ مین بہت جلد اپنے مکان واپس گئی اور زفاف معدن فتوت و عفاف کو اپنے
مکان مین قرار دیا کئی روز کے بعد اس سعد اکبر کو خانہ خورشید انور یعنی اونکے والد ماجد کے گھر لیگئی کچھ دنون کے بعد وہ آفتاب
مطلع امامت مغرب عالم بقا مین غروب ہوگئے اور ماہ برج خلافت امام حسن عسکریؑ منصب امامت پر فائز ہوے
مین ہمیشہ بعادت مقررہ عہد برادر بخدمت امام العصر جایا کرتی تھی ایک روز نرجس خاتون نے آکے کہا اے خاتون میری
اپنے پاؤن پھیلایئے کہ آپکے پاؤن سے مین کفش اتارون مین نے کہا تم میری خاتون ہو مین ہرگز تمکو اپنے پاؤن سے کفش اتارنے
نہ دونگی اور اپنی خدمت نہ لونگی بلکہ مین تمھاری خدمتگذاری کرونگی اور ممنون و مشکور ہونگی جب امام حسن عسکریؑ
نے یہ میرا کلام سنا کہا اے پھوپھی خداوند عالم آپکو جزاے خیر عطا کرے پس مین شام تک خدمت آنحضرت مین

بیعہ نرجس خاتون از زبانی حضرت حکیمہ خاتون

حاضر رہی پھر اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرا جامہ حاضر کر لے پنے گھر جاؤنگی امام حسن عسکریؑ نے فرمایا اے پھوپھی اس رات میرے
گھر مین تشریف رکھیے کہ اس شب وہ فرزند گرامی متولد ہوگا جسکے سبب سے خداوند عالم زمین کو بعلم و ایمان و ہدایت اسکے
بعد کہ بکفر و ضلالت مردہ ہوگئی ہو زندہ کریگا مین نے کہا وہ فرزند کس سے متولد ہوگا حالانکہ نرجس خاتون مین حمل
کا اثر بھی نہین دیکھتی ہون حضرت نے فرمایا نرجس خاتون ہی سے وہ فرزند متولد ہوگا یہ سنکے مین اوٹھی اور شکم و پشت نرجس
خاتون کو دیکھا مطلق اثر حمل کا نپایا امام حسن عسکریؑ سے آکے مینے بیان کیا حضرت نے متبسم ہوکے فرمایا صبح کو اثر
حمل ان مین ظاہر ہونگے مثل نرجس مثل مادر موسی ہے کہ ہنگام ولادت تک والدۂ حضرت موسی مین کچھ تغیر نہوا
اور کوئی شخص اُنکے حمل سے واقف نہ تھا اسلیے کہ فرعون شکم زنان حاملہ بطلب موسی چاک کرتا تھا اس فرزند کا حال
بھی ان امور مین مثل احوال حضرت موسی ہے دوسری روایت مین اسطرح منقول ہے کہ حضرت موسی نے فرمایا
کہ حمل ہم اوصیاے پیغمبرا ن کا شکم مین نہین ہوتا بلکہ پہلو مین ہوتا ہے اور ہم ران مادر سے متولد ہوتے ہین اسلیے کہ
ہم نور حق تعالی ہین اوسنے ہمسے چرک و نجاست و کثافت کو دور کیا ہے حکیمہ خاتون نے کہا کہ مین نرجس خاتون پاس
گئی اور یہ حال اونسے بیان کیا اونھون نے کہا اے خاتون مطلق اثر حمل اپنے مین نہین پاتی ہون پس مین اُسی جگہ
رہی اور نماز پڑھ کے نزدیک نرجس خاتون آرام کیا مین ہر وقت اونکے حال کی خبر لیتی تھی مگر نرجس خاتون بحال
خود آرام کر رہی تھین ہر لحظہ مجھے حیرت زیادہ ہوتی تھی اس شب اور راتون سے پہلے نماز تہجد کو اوٹھی اور نماز شب
ادا کی جب نماز وتر پڑھنے مین مشغول ہوئی نرجس خاتون جاگین اور وضو کرکے نماز شب پڑھی اسوقت صبح
کاذب بھی قریب تھا کہ میرے دل مین وعدۂ امام حسن عسکریؑ سے شک آئے ناگاہ امام حسن عسکریؑ نے اپنے
حجرہ سے آواز دی کہ شک نکرنا وقت موعود پہونچ گیا ہے اوسوقت نرجس کو مضطرب پاکے مینے اپنی آغوش مین لیا اور
اسماء الہی اُنپر دم کیے امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر نرجس پر پڑھیے مین نے نرجس
خاتون سے پوچھا کیا حال ہے اونھون نے کہا جو کچھ میرے مولا نے فرمایا تھا ظاہر ہوا جب مین نے سورۂ انا انزلناہ پڑھنا
شروع کیا اوس طفل نے شکم نرجس مین تلاوت انا انزلناہ میرا ساتھ دیا اور مجھے سلام کیا مین ڈرگئی حضرت امام عسکریؑ
نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب نکیجیے حق تعالی ہمارے اطفال کو بحکمت گویا فرماتا اور اونکو بحالت بزرگی زمین پر
اپنا حجت کرتا ہے جب امام حسن عسکریؑ یہ فرما چکے نرجس خاتون میری آنکھون سے غائب ہوگئین گویا میرے اونکے
درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا یہ دیکھ کے مین فریاد و فغان امام حسن عسکریؑ کیطرف دوڑی حضرت نے فرمایا اے
پھوپھی لوٹ جائیے نرجس کو اپنی جگہ دیکھیے گا جب مین واپس آئی پردہ اوٹھ گیا اور نرجس خاتون کو ایسا نورانی پایا کہ میری
آنکھون مین چکا چوند آگئی حضرت صاحب العصر کو دیکھا کہ قبلہ رو سجدہ مین انگشتان سبابہ کو آسمان کیطرف اٹھائے کہتے ہین
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و ان جدی رسول اللہ و ان ابی امیر المومنین علیہ السلام

پھر ہر ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا اللھم انجز لی وعدی واتمم لی امری وثبت وطأتی
واملاء بی الارض عدلا وقسطا یعنی خداوندا وعدۂ نصرت جو تونے مجھسے فرمایا ہوا اوسے وفا کر اور میرے امر خلافت
وامامت کو تمام کر میرے انتقام کو دشمنوں سے لے اور تسلط کو ظاہر کر اور زمین کو میرے سبب سے بعدل و داد مملو کرد ے
دوسری روایت مین اسطرح ہو کہ جب حضرت صاحب العصر متولد ہوے ایک نور حضرت سے ساطع ہوا اور افق آسمان پر
پھیل گیا جانوران سفید آسمان سے نیچے آتے اور اپنے بازو اور سر اور بدن حضرت سے مس کر کے پرواز کر تے تھے
پس امام حسن عسکریؑ نے مجھے آواز دی کہ اے پھوپھی میرے فرزند کو آغوش مین لے کے میرے پاس لائیے جب یاین
حضرت صاحب العصرؑ کو گود مین لیا حضرت پاک و پاکیزہ ختنہ کیے ہوے تھے اور دلہنے ہاتھ پر یہ آیہ لکھا تھا کہ
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یعنی حق آیا اور باطل مضمحل اور محو ہو گیا تحقیق کہ باطل
مضمحل ہونے والا ہے اور ثبات و بقا نہین رکھتا حکیمہ خاتون نے فرمایا کہ جب اوس فرزند سعادتمند کو اونکے پدر بزرگوار
امام حسن عسکریؑ پاس لیگئی جون ہی صاحب العصرؑ کی نظر اپنے پدر بزرگوار پر پڑی سلام کیا امام حسن عسکریؑ نے
میری گود سے لیکے اپنی زبان مبارک حضرت صاحب العصر کی دونون آنکھون اور دونون کان اور منھ پر پھرائی اور
بائین ہاتھ کے کف دست پر اپنے فرزند سعادتمند کو بٹھلا کے اپنا داہنا ہاتھ سر پر اپنے فرزند کے پھیرا اور فرمایا اے
فرزند بقدرت خدا کلام کر یہ سنکر حضرت صاحب العصرؑ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہکے فرمایا بسم اللہ
الرحمن الرحیم ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین
ونمکن لھم فی الارض ونری فرعون وھامان وجنودھما منھم ما کانوا یحذرون
اور یہ آیہ کریمہ موافق احادیث معتبرہ شان حضرت صاحب العصرؑ اور آباے بزرگوار آنحضرت مین نازل ہوا ہی ترجمہ یہ کہ ہم یہ
چاہتا ہون اوس جماعت پر احسان کرون جنکو ستمگارون نے زمین پر ضعیف کیا ہی اور انکو وارثان زمین سے قرار دون
اور انکو روے زمین پر مستولی کرون اور دکھاؤن فرعون و ہامان یعنے ابوبکر و عمر اور انکے گروہ کو عزت اور اقتدار اون
اماموں کا جس سے وہ حذر کرتے تھے پھر حضرت صاحب العصرؑ نے جناب رسول خدا و جناب امیرؑ اور جمیع ائمہؑ گذشتہ
پر اپنے پدر بزرگوار تک سلام کیا اوسوقت بکثرت جانور قریب سر مبارک حضرت صاحب العصرؑ ظاہر ہوے اون
جانورون مین سے ایک جانور نے آواز دی کہ اس طفل کو اٹھا لو اور خوب حفاظت کرو اور بعد ہر چالیس روز
کے میرے پاس لاؤ یہ کہکے حضرت صاحب العصرؑ کو لیا اور بجانب آسمان پرواز کیا سب جانور اوسکے عقب
اوڑ گئے حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ اے فرزند مین نے تجھے اوسکے سپرد کیا جسکے سپرد حضرت موسیٰ کو انکی
والدہ نے کیا تھا یہ دیکھکر نرجس خاتون رونے لگین امام حسن عسکریؑ نے فرمایا خاموش رہو کہ وہ فرزند تمھارے سوا
دوسرے کا دودھ نہ پیئے گا بہت جلد اوسے تمھارے پاس واپس لائینگے جسطرح حضرت موسیٰ کو انکی ماں پاس

واپس لائے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ ہمنے موسی کو اونکی مان پاس واپس بھیجدیا
اسلئے کہ اونکی مان کی آنکھین اپنے فرزند کے دیکھنے سے روشن ہو جائین۔ حکیمہ خاتون نے پوچھا وہ کون جانور
تھا جسکے سپرد آپنے حضرت صاحب العصرؑ کو فرمادیا حضرت امام حسن عسکری نے کہا وہ روح القدس ہے
کہ ائمہ معصومینؑ پر موکل ہے وہ انکو از جانب حق سبحانہ تعالے توفیق عطا کرتا اور خطا سے بچاتا اور علم سے زینت
دیتا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہین کہ بعد چالیس روز کے مین حضرت کی خدمت مین گئی جب گھر مین پہونچی کیا دیکھتی ہون
کہ ایک طفل گھر مین پھر رہا ہے مین نے کہا اے سید و بزرگوار میری یہ طفل دو برس کا ہے حضرت متبسم ہوکے فرمایا پیغمبرون
اور وصیون کی اولاد جبکہ وہ امام ہون برخلاف اطفال دیگر نشو و نما کرتے ہین امام ایک مہینہ کا مثل ایک سال کے
ہوتا ہے امام شکم مادر مین کلام کرتا اور قرآن پڑھتا اور عبادت پروردگار کرتا ہے دودھ پینے کی حالت مین
ملائکہ انکا حکم بجا لاتے اور صبح و شام اسکے پاس حاضر ہوتے ہین۔ حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ مین ہر چالیس روز
کے بعد زمانہ امام حسن عسکریؑ مین بخدمت حضرت صاحب العصرؑ جاتی تھی یہانتک کہ چند روز قبل وفات
امام حسن عسکریؑ حاضر خدمت آنحضرت ہوئی حضرت صاحب العصرؑ کو بصورت مرد کامل پایا اور مین نے پہچانا
امام حسن عسکریؑ سے عرض کیا یہ مرد کون ہے جسکے پاس بیٹھنے کو آپ فرماتے ہین حضرت نے کہا یہ فرزند نرجس خاتون کا
اور بعد میرے خلیفہ میرا ہے عنقریب مین تم سب سے رخصت ہونے والا ہون لازم ہے کہ اس فرزند کا حکم بجا لانا
اور اسکی اطاعت کرنا پس چند روز کے بعد امام حسن عسکریؑ نے بعالم قدس رحلت کی اور اب ہر صبح و شام حضرت
صاحب العصرؑ کی ملازمت کرتی ہون اور حضرت میرے ہر ایک سوال کو خبر دیتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہنوز
مین نے سوال نہین کیا اور حضرت جواب دیتے ہین۔ دوسری روایت مین یہ وارد ہوا ہے کہ حکیمہ خاتون نے
فرمایا تیسرے دن ولادت باسعادت حضرت صاحب العصرؑ سے مشتاق لقائے آنحضرت ہوئی اور بخدمت
امام حسن عسکریؑ حاضر ہوکے مین نے پوچھا کہ میرا مولا کہان ہے حضرت نے فرمایا اوسے مین نے اوسکے سپرد کیا کہ
وہ مجھسے تمسے اوسکا زیادہ تر ذیحق ہے ساتوین دن آنا جب ساتوین روز گئی ایک گہوارہ دیکھا مین اوسکی طرف
دوڑی اوس گہوارہ مین اپنے مولا کو مثل ماہ شب چاردہ مشاہدہ کیا مجھے دیکھکے مسکراتے اور ہنستے تھے
امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ میرے فرزند کو لے آؤ جب حضرت صاحب العصرؑ کو بخدمت امام حسن عسکریؑ
لیگئی حضرت نے اپنی زبان مبارک اپنے فرزند کے منھ مین پھرائی اور فرمایا اے فرزند بات کر حضرت صاحب العصرؑ
نے کلمہ شہادتین فرماکے درود و صلواۃ جناب رسولخدا و ائمہ طاہرین علیہم السلام پر بھیجکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
فرمایا اور آیۂ گذشتہ تلاوت کیا بعد اسکے حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ اے فرزند پڑھو جو کچھ حق سبحانہ تعالی نے
اپنے پیغمبرون کو بھیجا ہے اوسے پڑھو حضرت صاحب العصرؑ نے صحف آدم کو بزبان سریانی پڑھا اور کتاب ادریس

وکتاب نوح ؑ وکتاب ہود ؑ وکتاب صالح ؑ وصحف ابراہیم ؑ وتوراۃ موسیٰ ؑ وزبور داؤد ؑ وانجیل عیسیٰ ؑ و قرآن جدّم محمد مصطفےٰ صلعم سبکو پڑھا اسکے بعد قصص پیغیبران گذشتہ پڑھے پھر حضرت امام حسن عسکری ؑ نے فرمایا چونکہ خداوند عالم نے اس اُمت کے مہدی کو مجھے عطا کیا دو فرشتے بھیجے کہ وہ فرشتے صاحب العصر ؑ کو سراپردہ ہائے عرش رحمان پر لیگئے پس حق سبحانہ تعالےٰ نے اس فرزند سے خطاب کیا کہ اے میری بندہ تجھے مرحبا کہ تجھے مین نے اپنے دین کی یاری اور اپنی شریعت کے اظہار کے لئے خلق کیا تو ہی میرے بندون کا ہادی ہے مین اپنی ذات کی قسم کھاتا ہون کہ تیری اطاعت کرنے والون کو ثواب اور تیرے مخالفون پر عذاب نازل کرونگا تیری شفاعت وہدایت سے اپنے بندون کو بخشدونگا اور تیری مخالفت سے مخالفین کو معذب کرونگا۔ اے ملائکہ اسے اسکے پدر بزرگوار پاس لیجاؤ اور میری جانب سے اونکو تحفۂ سلام پہونچا کے کہو کہ یہ میری حفظ وحمایت مین ہے اسے شرارت دشمنان شرار سے محفوظ ومصون رکھونگا جبتک کہ اسکو ظاہر کرون اور حق کو اس سے برپا رکھون اور باطل کو اُسکے سبب سے سرنگون کردن کہ دین حق میرا خالص ہو جائے مؤلف فرماتے ہین اس جگہ مین نے اس کتاب مستطاب کو ختم کیا اور حق سبحانہ تعالےٰ سے امیدوار ہون کہ بروز قیامت اس کتاب کو میرا وسیلۂ نجات کرے۔ مترجم عرض کرتا ہے کہ اس کتاب سعادت انتساب کے ترجمہ سے اواسط ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ ہجری مین بفضل خدا وتائید ائمۂ ہدیٰ علیہم الآف التحیۃ والثنا فارغ ہوا۔ ایزد کردگار وآفریدگار غفار وستار سے امیدوار ہون کہ بتصدق انبیاے اولی العزم والاقتدار وانوار مقدسۂ حضرات ائمۂ اطہار سلام اللہ علیہم آناء اللیل واطراف النہار وصلحاے باوقار وعلماے نامدار اس خاکسار گناہگار عبد الحسین بارہوی سے اس کتاب کے ترجمہ مین جہان کہین بمقتضاے بشریت سہو وخطا ہوگئی ہو اپنی رحمت کاملہ والطاف شاملہ سے درگذر فرماکے مواخذہ نکرے اور

بروز قیامت بزمرۂ شیعیان حیدر کرار علیہ السلام محشور فرمائے آمین یارب العالمین

خداوندا۔ جمیع مؤمنین ومومنات کو جو اس کتاب کو پڑھین اور اسکے مطالب سے مستفید ہون اونکو دنیا مین جمیع آفات ارضی وسماوی اور عوارض وامراض جسمانی وروحانی سے اپنی حفاظت وصیانت مین رکھنا اور آخرت مین اپنی رحمت سے بہشت عنایت فرماکے بہ درجات علیہ فائز کرنا۔ بحق محمد وآلہ الامجاد علیہم السلام

تمام شد جلد دوم ترجمہ اُردو جلاء العیون

اطلاع۔ واضح ہو کہ حق ترجمہ اس کتاب مستطاب کا جناب سید عبد الحسین صاحب مترجم نے راقم کو ہبہ کردیا ہے۔ لہذا کوئی اہل مطبع بغیر اجازت راقم اسکے چھاپنے کا قصد نہ کرے فقط۔

راقم سید ضمیر حسین زیدی البارہوی تاجر کتب چوک لکھنو مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء

مختصر فہرست کتب اثنا عشری

ترجمہ اُردو حیات القلوب۔ یہ کتاب مذہب اثنا عشری
کی ایسی لاجواب ہے جسکی تعریف و توصیف کرنا مشکل ہے
حضرت آدم علیہ السلام سے تا حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تمام پیغمبرون کے قصص تاریخی بروایات
صحیحہ اثنا عشریہ اسمین مفصل درج ہین چونکہ فارسی زبان
مین تصنیف آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے
نہایت نافع و مفید یہ کتاب تھی لہذا واسطے انتفاع
مومنین شیعہ کے اُردو زبان مین عام فہم سلیس ترجمہ کیا گیا
ہے چار جلدون مین تمام و کمال ہے قیمت ۔ ۱۰

دیوان حسن آخرت اسمین ہزارون غزلین نعتیہ مدحیہ
اور مناجاتین و منقبتین نئی نئی درج ہین زبان
آجتک ایسا دیوان نعت بطریق اثنا عشری
نتھا قابل ملاحظہ کے ہے قیمت عہ

[illegible] انبیا اُردو تصنیف مولوی شیخ احمد صاحب مرحوم ۶
[illegible] الہدی اُردو تصنیف مولوی صاحب ممدوح [illegible]
[illegible] عالم افروز اُردو جلد اول و جلد دوم ۱۲
[illegible] الہدی اُردو بجواب اسرار الہدی عہ

حضرت حیدریہ بجواب شوکت عمریہ فارسی جلد اول ۶
حضرت حیدریہ بجواب شوکت عمریہ فارسی جلد دوم ۶
استقصاء الافحام بجواب منتہی الکلام فارسی جلد اول ۶
استقصاء الافحام بجواب منتہی الکلام فارسی جلد دوم ۶
رمی الجمرات بجواب آیات بینات اُردو تین جلد ۸
دفع المغالطہ تصنیف مولوی سید عمار علی صاحب۔ عہ
ریاض نعیم مولود شریف حضرت [illegible] بطریق شیعہ اُردو ۴
مفاتیح الجنان اُردو مسائل [illegible] مولوی میر [illegible] صاحب ۴
مثنوی صبر و رضا اُردو قصہ شہادت حضرت [illegible] ۴
عین الحیات تصنیف ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فارسی ۶
تحفۃ العوام اُردو حصہ اول و دوم کامل مطبوعہ [illegible]
باضافہ مسائل و مطالب و بہت مفید کتاب ہے عہ
کشف [illegible] مع قصائد مدحیہ ائمہ معصومین [illegible]

[illegible]
زاد آخرت اُردو [illegible]
مع حالات [illegible]

تمام ہندوستان مین مرثیون کا خزانہ یہی کارخانہ ہے

فہرست جلدہاے مراثی موجودہ کارخانہ سید عبد الحسین تاجر کتب اثنا عشری لکھنؤ
محلہ درگاہ سردار باغ

دفتر ماتم کلیات مرثیہ ہاے وسلامہاے مرزا دبیر صاحب
مرحوم کی تمام وکمال بیس جلدین چھپی ہین تمام عمر
کا ریاض و دولت وخزانہ جناب مرزا صاحب مرحوم
کا ہی جو کہ سیکڑون روپیہ خرچ کرنے سے بھی ہاتھ آنا مشکل
تھا اب عسہ روپیہ کو بیس جلدین ملتی ہین ـ

ریحان غم مراثی میر انیس صاحب و میر وحید صاحب
خوشخط جلی قلم بال تقطیع چھپی ہین نمبرہ عمدہ مرثیون
کا ذخیرہ ہے جلد اول عہ

ریحان غم جلد دوم مراثی میر انیس صاحب و میر وحید
صاحب بہ تعریف مذکورہ بالا خوشخط ـ عہ

برات غم مراثی میر عشق صاحب مرحوم لکھنوی خوشخط
جلی قلم فی صفحہ پانچ بند چھپے ہین قیمت جلد اول عہ
جلد دوم باقی نہین ہے ـ قیمت جلد سوم ۸/

ذخیرہ عجم ... اخر مسلط العالم
... صاحب عہ
... شاگرد

ضیاء خورشید جلد ششم مراثی رضا صاحب ـ ۸/
جلوہ خورشید جلد ہفتم مراثی رضا صاحب ـ عہ
مجموعہ مراثی میر انیس صاحب مرحوم قیمت جلد اول عہ
قیمت جلد دوم عہ قیمت جلد سوم ـ ۱۲/
قیمت جلد چہارم عہ قیمت جلد پنجم ۱۲/
مجموعہ مرثیہ ہاے دلگیر تین جلدون مین قیمت جلد اول عہ
قیمت جلد دوم عہ قیمت جلد سوم عہ
مجموعہ مرثیہ ہاے میر مونس مرحوم چھ جلدون مین
قیمت جلد اول عہ قیمت جلد دوم عہ قیمت جلد سوم عہ
قیمت جلد چہارم عہ قیمت جلد پنجم عہ قیمت جلد ششم عہ
گلزار غم جلد اول میر عشق صاحب مرحوم ـ عہ
برہان غم جلد دوم میر عشق صاحب مرحوم ـ عہ
مجموعہ مرثیہ ہاے ادیب بلگرامی ـ عہ
مجموعہ مرثیہ ہاے میر ضمیر صاحب مرحوم عہ

واضح ہو کہ

محصول ڈاک خریدار کی طرف ہی جسقدر جلدین
درکار ہون راقم سے طلب کرین ـ فہرست
کلان اثنا عشری درخواست آنے پر روانہ
ہوگی صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ کر دین

تاجر کتب چوک لکھنؤ